مترجم اردو
جامع ترمذی
شریف
از تالیف
یگانۂ زماں علامہ دوراں مولانا بدیع الزماں رح
ناشر: ضیاء احسان پبلشرز
ملنے کا پتہ
نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ / اردو بازار / لاہور / پاکستان

وما اٰتٰکم الرسول فخذوہ وما نھٰکم عنہ فانتھوا

رسول خدا جو کچھ تم کو دیں اس کو لے لو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

جامع ترمذی

از تالیف

یگانۂ زمان علامۂ دوراں مولانا بدیع الزماںؒ

برادر علامہ وحید الزماںؒ

ناشر: ضیاء احسان پبلشرز

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

حق سٹریٹ اردو بازار لاہور پاکستان

نام کتاب ـــــــ جامع ترمذی

مؤلف ـــــــ امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ

مترجم ـــــــ علامہ بدیع الزمان رحمہ اللہ تعالیٰ

جلد ـــــــ اوّل

صفحات ـــــــ ۸۶۸ / ۲۰×۳۰ ۸/۱ کاپیاں

تعداد ـــــــ ۴۰۰

بار ـــــــ اوّل

تاریخ اشاعت ـــــــ اپریل ۱۹۸۸ء

ناشر ـــــــ ضیاء احسان پبلشرز

تصحیح وتہذیب ـــــــ عبدالصمد ریالوی

قیمت مکمل ـــــــ

مطبع ـــــــ

کتابت الفرید

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے اپنے نبی پاک کی احادیث کی خدمت کے مواقع فراہم فرمائے۔ اور اس گئے گزرے دور میں اس صراطِ مستقیم کی تشہیر و اشاعت کی ہمت عطا فرمائی۔ جس کو خود آپ نے ما انا علیہ و اصحابی سے تعبیر فرمایا اور جس کی حفاظت کی ذمہ داری ثم ان علینا بیانہ فرما کر اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ذمہ لے لی۔

برصغیر میں کتب احادیث کی اردو تراجم کی انتہائی شدید ضرورت کے پیش نظر علامہ وحید الزمان نے بخاری مسلم ابوداؤد نسائی، ابن ماجہ اور موطا کے تراجم مع ضروری تشریحات کے نہایت عام فہم فصیح و بلیغ انداز میں فرمائے۔ اور جامع ترمذی کا ترجمہ ان کے بھائی علامہ بدیع الزمان نے اسی طرح عام فہم اور بہترین انداز میں کیا۔ ان تراجم سے زیادہ مفید اور بہتر تراجم بلکہ ان جیسے بھی آج تک مارکیٹ میں نہیں آ سکے۔ اس لیے ہم نے ان تمام تراجم کی افادۂ عام کے لیے اشاعت کا عزم کر لیا ہے۔

اس سے قبل ہم صحیح مسلم اور سنن ابی داؤد کے تراجم بہترین کتابت و طباعت نہایت صحت و صفائی اور اعلیٰ کاغذ کے ساتھ شائع کر چکے ہیں۔ اب جامع ترمذی کو بھی سابقہ روایات کے مطابق بہترین کتابت و طباعت سے پیش خدمت کر رہے ہیں۔ اس کے باوجود انسان خطا کا پتلا ہے اگر اس میں کسی جگہ کوئی خامی محسوس ہو تو براہِ کرم ہمیں ضرور مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں اس کا ازالہ کیا جا سکے۔

بشیر احمد نعمانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ

نام اور سکونت

آپ کا اسم گرامی ابو عیسٰی محمد بن عیسٰی سلمی بوغی ترمذی ہے۔ قبیلہ بنو سلیم سے تعلق رکھنے کی وجہ سے سلمی کہلائے۔ آپ کی سکونت بوغ نامی مقام (جو ترمذ سے کچھ فاصلہ پر واقع ہے) میں تھی اور بقول بعض تذکرہ نگار آپ کی وفات بھی یہیں واقع ہوئی۔ اس لیے آپ اس بستی کی طرف بھی منسوب ہوئے۔

پیدائش اور تحصیل علم

آپ ۲۰۹ھ میں مقام ترمذ میں پیدا ہوئے۔ آپ کو بچپن میں ہی طلب علم کا بے حد شوق عطا کیا گیا تھا۔ جب ذرا ہوش سنبھالا تو تحصیل علم کے مختلف مقامات کے سفر اختیار کیے۔ کوفہ، بصرہ، واسط، رے، خراسان اور حجاز میں کافی عرصہ تک حصول علم کے لیے قیام فرمایا۔

آپ کے زمانہ میں علم حدیث کو بہت اہمیت حاصل تھی۔ اس لیے آپ علم حدیث کی تحصیل کے لیے بہت سے شیوخ کے پاس زانوئے تلمذ طے کیا۔ امام بخاری، امام مسلم اور امام ابو داؤد وغیرہ محدثین آپ کے اساتذہ میں شامل ہیں۔ اپنی کتاب جامع ترمذی میں جن اساتذہ سے آپ احادیث لائے ہیں ان کی تعداد ۲۰۶ کے قریب ہے۔

علم وحفظ اور زہد و ورع

قدرت نے امام ممدوح کو بلا کا حافظہ عنایت فرمایا تھا جو چیز اپنے استاذ گرامی سے سنتے وہ نوک زبان ہو جاتی موسیٰ بن علک فرماتے ہیں:

مات البخاری فلم یخلف بخراسان مثل ابی عیسیٰ فی العلم والحفظ والورع والزھد

یعنی جب امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ فوت ہوئے تو خراسان میں امام ترمذی کا ہمسر علم وحفظ اور زہد و ورع میں کوئی نہیں رہا تھا۔

خشیت الٰہی کا یہ عالم تھا کہ خوفِ خداوندی سے رو رو کر آپ کی آنکھوں کی بینائی ختم ہو چکی تھی۔

وفات

آپ کی تاریخ وفات ۲۷۹ھ ۱۳/رجب پیر کی شب کو انتقال فرما گئے۔ اس وقت آپ کی عمر ستر سال تھی

جامع ترمذی

کتب احادیث بلحاظ مضامین چند اقسام ہیں:۔

الجامع

جو آٹھ مضامین پر مشتمل ہے۔ سیر، آداب، تفسیر، عقائد، فتن، احکام، اشراط اور مناقب۔ بخاری اور ترمذی کو مذکورہ مضامین پر مشتمل ہونے کی بنا پر جامع کہا جاتا ہے اور صحیح مسلم میں چونکہ تفسیر کم ہے اس لیئے اس کو جامع نہیں کہا جاتا۔

السنن

جن میں صرف احکام کا بیان ہو۔ سنن کا اطلاق ابو داؤد، نسائی اور ابن ماجہ پر کیا جاتا ہے۔ کبھی کبھی ترمذی کو بھی تغلیباً سنن کہہ دیا جاتا ہے۔ کیونکہ بخاری مسلم کو صحیحین کہا جاتا ہے اور ابو داؤد، نسائی اور ابن ماجہ کو سنن کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے تو باقی صرف ترمذی رہ جاتی ہے اس لیئے اسے بھی سنن میں شامل کر دیا جاتا ہے۔

المسند

جس میں صحابہ کی ترتیب سے احادیث جمع کی جائیں اس میں مضامین کا لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ مثلاً حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی تمام احادیث ذکر کی جائیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی تمام احادیث علیٰ ہذا القیاس۔ ان مسند امام احمد بن حنبل وغیرہ شامل ہیں۔

المعجم ـــــ جس میں اساتذہ کی ترتیب سے احادیث درج ہوں یعنی مؤلف اپنے ایک استاد سے مروی تمام احادیث

یکجا جمع کرے پھر دوسرے استاد سے پھر تیسرے سے علیٰ ہذا القیاس۔

الجزء

جس میں کسی ایک معین مسئلہ سے متعلق تمام احادیث کو جمع کیا جائے جیسے امام بخاری رح کی جزء القراۃ جزء رفع الیدین۔

المفرد

جس میں صرف ایک شخص سے مروی احادیث جمع کی جائیں۔

الغریبۃ

جس میں کسی ایک شاگرد کی تفردات جمع کی جائیں۔ جن میں دوسرا شاگرد شامل نہ ہو۔ جس طرح المستخرج یا المستدرک۔

مقام جامع الترمذی

مراتب صحاح میں سب سے پہلا مقام امام بخاری دوسرا مرتبہ امام مسلم کا ہے۔ اور تیسرے نمبر پر امام ابوداؤد ہیں اور چوتھے درجے پر امام نسائی ہیں۔ اور امام ترمذی پانچواں درجہ رکھتے ہیں۔
بخاری اور مسلم کے علاوہ سنن کو بھی صحاح ہی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ ان میں اکثر احادیث صحیح درج ہیں اور بعض ضعیف بھی موجود ہیں۔ اس لیے بلحاظ کل نہیں بلکہ اکثر ان کو صحاح کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔
جامع ترمذی کئی دیگر محاسن کی بنا پر انفرادیت کی حامل ہے، جرح و تعدیل کا بیان معمول بہا اور متروکہ روایات کی وضاحت اور قبول و تاویل میں اختلاف علماء کی تشریحات ایسی خصوصیات ہیں جو صرف جامع ترمذی سے مخصوص ہیں۔ ابن صلاح فرماتے ہیں:

بعلوم الحدیث کتاب ابی عیسیٰ الترمذی اصل فی معرفۃ الحسن فھو الذی نوہ باسمہ واکثر من ذکرہ فی جامعہ۔

یعنی حدیث حسن کی معرفت میں جامع ترمذی اصل ہے کیونکہ وہ امام ترمذی ہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اسے اہمیت دی اور اپنی جامع میں اس کا ذکر کیا۔
امام ترمذی کتاب العلل میں فرماتے ہیں کہ میری اس کتاب میں سوائے دو احادیث کے تمام احادیث معمول بہا ہیں وہ دو حدیثیں یہ ہیں۔

(۱) جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الظہر والعصر بالمدینۃ والمغرب والعشاء من غیر خوف ولا مطر ولا سفر

(۲) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شرب الخمر فاجلدوہ فان عاد فی الرابعۃ فاقتلوہ

امام ترمذی کا مذہب

دیگر ائمہ حدیث کی طرح امام ترمذی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی کسی امام کے مقلد نہیں تھے۔ بعض لوگوں نے آپ کو امام شافعی کی طرف منسوب کیا مگر یہ غلط ہے۔ آپ کسی بھی امام کی تقلید نہیں کرتے تھے۔ بلکہ آپ مجتہد تھے اور مسائل واحکام میں صرف کتاب وسنت کے تابع فرمان تھے۔

کتب شروح ترمذی

جامع ترمذی کی اہمیت کی بنا پر علماء متقدمین اور متاخرین نے اس کی بہت سی شروح لکھی۔

(۱) جس میں مولانا عبدالرحمن مبارک پوری ؒ نے تحفۃ الاحوذی کے نام سے اس کی شرح لکھ کر اس کا حق ادا کر دیا یہ شرح نہ بہت طول طویل ہو اور نہ بہت مختصر۔

(۲) اس کے علاوہ معارف السنن مولانا محمد یوسف بنوری کی چھ جلدوں پر مشتمل شرح ہے۔

(۳) العرف الشذی از مولانا انور شاہ کاشمیری ؒ۔

(۴) الکوکب الدری از مولانا رشید احمد گنگوہی ؒ۔

(۵) قوت المغتذی از علامہ جلال الدین سیوطی ؒ۔

(۶) عارضۃ الاحوذی از حافظ ابوبکر بن العربی المالکی ؒ۔

(۷) شرح ترمذی از حافظ ابوالفتح محمد بن محمد سید الناس الشافعی ؒ۔

اسی طرح ابوالطیب مدنی ؒ، شیخ سراج احمد سرہندی ؒ، علامہ دمنتی ؒ، شیخ زین الدین عبدالرحمن بن احمد بن رجب حنبلی ؒ شیخ سراج الدین عمر بن ارسلان البلقینی الشافعی ؒ وغیرہ نے جامع ترمذی کی شروح تحریر کیں۔

اردو ترجمہ

سب سے پہلے برصغیر پاک وہند میں انتہائی ضرورت کے پیش نظر علامہ نواب وحید الزمان نے کتب احادیث کے تراجم مع تشریحات ضروریہ شائع کرائے۔ جو بہت ہی مفید ہیں۔

اور جامع ترمذی کا ترجمہ انہیں کے بھائی علامہ بدیع الزمان نے کیا۔ اس میں بھی بعض مقامات پر تشریحی نوٹ لکھ کر اس کی افادی حیثیت کو بلند کر دیا۔ ان تراجم سے زیادہ مفید اور بہتر تراجم بلکہ ان جیسے بھی ان کے بعد کسی نے نہیں کیے۔

احقر العباد عبد الصمد ریالوی

۲ اپریل ۱۹۸۸ء

فہرست ابواب جامع ترمذی مترجم جلد اوّل

ابواب الصوم

اَبوابُ الحج

ابواب الجنائز

ابواب الرضاع

ابواب الطلاق واللعان

ابواب البیوع

ابواب الاحکام

ابواب الدیات

ابواب الاضاحی

ابواب النذور والایمان

ابواب السیر

ابواب فضائل الجہاد

ابواب الجہاد

ابواب اللباس

ابواب الاطعمة

ابواب الاشربۃ

ابواب البر والصلۃ

ابواب الطب

(ختم شد فہرست)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَبْوَابُ الطَّهَارَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں طہارت کے بیان میں جو مروی ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب مَا جَاءَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ

باب اس بیان میں کہ قبول نہیں ہوتی کوئی نماز بغیر طہارت کے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ وَلَا صَدَقَةٌ مِنْ غُلُوْلٍ وَقَالَ هَنَّادٌ فِي حَدِيْثِهٖ اِلَّا بِطُهُوْرٍ

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول نہیں ہوتی کوئی نماز بغیر طہارت کے اور نہ کوئی صدقہ چوری کے مال سے، اور کہا ہناد نے اپنی روایت میں بغیر طہور کی جگہ الا بطہور۔

ف۔ کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث صحیح تر ہے اس باب میں اور احسن ہے اور اس باب میں ابی الملیح سے بھی روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور ابو ہریرہؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے اور ابی الملیح بن اسامہ کا نام عامر ہے اور بعضے ان کو زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی کہتے ہیں۔

باب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الطُّهُوْرِ

وضو کی فضیلت کا بیان

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ خَرَجَتْ مِنْ وَّجْهِهٖ كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا بِعَيْنَيْهِ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ اَوْ نَحْوَ هٰذَا وَاِذَا غَسَلَ يَدَيْهِ خَرَجَتْ مِنْ يَّدَيْهِ كُلُّ خَطِيْئَةٍ بَطَشَتْهَا يَدَاهُ مَعَ الْمَآءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَآءِ حَتّٰى يَخْرُجَ نَقِيًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کرتا ہے بندہ مسلمان یا فرمایا بندہ مومن اور دھوتا ہے اپنا منہ نکل جاتی ہیں سب خطائیں اس کے منہ سے کہ دیکھتا تھا ان کی طرف اپنی دونوں آنکھوں سے پانی کے ساتھ یا فرمایا ساتھ آخر قطرے پانی کے یا فرمایا مانند اس کے اور جب دھوتا ہے دونوں ہاتھ نکل جاتی ہیں سب خطائیں اس کے ہاتھ سے کہ پکڑا تھا ان کو اپنے دونوں ہاتھوں سے پانی کے ساتھ یا فرمایا ساتھ آخر قطرے پانی کے یہاں تک کہ نکلتا ہے پاک صاف ہو کر گناہوں سے

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے مالک سے وہ روایت کرتے ہیں سہیل سے وہ اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہؓ سے اور ابو صالح سے جو راوی حدیث ہیں والد ہیں سہیل کے اور وہ ابو صالح سمان ہیں اور نام ان کا ذکوان ہے اور ابو ہریرہؓ کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں عبد شمس ہے اور بعضوں نے کہا عبد اللہ بن عمرو ہے اور ایسا ہی کہا محمد بن اسماعیل بخاری نے اور یہی صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے عثمان اور ثوبان اور صنابحی اور عمرو بن عبسہ اور سلیمان اور عبد اللہ بن عمرو سے اور صنابحی وہ ہیں کہ روایت کرتے ہیں ابی بکر صدیق سے اور ان کو سماع نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نام ان کا عبد الرحمٰن بن عسیلہ ہے۔ اور کنیت ان کی

ے گمی بیچنے والے۔

ابوعبداللہ ہے، اور سفر کیا تھا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرا تنے میں آپؐ کی وفات ہو گئی اور وہ راستے ہی میں تھے اور روایت کی ہیں انہوں نے حضرتؐ سے بہت سی حدیثیں یعنی بواسطہ صحابہؓ کے اور صنابح جو بیٹے اعسر احمسی کے ہیں وہ صحابی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کو بھی صنابی کہتے ہیں۔ اور ان کی ایک ہی حدیث ہے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ میں تمہاری کثرت پر فخر کرنے والا ہوں اور امتوں پر قیامت کے دن سو نہ لڑو تم آپس میں میرے بعد یعنی آپس کی لڑائی سے امت کم ہو جاوے گی تو اس فخر میں نقصان ہوگا [1]

بَابُ مَا جَآءَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ

باب اس بیان میں کہ طہارت کنجی ہے نماز کی۔

عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجی نماز کی طہارت ہے اور تحریم اس کی تکبیر اور تحلیل اس کی سلام یعنی تکبیر تحریمہ کہنے سے نماز شروع ہو جاتی ہے اور منافیاتِ نماز حرام اور سلام پھیرنے سے وہ سب حلال ہو جاتی ہیں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح تر ہے اس باب میں اور احسن اور عبداللہ بن محمد بن عقیل بہت سچے ہیں اور کلام کیا ہے بعض علمائے محدثین نے ان کے حافظہ میں اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے فرماتے تھے کہ احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم اور حمیدی حجت پکڑتے تھے عبداللہ بن محمد بن عقیل کی روایت سے کہا محمد نے وہ مقارب الحدیث ہیں۔ اور اس باب میں جابر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

باب پاخانے جاتے وقت کی دعا

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ قَالَ مَرَّةً أُخْرٰى أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبِيْثِ أَوِ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

روایت ہے انس بن مالک سے کہ کہا کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے پاخانہ میں فرماتے یا اللہ میں پناہ میں آتا ہوں تیرے کہا شعبہ نے اور کہا دوسری بار عبدالعزیزؓ نے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے ناپاک سے یا کہا ناپاک جنوں سے اور ناپاک عورتوں سے جنوں کی [2]

ف: مترجم کہتا ہے کہ شعبہ نے کہا عبدالعزیزؓ نے کبھی اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ روایت کیا اور کبھی أَعُوْذُ بِاللّٰهِ اور یہ بھی شک راوی ہے کہ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ کہا یا مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ کہا، اس باب میں علی اور زید بن ارقم اور جابر اور ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے، کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس کی صحیح تر ہے اس باب میں اور احسن، اور زید بن ارقم کی اسناد میں اضطراب ہے

---

[1] حدیث مذکور کی اسناد میں ابوصالح کا نام آگیا تھا۔ اس لیے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی ولدیت وغیرہ بیان فرمائی اور وہ نام اسناد کے ساتھ مترجم نے اوپر سے اختصاراً حذف کر دیا ہے۔ اکثر جگہ ایسا ہی ہوا ہے۔ [2] خبث بضم یا جمع ہے خبیث کی مراد اس سے مردانِ جن اور خبائث جمع خبیثہ عورتیں جنوں کی اور خبث بسکون با ضد ہے طیب کی اور مراد اس سے فسق و فجور ہے اور خبائث افعالِ مذمومہ اور خصائلِ ذمیمہ ہیں، ۱۲ مجمع البحار

کر روایت کی ہشام دستوائی اور سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے اور کہا سعید نے کر روایت ہے قاسم بن عوف شیبانی سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن ارقم سے اور کہا ہشام نے روایت ہے قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن ارقم سے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ اور معمر نے قتادہ سے بروایت نضر بن انس اور کہا شعبہ نے روایت ہے زید بن ارقم سے اور کہا معمر نے روایت ہے نضر بن انس سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے، مترجم کہتا ہے یعنی شعبہ نے بعد قتادہ کے زید بن ارقم کا نام لیا اور معمر نے نضر بن انس کا، کہا ابو عیسیٰ نے پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے حال اس اضطراب کا سو فرمایا انہوں نے کہ احتمال ہے کہ قتادہ نے روایت کی ہو۔ دونوں سے یعنی قاسم اور نضر بن انس سے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانے جانے لگتے کہتے اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری ساتھ ناپاکی کے اور بُرے کاموں سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ

باب پاخانے سے نکلنے کے بعد کی دعا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتے پاخانے سے فرماتے غفرانک یعنی اللہ بخشش مانگتا ہوں میں تیری۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے اسرائیل کے وہ روایت کرتے ہیں یوسف بن ابی بردہ سے اور ابو بردہ بیٹے ہیں ابو موسیٰ کے نام ان کا عامر بن عبداللہ بن قیس اشعری ہے اور اس باب میں سوائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کے اور کوئی حدیث معلوم نہیں ہوتی۔

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ

باب نہی میں استقبال قبلہ کے پاخانے یا پیشاب کے وقت

عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا قَالَ اَبُوْ اَيُّوْبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيْضَ قَدْ بُنِيَتْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ۔

روایت ہے ابو ایوب انصاری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاؤ تم پائخانہ میں تو منہ نہ کرو قبلہ کی طرف نہ پاخانے کے وقت اور نہ پیشاب کے وقت اور نہ پیٹھ کرو اس طرف ولیکن مشرق کی طرف منہ کر دیا مغرب کی طرف[1]، کہا ابو ایوب نے سو گئے ہم شام میں تو دیکھا ہم نے پائخانے کو بنے ہوئے تھے قبلہ کی طرف تو منہ پھیر لیتے ہم اس سے یعنی اس میں نہ جاتے اور مغفرت مانگتے ہم اللہ تعالیٰ سے یعنی اس کے بنانے سے۔

[1] یہ حکم مدینہ طیبہ کا ہے کہ وہاں مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرنے سے قبلہ ایک بازو رہتا ہے۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن حارث اور معقل بن ابی ہیثم سے کہ جن کو معقل بن ابی معقل کہتے ہیں اور روایت ہے ابی امامہ سے اور ابوہریرہؓ اور سہل بن حنیف سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ایوب کی اس باب میں احسن اور صحیح تر ہے اور ابوایوب کا نام خالد بن زید ہے اور زہری کا نام محمد ہے اور وہ بیٹے ہیں مسلم بن عبیداللہ بن شہاب زہری کے اور کنیت ان کی ابوبکر ہے کہا ابوالولید مکی نے کہ کہا ابوعبداللہ شافعی نے یہ جو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منہ نہ کرو قبلہ کی طرف پائخانہ یا پیشاب میں اور نہ پیٹھ کرو اس طرف سو مراد اس سے جنگل ہے مگر بنے ہوئے پاخانوں میں منہ کرنا قبلہ کی طرف جائز ہے اور ایسا ہی کہا اسحاق نے اور احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ اجازت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ کرنے میں پاخانہ ہو یا پیشاب مگر منہ کرنا کسی طرح جائز نہیں جنگل میں نہ مکان میں۔

بَابُ مَا جَآءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِكَ

باب جواز استقبال و استدبار میں

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ فَرَاَيْتُهُ قَبْلَ اَنْ يُّقْبَضَ بِعَامٍ يَسْتَقْبِلُهَا۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے فرمایا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منہ کرنے کو قبلے کی طرف پیشاب کے وقت پھر دیکھا میں نے آپؐ کی وفات سے ایک برس پیشتر منہ کرتے ہوئے ان کو۔

ف: اس باب میں ابی قتادہ اور عائشہ اور عمار سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر کی اس باب میں حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث ابن لہیعہ نے ابی زبیر سے وہ روایت کرتے ہیں جابر سے وہ ابی قتادہ سے کہ دیکھا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کی طرف اور خبر دی ہم کو اس روایت سے قتیبہ نے کہا خبر دی ہم کو ابن لہیعہؒ نے اور حدیث جابر کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اصح ہے۔ ابن لہیعہ کی حدیث سے اور ابن لہیعہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔ ضعیف کہا ہے ان کو یحییٰ بن سعید قطانؒ وغیرہ نے اور روایت کی ہم سے ہناد نے نقل کی انہوں نے عبدہ سے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے اپنے عم واسع بن حبان سے انہوں نے ابن عمر سے کہا ابن عمر نے ایک بار چڑھا میں حفصہؓ کے گھر پر سو دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پاخانہ پھرتے ہوئے منہ کئے ہوئے شام کو اور پیٹھ کئے ہوئے کعبہ کی طرف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ قَائِمًا

باب کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی نہی میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبُوْلُ قَائِمًا فَلَا تُصَدِّقُوْهُ مَا كَانَ يَبُوْلُ اِلَّا قَاعِدًا۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ جو کہے تم سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر پیشاب کرتے تھے سچا نہ جانو اس کو۔ نہ تھے پیشاب کرتے مگر بیٹھ کر۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے عمرؓ اور بریدہ سے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث عائشہؓ کی اس باب میں احسن ہے اور اصح۔ اور حدیث عمرؓ کی مروی ہے عبدالکریم بن ابی المخارق سے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر سے وہ حضرت عمرؓ سے کہا فرمایا حضرت عمرؓ نے دیکھا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوئے پیشاب کرتے فرمایا آپؐ نے اے عمرؓ نہ پیشاب کرو کھڑے ہوکر پھر نہ پیشاب کیا میں نے

[1] لہیعہ میں لام مفتوح اور ہائے مکسور پھر یائے ساکن پھر عین مفتوح ہے ۱۲ منہ [2] قطان کے معنی روئی دھنکنے والے اللہ اللہ حدیث کی کیا فضیلت ہے کہ اس سے ایسے لوگوں نے یہ بلند درجے پائے۔

کبھی کھڑے ہوکر بعد اس کے، اور مرفوع کیا اس حدیث کو عبدالکریم ابن ابی المخارق نے اور وہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک ضعیف کہا ان کو ایوب سختیانی نے اور کلام کیا ان میں اور روایت کیا عبداللہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ فرمایا حضرت عمرؓ نے نہیں پیشاب کیا میں نے کبھی کھڑے ہوکر جب سے مسلمان ہوا اور یہ حدیث بہت صحیح ہے عبدالکریم کی حدیث پر بیدہ سے اس باب میں غیر محفوظ ہے، یعنی اس میں کچھ سہو کا احتمال ہے اور مراد نہی سے اس باب میں نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی اور مروی ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ ظلم ہے پیشاب کرنا کھڑے ہوکر۔[۱]

بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

باب کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی رخصت میں

عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتٰى سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ عَلَيْهَا قَائِمًا فَاَتَيْتُهُ بِوَضُوْءٍ فَذَهَبْتُ لِاَتَاَخَّرَ عَنْهُ فَدَعَانِيْ حَتّٰى كُنْتُ عِنْدَ عَقِبَيْهِ فَتَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ۔

روایت ہے ابی وائل سے وہ روایت کرتے ہیں حذیفہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے ایک قوم کے کوڑے پر سو پیشاب کیا اس پر کھڑے ہوکر پھر لایا میں آپ کے لیے پانی وضو کا اور پیچھے ہٹنے لگا میں پس بلایا مجھ کو حضرتؐ نے یہاں تک کہ پہنچا میں ان کے پیچھے یعنی نزدیک ان کے پھر وضو کیا آپؐ نے اور مسح کیا موزوں پر۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اور ایسا ہی روایت کیا منصور نے اور عبیدہ ضبی نے ابی وائل سے انہوں نے حذیفہ سے مثل اعمش کے اور روایت کی حماد بن ابی سلیمان اور عاصم بن بہدلہ نے ابی وائل سے وہ روایت کرتے ہیں مغیرہ بن شعبہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی وائل کی حذیفہ سے بہت صحیح ہے اور رخصت دی ایک قوم نے اہل علم نے کھڑے ہوکر پیشاب کرنے کی۔

بَابٌ فِي الْاِسْتِتَارِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

باب بیان پردہ کرنا وقت قضائے حاجت کے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهٗ حَتّٰى يَدْنُوَ مِنَ الْاَرْضِ۔

روایت ہے انسؓ سے فرمایا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے قضائے حاجت کا تو کپڑے نہ اٹھاتے جب تک نزدیک نہ ہوجاتے زمین سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے ایسا ہی روایت کیا محمد بن ربیعہ نے اعمش سے انہوں نے انسؓ سے اس حدیث کو اور روایت کیا وکیع اور حمانی نے اعمش سے، کہا اعمش نے کہا ابن عمرؓ نے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے قضائے حاجت کا نہ اٹھاتے اپنا کپڑا جب تک کہ نہ نزدیک ہوجاتے زمین کے اور یہ دونوں حدیثیں مرسل ہیں اور کہتے ہیں کہ اعمش کو انسؓ بن مالک سے سماع نہیں[۲] اور نہ کسی اور صحابی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دیکھا ہے انہوں نے انسؓ بن مالک کو نماز پڑھتے اور حکایت کی ان کی نماز کی، اور نام اعمش کا سلیمان بن مہران ہے اور کنیت ان کی ابومحمد کاہلی ہے اور وہ مولیٰ[۳] ہیں بنی کاہل کے، کہا اعمش نے باپ میرے بچپن میں لائے گئے تھے ملک اسلام میں پھر وارث کیا ان کو مسروق نے۔

---

[۱] یعنی کراہت سے خالی نہیں ۱۲ منہ یعنی نظر خلق سے ۱۲ منہ مصدر اس کا دنو ہے ۱۲ [۲] یعنی انہوں نے انسؓ سے کوئی حدیث نہیں سنی ۱۲ منہ۔
[۳] مولیٰ کے دو معنی ہیں ایک غلام آزاد، دوسرے جو کسی قوم سے عہد کرے ان کی مدد کرنے کا وہ اس قوم کا مولیٰ ہے اور یہاں معنی اول مراد ہے ۱۲ منہ۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِيْنِ

باب، داہنے ہاتھ سے استنجاء کرنے کی کراہت کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّمَسَّ الرَّجُلُ ذَكَرَهٗ بِيَمِيْنِهٖ۔

روایت ہے عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ چھوئے مرد ذکر اپنا سیدھے ہاتھ سے۔

ف: اور اس باب میں حضرت عائشہؓ اور سلیمانؓ اور ابی ہریرہؓ اور سہل بن حنیف سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور نام ابوقتادہ کا حارث بن ربعی ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ مکروہ جانتے ہیں استنجاء کرنا سیدھے ہاتھ سے ع

بَابُ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ

باب ڈھیلوں سے استنجاء کرنے کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ قِيْلَ لِسَلْمَانَ قَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ كُلَّ شَيْئٍ حَتَّى الْخِرَاءَةَ قَالَ سَلْمَانُ اَجَلْ نَهَانَا اَنْ نَّسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ اَوْ نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِيْنِ اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِيَ اَحَدُنَا بِاَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ اَوْ اَنْ نَّسْتَنْجِيَ بِرَجِيْعٍ اَوْ بِعَظْمٍ۔

روایت ہے عبدالرحمن بن یزید سے کہ کہا گیا سلمان فارسی سے تحقیق سکھائی تم کو نبی تمہارے نے ہر چیز یہاں تک کہ طور پاخانے یا پیشاب کے کہا سلمان نے ہاں منع کیا ہم کو اس سے کہ قبلے کی طرف منہ کریں ہم پاخانے یا پیشاب کے وقت یا استنجاء کریں ہم داہنے ہاتھ سے یا استنجا کرے کوئی ہم میں کا تین ڈھیلوں سے کم یا استنجاء کریں ہم گوبر یا لید یا ہڈی سے۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے عائشہؓ اور خزیمہ بن ثابت اور جابر اور خلاد بن سائب سے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہا ابوعیسیٰ نے حدیث سلمان کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں اکثر علمائے صحابہ اور جو بعد ان کے تھے تجویز کرتے ہیں کہ استنجا پتھروں سے کافی ہے اگرچہ پانی نہ لیوے جب کہ جاتا رہے اثر پاخانہ یا پیشاب کا اور یہی کہتے ہیں ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔

بَابُ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْحَجَرَيْنِ

یہ باب دو پتھروں سے استنجاء کرنے کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحَاجَتِهٖ فَقَالَ الْتَمِسْ لِيْ ثَلٰثَةَ اَحْجَارٍ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ فَاَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَاَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ اِنَّهَا رِجْسٌ

روایت ہے عبداللہ سے کہا کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کو سو فرمایا آپ نے ڈھونڈو میرے لئے تین ڈھیلے کہا عبداللہ نے لایا میں دو پتھر اور ایک ٹکڑا گوبر کا، سو لے لیے آپ نے پتھر اور پھینک دیا گوبر کو اور فرمایا یہ ناپاک ہے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اور ایسا ہی روایت کیا قیس بن ربیع نے اس حدیث کو ابی اسحاق سے انہوں نے ابی عبیدہ سے انہوں نے عبداللہ سے مانند حدیث اسرائیل کے اور روایت کیا معمر اور عمار بن زریق نے ابی اسحاق سے انہوں نے عبداللہ سے، اور روایت کیا زہیر نے ابی اسحاق سے انہوں نے عبدالرحمن بن اسود سے انہوں نے اپنے باپ اسود بن یزید سے انہوں نے عبداللہ سے اور روایت کیا زکریا بن ابی زائدہ نے ابی اسحاق سے انہوں نے عبدالرحمن بن یزید سے انہوں نے عبداللہ سے اور اس روایت میں اضطراب ہے، کہا ابوعیسیٰ نے پوچھا میں نے

ع کہ اس میں چھونا پڑتا ہے ذکر کو ۱۲ ؎ یہ یہود نے ان سے بطور طعن کہا اور انہوں نے جواب دیا کہ ہاں ہمارے نبی نے ہم کو ایسا ہی تعلیم کیا۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہ کونسی روایت ان میں ابی اسحاق سے زیادہ صحیح ہے تو کچھ جواب نہ دیا انہوں نے اور پوچھا میں نے محمد بخاری سے تو انہوں نے بھی کچھ جواب نہ دیا مگر تجویز کی انہوں نے حدیث زہیر کی جو مروی ہے ابی اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن اسود سے وہ عبداللہ سے زیادہ صحیح ہے اور لکھا اسی کو اپنی کتاب جامع میں یعنی بخاری میں اور صحیح تر ہے میرے نزدیک حدیث اسرائیل قیس کی جو مروی ہے ابی اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں ابی عبیدہ سے وہ عبداللہ سے اس لیے کہ اسرائیل بہت اثبت ہیں اور زیادہ یاد رکھنے والے ہیں ابی اسحاق کی حدیث کو بہ نسبت اور لوگوں کے اور متابعت[1] کی ہے ان کی روایت کی قیس بن ربیع نے بھی اور سُنا میں نے ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ سے کہتے تھے میں نے سُنا عبدالرحمٰن بن مہدی سے کہتے تھے جو فوت ہوگئی ہیں مجھ کو حدیثیں سفیان کی کہ مروی ہیں ابی اسحاق سے تو اسی سبب سے کہ تکیہ کیا میں نے اسرائیل پر کہ وہ بیان کرتے تھے ان کو پورا پورا کہا ابو عیسیٰ نے اور زہیر کی روائتیں ابی اسحاق سے کچھ ایسی قوی نہیں اس لیے کہ سماع زہیر کا ان سے اخیر وقت میں ہے سُنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے سُنا میں نے احمد بن حنبل سے کہتے جب سُنے تو حدیث زائدہ اور زہیر کی تو نہ پرواہ رکھ اس کی کہ نہ سُننے تو غیر سے مگر حدیث ابی اسحاق[2] کی اور نام ان کا عمرو بن عبداللہ السبیعی ہمدانی ہے اور ابو عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود نے نہیں سُنا اپنے باپ سے اور نہیں معلوم نام ان کا، روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا عمرو نے پوچھا میں نے ابا عبیدہ بن عبداللہ سے کچھ یاد رکھتے ہو تم عبداللہ کی باتیں کہا انہوں نے نہیں۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ مَا يُسْتَنْجَى بِهِ

باب ان چیزوں کے جن سے استنجا کرنا مکروہ ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْتَنْجُوْا بِالرَّوْثِ وَلَا بِالْعِظَامِ فَاِنَّهُ زَادُ اِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استنجاء نہ کرو گوبر اور ہڈی سے کہ وہ توشہ ہے تمہارے بھائیوں کا جنوں میں سے۔

ف: اور اس باب میں ابی ہریرہؓ اور سلمانؓ اور جابرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے، کہا ابو عیسیٰ نے مروی ہے یہ حدیث اسمٰعیل بن ابراہیم وغیرہ سے اور وہ روایت کرتے ہیں داؤد بن ابی ہند سے وہ شعبی سے وہ علقمہ سے وہ عبداللہ سے کہ تھے عبداللہ بن مسعود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لیلۃ الجن میں آخر حدیث تک کہ طویل ہے سو کہا شعبی نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استنجاء نہ کرو گوبر سے اور نہ ہڈیوں سے کہ وہ توشہ ہے تمہارے بھائیوں کا جنوں سے اور روایت اسمٰعیل کی زیادہ صحیح ہے۔ حفص بن غیاث کی روایت سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا۔

بَابُ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ

باب پانی سے استنجا کرنے کے بیان میں

عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مُرْنَ اَزْوَاجَكُنَّ اَنْ يَسْتَطِيْبُوْا بِالْمَاءِ فَاِنِّيْ اَسْتَحْيِيْهِمْ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

روایت ہے بی بی معاذہ سے کہ فرمایا حضرت عائشہؓ نے حکم کرو تم اپنے شوہروں کو کہ استنجا کیا کریں پانی سے کہ میں شرماتی ہوں ان سے

[1] ایک راوی دوسرے کی مثل بیان کرے اس کو اصطلاح محدثین میں متابعت کہتے ہیں ۱۲ [2] یعنی ابی اسحٰق کی حدیث اگر زہیر بیان کریں تو اسکو اور بھی کسی سے دریافت کرلے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ۔ — اس لیے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔

ف: اور اس باب میں جریر بن عبداللہ بجلی اور انس اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اختیار کرتے ہیں استنجا کرنا پانی سے اگرچہ استنجا کرنا پتھروں سے بھی کافی ہے ان کے نزدیک اور منتخب اور افضل جانتے ہیں پانی سے استنجا کرنا یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ أَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ — باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے قضائے حاجت کا تو دور جاتے

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجَتَهُ فَأَبْعَدَ فِي الْمَذْهَبِ۔

روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا تھا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں سو گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کو اور بہت دور گئے۔[1]

ف: اور اس باب میں عبدالرحمٰن بن ابی قراد اور ابی قتادہ اور جابر اور یحییٰ بن عبید سے بھی روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور ابی موسیٰ اور ابن عباس اور بلال بن حارث سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت ہے نبی صلی اللہ سے کہ وہ جگہ ڈھونڈتے تھے پیشاب کے لیے جیسے مسافر جگہ ڈھونڈتا ہے اترنے کو اور نام ابوسلمہ کا عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمُغْتَسَلِ — باب اس بیان میں کہ پیشاب کرنا غسل خانہ میں مکروہ ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَبُولَ الرَّجُلُ فِي مُسْتَحَمِّهِ وَقَالَ إِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ۔

روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پیشاب کرنے سے غسل خانہ میں اور کہا کہ اکثر وسواس اسی سے ہوتا ہے۔

ف: اور اس باب میں ایک اور صحابی سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اس کو مرفوع نہیں جانتے ہم مگر اشعث بن عبداللہ کی روایت سے اور کہتے ہیں ان کو اشعث اعمی، اور مکروہ کہا ہے بعض عالموں نے پیشاب کرنا غسل خانہ میں اور کہا اکثر وسواس اسی سے ہوتا ہے اور رخصت دی ہے بعض اہل علم نے ان میں ہیں ابن سیرین اور کہا ان سے لوگوں نے اسی سے وسواس ہوتا ہے، جواب دیا انہوں نے رب ہمارا اللہ ہی ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں یعنی اس کے سوا کوئی وسواس پیدا نہیں کر سکتا اور کہا ابن مبارک نے جائز ہے پیشاب کرنا غسل خانہ میں جب بہا دے اس پر پانی کہا ابوعیسیٰ نے بیان کی ہم سے یہ حدیث احمد بن عبدۂ آملی نے اس نے حبان سے اس نے عبداللہ بن مبارک سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السِّوَاكِ — باب مسواک کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ

[1] یعنی اتنی دور گئے کہ نظر سے غائب ہو گئے اور موجب حیا یہی ہے ۱۲ منہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ خیال ہوتا مجھے مشقت کا اپنی امت پر تو ضرور حکم کرتا میں ان کو مسواک کرنے کا ہر نماز کے وقت۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث روایت کی محمد بن اسحاق نے محمد بن ابراہیمؒ سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے زید بن خالد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی سلمہ کی ابوہریرہؓ سے اور زید بن خالد کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں صحیح ہیں میرے نزدیک اس واسطے کہ مروی ہے بہت سندوں سے بواسطہ ابی ہریرہؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ولیکن محمد نے کہا ہے کہ حدیث ابی سلمہ کی زید بن خالد سے صحیح تر ہے، اور اس باب میں ابوبکر صدیق اور علیؓ اور عائشہؓ اور ابن عباسؓ اور حذیفہؓ اور زیدؓ بن خالد اور انسؓ اور عبداللہؓ بن عمر اور ام حبیبہؓ اور ابن عمرؓ اور ابی امامہؓ اور ایوب اور تمام بن عباس اور عبداللہ بن حنظلہ اور ام سلمہ اور واثلہ اور ابوموسیٰ سے بھی روایت ہے۔

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَلَأَخَّرْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ قَالَ فَكَانَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ يَشْهَدُ الصَّلَوَاتِ فِي الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهُ عَلَى أُذُنِهِ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ أُذُنِ الْكَاتِبِ لَا يَقُومُ إِلَى الصَّلٰوةِ إِلَّا اسْتَنَّ ثُمَّ رَدَّهُ إِلَى مَوْضِعِهِ۔

روایت ہے ابی سلمہ سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن خالد جہنی سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ اگر خیال نہ ہوتا مشقت ڈالنے کا اپنی امت پر تو ضرور حکم کرتا میں ان کو مسواک کا نزدیک ہر نماز کے اور حکم کرتا تاخیر عشاء کا تہائی رات تک کہا ابوسلمہ نے زید آتے تھے نماز کو مسجد میں اور مسواک ہوئی ان کے کان کے اوپر جیسے قلم ہوتا ہے کاتب کے کان پر جب کھڑے ہوتے نماز کو مسواک کرتے پھر رکھ لیتے اسی جگہ میں،

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلَا يَغْمِسَنَّ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا

باب۔ اس بیان میں کہ جب جاگے آدمی اپنی نیند سے تو نہ ڈالے ہاتھ اپنا برتن میں جب تک نہ دھولے اس کو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتّٰى يُفْرِغَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلٰثًا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاگے کوئی تم میں کا رات کو تو نہ ڈالے اپنا ہاتھ برتن میں جب تک نہ ڈال لیوے اس پر پانی دو بار یا تین بار اس لیے کہ نہیں جانتا رات کو کہاں رہا ہاتھ اس کا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، کہا شافعیؒ نے دوست رکھتا ہوں میں کہ اس سونے والا دوپہر ہو یا کوئی وقت نہ ڈالے اپنا ہاتھ وضو کے پانی میں جب تک نہ دھولے اسے پھر اگر ڈال دیا اس نے دھونے سے پہلے تو مکروہ ہے مگر نہیں نجس ہوگا وہ پانی جب تک کہ نہ ہو اس کے ہاتھ پر نجاست اور کہا احمد بن حنبل نے جب جاگے کوئی رات کو اور ڈال دے ہاتھ پانی میں دھونے سے پہلے اور

ف مصداق اس کا ہے بِيْتُوتَه یعنی شب کو رہنا ۱۲ سو یہ قید اتفاقی ہے کہ دن کے جاگنے کا بھی یہی حکم ہے اس لیے کہ غفلت کی حالت میں خواب میں برابر ہے رات ہو یا دن ۱۲ منہ۔

اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہ سے ، تو بہتر ہے میرے نزدیک کہ بہا دے پانی اور کہا اسحق نے جب جاگے کوئی رات کو یا دن کو تو نہ ڈالے ہاتھ اپنا پانی میں۔

بَابُ فِي التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوْءِ

باب بسم اللہ کہنا وضو کے شروع میں۔

عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي سُفْيَانَ ابْنِ حُوَيْطِبٍ عَنْ جَدَّتِهٖ عَنْ اَبِيْهَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ۔

روایت ہے رباح بن عبدالرحمن بن ابی سفیان بن حویطب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے وہ اپنے باپ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اس کا وضو ہی نہیں ہوتا جو نام نہ لے اللہ کا وضو کے شروع میں۔

ف : اور اس باب میں عائشہ اور ابی ہریرہؓ اور ابی سعید خدری اور سہل بن سعد اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہا احمد نے اس باب میں میں کوئی حدیث ایسی نہیں پاتا کہ جس کی اسناد عمدہ ہوں اور کہا اسحاق نے اگر چھوڑ دیا بسم اللہ کو قصدًا تو پھر وضو کرے اور بھولے سے چھوڑا یا اس حدیث کی تاویل کرتا ہے تو مضائقہ نہیں۔ کہا محمد بن اسماعیل نے سب سے اچھی اس باب میں حدیث رباح بن عبدالرحمن کی ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور رباح بن عبدالرحمن جو روایت کرتے ہیں اپنے دادے سے وہ اپنے باپ سے تو باپ ان کے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہیں اور ابو ثفال مری کا نام ثمامہ بن حصین اور رباح بن عبدالرحمن وہ ابو بکر بیٹے حویطب کے ہیں بعضے راویوں نے روایت کیا اس حدیث کو سو کہا روایت ہے ابو بکر حویطب سے پس منسوب کیا ان کو ان کے دادا کی طرف۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ

باب کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے بیان میں۔

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَانْتَثِرْ وَاِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَاَوْتِرْ۔

روایت ہے سلمہ بن قیس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کرے تو ناک صاف کر اور جب کلوخ لے تو طاق[1]۔ اس باب میں روایت ہے عثمان اور لقیط اور ابن عباس اور مقدام بن معدیکرب اور وائل بن حجر اور ابو ہریرہؓ سے۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے اور کہا ایک جماعت نے اس شخص میں کہ چھوڑ دیوے مضمضہ اور استنشاق، تو کہا بعضوں نے اگر چھوڑ دے وضو میں اور پڑھ لے نماز تو پھر دہرا دے نماز کو اور تجویز کیا یہ حکم وضو اور غسل جنابت میں برابر اور یہی کہتے ہیں ابن ابی لیلیٰ اور عبداللہ بن مبارک اور احمد اور اسحاق اور کہا احمد نے استنشاق زیادہ موکد ہے کلی سے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور کہا ایک جماعت نے اہل علم سے کہ اعادہ کرے جنابت میں اور نہ اعادہ کرے وضو میں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور بعض[3] اہل کوفہ کا اور کہا ایک گروہ نے نہ وضو میں اعادہ کرے نہ غسل جنابت میں بلکہ وہ دونوں[2] سنت ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی، سو واجب نہیں اعادہ جو چھوڑ دے اس کو وضو میں یا غسل میں اور یہی قول ہے مالکؒ اور شافعیؒ کا۔

بَابُ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدٍ

باب اس بیان میں کہ کلی اور ناک میں پانی دینا دونوں ایک چلو سے بھی درست ہے

[1] یعنی تین یا پانچ یا سات ۱۲ [2] یعنی مضمضہ و استنشاق ۱۲ [3] ناک میں پانی دینا ۱۲ مراد ان سے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ ہیں ۱۲

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَاحِدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا۔

روایت ہے عبداللہ بن زید سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا آپ نے ایک ہی چلو سے ایسا ہی تین بار کیا یعنی ایک چلو لے کر آدھا منہ میں اور آدھا ناک میں ڈالا۔

ف: اور اس باب میں عبداللہ بن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن زید کی حسن ہے غریب ہے، اور روایت کی ہے مالک اور ابن عیینہ اور اکثر لوگوں نے یہ حدیث عمرو بن یحیٰی سے اور نہیں ذکر کیا اس بات کو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک ہی چلو سے اور اس کو ذکر کیا فقط خالد نے اور خالد ثقہ حافظ ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور کہا بعض علماء نے مضمضہ اور استنشاق میں ایک چلو کافی ہے اور کہا بعضوں نے ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ الگ الگ پانی لے دونوں کے لیئے اور کہا شافعی نے اگر دونوں ایک چلو سے کرے جائز ہے اور اگر الگ الگ کرے تو بہتر ہے ہمارے نزدیک۔

بَابٌ فِي تَخْلِيلِ اللِّحْيَةِ

باب داڑھی کے خلال کے بیان میں

عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ قَالَ رَأَيْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ فَقِيلَ لَهُ أَوْ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَتُخَلِّلُ لِحْيَتَكَ قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِي وَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ۔

روایت ہے حسان بن بلال سے کہا کہ دیکھا میں نے عمار بن یاسر کو وضو کیا اور خلال کیا داڑھی میں پس کہا گیا ان سے یا کہا حسان نے کہ میں نے کہا ان سے کیا خلال کرتے ہو اپنی داڑھی کا، کہا عمار نے کون روکتا ہے مجھ کو خلال سے اور دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خلال کرتے اپنی داڑھی کا۔

ف: روایت کی ہم سے ابن عمر نے ان سے سفیان نے ان سے سعید بن ابی عروبہ نے ان سے قتادہ نے ان سے حسان بن بلال نے ان سے عمار نے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اوپر کی روایت کے اور اس باب میں عائشہ اور ام سلمہ اور انس رضا اور ابن ابی اوفیٰ اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے کہا ابی عیسیٰ نے سنا میں نے اسحاق بن منصور سے کہتے تھے سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہا احمد نے کہا ابن عیینہ نے نہیں سُنی عبدالکریم نے حدیث خلال کی حسان بن بلال سے، روایت کی ہم سے یحیٰی بن موسیٰ نے ان سے عبدالرحمٰن نے ان سے اسرائیل نے ان سے عامر بن شقیق نے ان سے ابی وائل نے ان سے عثمان بن عفان نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خلال کرتے تھے اپنی داڑھی میں، کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، اور محمد بن اسمٰعیل بخاری نے کہا سب سے زیادہ صحیح اس باب میں حدیث عامر بن شقیق کی ہے، ابی وائل سے جو مروی ہے عثمان رضا سے اور قائل ہیں اس کے اکثر اہل علم صحابہ سے اور جو بعد ان کے تھے تجویز کرتے ہیں داڑھی کے خلال کو اور یہی کہتے ہیں شافعیؒ اور کہا احمد نے اگر بھول سے چھوٹ جاوے تو وضو جائز ہے۔ اور کہا اسحاق نے اگر چھوڑ دے بھول سے یا تاویل کی راہ سے تو کافی ہے اس کو اور جو چھوڑ دے قصداً تو پھر وضو کرے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَسْحِ الرَّأْسِ أَنَّهُ يُبْدَأُ بِمُقَدَّمِ الرَّأْسِ إِلَى مُؤَخَّرِهِ

باب بیان میں مسح سر کے کہ شروع کرے آگے سے اور تمام کرے پیچھے تک

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا

روایت ہے عبداللہ بن زید سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا اپنے سر کا ہاتھ سے سو آگے سے لے گئے پیچھے تک اور

وَاَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلٰى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتّٰى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

پیچھے سے لائے آگے کو یعنی شروع کیا مقدم سر سے پھر پیچھے لے گئے اپنی گدی تک پھر پلٹایا ہاتھوں کو یہاں تک کہ لوٹا لائے جہاں سے شروع کیا تھا پھر دونوں پیر دھوئے۔

ف: اور اس باب میں معاویہ اور مقدام بن معدیکرب اور عائشہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن زید کی بہت صحیح ہے اس باب میں اور بہت اچھی اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ يُبْدَأُ بِمُؤَخَّرِ الرَّأْسِ

باب، بیان مسح کرنے کے سر کے پیچھے سے۔

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّتَيْنِ بَدَأَ بِمُؤَخَّرِ رَأْسِهِ ثُمَّ بِمُقَدَّمِهِ وَبِأُذُنَيْهِ كِلْتَيْهِمَا ظُهُورِهِمَا وَبُطُونِهِمَا۔

روایت ہے ربیع بنت معوذ بن عفراء سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا اپنے سر کا دو مرتبہ شروع کیا پیچھے سے سر کی پہلی بار پھر آگے سے اور مسح کیا دونوں کانوں کا باہر اور اندر ان کے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور حدیث عبداللہ بن زید کی اس حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور بہت عمدہ اور اختیار کیا ہے بعض اہل کوفہ نے اس حدیث کو، انہیں میں سے ہیں وکیع بن جراح۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ مَسْحَ الرَّأْسِ مَرَّةً

باب سر کا مسح ایک بار کرنے کے بیان میں

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ أَنَّهَا رَأَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ قَالَتْ مَسَحَ رَأْسَهُ وَمَسَحَ مَا أَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا أَدْبَرَ وَصُدْغَيْهِ وَأُذُنَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً۔

روایت ہے ربیع بنت معوذ بن عفراء سے کہ انہوں نے دیکھا وضو کرتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا مسح کیا حضرت نے سر کا آگے بھی اور پیچھے بھی اور دونوں کنپٹی کا اور کانوں کا ایک بار۔

ف: اور اس باب میں علی اور طلحہ بن مصرف بن عمرو کے دادا سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ربیع کی حسن ہے صحیح ہے بہت سندوں سے کہ مسح کیا آپ نے سر کا ایک بار اور اسی پر عمل تھا اکثر صحابیوں کا اور جو بعد ان کے تھے اور یہی کہتے ہیں جعفر بن محمد اور سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ ایک بار کرے مسح سر کا، روایت کیا ہم سے محمد بن منصور نے کہا سنا میں نے سفیان بن عیینہ سے کہتے تھے کہ پوچھا میں نے جعفر بن محمد سے کہا سر کا مسح کافی ہوتا ہے ایک بار تو کہا انہوں نے بیشک کافی ہوتا ہے قسم ہے اللہ کی۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ يَأْخُذُ لِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيدًا

باب اس بیان میں کہ مسح سر کے لئے پانی تازہ لیوے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ وَأَنَّهُ مَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ۔

روایت ہے عبداللہ بن زید سے کہ دیکھا انہوں نے آنحضرت صلعم کو کہ وضو کیا آپ نے اور مسح کیا آپ نے سر کا سوائے اس پانی کے جو بچا تھا دونوں ہاتھوں سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ابن لہیعہ نے اس کو حبان بن واسع سے انہوں نے اپنے باپ سے

انہوں نے عبداللہ بن زید سے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور مسح کیا سر کا اس پانی سے جو بچا ہاتھوں سے اور روایت عمرو بن حارث کی صحیح تر ہے حبان سے اس لیے کہ یہی مروی ہے بہت سندوں سے عبداللہ بن زید وغیرہ سے کہ لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی تازہ، اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مسح کرے تازہ پانی سے۔

بَابُ مَسْحِ الْأُذُنَيْنِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا

باب، کانوں کے اوپر اور اندر مسح کرنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا۔

روایت ہے ابن عباس سے کہا مسح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کا اور کانوں کے اوپر کا اور اندر کا۔

ف: اور اس باب میں ربیع سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مسح کرے دونوں کانوں کے اوپر اور اندر۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْأُذُنَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ

باب اس بیان میں کہ دونوں کان سر میں داخل ہیں[ع]

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا وَيَدَيْهِ ثَلٰثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَقَالَ الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ

روایت ہے ابی امامہ سے کہا وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سو دھویا منہ اپنا تین بار اور دونوں ہاتھ تین بار اور مسح کیا اپنے سر کا اور فرمایا کان داخل ہیں سر میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے کہا قتیبہ نے کہا حماد نے نہیں جانتا میں یہ قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے یا ابی امامہ کا، یعنی کان سر میں داخل ہیں اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد کچھ ایسی مضبوط نہیں اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا اصحاب اور تابعین سے کہ کان داخل ہیں سر میں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا، کہا بعض اہل علم نے جو سامنے ہے کانوں سے منہ میں داخل ہے اور جو پیچھے ہے وہ سر میں، اور کہا اسحاق نے بہتر ہے کہ مسح کرے آگے کا منہ کے ساتھ اور پیچھے کا سر کے ساتھ۔

بَابٌ فِي تَخْلِيلِ الْأَصَابِعِ

باب، انگلیوں کے خلال کے بیان میں

عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلِ الْأَصَابِعَ

روایت ہے عاصم بن لقیط بن صبرہ سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کرے تو خلال کر انگلیوں کا۔

ف: اور اس باب میں ابن عباس اور مستورد اور ابو ترابؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ خلال کیا پیروں کی انگلیوں کا وضو میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور کہا اسحٰق نے خلال کرے ہاتھ اور پیر کی انگلیوں کا اور ابو ہاشم کا نام اسماعیل بن کثیر ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ أَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کرے تو خلال کر ہاتھ اور پیر کی انگلیوں کا

ع یعنی اس کے مسح کو تازہ پانی لینا کچھ ضرور نہیں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِيِّ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ دَلَكَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ بِخِنْصَرِهِ۔

روایت ہے مستورد بن شداد فہری سے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب وضو کرنے ملتے اپنے پیر کی انگلیاں ہاتھ کے چھنگلیا سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ابن لہیعہ کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَاءَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ

باب، اس بیان میں کہ خرابی ہے ایڑیوں کی دوزخ سے یعنی وضو میں احتیاط کرنی چاہیئے کہ سوکھی نہ رہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خرابی ہے واسطے ایڑیوں کے دوزخ سے۔

ف: اور اس باب میں عبداللہ بن عمر اور عائشہ اور جابر بن عبداللہ بن حارث اور معیقیب اور خالد بن ولید اور شرجیل بن حسنہ اور عمرو بن عاص اور یزید بن ابی سفیان سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا انہوں نے خرابی ہے ایڑیوں کی اور تلووں کی دوزخ سے اور مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ مسح جائز نہیں پیروں پر جب تک نہ ہو موزہ یا جراب۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً

باب، ایک ایک بار اعضاء دھونے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے عمر اور جابر اور بریدہ اور ابی رافع اور ابن الفاکہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی بہت اچھی ہے اس باب میں اور بہت صحیح ہے اور روایت کیا رشد بن سعد وغیرہ نے اس حدیث کو ضحاک بن شرجیل سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمر بن خطاب سے کہ وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار اور یہ روایت کچھ خوب نہیں، اور صحیح وہی ہے جو روایت کیا ابن عجلان اور ہشام بن سعد اور سفیان ثوری اور عبدالعزیز بن محمد نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

باب دو دو بار اعضائے وضو دھونے کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو بار دھویا اعضاء کو وضو میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن ثوبان کی کہ وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن مفضل سے اور اسناد حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے اور مروی ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تین تین بار۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوُضُوءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا
باب تین تین بار وضو کرنے کے بیان میں

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا۔

روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تین تین بار۔

ف: اور اس باب میں عثمان اور ربیع اور ابن عمر اور عائشہ رض اور ابی امامہ اور ابی رافع اور عبداللہ بن عمرو اور معاویہ اور ابی ہریرہ اور جابر اور عبداللہ بن زید اور ابی ذر سے بھی روایت ہے، کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی بہت اچھی ہے اور اصح ہے اس باب میں اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا کہ وضو کافی ہے ایک ایک بار اور دو بار بہتر ہے اور تین تین بار بہت افضل ہے اور اس سے بڑھ کر نہیں اور کہا (ابن مبارک نے مجھے خوف ہے کہ گناہ میں پڑے گا وہ جو تین بار سے زیادہ دھوئے) اور کہا (احمد اور اسحاق نے تین سے زیادہ وہی دھووے گا جو مبتلا ہے یعنی وسواس میں۔)

بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوُضُوءِ مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ وَثَلٰثًا
باب ایک ایک بار اور دو دو بار اور تین تین بار وضو کرنے کے بیان میں

عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَكَ جَابِرٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلٰثًا ثَلٰثًا قَالَ نَعَمْ۔

روایت ہے ثابت بن ابی صفیہ سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے ابی جعفر سے کہ کیا حدیث بیان کی ہے تم سے جابر رض نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک بار اور دو دو بار اور تین تین بار کہا جابر نے ہاں!

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی وکیع نے یہ حدیث ثابت بن ابی صفیہ سے کہا پوچھا میں نے ابی جعفر سے کیا تم سے بیان کیا ہے جابر نے کہ وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار کہا ہاں بیان کیا ہم سے اس کو ہناد اور قتیبہ نے دونوں نے کہا بیان کیا ہم سے وکیع نے انہوں نے ثابت سے اور یہ زیادہ صحیح ہے شریک کی روایت سے اس لیے کہ مروی ہے بہت سی سندوں سے ثابت ہے مثل وکیع کی روایت کے اور شریک سے بہت غلطیاں ہوتی ہیں اور ثابت بن ابی صفیہ وہ ابو حمزہ ثمالی ہیں۔

بَابُ مَنْ تَوَضَّأَ بَعْضَ وُضُوئِهِ مَرَّتَيْنِ وَبَعْضَهُ ثَلٰثًا
باب اس بیان میں کہ وضو میں بعض اعضاء دو بار دھوئے اور بعض تین بار

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلٰثًا وَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ۔

روایت ہے عبداللہ بن زید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، سو دھویا اپنا منہ تین بار اور دھوئے دونوں ہاتھ دو بار اور مسح کیا سر کا اور دھوئے دونوں پیر۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی حدیثوں میں مذکور ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوئے بعض اعضاء وضو کے ایک بار اور بعض تین بار، اور اجازت دی ہے بعض اہل علم نے اس کی کہ اس میں کچھ مضائقہ نہیں کہ دھوئے آدمی بعض اعضاء تین بار اور بعض دو بار اور بعض ایک بار۔

اِی اَحَدَّثَکَ ۱۲۔

بَابُ فِي وُضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ

باب، بیان میں وضو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کیسا تھا؟

عَنْ أَبِي حَيَّةَ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى أَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَأَخَذَ فَضْلَ طَهُوْرِهِ فَشَرِبَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ طُهُوْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے ابی حیۃ سے کہا دیکھا میں نے حضرت علیؓ کو کہ وضو کیا انہوں نے سو دھوئے دونوں ہاتھ انہوں نے خوب صاف کر کے پھر تین کلیاں کیں اور تین بار ناک میں پانی دیا اور تین بار منہ دھویا اور دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھوئے تین بار اور مسح کیا سر کا ایک بار پھر دھوئے دونوں پیر ٹخنوں تک پھر کھڑے ہوئے اور لیا بچا ہوا پانی وضو کا پھر پیا کھڑے ہو کر پھر فرمایا چاہا میں نے کہ دکھاؤں تم کو وضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ کیسا تھا۔

ف: اور اس باب میں عثمان اور عبد اللہ بن زید اور ابن عباس اور عبد اللہ بن عمر اور عائشہؓ اور ربیع اور عبد اللہ بن انیس سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے قتیبہ اور ہناد نے ان دونوں نے ابو الاحوص سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے عبد خیر سے ذکر کیا حضرت علیؓ کا مثل روایت ابی حیۃ کے لیکن عبد خیر نے کہا جب فارغ ہوئے وضو سے لیا تھوڑا پانی بچا ہوا وضو کا چلو میں اور پی لیا کہا ابو عیسٰی نے حدیث علیؓ کی روایت کی ہے ابو اسحٰق ہمدانی نے ابو حیۃ اور عبد خیر اور حارث سے ان سب نے علیؓ سے اور روایت کی زائدہ بن قدامہ اور کئی لوگوں نے خالد بن علقمہ سے انہوں نے عبد خیر سے انہوں نے علیؓ سے حدیث وضو کی بہت بڑی اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو خالد بن علقمہ سے سو خطا کی ان کے اور ان کے باپ کے نام میں سو کہا مالک بن عرفطہ نے اور روایت کی گئی ہے ابو عوانہ سے انہوں نے خالد بن علقمہ سے انہوں نے عبد خیر سے انہوں نے حضرت علیؓ سے اور روایت کی گئی ابو عوانہ سے، وہ روایت کرتے ہیں مالک بن عرفطہ سے مثل روایت شعبہ کی اور صحیح خالد بن علقمہ ہے۔

بَابُ فِي النَّضْحِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ

باب اس بیان میں کہ بعد وضو کے میانی پر پانی چھڑکنا چاہیے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَنِي جِبْرَئِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِحْ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل اور کہا یا محمدؐ جب وضو کرو تم تو پانی چھڑک لو۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث غریب ہے اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے حسن بن علی ہاشمی منکر الحدیث ہیں اور اس باب میں ابی الحکم بن سفیان اور ابن عباسؓ اور زید بن حارثہ اور ابی سعید سے روایت ہے اور کہا بعضوں نے سفیان بن الحکم یا حکم بن سفیان اور اضطراب کیا ہے اس حدیث میں۔

بَابُ فِي إِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ

باب وضو پورا کرنے کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ۔

نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو اس کی جس سے مٹاتا ہے اللہ گناہوں کو اور بلند کرتا ہے درجوں کو، عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ فرمایا پورا کرنا وضو کا تکلیفوں میں اور بار بار جانا مسجدوں کی طرف اور انتظار کرنا ایک نماز کا بعد دوسری کے سو یہی چوکی پہرہ ہے جہاد کا۔

ف: روایت کی ہم سے قتیبہ نے کہا روایت کی ہم سے عبد العزیز بن محمد نے ان سے علاء نے مانند اس حدیث کے اور کہا قتیبہ نے اپنی روایت میں لفظ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ تین بار، اور اس باب میں علی اور عبد اللہ بن عمرو اور ابن عباس اور عبیدہ سے بھی روایت ہے اور ان کو عبیدہ بن عمر کہتے ہیں اور عائشہؓ اور عبد الرحمٰن بن عائش اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور علاء بن عبد الرحمٰن بیٹے یعقوب جہنی کے ہیں اور ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک۔

بَابُ الْمِنْدِيْلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ
باب رومال سے بدن پونچھنے کے بیان میں بعد وضو کے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا بَعْدَ الْوُضُوْءِ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کپڑا کہ پونچھتے تھے اس سے بدن اپنا بعد وضو کے۔

ف: اور اس باب میں معاذ بن جبل سے بھی روایت ہے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ وَجْهَهُ بِطَرَفِ ثَوْبِهِ۔

روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب وضو کرتے تو پونچھتے منہ اپنا کپڑے کے کنارے سے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی ضعیف ہے اور رشدین بن سعد اور عبد الرحمٰن بن زیاد بن انعم الافریقی دونوں ضعیف ہیں حدیث میں، کہا ابو عیسٰی نے حدیث عائشہ کی بھی کچھ ایسی قوی نہیں اور اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ صحیح نہیں ہوا، اور ابو معاذ کو لوگ سلیمان بن ارقم کہتے ہیں وہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور اجازت دی ہے بعض علماء صحابہ نے اور جو بعد ان کے تھے رومال رکھنے میں بعد وضو کے یعنی پونچھنے میں رومال سے اور جس نے مکروہ رکھا پونچھنا تو اس لئے کہ کہا جاتا ہے کہ وضو تولا جاتا ہے اور مروی ہے یہ بات سعید بن مسیب اور زہری سے روایت کی ہے محمد بن حمید نے کہا روایت کی ہم سے جریر نے انہوں نے علی بن مجاہد سے اور وہ میرے نزدیک ثقہ ہیں انہوں نے ثعلبہ سے انہوں نے زہری سے کہا زہری نے مکروہ کہتا ہوں میں رومال سے پونچھنے کو وضو کے بعد اس لئے کہ وضو تولا جاتا ہے۔

بَابُ مَا يُقَالُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ
باب، ان دعاؤں کا جو پڑھی جاتی ہیں بعد وضو کے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ۔

روایت ہے عمر بن خطاب سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر کہے

سے یعنی وہ پانی جو اعضاء وضو پر رہ جاتا ہے ۱۲ منہ۔

الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ فُتِحَتْ لَهٗ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ مِّنَ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَآءَ

اَشْهَدُ سے متطهرين تک تو کھولے جاتے ہیں اس کے لیے آٹھوں دروازے جنت کے جس میں چاہے جاوے اور اس دعا کے معنی یہ ہیں گواہی دیتا ہوں میں کہ نہیں کوئی معبود بجز اللہ کے اکیلا ہے وہ، کوئی شریک نہیں اس کا اور گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ بندے اس کے اور رسولؐ اس کے ہیں، یا اللہ کر مجھ کو توبہ کرنے والوں میں اور کر مجھ کو طہارت کرنے والوں میں۔

ف: اور اس باب میں عقبہ بن عامر اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اختلاف کیا گیا حدیث میں عمر کے جو زید بن حباب سے مروی ہے روایت کیا عبداللہ بن صالح وغیرہ نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے ربیعہ بن یزید سے انہوں نے ابی ادریس سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے عمرؓ سے اور مروی ہے ابی عثمان سے روایت کی انہوں نے جبیر بن نفیر سے انہوں نے عمر سے اور اس حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے، اور اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت صحیح روائتیں مروی نہیں کہا محمد نے ابوادریس کو سماع نہیں عمر سے بالکل، مترجم کہتا ہے یعنی کسی روایت میں ابوادریس کے بعد عقبہ بن عامر راوی ہیں اور کسی روایت میں ابی ادریس اور ابی عثمان کے بعد جبیر بن نفیر راوی ہیں کہ وہ حضرت عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، اور کسی روایت میں ابوادریس اور حضرت عمرؓ کے درمیان میں کوئی راوی نہیں ہے، ترمذی کے اس قول میں کہ اس باب میں حضرت سے بہت روائتیں صحیح نہیں ہیں اشارہ ہے اس امر کی طرف کہ بعض روایات اس باب میں صحیح ہیں اور وہ روایت صحیح مسلم کی ہے اس میں یہ لفظ نہیں اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ، چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے تلخیص میں اس کی تصریح کی ہے اور قاضی شوکانی نے نیل الاوطار میں اس کو بیان کیا ہے اور باقی تحقیق اس کی مسک الختام شرح بلوغ المرام میں موجود ہے۔ من شاء فلیرجع الیہ۔

بَابُ الْوُضُوْءِ بِالْمُدِّ — باب ایک مد پانی سے وضو کرنے کے بیان میں

عَنْ سَفِيْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ۔

روایت ہے سفینہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے ایک مُد سے اور غسل کرتے تھے ایک صاع سے۔

ف: اور اس باب میں عائشہؓ اور جابرؓ اور انسؓ بن مالک سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سفینہ کی حسن ہے صحیح ہے اور ابو ریحانہ کا نام عبداللہ بن مطر ہے اور ایسا ہی کہا بعض اہل علم نے کہ وضو کرے ایک مد سے اور غسل ایک صاع سے اور شافعی اور احمد اور اسحاق نے کہا کہ مراد حدیث کی یہ نہیں کہ اس سے کم و بیش جائز نہیں مراد یہ ہے کہ اس قدر کفایت کرتا ہے۔)

بَابُ كَرَاهِيَةِ الْاِسْرَافِ فِي الْوُضُوْءِ — باب اس بیان میں کہ اسراف وضو میں مکروہ ہے۔

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَيْطَانًا يُقَالُ لَهُ الْوَلْهَانُ فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَآءِ۔

روایت ہے ابی بن کعب سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے لیے ایک شیطان ہے کہتے ہیں اس کو ولہان سو بچو تم پانی کے زیادہ خرچ کرنے سے بسبب وسواس کے

ف: اور اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن مغفل سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی بن کعب کی غریب ہے اور اسناد اس کی قوی نہیں اہل حدیث کے نزدیک اس لیے کہ ہم کسی کو نہیں جانتے کہ اس نے مسند کیا ہو اس کے سوائے خارجہ کے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے حسن بصری سے قول انہی کا اور نہیں صحیح اس باب میں کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خارجہ ہمارے لوگوں کے نزدیک کچھ قوی نہیں اور ضعیف کہا اس کو ابن مبارک نے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ لِكُلِّ صَلٰوةٍ
باب ہر نماز کے لیے وضو کرنے کے بیان میں۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا أَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ أَنْتُمْ قَالَ كُنَّا نَتَوَضَّأُ وُضُوْءًا وَاحِدًا۔

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کیا کرتے تھے ہر نماز کے واسطے باوضو ہوں یا بے وضو کہا حمید نے سو پوچھا میں نے انس سے اور تم کیا کرتے تھے کہا انس رضی اللہ عنہ نے ہم ایک ہی وضو کیا کرتے تھے یعنی ایک وضو سے کئی نمازیں پڑھ لیا کرتے تھے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے غریب ہے اور مشہور اہل حدیث کے نزدیک حدیث عمرو بن عامر کی حضرت انس سے ہے، اور بعض اہل علم وضو ہر نماز کے لیے مستحب جانتے تھے نہ واجب۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ قُلْتُ لِأَنَسٍ فَكَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ أَنْتُمْ قَالَ كُنَّا نَتَوَضَّأُ وُضُوْءًا وَاحِدًا۔

روایت ہے عمرو بن عامر سے کہا سنا میں نے انس بن مالک سے کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کیا کرتے تھے ہر نماز کے لیے سو کہا میں نے اور تم کیا کرتے تھے، فرمایا ہم کئی نمازیں پڑھ لیتے تھے ایک وضو سے جب تک ہم کو حدث نہ ہوتا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ایک حدیث میں ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے وضو کیا وضو پر لکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس نیکیاں، روایت کیا اس حدیث کو افریقی نے ابی غطیف سے انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہم سے اس کو حسین بن حریث مروزی نے ان سے محمد بن یزید واسطی نے ان سے افریقی نے اور یہ اسناد ضعیف ہے کہا علی نے کہا یحییٰ بن سعید قطان نے ذکر کیا گیا ہشام بن عروہ سے اس حدیث کا تو کہا یہ اسناد مشرقی ہے مترجم کہتا ہے یعنی اس کو مدینہ کے لوگوں نے نہیں بیان کیا۔ مشرقی لوگ یعنی اہل کوفہ نے بیان کیا ہے اور ان کا اعتبار نہیں، جیسا اہل مدینہ کا اعتبار ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ
باب اس بیان میں کہ آنحضرت ایک وضو سے کئی نمازیں بھی پڑھتے تھے۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ صَلَّى الصَّلَوَاتِ كُلَّهَا بِوُضُوْءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّكَ فَعَلْتَ شَيْئًا لَمْ

روایت ہے سلیمان بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرتے تھے ہر نماز کے لیے پھر جب ہوا سال فتح مکہ کا کئی نمازیں پڑھیں آپ نے ایک وضو سے اور مسح کیا آپ نے موزوں پر پھر کہا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ نے وہ کام کیا کہ کبھی

تَكُنْ تَفْعَلُهُ قَالَ عَمْدًا فَعَلْتُهُ۔

نہیں کرتے تھے فرمایا حضرت نے قصداً کیا میں نے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اس کو علی بن قادم نے انہوں نے سفیان ثوری سے اور زیادہ کیا اس میں یہ کہ وضو کیا آپؐ نے ایک ایک مرتبہ، اور روایت کی یہ حدیث سفیان ثوری نے بھی محارب بن دثار سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے ہر نماز کے لیے اور روایت کیا اس کو وکیع نے سفیان سے انہوں نے محارب سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور روایت کیا عبدالرحمٰن بن مہدی وغیرہ نے سفیان سے انہوں نے محارب بن دثار سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور یہ زیادہ صحیح ہے، وکیع کی حدیث سے اور اسی پر عمل ہے اہلِ علم کا کہ کئی نمازیں پڑھیں ایک وضو سے جب تک حدث نہ ہو اور بعضے وضو کرتے تھے ہر نماز کے لیے مستحب جان کر بہ نیت فضیلت کے اور مروی ہے افریقی سے وہ روایت کرتے ہیں ابی غطیف سے اور وہ ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے، کہا جس نے وضو کیا وضو پر لکھتا ہے اللہ اس کے لیے دس نیکیاں اور یہ اسناد ضعیف ہے۔ یعنی افریقی اہلِ حدیث میں ضعیف ہے، اور اس باب میں جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی ظہر اور عصر ایک وضو سے۔

بَابٌ فِي وُضُوْءِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ

باب، مرد اور عورت کے ایک برتن سے وضو کرنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَتْنِي مَيْمُوْنَةُ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنَ الْجَنَابَةِ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا بیان کیا مجھ سے میمونہؓ نے کہ نہاتی تھی میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے جنابت میں۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے تمام فقہا کا کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر مرد اور عورت ایک برتن سے نہاویں، اور اس باب میں علیؓ اور عائشہؓ اور انسؓ اور ام ہانیؓ اور ام حبیبہؓ اور ام عمرؓ اور ابن عمرؓ اور ابو الشعثاء کہ نام ان کا جابر بن زید ہے، ان سب سے روایت ہے۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ فَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْأَةِ

باب کراہت میں اس پانی کے جو بچا ہو عورت کی طہارت سے

عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ غِفَارٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْأَةِ

روایت ہے ایک مرد سے قبیلہ بنی غفار سے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے ہوئے پانی عورت کی طہارت سے۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن سرجس سے کہا ابو عیسٰی نے اور مکروہ کہا بعض فقہاء نے وضو کرنا بچے ہوئے پانی سے عورت کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا کہ جو پانی عورت کی طہارت سے بچا ہو اس سے وضو مکروہ ہے اور اس کے جوٹھے میں کچھ مضائقہ نہیں۔

عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

روایت ہے حکم بن عمرو غفاری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُوْرِ الْمَرْأَةِ أَوْ قَالَ بِسُؤْرِهَا۔

منع کیا اس سے کہ وضو کرے مرد اس پانی سے کہ بچا ہو عورت کی طہارت سے یا فرمایا اس کے جھوٹھے سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور ابو حاجب کا نام سوادہ بن عاصم ہے، اور کہا محمد بن بشار نے اپنی حدیث میں منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ وضو کرے مرد بچے ہوئے پانی سے طہارت عورت کے اور نہیں شک کیا اس میں محمد بن بشار نے جیسے شک کیا تھا محمود بن غیلان نے اوپر کی روایت میں۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

باب اس کے جائز ہونے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اغْتَسَلَ بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَفْنَةٍ فَأَرَادَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يُجْنِبُ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نہائی کوئی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بڑے برتن سے سو ارادہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو کا تو کہا انہوں نے یا رسول اللہ میں جنب تھی، فرمایا آپؐ نے پانی تو جنب نہیں ہوتا یعنی نجس نہیں ہوتا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالکؒ اور شافعیؒ کا۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمَاءَ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ

باب اس بیان میں کہ پانی کو نجس نہیں کرتی کوئی چیز

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ بِئْرٌ يُلْقَى فِيهَا الْحِيَضُ وَلُحُومُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا پوچھا گیا یا رسول اللہ کیا وضو کریں ہم کنوئیں سے بضاعہ کے اور وہ ایسا کنواں تھا کہ پڑتے تھے اس میں لتے حیض کے اور گوشت کتے کے اور چیزیں بدبودار سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی تو پاک ہے نہیں نجس کرتی اس کو کوئی چیز۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور بہت اچھی طرح روایت کیا ہے ابو اسامہ نے اس حدیث کو نہیں روایت کیا کسی نے ابو سعید خدری سے جیسا اچھا روایت کیا ابو اسامہ نے اور روایت کی گئی ہے ابو سعید خدری سے یہ حدیث کئی سندوں سے اور اس باب میں ابن عباس اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔

بَابٌ مِنْهُ آخَرُ

باب دوسرا اسی بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُسْأَلُ عَنِ الْمَاءِ يَكُونُ فِي الْفَلَاةِ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ قَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان سے پوچھتے تھے حکم اس پانی کا جو ہوتا ہے جنگلوں میں آتے ہیں اس پہ درندے اور چار پائے تو فرمایا جب ہووے پانی دو مٹکے تو نہیں نجس ہوتا۔

ف: کہا محمد بن اسحاق نے یہ قلہ کہتے ہیں مٹکے کو اور قلہ وہ بھی ہے جس میں پانی بھرے جاتے ہیں، کہا ابو عیسیٰ نے یہی قول ہے شافعیؒ اور احمد کا اور اسحاق کا کہ جب ہووے پانی دو مٹکے تو نجس نہیں کرتی اس کو کوئی چیز جب تک کہ نہ بدل جاوے بو اور مزہ اس کا۔ اور کہا ہے کہ قلے ہوتے ہیں پانچ مشکوں کے برابر۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمَآءِ الرَّاكِدِ

باب اس بیان میں کہ پیشاب کرنا رکے ہوئے پانی میں مکروہ ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَآءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیشاب کرے کوئی تم میں کا ٹھہرے ہوئے پانی میں۔ پھر وضو کرے اسی سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں جابرؓ سے بھی روایت ہے۔

بَابٌ فِي الْمَآءِ الْبَحْرِ أَنَّهُ طَهُورٌ

باب بیان میں دریا کے پانی کے کہ وہ پاک ہے۔

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ آلِ ابْنِ الْأَزْرَقِ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رض يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَآءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ مِنَ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهُ۔

روایت ہے صفوان بن سلیم سے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن سلمہ سے جو اولاد میں ہیں ابن ازرق کے، تحقیق مغیرہ بن ابی بردہ نے، کہ اولاد سے عبدالدار کی ہیں، خبر دی ان کو کہ سنا انہوں نے ابا ہریرہؓ سے فرماتے تھے پوچھا ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ ہم سوار ہوتے ہیں دریائے شور میں اور اٹھاتے ہیں اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی سو اگر وضو کریں اس سے تو پیاسے رہیں کیا وضو کریں ہم دریا سے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی تو ہے کہ اس کا پانی پاک ہے اور مردہ حلال۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے جابرؓ اور فراسی سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر فقہا کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انہیں میں ہیں ابوبکرؓ اور عمرؓ اور ابن عباسؓ کہ نہیں جانتے ہیں کچھ مضائقہ دریا کے پانی میں اور مکروہ کہا ہے بعض صحابہؓ نے وضو کرنا دریا کے پانی سے جیسے ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو اور کہا عبداللہ بن عمرؓ نے وہ تو آگ ہے یعنی ضرر پہنچانے والا ہے پیدا کرنے والا ہے برص کا۔

بَابُ التَّشْدِيدِ فِي الْبَوْلِ

باب پیشاب سے بہت احتیاط کرنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَأَمَّا هٰذَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گزرے دو قبروں پر سو فرمایا ان دونوں پر عذاب ہوتا ہے اور نہیں عذاب ہوتا کسی بڑے گناہ سے مگر یہ سو نہیں پردہ کرتا تھا پیشاب کے وقت اور دوسرا پھرتا تھا ساتھ چغلخوری کے۔

ف: اور اس باب میں زید بن ثابت اور ابوبکرہ اور ابوہریرہؓ اور ابوموسیٰ اور عبدالرحمٰن بن حسنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا منصور نے اس کو مجاہد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں طاؤس کا، اور روایت اعمش کی تغیر یا وہ صحیح ہے اور سنا میں نے ابا بکر محمد بن ابان سے فرماتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے اعمش خوب یاد رکھنے والے ہیں ابراہیم کی اسناد منصور سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ قَبْلَ أَنْ يُطْعَمَ

باب اس بیان میں کہ لڑکا جب تک کھانا نہ کھاوے اس کے پیشاب پر پانی چھڑکنا کافی ہے

عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ عَلَيْهِ۔

روایت ہے ام قیس سے جو بیٹی ہے محصن کی کہا گئی میں اپنے لڑکے کو لے کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ کھانا نہیں کھاتا تھا یعنی دودھ پیتا تھا پھر موت دیا اس نے آپ پر پھر منگوایا آپ نے پانی اور چھڑک دیا اس پر یعنی بہا دیا۔

ف: اور اس باب میں علیؓ اور عائشہؓ اور زینب اور لبابہ بنت حارث سے کہ وہ ماں ہے فضل بن عباس بن عبدالمطلب کی اور ابو السمح اور عبداللہ بن عمر اور ابو لیلیٰ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے، اور یہی قول ہے اکثر لوگوں کا اصحاب اور تابعین سے اور جو ان کے بعد تھے مثل احمد اور اسحاق کے کہتے ہیں پانی بہا دیوے لڑکے کے پیشاب پر، اور خوب دھویا جاوے لڑکی کا پیشاب جب تک دونوں کھانا نہ کھاتے ہوں اور جب کھانے لگیں تو دونوں کا پیشاب دھویا جاوے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ

باب جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اسکے پیشاب کے بیانمیں

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوا الْإِبِلَ وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ فَأُتِيَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ مِنْ خِلَافٍ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَأَلْقَاهُمْ بِالْحَرَّةِ قَالَ أَنَسٌ فَكُنْتُ أَرَى أَحَدَهُمْ يَكُدُّ الْأَرْضَ بِفِيهِ حَتَّى مَاتُوا وَرُبَّمَا قَالَ حَمَّادٌ يَكْدُمُ الْأَرْضَ بِفِيهِ حَتَّى مَاتُوا

روایت ہے حضرت انسؓ سے کہ چند لوگ آئے قبیلہ عرینہ سے مدینہ میں سو پانی لگا ان کو مدینہ کا سو بھیج دیا ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے اونٹوں میں اور فرمایا پیو ان کا دودھ اور پیشاب، سو مار ڈالا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو اور ہانک لے گئے اونٹوں کو اور مرتد ہو گئے اسلام سے پس پکڑے آئے وہ حضرتؐ کے پاس پھر کاٹ ڈالے آپ نے ہاتھ ان کے اور پیر ان کے خلاف سے یعنی داہنا ہاتھ اور بایاں پاؤں اور بایاں ہاتھ اور داہنا پیر اور سلائیاں پھیر دیں ان کی آنکھوں میں اور ڈال دیا ان کو جلتی زمین میں کہا انسؓ نے میں نے دیکھا ایک ایک کو کھودتے ہوئے زمین اپنے منہ سے یہاں تک کہ مر گئے اور کبھی کہا حماد نے اس روایت میں يَكْدُمُ الْأَرْضَ بجائے يكد الارض کے اور معنی دونوں کے ایک ہیں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے انسؓ سے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں کچھ نجاست نہیں حلال جانور کے پیشاب میں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيُنَهُمْ لِأَنَّهُمْ سَمَلُوا أَعْيُنَ الرُّعَاةِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ حضرتؐ نے سلائیاں ان کی آنکھوں میں پھیریں کہ انہوں نے بھی حضرتؐ کے چرواہے کی آنکھوں میں سلائیاں پھیری تھیں۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو سوا اس شیخ کے یعنی یحییٰ بن غیلان کے کہ روایت کی ہو اس نے یزید بن زریع سے اور یہ فعل حضرتؐ کا والجروح قصاص کے موافق تھا۔ اور مروی ہے محمد بن سیرین سے کہا انہوں نے یہ فعل حضرت کا حدود واترنے سے قبل تھا۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ الرِّيْحِ

باب بیان میں وضو کے ریح نکلنے سے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ اَوْ رِيْحٍ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو نہیں فرض جب تک آواز نہ ہو یا ریح نہ نکلے۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِي الْمَسْجِدِ فَوَجَدَ رِيْحًا بَيْنَ اِلْيَتَيْهِ فَلَا يَخْرُجْ حَتّٰى يَسْمَعَ صَوْتًا اَوْ يَجِدَ رِيْحًا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہووے کوئی تم میں کا مسجد میں اور پاوے کچھ ہوا کا شبہ اپنے سرین میں تو نہ نکلے جب تک نہ سنے آواز یا پاوے بُو جب تک یقین نہ ہو تو شبہ سے وضو نہیں جاتا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ صَلٰوةَ اَحَدِكُمْ اِذَا اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ قبول نہیں کرتا کسی کی نماز کو جب حدث کرے یہاں تک کہ وضو کرے۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عبداللہ بن زید اور علی بن طلق اور عائشہؓ اور ابن عباسؓ اور ابو سعید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے اور یہی قول ہے علماء کا کہ وضو واجب نہیں ہوتا ہے شبہ حدث سے جب تک آواز نہ ہو یا بُو۔ اور کہا ابن مبارک نے جب شک کرے حدث میں تو واجب نہیں اس پر وضو جب تک یقین نہ ہو ایسا کہ قسم کھا سکے اس پر۔ اور کہا ہے کہ جب نکلے عورت کے قبل سے ریح واجب ہوتا ہے اس پر وضو اور یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ النَّوْمِ

باب وضو فرض ہونے کا نیند سے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ حَتّٰى غَطَّ اَوْ نَفَخَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ قَدْ نِمْتَ قَالَ اِنَّ الْوُضُوْءَ لَا يَجِبُ اِلَّا عَلٰى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا فَاِنَّهُ اِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ دیکھا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سوتے ہوئے سجدے میں یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے راوی کو شک ہے کہ غط کہا یا نفخ، پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے سو کہا میں نے یا رسول اللہ آپؐ سو گئے تھے فرمایا آپؐ نے وضو واجب ہوتا ہے اسی پر جو سووے لیٹا ہوا اس لیے کہ لیٹ کر سونے میں ڈھیلے ہو جاتے ہیں جوڑ اس کے۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے اور ابو خالد کا نام یزید بن عبدالرحمٰن ہے اور اس باب میں عائشہؓ اور ابن مسعودؓ اور ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُوْنَ ثُمَّ يَقُوْمُوْنَ فَيُصَلُّوْنَ وَلَا يَتَوَضَّئُوْنَ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ سو جاتے بیٹھے بیٹھے پھر اُٹھ کر نماز پڑھنے لگتے اور وضو نہ کرتے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، سنا میں نے صالح بن عبد اللہ سے کہتے تھے پوچھا میں نے ابن مبارک سے جو سو جاوے بیٹھے بیٹھے تکیہ لگائے ہوئے تو کہا انہوں نے اس کا وضو نہیں جاتا۔ کہا اور روایت کی حدیث ابن عباس کی سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے انہوں نے ابن عباس سے قول انہیں کا اور نہیں ذکر کیا ابوالعالیہ کا اور نہ مرفوع کیا اس کو اور اختلاف ہے علماء کا وضو جانے میں نیند سے سو کہا اکثر نے وضو واجب نہیں ہوتا اگر سو وے بیٹھے ہوئے یا کھڑے ہوئے، جب تک لیٹ کر نہ سو وے اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک کا اور احمد کا اور کہا بعض نے جب غالب ہو اس کی عقل پر نیند واجب ہے اس پر وضو اور یہی کہا اسحاق نے، اور کہا شافعیؒ نے جب سو وے پھر دیکھے خواب یا ہٹ جاوے اپنی جگہ سے نیند کے غلبہ سے تو اس پر وضو واجب ہے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

باب وضو واجب ہونے میں اس چیز سے کہ پکی ہو آگ میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوُضُوْءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَلَوْ مِنْ ثَوْرِ اِقِطٍ قَالَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَتَوَضَّأُ مِنَ الدُّهْنِ اَنَتَوَضَّأُ مِنَ الْحَمِيْمِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا ابْنَ اَخِيْ اِذَا سَمِعْتَ حَدِيْثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَضْرِبْ لَهٗ مَثَلًا۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس چیز کے کھانے سے جو آگ میں پکی ہو اور اگرچہ ایک ٹکڑا اقط[1] کا ہو، سو کہا ان سے ابن عباسؓ نے کیا وضو کریں ہم گھی کھانے اور گرم پانی پینے کے بعد سو کہا ابو ہریرہؓ نے اے بھتیجے میرے جب سُنے تو حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو باتیں نہ بنا۔

ف: اور اس باب میں ام حبیبہؓ اور ام سلمہ اور زید بن ثابت اور ابی طلحہ اور ابو ایوب اور ابی موسیٰ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور تجویز کیا ہے بعض علماء نے وضو کرنا اس چیز سے جو پکی ہو آگ میں یعنی اس کے استعمال سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اکثر علماء اور صحابہ اور تابعین اور جو بعد ان کے تھے اسی پر ہیں کہ وضو نہیں ٹوٹتا پکی ہوئی چیز سے آگ کے۔

بَابٌ فِيْ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ

باب بیان میں وضو نہ ٹوٹنے کا اس سے جو آگ میں پکی ہو۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهٗ فَدَخَلَ عَلَى امْرَاَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَذَبَحَتْ لَهٗ شَاةً فَاَكَلَ وَاَتَتْهُ بِقِنَاعٍ مِّنْ رُّطَبٍ

روایت ہے جابرؓ سے کہا نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں ان کے ساتھ تھا سو آئے ایک عورت انصاری کے پاس، پس ذبح کی اس نے ایک بکری حضرت کے لئے سو کھایا آپ نے اور لائی

[1] اقط بالکسر و بکسرتین فارسی پنیر خشک کیا ہوا دہی ہے کہ ترکی میں اسے کشف اور قرت کہتے ہیں اور اسے نان خورش کرتے ہیں۔ اور پنیر اس کے سوا ہے اور عربی میں اسے جبن کہتے ہیں ۱۲۔

فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ تَوَضَّأَ لِلظُّهْرِ وَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتَتْهُ بِعُلَالَةٍ مِنْ عُلَالَةِ الشَّاةِ فَاَكَلَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

ایک طباق ترکھجوروں کا سوکھایا آپؐ نے پھر وضو کیا ظہر کا اور نماز پڑھی پھر پھرے سوائی وہ کچھ بچا ہوا گوشت اسی بکری کا سو کھایا آپؐ نے پھر نماز پڑھی عصر کی اور وضو نہیں کیا۔

ف: اور اس باب میں ابوبکر صدیق سے بھی روایت ہے اور صحیح نہیں حدیث ابوبکرؓ کی بسبب اسناد کے، روایت کیا ہے اس کو حسام بن مصک نے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے ابوبکرؓ صدیق سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحیح یہی ہے کہ یہ روایت ہے ابن عباسؓ سے، وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا ہے حافظانِ حدیث نے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابن سیرین سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباسؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے، اور روایت کیا اس کو عطاء بن یسار اور عکرمہ اور محمد بن عمرو بن عطاء اور علی بن عبداللہ بن عباس اور اکثر لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابن عباس کے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اور یہی صحیح ہے، اور اس باب میں ابوہریرہؓ اور ابن مسعود اور ابورافع اور ام الحکم اور عمرو بن امیہ اور ام عامر اور سوید بن النعمان اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور اسی پر عمل ہے علماء صحابہ اور تابعین کا اور جو ان کے بعد تھے مثل سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے، کہتے ہیں وضو نہیں جاتا آگ کی پکی ہوئی چیز سے اور یہی اخیر فعل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہ حدیث ناسخ ہے پہلی حدیث کی، جس میں وضو ٹوٹنے کا ذکر ہے آگ کی پکی ہوئی چیز سے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ

باب اس بیان میں کہ وضو جاتا رہتا ہے اونٹ کا گوشت کھانے سے

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ فَقَالَ تَوَضَّئُوْا مِنْهَا وَسُئِلَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ فَقَالَ لَا تَتَوَضَّئُوْا مِنْهَا۔

روایت ہے ابن عازب سے کہا پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حال اونٹ کے گوشت کا سو فرمایا آپؐ نے وضو کرو اس سے اور پوچھا گیا وضو کرنے کو بکری کے گوشت سے سو فرمایا نہ وضو کرو اس سے۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے جابر بن سمرہ اور اسید بن حضیر سے کہا ابوعیسیٰ نے روایت کی حجاج بن ارطاۃ نے یہ حدیث عبداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے اسید بن حضیر سے اور صحیح حدیث عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی ہے براء بن عازب سے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا، اور روایت کی عبیدہ ضبی نے عبداللہ بن عبداللہ رازی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے ذی الغرۃ سے، اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یہ حدیث حجاج بن ارطاۃ سے سو خطا کی اس میں اور کہا عن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ عن ابیہ عن اسید بن حضیر اور صحیح یہ ہے کہ روایت کی عبداللہ بن عبداللہ رازی نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے براء بن عازب سے کہا اسحاق نے سب سے زیادہ صحیح اس باب میں دو حدیثیں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث براء کی دوسری جابر بن سمرہ کی۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

باب، اس بیان میں کہ وضو ٹوٹ جاتا ہے ذکر کے چھونے سے

عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلَا يُصَلِّ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ۔

روایت ہے ہشام بن عروہ سے کہا خبر دی مجھ کو میرے باپ نے بسرہ بنت صفوان سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو چھوئے اپنے ذکر کو تو نہ نماز پڑھے جب تک وضو نہ کرلے۔

ف: اور اس باب میں ام حبیبہ اور ابوایوب اور ابوہریرہؓ اور اروی انیس کی بیٹی اور عائشہؓ اور جابر اور زید بن خالد اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ایسا ہی روایت کیا ہے کئی لوگوں نے مانند اس کے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے بسرہ سے اور روایت کیا ابو اسامہ اور کئی لوگوں نے اس حدیث کو ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے مروان سے انہوں نے بسرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث اسحاق ابن منصور نے انہوں نے ابو اسامہ سے، اور روایت کی یہ حدیث ابوالزناد نے عروہ سے انہوں نے بسرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے، روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی الزناد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے بسرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اوپر کی حدیث کے اور یہی قول ہے کئی اصحاب اور تابعین کا، اور یہی کہتے ہیں اوزاعی اور شافعیؒ اور احمد اور اسحاق اور کہا محمد بخاری نے بہت صحیح اس باب میں حدیث بسرہ کی ہے اور کہا ابوزرعہ نے حدیث ام حبیبہ کی بہت صحیح ہے اور وہ روایت کی ہے علاء بن حارث نے مکحول سے انہوں نے عنبسہ بن ابی سفیان سے انہوں نے ام حبیبہ سے اور کہا محمد نے مکحول کو سماع نہیں عنبسہ بن ابی سفیان سے اور روایت کی ہے مکحول نے ایک مرد سے اس نے عنبسہ سے سوا اس حدیث کے اور گویا کہ محمد نے صحیح نہ سمجھا اس روایت کو۔

بَابُ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

باب، ذکر کے چھونے سے وضو نہ ٹوٹنے کے بیان میں

عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهَلْ هُوَ إِلَّا مُضْغَةٌ مِنْهُ أَوْ بَضْعَةٌ مِنْهُ۔

روایت ہے قیس بن طلق بن علی حنفی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے وہ تو ایک ٹکڑا ہے اس کے بدن کا اور راوی کو شک ہے کہ مضغہ فرمایا یا بضعہ اور معنی دونوں کے ایک ہیں، یعنی ذکر کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا وہ تو بدن کا ٹکڑا ہے۔

ف: اور اس باب میں ابی امامہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے روایت ہے کئی صحابیوں سے اور بعض تابعین سے کہ وضو نہیں ٹوٹتا ہے ذکر کے چھونے سے اور یہی قول ہے اہل کوفہ اور ابن مبارک کا اور یہ حدیث بہت اچھی ہے اس باب میں روایت کیا اس کو ایوب بن عتبہ اور محمد بن جابر نے قیس بن طلق سے انہوں نے اپنے باپ سے اور کلام کیا ہے بعض لوگوں نے محمد بن جابر اور ایوب بن عتبہ میں اور حدیث ملازم بن عمرو کی عبداللہ بن بدر سے بہت صحیح اور اچھی ہے۔

بَابُ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقُبْلَةِ

باب بوسے سے وضو نہ ٹوٹنے کے بیان میں

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هِيَ إِلَّا أَنْتِ فَضَحِكَتْ۔

روایت ہے عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں کہ بوسہ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بیوی کا پھر نکلے نماز کو اور وضو نہ کیا، کہا عروہ نے میں نے کہا عائشہ رضی سے کون وہ تھیں، مگر تم، تو ہنسیں۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے کہ مروی ہے اس کے مانند بہت صحابہ اور تابعین سے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اہل کوفہ کہ وضو نہیں ٹوٹتا بوسہ لینے سے اور کہا مالک بن انس اور اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق نے کہ بوسہ لینے سے وضو ٹوٹتا ہے اور یہی قول ہے کئی صحابیوں اور تابعین کا اور عمل نہیں کیا ہم لوگوں نے حضرت عائشہ رضی کی حدیث پر اس لیئے کہ صحیح نہیں ہوئی بسبب ضعف اسناد کے اور سُنا میں نے ابا بکر عطا بصری سے ذکر کرتے تھے کہ کہا علی بن مدینی نے کہ ضعیف کہا یحییٰ بن قطان نے اس حدیث کو اور کہا کہ وہ لاشیٔ کے مشابہ ہے یعنی ضعیف ہے اور سُنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہ ضعیف کہتے تھے اس حدیث کو اور کہا حبیب بن ابی ثابت کو سماع نہیں عروہ سے۔ اور مروی ہے ابراہیم تیمی سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ رضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ لیا ان کا اور وضو نہ کیا اور یہ بھی صحیح نہیں ہے اور نہیں جانتے ہم ابراہیم تیمی کو کہ سُنا ہو انہوں نے حضرت عائشہ رضی سے اور بروایت صحیح ثابت نہیں اس باب میں کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقَيْءِ وَالرُّعَافِ

باب بیان میں وضو ٹوٹنے کے قے اور نکسیر سے۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَتَوَضَّأَ فَلَقِيْتُ ثَوْبَانَ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ صَدَقَ أَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوْءَهُ۔

روایت ہے ابو الدرداء سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور وضو کیا پھر ملاقات[1] کی میں نے ثوبان سے مسجد دمشق میں سو ذکر کیا میں نے ان سے سو فرمایا انہوں نے سچ کہا ابو الدرداء نے میں نے ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پانی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے اکثر صحابہ اور تابعین سے وضو کرنا قے اور نکسیر سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا، اور کہا بعضوں نے قے اور رعاف سے وضو نہیں جاتا اور یہی قول ہے مالک رح اور شافعی رح کا اور بہت اچھا کہا حسین بن معلم نے اس حدیث کو اور حدیث حسین کی بہت صحیح ہے اس باب میں اور روایت کی معمر نے یہ حدیث یحییٰ بن کثیر سے سو خطا کی ہے اس میں اور کہا عن یعیش بن الولید عن خالد بن معدان عن ابی الدرداء اور ذکر نہیں کیا اوزاعی کا اور کہا روایت ہے خالد بن معدان سے اور حالانکہ وہ معدان بن ابی طلحہ ہیں۔

بَابُ الْوُضُوْءِ بِالنَّبِيْذِ

باب نبیذ سے وضو کرنے کے بیان میں

[1] یہ قول ہے معدان کا جو ابی درداء سے روایت کرتے ہیں ۱۲ منہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَأَلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا فِیْ إِدَاوَتِكَ فَقُلْتُ نَبِیْذٌ فَقَالَ تَمْرَةٌ طَیِّبَةٌ وَمَآءٌ طَهُوْرٌ قَالَ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا پوچھا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے تمہاری چھاگل میں سو عرض کیا میں نے نبیذ ہے فرمایا آپؐ نے کھجور بھی پاک ہے اور پانی بھی پاک ہے کہا راوی نے پھر وضو کیا اس سے حضرت نے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث مروی ہے ابو زید سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابو زید مرد مجہول ہے اہل حدیث کے نزدیک ہم ان کی کوئی روایت نہیں جانتے سوا اس روایت کے اور جائز کہا بعض علماء نے وضو کرنا نبیذ سے جیسے سفیان وغیرہ اور کہا بعض علماء نے وضو نہ کرے نبیذ سے اور یہی قول ہے شافعیؒ اور احمدؒ اور اسحاقؒ کا اور کہا اسحاق نے اور کوئی نہ پاوے تو نبیذ سے وضو کرکے تیمم بھی کرلے یہ بہتر ہے میرے نزدیک کہا ابو عیسیٰ نے اور جو لوگ کہتے ہیں کہ نبیذ سے وضو جائز نہیں ان کا قول قرآن سے بہت مطابق ہے اس لیے کہ فرمایا ہے قرآن میں فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا۔ یعنی جب تم کو پانی نہ ملے تو تیمم کرو اور نبیذ تو پانی نہیں ہے پس جب نبیذ ہو تو تیمم جائز ہے اور وضو اس سے جائز نہیں۔

بَابُ الْمَضْمَضَةِ مِنَ اللَّبَنِ

باب دودھ پی کر کلی کرنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَدَعَا بِمَآءٍ فَمَضْمَضَ وَقَالَ إِنَّ لَهُ دَسَمًا۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر منگوایا پانی اور کلی کی اور فرمایا اس میں چکنائی ہوتی ہے۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے سہل بن سعد اور ام سلمہ سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ دودھ پی کر کلی کرنا ضروری ہے اور ہمارے نزدیک یہ مستحب ہے اور بعضوں کے نزدیک مستحب نہیں۔

بَابٌ فِیْ كَرَاهَةِ رَدِّ السَّلَامِ غَیْرَ مُتَوَضِّئٍ

باب اس بیان میں کہ بغیر وضو سلام کا جواب دینا مکروہ ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ یَبُوْلُ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ ایک شخص نے سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپؐ پیشاب کرتے تھے سو جواب نہ دیا آپؐ نے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ہمارے نزدیک سلام کرنا جب ہی مکروہ ہے جب آدمی پیشاب کرتا ہو یا پاخانہ پھرتا ہو۔ اور بعضے عالموں نے یہی معنی کہے ہیں اس حدیث کے اور یہ بہت اچھی حدیث ہے اس باب میں مہاجر بن قنفذ اور عبداللہ بن حنظلہ اور علقمہ بن الشفواء اور جابر اور براء سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ سُؤْرِ الْكَلْبِ

باب کتے کے جوٹھے کے بیان میں۔

عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُغْسَلُ الْإِنَاءُ إِذَا وَلَغَ فِیْهِ الْكَلْبُ سَبْعَ مَرَّاتٍ

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دھویا جاوے برتن جب منہ ڈال دے اس میں کتا سات

أُولَاهُنَّ أَوْ أُخْرَاهُنَّ بِالتُّرَابِ وَإِذَا وَلَغَتْ فِيهِ الْهِرَّةُ غُسِلَ مَرَّةً۔

مرتبہ اوّل مرتبہ یا آخر مرتبہ مٹی سے مل کر اور جب بلی منہ ڈال دے تو ایک بار۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق اور مروی ہے کئی سندوں سے یہ حدیث ابو ہریرہؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اوپر کی حدیث کے اور اس میں ذکر نہیں بلی کے منہ ڈالنے کا اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي سُؤْرِ الْهِرَّةِ

باب: بلی کے جوٹھے کے بیان میں۔

عَنْ كَبْشَةَ ابْنَةِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ وَكَانَتْ عِنْدَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ عَلَيْهَا قَالَتْ فَسَكَبْتُ لَهُ وَضُوءًا قَالَتْ فَجَاءَتْ هِرَّةٌ تَشْرَبُ فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ قَالَتْ كَبْشَةُ فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ أَوِ الطَّوَّافَاتِ۔

روایت ہے کبشہ کعب بن مالک کی بیٹی سے اور وہ تھیں نکاح میں ابن ابی قتادہ کے سو ابا قتادہ ان کے پاس آئے، پھر کہا کبشہ نے بھر اہیں تے ان کے واسطے پانی وضو کا پس آئی ایک بلی اور پینے لگی، پس جھکا دیا اس کے آگے برتن کر خوب پی لیا۔ کہا کبشہ نے دیکھا مجھے ابا قتادہ نے اپنی طرف دیکھتے ہوئے تو کہا کیا تعجب کرتی ہے تو اے بیٹی میرے بھائی کی کہا میں نے ہاں تو کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی تو نجس نہیں ہے وہ تو تمہارے گرد پھرنے والی ہے طوافین فرمایا یا طوافات، راوی کو شک ہے مطلب دونوں کا ایک ہے۔

ف: اور اس باب میں عائشہؓ اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے اور یہی قول اکثر علما کا ہے صحابہ اور تابعین سے اور جو بعد ان کے تھے مثل شافعی اور احمد اور اسحاق کے کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں بلی کے جوٹھے میں اور یہ بہت اچھی حدیث ہے اس باب میں اور بہت اچھی روایت کیا مالکؒ نے اس حدیث کو کہ مروی ہے اسحٰق بن عبداللہ ابن ابی طلحہ سے اور مالک سے اچھا کسی نے اس حدیث کو روایت نہیں کیا۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

باب موزوں پر مسح کرنے کے بیان میں

عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ بَالَ جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ فَقِيلَ لَهُ تَفْعَلُ هَذَا قَالَ وَمَا يَمْنَعُنِي وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ قَالَ وَكَانَ يُعْجِبُهُمْ حَدِيثُ جَرِيرٍ لِأَنَّ إِسْلَامَهُ كَانَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ۔

روایت ہے ہمام ابن حارث سے کہا پیشاب کیا جریر بن عبداللہ نے پھر وضو کیا اور مسح کیا اپنے موزوں پر سو کہا کیا کرتے ہو تم یہ جواب دیا انہوں نے کیا مانع ہے مجھے اس کام سے اور میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے۔ کہا راوی نے اور بہت اچھی معلوم ہوتی تھی صحابہ وغیرہ کو روایت جریر کی۔ اس لیے کہ اسلام ان کا بعد نزول مائدہ کے تھا۔

ف: اور اس باب میں عمر اور علی اور حذیفہ اور مغیرہ اور بلال اور ابو ایوب اور سلمان اور بریدہ اور عمرو بن امیہ اور انس اور سہل بن سعد اور یعلیٰ بن مرہ اور عبادہ بن صامت اور اسامہ بن شریک اور ابو امامہ اور جابر اور اسامہ بن زید سے بھی روایت

ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جریر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے شہر بن حوشب سے کہ انہوں نے دیکھا جریر بن عبد اللہ کو کہ وضو کیا انہوں نے اور مسح کیا اپنے موزوں پر، سو کہا شہر بن حوشب نے ان سے کچھ اس باب میں، سو جواب دیا انہوں نے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے اور مسح کرتے سو کہا کیا سورۃ مائدہ کے قبل یا بعد تو کہا انہوں نے میں اسلام لایا سورۃ مائدہ کے بعد، روایت کی ہم سے یہ بات قتیبہ نے ان سے خالد بن زیاد ترمذی نے ان سے مقاتل بن حبان نے ان سے شہر بن حوشب نے ان سے جریر نے اور روایت کیا قتیبہ نے ابراہیم بن ادہم سے انہوں نے مقاتل بن حبان سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے جریر سے اور یہ حدیث مفسّر ہے قرآن کی، اس لیے کہ بعض لوگوں نے جو انکار کیا ہے موزوں کے مسح کا تو یہی کہا ہے اور تاویل کی ہے کہ مسح کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا موزوں پر سورۃ مائدہ کے پیشتر تھا اور ذکر کیا جریر نے اپنی روایت میں کہ انہوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے ہوئے بعد نزول مائدہ کے مترجم کہتا ہے کہ آیت فرضیتِ وضو سورۃ مائدہ میں اتری ہے تو بعضوں نے سمجھا کہ شائد حضرتؐ نے قبل نزول مائدہ کے مسح کیا ہوگا تو حدیث جریر سے ان کا مفہوم اور مذہب باطل ہو گیا کہ اس سے تو ثابت ہوتا ہے مسح حضرت کے موزوں کا بعد نزول بھی تھا تو اب یہ حدیث گویا آیۃ وضو کی مفسّر ہے۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ وَالْمُقِيْمِ

باب، مسافر اور مقیم کی مدتِ مسح کے بیان میں

عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ لِلْمُسَافِرِ ثَلٰثٌ وَلِلْمُقِيْمِ يَوْمٌ۔

روایت ہے خزیمہ بن ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پوچھی گئی آپؐ سے مدت مسح موزے کی، سو فرمایا آپؐ نے مسافر کو تین دن اور مقیم کو ایک دن۔

ف: اور عبد اللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں علی اور ابو بکرہ اور ابو ہریرہؓ اور صفوان بن عسال اور عوف بن مالک اور ابن عمرؓ اور جریر سے بھی روایت ہے۔

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفْرًا أَنْ لَّا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيْهِنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ۔

روایت ہے صفوان بن عسال سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو حکم کرتے تھے جب ہوتے ہم سفر میں کہ نہ اتاریں موزے اپنے تین دن اور تین رات تک مگر جنابت کے سبب سے اور نہ اتاریں ہم پیشاب یا پائخانہ یا نیند کے سبب۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے اور روایت کی حکم بن قتیبہ اور حماد نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے ابو عبد اللہ جدلی سے انہوں نے خزیمہ بنت ثابت سے اور صحیح نہیں ہے کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ نے کہا شعبہ نے نہیں سنا ابراہیم نخعی نے ابو عبد اللہ جدلی سے حدیث مسح کی اور کہا زائدہ نے منصور سے ہم حجرہ میں تھے ابراہیم تیمی کے اور ہمارے ساتھ ابراہیم نخعی بھی تھے، سو روایت کی ہم سے ابراہیم تیمی نے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے ابو عبد اللہ جدلی سے انہوں نے خزیمہ بنت ثابت سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسح خفین کے باب میں، کہا محمد نے سب سے اچھی اس باب

ہیں حدیث صفوان بن عسال کی ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور یہی قول ہے صحابہ اور تابعین کا اور جو بعد ان کے تھے، فقہائے تھے جیسے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں مسح کرتا رہے مقیم ایک دن اور ایک رات اور مسافر تین دن اور تین رات تک اور مروی ہے بعض علماء سے کہ انہوں نے کچھ میعاد مقرر نہیں کی مسح موزوں کی اور یہی قول ہے مالک کا اور مقرر کرنا وقت کا صحیح ہے۔

بَابٌ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ أَعْلَاهُ وَأَسْفَلَهُ

باب، موزے کے نیچے اور اوپر مسح کرنے کے بیان میں

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلَهُ۔

روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا اوپر موزے کے اور نیچے بھی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا صحابہ اور تابعین سے اور یہی کہتے ہیں مالکؒ اور شافعیؒ اور اسحاق اور یہ حدیث معلول ہے، نہیں روایت کیا اس کو کسی نے ثور بن یزید سے سوا ولید کے اور وہ بیٹے مسلم کے ہیں اور پوچھا میں نے ابو زرعہ اور محمد سے حال اس حدیث کا سو کہا دونوں نے یہ صحیح نہیں اس لیے کہ ابن مبارک نے روایت کیا اس کو ثور سے انہوں نے رجاء سے کہا انہوں نے پہنچی مجھے یہ حدیث کاتب مغیرہ سے مرسلاً نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا اس میں مغیرہ کا۔

بَابٌ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ظَاهِرِهِمَا

باب بیان میں مسح کرنے کے موزوں کے اوپر

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ ظَاهِرِهِمَا۔

روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے ہوئے موزوں کے اوپر۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث مغیرہ کی حسن ہے اور مروی ہے عبدالرحمٰن بن ابی الزناد سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عروہ سے اور ہم نہیں جانتے کسی کو کہ ذکر کی ہو عروہ کی روایت مغیرہ سے موزوں پر مسح کرنے کے باب میں سوا عبدالرحمٰن کے اور یہی قول ہے کئی اہل علم کا، اور سفیان ثوری اور احمد کا کہا محمد نے کہ تھے مالک اشارہ کرتے عبدالرحمٰن بن ابی الزناد کی طرف یعنی ان کو ضعیف کہتے ہیں۔

بَابٌ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

باب، جوربین اور نعلین پر مسح کرنے کے بیان میں

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ۔

روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسح کیا جوربین اور نعلین پر۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بہت لوگوں کا اہل علم سے اور اسی کے قائل ہیں سفیان

۱؎ جورب ایک چیز ہے کہ موزہ پر اس لیے پہنا جاتا ہے کہ موزہ کیچڑ پانی سے محفوظ رہے اور اکثر ٹخنوں تک ہوتا ہے یا سردی سے بچنے کے لیے پہنا جاتا ہے۔

ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ مسح کرے جوربین پر اور اگرچہ نعلین نہ ہوں، جب جوربین ایسے سخت ہوں کہ بے باندھے ٹھہرے رہیں اور اس باب میں ابوموسیٰ سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالْعِمَامَةِ

باب جوربین اور عمامہ کے مسح کے بیان میں

عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ۔

روایت ہے ابن مغیرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسح کیا موزوں اور عمامے پر۔

ف: کہا بکر نے سُنا میں نے ابن مغیرہ سے اور ذکر کیا محمد بن بشار نے اس حدیث میں دوسری جگہ مسح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشانی اور عمامے پر اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے مغیرہ بن شعبہ سے اور ذکر کیا بعض نے مسح ناصیہ اور عمامہ کا اور نہیں ذکر کیا بعض نے ناصیہ کا، سُنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے، سُنا میں نے احمد بن حنبل سے کہتے تھے نہیں دیکھا میں نے مثل یحییٰ بن سعید قطان کے اپنی آنکھوں سے اور اس باب میں عمرو بن امیہ اور سلمان اور ثوبان اور ابوامامہ سے بھی روایت ہے، کہا ابوعیسیٰ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا صحابہ سے جیسے ابوبکر اور عمر اور انس ہیں، اور یہی کہتے ہیں اوزاعی اور اسحاق اور احمد کہ مسح کرے عمامہ پر اور کہا سُنا میں نے جارود بن معاذ سے کہتے تھے سُنا میں نے وکیع بن جراح سے کہتے تھے مسح عمامے کا کافی ہے اس حدیث کی رُو سے، روایت کی ہم سے قتیبہ بن سعید نے ان سے بشر بن مفضل نے ان سے عبدالرحمٰن بن اسحاق نے ان سے ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر نے کہا پوچھا میں نے جابر بن عبداللہ سے حکم موزے کا تو فرمایا وہ تو سنت ہے اے بھتیجے میرے اور پوچھا میں نے مسح عمامہ کا تو فرمایا چھوئے بالوں کو یعنی کچھ سر کے بالوں پر مسح کرے باقی عمامہ پر اور کہا بعض علمائے صحابہ اور تابعین نے کہ مسح نہ کرے عمامہ پر مگر یہ کہ مسح کرے سر کا بھی اس کے ساتھ اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور مالک بن انسؒ اور ابن مبارک اور شافعیؒ کا۔

عَنْ بِلَالٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ۔

روایت ہے حضرت بلالؓ سے کہ مسح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موزوں اور عمامہ پر۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

باب، غسل جنابت کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَاغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَأَكْفَأَ الْإِنَاءَ بِشِمَالِهِ عَلَى يَمِينِهِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَأَفَاضَ عَلَى فَرْجِهِ ثُمَّ دَلَكَ بِيَدِهِ الْحَائِطَ وَالْأَرْضَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ

روایت ہے ابن عباسؓ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی خالہ میمونہؓ سے کہا رکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے پانی غسل کا سو نہلائے آپؐ جنابت سے سو جھکایا آپؐ نے بائیں ہاتھ سے برتن داہنے ہاتھ پر پھر دھوئے دونوں ہاتھ پھر ہاتھ ڈالا برتن میں اور پانی بہایا اپنے ستر پر پھر ملا اپنا ہاتھ دیوار یا زمین سے پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور منہ اور

فَاَفَاضَ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلٰثًا ثُمَّ اَفَاضَ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ.

کلائیاں دھوئیں اور بہایا سر پر پانی تین بار پھر بہایا سارے بدن پر، پھر جدا ہو کر اس جگہ سے پیر دھوئے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ام سلمہ اور جابر اور ابو سعید اور جبیر بن مطعم اور ابی ہریرۃؓ سے روایت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُّدْخِلَهُمَا الْاِنَاءَ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهٗ وَيَتَوَضَّاُ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُشَرِّبُ شَعْرَهُ الْمَاءَ ثُمَّ يَحْثِىْ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ.

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے اس کا کہ غسل کریں جنابت سے شروع کرتے اپنے دونوں ہاتھوں سے قبل اس کے کہ ڈالیں برتن میں پھر دھوتے سترا پنا اور وضو کرتے مثل وضو اپنے کے نماز کے لیے، پھر پلاتے بالوں کو پانی پھر ڈالتے اپنے سر پر تین چلو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے علماء نے غسل جنابت میں کہ وضو کرے پہلے نماز کا سا پھر پانی بہاوے اپنے سر پر تین بار پھر سارے بدن پر، پھر پیر دھوئے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور کہتے ہیں کہ اگر غوطہ مارے جنب پانی میں اور وضو نہ کرے تو بھی کافی ہوتا ہے اور یہی قول ہے شافعیؒ اور احمد اور اسحاق کا۔

بَابُ هَلْ تَنْقُضُ الْمَرْاَةُ شَعْرَهَا عِنْدَ الْغُسْلِ

باب اس بیان میں کہ عورت نہاتے چوٹی کھولے یا نہیں

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ امْرَاَةٌ اَشُدُّ ضَفْرَ رَاْسِىْ اَفَاَنْقُضُهٗ لِغُسْلِ الْجَنَابَةِ قَالَ لَا اِنَّمَا يَكْفِيْكِ اَنْ تَحْثِىْ عَلٰى رَاْسِكِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ مِنْ مَّاءٍ ثُمَّ تُفِيْضِىْ عَلٰى سَائِرِ جَسَدِكِ الْمَاءَ فَتَطْهُرِيْنَ اَوْ قَالَ فَاِذَا اَنْتِ قَدْ تَطَهَّرْتِ.

روایت ہے ام سلمہ سے کہا عرض کیا میں نے یا رسول اللہ میں ایسی عورت ہوں کہ مضبوط باندھتی ہوں چوٹی اپنے سر کی کیا کھولا کروں اسے غسل جنابت کے لیے فرمایا آپ نے نہیں کافی ہے تجھے تین چلو ڈالنا سر پر پانی کے پھر بہا دے تو سارے بدن پر پانی پس پاک ہو گئی تو، یا فرمایا فَاِذَا اَنْتِ قَدْ تَطَهَّرْتِ راوی کو شک ہے۔ مطلب دونوں کا ایک ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ عورت جب نہاوے جنابت سے تو نہ کھولے اپنی چوٹی، کافی ہے اس کو سر پر پانی بہانا۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةً

باب اس بیان میں کہ ہر بال کے نیچے جنابت ہے

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوْا

روایت ہے ابو ہریرۃؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بال کے نیچے جنابت ہے سو دھوؤ بالوں کو

الشَّعْرَ وَانْقُوا الْبَشَرَةَ۔ اور صاف کرو بدن کو۔

ف: اور اس باب میں علی اور انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حارث بن وجیہ کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ان کی روایت سے اور وہ کچھ ایسے قوی شیخ نہیں ہیں اور روایت کیا ہے اُن سے کئی ایک اماموں نے اور انہوں ہی نے یہ حدیث روایت کی ہے مالک بن دینار سے اور کہتے ہیں ان کو حارث بن وجیہ اور کبھی ابن وجیہ فقط۔

بَابُ الْوُضُوْءِ بَعْدَ الْغُسْلِ
باب، بعد غسل وضو کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو نہیں کرتے تھے غسل کے بعد اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ قول ہے بہت لوگوں کا صحابہ اور تابعین سے کہ وضو نہ کرے بعد غسل کے۔

بَابُ مَا جَاءَ اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ
باب اس بیان میں جب مل جاویں عورت اور مرد کے ختنے کے مقام تو واجب ہوتا ہے غسل اور وہ جب ملتے ہیں کہ حشفہ قبل عورت میں داخل ہو۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب بڑھ جاوے ختنے کا مقام ختنے کے مقام سے تو واجب ہو چکا غسل کیا میں نے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر نہائے ہم دونوں۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عمر اور رافع بن خدیج سے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بڑھ جاوے ختنہ کی جگہ ختنہ سے تو واجب ہو چکا غسل۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے کہ جب بڑھ جاوے اور مل جاوے مرد کی ختنہ کی جگہ عورت کے ختنہ کی جگہ سے تو واجب ہو جاتا ہے غسل اور یہی قول ہے اکثر علمائے صحابہ کا جیسے ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ اور علی رضی اللہ عنہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور یہی قول ہے فقہا کا تابعین سے اور جو بعد ان کے تھے مثل سفیان ثوری اور شافعی رحمہ اللہ اور احمد اور اسحاق کے کہ جب مل جاوے ختنہ کا مقام ختنے کے مقام سے تو واجب ہوتا ہے غسل۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ
باب اس بیان میں کہ غسل جب فرض ہوتا ہے کہ منی نکلے۔

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِيْ اَوَّلِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ نُهِيَ عَنْهَا۔

روایت ہے ابی بن کعب سے کہ انہوں نے فرمایا غسل جب ہی فرض ہوتا ہے کہ منی نکلے یہ ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا۔

ف: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے اسی اسناد سے اسی حدیث کی مانند، کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور یہ حکم کہ نہانا جب ہی فرض ہوتا ہے کہ جب منی نکلے اور اگر کوئی اپنی بیوی سے صحبت کرے اور منی نہ نکلے تو غسل فرض نہیں ہوتا۔ یہ ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا اور ایسا ہی مروی ہے کئی ایک صحابیوں سے جیسے ابی بن کعب اور رافع بن خدیج اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ جب آدمی جماع کرے اپنی عورت سے فرج میں واجب ہو چکا ان پر غسل اگرچہ انزال نہ ہو روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے شریک سے انہوں نے ابی الجحاف سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے کہ کہا ابن عباسؓ نے نہانا منی نکلنے سے فرض ہوتا ہے، یہ حکم احتلام کا ہے کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے نہیں ملی ہم کو یہ حدیث مگر شریک کے پاس سے اور اس باب میں روایت ہے عثمان بن عفان اور علی بن ابی طالب اور زبیر اور طلحہ اور ابو ایوب اور ابو سعید سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الماء من الماء یعنی غسل کرنا منی نکلنے سے فرض ہوتا ہے اور ابو الجحاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے اور مروی ہے سفیان ثوری سے کہا انہوں نے خبر دی ہم کو ابو الجحاف نے اور تھے وہ مرد پسندیدہ۔

بَابُ فِيمَنْ يَسْتَيْقِظُ وَيَرَى بَلَلًا وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا

باب اس بیان میں کہ جو نیند سے اٹھ کر اپنے کپڑوں میں تری دیکھے اور احتلام کا خیال نہ ہو

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا قَالَ يَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ يَرَى أَنَّهُ قَدِ احْتَلَمَ وَلَمْ يَجِدْ بَلَلًا قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَرَى ذٰلِكَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ إِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو شخص پاوے تری یعنی سونے کے بعد اور یاد نہ رکھتا ہو خواب فرمایا آپ نے وہ نہاوے اور پوچھا جو شخص گمان رکھتا ہے کہ مجھ کو نہانے کی حاجت ہوئی ہے اور پھر نہ پاوے اپنے کپڑوں میں تری یعنی نشان منی کا فرمایا اس کو نہانا کچھ ضرور نہیں اور کہا ام سلمہ نے یا رسول اللہ اگر عورت ایسا دیکھے کیا وہ بھی نہاوے آپ نے فرمایا ہاں عورتیں تو مانند مردوں کے ہیں یعنی شرع میں سب برابر ہیں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی ہے یہ حدیث عبد اللہ بن عمر نے عبید اللہ بن عمر سے یعنی حدیث حضرت عائشہؓ کی کہ جب پاوے آدمی تری اور یاد نہ رکھتا ہو احتلام، اور عبد اللہ کو ضعیف کہا ہے یحییٰ بن سعید قطان نے ان کے حافظہ کے سبب سے اور یہ قول ہے کتنے ایک علماء کا صحابہ اور تابعین سے کہ جب جاگے اور دیکھے تری تو غسل کرے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور احمد اور کہا بعض علماء نے تابعین سے کہ غسل جب واجب ہوتا ہے کہ جب تری منی کی ہو اور یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا کہ جب دیکھے خواب اور نہ دیکھے تری تو غسل نہیں ضرور اس کو تمامی علماء کے نزدیک مترجم کہتا ہے یعنی اگر بالکل تری نہ دیکھے اور خواب ہی دیکھا ہو تو کسی کے نزدیک غسل واجب نہیں ہوتا اور یہ متفق علیہ مسئلہ ہے اور جب تری دیکھے تو بعضوں نے کہا ضرور نہانا چاہیے خواہ وہ تری منی کی ہو یا نہ ہو، اور بعضوں نے کہا جب یقین ہو کہ تری منی کی نہیں تو نہانا ضرور نہیں۔

بَابُ مَاجَآءَ فِی الْمَنِیِّ وَالْمَذِیِّ

باب بیان میں منی اور مذی کے

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذِیِّ فَقَالَ مِنَ الْمَذِیِّ الْوُضُوْءُ وَمِنَ الْمَنِیِّ الْغُسْلُ۔

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مذی کا حال تو آپ نے فرمایا مذی سے وضو واجب ہوجاتا ہے اور منی سے غسل۔

ف: اور اس باب میں مقداد بن اسود اور ابی بن کعب سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور وضو مروی ہے بواسطہ حضرت علیؓ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے کہ مذی سے وضو اور منی سے غسل واجب ہوتا ہے اور یہی قول ہے تمامی اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین سے اور یہی کہتے ہیں شافعیؒ اور احمد اور اسحاق۔

بَابٌ فِی الْمَذِیِّ یُصِیْبُ الثَّوْبَ

باب، بیان میں مذی کے جب کپڑے میں لگ جاوے۔

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ عُبَیْدٍ هُوَ ابْنُ السَّبَّاقِ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ قَالَ كُنْتُ أَلْقَی مِنَ الْمَذِیِّ شِدَّةً وَعَنَاءً فَكُنْتُ أُكْثِرُ مِنْهُ الْغُسْلَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلْتُهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنَّمَا یُجْزِئُكَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوْءُ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَیْفَ بِمَا یُصِیْبُ ثَوْبِیْ مِنْهُ قَالَ یَكْفِیْكَ أَنْ تَأْخُذَ كَفًّا مِنْ مَّاءٍ فَتَنْضَحَ بِهٖ ثَوْبَكَ حَیْثُ تَرٰی أَنَّهٗ أَصَابَ مِنْهُ۔

روایت ہے سعید بن ابی عبید سے کہ وہ بیٹے سباق کے ہیں وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ سہل بن حنیف سے کہا کہ پہنچتی تھی مجھ کو سختی اور تکلیف مذی سے کہ میں نہاتا تھا اس سے بار بار سو ذکر کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور پوچھا سو فرمایا آپ نے کافی ہے تجھ کو وضو کرنا یعنی مذی سے وضو ٹوٹتا ہے غسل واجب نہیں ہوتا، عرض کیا میں نے یا رسول اللہ کیا کروں اگر لگ جاوے کپڑے میں کہا کافی ہے تجھ کو ایک چلو پانی لے کر اس پر چھڑک دے جہاں لگی دیکھے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور نہیں جانتے ہم کسی کو روایت کیا ہو ایسا مضمون مذی میں سوائے محمد بن اسحاق کے اور اختلاف ہے علماء کا مذی میں جب لگے کپڑے پر، بعضے کہتے ہیں غسل[1] ضرور ہے اور یہی قول ہے شافعیؒ اور اسحاق کا اور بعضوں کے نزدیک کافی ہے پانی چھڑکنا اور کہا احمد نے امید ہے مجھ کو کافی ہو پانی چھڑکنا۔

بَابٌ فِی الْمَنِیِّ یُصِیْبُ الثَّوْبَ

باب بیان میں منی کے جب کپڑے میں لگ جاوے

عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ ضَافَ عَائِشَةَ ضَیْفٌ فَأَمَرَتْ لَهٗ بِمِلْحَفَةٍ صَفْرَاءَ فَنَامَ فِیْهَا فَاحْتَلَمَ فَاسْتَحْیٰی أَنْ یُّرْسِلَ بِهَا وَبِهَا أَثَرُ الْاِحْتِلَامِ فَغَمَسَهَا فِی الْمَاءِ ثُمَّ أَرْسَلَ بِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ

روایت ہے ہمام بن حارث سے کہ کہا ایک مہمان آیا حضرت عائشہؓ کے پاس سو حکم کیا آپ نے اس کو زرد چادر دینے کا پھر سویا وہ اور احتلام ہوا اس کو سو شرمایا کہ بھیجے چادر کو حضرت عائشہؓ کے پاس اور اس میں منی بھری ہوئی ہو سو ڈبو دیا چادر کو پانی میں

[1] دھونا ۱۲ منہ۔

اَفْسَدَ عَلَیْنَا ثَوْبَنَا اِنَّمَا کَانَ یَکْفِیْهِ اَنْ یَفْرُکَهٗ بِاَصَابِعِهٖ وَرُبَّمَا فَرَکْتُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِاَصَابِعِیْ۔

پھر بھیج دیا تو فرمایا حضرت عائشہؓ نے کیوں خراب کر دی ہماری چادر کافی تھا اس کو کھرچنا انگلیوں سے اور میں نے اکثر کھرچی ہے منی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اپنی انگلیوں سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے فقہا کا جیسے سفیان اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں منی جب لگے کپڑے میں تو کافی ہے کھرچ ڈالنا، دھونا ضرور نہیں اور ایسا ہی روایت کیا ہے منصور نے ابراہیم سے انہوں نے ہمام بن حارث سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے مثل روایت اعمش کی جو ابھی مذکور ہوئی اور مروی ہے ابو معشر سے یہ حدیث روایت کرتے ہیں وہ ابراہیم سے وہ اسود سے وہ حضرت عائشہؓ سے اور حدیث اعمش کی بہت صحیح ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا غَسَلَتْ مَنِیًّا مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ انہوں نے دھوئی منی کپڑے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث حضرت عائشہؓ کی منی دھونے کی جامۂ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مخالف نہیں ہے اس حدیث کے جس میں کھرچنا ہے اگرچہ کھرچنا بھی کافی ہے اور اچھا لگتا ہے مرد کو کہ نہ دکھائی دے اثر منی کا اپنے کپڑے پر اور ابن عباسؓ نے کہا منی بمنزلہ تھوک[۱] کے ہے پھینک دے اس کو اور دور کر دے اگرچہ لکڑی سے ہو سکے

بَابٌ فِی الْجُنُبِ یَنَامُ قَبْلَ اَنْ یَغْتَسِلَ
باب جنب کے بیان میں کہ بے نہائے سو رہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ وَلَا یَمَسُّ مَآءً۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سو جایا کرتے تھے جنابت میں اور پانی کو ہاتھ نہ لگاتے تھے۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی اسحاق سے مانند اوپر کی روایت کے کہا ابو عیسیٰ نے یہی قول ہے ابن مسیب وغیرہ کا اور مروی ہے اکثر لوگوں سے وہ روایت کرتے ہیں اسود سے بواسطہ حضرت عائشہؓ کے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر لیا کرتے تھے سونے سے پہلے اور یہ زیادہ صحیح ہے ابی اسحاق کی حدیث سے جو مروی ہے اسود سے اور روایت کی ابی اسحاق سے یہ حدیث شعبہ نے اور ثوری اور کتنے لوگوں نے اور گمان کیا ہے اس میں غلطی ہوئی ہے ابی اسحاق سے۔

بَابٌ فِی الْوُضُوْءِ لِلْجُنُبِ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَنَامَ
باب اس بیان میں کہ جنب جب سونے لگے تو وضو کرلے

عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیَنَامُ اَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ اِذَا تَوَضَّاَ۔

روایت ہے حضرت عمرؓ سے پوچھا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سو رہے کوئی ہم میں کا جنابت میں آپ نے فرمایا ہاں مگر جب وضو کرلے۔

ف: اور اس باب میں عمار اور عائشہؓ اور جابر اور ابی سعید اور ام سلمہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمرؓ کی اس باب میں

[۱] مخاط بقول قاموس رینٹ کو کہتے ہیں اور بقول صاحب نہایہ تھوک کو ۱۲

بہت اچھی اور صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے صحابیوں اور تابعین اور سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتے ہیں جب ارادہ کرے جنب سونے کا تو وضو کرلے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي مُصَافَحَةِ الْجُنُبِ

باب جنب سے مصافحہ کرنے کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ فَانْخَنَسْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ أَوْ أَيْنَ ذَهَبْتَ قُلْتُ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ ملاقات کی ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ جنب تھے کہا ابوہریرہؓ نے میں آنکھ بچا کر نکل گیا حضرتؐ کے پاس سے اور نہایا پھر آیا سو فرمایا آپؐ نے کہاں چل دیئے تھے تم یا کہاں تھے عرض کیا میں نے میں جنب تھا فرمایا آپؐ نے مومن کبھی ناپاک نہیں ہوتا۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے حذیفہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور رخصت دی ہے بعضوں نے اہل علم سے مصافحہ کرنے کی جنب سے اور کہا کچھ مضائقہ نہیں جنب اور حائض کے پسینے میں۔

بَابُ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ

باب اس عورت کے بیان میں جو خواب میں دیکھے ایسی چیز کو جو دیکھتا ہے مرد یعنی صحبت کرنا

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ ابْنَةُ مِلْحَانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَعْنِي غُسْلًا إِذَا هِيَ رَأَتْ فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ قَالَ نَعَمْ إِذَا هِيَ رَأَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قُلْتُ لَهَا فَضَحْتِ النِّسَاءَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ۔

روایت ہے ام سلمہ سے آئیں ام سلیم بیٹی ملحان کی حضرتؐ کے پاس اور کہا یا رسول اللہؐ اللہ تو شرماتا نہیں حق سے سو کیا عورت پر بھی غسل ہے جب دیکھے خواب میں جیسا دیکھتا ہے مرد، تو فرمایا ہاں اس پر بھی غسل ہے، جب دیکھے وہ منی کو نہا دے کہا ام سلمہ نے کہا میں نے تو نے فضیحت کیا عورتوں کو اے ام سلیم!

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے تمام فقہا کا کہ عورت جب دیکھے خواب میں جو دیکھتا ہے مرد اور انزال بھی ہو تو بیشک اس پر نہانا فرض ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا اور اس باب میں روایت ہے ام سلیم اور خولہ اور عائشہؓ اور انسؓ سے۔

بَابُ فِي الرَّجُلِ يَسْتَدْفِئُ بِالْمَرْأَةِ بَعْدَ الْغُسْلِ

باب اس بیان میں کہ مرد بعد نہانے کے اپنا بدن عورت کے بدن سے لگاوے گرمی لینے کو،

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ جَاءَ فَاسْتَدْفَأَ بِي فَضَمَمْتُهُ إِلَيَّ وَلَمْ أَغْتَسِلْ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ اکثر نہاتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت سے پھر آتے اور گرمی لیتے میرے بدن سے سو میں چمٹا لیتی ان کو اپنے ساتھ اور میں نہاتی نہیں ہوتی تھی۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد میں کچھ مضائقہ نہیں ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا صحابہ اور تابعین سے

کہ مرد جب نہا چکے تو گرمی لے اپنی بیوی کے بدن سے اور سو رہے اس کے ساتھ اس کے نہانے سے پیشتر اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

بَابُ التَّيَمُّمِ لِلْجُنُبِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ

باب جنب کے تیمم میں جب نہ پاوے پانی۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ طَهُورُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيُمِسَّهُ بَشَرَتَهُ فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ وَقَالَ مَحْمُودٌ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ

روایت ہے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی پاک طہور[1] ہے مسلمان کی اگر پانی نہ پاوے دس برس تک پھر جب ملے پانی تو لگا دے اپنے بدن پر یہ بہتر ہے اس کو اور کہا محمود نے اپنی روایت میں إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ اور مطلب دونوں کا ایک ہے۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ اور عمران بن حصین سے کہا ابو عیسیٰ نے ایسے ہی روایت کیا کتنے راویوں نے خالد حذاء سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے عمرو بن بجدان سے انہوں نے ابی ذر سے اور روایت کی ہے یہ حدیث ایوب نے ابی قلابہ سے انہوں نے ایک مرد سے جو بنی عامر سے ہیں انہوں نے ابی ذر سے اور نام نہیں لیا اس مرد کا اور یہ حدیث حسن ہے اور یہی قول ہے تمامی فقہا کا کہ جنب اور حائض جب تک نہ پاویں پانی تیمم کرتے رہیں اور نماز پڑھتے رہیں اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ وہ تیمم جائز نہیں جانتے جنب کے لیے اگرچہ نہ پاویں پانی اور مروی ہے کہ انہوں نے چھوڑ دیا اپنے قول کو اور کہنے لگے جب پانی نہ پاوے تو تیمم کرے جنب اور حائض بھی اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔

بَابٌ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ

باب مستحاضہ کے بیان میں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ قَالَ لَا إِنَّمَا ذَلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتَّى يَجِيءَ ذَلِكَ الْوَقْتُ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آئیں فاطمہ بیٹی ابی حبیش کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ میں ایسی عورت ہوں کہ جب استحاضہ آتا ہے تو پاک نہیں ہوتی یعنی خون موقوف نہیں ہوتا کیا چھوڑ دوں نماز فرمایا آپؐ نے نہیں وہ تو ایک رگ ہے اور کچھ حیض نہیں جب آویں حیض کے دن تو نماز چھوڑ دے اور جب جاتے رہیں حیض کے دن تو غسل کر اور نماز پڑھ اور کہا ابو معاویہ نے اپنی روایت میں وَقَالَ سے آخر تک اور مطلب اس کا یہ ہے کہ فرمایا حضرتؐ نے جب جا چکیں حیض کے دن تو وضو کر ہر نماز کے لیے یہاں تک کہ پھر آوے وہی وقت یعنی دن حیض کے جب تک نہ آویں ہر نماز کے لیے وضو تازہ کر لیا کر۔

[1] پاک کرنے والی ۱۲۔

ف: اور اس باب میں امّ سلمہ سے روایت ہے، کہا ابوعیسٰی نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے علمار صحابہ اور تابعین اور سفیان ثوری اور مالک اور ابن مبارک اور شافعی کا کہ مستحاضہ کے جب ایام حیض گزر جاویں تو غسل کرے اور وضو کر لیا کرے۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ

باب اس بیان میں کہ مستحاضہ وضو کیا کرے ہر نماز کے لیے

عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلٰوةَ اَيَّامَ اَقْرَائِهَا الَّتِيْ كَانَتْ تَحِيْضُ فِيْهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ وَتَصُوْمُ وَتُصَلِّيْ۔

روایت ہے عدی بن ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عدی کے دادا سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کے حق میں کہ چھوڑ دیوے نماز جن دنوں میں اسے حیض آتا تھا پھر غسل کرے یعنی بعد گزرنے ایام حیض کے اور وضو کرتی رہے ہر نماز کے لیئے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔

ف: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے شریک سے مانند اُوپر کی حدیث کے معنی ہیں، کہا ابوعیسٰی نے یہ حدیث فقط شریک نے بیان کی ہے ابی الیقظان سے اور پوچھا میں نے محمد سے حال اس حدیث کا سو کہا میں نے عدی بن ثابت روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ دادا سے یعنی عدی کے دادا سے سو کیا نام ہے ان کے دادا کا تو نہ پہچانا محمد نے نام ان کا اور ذکر کیا میں نے قول یحیٰی بن معین کا ان سے کہ نام ان کے دادا کا دینار ہے تو اعتبار نہ کیا اس کا بخاری نے، اور احمد اور اسحاق نے کہا اگر مستحاضہ ہر نماز کے لیئے غسل کیا کرے تو بہت اچھا ہے اور احتیاط کی بات ہے اور اگر وضو کر لیوے ہر نماز کے لیئے تو بھی کافی ہے۔ اور اگر ایک غسل سے دو نمازیں پڑھ لیوے تو بھی کافی ہے یعنی ایک غسل میں ظہر اور عصر اور ایک میں مغرب اور عشار اور ایک میں صبح۔

بَابٌ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ اَنَّهَا تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ

باب اس بیان میں کہ مستحاضہ دو نمازیں ایک غسل کرکے پڑھ لیا کرے

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهٖ عِمْرَانَ ابْنِ طَلْحَةَ عَنْ اُمِّهٖ حَمْنَةَ ابْنَةِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَبِيْرَةً شَدِيْدَةً فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَفْتِيْهِ وَاُخْبِرُهٗ فَوَجَدْتُهٗ فِيْ بَيْتِ اُخْتِيْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَبِيْرَةً شَدِيْدَةً فَمَا تَاْمُرُنِيْ فِيْهَا فَقَدْ مَنَعَتْنِيْ الصِّيَامَ وَالصَّلٰوةَ قَالَ اَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَاِنَّهٗ يُذْهِبُ الدَّمَ

روایت ہے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا عمران بن طلحہ سے وہ اپنی ماں حمنہ جحش کی بیٹی سے کہا حمنہ نے میں مستحاضہ ہوتی تھی اور خون استحاضہ آتا تھا بہت شدت اور زور سے سو آئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فتوے پوچھنے اور خبر دینے کو سو پایا میں نے ان کو اپنی بہن زینب بنت جحش کے گھر میں سو عرض کی میں نے یا رسول اللہ استحاضہ آتا ہے مجھ کو زور اور شدت سے سو کیا حکم ہے مجھ کو اور باز رہی ہوں میں روزہ اور نماز سے فرمایا آپ نے بیان کرتا ہوں تجھ سے روئی رکھنے

قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَتَلَجَّمِي قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاتَّخِذِي ثَوْبًا قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ إِنَّمَا أَثُجُّ ثَجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ سَآمُرُكِ بِأَمْرَيْنِ أَيَّهُمَا صَنَعْتِ أَجْزَأَ عَنْكِ فَإِنْ قَوِيتِ عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ أَعْلَمُ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللّٰهِ ثُمَّ اغْتَسِلِي فَإِذَا رَأَيْتِ أَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَأْتِ فَصَلِّي أَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ ثَلَاثَةً وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَأَيَّامَهَا وَصُومِي وَصَلِّي فَإِنَّ ذٰلِكِ يُجْزِئُكِ وَكَذٰلِكِ فَافْعَلِي كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ لِمِيقَاتِ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ فَإِنْ قَوِيتِ عَلَى أَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ حِينَ تَطْهُرِينَ وَتُصَلِّينَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ تُؤَخِّرِينَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِينَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَوٰتَيْنِ فَافْعَلِي وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الصُّبْحِ وَتُصَلِّينَ وَكَذٰلِكِ فَافْعَلِي وَصُومِي إِنْ قَوِيتِ عَلَى ذٰلِكِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ۔

کو کہ اس سے بند ہو جاتا ہے خون، عرض کیا انہوں نے وہ بہت ہے آپ نے فرمایا لنگوٹ باندھ، عرض کیا انہوں نے وہ بہت زیادہ ہے فرمایا آپ نے رکھا ایک کپڑا لنگوٹ کے اندر عرض کی وہ اس سے بھی زیادہ ہے میں تو خون بہاتی ہوں زور سے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں بیان کرتا ہوں تجھ کو دو حکم جس پر چلے تو کافی ہو تجھ کو پس اگر قابو پاوے تو دونوں پر تو خوب جانتی ہے، تو پھر فرمایا آپ نے یہ ایک لات مارنا ہے شیطان کا یعنی شیطان کی لات سے استحاضہ جاری ہوتا ہے، سو حیض کے دن مقرر کر تو چھ دن یا سات دن جو اللہ کو معلوم ہو یعنی قبل استحاضہ کے جو مدت حیض تیری مقرر ہو ان دنوں کو حیض قرار دے پھر جب گزر جاویں وہ دن تو نہا پھر جب دیکھے تو کہ پاک ہو چکی اور صاف ہو چکی تو نماز پڑھتی رہ چوبیس رات دن تک یعنی اگر چھ دن حیض کے ہوں یا نماز پڑھتی رہ تیئیس رات اور دن تک، یعنی اگر سات دن حیض کے ہوں اور روزے بھی رکھ اور نماز بھی پڑھ تو یہ کافی ہے تجھ کو اور ایسا ہی کرتی رہ جیسے حائضہ ہوتی ہیں عورتیں اور پاک ہوتی ہیں مدت حیض اور طہر پہ اور یہ ایک امر ہوا۔ اور اگر تجھ سے ہو سکے کہ تاخیر کرے تو ظہر کی اور جلدی کرے عصر میں پھر نہا لے جب پاک ہو تو حیض سے اور نماز پڑھے ظہر اور عصر کی پھر دیر کرے مغرب میں اور جلدی کرے عشاء میں اور نہا کر اکٹھا پڑھ لے دونوں نمازیں اور ایک غسل کرے تو صبح کو اور ایسا ہی کرتی رہ اور روزے رکھتی رہ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں باتوں میں یہ بہت پسند ہے مجھ کو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے اور روایت کیا اس کو عبید اللہ بن عمرو رقی اور ابن جریج اور شریک نے عبد اللہ بن محمد عقیل سے انہوں نے اپنے چچا عمران سے انہوں نے اپنی ماں حمنہ سے مگر ابن جریج کہتے ہیں عمر بن طلحہ اور صحیح عمران بن طلحہ ہے اور پوچھا میں نے محمد بخاری سے حال اس حدیث کا سو فرمایا حسن ہے اور ایسا ہی کہا احمد بن حنبل نے کہ وہ حسن ہے صحیح ہے اور کہا احمد اور اسحاق نے مستحاضہ اگر پہچانے اپنے حیض کا شروع ہونا اور تمام ہونا اور وہ اس طرح کہ خون حیض سیاہ ہوتا ہے اور بعد اس کے زرد تو حکم اس کا فاطمہ بنت ابی حبیش کی حدیث کے موافق ہے جو اوپر مذکور ہوئی اور

اگر مستحاضہ کے ایام حیض مقرر اور معلوم ہوں تو وہ نماز چھوڑ دے ان دنوں میں پھر غسل کرے اور وضو کرتی رہے ہر نماز پر اور نماز پڑھے اور جب استحاضہ ہمیشہ آنے لگے اور پہلے سے اس کے دن بھی مقرر نہ ہوں اور حیض کے شروع خون کی سیاہی سے اور تمام ہونا زردی سے بھی نہ پہچان سکے۔ تو اس کا حکم حمنہ بنت جحش کی حدیث کے موافق ہے اور کہا شافعیؒ نے مستحاضہ کو جب ہمیشہ خون آنے لگے تو قبل اس کے کہ حیض نہ آیا ہو تو نماز چھوڑ دے پندرہ دن تک، اگر پاک ہو گئی پندرہ دن میں یا اس سے پہلے تو وہی اس کے ایام حیض ہیں اور اگر خون آتا رہا پندرہ دن سے زیادہ تو قضاء کرے چودہ دن کی نماز اور چھوڑ دے ایک دن اور ایک رات کی نماز کہ کم سے کم مدت حیض کی ایک رات دن ہے اور اکثر دس رات دن، اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور اس پر فتویٰ ہے ابن مبارک کا، اور مروی ہے ان سے اس کے خلاف بھی اور بعضوں نے کہا اقل مدت ایک دن اور رات ہے۔ اور اکثر پندرہ دن اور رات ہے اور یہی قول ہے عطا بن ابی رباح کا اور اوزاعی اور مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ اور اسحاق اور ابی عبیدہ کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ

باب اس بیان میں کہ مستحاضہ نہاتی رہے ہر نماز کے وقت

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ اسْتَفْتَتْ أُمُّ حَبِيْبَةَ ابْنَةُ جَحْشٍ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا إِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِيْ ثُمَّ صَلِّيْ فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ پوچھا ام حبیبہ بنت جحش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مجھ کو حیض آتا ہے اور پاک نہیں ہوتی ہیں کیا چھوڑ دیا کروں میں نماز، آپؐ نے فرمایا نہیں یہ تو ایک رگ ہے تم نہاؤ اور نماز پڑھو تو وہ نہایا کرتی تھیں ہر نماز کے لیے۔

ف: کہا قتیبہ نے کہا لیث نے ابن شہاب نے یہ نہیں ذکر کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا غسل کرنے کا ام حبیبہ کو ہر نماز کے وقت مگر یہ کام انہوں نے اپنے اجتہاد سے کیا، کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث زہری سے وہ روایت کرتے ہیں عمرہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے کہا حضرت عائشہؓ نے کہ ام حبیبہ نے پوچھا آخر حدیث تک اور کہا ہے بعض علماء نے مستحاضہ غسل کر لیا کرے ہر نماز کے وقت اور روایت کی اوزاعی نے زہری سے انہوں نے عمرہ اور عروہ سے انہوں نے عائشہؓ سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَائِضِ أَنَّهَا لَا تَقْضِي الصَّلٰوةَ

باب اس بیان میں کہ حائضہ نماز کی قضا نہ پڑھے۔

عَنْ مُعَاذَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَتَقْضِيْ إِحْدَانَا صَلٰوتَهَا أَيَّامَ مَحِيْضِهَا فَقَالَتْ أَحَرُوْرِيَّةٌ أَنْتِ قَدْ كَانَتْ إِحْدَانَا تَحِيْضُ فَلَا تُؤْمَرُ بِقَضَاءٍ۔

روایت ہے معاذہ سے کہ ایک عورت نے پوچھا عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کیا قضا پڑھے حیض کے دنوں کی نماز تو فرمایا حضرت عائشہؓ نے کیا تو حروریہ ہے، ہم میں سے ایک کو حیض آتا تھا اور حکم نہ ہوتا تھا قضا کا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کئی سندوں سے کہ حائضہ

نہ قضا کرے نماز کی اور یہی قول ہے تمام فقہاء کا اس میں اختلاف نہیں کسی کا کہ حائض قضا نہ کرے نماز ایام حیض کی اور قضا کرے روزہ کی۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ أَنَّهُمَا لَا يَقْرَانِ الْقُرْآنَ

باب اس بیان میں کہ جنب اور حائضہ قرآن نہ پڑھے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْرَءُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْآنِ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پڑھے حائض اور جنب قرآن میں سے کچھ۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عمرؓ کی حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسماعیل بن عیاش کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں موسیٰ بن عقبہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نہ پڑھے قرآن حائض اور جنب اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا صحابہ اور تابعین سے اور جو بعد ان کے تھے مثل سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے کہ کہتے ہیں نہ پڑھیں حائض اور جنب قرآن سے مگر ٹکڑا ایک آیت کا یا حرف وغیرہ اور رخصت دی ہے جنب اور حائض کو سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ پڑھنے کی، کہا ترمذی نے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل کو کہ اسماعیل بن عیاش روایت کرتے ہیں اہل حجاز و عراق سے احادیث منکر گویا کہ انہوں نے ضعیف جانا اسماعیل کی ایسی روایت کو کہ اہل عراق وغیرہ سے اکیلے انہوں نے ہی روایت کی ہو، اور کہا اسماعیل بن عیاش کی وہی حدیث معتبر ہے جو اہل شام سے روایت کریں اور کہا احمد بن حنبل نے اسماعیل بن عیاش اچھے ہیں بقیہ[1] سے اور بقیہ بہت حدیثیں منکر ثقہ لوگوں سے روایت کرتے ہیں کہا ابو عیسیٰ نے روایت کی ہم سے یہ بات احمد بن حسن نے کہا سنا میں نے احمد بن حنبل سے وہ کہتے تھے یہی بات۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

باب بوس وکنار میں حائض کے ساتھ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حِضْتُ يَأْمُرُنِيْ أَنْ أَتَّزِرَ ثُمَّ يُبَاشِرُنِيْ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب میں حائضہ ہوتی تو حکم کرتے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہمت باندھنے کا پھر بوس وکنار کرتے میرے ساتھ۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے ام سلمہ اور میمونہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا صحابہ اور تابعین سے اور یہی کہا شافعی اور احمد اور اسحاق نے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي مُؤَاكَلَةِ الْجُنُبِ وَالْحَائِضِ وَسُؤْرِهِمَا

باب جنب اور حائض کے ساتھ کھانے اور جوٹھے کے بیان میں

[1] نام ہے راوی کا ۱۲

عَنْ حَرَامِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُوَاكَلَةِ الْحَائِضِ فَقَالَ وَاكِلْهَا۔

روایت ہے حرام بن معاویہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا عبداللہ بن سعد سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھانا کھاتے کو حائض کے ساتھ فرمایا آپ نے کھانا کھایا کر اس کے ساتھ۔

ف: اور اس باب میں عضرت عائشہؓ اور انسؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن سعد کی حسن ہے غریب ہے اور یہی قول ہے تمامی علماء کا کہ حائض کے ساتھ کھانا کھانا کچھ مضائقہ نہیں ہے اور اختلاف کیا ہے اس کے وضو کے بچے ہوئے پانی میں سو بعضوں نے مکروہ کہا ہے اور بعضوں نے رخصت دی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَائِضِ تَتَنَاوَلُ الشَّيْءَ مِنَ الْمَسْجِدِ

باب اس بیان میں کہ حائض کوئی چیز مسجد میں سے لے لے

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاوِلِينِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَتْ قُلْتُ إِنِّي حَائِضٌ قَالَ إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ

روایت ہے قاسم بن محمد سے کہا انہوں نے کہا عائشہؓ نے فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لے لے بوریا مسجد سے کہا عائشہؓ نے عرض کیا میں نے کہ حائضہ ہوں، فرمایا حیض تیرا نہیں کچھ تیرے ہاتھ میں۔

ف: اور اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے تمام اہل علم کا نہیں جانتے ہم اس میں اختلاف کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر لے لے حائضہ کچھ مسجد میں سے باہر رہ کر۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ إِتْيَانِ الْحَائِضِ

باب، حائضہ سے صحبت حرام ہونے کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَتَى حَائِضًا أَوِ امْرَأَةً فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صحبت کرے حائضہ سے یا کسی عورت سے اس کے پیچھے سے یا آوے کاہن کے پاس یعنی غیب کی خبر پوچھے تو بے شک منکر ہوا اس کا جو اترا محمدؐ پر یعنی قرآن کا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر روایت سے حکیم اثرم کی وہ روایت کرتے ہیں ابی تمیمہ ہجیمی سے وہ ابو ہریرہؓ سے اور یہ فرمانا حضرت کا علماء کے نزدیک بطور سختی اور ڈرانے کے ہے اور روایت ہے حضرت سے کہ آپ نے فرمایا جو شخص صحبت کرے حائض سے تو ایک دینار صدقہ دے، پھر اگر جماع کرنا حائض سے کفر ہوتا تو حضرتؐ یہ کفارہ کیوں فرماتے اور ضعیف کہا محمدؒ نے اس حدیث کو از روئے اسناد کے اور ابی تمیمہ ہجیمی کا نام طریف بن مجاہد ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَفَّارَةِ فِي ذٰلِكَ

باب اس کے کفارہ کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فِی الرَّجُلِ یَقَعُ عَلَی امْرَاَتِہٖ وَھُوَحَائِضٌ قَالَ یَتَصَدَّقُ بِنِصْفِ دِیْنَارٍ۔

سے نے کہ جو آدمی جماع کر لیوے اپنی عورت سے حیض کے دنوں میں تو فرمایا صدقہ دیوے آدھا دینار۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَانَ دَمًا اَحْمَرَ فَدِیْنَارٌ وَاِنْ کَانَ دَمًا اَصْفَرَ فَنِصْفُ دِیْنَارٍ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہووے خون اس عورت حائض کا جس سے جماع کر بیٹھا ہے سرخ رنگ تو صدقہ دیوے ایک دینار اور جب زرد ہو تو آدھا دینار۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی کفارہ کے باب میں مروی ہے، موقوف ہے یعنی انہیں کا کلام اور مرفوع بھی، یعنی حضرت کا کلام اور یہی قول ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور ابن مبارک نے کہا اللہ سے مغفرت مانگے اور کفارہ نہیں ہے اس پر اور مروی ہے بعض تابعین سے مثل قول ابن مبارک کے انہیں میں ہیں سعید بن جبیر اور ابراہیم۔

بَابُ مَاجَاءَ فِی غَسْلِ دَمِ الْحَیْضِ مِنَ الثَّوْبِ

باب کپڑے سے خونِ حیض دھونے کے بیان میں

عَنْ اَسْمَاءَ ابْنَۃِ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ اَنَّ امْرَاَۃً سَاَلَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ یُصِیْبُہُ الدَّمُ مِنَ الْحَیْضَۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُتِّیْہِ ثُمَّ اقْرُصِیْہِ بِالْمَاءِ ثُمَّ رُشِّیْہِ وَصَلِّیْ فِیْہِ۔

روایت ہے اسماء ابی بکر صدیقؓ کی بیٹی سے کہ ایک عورت نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم اس کپڑے کا جس میں خون حیض لگ جاوے سو فرمایا حضرت نے کھرچ اس کو پھر مل پانی ڈال کر انگلیوں سے، پھر پانی بہا دے اس پر پھر نماز پڑھ اس کپڑے سے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ام قیس بن محصن سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث اسماء کی خون حیض کے باب میں حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا کہ جس نے نماز پڑھ لی اس کپڑے سے سو کہا بعض علماء نے اگر مقدار درہم سے کم ہے دھونے کی ضرورت نہیں اور اگر مقدار درہم ہے اور نماز پڑھے بغیر دھوئے تو اعادہ کرے اور بعضوں نے کہا جب قدر درہم سے زیادہ ہو اعادہ ضرور ہے یعنی قدر درہم میں اعادہ واجب نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور بعض علماء تابعین وغیرہم نے کہا دوبارہ نماز پڑھنا واجب نہیں اگرچہ مقدار درہم سے زیادہ بھی ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا، اور کہا شافعی نے واجب ہے دھونا اس کا اگرچہ درہم سے کم ہو اور تشدد کیا اس باب میں۔

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَمْ تَمْکُثُ النُّفَسَاءُ

باب، اس بیان میں کہ عورتیں نفاس میں کب تک رہیں

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَتِ النُّفَسَاءُ تَجْلِسُ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا وَکُنَّا نَطْلِیْ وُجُوْھَنَا بِالْوَرْسِ مِنَ الْکَلَفِ

روایت ہے ام سلمہ سے کہا عورتیں بیٹھی رہتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چالیس روز تک اور ہم ملتے تھے اپنے منہ پر بٹنا جھائیوں کے سبب سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر روایت سے ابو سہل کے کہ وہ روایت کرتے ہیں مسۃ الازدیہ

سے وہ اُمّ سلمہ سے اور ابی سہل کا نام کثیر بن زیاد ہے کہا محمد بن اسماعیل نے علی بن عبدالاعلیٰ ثقہ ہیں اور ابوسہل بھی ثقہ ہیں اور نہیں پہچانا محمد نے اس حدیث کو مگر ابی سہل کی روایت سے اور اجماع ہے علماء اور تابعین کا اور جو بعد ان کے تھے کہ نفساء نماز چھوڑ دے چالیس دن تک مگر یہ کہ خون بند ہو جاوے اس سے پیشتر تو غسل کرے اور نماز پڑھے اور اگر خون جاری رہے چالیس دن کے بعد تو اکثر اہلِ علم کہتے ہیں کہ نماز نہ چھوڑے اور یہی قول ہے اکثر فقہا کا اور سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا حسن بصری نے پچاس دن تک نماز نہ پڑھے اگر خون بند نہ ہو اور مروی ہے عطاء بن ابی رباح سے اور شعبی سے کہ ساٹھ دن تک اگر خون بند نہ ہو۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي الرَّجُلِ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَآئِهٖ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ

باب اس بیان میں کہ مرد کئی بیبیوں سے صحبت کر کے اخیر میں ایک غسل کرے۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ عَلٰى نِسَائِهٖ بِغُسْلٍ وَّاحِدٍ۔

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحبت کرتے تھے اپنی سب عورتوں سے اور اخیر میں ایک غسل کرتے۔

ف: اور اس باب میں ابی رافع سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے علماء کا انہیں میں ہیں حسن بصری کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں اگر دوبارہ صحبت کرے قبل وضو کرنے کے اور مروی ہے یہ حدیث محمد بن یوسف سے بھی اور وہ روایت کرتے ہیں سفیان سے وہ ابی عروہ سے وہ ابی الخطاب سے وہ انس سے اور ابوعروہ کا نام معمر بن راشد ہے اور ابوالخطاب کا نام قتادہ بن دعامہ ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ تَوَضَّاَ

باب اس بیان میں کہ جب ارادہ کرے دوبارہ صحبت کرنے کا وضو کر لے

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ اَهْلَهٗ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّاْ بَيْنَهُمَا وُضُوْءًا۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی صحبت کرے اپنی بیوی سے اور پھر ارادہ کرے دوبارہ صحبت کا تو وضو کر لے ان دونوں کے بیچ میں۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے عمر بن خطاب کا اور بہت علماء کا کہتے ہیں جب ارادہ کرے کوئی شخص دوبارہ صحبت کرنے کا تو وضو کر لے اس سے پہلے ابوالمتوکل کا نام علی بن داؤد ہے اور ابوسعید خدری کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ اَحَدُكُمُ الْخَلَآءَ فَلْيَبْدَاْ بِالْخَلَآءِ

باب اس بیان میں کہ جب اقامت ہو نماز کی اور حاجت ہو پائخانہ کی تو پہلے پائخانہ جا لیوے

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَرْقَمِ قَالَ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَاَخَذَ بِيَدِ رَجُلٍ فَقَدَّمَهٗ وَكَانَ اِمَامَ الْقَوْمِ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ

روایت ہے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عبداللہ بن ارقم سے کہا عروہ نے تکبیر ہوئی نماز کی سو پکڑ لیا عبداللہ بن ارقم نے ہاتھ ایک مرد کا اور آگے بڑھا دیا اس کو

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلوٰةُ وَوَجَدَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ۔

اور عبداللہ امام تھے قوم کے اور کہا عبداللہ نے سُنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جب تکبیر ہو نماز کی اور کسی کو حاجت ہو پاخانے کی تو پہلے پاخانے جائے۔

ف: اور اس باب میں عائشہؓ اور ابی ہریرہؓ اور ثوبان اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن ارقم کی حسن ہے صحیح ہے ایسا ہی روایت کیا مالک بن انس اور یحییٰ بن سعید قطان اور کئی حافظانِ حدیث نے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عبداللہ بن ارقم سے اور روایت کیا وہیب وغیرہ نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ایک مرد سے انہوں نے عبداللہ بن ارقم سے اور یہی قول ہے کتنے صحابہ اور تابعین کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق کہ کھڑا نہ ہو نماز میں جب حاجت ہو پاخانے، پیشاب کی اور کہتے ہیں احمد اور اسحاق اگر شروع کر چکا نماز اور پھر معلوم ہوئی حاجت تو نماز نہ توڑے جب تک کہ حاجت شدید نہ ہو اور کہا بعض اہلِ علم نے کچھ مضائقہ نہیں نماز پڑھنے میں پیشاب اور پاخانے کی حاجت ہوتی ہو جب تک تقاضائے شدید نہ ہو۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مِنَ الْمَوْطِئِ
باب گردِ راہ دھونے کے بیان میں

عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَتْ قُلْتُ لِأُمِّ سَلَمَةَ إِنِّي امْرَأَةٌ أُطِيْلُ ذَيْلِي وَأَمْشِي فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ۔

روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوف کی امّ ولد سے کہا انہوں نے کہا میں نے امّ سلمہ سے میں ایسی عورت ہوں کہ لٹکاتی ہوں دامن اور چلتی ہوں ناپاک راہوں میں سو فرمایا امّ سلمہ نے کہ ارشاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاک کر دیتا ہے اسکو اس کے بعد کا رستہ۔

ف: اور روایت کیا عبداللہ بن مبارک نے اس حدیث کو مالک بن انس سے انہوں نے محمد بن عمارہ سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ہود بن عبدالرحمٰن بن عوف کی ام ولد سے انہوں نے امّ سلمہ سے اور وہ ایک وہم ہے، حقیقت میں روایت ابراہیم بن عبدالرحمٰن بن عوف کی امّ ولد سے ہے کہ وہ روایت کرتی ہیں امّ سلمہ سے اور یہی صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ ہم نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور نہ دھوتے تھے راہ کی گرد کو، کہا ابو عیسیٰ نے اور یہی قول ہے کتنے عالموں کا کہ جب چلے آدمی ناپاک جگہ میں تو نہیں واجب اس پہ پیر دھونا مگر نجاست گیلی ہو تو دھو ڈالے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّيَمُّمِ
باب تیمم کے بیان میں

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ بِالتَّيَمُّمِ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ۔

روایت ہے عمار بن یاسر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ان کو تیمم کا منہ اور ہتھیلیوں پر۔

ف: اور اس باب میں عائشہؓ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمار کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور یہی قول ہے کتنے علماء و صحابہ کا مثل علی اور عمار اور ابن عباس کے اور کتنے لوگوں کا تابعین سے جیسے شعبی اور عطاء اور مکحول کہتے ہیں کہ تیمم ایک ہی دفعہ ہاتھ مارنا ہے منہ اور ہتھیلیوں کے لئے اور یہی قول ہے احمد اور

اسحاق کا اور کہا بعض اہلِ علم نے انہیں میں ہیں ابن عمر اور جابر اور ابراہیم اور حسن کہ تیمم ہیں دو بار ہاتھ مارنا ہے ایک بار منہ کے لیئے اور دوسری بار دونوں ہاتھوں کے لیے کہنیوں تک اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور ابن مبارک اور شافعی رحمہ کا اور مروی ہے یہی بات عمار سے تیمم میں کہ کہا انہوں نے تیمم منہ اور ہتھیلیوں پر ہے کئی سندوں سے اور مروی ہے عمار سے کہ کہا انہوں نے تیمم کیا ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شانوں اور بغلوں تک اور ضعیف کہا ہے بعض علماء نے حدیث عمار کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جس میں منہ اور ہتھیلیوں کا ذکر ہے تیمم کے باب میں اس واسطے کہ روایت کی انہی نے حدیث شانوں اور بغلوں کی کہا اسحاق بن ابراہیم نے حدیث عمار کی تیمم کے باب میں جس میں منہ اور ہتھیلیوں کا ذکر ہے صحیح ہے اور حدیث عمار کی جس میں مذکور ہے کہ تیمم کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شانوں اور بغلوں تک کچھ مخالف نہیں منہ اور ہتھیلیوں والی حدیث کے اس لیئے کہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا بغلوں اور شانوں تک تیمم کرنے کا بلکہ یہ ان کا فعل تھا پھر جب پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آپ نے حکم کیا منہ اور ہتھیلیوں کا اور دلیل اس بات کی یہ ہے کہ فتویٰ دیا عمار نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد منہ اور ہتھیلیوں پر تیمم کرنے کا تو اس سے بھی معلوم ہوا کہ پہلے انہوں نے شانوں تک تیمم کیا ہوگا۔ بعد اس کے جب حضرت نے ان کو حکم فرمایا تو ہتھیلیوں تک کرنے لگے۔ اور اپنے فعل کو چھوڑ دیا۔ روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے اس نے سعید بن سلیمان سے اس نے ہشیم سے اس نے محمد بن خالد قرشی سے اس نے داؤد بن حصین سے اس نے عکرمہ سے اس نے ابن عباس سے کہ سوال کیا گیا ابن عباس سے تیمم کا تو فرمایا انہوں نے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے وضو کے ذکر میں فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ یعنی دھوؤ تم اپنے منہ اور ہاتھ کہنیوں تک اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیمم کے باب میں فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ یعنی مسح کرو منہ پر اور ہاتھوں پر اور یہاں مسح کی حد مذکور نہیں جیسے وضو میں کہنیاں مذکور ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے چور کے باب میں وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا۔ یعنی چور مرد ہو یا عورت ہاتھ کاٹو اس کے اور ثابت ہوا سنت سے یعنی حدیث سے ہاتھ کاٹنا گٹوں تک تو معلوم ہوا کہ ید کا اطلاق گٹوں تک بھی آتا ہے تو تیمم بھی منہ اور گٹوں تک ہاتھ پہ کرنا چاہیئے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔ صحیح ہے غریب ہے۔

بابٌ

باب، مترجم کہتا ہے اصل کتاب میں اس باب کا ترجمہ مذکور نہیں مگر قرینہ حدیث سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ باب محدث کے قرآن پڑھنے کے باب میں ہوگا[1] واللہ اعلم۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُنَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا۔

روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو قرآن پڑھاتے رہتے ہر حال میں سوائے جنابت کے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی رض کی حسن ہے۔ صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے صحابیوں اور تابعین کا کہتے ہیں بے وضو آدمی

[1] چنانچہ مطبوعہ مصر میں ترجمہ باب یہی ہے۔ ۱۲

قرآن پڑھے مگر مصحف نہ چھوئے بے طہارت کے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور شافعیؒ اور اسحاق کا۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي الْبَوْلِ يُصِيبُ الْأَرْضَ

باب بیان میں زمین کے جس پر پیشاب ہووے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَصَلَّى فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَسْرَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرِيقُوا عَلَيْهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ أَوْ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا کہ ایک اعرابی آیا مسجد میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے پھر جب نماز پڑھ چکا تو کہا یا اللہ رحم کر مجھ پر اور محمدؐ پر اور نہ رحم کر ہمارے ساتھ کسی پر پس پھر کر دیکھا اس کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا تو نے تو تنگ کر دیا بڑی چوڑی چیز کو یعنی رحمت کو سو تھوڑی دیر بھی نہ ٹھہرا کہ پیشاب کر دیا اس نے مسجد میں اور دوڑے اس کی طرف لوگ سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہا دو اس پر ایک ڈول پانی کا اور راوی کو شک ہے کہ سجلاً فرمایا یا دلواً اور معنی دونوں کے ایک ہیں پھر فرمایا آپؐ نے صحابیوں سے بھیجے گئے ہو تم آسانی کے لیے نہ سختی کے واسطے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے کہا سفیان نے کہ حدیث بیان کی مجھ سے یحییٰ بن سعید نے بھی انس بن مالک سے اوپر کی حدیث کی مانند اور اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور ابن عباس اور واثلہ بن اسقعؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور روایت کی یہ حدیث یونس نے زہری سے انہوں عبید اللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے۔

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے رحم والا

أَبْوَابُ الصَّلٰوةِ عَنْ رَسُوْلِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ابواب، نماز کے لیئے جو آئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَاجَآءَ فِي مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب بیان میں نماز کے وقتوں کے جو روایت کئے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَّنِي جِبْرَئِيْلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلَّى الظُّهْرَ فِي الْأُوْلٰى مِنْهُمَا حِيْنَ كَانَ الْفَيْءُ مِثْلَ الشِّرَاكِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ كُلُّ شَيْءٍ مِثْلَ ظِلِّهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَأَفْطَرَ الصَّائِمُ

روایت کی ابن عباس نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کی میری جبرئیل علیہ السلام نے کعبہ کے نزدیک دو بار سو نماز پڑھی ظہر کی پہلی بار جب تھا سایہ ہر چیز کا مثل جوتی کے تسمہ کے، پھر پڑھی عصر جب تھا سایہ ہر چیز کا مانند اس کے، پھر پڑھی مغرب جب ڈوبا آفتاب اور افطار کیا روزہ دار نے، پھر پڑھی

ثُمَّ صَلَّی الْعِشَآءَ حِیْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلَّی الْفَجْرَ حِیْنَ بَرَقَ الْفَجْرُ وَحَرُمَ الطَّعَامُ عَلَی الصَّائِمِ وَصَلَّی الْمَرَّةَ الثَّانِیَةَ الظُّهْرَ حِیْنَ کَانَ ظِلُّ کُلِّ شَیْئٍ مِثْلَهُ لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ ثُمَّ صَلَّی الْعَصْرَ حِیْنَ کَانَ ظِلُّ کُلِّ شَیْئٍ مِثْلَیْهِ ثُمَّ صَلَّی الْمَغْرِبَ لِوَقْتِهِ الْاَوَّلِ ثُمَّ صَلَّی الْعِشَآءَ الْاٰخِرَةَ حِیْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّیْلِ ثُمَّ صَلَّی الصُّبْحَ حِیْنَ اَسْفَرَتِ الْاَرْضُ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَیَّ جِبْرِیْلُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَقْتُ الْاَنْبِیَآءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ فِیْمَا بَیْنَ هٰذَیْنِ الْوَقْتَیْنِ۔

عشا جب غائب ہو گئی شفق پھر فجر پڑھی جب ظاہر ہوئی صبح صادق اور حرام ہوا کھانا روزہ دار پر اور دوسری بار ظہر پڑھی جب ہوا سایہ ہر چیز کا اس کے برابر جس وقت عصر پڑھی تھی کل کے روز پھر عصر پڑھی جب ہر چیز کا سایہ دونا ہوا پھر مغرب پڑھی پہلے دن کے وقت پھر عشاء پڑھی جب گزر گئی تہائی رات پھر صبح پڑھی جب روشن ہو گئی زمین، پھر پھرے میری طرف جبریل علیہ السلام اور کہا اے محمد یہی وقت ہے انبیاؤں کا جو تم سے پہلے تھے اور ان دونوں کے بیچ میں وقت ہے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابی موسیٰ اور ابی مسعود اور ابی سعید اور جابر اور عمرو بن حزم اور براء اور انس سے بھی روایت ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَّنِیْ جِبْرِیْلُ فَذَکَرَ نَحْوَ حَدِیْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ یَذْکُرْ فِیْهِ لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ۔

یعنی روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کی میری جبریل علیہ السلام نے پھر ذکر کی حدیث مانند حدیث ابن عباس کے اور نہیں ذکر کیا اس نے وقت عصر کا دوسرے دن۔

ف: اور حدیث جابر کی وقتوں کے باب میں مروی ہے عطاء بن ابی رباح اور عمرو بن دینار اور ابو الزبیر سے وہ روایت کرتے ہیں جابر بن عبد اللہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث وہب بن کیسان کے جو مروی ہے جابر سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور کہا محمد نے سب سے زیادہ صحیح وقتوں کے باب میں حدیث جابر کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابٌ مِنْهُ — یہ باب بھی اسی بیان میں ہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلصَّلٰوةِ اَوَّلًا وَاٰخِرًا وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ صَلٰوةِ الظُّهْرِ حِیْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَاٰخِرَ وَقْتِهَا حِیْنَ یَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ وَاِنَّ وَقْتَ الْعَصْرِ حِیْنَ یَدْخُلُ وَقْتُهَا وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِیْنَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ وَاِنَّ

روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کے وقت کا ایک اول ہے اور ایک آخر اور اول ظہر کے وقت کا جب ہے کہ ڈھلے آفتاب اور آخر اس کا جب کہ آجاوے عصر کا وقت اور وقت عصر کا شروع جب ہی ہے کہ اس کا وقت آوے اور آخر وقت اس کا

---

[۱] یعنی چہل ۱۲ [۲] یعنی باعتبار معنی کے ۱۲ منہ

اَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَغِيْبُ الشَّفَقُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ حِيْنَ يَغِيْبُ الْاُفُقُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَنْتَصِفُ اللَّيْلُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ۔

کا وقت جب آفتاب زرد ہو اور شروع وقت مغرب کا جب ڈوبے آفتاب اور آخر اس کا جب ڈوبے شفق اور اول وقت عشاء کا جب ڈوبے شفق اور آخر اس کا جب آدھی رات ہو اور شروع صبح کے وقت کا جب کہ طلوع صبح صادق اور آخر اس کا جب سورج نکلے۔

ف: اور اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے محمد سے کہ فرماتے تھے حدیث اعمش کی مجاہد سے بہت صحیح ہے وقتوں کے باب میں محمد بن فضیل کی حدیث سے جو مروی ہے اعمش سے اور اس میں ایک خطا ہوئی ہے محمد بن فضیل سے روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے ابو اسامہ نے ان سے ابی اسحاق فزاری نے ان سے اعمش نے اُن سے مجاہد نے کہا جاتا ہے کہ نماز کے وقت کا ایک اوّل ہے اور ایک آخر ہے اور ذکر کیا مثل حدیث محمد بن فضیل کے جو مروی ہے اعمش سے ہم معنی اس کے۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَسَاَلَهُ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَقِمْ مَعَنَا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَآءُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ حِيْنَ وَقَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْعِشَآءِ فَاَقَامَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهُ مِنَ الْغَدِ فَنَوَّرَ بِالْفَجْرِ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالظُّهْرِ فَاَبْرَدَ وَاَنْعَمَ اَنْ يُّبْرِدَ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْعَصْرِ فَاَقَامَ وَالشَّمْسُ اٰخِرَ وَقْتِهَا فَوْقَ مَا كَانَتْ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ اِلٰى قُبَيْلِ اَنْ يَّغِيْبَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْعِشَآءِ فَاَقَامَ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّآئِلُ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا فَقَالَ مَوَاقِيْتُ الصَّلٰوةِ كَمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ۔

روایت ہے سلمان بن بریدہ سے کہا ان کے باپ نے کہ ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر پوچھا اس نے آپؐ سے وقت نمازوں کا، سو فرمایا آپؐ نے رہو ہمارے ساتھ اگر اللہ چاہے، پھر حکم کیا بلالؓ کو سو تکبیر کہی جب پو پھٹے یعنی صبح کی پھر حکم کیا سو تکبیر کہی جب سورج ڈھلا سو پڑھی ظہر پھر حکم کیا سو تکبیر کہہ کر پڑھی عصر اور سورج چمکتا تھا بلندی پر، پھر حکم دیا مغرب کا جب ڈوبا کنارہ آفتاب کا پھر عشاء کا حکم کیا سو تکبیر کہی جب ڈوبا شفق پھر حکم کیا دوسرے دن سو خوب روشنی میں پڑھی صبح پھر حکم کیا ظہر کا سو بہت ٹھنڈے وقت پڑھی اور خوب ٹھنڈا کیا پھر حکم کیا عصر کا سو تکبیر کہی اور آخر وقت آفتاب کا زیادہ ہو گیا تھا پہلے دن سے یعنی دوسرے روز عصر میں تاخیر ہوئی پھر حکم کیا مغرب میں دیر کرنے کا یہاں تک کہ تھوڑی دیر رہی شفق ڈوبنے میں پھر حکم کیا عشاء کا سو تکبیر کہی جب تہائی رات گزری پھر آپؐ نے فرمایا کہاں ہے وہ پوچھنے والا نماز کے وقتوں کا سو کہا اس نے میں حاضر ہوں۔ فرمایا آپؐ نے وقت نمازوں کے ان دونوں کے درمیان میں ہیں۔

ف: مترجم کہتا ہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوّل روز میں سب نمازیں اوّل وقت پڑھیں اور دوسرے دن آخر وقت مستحب پر اور فرمایا کہ وقت ان دونوں کے بیچ میں ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور روایت کیا اس کو شعبہ نے علقمہ بن مرثد سے بھی۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّغْلِيْسِ بِالْفَجْرِ
یہ باب ہے اندھیرے میں صبح کی نماز پڑھنے کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَآءُ قَالَ الْاَنْصَارِيُّ فَتَمُرُّ النِّسَآءُ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ وَقَالَ قُتَيْبَةُ مُتَلَفِّعَاتٍ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے صبح کی تو پھرتی عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی کہ نہ پہچانی پڑتی تھیں اندھیرے میں اور کہا ہے انصاری نے فتمر النساء متلففات اور کہا قتیبہ نے متلفعات یعنی لپٹی ہوئی اور مطلب دونوں کا ایک ہے۔

ف: اور اس باب میں ابن عمر اور انس اور قیلہ بنت مخرمہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے علماء نے صحابیوں میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جیسے حضرت ابوبکر اور عمر نے اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے اور اسی کے قائل ہیں شافعیؒ اور احمد اور اسحاق کہ مستحب کہتے ہیں اندھیرے میں نماز پڑھنا صبح کو۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاِسْفَارِ بِالْفَجْرِ
باب روشنی میں صبح کی نماز کا۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّهُ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ۔

روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے روشنی میں پڑھو نماز صبح کی کہ اس میں بہت بڑا ثواب ہے۔

ف: اور اس باب میں ابی برزہ اور جابر اور بلال رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور روایت کیا شعبہ نے اور ثوری نے اس حدیث کو محمد بن اسحاق سے اور روایت کیا محمد بن عجلان نے بھی عاصم ابن عمر بن قتادہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث رافع بن خدیج کی حسن ہے صحیح ہے اور تجویز کیا ہے اکثر عالموں نے اصحاب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تابعین سے روشنی میں پڑھنا نماز صبح کی اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور کہا شافعیؒ اور احمد اور اسحاق نے معنی اسفار کے یہ ہیں کہ یقین ہو جاوے صبح صادق کا اور شک نہ رہے اس میں اور معنی اسفار کے یہ نہیں ہیں کہ اخیر وقت پڑھے نماز۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّعْجِيْلِ بِالظُّهْرِ
باب ظہر کے جلد شروع کرنے کا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَشَدَّ تَعْجِيْلًا لِلظُّهْرِ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَلَا مِنْ عُمَرَ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے کہ نہیں دیکھا میں نے کسی شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ جلدی کرنے والا ظہر کی نماز شروع کرنے میں اور نہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما سے۔

ف: اور اس باب میں جابر بن عبداللہ اور خباب اور ابی برزہ اور ابن مسعود اور زید بن ثابت اور انس اور جابر بن سمرہ

سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے اہل علم نے صحابیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور جو بعد ان کے تھے کہا علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے کہ کلام کیا ہے شعبہ نے حکیم بن جبیر میں بسبب روایت اس حدیث کے جو بیان کی ہے انہوں نے ابن مسعود سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لفظ اس کے یہ ہیں مَنْ سأل الناس وله ما يغنيه الحديث یعنی جو مانگے آدمیوں سے اور اس کے پاس اتنا ہو کہ کفایت کرتا ہو اس کو، آخر حدیث تک کہا یحییٰ نے اور روایت کی ہے ان سے سفیان اور زائدہ نے اور نہ دیکھا یحییٰ نے ان کی روایت میں کچھ مضائقہ، کہا محمد نے روایت کیا گیا ہے حکیم بن جبیر سے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن جبیر سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جلدی شروع کرنا ظہر کا۔ روایت کی ہم سے حسن بن علی حلوانی نے کہا خبر دی ہم کو عبدالرزاق نے ان کو خبر دی معمر نے ان کو زہری نے کہا خبر دی ہم کو انس بن مالک نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی جب ڈھلا آفتاب، یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ الظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

باب اس کا کہ ظہر کی نماز دیر سے شروع کی جاوے جب گرمی زیادہ ہو۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا عَنِ الصَّلٰوةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گرمی زیادہ ہو تو ٹھنڈی کر دو اس کو نماز سے کہ جلن گرمی کی جہنم کے جوش سے ہے۔

ف: اور اس باب میں ابو سعید اور ابو ذر اور ابن عمر اور مغیرہ اور قاسم بن صفوان سے بھی روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور ابو موسیٰ اور ابن عباس اور انس سے بھی روایت ہے اور مروی ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں اور وہ صحیح نہیں، مترجم کہتا ہے یعنی روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مرفوع نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے بلکہ موقوف ہے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختیار کی ہے ایک قوم نے اہل علم سے تاخیر ظہر کی نماز کی گرمی کے دنوں میں اور یہی قول ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا ہے اور کہا شافعیؒ نے دیر کرنا نماز ظہر میں جب ہے کہ لوگ دور سے آتے ہوں اور جو نماز پڑھتا ہی اکیلا ہو یا نماز پڑھتا ہے اپنی قوم کے ساتھ اور وہ قوم قریب ہے تو مستحب ہے اس کو تاخیر نہ کرے گرمی کے دنوں میں بھی، کہا ابو عیسیٰ نے اور مذہب ان لوگوں کا جو گئے ہیں تاخیر ظہر کے طرف شدت گرمی میں تابعداری کے لئے بہتر ہے اور یہ فرمانا شافعیؒ کا کہ رخصت اس شخص کو ہے جو دور سے آتا ہو مسجد میں اس لئے ہے کہ مشقت نہ ہو آدمیوں پر حدیث ابی ذر کی خلاف ہے کہا ابو ذر نے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں سو اذان دی ظہر کی بلال نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بلال ٹھنڈا ہونے دے اور ٹھنڈا ہونے دو پس اگر مطلب وہی ہوتا جو مذہب ہے شافعیؒ کا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیوں فرماتے کہ سفر میں تو سب لوگ جمع تھے اور کہیں دور سے نہ آتے تھے، مترجم کہتا ہے یعنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جو فرماتے ہیں کہ دور سے آنے والوں کو تاخیر ظہر کی رخصت ہے تو ابو ذر کی حدیث کے مخالف ہے اس لئے کہ ابو ذر نے تو روایت کیا کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر کا حکم دیا سفر میں بھی حالانکہ وہاں کوئی دُوسرے آنے والا نہ تھا سب ایک ہی جگہ جمع تھے۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ سَفَرٍ وَّمَعَہٗ بِلَالٌ فَاَرَادَ اَنْ یُّقِیْمَ فَقَالَ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یُّقِیْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْرِدْ فِی الظُّھْرِ قَالَ حَتّٰی رَاَیْنَا فَیْءَ التُّلُوْلِ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوۃِ۔

روایت ہے ابی ذر سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں اور بلالؓ بھی ان کے ساتھ تھے سو ارادہ کیا بلالؓ نے تکبیر ظہر کا تو فرمایا آپؐ نے ٹھنڈا ہونے دو پھر ارادہ کیا تکبیر کا یعنی تھوڑی دیر کے بعد پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھنڈا ہونے دو ظہر کی نماز کے لیے۔ کہا راوی نے یہاں تک کہ دیکھا ہم نے سایہ ٹیلوں کا پھر تکبیر کہی اور نماز پڑھی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شدت گرمی کی جہنم کے جوش سے ہے سو ٹھنڈے وقت پر پڑھو نماز ظہر کی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ تَعْجِیْلِ الْعَصْرِ

باب عصر جلدی شروع کرنے کا۔

عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّھَا قَالَتْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِیْ حُجْرَتِھَا لَمْ یَظْھَرِ الْفَیْءُ مِنْ حُجْرَتِھَا۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی اور آفتاب ان کے آنگن میں تھا نہیں چڑھا تھا سایہ ان کے آنگن کے اُوپر۔

ف: اور اس باب میں انس اور ابی اروی اور جابر اور رافع بن خدیج سے بھی روایت ہے اور مروی ہے رافع سے بھی تاخیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عصر میں اور وہ صحیح نہیں، کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حضرت عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے بعض اہل علم نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انہیں میں ہیں عمرؓ اور عبداللہ بن مسعود اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس اور اکثر لوگ تابعین کے کہ اختیار کیا انہوں نے جلدی پڑھنا نماز عصر کا اور مکروہ رکھا اس کی تاخیر کو اور یہی کہتے ہیں عبداللہ بن مبارک اور شافعیؒ اور احمد اور اسحاق۔

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ فِیْ دَارِہٖ بِالْبَصْرَۃِ حِیْنَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّھْرِ وَدَارُہٗ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قُوْمُوْا فَصَلُّوا الْعَصْرَ قَالَ فَقُمْنَا فَصَلَّیْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تِلْکَ صَلٰوۃُ الْمُنَافِقِ یَجْلِسُ یَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰی اِذَا کَانَتْ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا یَذْکُرُ اللّٰہَ فِیْھَا اِلَّا قَلِیْلًا

روایت ہے علاء بن عبدالرحمٰن سے کہ وہ گئے انس بن مالک کے گھر بصرہ میں جب پڑھ چکے نماز ظہر کی اور گھر ان کا مسجد کے بازو پر تھا سو فرمایا انس بن مالک نے کھڑے ہو اور عصر پڑھو کہا راوی نے کھڑے ہوئے ہم اور نماز پڑھی ہم نے جب پڑھ چکے تو فرمایا انسؓ نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے یہ تو نماز منافق کی ہے کہ بیٹھا دیکھتا رہے سورج کو جب ہو جاوے شیطان کے دو سینگوں میں کے بیچ میں تو اُٹھے اور چار ٹھونگیں مارے نہ یاد کرے اللہ کو اس میں مگر تھوڑا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ صَلَاةِ الْعَصْرِ — باب، نماز عصر کی تاخیر میں۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ تَعْجِيلًا لِلظُّهْرِ مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ أَشَدُّ تَعْجِيلًا لِلْعَصْرِ مِنْهُ

روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تم سے زیادہ جلدی کرتے تھے ظہر میں اور تم ان سے زیادہ جلدی کرتے ہو عصر میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے یہ حدیث ابن جریج سے وہ روایت کرتے ہیں ابن ابی ملیکہ سے وہ ام سلمہ سے مانند اس کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ الْمَغْرِبِ — باب مغرب کے وقت کا

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الْمَغْرِبَ إِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ۔

روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہا مغرب پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ڈوبتا تھا آفتاب اور چھپ جاتا تھا پردہ میں۔

ف: اور اس باب میں جابر اور زید بن خالد اور انس اور رافع بن خدیج اور ابی ایوب اور ام حبیبہ اور عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہے اور حدیث عباس کی موقوفاً بھی ان سے مروی ہے اور صحیح ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سلمہ بن اکوع کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا اصحاب سے اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے کہ اختیار کیا ہے انہوں نے تعجیل کو نماز مغرب میں اور مکروہ کہا ہے اس کی تاخیر کو یہاں تک کہ کہا بعض اہل علم نے نماز مغرب کا تو ایک ہی وقت ہے یعنی تاخیر سے وقت جاتا رہتا ہے اور سند پکڑی ہے انہوں نے وہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جس میں مذکور ہے امامت جبریل علیہ السلام کی اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعیؒ کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ — باب عشاء کے وقت کا۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ أَنَا أَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هَذِهِ الصَّلَاةِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ۔

روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا میں سب سے اچھا جانتا ہوں وقت عشاء کا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے عشاء اتنی رات گئے کہ غروب ہوجاتا ہے چاند تیسری شب کا جس وقت میں،

ف: روایت کی ہم سے ابوبکر محمد بن ابان نے اس نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے اس نے ابی عوانہ سے اسی اسناد سے مانند اس کے کہا ابو عیسیٰ نے روایت کیا اس حدیث کو ہشیم نے ابی بشر سے انہوں نے حبیب بن سالم سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے اور نہیں ذکر کیا اس روایت کو ہشیم نے نام بشیر بن ثابت کا اور حدیث ابی عوانہ کی زیادہ صحیح ہے ہمارے نزدیک اس لئے کہ یزید بن ہارون نے بھی روایت کیا ہے شعبہ سے روایت ابی بشر مثل روایت ابی عوانہ کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ — باب بیان میں تاخیر عشاء کی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ أَوْ نِصْفِهِ۔

نے اگر نہ ہوتا مجھے یہ خیال کہ گراں گزرے گا میری امت پر، تو حکم کرتا میں تاخیر کرنے کا عشا میں تہائی یا آدھی رات تک

ف اور اس باب میں جابر بن سمرہ اور جابر بن عبداللہ اور ابی برزہ اور ابن عباس اور ابی سعید خدری اور زید بن خالد اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے، کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے اکثر اہل علم نے اصحاب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تابعین سے تجویز کیا ہے تاخیر کو نماز عشاء میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالسَّمَرِ بَعْدَهَا

باب اس بیان میں کہ نماز عشاء سے پہلے سونا مکروہ ہے اور باتیں کرنا بعد اس کے

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا۔

روایت ہے ابی برزہ سے کہا کہ بُرا جانتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کے قبل سونا اور باتیں کرنا بعد اس کے۔

ف: اور اس باب میں عائشہؓ اور عبداللہ بن مسعود اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو برزہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ جانا ہے اکثر اہل علم نے سونا عشاء کے پہلے اور جائز رکھا بعضوں نے اور کہا عبداللہ بن مبارک نے کراہت بہت حدیثوں سے ثابت ہے اور رخصت دی بعضوں نے سونے کی قبل عشاء کے رمضان میں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي السَّمَرِ بَعْدَ الْعِشَاءِ

باب رخصت میں باتیں کرنے کی عشاء کے بعد

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمُرُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فِي الْأَمْرِ مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ وَأَنَا مَعَهُمَا۔

روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باتیں کرتے تھے ابو بکر کے ساتھ کسی کام میں کاموں سے مسلمانوں کے اور میں بھی ان کے ساتھ تھا۔

ف: اور اس باب میں عبداللہ بن عمر اور اوس بن حذیفہ اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمرؓ کی حسن ہے اور روایت کیا اس حدیث کو حسن بن عبیداللہ نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے ایک مرد جعفی سے یعنی وہ شخص قبیلہ بنی جعف سے تھا کہ نام اس کا قیس ہے یا ابن قیس انہوں نے عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک قصہ دراز میں، اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے اصحاب و تابعین سے اور جو بعد ان کے تھے باتیں کرنے میں عشاء کے بعد سو بعضوں نے مکروہ کہا ہے اور رخصت دی ہے بعضوں نے علم کی باتوں میں یا ضروری حاجتوں میں اور اکثر احادیث میں رخصت ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے باتیں نہ کرنا چاہیے مگر جو منتظر ہو[1] نماز کا یا مسافر ہو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَقْتِ الْأَوَّلِ مِنَ الْفَضْلِ

باب اوّل وقت کی فضیلت میں

[1] یعنی جس نے ابھی عشاء نہ پڑھی ہو۔

عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْغَنَّامِ عَنْ عَمَّتِهِ اُمِّ فَرْوَةَ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ لِاَوَّلِ وَقْتِهَا۔

روایت ہے قاسم بن غنام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی پھوپھی ام فروہ سے اور انہوں نے بیعت کی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ام فروہ نے پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ، کون سا عمل افضل ہے کہا نماز اول وقت پڑھنا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول وقت نماز پڑھنے میں خوشی ہے اللہ کی اور آخر وقت بخشش ہے اللہ کی۔

ف: اور اس باب میں علیؓ اور ابن عمرؓ اور عائشہؓ اور ابن مسعودؓ سے بھی روایت ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ اِذَا اٰنَتْ وَقْتُهَا وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُوًا۔

روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے علیؓ تین چیزوں میں تاخیر نہیں جائز ہے نماز میں جب وقت آجاوے اور جنازہ میں جب حاضر ہو اور بیوہ عورت کے نکاح میں جب اس کی ذات والا ملے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے حدیث ام فروہ کی نہیں مروی ہے مگر روایت سے عبید اللہ بن عمر عمری کے اور وہ کچھ ایسی قوی نہیں اہل حدیث کے نزدیک اور اضطراب کیا انہوں نے اس حدیث میں۔

عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ سَاَلْتُ مِنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى مَوَاقِيْتِهَا قُلْتُ وَمَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ وَمَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

روایت ہے ابی عمرو شیبانی سے کہ ایک مرد نے کہا ابن مسعود سے کون سا عمل افضل ہے کہا انہوں نے پوچھا میں نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آپ نے نماز پڑھنا مستحب وقتوں میں پھر کہا میں نے اور کیا یا رسول اللہ! کہا خدمت کرنا والدین کی کہا میں نے اور کیا فرمایا جہاد کرنا اللہ کی راہ میں۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا مسعودی اور شعبہ اور شیبانی اور اکثر لوگوں نے ولید ابن عیزار سے اس حدیث کو۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً لِوَقْتِهَا الْاٰخِرِ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ کبھی نہ پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز آخر وقت میں مگر دو بار یہاں تک کہ وفات پائی۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی متصل نہیں اور کہا شافعیؒ نے اول وقت افضل ہے نماز کا اور ان چیزوں میں سے کہ دلالت کرتی ہیں اس کی فضیلت پر عادت کرنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کا اول وقت پڑھنے پر اور نہیں اختیار کرتے تھے وہ لوگ مگر افضل چیز کو اور کبھی نہ چھوڑتے تھے اور ہمیشہ نماز پڑھتے تھے اول وقت

میں بیان کی ہم سے یہ حدیث ابوالولید مکی نے اس نے شافعیؒ سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّهْوِ عَنْ وَقْتِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ
باب بیان میں بھول جانے کے نماز عصر کو

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الَّذِي تَفُوتُهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کی قضا ہو جاوے نماز عصر کی تو گویا لٹ گیا گھر اس کا اور مال اس کا۔

ف: اس باب میں بریدہ اور نوفل بن معاویہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اس کو زہری نے بھی سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الصَّلٰوةِ إِذَا أَخَّرَهَا الْإِمَامُ
باب بیان میں جلد نماز پڑھ لینے کے جب تاخیر کرتا ہو امام

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أُمَرَاءُ يَكُونُونَ بَعْدِي يُمِيتُونَ الصَّلٰوةَ فَصَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ صُلِّيَتْ لِوَقْتِهَا كَانَتْ لَكَ نَافِلَةً وَإِلَّا كُنْتَ قَدْ أَحْرَزْتَ صَلٰوتَكَ

روایت ہے ابی ذر سے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے امیر ہوں گے بعد میرے کہ مار ڈالیں گے نماز کو یعنی اخیر وقت میں پڑھیں گے تو پڑھ لے تو اپنی نماز وقت مستحب پر پس اگر پڑھ لی تو نے اپنے وقت پر تو امام کے ساتھ کی نماز ہو جاوے گی نفل اگر دوبارہ پڑھی تو نے امام کے ساتھ اور نہیں تو حفاظت کر چکا تو اپنی نماز کی۔

ف: اور اس باب میں عبداللہ بن مسعودؓ اور عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوذر کی حسن ہے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہ مستحب جانتے ہیں کہ نماز پڑھ لے آدمی وقت مستحب پر جب تاخیر کرے امام پھر نماز پڑھے امام کے ساتھ اور پہلے فرض ہو جائے گی اکثر اہل علم کے نزدیک ابو عمران جونی نام ان کا عبدالملک بن حبیب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّوْمِ عَنِ الصَّلٰوةِ
باب سو جانے میں نماز کو چھوڑ کر۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوْمَهُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلٰوةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا

روایت ہے ابی قتادہ سے کہ شکایت کی صحابہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے سو جانے کی نماز سے سو فرمایا آپ نے سونے والے پر قصور نہیں ہے قصور تو جاگنے میں ہے سو جب بھول جاوے کوئی تم میں کا اپنی نماز کو یا سو جاوے اس سے تو پڑھ لے اس کو جب یاد کرے۔

ف: اور اس باب میں ابن مسعود اور ابی مریم اور عمران بن حصین اور جبیر بن مطعم اور جحیفہ اور عمرو بن امیہ ضمری اور ذو مخبر سے بھی روایت کیا ہے کہ وہ بھتیجے ہیں نجاشی کے، کہا ابو عیسیٰ نے اور حدیث ابی قتادہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا اہل علم نے کہ جو سو جاوے نماز سے یا بھول جاوے اور جاگے یا یاد کرے ایسے وقت میں کہ نماز اس وقت مکروہ ہے مثلاً نزدیک طلوع ہونے

آفتاب کے یا نزدیک غروب کے تو کہا بعضوں نے پڑھ لیوے جب جاگے یا یاد کرے اگرچہ ہو وقت مکروہ اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق اور شافعیؒ و مالک کا اور بعضوں نے کہا نہ پڑھے جب تک آفتاب بلند نہ ہو یا ڈوب نہ جائے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الصَّلٰوةَ
باب اس کے بیان میں جو بھول جاوے نماز

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا اِذَا ذَكَرَهَا۔

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھول جاوے نماز کو تو پڑھ لے جب یاد کرے۔

ف: اور اس باب میں سمرہ اور قتادہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ انہوں نے کہا جو بھول جاوے نماز کو تو پڑھ لے جب یاد کرے وقت ہو یا نہ ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور مروی ہے ابی بکرہ سے کہ وہ سو گئے عصر کے وقت پھر جاگے آفتاب ڈوبتے وقت سو نہ نماز پڑھی یہاں تک کہ ڈوب چکا آفتاب اور یہی مذہب ہے بعض اہل کوفہ کا لیکن اصحاب ہمارے نے اختیار کیا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے قول کو کہ پڑھ لیوے وقت ہو یا نہ ہو یعنی وقت مکروہ میں بھی پڑھ لے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ تَفُوْتُهُ الصَّلَوَاتُ بِاَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ
باب اس بیان میں کہ جس کی بہت نمازیں فوت ہو گئی ہوں تو کس نماز سے شروع کرے

عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ شَغَلُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْبَعِ صَلَوٰتٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَذَّنَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ۔

روایت ہے ابی عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود سے کہا، کہا عبد اللہ نے مشرکین نے روک دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار نمازوں سے خندق کے دن یہاں تک گزر گئی رات جتنی چاہی اللہ نے سو حکم کیا آپ نے بلال رضی اللہ عنہ کو تو اذان دی پھر تکبیر کہی اور پھر پڑھی ظہر پھر تکبیر کہی پھر پڑھی عصر پھر تکبیر کہی اور پڑھی مغرب پھر تکبیر کہی اور پڑھی عشاء۔

ف: اور اس باب میں ابی سعید اور جابر سے بھی روایت ہے فرمایا ابو عیسیٰ نے عبد اللہ کی حدیث کی اسناد میں کچھ مضائقہ نہیں مگر ابو عبیدہ نے نہیں سنا کچھ عبد اللہ سے اور یہی مختار ہے بعض اہل علم کا قضا نمازوں کا کہ تکبیر کہتا جاوے ہر نماز کے لیے جب قضا پڑھے اور اگر نہ کہے تو کافی ہے یہی قول ہے شافعیؒ کا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كِدْتُ اُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ اِنْ صَلَّيْتُهَا قَالَ فَنَزَلْنَا بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ فرمایا عمر بن خطاب نے خندق کے دن گالیاں دیتے ہوئے قریش کو یا رسول اللہ نہ پڑھ سکا میں عصر یہاں تک کہ ڈوب گیا آفتاب سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی میں نے بھی نہیں پڑھی کہا راوی نے پھر اترے ہم بطحان میں کہ وہ ایک میدان ہے مدینہ میں پھر وضو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَضَّأْنَا فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ۔

کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے بھی وضو کیا پھر پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر بعد ڈوبنے آفتاب کے پھر پڑھی بعد اس کے مغرب۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى أَنَّهَا الْعَصْرُ

باب بیان میں نماز وسطیٰ کے کہ وہ عصر ہے۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي صَلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ۔

روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز وسطیٰ عصر کی نماز ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ

روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز وسطیٰ عصر کی نماز ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے اور اس باب میں علیؓ اور عائشہؓ اور حفصہؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابی ہاشم بن عتبہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہا محمد نے کہا علی بن عبداللہ نے حدیث حسن کی سمرہ سے حدیث حسن ہے اور سنا انہوں نے سمرہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سمرہ کی صلوٰۃ وسطیٰ کے باب میں حسن ہے اور یہی قول ہے اکثر علماء کا صحابیوں وغیرہ سے اور کہا زید بن ثابت اور عائشہؓ نے نماز وسطیٰ ظہر کی نماز ہے اور کہا ابن عباس اور ابن عمر نے نماز وسطیٰ صبح کی نماز ہے۔ روایت کیا ہم سے ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ نے اس نے قریش بن انس سے اس نے حبیب بن شہید سے کہا حبیب نے کہا مجھ سے محمد ابن سیرین نے پوچھو حسن سے کہ کس نے سنی حدیث عقیقہ کی تو پوچھا میں نے کہا حسن نے سنی ہیں نے سمرہ بن جندب سے، کہا ابو عیسیٰ نے اور خبر دی مجھ کو محمد بن اسماعیل بخاری نے انہوں نے روایت کی علی بن عبداللہ سے انہوں نے قریش بن انس سے یہ بات کہا محمد نے کہا علی نے اور سماع حسن کا سمرہ سے صحیح ہے اور حجت پکڑی ساتھ اس حدیث کے۔ مترجم کہتا ہے ان سب اقوال سے غرض مصنف کی ثابت کرنا ہے سماع حسن کا سمرہ بن جندب سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الْفَجْرِ

اس باب میں بیان ہے کہ نماز پڑھنا بعد عصر کے غروب آفتاب تک اور بعد فجر کے طلوع آفتاب تک مکروہ ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَكَانَ مِنْ أَحَبِّهِمْ إِلَيَّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہا سنا میں نے کئی اصحابیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انہیں میں سے عمر بن خطاب بھی ہیں اور وہ بڑے دوست میرے ہیں ان سب نے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے بعد فجر کے جب تک آفتاب نہ نکلے اور نماز سے بعد عصر جب تک آفتاب نہ ڈوبے۔

ف: اور اس باب میں علی اور ابن مسعود اور ابی سعید اور عقبہ بن عامر اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور سمرہ بن جندب اور سلمہ بن اکوع اور زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمر اور معاذ بن عفراء اور صنابحی سے بھی روایت ہے اور صنابحی نے نہیں سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حضرت عائشہؓ اور کعب بن مرہ اور ابی امامہ اور عمرو بن عبسہ اور یعلیٰ بن امیہ اور معاویہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسٰی نے حدیث ابن عباس کی عمر سے حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر فقہا کا صحابیوں سے اور جو بعد ان کے تھے مکروہ کہا ہے نماز کو بعد نماز صبح کے آفتاب نکلنے تک اور عصر کے بعد آفتاب ڈوبنے تک مگر قضا نماز میں کچھ مضائقہ نہیں اگر پڑھے بعد عصر اور صبح کے اور کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے کہا شعبہ نے قتادہ نے ابوالعالیہ سے کچھ نہیں سنا مگر تین حدیثیں حضرت عمرؓ کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا نماز سے بعد عصر کے آفتاب ڈوبنے تک اور بعد صبح کے آفتاب نکلنے تک اور حدیث ابن عباسؓ کی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو لائق نہیں کہ کہے میں بہتر ہوں یونس بن متٰی سے اور حدیث علی کی کہ قاضی تین قسم ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ

باب بیان میں نماز پڑھنے کے عصر کے بعد

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِأَنَّهُ أَتَاهُ مَالٌ فَشَغَلَهُ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ لَهُمَا۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا پڑھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں بعد عصر کے اس لیے کہ آگیا ان کے پاس کچھ مال تو فرصت نہ ملی بعد ظہر کے دو رکعتیں پڑھنے کی سو قضا پڑھی اس کی بعد عصر کے اور پھر دوبارہ نہ کیا ایسا۔

ف: اور اس باب میں عائشہؓ اور ام سلمہ اور میمونہ اور ابی موسیٰ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسٰی نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور روایت کیا کئی لوگوں نے کہ پڑھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد عصر کے دو رکعتیں اور یہ خلاف اس روایت کے ہے کہ منع کیا آپ نے نماز سے عصر کے بعد جب تک آفتاب نہ ڈوبے اور حدیث ابن عباسؓ کی بہت صحیح ہے کہ کہا انہوں نے لم یعد لہما یعنی پھر دوبارہ نہ پڑھیں، اور مروی ہے زید بن ثابت سے بھی مثل روایت ابن عباس کے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس باب میں کئی روائتیں ہیں، ایک میں ہے کہ کبھی داخل نہ ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس عصر کے بعد مگر پڑھیں دو رکعتیں اور مروی ہے ان سے بواسطہ ام سلمہ کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز سے عصر کے بعد جب تک آفتاب نہ ڈوبے اور صبح کے بعد جب تک نہ نکلے اور اسی پر اجماع ہے اکثر علماء کا کہ مکروہ ہے نماز عصر کے بعد غروب آفتاب تک اور صبح کے بعد طلوع تک مگر جو مستثنیٰ ہے اس سے مثل مکہ کی نماز کے غروب آفتاب تک عصر کے بعد اور طلوع آفتاب تک صبح کے بعد جو نماز پڑھی جاتی ہے بعد طواف کے کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت اس کی اور قائل ہیں اس کے علماء و صحابہ اور جو بعد ان کے تھے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علماء صحابہ سے اور جو بعد ان کے تھے، مکہ کی نماز کو بھی عصر اور صبح کے بعد اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور مالک بن انس اور بعض اہل کوفہ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

باب بیان میں نماز پڑھنے کے قبل مغرب کے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ

علیہ وسلم قال بین کل اذانین صلوٰۃ لمن شاء۔ وسلم نے ہر اذان اور تکبیر کے بیچ میں ایک نماز ہے جو چاہے پڑھے۔

ف: اور اس باب میں عبداللہ بن زبیر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن مغفل کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب کی قبل کی نمازیں سو نہیں تجویز کیا بعضے لوگوں نے اس روایت کو اور روایت بھی ہے اکثر صحابیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ وہ پڑھتے تھے نماز مغرب سے پہلے دو رکعت اذان اور تکبیر کے درمیان میں اور کہا احمد اور اسحاق نے اگر پڑھے تو بہتر ہے اور یہ ان کے نزدیک مستحب ہے۔

باب ماجاء فیمن ادرک رکعۃ من العصر قبل ان تغرب الشمس

باب بیان میں اس کے جو پاوے ایک رکعت عصر کی پہلے آفتاب ڈوبنے سے

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک من الصبح رکعۃ قبل ان تطلع الشمس فقد ادرک الصبح ومن ادرک من العصر رکعۃ قبل ان تغرب الشمس فقد ادرک العصر۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھ لی ایک رکعت صبح کی آفتاب نکلنے سے پہلے سو پالی اس نے نماز صبح کی اور جس نے پڑھ لی عصر کی ایک رکعت آفتاب ڈوبنے سے پہلے سو ادا ہو گئی نماز عصر کی۔

ف: اور اس باب میں عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی ہے مذہب ہم لوگوں کا یعنی شافعیؒ کا اور احمد اور اسحاق کا اور معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ مراد اس سے صاحب عذر ہے مثلاً جو سو گیا ہو یا بھول گیا ہو نماز کو اور جاگے یا یاد کرے آفتاب نکلنے کے وقت یا ڈوبتے تو پڑھ لے اسی وقت۔

باب ماجاء فی الجمع بین الصلوٰتین

باب بیان میں دو نماز ایک وقت پڑھنے کے۔

عن ابن عباس قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الظھر والعصر وبین المغرب والعشاء بالمدینۃ من غیر خوف ولا مطر قال فقیل لابن عباس ما اراد بذلک قال اراد ان لا یحرج امتہ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے ملا کر پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء مدینہ میں بے خوف کے اور مینہ کے سو کہا گیا ابن عباسؓ سے کیوں ایسا کیا آپ نے فرمایا چاہا حضرتؐ نے کہ تکلیف نہ ہو امت پر۔

ف: اور اس باب میں ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے، کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی مروی ہے کئی سندوں سے روایت کیا اس کو جابر بن زید نے اور سعید بن جبیر نے اور عبداللہ بن شقیق عقیلی نے اور مروی ہے ابن عباس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے خلاف بھی۔

عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من جمع بین الصلوٰتین من غیر عذر فقد اتی بابا من ابواب الکبائر۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے ملا کر پڑھیں دو نمازیں ایک وقت میں بے عذر سو داخل ہوا دروازہ میں دروازوں سے کبائر کے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اور حنش یہ وہی ابوعلی رحبی ہیں اور وہ بیٹے قیس کے ہیں اور وہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک ضعیف کہا ان کو احمد وغیرہ نے اور اسی حدیث پر عمل ہے اہل علم کا کہ ملا کر نہ پڑھے دو نمازیں ایک وقت مگر سفر میں یا عرفات میں اور جائز رکھا بعضے اہل علم نے تابعین سے ملا کر پڑھنا دو نمازیں بیمار کے لیے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور کہا بعض اہل علم نے ملا کر پڑھے دو نمازیں بارش کے وقت اور یہی کہتے ہیں شافعیؒ اور احمد اور اسحاق اور نہیں جائز رکھا شافعیؒ نے بیمار کو ملا کر پڑھنا دو نمازیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَدْءِ الْأَذَانِ

باب بیان میں اذان شروع ہونے کے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا أَصْبَحْنَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِالرُّؤْيَا فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ لَرُؤْيَا حَقٍّ فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَإِنَّهُ أَنْدٰى وَأَمَدُّ صَوْتًا مِنْكَ فَأَلْقِ عَلَيْهِ مَا قِيلَ لَكَ وَلْيُنَادِ بِذٰلِكَ قَالَ فَلَمَّا سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ نِدَاءَ بِلَالٍ بِالصَّلٰوةِ خَرَجَ إِلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَجُرُّ إِزَارَهُ وَهُوَ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِي قَالَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ فَذٰلِكَ أَثْبَتُ

روایت ہے محمد بن عبداللہ بن زید سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا صبح کو آئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر خبر دی ان کو اس خواب کی سو فرمایا آپؐ نے یہ خواب تو سچ ہے تم ساتھ کھڑے ہو بلالؓ کے کہ وہ بڑے بلند آواز کے ہیں تم سے سو سکھا دو ان کو جو کہا گیا تم سے اور پکار کر بولیں وہ، کہا راوی نے جب سنی عمر بن خطاب نے آواز بلالؓ کی نماز کے لیے نکل آئے رسول اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی چادر کھینچتے ہوئے اور کہتے تھے اے رسول اللہ کے، قسم ہے اس کی جس نے بھیجا تم کو سچا دین دے کر میں نے بھی ایسا خواب دیکھا ہے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب تعریف ہے اللہ کو یہی بات پکی ہے۔

ف: اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن زید کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابراہیم بن سعد سے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن اسحاق سے اور وہ پوری ہے اس روایت سے اور بڑی اور بیان کیا قصہ اذان کا دو دو بار اور تکبیر کا ایک ایک بار بولنے کا اور عبداللہ بن زید بیٹے ہیں عبد ربہ کے اور کہا جاتا ہے ان کو بیٹے عبد رب کے اور نہیں پہچانتے ہم کوئی روایت صحیح ان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر یہ ایک حدیث اذان کی اور عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ان کی بہت حدیثیں ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور چچا ہیں عباد بن تمیم کے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلَوَاتِ وَلَيْسَ يُنَادِي بِهَا أَحَدٌ فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمُ اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمُ اتَّخِذُوا قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ أَوَلَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلٰوةِ

روایت ہے ابن عمر سے کہ مسلمان جب آئے مدینہ میں تو جمع ہوتے تھے اور اندازہ کرتے تھے نماز کے وقتوں کا اور کوئی پکارتا نہ تھا نماز کے لیے سو تجویز کی ایک دن اس باب میں تو کہا بعضوں نے بناؤ ایک ناقوس مثل ناقوس نصاریٰ کے اور کہا بعضوں نے بناؤ ایک قرن یہود کے مانند سو فرمایا حضرت عمرؓ نے کیوں نہیں بھیجتے تم کسی آدمی کو کہ پکارے نماز کے لیے، سو

قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوۃِ۔

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہو اور پکار نماز کے لیے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، غریب ہے ابن عمر کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی التَّرْجِیْعِ فِی الْاَذَانِ

باب بیان میں ترجیع کے اذان میں اور ترجیع کہتے ہیں شہادتین کے دو بار کہنے کو ایک بار بلند آواز سے اور دوسری بار آہستہ سے

عَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْعَدَہٗ وَاَلْقٰی عَلَیْہِ الْاَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا قَالَ اِبْرٰھِیْمُ مِثْلَ اَذَانِنَا قَالَ بِشْرٌ فَقُلْتُ لَہٗ اَعِدْ عَلَیَّ فَوَصَفَ الْاَذَانَ بِالتَّرْجِیْعِ۔

روایت ہے ابی محذورہ سے کہ بٹھلایا ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سکھلائی ان کو اذان ایک ایک حرف، کہا ابراہیم نے جیسے ہم اذان دیتے ہیں کہا بشر نے کہا میں نے ابراہیم سے دوبارہ سکھاؤ تو بیان کی انہوں نے اذان ترجیع کے ساتھ۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی محذورہ کی اذان میں صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے مکہ میں اور یہی قول ہے شافعیؒ کا۔

عَنْ اَبِیْ مَحْذُوْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَّمَہُ الْاَذَانَ تِسْعَ عَشْرَۃَ کَلِمَۃً وَالْاِقَامَۃَ سَبْعَ عَشْرَۃَ کَلِمَۃً۔

روایت ہے ابی محذورہ سے کہ سکھائے ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان میں انیس کلمے اور تکبیر میں سترہ کلمے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابی محذورہ کا نام سمرہ بن مغیرہ ہے اور یہی مذہب ہے بعض اہل علم کا اذان میں اور مروی ہے کہ ایک ایک بار بولتے تھے تکبیر۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ اِفْرَادِ الْاِقَامَۃِ

باب تکبیر کے ایک ایک بار کہنے کے بیان میں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ اُمِرَ بِلَالٌ اَنْ یَّشْفَعَ الْاَذَانَ وَیُوْتِرَ الْاِقَامَۃَ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا کہ حکم ہوا بلالؓ کو کہ دو بار کہے اذان کو اور ایک ایک بار کہے تکبیر کو۔

ف: اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حسن کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض صحابہ اور تابعین کا اور یہی کہتے ہیں مالکؒ اور شافعیؒ اور احمد اور اسحاق۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْاِقَامَۃَ مَثْنٰی مَثْنٰی

باب اس بیان میں کہ اقامت دو دو بار کہنا چاہیے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ کَانَ اَذَانُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَفْعًا شَفْعًا فِی الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ۔

روایت کرتے ہیں عبداللہ بن زید کہ حکم تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ دو دو بار کہی جاوے اذان بھی اور اقامت بھی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن زید کی مروی ہے وکیع سے وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے وہ عمرو بن مرہ سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہ عبداللہ بن زید نے دیکھا اذان کو خواب میں اور کہا شعبہ نے روایت ہے عمرو بن مرہ سے وہ روایت کرتے ہیں

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہا بیان کیا ہم سے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عبداللہ بن زید نے خواب میں دیکھا اذان کو اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے ابن ابی لیلیٰ کی حدیث سے اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کو عبداللہ بن زید سے سماع نہیں کہا بعض علماء نے اذان اور تکبیر دونوں دو دو بار ہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّرَسُّلِ فِي الْأَذَانِ

باب اس بیان میں کہ اذان کے کلمات ٹھہر ٹھہر کے کہے

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ يَا بِلَالُ اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ فِي اَذَانِكَ وَاِذَا اَقَمْتَ فَاحْدُرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ اَذَانِكَ وَاِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْاٰكِلُ مِنْ اَكْلِهٖ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهٖ وَالْمُعْتَصِرُ اِذَا دَخَلَ لِقَضَآءِ حَاجَتِهٖ وَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ

روایت کرتے ہیں جابر کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلالؓ کو اے بلالؓ جب تم اذان دو تو ٹھہر ٹھہر کر کہو کلمے اذان کے اور جب تکبیر کہو تو جلدی جلدی کہو اور اذان اور تکبیر میں اتنا ٹھہرو کہ فارغ ہو جاوے کھانے والا کھانے سے اور پینے والا پینے سے اور پاخانہ پھرنے والا جب داخل ہو قضائے حاجت سے اور نہ کھڑے ہو جب تک مجھے نہ دیکھو۔

ف: روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے ان سے یونس بن موسیٰ نے ان سے عبدالمنعم نے مانند روایت مذکور کے کہا ابوعیسیٰ نے نہیں پہچانتے ہم جابر کی حدیث کو مگر اسی سند سے یعنی روایت سے عبدالمنعم کی اور یہ اسناد مجہول ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي اِدْخَالِ الْاِصْبَعِ الْاُذُنَ عِنْدَ الْاَذَانِ

باب اس بیان میں کہ کان میں انگلی ڈالنا چاہیے اذان کے وقت

عَنْ عَوْنِ ابْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ وَيَدُوْرُ وَيُتْبِعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا وَاِصْبَعَاهُ فِيْ اُذُنَيْهِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قُبَّةٍ لَّهٗ حَمْرَآءَ اُرَاهُ قَالَ مِنْ اَدَمٍ فَخَرَجَ بِلَالٌ بَيْنَ يَدَيْهِ بِالْعَنَزَةِ فَرَكَزَهَا بِالْبَطْحَآءِ فَصَلّٰى اِلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَآءُ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَرِيْقِ سَاقَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ نُرَاهُ حِبَرَةً۔

روایت ہے عون بن ابی جحیفہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا دیکھا میں نے بلال کو اذان دیتے تھے اور پھیرتے تھے منہ اپنا ادہر اور ادہر اور دو انگلیاں ان کی دونوں کانوں میں تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ خیمہ میں تھے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ کہا راوی نے وہ خیمہ چمڑے کا تھا سو نکلے بلال رضی اللہ عنہ آگے نیزہ لے کر اور گاڑ دیا اس کو میدان میں پھر نماز پڑھی اس طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور چلتے پھرتے تھے آگے اس نیزے کے کتے اور گدھے اور آپ کے جسم مبارک پر حلہ سرخ تھا گویا میں دیکھ رہا ہوں چمک ان کی پنڈلیوں کی کہا سفیان نے میں گمان کرتا ہو کہ ہوگا وہ چادر یمنی کا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوجحیفہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا، مستحب کہتے ہیں انگلیاں رکھنا کانوں میں اذان میں، اور کہا بعض علماء نے تکبیر میں بھی انگلیاں رکھیں کانوں میں اور اوزاعی کا یہی قول ہے اور ابوجحیفہ کا نام وہب سوائی ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّثْوِيْبِ فِي الْفَجْرِ ۔
باب تثویب کا فجر کی اذان میں اور تثویب کا بیان آگے آتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُثَوِّبَنَّ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الصَّلٰوةِ اِلَّا فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ

روایت ہے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں بلالؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تثویب کرو کسی نماز میں مگر صبح کی نماز میں۔

ف: اور اس باب میں ابی محذورہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے بلالؓ کی حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر روایت سے ابی اسرائیل ملائی کی اور ابو اسرائیل نے نہیں سُنی یہ حدیث حکم بن عتیبہ سے اور کہتے ہیں روایت کیا ہے انہوں نے اس حدیث کو حسن بن عمارہ سے وہ روایت کرتے ہیں حکم بن عتیبہ سے اور نام ابو اسرائیل کا اسماعیل بن ابی اسحاق ہے اور وہ کچھ ایسی قوی نہیں ہے اہلحدیث کے نزدیک اور اختلاف کیا ہے علماء نے تفسیر میں تثویب کے سو کہا بعضوں نے وہ الصلوٰۃ خیر من النوم ہے صبح کی اذان میں اور یہی قول ہے ابن مبارک اور احمد کا اور کہا اسحاق نے تثویب کے معنی اور ہیں کہ نیا نکالا ہے اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں نے اور وہ یہ ہے کہ جب اذان دے مؤذن اور دیر لگائیں لوگ آنے میں تو کہے اذان اور تکبیر کے بیچ میں قد قامت الصلوٰۃ حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح اور یہی ہے کہ کہا اسحاق نے تثویب مکروہ ہے اور نکالا ہے اس کو بعد نبیؐ کے اور ابن مبارک اور احمد نے کہا ہے کہ تثویب وہی الصلوٰۃ خیر من النوم ہے صبح کی اذان میں اور یہی قول صحیح ہے اور اسی کو تثویب بھی کہتے ہیں اور اسی کو اختیار کیا ہے علماء نے اور مروی ہے عبداللہ بن عمرو سے بھی کہ کہتے تھے نماز فجر میں الصلوٰۃ خیر من النوم اور مروی ہے مجاہد سے کہا، گیا میں عبداللہ بن عمرو کے ساتھ ایک مسجد میں اور اذان ہو چکی تھی اس میں اور ہم نماز پڑھنا چاہتے تھے اس میں سو تثویب کی مؤذن نے سو نکلے عبداللہ بن عمر مسجد سے اور کہا مجھ سے نکلو اس بدعتی کے پاس سے اور مکروہ کہا عبداللہ بن عمر نے اس تثویب کو جو نکالی ہے لوگوں نے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی غیر صبح میں۔

بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ مَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ
باب اس بیان میں کہ جو اذان کہے وہی تکبیر بولے۔

عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُؤَذِّنَ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَاَذَّنْتُ فَاَرَادَ بِلَالٌ اَنْ يُّقِيْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخَا صُدَاءٍ قَدْ اَذَّنَ وَمَنْ اَذَّنَ فَهُوَ يُقِيْمُ

روایت ہے زیاد بن الحارث صدائی سے کہا فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذان دوں میں صبح کی نماز کی پھر اذان دی میں نے سو ارادہ کیا بلالؓ نے تکبیر کا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہ صدائی نے اذان دی ہے اور جو اذان دے وہی تکبیر کہے۔

ف: اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث زیاد کی نہیں پہچانتے ہم مگر روایت سے افریقی کے اور افریقی ضعیف ہے اہل حدیث کے نزدیک ضعیف کہا اس کو یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے کہا احمد نے حدیث افریقی کی میں تو نہیں لکھتا، کہا اور دیکھا میں نے محمد بن اسماعیل کو کہ ان کو قوی کرتے ہیں اور کہتے تھے وہ مقارب الحدیث ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا جو اذان دے وہی تکبیر کہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْاَذَانِ بِغَیْرِ وُضُوْءٍ

باب اس بیان میں کہ اذان دینا بے وضو مکروہ ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُؤَذِّنُ اِلَّا مُتَوَضِّیٌٔ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اذان دے مگر جس کا وضو ہو۔

ف: روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے اس نے عبداللہ بن وہب سے اس نے یونس سے اس نے ابن شہاب سے کہا کہ کہا ابوہریرہؓ نے نہ اذان دیوے مگر جس کا وضو ہو، کہا ابوعیسیٰ نے اور یہ حدیث صحیح تر ہے پہلی حدیث سے اور نہیں مرفوع کیا ابن وہب نے حدیث ابوہریرہؓ کو اور یہی صحیح تر ہے روایت سے ولید بن مسلم کی اور زہری کو سماع نہیں ابی ہریرہؓ سے اور اختلاف کیا اہل علم نے بے وضو اذان دینے میں سو مکروہ کہا بعض نے اور یہی قول ہے شافعیؒ کا اور اسحاق کا اور جائز کہا سفیان اور ابن مبارک اور احمد نے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْاِمَامَ اَحَقُّ بِالْاِقَامَةِ

باب اس بیان میں کہ تکبیر امام کے اختیار میں ہے یعنی جب وہ حاضر ہو تب کہی جاوے

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ یَقُوْلُ کَانَ مُؤَذِّنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُمْهِلُ فَلَا یُقِیْمُ حَتّٰی اِذَا رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ حِیْنَ یَرَاهُ۔

روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ مؤذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیر کرتا اور تکبیر نہ کہتا جب دیکھتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکلے، تکبیر کہتا نماز کی جب آپ کو دیکھ لیتا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہے اور حدیث سماک کی نہیں پہچانتے ہم مگر اسی روایت سے اور ایسا ہی کہا بعض اہل علم نے کہ مؤذن کو اختیار ہے اذان کا اور امام کو اختیار ہے تکبیر کا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْاَذَانِ بِاللَّیْلِ

باب رات سے اذان دینے کے بیان میں

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا یُؤَذِّنُ بِلَیْلٍ فَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی تَسْمَعُوْا تَاْذِیْنَ ابْنِ اُمِّ مَکْتُوْمٍ۔

روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال تو رات سے اذان دیتے ہیں سو تم کھاتے پیتے رہو جب تک کہ سنو اذان ام مکتوم کی۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اور اس باب میں ابن مسعود اور عائشہؓ اور انیسہ اور انس اور ابی ذر اور سمرہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا اہل علم نے رات سے اذان دینے میں سو کہا بعضوں نے اگر رات سے دیدے تو کافی ہے اور دوبارہ دینا ضرور نہیں اور یہی قول ہے مالک اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعضوں نے جب اذان دے رات سے تو دوبارہ کہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور روایت کیا حماد بن سلمہ نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ بلالؓ نے اذان دی رات سے تو حکم کیا ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پکار دیویں کہ بندہ سو گیا کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو روایت کیا عبیداللہ بن عمر وغیرہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے کہ بلالؓ تو اذان دیتے ہیں رات سے سو کھاتے پیتے رہو جب تک اذان دیویں ابن ام مکتوم اور روایت کیا عبید العزیز بن ابی رواد نے نافع سے کہ اذان دی حضرت عمرؓ کے مؤذن نے رات سے تو حکم کیا حضرت عمرؓ نے دوبارہ اذان دینے کا اور یہ صحیح نہیں اس لیے کہ نافع کو عمر سے ملاقات اور سماع نہیں اور نافع کی روایت ان سے منقطع ہے اور شاید حماد بن سلمہ نے ارادہ کیا اسی حدیث کا اور صحیح روایت عبید اللہ بن عمر کی ہے اور اکثر راویوں نے ذکر کیا ہے نافع سے بواسطہ ابن عمر کے اور زہری نے بواسطہ سالم کے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلالؓ اذان دیتے ہیں رات سے آخر حدیث تک کہا ابو عیسیٰ نے اور اگر ہو وے حدیث حماد کی صحیح تو اس حدیث کے کچھ معنی ہی نہ ہوں گے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلالؓ اذان دیتے ہیں رات سے گویا آنحضرتؐ اس حدیث میں حکم دیتے ہیں زمانہ آئندہ کے لیے کہ فرمایا بلالؓ اذان دیتے ہیں رات سے اور اگر حکم دیتے دوبارہ اذان کہنے کا جب اذان دی تھی انہوں نے رات سے تو یہ کیوں فرماتے کہ بلالؓ اذان دیا کرتے ہیں رات سے کہا علی ابن مدینی نے حدیث حماد بن سلمہ کی ایوب سے بواسطہ نافع کے ابن عمر سے جو مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے غیر محفوظ ہے اور خطا کی اس میں حماد بن سلمہ نے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْخُرُوجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْأَذَانِ

باب اس بیان میں کہ بعد اذان کے مسجد سے نکلنا مکروہ ہے

عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا أُذِّنَ فِيهِ بِالْعَصْرِ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَمَّا هَذَا فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے ابی الشعثاء سے کہا نکلا ایک مرد مسجد سے عصر کی اذان کے بعد سو کہا ابو ہریرہؓ نے اس شخص نے تو بے شک نافرمانی کی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اور اس باب میں عثمان سے بھی روایت ہے اور حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہلِ علم کا اور صحابہ کا اور جو بعد ان کے تھے کہ نہ نکلے کوئی مسجد سے بعد اذان کے بغیر عذر کے یعنی وضو نہ ہو یا کوئی امر ضروری ہو اور روایت ہے ابراہیم نخعی سے کہا انہوں نے کہ نکلنا جائز ہے جب تک تکبیر شروع نہ ہو کہا ابو عیسیٰ نے نکلنا ہمارے نزدیک اسی کو ہے جسے عذر ہو اور نام ابو الشعثاء کا سلیم بن اسود ہے اور وہ باپ ہیں اشعث ابن ابی الشعثاء کے اور روایت کی ہے اشعث نے یہ حدیث اپنے باپ سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَذَانِ فِي السَّفَرِ

باب سفر کی اذان کے بیان میں۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِي فَقَالَ لَنَا إِذَا سَافَرْتُمَا فَأَذِّنَا وَأَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا

روایت ہے مالک بن حویرث سے کہا آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے چچیرے بھائی کے ساتھ سو فرمایا مجھ سے جب سفر کرو تم دونوں تو اذان کہو اور تکبیر کہو اور امامت کرے تم میں کا بڑا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہلِ علم کا کہ مختار ہے اذان سفر میں اور کہا بعضوں نے کافی ہے تکبیر بھی اذان کو اس کے لیے ہے جو جمع کرے آدمیوں کو اور قولِ اوّل زیادہ صحیح ہے یعنی بہر حال سفر میں اذان دینی چاہیے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الْأَذَانِ

باب اذان کی فضیلت کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَذَّنَ سَبْعَ سِنِيْنَ مُحْتَسِبًا كُتِبَتْ لَهُ بَرَآءَةٌ مِّنَ النَّارِ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اذان دے سات برس ثواب کی نیت سے یعنی دنیا میں اجرت نہ لے لکھی جائے گی اس کے لیے نجات دوزخ سے۔

ف: کہا ابوعیسٰی نے اور اس باب میں روایت ہے ابن مسعود سے اور ثوبان اور معاویہ اور انس اور ابی ہریرہؓ اور ابی سعید سے اور حدیث ابن عباس کی غریب ہے اور ابوتمیلہ کا نام یحییٰ بن واضح ہے اور ابوحمزہ سکری کا نام محمد بن میمون ہے اور جابر بن یزید جعفی کو ضعیف کہا ہے چھوڑ دی ان سے روایت لینا یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا ابوعیسٰی نے سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہ کہتے تھے اگر نہ ہوتے جابر جعفی تو بغیر حدیث کے رہ جاتے اہل کوفہ اور اگر نہ ہوتے حماد تو بغیر فقہ کے رہ جاتے اہل کوفہ۔

بَابُ مَا جَآءَ أَنَّ الْإِمَامَ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنَ مُؤْتَمَنٌ

باب اس بیان میں کہ امام ضامن اور متکفل ہے مقتدیوں کی نماز کا کہ اٹھاتا ہے قرأت وغیرہ کو اور مؤذن امانت دار ہے کہ محافظت کرتا ہے اوقات صلوٰۃ اور صیام کی۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِمَامُ ضَامِنٌ وَالْمُؤَذِّنُ مُؤْتَمَنٌ اَللّٰهُمَّ أَرْشِدِ الْأَئِمَّةَ وَاغْفِرْ لِلْمُؤَذِّنِيْنَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ضامن ہے اور مؤذن امانت رکھنے والا ہے یا اللہ ہدایت پر رکھ اماموں کو اور بخش دے مؤذنوں کو۔

ف: کہا ابوعیسٰی نے اور اس باب میں روایت ہے عائشہؓ اور سہل بن سعد اور عقبہ بن عامر سے اور حدیث ابی ہریرہؓ کی روایت کی ہے سفیان ثوری اور حفص بن غیاث اور کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے صالح سے انہوں نے بواسطہ ابی ہریرہؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسباط بن محمد نے اعمش سے کہ کہا حدیث پہنچی مجھے ابی صالح سے ان کو ابی ہریرہؓ سے ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا نافع بن سلیمان نے محمد بن ابی صالح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس حدیث کو، کہا ابوعیسٰی نے اور سنا میں نے ابازرعہ سے کہ فرماتے تھے حدیث ابی صالح کی ابی ہریرہؓ سے زیادہ صحیح ہے حدیث سے ابی صالح کی جو مروی ہے عائشہؓ سے، کہا ابوعیسٰی نے کہ سنا میں نے محمد سے حدیث ابی صالح کی عائشہؓ سے زیادہ صحیح ہے اور مذکور ہے علی بن مدینی سے کہ ان کے نزدیک ثابت نہیں حدیث ابی صالح کی ابی ہریرہؓ سے اور نہ حدیث ابی صالح کی عائشہؓ سے اس باب میں۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ

باب بیان میں اس چیز کے کہ کیا کہے جب اذان دیوے مؤذن

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَآءَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ۔

روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنو تم اذان تو کہو مانند اس کے جیسا کہتا ہے مؤذن۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے ابی رافع اور ابی ہریرہؓ سے اور ام حبیبہ اور عبداللہ بن عمر اور عبیداللہ بن ربیعہ اور عائشہؓ

اور معاذ بن انس اور معاویہ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا معمر نے اور کئی لوگوں نے مثل حدیث مالک کے اور روایت کی عبدالرحمٰن بن اسحٰق نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے سعید بن المسیب سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت مالک کی زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی کَرَاهِيَةِ اَنْ يَّاْخُذَ الْمُؤَذِّنُ عَلَى الْاَذَانِ اَجْرًا

اس باب میں یہ بیان ہے کہ اذان پر موذن کو مزدوری لینا حرام ہے۔

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ قَالَ اِنَّ اٰخِرَ مَا عَهِدَ اِلَیَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَّخِذَ مُؤَذِّنًا لَّا يَاْخُذُ عَلٰى اَذَانِهٖ اَجْرًا۔

روایت ہے عثمان بن ابی العاص سے کہا انہوں نے اخیر وصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھ کو یہی تھی کہ مقرر کروں ایک موذن کو جو مزدوری نہ لیتا ہو اپنی اذان پر۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عثمان کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ برا جانتے ہیں مزدوری لینا اذان پر اور مستحب ہے موذن کو کہ ثواب آخرت کے لیے اذان دیوے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ مِنَ الدُّعَاءِ

باب ان دعاؤں کا جو پڑھی جاتی ہیں جب اذان دیوے موذن

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِی وَقَّاصٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ حِيْنَ يُؤَذِّنُ وَاَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا غَفَرَ اللهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ۔

روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو کہے جب سنے اذان کو موذن سے جب اذان دیتا ہو وانا اشہد سے آخر تک یعنی میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں بجز اللہ کے اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اس کا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اس کے ہیں اور بھیجے ہوئے اس کے راضی ہوا میں اللہ کی ربوبیت سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسالت سے تو بخش دیتا ہے خدائے تعالیٰ گناہ اس کے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسے مگر روایت سے لیث بن سعد کی حکیم بن عبداللہ بن قیس سے۔

بَابٌ مِّنْهُ اَيْضًا

دوسرا باب اسی بیان میں

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَآءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہے جب سنے اذان اللھم سے وعدتہ تک تو واجب ہو جاتی ہے اس کے لیے شفاعت قیامت کے دن اور معنی اس دعا کے یہ ہیں یا اللہ پروردگار اس پوری پکار کے اور مضبوط نماز کے

مَحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَہٗ اِلَّا حَلَّتْ لَہُ الشَّفَاعَۃُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

دے محمد کو وسیلہ اور بزرگی اور اٹھا کھڑا کر اس کو مقام محمود میں جس کا وعدہ کیا تو نے ان سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے غریب ہے روایت سے محمد بن منکدر کے نہیں جانتے ہم کہ روایت کیا ہو کسی نے اس کو منکدر سے مگر شعیب بن ابی حمزہ نے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَنَّ الدُّعَآءَ لَا یُرَدُّ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ

باب اس بیان میں کہ دعا کبھی نہیں پھیری جاتی اذان اور تکبیر کے درمیان میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الدُّعَاءُ لَا یُرَدُّ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کبھی پھیری نہیں جاتی اذان اور تکبیر کے درمیان یعنی ضرور قبول ہو جاتی ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انسؓ کی حسن ہے اور روایت کیا اس کو ابو اسحٰق ہمدانی نے یزید بن ابی مریم سے وہ روایت کرتے ہیں انسؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل روایت مذکور کے۔

بَابُ مَاجَآءَ کَمْ فَرَضَ اللّٰہُ عَلٰی عِبَادِہٖ مِنَ الصَّلَوٰتِ

باب اس بیان میں کہ کتنی نمازیں فرض کی ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فُرِضَتْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِہِ الصَّلٰوۃُ خَمْسِیْنَ ثُمَّ نُقِصَتْ حَتّٰی جُعِلَتْ خَمْسًا ثُمَّ نُوْدِیَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّہٗ لَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَاِنَّ لَكَ بِھٰذَا الْخَمْسِ خَمْسِیْنَ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرض ہوئیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر شب معراج میں پچاس نمازیں پھر گھٹتی گئیں یہاں تک کہ پانچ رہ گئیں پھر آواز دی گئی کہ اے محمدؐ نہیں بدلتی میرے نزدیک بات اور تم کو ان پانچ کا ثواب پچاس کے برابر ہے۔

ف: اور اس باب میں عبادہ بن صامت اور طلحہ بن عبید اللہ اور ابی قتادہ اور ابی ذر اور مالک بن صعصعہ اور ابی سعید خدری سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انسؓ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

بَابُ فِیْ فَضْلِ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ

باب فضیلت میں نماز پنجگانہ کے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلَوٰتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَۃُ اِلَی الْجُمُعَۃِ کَفَّارَاتٌ لِّمَا بَیْنَھُنَّ مَا لَمْ یَغْشَ الْکَبَائِرَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازیں اور ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ کفارہ ہیں بیچ کے گناہوں کا جب تک نہ مرتکب ہو کبیرہ گناہوں کا۔ یعنی ایک نماز سے دوسری نماز کفارہ ہے صغیر گناہوں کا اور جمعہ بھی جمعہ تک۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے جابرؓ اور انسؓ اور حنظلہ اسیدی سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي فَضْلِ الْجَمَاعَةِ

باب فضیلت میں جماعت کے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ عَلٰى صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَحْدَهٗ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِينَ دَرَجَةً

روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جماعت کی فضیلت رکھتی ہے اکیلے مرد کی نماز سے ستائیس درجے۔

ف: اور اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس بن مالک سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا نافع نے ابن عمر سے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے فضیلت رکھتی ہے نماز جماعت کی مرد کے اکیلی نماز پر ستائیس درجے اور اکثر راویوں نے روایت کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یوں کہا ہے کہ پچیس درجے مگر ابن عمر نے کہ انہوں نے روایت کیا ستائیس درجے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ صَلٰوةَ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تَزِيدُ عَلٰى صَلٰوتِهٖ وَحْدَهٗ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِينَ جُزْءًا

روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مرد کی جماعت سے زیادہ ہوتی ہے یعنی فضیلت میں اُو پر اکیلے نماز اس کے پچیس درجے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِيمَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَا يُجِيبُ

باب اس بُرائی میں جو اذان سُنے اور حاضر نہ ہو جماعت میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ فِتْيَتِيْ اَنْ يَّجْمَعُوْا حُزَمَ الْحَطَبِ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوةِ فَتُقَامَ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰى اَقْوَامٍ لَا يَشْهَدُوْنَ الصَّلٰوةَ

روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قصد کیا میں نے کہ حکم کروں اپنے جوانوں کو کہ جمع کریں بوجھے لکڑیوں کے پھر حکم کروں میں نماز کی تکبیر کہی جاوے پھر جلا دوں گھر ان کے جو حاضر نہیں ہوتے نماز میں۔

ف: اور اس باب میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور ابی الدرداء سے اور ابن عباس اور معاذ بن انس اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی صحابیوں سے کہ جو اذان سنے اور جماعت میں نہ آوے اس کی نماز ہی درست نہیں اور کہا ہے بعضوں نے یہ برسبیل تغلیظ اور ڈرانے کے ہے اور کسی کو رخصت نہیں ترکِ جماعت کی مگر جب عذر ہو کہا مجاہد نے سوال کیا گیا ابن عباس سے کہ جو شخص دن کو روزے رکھتا ہے اور رات بھر نماز پڑھتا ہے اور جماعت میں حاضر نہیں ہوتا وہ کیسا ہے تو جواب دیا کہ وہ دوزخی ہے۔ روایت کی ہم سے یہ بات ابن عباس کی ہناد نے ان سے محاربی نے ان سے لیث نے ان سے مجاہد نے اور معنی حدیث کے یہ ہیں کہ نہ حاضر ہو جماعت اور جمعہ میں براہِ انکار اور تکبر یا جماعت کو حقیر سمجھ کر اور سستی کر کے، اس کے لئے یہ وعید ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَحْدَهٗ ثُمَّ يُدْرِكُ الْجَمَاعَةَ

باب اس شخص کے بیان میں جو اکیلا نماز پڑھ چکا اور پھر پاوے جماعت

عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلوٰةَ الصُّبْحِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَلَمَّا قَضٰى صَلوٰتَهُ انْحَرَفَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِي أُخْرَى الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ فَقَالَ عَلَيَّ بِهِمَا فَجِيْءَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا فَقَالَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ

روایت ہے جابر بن یزید بن اسود سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ حاضر ہوا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج میں سو پڑھی میں آپ کے ساتھ صبح کی نماز مسجد خیف میں پھر جب ہو گئی نماز پھرے ہماری طرف آنحضرت ؐ سو وہیں دیکھا دو آدمیوں کو قوم کے پیچھے کہ نماز نہ پڑھی تھی انہوں نے آپ کے ساتھ سو فرمایا آپ نے ان کو میرے پاس لاؤ سو لائے انہیں حضرت ؐ کے پاس اور پھڑکتی تھیں ان کی گردن کی رگیں خوف سے سو فرمایا آپ نے کس نے روکا تم کو ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے سو عرض کیا انہوں نے یا رسول اللہ ہم نماز پڑھ چکے تھے اپنی منزلوں میں آپ نے فرمایا ایسا مت کرو جب پڑھ بھی چکے ہو تم اپنی منزلوں میں اور پھر آؤ مسجد جماعت میں سو پڑھ لیا کرو جماعت کے ساتھ کہ وہ نفل ہو جاوے گی تمہارے لئے۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے محجن[1] اور یزید بن عامر سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث یزید بن اسود کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا علماء میں اور سفیان ثوری اور شافعیؒ اور احمد اور اسحاق سب کہتے ہیں کہ جب آدمی نماز پڑھ چکا ہو اکیلا اور پھر پاوے جماعت دوبارہ پڑھ لیوے اور کہتے ہیں مغرب کی نماز اگر پڑھ چکا ہے اور پھر ملا جماعت سے تو ملا لے اس میں ایک رکعت کہ جفت ہو جاوے اور جو نماز اس نے اکیلے پڑھی وہی فرض ہے ان کے نزدیک۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَمَاعَةِ فِي مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّيَ فِيهِ مَرَّةً

باب دوسری جماعت کا جس مسجد میں ایک جماعت ہو چکی ہو

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَتَّجِرُ عَلَى هٰذَا فَقَامَ رَجُلٌ وَصَلَّى مَعَهُ.

روایت ہے ابی سعید سے کہا کہ آیا ایک شخص اور نماز پڑھ چکے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کون تجارت کرتا ہے اس شخص کے ساتھ یعنی اس کے ساتھ شریک ہو جاوے تو جماعت کا ثواب دونوں پاویں سو کھڑا ہوا ایک مرد اور نماز پڑھ لی اس کے ساتھ۔

ف: اور اس باب میں ابی امامہ اور ابی موسیٰ اور حکم بن عمیر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو سعید کی حسن ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا اصحاب سے اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں دوبارہ جماعت کرنے میں اس مسجد میں جس میں ایک جماعت ہو چکی ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض علماء کہتے ہیں جب ایک جماعت ہو چکی تو پھر جدا جدا پڑھ لیں اور یہی قول ہے سفیان اور ابن مبارک اور مالک اور شافعی کا کہ مختار ہے ان کے نزدیک کہ پھر جماعت نہ کریں اور الگ الگ پڑھ لیں۔

[1] محجن بکسر میم اور بعد اس کے جیم منبر کے وزن پر نام ہے راوی کا ۱۲

بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ فِي جَمَاعَةٍ

باب بیان میں فضیلت عشاء اور فجر کی جماعت کے ساتھ

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْعِشَاءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ قِيَامُ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهُ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ

روایت ہے عثمان بن عفان سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حاضر ہوا عشاء کی جماعت میں اس کو ثواب ہے آدھی رات جاگنے کا اور جس نے نماز پڑھی عشاء اور فجر کی جماعت میں اس کو ثواب ہے مانند ساری رات جاگنے کے، اور اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہؓ اور انس اور عمارہ بن ابی رویبہ اور جندب اور ابی بن کعب اور ابی موسیٰ اور بریدہ سے بھی روایت ہے۔

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللهَ فِي ذِمَّتِهِ۔

روایت ہے جندب بن سفیان سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھی صبح کی نماز پس وہ اللہ کی پناہ میں ہے تو نہ توڑو پناہ اللہ کی[1]۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عثمان کی حسن ہے صحیح ہے، روایت کیا اس حدیث کو عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے وہ روایت کرتے ہیں عثمان سے موقوفاً یعنی انہیں کا قول ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے بواسطہ عثمان مرفوعاً بھی۔

عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

روایت ہے بریدہ اسلمی سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دو چلنے والوں کو اندھیروں میں مسجدوں کی طرف پورے نور کی قیامت کے دن میں۔ ف: یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الصَّفِّ الْأَوَّلِ

باب پہلی صف کی فضیلت کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ صُفُوفِ الرِّجَالِ أَوَّلُهَا وَشَرُّهَا آخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوفِ النِّسَاءِ آخِرُهَا وَشَرُّهَا أَوَّلُهَا۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے بہتر مردوں کی صفوں میں پہلی صف ہے اور سب سے بدتر آخر صف اور سب سے بہتر عورتوں کی صفوں میں اخیر صف ہے اور سب سے بدتر پہلی صف ہے۔

ف: اور اس باب میں جابر اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی اور عائشہؓ اور عرباض بن ساریہ اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ مغفرت مانگتے تھے صف اول کے لیے تین بار اور دوسری صف کے لیے ایک بار اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر آدمی جانتے جو ثواب ہے اذان میں اور صف اول میں پھر نہ پا سکتے اس کو بغیر اس کے کہ قرعہ ڈالیں، تو بیشک قرعہ ڈالتے، روایت کی ہم سے یہ حدیث اسحاق بن موسیٰ الانصاری نے ان سے معن نے ان سے مالک نے اور روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے بھی روایت کی مالک سے انہوں نے

[1] یعنی ایذاء نہ دو اس کو ۱۲

سمی سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوپر کی حدیث کے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اِقَامَةِ الصُّفُوْفِ
باب صفوں کے سیدھا کرنے کے بیان میں۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسَوِّیْ صُفُوْفَنَا فَخَرَجَ یَوْمًا فَرَاٰی رَجُلًا خَارِجًا صَدْرُہٗ عَنِ الْقَوْمِ فَقَالَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَکُمْ اَوْ لَیُخَالِفَنَّ اللّٰہُ بَیْنَ وُجُوْھِکُمْ۔

روایت ہے نعمان بن بشیر سے فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتے ہماری صفوں کو سو نکلے ایک دن تو دیکھا ایک مرد کو آگے بڑھا ہوا ہے سینہ اس کا قوم سے سو فرمایا آپؐ نے برابر کرو تم صفوں اپنی کو اور نہیں تو پھوٹ ڈال دے گا اللہ تمہارے دلوں میں۔

ف: اور اس باب میں جابر بن سمرہ اور براء اور جابر بن عبداللہ اور انس اور ابی ہریرہؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث نعمان بن بشیر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے نماز کے پورا کرنے میں داخل ہے سیدھا کرنا صفوں کا اور مروی ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ مقرر کرتے تھے ایک آدمی صفوں کے سیدھا کرنے کے لیے اور تکبیر اولیٰ نہ کہتے جب تک خبر نہ ہوتی کہ صفیں سیدھی ہو گئیں اور روایت ہے علی اور عثمان سے کہ وہ دونوں بھی یہی کام کرتے اور کہتے برابر ہو جاؤ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے آگے بڑھ اے فلانے پیچھے ہٹ اے فلانے۔

بَابُ مَاجَآءَ لِیَلِیَنِیْ مِنْکُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّھٰی
باب اس بیان میں کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب رہا کریں مجھ سے عقلمند اور ہوشیار تم میں کے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِیَلِیَنِیْ مِنْکُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّھٰی ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ وَلَا تَخْتَلِفُوْا فَتَخْتَلِفَ قُلُوْبُکُمْ وَاِیَّاکُمْ وَھَیْشَاتِ الْاَسْوَاقِ۔

روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب رہا کریں مجھ سے عقلمند اور ہوشیار تم میں کے پھر جو ان کے قریب ہوں سمجھ میں پھر جو ان کے قریب ہوں سمجھ میں اور نہ آگے پیچھے ہو کہ پھوٹ پڑ جائے گی تمہارے دلوں میں اور بچو تم بک بک سے بازاروں کی۔

ف: مترجم کہتا ہے یعنی عقلمند لوگ صف اول میں رہا کریں کہ حضرت کے حالات کو یاد رکھیں اور وقت ضرورت کے نماز میں خلیفہ ہو سکیں اور آگے پیچھے ہو یعنی صفوں کو برابر رکھو نہیں تو بدن کا اختلاف دلوں کو مختلف کر دیتا ہے، اور بازار کی بک بک یہ کہ زائد باتیں مسجد میں نہ کرو اور اس باب میں ابی بن کعب اور ابی مسعود اور ابی سعید اور براء اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ دوست رکھتے تھے آپؐ قریب رہنا مہاجرین اور انصار کا تاکہ مسائل یاد رکھیں آپؐ سے، خالد حذاء وہ خالد بن مہران ہیں کنیت ان کی ابوالمنازل ہے، سنا میں نے بخاری سے فرماتے تھے کہ خالد حذاء نے کبھی نہیں بنائی کوئی جوتی مگر وہ بیٹھا کرتے تھے ایک جوتی بنانے والے کے پاس سو منسوب ہو گئے ان کی طرف، اور حذاء کہتے ہیں جوتی بنانے والے کو، اور ابو معشر کا نام زیاد ابن کلیب ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاھِیَةِ الصَّفِّ بَیْنَ السَّوَارِیْ
باب اس بیان میں کہ صف باندھنا دروں میں مکروہ ہے

عَنْ عَبْدِ الْحَمِیْدِ بْنِ مَحْمُوْدٍ قَالَ صَلَّیْنَا خَلْفَ

روایت ہے عبدالحمید بن محمود سے کہا نماز پڑھی ہم نے پیچھے

أُمَرَاءِ مِنَ الْأُمَرَاءِ فَاضْطَرَّنَا النَّاسُ فَصَلَّيْنَا بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ فَلَمَّا صَلَّيْنَا قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ كُنَّا نَتَّقِي هٰذَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ایک حاکم کے حاکموں سے سو مجبور کیا ہم کو لوگوں نے تو نماز پڑھی ہم نے دو ستونوں کے بیچ میں پھر جب پڑھ چکے فرمایا انس بن مالک نے ہم پرہیز کیا کرتے تھے دروں میں نماز پڑھنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے قرہ بن ایاس مزنی سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی صحیح ہے اور مکروہ رکھا ہے ایک قوم علماء نے صف باندھنا دروں میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور جائز رکھا ہے ایک قوم علماء نے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ

باب صف کے پیچھے اکیلا کھڑے ہونے کے بیان میں

عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ قَالَ أَخَذَ زِيَادُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ بِيَدِي وَنَحْنُ بِالرَّقَّةِ فَقَامَ بِي عَلَى الشَّيْخِ يُقَالُ لَهُ وَابِصَةُ بْنُ مَعْبَدٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ فَقَالَ زِيَادٌ حَدَّثَنِي هٰذَا الشَّيْخُ أَنَّ رَجُلًا صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ وَحْدَهُ وَالشَّيْخُ يَسْمَعُ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُعِيدَ الصَّلٰوةَ۔

روایت ہے ہلال بن یساف سے کہا پکڑا زیاد بن ابی الجعد نے ہاتھ میرا اور ہم رقہ میں تھے کہ نام ایک مقام کا ہے لے گئے مجھ کو ایک شیخ کے پاس کہ کہتے تھے ان کو وابصہ بن معبد اور رہتے قبیلہ بنی اسد سے پس کہا زیاد نے روایت کی مجھ سے اس شیخ نے کہ ایک شخص نے نماز پڑھی صف کے پیچھے اکیلے اور شیخ سنتے تھے، سو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پھر پڑھے نماز۔

ف: اور اس باب میں علی بن شیبان اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث وابصہ کی حسن ہے اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علماء سے اکیلے نماز پڑھنا پیچھے صف سے اور بولے دوبارہ پڑھے جس نے پڑھی ہو صف کے پیچھے نماز اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہا ایک قوم نے اہل علم سے کافی ہے اس کو اگر پڑھ لی اس نے اکیلے صف کے پیچھے نماز اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی کا اور مذہب ہے ایک قوم کا اہل کوفہ سے اوپر حدیث وابصہ بن معبد کے کہ کہتے ہیں جس نے اکیلے نماز پڑھی صف کے پیچھے تو اعادہ کرے انہیں میں سے ہے حماد بن ابی سلیمان اور ابن ابی لیلیٰ اور وکیع اور روایت کی ہے حدیث حصین کی ہلال بن یساف سے کئی لوگوں نے مثل روایت ابی الاحوص کے زیاد بن ابی الجعد سے کہ مروی ہے وابصہ سے اور حدیث حصین سے ثابت ہوتا ہے کہ ہلال نے پایا ہے وابصہ کو پس اختلاف کیا ہے اہل حدیث نے سو بعضوں نے کہا حدیث عمرو بن مرہ کی ہلال بن یساف سے جو مروی ہے، عمرو بن راشد سے وہ روایت کرتے ہیں وابصہ سے صحیح تر ہے اور کہا بعضوں نے حدیث حصین کی ہلال بن یساف سے وہ روایت کرتے ہیں زیاد بن ابی الجعد سے وہ وابصہ بن معبد سے صحیح تر ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ نزدیک میرے زیادہ صحیح ہے روایت ہے عمرو بن مرہ کی اس واسطے کہ مروی ہیں بہت حدیثیں ہلال بن یساف سے وہ زیاد بن ابی الجعد سے وہ وابصہ بن معبد سے، روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سے عمرو بن مرہ نے ان سے زیاد بن الجعد نے ان سے وابصہ نے کہا وابصہ نے بیان کیا ہم سے محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے ان سے عمرو بن مرہ نے ان سے ہلال بن یساف نے ان سے عمرو بن راشد نے ان سے وابصہ نے کہ ایک شخص نے نماز پڑھی صف کے پیچھے اکیلے سو حکم کیا

آنحضرت ﷺ نے اس کو دوبارہ پڑھنے کا، کہا عیسیٰ نے سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے جب کوئی نماز پڑھے صف کے پیچھے اکیلا تو پھر دوبارہ نماز پڑھے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَمَعَهُ رَجُلٌ

باب اس بیان میں جو نماز پڑھے اور ایک آدمی اس کے ساتھ ہو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهٖ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسِيْ مِنْ وَّرَائِيْ فَجَعَلَنِيْ عَنْ يَّمِيْنِهٖ۔

روایت ہے ابن عباس ؓ سے کہ فرمایا انہوں نے نماز پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات سو کھڑا ہوا میں ان کی بائیں طرف سو پکڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر میرا اور کھینچ لیا مجھ کو داہنی طرف۔

ف: اور اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس ؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ سے اور جو ان کے بعد تھے کہتے ہیں جب مقتدی اکیلا ہو تو داہنی طرف امام کے کھڑا ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي مَعَ الرَّجُلَيْنِ

باب اس شخص کے بیان میں جو دو شخصوں کی امامت کرے

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنَّا ثَلَاثَةً أَنْ يَّتَقَدَّمَنَا أَحَدُنَا۔

روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوویں ہم تین شخص تو آگے بڑھ جاوے ایک ہم میں کا۔

ف: اور اس باب میں ابن مسعود اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور حدیث سمرہ کی غریب ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ جب ہوویں تین آدمی تو دو پیچھے کھڑے ہوں امام کے، روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ انہوں نے امامت کی علقمہ اور اسود کی سو کھڑا کیا ایک کو داہنے اور دوسرے کو بائیں اور روایت کیا اس بات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کلام کیا بعض لوگوں نے اسماعیل بن مسلم میں کہ ان کا حافظہ اچھا نہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي وَمَعَهُ رِجَالٌ وَّنِسَآءٌ

باب بیان میں اس کے کہ جو امامت کرے بہت مردوں اور عورتوں کی

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلْنُصَلِّ بِكُمْ قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلٰى حَصِيْرٍ لَّنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِالْمَآءِ فَقَامَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ عَلَيْهِ أَنَا وَالْيَتِيْمُ وَرَآءَهُ

روایت ہے انس بن مالک سے کہ ان کی دادی ملیکہ نے دعوت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کھانے کی کہ پکایا تھا سو کھایا آپ ﷺ نے پھر فرمایا کھڑے ہو نماز پڑھیں ہم تمہارے ساتھ کہا انس ؓ نے سو کھڑا ہوا میں ایک بوریا اپنا کہ کالا ہو گیا تھا بہت رہنے سے دھویا میں نے اس کو پانی سے سو کھڑے ہوئے اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صف باندھی اس پر میں نے اور یتیم نے

وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلّٰى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ۔

حضرت کے پیچھے اور بڑی بی نے ہمارے پیچھے تو نماز پڑھی دو رکعت پھر پھرے۔

ف : کہا ابو عیسٰی نے حدیث انس کی صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا، کہتے ہیں جب ہو امام کے ساتھ ایک مرد ایک عورت کھڑا ہووے مرد امام کی داہنی طرف اور عورت دونوں کے پیچھے اور حجت پکڑی ہے بعضے لوگوں نے اس حدیث سے کہ جب ہووے اکیلا صف کے پیچھے تو نماز اس کی جائز ہے اور کہتے ہیں کہ وہ لڑکا جو انس رضؓ کے ساتھ تھا اس کی نماز کچھ حساب میں نہیں تو انس رضؓ گویا اکیلے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اور یہ بات نہیں اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کھڑا کیا یتیم کو انس رضؓ کے ساتھ تو معتبر سمجھا یتیم کی نماز کو اور اگر معتبر نہ جانتے تو انس رضؓ کو اپنی داہنی طرف کھڑا کرتے اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ نماز جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انس رضؓ کے گھر میں پڑھی نفل تھے کہ برکت کے لیے پڑھی آپ نے، مترجم کہتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جماعت نفل میں بھی جائز ہے اور خصوصیت رمضان کی بھی نہیں کہ یہ واقعہ غیر رمضان کا ہے اور حلبی نے شرح وقایہ کے حاشیہ میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔

بَابُ مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ

باب اس بیان میں کہ امامت کا مستحق کون شخص ہے اور امامت کس کی بہتر ہے

عَنْ اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيَّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوْا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِي الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَكْبَرُهُمْ سِنًّا وَلَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ اِلَّا بِاِذْنِهِ۔

روایت ہے اوس بن ضمعج سے کہا سنا میں نے ابا مسعود انصاری سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کرے قوم کی جو سب سے زیادہ پڑھتا ہو کتاب اللہ یعنی قرآن مجید اور اگر قرارت میں برابر ہوں تو جو سب سے زیادہ جانتا ہو سنت یعنی حدیث پھر اگر سنت میں برابر ہوں تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو پھر اگر ہجرت میں برابر ہوں تو جس کا سن بڑا ہو اور مقتدی نہ بنایا جاوے مرد اپنی حکومت کی جگہ میں یعنی جو شخص کہیں حکومت رکھتا ہو یا اپنے گھر میں ہو تو دوسرا شخص اس کی امامت نہ کرے اور نہ بیٹھے کوئی کسی کی مسند اور عزت کی جگہ میں اس کے گھر میں مگر اس کے حکم سے۔

ف : اور محمود نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ ابن نمیر نے اکبرہم کے عوض اقدمہم سناً کہا اور مطلب دونوں کا ایک ہے اور اس باب میں ابی سعید اور انس بن مالک اور مالک بن حویرث اور عمرو بن سلمہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابو سعید کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہتے ہیں مستحق امامت کا وہی ہے جو قرآن خوب جانتا ہو اور حدیث سے خوب واقف ہو اور کہتے ہیں صاحب خانہ مستحق ہے امامت کا اور کہا بعضوں نے جب اجازت دے صاحب خانہ امامت کرے اور فرمایا احمد بن حنبل نے کہ یہ جو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مقتدی نہ بنایا جاوے کوئی آدمی اپنے گھر میں اور نہ بیٹھے کوئی شخص اس کی مسند پر مگر اس کی اجازت سے تو یقین رکھتا ہوں میں کہ جب اجازت دی اس نے تو جائز ہو گئی دونوں باتیں یعنی امامت اور بیٹھنا

کسی میں مضائقہ نہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ اِذَا اَمَّ اَحَدُکُمُ النَّاسَ فَلْیُخَفِّفْ

باب اس بیان میں کہ جب امامت کرے کوئی تم میں کا تو تخفیف کرے قرأت میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّ اَحَدُکُمُ النَّاسَ فَلْیُخَفِّفْ فَاِنَّ فِیْهِمُ الصَّغِیْرَ وَالْکَبِیْرَ وَالضَّعِیْفَ وَالْمَرِیْضَ فَاِذَا صَلّٰی وَحْدَهٗ فَلْیُصَلِّ کَیْفَ یَشَآءُ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امامت کرے کوئی تم میں کا آدمیوں کی تو تخفیف کرے قرأت میں کہ اس میں چھوٹا بھی ہے اور بوڑھا بھی ہے اور ضعیف اور بیمار بھی اور جب پڑھے اکیلا تو جیسے چاہے پڑھے۔

ف: اور اس باب میں عدی بن حاتم اور انسؓ اور جابر بن سمرہ اور مالک بن عبداللہ اور ابی واقد اور عثمان بن ابی العاص اور ابی مسعود اور جابر بن عبداللہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے، کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا اختیار کرتے ہیں کہ دراز نہ کرے امام نماز کو خوفِ مشقت سے بنظرِ ضعیف اور بوڑھے اور مریض کے اور ابوالزناد کا نام عبداللہ بن ذکوان ہے اور اعرج عبدالرحمٰن بن ہرمز مدینی ہیں کنیت ان کی ابوداؤد ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَخَفِّ النَّاسِ صَلٰوةً فِیْ تَمَامٍ

روایت ہے انس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ ہلکی نماز پڑھنے والے تھے اور بہت پوری یعنی حالتِ امامت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرأت تھوڑی کرتے مگر رکوع وسجدہ بخوبی تمام ہوتا۔

ف: اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَحْرِیْمِ الصَّلٰوةِ وَتَحْلِیْلِهَا

باب، بیان میں تحریم نماز اور تحلیل اس کی کے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِیْمُهَا التَّکْبِیْرُ وَتَحْلِیْلُهَا التَّسْلِیْمُ وَلَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِالْحَمْدِ وَسُوْرَةٍ فِیْ فَرِیْضَةٍ اَوْ غَیْرِهَا۔

روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنجی نماز کی طہارت ہے اور تحریم اس کی تکبیر اور تحلیل اس کی سلام پھیرنا ہے اور اس کی تو نماز ہی نہیں جو نہ پڑھے الحمد اور سورۃ فرض نماز ہو یا سوا اس کے۔

ف: اور اس باب میں علیؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے اور حدیث علی بن ابی طالب کی بہت عمدہ ہے اسناد کی رو سے اور زیادہ صحیح ہے۔ ابی سعید کی حدیث سے اور لکھ چکے ہم اس حدیث کو کتاب الوضو میں اور اسی پر عمل ہے صحابہ کا اور جو ان کے بعد تھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ تحریم نماز کی تکبیر ہے اور آدمی داخل نہیں ہوتا نماز میں مگر تکبیر سے کہا ابوعیسیٰ نے سنا میں نے ابوبکر محمد بن ابان سے فرماتے تھے سنا میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے فرماتے تھے اگر شروع کرے آدمی نوّے ناموں سے اللہ کے نماز کو اور تکبیر نہ کہے تو جائز نہ ہوگی۔ اور اگر حدث کرے سلام سے پہلے تو حکم کرتا ہوں میں کہ وضو کرے پھر پھرے اپنے مکان کی طرف اور سلام پھیرے اور نماز اس کی اپنے حال پر ہے یعنی اس میں کچھ خلل نہیں آیا اور نام ابونضرہ کا منذر

بن مالک بن قطعہ ہے، مترجم کہتا ہے تکبیر اولیٰ کو نماز کی تحریم فرمایا یعنی اس سے کھانا پینا اور سب مفسدات نماز حرام ہوجاتے ہیں اور تحریم کے معنی ہیں حرام کرنا کسی چیز کا، سلام کو تحلیل فرمایا کہ اس سے وہ سب کام حلال ہوجاتے ہیں اور تحلیل کے معنی حلال کرنا ہے۔

بَابُ فِیْ نَشْرِ الْاَصَابِعِ عِنْدَ التَّکْبِیْرِ — باب بیان میں انگلیاں کھلی رکھنے کے تکبیر اولیٰ کے وقت

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَبَّرَ لِلصَّلٰوةِ نَشَرَ اَصَابِعَهٗ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا رسول اللہ علیہ وسلم جب تکبیر اولیٰ کہتے نماز کی خوب کھلے رکھتے انگلیاں اپنی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوہریرہؓ کی روایت کی ہے کتنے لوگوں نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے سعید بن سمعان سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھنے لگتے بلند کرتے دونوں ہاتھ خوب کھینچ کر اور یہ روایت زیادہ صحیح ہے یحییٰ بن یمان کی روایت سے اور خطا کی ابن یمان نے اس روایت میں۔

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوةِ رَفَعَ یَدَیْهِ مَدًّا

روایت ہے سعید بن سمعان سے کہا سنا میں نے ابا ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے نماز کو اٹھاتے دونوں ہاتھ خوب کھول کر۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے کہا عبداللہ نے اور یہ زیادہ صحیح ہے یحییٰ بن یمان کی حدیث سے اور یحییٰ بن یمان کی حدیث میں خطا ہے۔

بَابُ فِیْ فَضْلِ التَّکْبِیْرَةِ الْاُوْلٰی۔ — باب تکبیر اولیٰ کی فضیلت میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی لِلّٰهِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا فِیْ جَمَاعَةٍ یُدْرِكُ التَّکْبِیْرَةَ الْاُوْلٰی کُتِبَ لَهٗ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے نماز پڑھی چالیس دن جماعت سے خالص اللہ کے واسطے کہ پاتا رہا تکبیر اولیٰ لکھی جاویں اس کے لیے دو نجاتیں ایک نجات دوزخ سے دوسری نفاق سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے مروی ہے یہ حدیث انسؓ سے موقوفاً بھی اور ہم نہیں جانتے کہ کسی نے اسے مرفوع کیا ہو مگر جو کہ روایت کیا سلم بن قتیبہ نے طعمہ بن عمرو سے اور مروی ہے یہ حبیب بن ابی حبیب بجلی سے وہ روایت کرتے ہیں انس بن مالک سے انہیں کا قول روایت کیا ہم سے ہناد نے وکیع سے انہوں نے خالد طہمان سے انہوں نے حبیب بن ابی حبیب بجلی سے انہوں نے انس بن مالک سے قول انس بن مالک کا اور نہیں مرفوع کیا اس کو اور روایت کیا اسماعیل بن عیاش نے اس حدیث کو عمارہ بن غزیہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے عمر بن خطاب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کی اور یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور مرسل ہے یعنی بیچ میں ایک راوی چھوٹ گیا ہے کہ عمارہ بن غزیہ نے نہیں پایا انس بن مالک کو۔

بَابُ مَا یَقُوْلُ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ — باب افتتاح نماز کی دعاؤں کا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ بِاللَّيْلِ كَبَّرَ ثُمَّ يَقُولُ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ثُمَّ يَقُولُ اللهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا ثُمَّ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ۔

جب کھڑے ہوتے نماز کو تکبیر کہتے پھر کہتے سبحانک سے غیرک تک اور معنی اس کے یہ ہیں پاک ہے تو اللہ سب تعریف تجھی کو ہے اور بڑی برکت کا نام ہے تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور کوئی معبود نہیں سوا تیرے پھر کہتے اللہ اکبر کبیرًا یعنی اللہ بہت بڑا ہے نہایت بڑائی والا، پھر کہتے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ سننے والے جاننے والے کے ساتھ شیطان راندہ ہوئے سے اس کے وسواس اور تکبر اور سحر سے۔

ف: اور اس باب میں علی اور عبداللہ بن مسعود اور عائشہؓ اور جابر اور جبیر بن مطعم اور ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوسعید کی زیادہ مشہور ہے اس باب میں اور تمسک کیا ہے ایک قوم نے اہلِ علم سے اس حدیث سے اور بہت لوگ کہتے ہیں کہ مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یہ دعا پڑھے، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ اور معنی ان کلمات کے بھی اُوپر گزرے اور ایسا ہی مروی ہے عمر بن خطاب اور عبداللہ بن مسعود سے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہلِ علم کا تابعین وغیرہ سے اور کلام کیا ہے اسناد میں حدیث ابی سعید کے اور یحییٰ بن سعید کلام کرتے تھے علی بن علی میں اور احمد کہتے تھے یہ حدیث صحیح نہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے فرمایا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب شروع کرتے نماز تو پڑھتے سبحانک سے آخر تک یعنی پاک ہے تو اے اللہ اور سب تعریف تجھ کو ہے اور بڑی برکت کا نام ہے تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور کوئی معبود نہیں سوائے تیرے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور کلام کیا گیا ہے حارثہ کے حافظہ میں اور ابوالرجال کا نام محمد بن عبدالرحمٰن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْجَهْرِ بِبِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

باب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے ترکِ جہر میں

عَنِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ سَمِعَنِي أَبِي وَأَنَا فِي الصَّلٰوةِ أَقُولُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ فَقَالَ لِي أَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ إِيَّاكَ وَالْحَدَثَ قَالَ وَلَمْ أَرَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَبْغَضَ إِلَيْهِ الْحَدَثُ فِي الْإِسْلَامِ يَعْنِي مِنْهُ وَقَالَ قَدْ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے عبداللہ بن مغفل کے بیٹے سے کہا سُنا میرے باپ نے مجھ کو نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم زور سے پڑھتے سو فرمایا اے بیٹے یہ تو نئی بات نکلی ہے اور بہت بچ تو نئی بات سے اور کہا ابن عبداللہ نے میں نے کسی کو نہیں دیکھا دشمن نئی بات نکالنے کا اسلام میں ان سے زیادہ اصحابِ رسولؐ میں اور کہا ان کے باپ نے میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور

وَمَعَ اَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَلَمْ اَسْمَعْ اَحَدًا مِنْهُمْ یَقُوْلُهَا فَلَا تَقُلْهَا اِذَا اَنْتَ صَلَّیْتَ فَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

عثمانؓ کے ساتھ سو نہیں سُنا میں نے ان میں سے کسی کو کہ پڑھتے ہوں بسم اللہ آواز سے سو تو بھی نہ پڑھ بلکہ جب نماز پڑھے تو شروع کر قرأت کو الحمد للہ رب العالمین سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن مغفل کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا انہیں میں ہیں ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ وغیرہ اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کہ تجویز نہیں کرتے زور سے پڑھنا بسم اللہ کا اور کہتے ہیں چپکے سے پڑھ لیوے اپنے دل میں۔

بَابُ مَنْ رَاٰی الْجَهْرَ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب بسم اللہ کے جہر میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَفْتَتِحُ صَلٰوتَهٗ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے نماز کو یعنی قرأت کو بسم اللہ الرحمن الرحیم سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے نہیں اسناد اس کی خوب قوی اور قائل ہوئے ہیں اس کے کئی علماء صحابہ سے ان میں ہیں ابی ہریرہؓ اور ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ اور ابن زبیر اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے تجویز کرتے ہیں پکار کر بسم اللہ پڑھنے کو اور یہی کہتے ہیں شافعی اور اسماعیل بن حماد اور وہ سلیمان کے بیٹے ہیں اور ابوخالد والبی کا نام ہرمز ہے اور وہ کوفی ہیں۔

بَابٌ فِیْ اِفْتِتَاحِ الْقِرَاءَةِ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

باب قرأت شروع کرنے کا الحمد للہ رب العالمین سے

عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ یَفْتَتِحُوْنَ الْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

روایت ہے انس سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ سب شروع کرتے قرأت الحمد للہ رب العالمین سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے، صحیح ہے اور اسی پر عمل تھا علماء صحابہ اور تابعین کا اور جو ان کے بعد تھے سب شروع کرتے تھے قرأت الحمد للہ رب العالمین سے اس طرح پر ہے کہ قرأت سورۃ فاتحہ اور سورتوں سے پہلے ہوتی ہے نہ یہ کہ وہ لوگ زور سے نہ پڑھتے ہوں اور شافعی ہمیشہ شروع کرتے تھے بسم اللہ الرحمن الرحیم سے اور تجویز کیا انہوں نے کہ پکار کر پڑھے بسم اللہ جب پکار کر کرے قرأت۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّهٗ لَا صَلٰوةَ اِلَّا بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ

باب اس بیان میں کہ نماز نہیں ہوتی بغیر فاتحۃ الکتاب کے

(عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَاْ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ)

روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز ہی نہیں جو نہ پڑھے سورۂ فاتحہ۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہؓ اور عائشہؓ اور انسؓ اور ابی قتادہ اور عبداللہ بن عمرو سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عبادہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ کا جیسے عمر بن خطاب اور جابر بن عبداللہ اور عمران بن

حصین وغیرہ ہیں کہتے ہیں کہ نہیں درست ہوتی نماز بغیر فاتحۃ الکتاب کے اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی التَّامِیْنِ
باب آمین کے بیان میں

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَءَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ وَقَالَ آمِیْنَ وَمَدَّ بِہَا صَوْتَہٗ۔

روایت ہے وائل بن حجر سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھا انہوں نے غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پھر کہی آمین خوب لمبی کر کے آواز اپنی۔

ف: اور اس باب میں علی اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث وائل بن حجر کی حسن ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا علماء صحابہ اور تابعین سے اور جو ان کے بعد تھے تجویز کرتے ہیں کہ بلند کرے آدمی اپنی آواز کو آمین کے ساتھ اور چپکے سے نہ کہے اسے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا، اور روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو سلمہ بن کہیل سے انہوں نے حجر ابی العنبس سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے اپنے باپ وائل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پھر کہا آمین اور چپکے سے کہا آمین کو، کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے حدیث سفیان کی زیادہ صحیح ہے حدیث شعبہ سے اس باب میں اور خطا کی شعبہ نے کئی مقام میں اس حدیث کے، ایک تو کہا حجر ابی العنبس اور وہ حجر بن العنبس ہے اور کنیت ان کی ابا السکن ہے اور زیادہ کیا اس میں عن علقمہ بن وائل اور نہیں ہے اس میں عن علقمہ، اور وہ تو حجر بن العنبس عن وائل بن حجر ہے اور کہا وَخَفَضَ بِہَا صَوْتَہٗ اور وہاں مَدَّ بِہَا صَوْتَہٗ ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور پوچھا میں نے ابا زرعہ سے حال اس حدیث کا سو کہا حدیث سفیان کی زیادہ صحیح ہے اور روایت کیا علاء بن صالح اسدی نے سلمہ بن کہیل سے مانند روایت سفیان کی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث کی ہم سے ابو بکر محمد بن ابان نے انہوں نے عبد اللہ بن نمیر سے انہوں نے علاء بن صالح اسدی سے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے حجر بن عنبس سے انہوں نے وائل بن حجر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسی حدیث سفیان کی ہے سلمہ بن کہیل سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ التَّامِیْنِ
باب آمین کی فضیلت کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّہٗ مَنْ وَافَقَ تَاْمِیْنُہٗ تَاْمِیْنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کہ جس کی آمین برابر ہو جاوے ملائکہ کی آمین سے بخشے جاویں گے اگلے گناہ اس کے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی السَّکْتَتَیْنِ
باب بیان میں دو سکتوں کے یعنی دو بار چپ رہنے کے

عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَۃَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَۃَ قَالَ سَکْتَتَانِ حَفِظْتُہُمَا عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

روایت ہے سعید سے وہ روایت کرتے ہیں قتادہ سے وہ حسن سے وہ سمرہ سے کہا سمرہ نے دو سکتے یاد کیے ہیں میں نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ حَفِظْنَا سَكْتَةً فَكَتَبْنَا إِلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَكَتَبَ أُبَيٌّ أَنْ حَفِظَ سَمُرَةُ قَالَ سَعِيْدٌ فَقُلْنَا لِقَتَادَةَ مَا هَاتَانِ السَّكْتَتَانِ قَالَ إِذَا دَخَلَ فِيْ صَلٰوتِهٖ وَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَإِذَا قَرَأَ وَلَا الضَّالِّيْنَ قَالَ وَكَانَ يُعْجِبُهٗ إِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ أَنْ يَسْكُتَ حَتّٰى يَتَرَادَّ إِلَيْهِ نَفَسُهٗ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اعتراض کیا اس پر عمران بن حصین نے اور کہا ہم نے تو یاد کیا ہے ایک ہی سکتہ سو لکھا ہم نے ابی بن کعب کو مدینہ میں سو جواب لکھا ابی نے کہ یاد رکھا ہے سمرہ نے کہا سعید نے کہا ہم نے قتادہ سے کب ہوتے تھے وہ سکتے؟ کہا جب داخل ہوتے نماز میں یعنی تکبیر اولی کے بعد اور جب فارغ ہوتے قرأت سے پھر کہا بعد اس کے اور جب کہتے ولا الضالین یعنی جب بھی ایک سکتہ ہوتا کہا راوی نے اور پسند آتا تھا ان کو جب فارغ ہوتے قرأت سے چپ رہنا یہاں تک کہ ٹھہر جاوے سانس۔

ف: اور اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث سمرہ کی حسن ہے اور یہی قول ہے کئی لوگوں کا اہل علم سے کہ مستحب جانتے ہیں امام کے لیے سکتہ کرنا بعد شروع کرنے نماز کے اور بعد فراغ قرأت کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق اور ہمارے اصحاب کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ وَضْعِ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلٰوةِ

باب نماز میں سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنے کے بیان میں

عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَأْخُذُ شِمَالَهٗ بِيَمِيْنِهٖ۔

روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امامت کرتے تھے ہماری سو پکڑتے تھے اپنا بایاں ہاتھ داہنے ہاتھ سے۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے وائل بن حجر سے اور غطیف بن حارث اور ابن عباس اور ابن مسعود اور سہل بن سہل سے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ہلب کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ اور تابعین سے اور جو بعد ان کے تھے کہتے تھے کہ رکھے ہاتھ داہنا اپنا بائیں پر نماز میں اور کہا بعضوں نے کہ رکھے ان دونوں کو ناف کے اوپر اور کہا بعضوں نے رکھے ناف کے نیچے اور یہ سب جائز ہے ان کے نزدیک اور ہلب کا نام یزید بن قنافہ طائی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيْرِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب اللہ اکبر کہنے کے بیان میں رکوع اور سجدے کے وقت

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ خَفْضٍ وَرَفْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُوْدٍ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تھے ہر جھکنے کے وقت یعنی رکوع یا سجدے میں جاتے وقت یا اٹھنے کے وقت اور کھڑے ہوتے اور بیٹھتے، اور ابوبکر اور عمرؓ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہؓ اور انس اور ابن عمر اور ابی مالک اشعری اور ابی موسٰی اور عمران بن حصین اور

وائل بن حجر اور ابن عباس سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن مسعود کی حسن ہے اور صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا جیسے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی وغیرہ ہیں اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے اور عامہ فقہا اور علماء سے

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَبِّرُ وَهُوَ يَهْوِىْ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے جھکتے وقت یعنی رکوع و سجدے کی طرف۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے علماء صحابہ اور تابعین کا اور جو بعد ان کے تھے، کہتے ہیں تکبیر کہے آدمی جھکتے وقت رکوع اور سجدے ہیں۔

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ

باب دونوں ہاتھ اٹھانے کے بیان میں رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِىَ مَنْكِبَيْهِ وَاِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَزَادَ ابْنُ اَبِىْ عُمَرَ فِىْ حَدِيْثِهٖ وَكَانَ لَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب شروع کرتے نماز اٹھاتے دونوں ہاتھ یہاں تک کہ برابر ہو جاتے دونوں شانوں کے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اور زیادہ کیا ابن ابی عمر نے اپنی روایت میں کہ نہیں اٹھاتے تھے درمیان دونوں سجدوں کے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے روایت کی ہم سے فضل بن صباح بغدادی نے ان سے سفیان بن عیینہ نے ان سے زہری نے اسی اسناد سے مانند حدیث ابن عمرؓ کے اور اس باب میں عمر اور علی اور وائل ابن حجر اور مالک بن حویرث اور انس اور ابی ہریرہؓ اور ابی حمید اور ابی اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ابی قتادہ اور ابی موسیٰ اور جابر اور عمیر لیثی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں بعض علماء صحابہ جیسے ابن عمر اور جابر بن عبد اللہ اور ابو ہریرہؓ اور انسؓ اور ابن عباسؓ اور عبد اللہ بن زبیر وغیرہ اور تابعین سے حسن بصری اور عطاء اور طاؤس اور مجاہد اور نافع اور سالم بن عبد اللہ اور سعید بن جبیر وغیرہم اور یہی کہتے ہیں عبد اللہ بن مبارک اور شافعیؒ اور احمد اور اسحاق اور کہا عبد اللہ بن مبارک نے ثابت ہوئی ہے حدیث اس شخص کی جو رفع یدین کرتا ہے اور ذکر کیا حدیث زہری کو سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے اور نہیں ثابت ہوئی حدیث ابن مسعود کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے مگر پہلی بار یعنی تکبیر اولیٰ کے وقت، روایت کی ہم سے یہ بات احمد بن عبدہ آملی نے ان سے وہب بن زمعہ نے ان سے سفیان بن عبد الملک نے ان سے عبد اللہ بن مبارک نے۔

عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُصَلِّىْ بِكُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ اِلَّا فِىْ اَوَّلِ مَرَّةٍ۔

روایت ہے علقمہ سے کہا علقمہ نے کہا عبد اللہ بن مسعود نے کیا نہ پڑھوں میں تمہارے واسطے نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر نماز پڑھی اور نہ اٹھائے اپنے دونوں ہاتھ مگر پہلی بار میں یعنی تکبیر اولیٰ کے وقت۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے براء بن عازب سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے اور یہی کہتے ہیں اہل علم صحابہ اور تابعین سے اور یہی قول ہے سفیان اور اہل کوفہ کا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي وَضْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ فِي الرُّكُوعِ

باب دو ہاتھ گھٹنوں پر رکھنے کے بیان میں وقت رکوع کے

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ قَالَ لَنَا عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ إِنَّ الرُّكَبَ سُنَّةٌ لَكُمْ فَخُذُوا بِالرُّكَبِ۔

روایت ہے ابی عبدالرحمٰن سلمی سے کہا انہوں نے کہا ہم کو عمر بن خطاب نے کہ زانو پکڑنا سنت ہے واسطے تمہارے پس پکڑو زانو یعنی رکوع میں۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے سعد اور انس اور ابی حمید اور ابی اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ابی مسعود سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ اور تابعین کا اور جو بعد ان کے تھے۔ نہیں اس میں اختلاف مگر جو مروی ہے ابن مسعود سے اور بعض ان کے اصحاب سے کہ وہ تطبیق کرتے تھے اور وہ منسوخ ہے، اہل علم کے نزدیک کہا سعد بن ابی وقاص نے ہم ایسا کرتے تھے پھر منع ہوا ہم کو اور حکم ہوا کہ ہاتھ رکھیں زانوؤں پر، روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے ابو عوانہ سے انہوں نے ابو یعفور سے انہوں نے مصعب بن سعد سے انہوں نے اپنے باپ سعد سے اس بات کو، **مترجم** کہتا ہے تطبیق کہتے ہیں دونوں ہاتھ جوڑ کر زانوؤں کے اندر دبا لینے کو اور یہ اول اسلام میں تھی اس کے بعد منسوخ ہوئی، اب رکوع میں حکم ہے ہاتھ گھٹنوں پر رکھے۔

بَابُ مَا جَآءَ أَنَّهُ يُجَافِي يَدَيْهِ عَنْ جَنْبَيْهِ فِي الرُّكُوعِ

باب دونوں ہاتھ پسلیوں سے دور رکھنے کے بیان میں رکوع کے وقت

عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوا صَلٰوةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكَعَ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ كَأَنَّهُ قَابِضٌ عَلَيْهِمَا وَوَتَّرَ يَدَيْهِ فَنَحَّاهُمَا عَنْ جَنْبَيْهِ۔

روایت ہے عباس بن سہل سے کہا جمع ہوئے ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ سو ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا پس کہا ابو حمید نے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی، تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا سو رکھا دونوں ہاتھوں کو زانوؤں پر گویا وہ پکڑے ہوئے تھے ان کو اور کمان کی زہ بنایا دونوں ہاتھوں کو اپنے اور دور رکھا طرفِ پسلیوں سے۔

ف: اور اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے اہل علم نے کہ دور رکھے آدمی دونوں ہاتھوں کو پسلیوں سے رکوع اور سجود میں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّسْبِيْحِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

باب بیان میں رکوع و سجود کی تسبیح کے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَكَعَ اَحَدُكُمْ فَقَالَ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوْعُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ وَاِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ۔

روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رکوع کرے کوئی تم میں کا تو کہے رکوع میں سبحان ربی العظیم تین بار سو تمام ہو گیا رکوع اس کا اور یہ ادنیٰ درجہ ہے اور جب سجدہ کرے اور کہا سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ تین مرتبہ تو تمام ہو گیا سجدہ اس کا اور یہ ادنیٰ درجہ ہے۔

ف: اور اس باب میں حذیفہ اور عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے کہا ابن مسعود کی حدیث کی اسناد متصل نہیں اس لیے کہ عوف بن عبداللہ بن عتبہ نے نہیں ملاقات کی ابن مسعود سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا دوست رکھتے ہیں کہ کم نہ کرے کوئی آدمی رکوع اور سجدے میں تین تسبیح سے اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ مستحب ہے امام کو پانچ تسبیحیں کہنا کہ پاویں مقتدی لوگ تین تسبیحیں اور ایسا ہی کہا اسحاق بن ابراہیم نے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَمَا اَتٰى عَلٰى اٰيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ وَسَاَلَ وَمَا اَتٰى عَلٰى اٰيَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ۔

روایت ہے حذیفہ سے کہ انہوں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو کہتے تھے حضرت اپنے رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدے میں سبحان ربی الاعلیٰ اور جب آتے آیت رحمت پر تو ٹھہرتے اور سوال کرتے اور جب آتے آیتِ عذاب پر تو ٹھہرتے اور پناہ مانگتے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے ان سے شعبہ نے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب بیان میں قرأت منع ہونے کے رکوع اور سجدے میں

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي الرُّكُوْعِ۔

روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ریشمی کپڑا پہننے سے اور کسم کے رنگے ہوئے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے۔

ف: اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے اور یہی قول ہے علماء صحابہ کا اور جو ان کے بعد تھے مکروہ کہا ہے قرآن پڑھنا رکوع اور سجدے میں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْمَنْ لَّا يُقِيْمُ صُلْبَهٗ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب بیان میں اس شخص کے جو پیٹھ سیدھی نہ کرے رکوع اور سجدے میں یعنی بخوبی نہ ٹھہرے

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوۃٌ لَا یُقِیْمُ الرَّجُلُ فِیْہَا یَعْنِیْ صُلْبَہٗ فِی الرُّکُوْعِ وَفِی السُّجُوْدِ۔

روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ کام نہیں آتی نماز اس کی جو سیدھا نہ کرے اس میں یعنی پیٹھ کو سجدے اور رکوع میں۔

ف: اس باب میں علی بن شیبان اور انسؓ اور ابو ہریرہؓ اور رفاعہ زرقی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ کا اور جو ان کے بعد تھے، ضرور جانتے ہیں کہ سیدھا کرے آدمی پشت کو رکوع و سجود میں اور کہا شافعی، احمد اور اسحاق نے جو سیدھا نہ کرے پیٹھ کو رکوع اور سجدے میں تو نماز اس کی فاسد ہے اس حدیث کی رو سے کہ فرمایا حضرتؐ نے نہیں درست ہے نماز اس کی جو سیدھا نہ کرے پیٹھ کو رکوع اور سجدے میں اور ابو معمر کا نام عبداللہ بن سخبرہ ہے اور ابو مسعود انصاری بدری کا نام عقبہ بن عمرو ہے۔

بَابُ مَا یَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا رَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ

باب اس بیان میں کہ جب سر اٹھاوے رکوع سے تو کیا پڑھے؟

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْأَ مَا بَیْنَہُمَا وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ۔

روایت ہے علیؓ بن ابی طالب سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سر اٹھاتے رکوع سے تو سمع اللہ سے بعدُ تک پڑھتے اور معنی اس کے یہ ہیں سنی اللہ نے اس کی بات جس نے تعریف کی اسکی اے رب ہمارے تجھی کو تعریف ہے آسمان زمین بھر کی اور جو ان دونوں کے بیچ میں ہے اور جتنی چاہے تو بعد اس کے۔

ف: اور اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس اور ابن ابی اوفیٰ اور جحیفہ اور ابی سعید سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے علی کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں شافعی کہ اسی دعا کو پڑھے فرض اور نفل میں اور کہا بعض اہل کوفہ نے یہ نفل میں پڑھے فرض میں نہیں۔

بَابٌ مِنْہُ اٰخَرُ

دوسرا باب اسی بیان میں

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ فَاِنَّہٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُہٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِکَۃِ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو کہو ربنا ولک الحمد سو جس کا کہنا برابر ہو گیا فرشتوں کے کہنے سے بخشے جاویں گے اس کے اگلے گناہ۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ سے اور جو بعد ان کے تھے کہ کہے سمع اللہ لمن حمدہ اور کہے جو پیچھے اس کے ہے ربنا ولک الحمد اور یہی کہتے ہیں احمد کہا ابن سیرین وغیرہ نے کہے جو امام کے پیچھے ہے۔ سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد جیسا کہتا ہے امام اور یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ وَضْعِ الرُّکْبَتَیْنِ قَبْلَ الْیَدَیْنِ فِی السُّجُوْدِ

باب بیان میں زانو رکھنے کے ہاتھوں سے پہلے سجدہ میں

عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ قَالَ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ یَضَعُ رُکْبَتَیْہِ قَبْلَ یَدَیْہِ وَاِذَا نَھَضَ رَفَعَ یَدَیْہِ قَبْلَ رُکْبَتَیْہِ۔

روایت ہے وائل بن حجر سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سجدہ کرنے تو رکھتے دونوں زانو اپنے ہاتھوں سے پہلے یعنی زمین پر اور جب اٹھتے تو اٹھاتے ہاتھ زانو سے پہلے۔

ف: اور زیادہ کیا حسن بن علی نے اپنی روایت میں کہا یزید بن ہارون نے اور نہیں روایت کی شریک نے عاصم بن کلیب سے مگر یہی حدیث کہا یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی یہ حدیث اس نے سوا شریک کے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ رکھے آدمی زانو اپنے پہلے ہاتھ رکھنے سے اور جب اٹھے تو اٹھاوے ہاتھ اپنے پیشتر زانوؤں سے اور روایت کیا ہمام نے عاصم سے اس حدیث کو مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس میں وائل بن حجر کا۔

بَابٌ اٰخَرُ مِنْہُ

دوسرا باب اسی بیان میں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَعْمِدُ اَحَدُکُمْ فَیَبْرُکُ فِیْ صَلٰوتِہٖ بَرْکَ الْجَمَلِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا قصد کرتا ہے ایک تم میں کا سو بیٹھ جاتا ہے اپنی نماز میں جیسے بیٹھتا ہے اونٹ یعنی ہاتھ زمین پر پہلے رکھ دینا سجدے کے وقت میں اس کو بہت مشابہت دی اونٹ کے بیٹھنے سے کہ وہ بھی پہلے آگے کے پیروں کو بیٹھنے کے لئے جھکاتا ہے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے ابوہریرہؓ کی حدیث غریب ہے اور نہیں پہچانتے ہم اس کو روایت سے ابی الزناد کی مگر اسی سند سے اور مروی ہے یہ حدیث عبداللہ بن سعید مقبری سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبداللہ بن سعید مقبری کو ضعیف کہا ہے یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِی السُّجُوْدِ عَلَی الْجَبْھَۃِ وَالْاَنْفِ

باب پیشانی اور ناک پر سجدہ کرنے کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدٍ السَّاعِدِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا سَجَدَ اَمْکَنَ اَنْفَہٗ وَجَبْھَتَہُ الْاَرْضَ وَنَحّٰی یَدَیْہِ عَنْ جَنْبَیْہِ وَوَضَعَ کَفَّیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ۔

روایت ہے ابی حمید ساعدی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے خوب جماتے اپنی ناک اور پیشانی کو زمین میں اور دور رکھتے ہاتھوں کو پسلیوں سے اور رکھتے ہتھیلیاں زمین پر دونوں شانوں کے مقابل۔

ف: اور اس باب میں ابن عباس اور وائل بن حجر اور ابی سعید سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی حمید کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ سجدہ کرے آدمی پیشانی اور ناک پر سو اگر سجدہ کیا فقط پیشانی پر اور ناک نہ لگائے تو کہا ایک قوم نے علماء سے کافی ہے اس کو اور کہا اور لوگوں نے کہ کافی نہیں ہوتا جب تک سجدہ نہ کرے پیشانی اور ناک دونوں پر۔

بَابُ مَاجَآءَ اَيْنَ يَضَعُ الرَّجُلُ وَجْهَهُ اِذَا سَجَدَ

باب اس بیان میں جب سجدہ کرے آدمی تو منہ کہاں رکھے؟

عَنْ اَبِي اِسْحَاقَ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَيْنَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ وَجْهَهُ اِذَا سَجَدَ فَقَالَ بَيْنَ كَفَّيْهِ۔

روایت ہے ابی اسحاق سے کہا پوچھا میں نے براء بن عازب سے کہاں رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ جب سجدہ کرتے تو جواب دیا انہوں نے کہ دونوں ہتھیلیوں کے بیچ میں۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے وائل بن حجر اور ابی حمید سے اور روایت براء کی حسن ہے غریب ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے علماء نے ہاتھ کانوں کے پاس رہیں۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي السُّجُوْدِ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْضَاءٍ

باب اس بیان میں کہ سجدہ سات عضو پر ہوتا ہے

عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَهُ سَبْعَةُ اٰرَابٍ وَجْهُهُ وَكَفَّاهُ وَرُكْبَتَاهُ وَقَدَمَاهُ۔

روایت ہے عباس بن عبد المطلب سے کہ سُنا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جب سجدہ کرتا ہے بندہ، سجدہ کرتے ہیں اس کے ساتھ سات جوڑ یعنی سات عضو منہ اس کا اور دونوں ہتھیلیاں اور دونوں گھٹنے اور دونوں قدم اس کے۔

ف: اور اس باب میں ابن عباس اور ابی ہریرہؓ اور جابر اور ابو سعید سے روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے ان کا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّسْجُدَ عَلٰى سَبْعَةِ اَعْضَاءٍ وَلَا يَكُفَّ شَعْرَهُ وَلَا ثِيَابَهُ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا حکم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرنے کا سات عضو پر اور حکم ہوا کہ بال اور کپڑے نہ اٹھاویں یعنی سجدے کے وقت۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّجَافِيْ فِي السُّجُوْدِ

باب سجدے میں اعضاء الگ الگ رکھنے کے بیان میں

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَقْرَمَ الْخُزَاعِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ اَبِيْ بِالْقَاعِ مِنْ نَمِرَةَ فَمَرَّتْ رَكَبَةٌ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ يُصَلِّيْ قَالَ فَكُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰى عُفْرَتَيْ اِبْطَيْهِ اِذَا سَجَدَ وَاَرٰى بَيَاضَهُ۔

روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ بن اقرم الخزاعی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا میں تھا اپنے باپ کے ساتھ قاع میں کہ چٹیل زمین کو بولتے ہیں بمقام نمرہ میں پس گزرے کچھ سوار یکایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے نماز پڑھتے تھے اور میں نظر کرتا تھا ان کی بغلوں کی سفیدی کو جب سجدہ کرتے تھے اور دیکھتا تھا چمک اس کی۔

ف: اور اس باب میں ابن عباس اور ابن بحینہ اور جابر اور احمر بن جزء اور میمونہ اور ابی حمید اور ابی اسید اور ابی مسعودؓ اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور براء بن عازب اور عدی بن عمیرہ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث عبد اللہ بن

بن اقرم کی حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر داؤد بن قیس کی روایت سے اور نہیں جانتے عبداللہ بن اقرم سے کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے اس حدیث کے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور احمد بن جزء ایک مرد ہیں صحابہ سے کہ ان کی ایک ہی حدیث ہے عبداللہ بن ارقم زہری کاتب ہیں حضرت ابو بکرؓ صدیق کے اور عبداللہ بن اقرم خزاعی کی نہیں معلوم ہوتی مگر یہی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْاِعْتِدَالِ فِی السُّجُوْدِ
باب سجدے میں اعتدال کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَجَدَ اَحَدُکُمْ فَلْیَعْتَدِلْ وَلَا یَفْتَرِشْ ذِرَاعَیْہِ افْتِرَاشَ الْکَلْبِ

روایت ہے جابر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سجدہ کرے تم میں کا کوئی تو اعتدال کرے اور نہ بچھاوے اپنی باہیں کتے کی طرح۔

ف: اور اس باب میں عبدالرحمٰن بن شبل اور براءؓ اور انس اور ابی حمید اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اختیار کرتے ہیں اعتدال سجدے میں اور مکروہ کہتے ہیں بدن بچھا دینے کو کتے یا درندے کی مانند۔

عَنْ قَتَادَۃَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوْا فِی السُّجُوْدِ وَلَا یَبْسُطَنَّ اَحَدُکُمْ ذِرَاعَیْہِ فِی الصَّلٰوۃِ بَسْطَ الْکَلْبِ

روایت ہے قتادہ سے کہا سنا میں نے انس کو کہ کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتدال کرو سجدے میں اور نہ بچھاوے کوئی تم میں کا اپنی باہیں نماز میں کتے کی طرح۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ وَضْعِ الْیَدَیْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَیْنِ فِی السُّجُوْدِ
باب اس بیان میں کہ سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنا اور قدم کھڑے رہنا چاہیئے

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْیَدَیْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَیْنِ۔

روایت ہے عامر بن سعد سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا سجدے میں دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کا اور دونوں پیر کھڑے رکھنے کا۔

ف: کہا عبداللہ نے کہا معلّٰی نے روایت کی ہم سے حماد بن مسعدہ نے ان سے محمد بن عجلان نے ان سے محمد بن ابراہیم نے ان سے عامر بن سعد نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کا مانند اوپر کی حدیث کے اور نہیں ذکر کیا اس میں عامر بن سعد کے باپ کا کہا ابو عیسٰی نے اور روایت کی یحیٰی بن سعید قطان اور کئی لوگوں نے محمد بن عجلان سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عامر بن سعد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا دونوں ہاتھ زمین پر رکھنے کا اور یہ روایت مرسل ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے وہیب کی حدیث سے اور اس پر اجماع ہے اہل علم کا اور مختار ہے سب کے نزدیک۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اِقَامَۃِ الصُّلْبِ اِذَا رَفَعَ رَأْسَہٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَالرُّکُوْعِ
باب بیان میں پیٹھ سیدھا کرنے کے جب سر اٹھاوے سجدے اور رکوع سے

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَاِذَا سَجَدَ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَآءِ۔

روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ایسی کہ جب رکوع کرتے اور جب اٹھاتے سر کو رکوع سے اور جب سجدہ کرتے اور جب اٹھاتے سر سجدے سے تو ان سب میں دیر برابر ہوتی یعنی رکوع اور سجدہ اور قومہ اور جلسے سب میں حضرت برابر ٹھہرتے۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے انس سے اور روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حکم سے مانند اوپر کی روایت کے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يُّبَادِرَ الْاِمَامَ فِى الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب اس بیان میں کہ رکوع و سجود امام سے پہلے کرنا حرام ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَآءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَحْنِ رَجُلٌ مِّنَّا ظَهْرَهٗ حَتّٰى يَسْجُدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْجُدَ۔

روایت ہے عبد اللہ بن یزید سے کہا روایت کی ہم سے براء نے اور وہ کچھ جھوٹے نہیں کہا براء نے جب نماز پڑھتے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اور اٹھاتے حضرت اپنا سر رکوع سے تو نہ جھکاتا کوئی ہم میں سے اپنی پیٹھ جب تک سجدے میں نہ جا چکتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر سجدہ کرتے ہم۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے انس اور معاویہ اور ابن مسعدہ صاحب جیوش اور ابو ہریرہؓ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں اہل علم کہ مقتدی امام کی تابعداری کرے ہر کام میں اور نہ رکوع کرے مگر جب امام رکوع میں جا چکے۔ اور نہ اٹھاوے سر مگر جب امام اٹھا چکے اور ہم کو معلوم نہیں کہ اس میں کسی کا اختلاف ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ الْاِقْعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

باب کراہیت اقعاء کی دونوں سجدوں کے بیچ میں اور اقعاء کے معنی آگے آتے ہیں۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِىْ وَاَكْرَهُ لَكَ مَا اَكْرَهُ لِنَفْسِىْ لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ۔

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا انہوں نے فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علیؓ میں دوست رکھتا ہوں تمہارے لیے جو دوست رکھتا ہوں اپنے لیے اور بُرا جانتا ہوں تمہارے لیے جو بُرا جانتا ہوں اپنے لیے اقعاء نہ کر دونوں سجدوں کے بیچ میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ایسی ہے کہ نہیں پہچانتے ہم اس کو کہ روایت کی ہو علیؓ سے مگر ابی اسحاق نے انہوں نے حارث سے انہوں نے علیؓ سے اور ضعیف کہا ہے بعض اہل علم نے حارث اعور کو اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مکروہ کہتے ہیں اقعاء کو اور اس باب میں روایت ہے انس اور عائشہ اور ابی ہریرہؓ سے مترجم کہتا ہے کہ اقعاء اسے کہتے ہیں کہ دونوں سرین زمین پر رکھے اور دونوں پیر کھڑے کرے اور ہاتھ زمین پر رکھے۔

بَابُ فِى الرُّخْصَةِ فِى الْاِقْعَاءِ

باب رخصت اقعاء کے بیان میں

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُولُ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْاِقْعَاءِ عَلَى الْقَدَمَيْنِ قَالَ هِيَ السُّنَّةُ فَقُلْنَا اِنَّا لَنَرَاهُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ قَالَ بَلْ هِيَ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ۔

روایت ہے ابن جریج سے کہا خبر دی مجھ کو ابوالزبیر نے کہ سُنا انہوں نے طاؤس سے کہتے تھے کہ ہم نے ابن عباس سے کیا فرماتے ہیں آپ اقعاء کرنے میں دونوں قدموں پر کہا یہ سنت ہے کہا ہم نے ہم اسے ظلم جانتے ہیں ساتھ آدمی کے فرمایا ابن عباسؓ نے بلکہ وہ سنت ہے تمہارے نبیؐ کی۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور گئے ہیں بعض علماء اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کی طرف کہ نہیں جانتے ہیں اقعاء میں کچھ مضائقہ اور یہی قول ہے بعض علماء اور فقہائے اہل مکہ کا اور اکثر اہل علم مکروہ جانتے ہیں اقعاء کو درمیان دونوں سجدوں کے مترجم کہتا ہے یہاں اقعاء سے مراد پیر کے دونوں پنجوں کو کھڑے رکھ کر اس پر بیٹھنا ہے جیسے ہیں۔

بَابُ مَا يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ — باب دونوں سجدوں کی بیچ کی دعا کا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے دونوں سجدوں کے بیچ میں اللّٰھم سے اخیر تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ بخش مجھ کو اور رحم کر مجھ پر اور پورا کر میرے نقصان کو اور ہدایت کر مجھ کو اور رزق دے مجھ کو۔

ف: روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے ان سے یزید بن ہارون نے ان سے زید بن حباب نے ان سے کامل ابوالعلاء نے اُوپر کی حدیث کی مانند کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور ایسے ہی مروی ہے علی سے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور یہ جائز ہے فرض اور نفل میں اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث کامل ابی العلاء سے مرسلاً۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِعْتِمَادِ فِي السُّجُودِ — باب ٹیکا کرنے کا سجدہ میں۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اشْتَكٰى اَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَشَقَّةَ السُّجُودِ عَلَيْهِمْ اِذَا تَفَرَّجُوا فَقَالَ اسْتَعِينُوا بِالرُّكَبِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا بیان کی صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تکلیف سجدہ کی جب جدا رکھے اعضاء یعنی کہنیاں گھٹنوں سے تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدد لو گھٹنوں سے یعنی کہنیاں گھٹنوں پر رکھ لو کہ تکلیف کم ہو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اس کو ہم نہیں جانتے کہ روایت کی ہو ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر اسی سند سے کہ لیث نے روایت کی ابوالعجلان سے اور روایت کی ہے یہ حدیث سفیان بن عیینہ نے اور کئی لوگوں نے سمی سے انہوں نے نعمان سے جو بیٹے ہیں ابی عیاش کے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور روایت ان کی زیادہ صحیح ہے لیث کی روایت سے۔

بَابُ كَيْفَ النُّهُوضُ مِنَ السُّجُودِ — یہ باب ہے اس بیان میں کہ سجدہ سے کیونکر اٹھنا چاہیئے۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيِّ اَنَّهُ رَاَى رَسُولَ

روایت ہے مالک بن حویرث سے کہ انہوں نے دیکھا رسول اللہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فَکَانَ اِذَا کَانَ فِیْ وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِہٖ لَمْ یَنْھَضْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ جَالِسًا۔

صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے تو جب ہوتے طاق رکعت میں یعنی پہلی یا تیسری میں تو نہ اٹھتے جب تک سیدھے بیٹھ نہ لیتے یہ جلسہ استراحت ہے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے حدیث مالک بن حویرث کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں اصحاب ہمارے۔

بَابٌ مِّنْہُ اَیْضًا

دوسرا باب اسی بیان میں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْھَضُ فِی الصَّلٰوۃِ عَلٰی صُدُوْرِ قَدَمَیْہِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اٹھتے تھے نماز میں دونوں قدموں کے سروں پر یعنی پیروں کی انگلیوں پر زور دے کر اٹھ کھڑے ہوتے اور بعد سجدہ کے بیٹھتے نہ تھے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے ابو ہریرہؓ کی حدیث پر عمل ہے اہلِ علم کا اختیار کرتے ہیں کہ آدمی اٹھ کھڑا ہو انگلیوں پر زور دے کر یعنی بغیر بیٹھنے کے اور خالد بن عباس ضعیف ہیں اہلِ حدیث کے نزدیک اور ان کو خالد بن الیاس بھی کہتے ہیں۔ اور صالح مولیٰ التوءمہ وہ صالح بیٹے ابو صالح کے ہیں اور ابو صالح کا نام نبہانؒ مدنی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی التَّشَھُّدِ

باب تشہد کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدْنَا فِی الرَّکْعَتَیْنِ اَنْ نَّقُوْلَ التَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا سکھلایا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیٹھیں ہم دو رکعت کے بعد کہیں التحیات سے آخر دعا تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ سب عبادتیں زبان کی اللہ کے واسطے اور عبادتیں بدن کی اور مال کی بھی، سلام ہے تجھ پر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کی اور سلام ہے ہم پر اور تمام اللہ کے نیک بندوں پر گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوائے خدا کے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے اس کے اور رسول اس کے ہیں۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے ابن عمرؓ اور جابرؓ اور ابو موسیٰؓ اور عائشہؓ سے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن مسعودؓ کی مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور یہ سب حدیثوں سے زیادہ صحیح ہے جو مروی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تشہد کے باب میں اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا صحابہ کا اور جو بعد ان کے تھے تابعین سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا۔

بَابٌ مِّنْہُ اَیْضًا

دوسرا باب اسی بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم

لہ پہلے ن پھر ب ہے ۱۲

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ فَكَانَ يَقُولُ التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ۔

کو سکھاتے تھے تشہد جیسا سکھاتے ہم کو قرآن اور فرماتے تھے یہ دعا آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں سب عبادتیں زبان کی برکت والیاں سب عبادتیں بدن کی پاکیزہ اللہ کے لیے ہیں، سلام ہے تم پر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کی سلام ہے ہم پر اور سب نیک بندوں پر اللہ کے، گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں خدا کے سوا اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کیا عبدالرحمٰن بن حمید رواسی نے اس حدیث کو ابی الزبیر سے مانند لیث کے اور روایت کی ایمن بن نابل مکی نے یہ حدیث ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے اور وہ غیر محفوظ ہے اور شافعی گئے ہیں ابن عباس کی حدیث کی طرف۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ يُخْفِي التَّشَهُّدَ
باب چپکے سے تشہد پڑھنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يُخْفِيَ التَّشَهُّدَ۔

روایت ہے عبدالرحمٰن بن مسعود سے کہا سنت ہے چپکے سے تشہد پڑھنا۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

بَابُ كَيْفَ الْجُلُوسُ فِي التَّشَهُّدِ
باب تشہد کے بیٹھنے کی ترغیب میں

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ قُلْتُ لَأَنْظُرَنَّ إِلٰى صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَلَسَ يَعْنِي لِلتَّشَهُّدِ افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى يَعْنِي عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى

روایت ہے وائل بن حجر سے کہا آیا میں مدینے میں کہ دیکھوں نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر جب بیٹھے آپ یعنی تشہد میں بچھایا بایاں پیر اور رکھا بایاں ہاتھ یعنی بائیں ران پر اور کھڑا رکھا داہنا پیر۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا۔

بَابٌ مِنْهُ أَيْضًا
دوسرا باب اسی بیان میں

عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اجْتَمَعَ أَبُو حُمَيْدٍ وَأَبُو أُسَيْدٍ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوا صَلٰوةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے عباس بن سہل ساعدی سے کہا جمع ہوئے ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا، سو ابو حمید بولے میں خوب جانتا ہوں نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب بیٹھتے یعنی تشہد میں بچھاتے بایاں پیر اور رکھتے سیدھے پیر کی انگلیاں قبلے کی طرف

جَلَسَ يَعْنِي لِلتَّشَهُّدِ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَأَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنَى عَلَى قِبْلَتِهِ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَكَفَّهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ۔

اور سیدھی ہتھیلی سیدھے زانو پر اور بائیں ہتھیلی بائیں زانو پر اور اشارہ کرتے اپنی سبابہ یعنی کلمے کی انگلی سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتے ہیں بیٹھے اخیر تشہد میں سرین پر اور سند لائے ابی حمید کی حدیث کو اور کہتے ہیں بیٹھے پہلے تشہد میں بائیں پیر پر اور کھڑا رکھے داہنا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِشَارَةِ

باب تشہد میں اشارہ کرنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ وَرَفَعَ إِصْبَعَهُ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ يَدْعُو بِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ بَاسِطَهَا عَلَيْهِ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے نماز میں رکھتے سیدھا ہاتھ سیدھے زانو پر اور اٹھاتے وہ انگلی جو انگوٹھے کے پاس ہے، دعا کرتے اس سے اور بایاں ہاتھ بائیں زانو پر کھولے ہوئے انگلیاں اس کی زانو پر۔

ف: اور اس باب میں عبداللہ بن زبیر اور نمیر خزاعی اور ابوہریرہؓ اور ابی حمید اور وائل بن حجر سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم کہ مروی ہو عبید اللہ بن عمر سے مگر اسی سند سے اور اس پر عمل ہے بعض اہل علم کا۔ صحابہ اور تابعین سے کہ اختیار کرتے ہیں اشارہ کرنا تشہد میں اور یہی قول ہے ہمارے اصحاب کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ فِي الصَّلٰوةِ

باب نماز میں سلام پھیرنے کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ

روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے سیدھے طرف اور بائیں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یعنی سلام ہو تم پر اور رحمت خدا کی۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے اور ابن عمر اور جابر بن سمرہ اور براء اور عمار اور وائل بن حجر اور عدی بن عمیرہ اور جابر بن عبداللہ سے، کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جو بعد ان کے تھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا۔

بَابٌ مِنْهُ أَيْضًا

دوسرا باب اسی بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهِ ثُمَّ يَمِيلُ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ شَيْئًا

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سلام پھیرتے نماز میں منہ کے سامنے پھر پھیرتے داہنی طرف تھوڑا سا۔

ف: اور اس باب میں سہل بن سعد سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی سند سے کہا محمد بن اسماعیل بخاری نے اہل شام زہیر بن محمد سے مناکیر حدیثیں روایت کرتے ہیں اور روایت اہل عراق کی

ان سے اشبہ ہے کہا محمد نے اور کہا احمد بن حنبل نے شاید کہ زہیر بن محمد جو شام کو گئے وہ یہ نہیں ہے جن سے اہل عراق روایت کرتے ہیں۔ شاید کہ وہ دوسرے شخص ہیں کہ ان کا نام بدل دیا ہے اور قائل ہوئے اس کے بعض اہل علم یعنی ایک سلام پھیرنے کے اور زیادہ صحیح روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سلام پھیرنے کی ہے اور اسی پر ہیں اکثر علمائے صحابہ اور تابعین اور جو بعد ان کے تھے اور بعضے لوگوں نے صحابہ اور تابعین وغیرہ سے ایک سلام کہا ہے فرض میں اور شافعی نے کہا چاہے ایک سلام پھیرے چاہے دو۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ حَذْفَ السَّلَامِ سُنَّةٌ — باب اس بیان میں کہ حذف سلام سنت ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ قَالَ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ لَا تَمُدُّ مَدًّا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا حذفِ سلام سنت ہے کہا علی بن حجر نے اور کہا ابن مبارک نے یعنی مد نہ کر تو اس میں۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو مستحب جانتے ہیں علماء، اور مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ انہوں نے کہا کہ تکبیر جزم ہے یعنی دونوں کے اخیر میں مد نہ کھینچے بلکہ وقف کرے اور ہقل کاتب تھے اوزاعی کے۔

بَابُ مَا جَآءَ مَا يَقُوْلُ اِذَا سَلَّمَ — باب اس بیان میں کہ سلام کے بعد کیا کہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَلَّمَ لَا يَقْعُدُ اِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو نہ بیٹھتے مگر اتنا کہ کہتے اللّٰھم سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ تو ہی ہے سلام اور تجھی سے ہے سلامتی بڑی برکت والا ہے تو بزرگی اور عزت والا۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے مروان سے جو بیٹے معاویہ کے ہیں اور ابو معاویہ سے انہوں نے عاصم الاحول سے اسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کے مگر اس میں کہا تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ف اور اس باب میں روایت ہے ثوبان اور ابن عمر اور ابن عباسؓ اور ابی سعید اور ابی ہریرہؓ اور مغیرہ بن شعبہ سے کہا ابو عیسٰی نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ بعد سلام کے فرماتے تھے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِیْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ۔ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔ معنی اس کے یہ ہیں کہ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اس کا ملک اسی کا ہے تعریف اسی کی ہے۔ جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ سب چیز پر قادر ہے۔ یا اللہ کوئی روکنے والا نہیں جو تو دے اور کوئی دینے والا نہیں جو تو نہ دے اور کوشش کچھ کام نہیں آتی کوشش کرنے والے کی اور یہ بھی پڑھتے سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۝ اور معنی اس کے یہ ہیں پاک ہے رب تیرا عزت والا اس شرک سے جو وہ بتلاتے ہیں اور سلام ہے پیغمبروں پر اور سب تعریف ہے اللہ کی جو پروردگار ہے عالموں کا۔

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنْصَرِفَ مِنْ صَلٰوتِهٖ اسْتَغْفَرَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ

روایت ہے ثوبان سے جو مولیٰ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے نماز سے پھرنے کا مغفرت مانگتے تین بار پھر کہتے اَنْتَ السَّلَامُ سے

ثُمَّ قَالَ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

آخر تک اور معنی اس کے اسی باب میں گزرے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عمار کا نام شداد بن عبداللہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِنْصِرَافِ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ يَسَارِهٖ

باب نماز سے پھرنے کے بیان میں داہنی طرف خواہ بائیں طرف

عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَنْصَرِفُ عَلٰى جَانِبَيْهِ جَمِيْعًا عَلٰى يَمِيْنِهٖ وَعَلٰى شِمَالِهٖ۔

روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت کرتے تو پھر کر بیٹھتے دونوں طرف کبھی دائیں طرف کبھی بائیں طرف۔

ف: اور اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور انسؓ اور عبداللہ بن عمر اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ہلب کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا جس طرف چاہے پھر کر بیٹھے بائیں طرف یا داہنی طرف اور دونوں امر صحیح ہوئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے حضرت علیؓ سے کہ اگر انہیں کچھ حاجت ہوتی داہنی طرف تو داہنی طرف پھر بیٹھتے اور اگر حاجت ہوتی بائیں طرف تو بائیں طرف۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَصْفِ الصَّلٰوةِ

باب پوری نماز کی ترکیب میں

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا قَالَ رِفَاعَةُ وَنَحْنُ مَعَهٗ اِذْ جَاءَهٗ رَجُلٌ كَالْبَدَوِيِّ فَصَلّٰى فَاَخَفَّ صَلٰوتَهٗ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَاْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَقُوْلُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَخَافَ النَّاسُ وَكَبُرَ عَلَيْهِمْ اَنْ يَكُوْنَ مَنْ اَخَفَّ صَلٰوتَهٗ لَمْ يُصَلِّ فَقَالَ الرَّجُلُ فِيْ اٰخِرِ ذٰلِكَ فَاَرِنِيْ وَعَلِّمْنِيْ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ اُصِيْبُ وَ

روایت ہے رفاعہ بن رافع سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے مسجد میں ایک دن کہا رفاعہ نے اور ہم بھی ان کے پاس تھے اتنے میں آیا ایک مرد دیہاتی سا سو نماز پڑھی بہت ہلکی نماز پھر پھرا اور سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تجھ پر بھی یعنی تجھ پر بھی سلام ہے پھر جا اور نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی سو پھرا وہ مرد اور پھر نماز پڑھی پھر آیا اور سلام کیا پھر جواب دیا آپ نے ویسا ہی اور فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی دو بار ایسا ہوا یا تین بار کہ ہر بار وہ آتا تھا اور سلام کرتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ جواب دے کر فرماتے تھے پھر اور نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی سو گھبرا گئے لوگ اور بہت مشکل معلوم ہوئی ان کو یہ بات کہ جس نے ہلکی پڑھی نماز اس نے پڑھی ہی نہیں سو عرض کیا اس مرد نے آخر میں بتائیے اور سکھائیے مجھ کو میں تو آدمی ہوں بات سمجھتا بھی ہوں اور چوک بھی جاتا ہوں سو فرمایا آپ نے اچھا جب کھڑا ہو تو نماز کو تو وضو

وَاُخْطِئُ فَقَالَ اَجَلْ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَتَوَضَّأْ كَمَا اَمَرَكَ اللّٰهُ بِهٖ ثُمَّ تَشَهَّدْ فَاَقِمْ اَيْضًا فَاِنْ كَانَ مَعَكَ قُرْاٰنٌ فَاقْرَأْ وَاِلَّا فَاحْمَدِ اللّٰهَ وَكَبِّرْهُ وَهَلِّلْهُ ثُمَّ ارْكَعْ فَاطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ اعْتَدِلْ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ فَاعْتَدِلْ سَاجِدًا ثُمَّ اجْلِسْ فَاطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ قُمْ فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلٰوتُكَ وَاِنِ انْتَقَصْتَ مِنْهُ شَيْئًا انْتَقَصْتَ مِنْ صَلٰوتِكَ قَالَ وَكَانَ هٰذَا اَهْوَنَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْاُوْلٰى اِنَّهٗ مَنِ انْتَقَصَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا انْتَقَصَ مِنْ صَلٰوتِهٖ وَلَمْ تَذْهَبْ كُلُّهَا۔

کرجیسا بتلایا اللہ نے پھر شہادتین پڑھ یعنی اذان دے پھر تکبیر کہہ سو اگر تجھے کچھ قرآن یاد ہو تو پڑھ اور نہیں تو اللہ کی تعریف کر اور بزرگی بیان کر اور لا الٰہ الا اللہ کہہ پھر رکوع کر اور خوب ٹھہر رکوع میں پھر خوب سیدھا کھڑا ہو جا پھر سجدہ کر اور خوب برابر سجدہ کر پھر بیٹھ اور خوب ٹھہر بیٹھنے میں پھر کھڑا ہو جا تو جب ایسا کر چکا تو پوری ہو گئی تیری نماز اور اگر کچھ گھٹایا اس میں سے تو اتنا ہی گھٹایا تو نے اپنی نماز میں سے اور راس بات میں بڑی آسانی ہوئی ان پر یعنی صحابہ پر بہ نسبت پہلی بات کے کہ جس نے کچھ گھٹایا نماز میں سے تو اتنا ہی نقصان ہوا جتنا گھٹایا یہ نہیں کہ ساری نماز جاتی رہی یعنی پہلی بات سے صحابہ بہت گھبرائے دوسری بات سے تسکین ہو گئی۔

ف: اور اس باب میں ابو ہریرہؓ اور عمار بن یاسر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث رفاعہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ کئی سندوں سے انہیں سے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ الرَّجُلُ فَصَلّٰى كَمَا كَانَ صَلّٰى ثُمَّ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ حَتّٰى فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا اُحْسِنُ غَيْرَ هٰذَا فَعَلِّمْنِيْ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَافْعَلْ ذٰلِكَ فِيْ صَلٰوتِكَ كُلِّهَا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں آئے اور ایک مرد بھی آیا سو اس نے نماز پڑھی پھر آیا اور سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سو جواب دیا آپ نے اس کو سلام کا اور فرمایا جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی پھر گیا وہ مرد اور پڑھی نماز جیسے پہلے پڑھی تھی پھر آیا اور سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سو آپ نے جواب دیا اور فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی ایسا ہی تین بار کیا سو عرض کیا اس مرد نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا آپ کو حق کے ساتھ اس سے اچھی نہیں پڑھ سکتا میں سو مجھے سکھلا دیجئے تو فرمایا آپ نے جب کھڑا ہو تو نماز کو تکبیر کہہ پھر پڑھ قرآن جو ہو سکے پھر رکوع کر اور ٹھہر رکوع میں پھر اٹھ کھڑا ہو یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جاوے پھر سجدہ کر کہ خوب ٹھہرے سجدے میں پھر اٹھ یہاں تک کہ خوب بیٹھے اطمینان سے اور ایسا ہی کر اپنی ساری نماز میں یعنی یہ ایک رکعت کی ترکیب ہوئی اب سب رکعتیں اسی طرح ادا کر۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث ابن نمیر نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں سعید مقبری کے باپ کا کہ وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہؓ سے اور روایت یحییٰ بن سعید

کی عبید اللہ بن عمر سے زیادہ صحیح ہے اور سعید مقبری کو سماع ہے ابوہریرہؓ سے اور روایت کی انہوں نے اپنے باپ سے اور ان کے باپ نے ابوہریرہؓ سے اور نام سعید مقبری کا کیسان ہے اور کنیت ان کی ابوسعید ہے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ سَمِعْتُهُ وَهُوَ فِي عَشَرَةٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمْ أَبُو قَتَادَةَ بْنُ رِبْعِيٍّ يَقُولُ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِصَلَوةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا مَا كُنْتَ أَقْدَمَنَا صُحْبَةً وَلَا أَكْثَرَنَا لَهُ إِتْيَانًا قَالَ بَلَى قَالُوا فَاعْرِضْ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ اعْتَدَلَ قَائِمًا وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ وَرَكَعَ ثُمَّ اعْتَدَلَ فَلَمْ يُصَوِّبْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُقْنِعْ وَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاعْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ هَوَى إِلَى الْأَرْضِ سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ ثُمَّ جَافَى عَضُدَيْهِ عَنْ إِبْطَيْهِ وَفَتَخَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ ثَنَى رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ عَلَيْهَا ثُمَّ اعْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ هَوَى سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ ثُمَّ ثَنَى رِجْلَهُ وَقَعَدَ وَاعْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ ثُمَّ نَهَضَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتَّى إِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ صَنَعَ كَذٰلِكَ حَتَّى كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِي تَنْقَضِي فِيهَا صَلٰوتُهُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ عَلَى شِقِّهِ مُتَوَرِّكًا ثُمَّ سَلَّمَ۔

روایت ہے محمد بن عمرو بن عطا سے وہ روایت کرتے ہیں ابی حمید ساعدی سے کہا محمد بن عمرو نے سنا میں نے ابی حمید کو اور وہ دس صحابیوں میں بیٹھے تھے کہ ان میں ابی قتادہ ربعی بھی تھے کہتے تھے ابوحمید میں تم سب سے بہتر جانتا ہوں نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ بولے تم کچھ ہم سے پہلے نہیں آئے تھے حضرتؐ کی صحبت میں اور نہ ہم سے زیادہ آمد و رفت رکھتے تھے بولے ابوحمید یہ تو سچ ہے سو کہا سب صحابہ نے بیان کرو، تو کہا ابوحمید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوتے نماز کو تو سیدھے کھڑے ہو جاتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے شانوں تک برابر پھر جب ارادہ کرتے رکوع کا دونوں ہاتھ اٹھاتے شانوں تک پھر کہتے اللہ اکبر اور رکوع میں چلے جاتے پھر خوب برابر رہتے اور نہ جھکاتے سر اپنا اور نہ بلند کرتے یعنی سر اور پیٹھ برابر رکھتے دونوں ہاتھ زانوؤں پر رکھتے پھر کہتے سمع اللہ لمن حمدہ یعنی سنا اللہ نے اس کی بات کو جس نے اس کی تعریف کی اور بلند کرتے دونوں ہاتھ یعنی جیسا رکوع میں جاتے وقت کیا تھا پھر سیدھے کھڑے ہو جاتے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آجاتی پھر جھکتے زمین کی طرف سجدہ کو پھر کہتے اللہ اکبر اور جدا رکھتے اپنی باہیں بغلوں سے اور کھلے رکھتے انگلیاں اپنے پیروں کی پھر بایاں پیر موڑ کر اس پر بیٹھ جاتے پھر برابر بیٹھ جاتے کہ ہو جاتی ہر ہڈی اپنی جگہ میں پھر جھکتے سجدے کو اور کہتے اللہ اکبر پھر موڑتے پیر اور سیدھے بیٹھتے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ میں پہنچ جاتی پھر اٹھتے اور ایسا ہی دوسری رکعت میں بھی کرتے یہاں تک کہ دو رکعتوں کے بعد اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے شانوں تک یعنی تیسری رکعت کو جب اٹھتے جب بھی رفع یدین کرتے جیسا کیا تھا نماز شروع کے وقت پھر ایسا ہی کرتے رہتے یہاں تک کہ جب وہ رکعت ہوتی کہ جس میں پوری ہوتی نماز ان کی یعنی آخری رکعت میں پیچھے کر دیتے بایاں پیر یعنی داہنی طرف نکال دیتے اور بیٹھ جاتے سرین پر اور سلام پھیر دیتے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اذا قام من السجدتین سے مراد یہ ہے کہ جب کھڑے ہوتے دو رکعت پڑھ کر تو رفع یدین کرتے، روایت کی ہم سے محمد بن بشار اور حسن بن علی حلوانی اور کئی لوگوں نے ابو عاصم سے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے محمد بن عمرو بن عطا سے کہا محمد نے سنا میں نے ابا حمید ساعدی سے کہ بیٹھے تھے دس صحابیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس میں ابو قتادہ ربعی بھی تھے سو ذکر کیا یحییٰ بن سعید کی حدیث کی مانند معنی میں اور زیادہ کیا ابو عاصم نے اس روایت میں بواسطہ عبدالحمید بن جعفر کے کہ کہا سب صحابیوں نے ابو حمید کو سچ کہا تم نے اسی طرح نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ
باب نماز صبح کی قرأت کے بیان میں

عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولٰى۔

روایت ہے زیاد بن علاقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا قطبہ بن مالک سے کہا قطبہ نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے تھے صبح کی نماز میں والنخل باسقات یعنی سورۂ قاف پہلی رکعت میں۔

ف: اور اس باب میں عمرو بن حریث اور جابر بن سمرہ اور عبداللہ بن سائب اور ابی برزہ اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے کہ ابو عیسیٰ نے حدیث قطبہ بن مالک کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھی آپ نے صبح کی نماز میں سورۂ واقعہ اور مروی ہے کہ پڑھتے تھے صبح میں ساٹھ آیتوں سے سو آیتوں تک اور مروی ہے اذا الشمس کورت بھی پڑھی اور مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا ابو موسیٰ کو کہ صبح میں طوال مفصل پڑھو، کہا ابو عیسیٰ نے اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی، مترجم کہتا ہے سورۂ حجرات سے آخر تک مفصل ہے۔ اور حجرات سے بروج تک طوال اور بروج سے لم یکن تک اوساط اور وہاں سے اخیر تک قصار مفصل ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ
باب ظہر اور عصر کی قرأت کے بیان میں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ وَشِبْهِهِمَا

روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے ظہر اور عصر میں والسماء ذات البروج اور والسماء والطارق اور مانند اس کے۔

ف: اور اس باب میں خباب اور ابی سعید اور ابی قتادہ اور زید بن ثابت اور براء سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھی آپ نے ظہر میں الم تنزیل سجدہ اور مروی ہے ظہر میں پہلی رکعت میں تیس آیتوں کے برابر پڑھتے اور دوسری رکعت میں پندرہ آیتوں کے برابر اور مروی ہے حضرت عمر نے انہوں نے لکھا ابو موسیٰ کو کہ پڑھو ظہر میں اوساط مفصل اور مروی ہے بعض اہل علم سے قرأت نماز عصر کی برابر ہے نماز مغرب کی قرأت کے اور پڑھے عصر میں قصار مفصل، اور روایت ہے ابراہیم نخعی سے کہ وہ نماز مغرب اور عصر میں قرأت برابر پڑھتے اور کہا ابراہیم نے ظہر کی قرأت عصر کی قرأت سے چوگنی ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِی الْقِرَاءَۃِ فِی الْمَغْرِبِ

باب مغرب کی قرأت کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّہٖ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ خَرَجَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ عَاصِبٌ رَاْسَہٗ فِیْ مَرَضِہٖ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ بِالْمُرْسَلَاتِ فَمَا صَلَّاھَا بَعْدُ حَتّٰی لَقِیَ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے وہ روایت کرتے ہیں ام فضل اپنی ماں سے کہا ماں ان کی نے نکلے ہماری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ سر پر پٹی باندھے ہوئے تھے بیماری میں سو پڑھی مغرب کی نماز اور پڑھی والمرسلات پھر نہ پڑھا اسکو یہاں تک کہ ملاقات کی پروردگار تعالیٰ سے۔

ف اور اس باب میں جبیر بن مطعم اور ابن عمر اور ابی ایوب اور زید بن ثابت سے بھی روایت ہے کہا حدیث ام فضل کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھی آپؐ نے سورۂ اعراف مغرب کی دونوں رکعتوں میں اور سورۂ طور بھی حضرت سے مغرب میں مروی ہے اور مروی ہے حضرت عمرؓ سے کہ انہوں نے لکھا ابو موسیٰ کو کہ پڑھو مغرب میں قصار مفصل اور مروی ہے ابی بکر سے کہ انہوں نے پڑھی مغرب میں قصار مفصل کہا ابو عیسیٰ نے اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں ابن مبارک اور احمد اور اسحاق اور کہا شافعی نے اور مذکور ہے امام مالک سے کہ وہ مکروہ کہتے ہیں لمبی سورتیں پڑھنا مغرب میں جیسے والطور والمرسلات ہے اور کہا شافعی نے میں اسے مکروہ نہیں جانتا ہوں بلکہ ان کا پڑھنا مغرب میں مستحب کہتا ہوں۔

بَابُ مَاجَآءَ فِی الْقِرَاءَۃِ فِیْ صَلٰوۃِ الْعِشَآءِ

باب عشاء کی قرأت کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الْعِشَآءِ الْاٰخِرَۃِ بِالشَّمْسِ وَضُحٰھَا وَنَحْوِھَا مِنَ السُّوَرِ۔

روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی نماز میں والشمس وضحٰھا اور مانند اس کی اور سورتیں پڑھتے تھے۔

ف: اور اس باب میں براء بن عازب سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث بریدہ کی حسن ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ عشاء میں آپؐ نے سورۂ والتین پڑھی اور مروی ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے نماز عشاء میں اوساط مفصل پڑھی تھی مثل سورۂ منافقین وغیرہ کے اور مروی ہے صحابہ اور تابعین سے اس سے کم بھی پڑھنا اور زیادہ بھی گویا ان کے نزدیک اس میں اختیار ہے پڑھنے والے کا اور سب سے اچھی باب میں یہ روایت ہے کہ پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والشمس وضحٰھا والتین والزیتون نماز عشاء میں۔

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِی الْعِشَآءِ الْاٰخِرَۃِ بِالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ۔

روایت ہے براء بن عازب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء میں والتین والزیتون پڑھی۔

ف: اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِی الْقِرَاءَۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ

باب امام کے پیچھے قرآن پڑھنے کے بیان میں

عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَثَقُلَتْ عَلَیْہِ الْقِرَاءَۃُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنِّیْ اَرَاکُمْ تَقْرَءُوْنَ وَرَآءَ اِمَامِکُمْ

روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز تو مشکل ہوا ان کو قرآن پڑھنا پھر جب پڑھ چکے تو فرمایا شائد تم قرأت کرتے ہو امام کے پیچھے، کہا

قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِیْ وَاللّٰہِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَاِنَّہٗ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَاْ بِھَا۔

راوی نے ہاں یارسول اللہ قسم ہے اللہ کی فرمایا آپ نے ایسا نہ کرو مگر پڑھو سورۂ فاتحہ جو نہ پڑھے اس کی تو نماز ہی نہ ہوئی۔

ف: اور اس باب میں ابو ہریرہؓ اور عائشہؓ اور انس اور ابی قتادہ اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبادہ کی حسن ہے اور روایت کی یہ حدیث زہری نے محمود بن ربیع سے انہوں نے عبادہ بن صامت سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اس کی تو نماز ہی نہیں جو نہ پڑھے سورۂ فاتحہ اور یہ روایت بہت صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے امام کے پیچھے قرآن پڑھنے کے باب میں اکثر علمائے صحابہ اور تابعین کا اور یہی قول ہے مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ کہتے ہیں پڑھ لے امام کے پیچھے

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ تَرْکِ الْقِرَاءَۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ اِذَا جَھَرَ الْاِمَامُ بِالْقِرَاءَۃِ۔

باب قرأت نہ کرنے کے بیان میں جب امام جہر کرتا ہو

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوۃٍ جَھَرَ فِیْھَا بِالْقِرَاءَۃِ فَقَالَ ھَلْ قَرَاَ مَعِیَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ اٰنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنِّیْ اَقُوْلُ مَالِیْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَانْتَھَی النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَۃِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلٰوۃِ بِالْقِرَاءَۃِ حِیْنَ سَمِعُوْا ذٰلِکَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر کر بیٹھے ایسی نماز کے بعد کہ جس میں قرأت زور سے پڑھی جاتی تھی اور فرمایا کیا کسی نے تم میں سے میرے ساتھ قرأت کی ابھی تو عرض کیا ایک مرد نے ہاں! یارسول اللہ فرمایا آپ نے میں بھی کہتا تھا کیا ہوا مجھ کو چھینا جاتا ہے مجھ سے قرآن کہا راوی نے پھر باز آ گئے لوگ قرأت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان نمازوں میں جن نمازوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زور سے پڑھتے تھے جب یہ بات سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ف: اور اس باب میں ابن مسعود اور عمران بن حصین اور جابر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابن اکیمہ لیثی کا نام عمارہ ہے اور عمرو بن اکیمہ کہتے ہیں اور روایت کیا بعض اصحاب زہری نے اس حدیث کو اور روایت کیا اس میں قَالَ قَالَ الزُّھْرِیُّ فَانْتَھَی النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَۃِ حِیْنَ سَمِعُوْا ذٰلِکَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ یعنی کہا زہری نے پھر باز رہے لوگ قرأت سے جب سُنی حضرت سے یہ بات اور اس حدیث سے کچھ اعتراض نہیں ہو سکتا اس پر جو کہتا ہے کہ قرأت درست ہے امام کے پیچھے اس لیے کہ ابو ہریرہؓ جو اس حدیث کے راوی ہیں وہی روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو پڑھے کوئی سی نماز اور نہ پڑھے اس میں سورۂ فاتحہ تو وہ نماز ناقص ہے کامل نہیں سو کہا اس نے جو حدیث لیتا تھا ابو ہریرہؓ سے میں کبھی ہوتا ہوں امام کے پیچھے تو کہا ابو ہریرہؓ نے امام کے پیچھے دل میں پڑھ لے سورۂ فاتحہ، اور روایت کی ابو عثمان نہدی نے وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہؓ سے کہ حکم دیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوب پکاروں میں کہ نماز نہیں ہوتی بے سورۂ فاتحہ کے اور اصحاب حدیث نے اختیار کیا ہے کہ نہ پڑھے امام کے ساتھ جب امام زور سے پڑھتا ہو مگر پیچھے لگا رہے سکتوں کے یعنی امام جب ایک کلمہ پڑھ کے سکتہ کرے جب تک مقتدی بھی وہ کلمہ پڑھ لیوے اور اختلاف ہے علماء کا امام کے پیچھے پڑھنے میں سو دیکھا ہے اور تجویز کیا ہے اکثر علمائے صحابہ اور تابعین نے جو ان کے بعد تھے امام کے پیچھے پڑھنے کو اور یہی قول ہے مالک اور ابن مبارک

اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مروی ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ کہا انہوں نے میں پڑھتا ہوں امام کے پیچھے اور آدمی بھی پڑھتے ہیں مگر ایک گروہ اہل کوفہ سے اور جانتا ہوں میں کہ جو نہ پڑھے اس کی بھی نماز جائز ہو جاتی ہے اور تشدد کیا ہے بعض لوگوں نے فاتحہ کے نہ پڑھنے پر اور کہا ہے کہ کبھی نماز جائز ہی نہیں ہوتی جو فاتحہ نہ پڑھے امام کے پیچھے ہو یا اکیلا ہو اور ان کا مذہب حدیث عبادہ بن صامت کے موافق ہے کہ جو مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ اس باب کے آگے کے باب میں گزری اور عبادہ بن صامت ہمیشہ پڑھتے رہے سورۂ فاتحہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امام کے پیچھے بھی اور عمل کیا قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ نماز ہوتی ہی نہیں بغیر سورۂ فاتحہ کے اور یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا اور جو ان کے سوا ہیں اور احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ جو حضرت نے فرمایا لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ اس سے مراد یہ ہے کہ جب اکیلا پڑھتا ہو اور حجت لائے جابر بن عبداللہ کی حدیث کو کہ کہا جس نے نہ پڑھی اس میں فاتحہ تو اس کی نماز نہیں ہوئی مگر جب ہو امام کے پیچھے کہا احمد بن حنبل نے جابر صحابی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ تاویل کرتے ہیں حضرتؐ کی اس حدیث کو لاصلوٰة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب یعنی جو فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی اور کہتے ہیں جابر مراد اس سے وہ ہے جو اکیلا نماز پڑھتا ہو اور اختیار کیا احمد بن حنبل نے باوجود اس کے بھی فاتحہ پیچھے امام کے پڑھنے کو روایت کی ہم سے اسحاق بن منصور انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابی نعیم وہب بن کیسان سے کہ سنا انہوں نے جابر بن عبداللہ کو کہ کہتے تھے کہ جس نے پڑھی ایک رکعت کہ نہ پڑھے اس میں سورۂ فاتحہ تو اس نے نماز ہی نہیں پڑھی مگر یہ کہ ہو پیچھے امام کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ عِنْدَ دُخُولِ الْمَسْجِدِ

باب دخولِ مسجد کی دعا کا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عَنْ جَدَّتِهِمَا فَاطِمَةَ الْكُبْرٰى قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ صَلّٰى عَلٰى مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ وَقَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ فَضْلِكَ۔

روایت ہے عبداللہ بن حسن سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی ماں سے جو فاطمہ بنت حسین ہیں وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سے جو فاطمہ کبریٰ ہیں کہا فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں جاتے تو درود بھیجتے اُوپر محمدؐ کے اور سلام یعنی اپنے اُوپر اور کہتے یارب بخش گناہ میرے اور کھول دے میرے لیے دروازے رحمت کے اور جب باہر نکلتے تو رحمت مانگتے اپنے لیے اور سلامتی اور کہتے اے رب بخش گناہ میرے اور کھول دے میرے لیے دروازے اپنے فضل کے۔

ف: کہا علی بن حجر نے کہا اسماعیل بن ابراہیم نے پھر ملاقات کی میں نے عبداللہ بن حسن سے مکہ میں اور پوچھا میں نے اس حدیث کو تو کہا جب داخل ہوتے حضرتؐ مسجد میں تو کہتے رَبِّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب نکلتے تو کہتے رَبِّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ فَضْلِكَ اور اس باب میں ابی حمید اور ابی اسید اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث فاطمہ کی حسن ہے اور اسناد اس کی متصل نہیں اور فاطمہ بنتِ حسین نے نہیں پایا فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہ کو کہ وہ تو بعد حضرتؐ کے تھوڑے مہینے زندہ رہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ

باب اس بیان میں کہ جب کوئی مسجد میں جاوے تو دو رکعت نماز پڑھے

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ۔

روایت ہے ابو قتادہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آوے کوئی آدمی تم میں کا مسجد میں تو دو رکعت پڑھے بیٹھنے سے پہلے۔

ف: اس باب میں جابر اور ابی امامہ اور ابو ہریرہؓ اور ابی ذر اور کعب بن مالک سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی قتادہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث محمد بن عجلان اور کئی لوگوں نے عامر بن عبداللہ بن زبیر سے مالک بن انس کی روایت کی مانند اور روایت کی سہیل ابن صالح نے یہ حدیث عامر بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے عمرو بن سلیم سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ حدیث محفوظ ہے اور صحیح ابو قتادہ کی حدیث ہے اور اسی پر عمل ہے ہمارے اصحاب کا، مستحب کہتے ہیں کہ جب داخل ہو مسجد میں تو نہ بیٹھے جب تک پڑھ نہ لے دو رکعت مگر یہ کہ اسے عذر ہو۔ کہا علی بن مدینی نے حدیث سہیل بن ابی صالح کی خطا ہے، خبر دی ہم کو اس بات کی اسحاق بن ابراہیم نے ان کو علی بن مدینی نے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْأَرْضَ كُلَّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبَرَةَ وَالْحَمَّامَ

باب اس بیان میں کہ زمین ساری مسجد ہے۔ مگر قبرستان اور حمام

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَرْضُ كُلُّهَا مَسْجِدٌ إِلَّا الْمَقْبُرَةَ وَالْحَمَّامَ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین ساری مسجد ہے مگر قبرستان اور حمام

ف: اور اس باب میں علی اور عبداللہ بن عمرو اور ابی ہریرہؓ اور جابر اور ابن عباس اور حذیفہ اور انس اور ابی امامہ اور ابی ذرؓ سے روایت ہے کہا سب نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کی گئی میرے لئے زمین ساری مسجد اور پاک کرنے والی یعنی ہر جگہ نماز درست ہے اور تیمم ہو سکتا ہے اگر نجاست نہ ہو کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی مروی ہے عبدالعزیز بن محمد سے دو طرح پر بعضوں نے ذکر کیا ابی سعید کا اور بعضوں نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ اور اس حدیث میں اضطراب ہے، روایت کی سفیان ثوری نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور روایت کیا حماد بن سلمہ نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی سعید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی محمد بن اسحاق نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور کہا اکثر روائتیں یحییٰ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابی سعید کے ہیں اور نہیں مذکور ہے اس روایت میں نام ابی سعید کا اور روایت ثوری کی عمرو بن یحییٰ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت تر اور صحیح تر ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ بُنْیَانِ الْمَسْجِدِ

باب مسجد بنانے کی فضیلت میں

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ بَنٰی لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَی اللّٰهُ لَهٗ مِثْلَهٗ فِی الْجَنَّةِ

روایت ہے عثمان بن عفان سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جس نے بنائی اللہ کے واسطے ایک مسجد بنا دیگا اللہ اس کے لیے برابر اس کے مکان جنت میں۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے ابی بکرؓ اور عمرؓ اور علیؓ اور عبداللہ بن عمروؓ اور انسؓ اور ابن عباسؓ اور عائشہؓ اور ام حبیبہؓ اور ابی ذرؓ اور عمرو بن عبسہ اور واثلہ بن الاسقع اور ابی ہریرہؓ اور جابرؓ بن عبداللہ سے، کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عثمان کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس نے بنائی اللہ کے واسطے کوئی مسجد چھوٹی ہو یا بڑی بنائے گا اللہ اس کے لیے ایک گھر جنت میں روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ بن سعید نے اس سے نوح ابن قیس نے ان سے عبدالرحمٰن قیس کے مولیٰ نے ان سے زیاد نمیری نے ان سے انس نے ان سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور محمود بن لبید نے پایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور محمود بن ربیع نے دیکھا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دراں حالیکہ وہ دونوں چھوٹے تھے اور دونوں مدنی ہیں۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ اَنْ یَّتَّخَذَ عَلَی الْقَبْرِ مَسْجِدًا

باب اس بیان میں کہ مسجد بنانا قبروں کے پاس حرام ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں کو اور اس پر چراغ جلانے والوں کو اور اس پر مسجد بنانے والوں کو۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے عائشہؓ اور ابوہریرہؓ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِی النَّوْمِ فِی الْمَسْجِدِ

باب مسجد میں سونے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کُنَّا نَنَامُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ شَبَابٌ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ ہم سوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد کے اندر اور ہم جوان تھے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور رخصت دی ہے ایک قوم علماء نے سونے کی مسجد میں کہا ابن عباس نے نہ بناویں مسجد کو سونے کی اور قیلولے کی جگہ اور ایک قوم کا مذہب یہی ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْبَیْعِ وَالشِّرَآءِ وَاِنْشَادِ الضَّالَّةِ وَالشِّعْرِ فِی الْمَسْجِدِ

باب اس بیان میں کہ مکروہ ہے خرید و فروخت اور ڈھونڈنا کھوئی چیز کا اور شعر پڑھنا مسجد میں

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰی عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ فِی الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَیْعِ وَالشِّرَآءِ فِیْهِ وَاَنْ یَّتَحَلَّقَ النَّاسُ فِیْهِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ

روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کیا آپ نے شعریں پڑھنے سے اور خرید و فروخت کرنے سے اور حلقہ باندھ کر بیٹھنے سے جمعہ کے دن نماز جمعہ سے پہلے۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے بریدہ اور جابر اور انس سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن عمرو بن عاص کی حسن ہے اور عمرو بن شعیب وہ بیٹے ہیں محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عاص کے اور کہا محمد بن اسماعیل نے دیکھا میں نے احمد اور اسحاق وغیرہ کو سند پکڑتے تھے حدیث عمرو بن شعیب سے کہا میں نے اور سنا ہے شعیب بن محمد نے عبد اللہ بن عمر سے کہا ابو عیسیٰ نے اور جس نے کلام کیا ہے عمرو بن شعیب کی حدیث میں تو اس لئے ضعیف کہا ہے ان کو کہ وہ روایت کرتے تھے اپنے دادا سے کتاب سے گویا انہوں نے سُنا نہ تھا ان حدیثوں کو اپنے دادا سے کہا علی بن عبد اللہ نے اور ذکر کیا یحییٰ بن سعید سے کہ کہا یحییٰ نے حدیث عمرو بن شعیب کی ہمارے نزدیک ضعیف ہے اور مکروہ رکھا ایک قوم نے علماء سے خرید و فروخت مسجد میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور مروی ہے بعض علماء تابعین سے اجازت بیع وشرا کی مسجد میں اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثوں میں اجازت شعر پڑھنے کی مسجد میں مترجم کہتا ہے کہ مراد اس سے اشعار دینیہ ہیں نہ ابیات عشقیہ کہ جس میں خال وخد کی تعریف ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى

باب اس مسجد کے بیان میں جو تقویٰ پر بنائی گئی

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ امْتَرٰى رَجُلٌ مِنْ بَنِي خُدْرَةَ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى فَقَالَ الْخُدْرِيُّ هُوَ مَسْجِدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْاٰخَرُ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ فَأَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ هُوَ هٰذَا يَعْنِي مَسْجِدَهُ وَفِي ذٰلِكَ خَيْرٌ كَثِيرٌ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ تکرار کی ایک مرد نے بنی خدرہ سے دوسرے مرد سے جو بنی عمرو بن عوف کا تھا اس میں کہ وہ مسجد کونسی ہے جو بنی ہے تقویٰ پر سو کہا خدری نے وہ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور کہا دوسرے نے وہ مسجد قبا ہے پس دونوں آئے آنحضرتؐ کے پاس سو فرمایا آپؐ نے وہ یہی مسجد ہے یعنی مسجد حضرتؐ کی اور اس میں بڑی خیر ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابو بکر نے ان سے علی ابن عبد اللہ نے کہا عبد اللہ نے پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید سے حال محمد بن ابی یحییٰ اسلمی کا سو کہا ان میں کچھ مضائقہ نہیں اور ان کے بھائی انیس بن ابی یحییٰ ان سے اثبت ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ

باب مسجد قبا میں نماز پڑھنے کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي الْأَبْرَدِ مَوْلٰى بَنِي خَطْمَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أُسَيْدَ ابْنَ ظُهَيْرٍ الْأَنْصَارِيَّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّلٰوةُ فِي مَسْجِدِ قُبَاءٍ كَعُمْرَةٍ

روایت ہے ابو الابرد سے جو مولیٰ ہیں بنی خطمہ کے سُنا انہوں نے اُسید بن ظہیر انصاری کو اور وہ ہیں صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہتے تھے اُسید کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنا مسجد قبا میں ایسا ثواب رکھتا ہے جیسا عمرہ بجا لانا۔

ف: اور اس باب میں سہیل بن حنیف سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث اسید کی حسن ہے غریب ہے اور نہیں جانتے ہم کہ اُسید بن ظہیر سے کچھ صحیح ہوا ہو سوائے اس حدیث کے اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر روایت سے ابو اسامہ کے کہ وہ روایت کرتے ہیں عبد الحمید بن جعفر سے اور ابو الابرد کا نام زیاد مدینی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي أَيِّ الْمَسَاجِدِ أَفْضَلُ

باب اس بیان میں کہ کونسی مسجد افضل ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ سِوَاهُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔

روایت ہے ابی ہریرۃؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز میری مسجد میں بہتر ہے ہزار نماز سے اور مسجدوں میں سوا مسجد حرام کے یعنی بیت اللہ کے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے اور نہیں ذکر کیا قتیبہ نے اپنی حدیث میں عبید اللہ کا اور ذکر کیا کہ روایت ہے زید بن رباح سے وہ روایت کرتے ہیں ابو عبد اللہ الاغر سے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عبد اللہ الاغر کا نام سلمان ہے اور مروی ہے یہ حدیث بواسطہ ابو ہریرۃؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے اور اس باب میں علی اور میمونہ اور ابو سعید اور جبیر بن مطعم اور عبد اللہ بن زبیر اور ابن عمر اور ابی ذر سے بھی روایت ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِیْ هٰذَا وَالْمَسْجِدِ الْاَقْصٰی۔

روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کجاوے اور زین باندھے نہ جاویں یعنی سفر نہ کیا جاوے مگر تین مسجدوں کے واسطے ایک مسجد حرام اور ایک میری مسجد اور ایک مسجد بیت المقدس۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْمَشْیِ اِلَی الْمَسْجِدِ

باب مسجد کی طرف جانے کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَاْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَلٰكِنِ ائْتُوْهَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَیْكُمُ السَّكِیْنَةُ فَمَا اَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَكُمْ فَاَتِمُّوْا۔

روایت ہے ابو ہریرۃؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر ہو جاوے نماز کی تو نہ آؤ دوڑتے ہوئے بلکہ آؤ چلتے ہوئے اور تم پر تسکین ہو سو جو ملے پڑھ لو اور جو فوت ہو جاوے پوری کر لو۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے ابی قتادہ اور ابی بن کعب اور ابی سعید اور زید بن ثابت اور جابر اور انس سے، کہا ابو عیسٰی نے اختلاف ہے علماء کا مسجد کی طرف جانے میں بعضے کہتے ہیں دوڑے جب خوف ہو تکبیر اولی کے جانے کا یہاں تک کہ بعضوں سے مذکور ہے کہ وہ دوڑتے جاتے تھے نماز کو اور بعضوں نے اختیار کیا کہ مکروہ ہے دوڑنا اور چاہیے کہ آہستہ جاوے آرام اور وقار سے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کہ عمل ہے حدیث ابو ہریرۃؓ پر اور اسحاق نے کہا اگر ڈرے تکبیر اولی کے فوت ہونے سے تو مضائقہ نہیں دوڑنے میں، روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبد الرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرۃؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث ابو ہریرۃؓ کے جو روایت کرتے ہیں ابو سلمہ سے یعنی ہم معنی اس کے اور ایسا ہی کہا عبد الرزاق نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرۃؓ سے اور یہ قول زیادہ صحیح ہے یزید بن زریع کی حدیث سے روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرۃؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اوپر کی حدیث کے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِی الْقُعُوْدِ فِی الْمَسْجِدِ وَانْتِظَارِ الصَّلٰوۃِ مِنَ الْفَضْلِ

باب مسجد میں بیٹھنے اور انتظار نماز کی فضیلت میں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوۃٍ مَادَامَ یَنْتَظِرُھَا وَلَا تَزَالُ الْمَلٰٓئِکَۃُ تُصَلِّیْ عَلٰی اَحَدِکُمْ مَادَامَ فِی الْمَسْجِدِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَہٗ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ مَالَمْ یُحْدِثْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَمَا الْحَدَثُ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ فَقَالَ فُسَآءٌ اَوْ ضُرَاطٌ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایک تم میں کا نماز میں ہے جب تک انتظار کرتا ہے اس کا اور ہمیشہ فرشتے رحمت مانگتے ہیں اس کے لیے جب تک بیٹھا رہے مسجد میں اور کہتے ہیں یا اللہ بخش اس کو یا اللہ رحم کر اس پر جب تک وہ حدث نہ کرے پھر کہا ایک مرد حضرموتی نے حدث کیا ہے اے ابا ہریرہؓ کہا پھسکی ہے یا زور سے پادنا۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور ابو سعید اور انس اور عبد اللہ بن مسعود اور سہیل بن سعد سے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْخُمْرَۃِ

باب چھوٹے بوریئے پر نماز پڑھنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ عَلَی الْخُمْرَۃِ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے بوریئے پر۔

ف: اور اس باب میں ام حبیبہ اور ابن عمر اور ام سلمہ اور عائشہ اور میمونہ اور ام کلثوم بنت ابی سلمہ بن عبد الاسد سے روایت ہے اور بنت ابی سلمہ کا حضرت سے سماع نہیں، کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا اور کہا احمد اور اسحاق نے ثابت ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنا بوریئے پر، کہا ابو عیسٰی نے اور خمرہ چھوٹے بوریئے کو کہتے ہیں۔

بَابُ مَاجَآءَ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْحَصِیْرِ۔

باب بڑے بوریئے پر نماز پڑھنے کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلٰی حَصِیْرٍ۔

روایت ہے ابی سعید سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی بوریئے پر۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے انس اور مغیرہ بن شعبہ سے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابو سعید کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا مگر بعض علماء نے اختیار کیا ہے زمین پر نماز پڑھنا مستحب جان کر۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ صَلٰوۃٍ عَلَی الْبُسُطِ۔

باب بچھونوں پر نماز پڑھنے کے بیان میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُخَالِطُنَا حَتّٰی کَانَ یَقُوْلُ لِاَخٍ لِیْ صَغِیْرٍ یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَافَعَلَ النُّغَیْرُ قَالَ وَنُضِحَ بِسَاطٌ لَنَا فَصَلّٰی عَلَیْہِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش طبعی کرتے ہم سے یہاں تک کہ فرماتے میرے بھائی سے اے ابا عمیر کیا کیا نغیر نے کہا اور دھویا گیا بچھونا ہمارا پھر نماز پڑھی اس پر۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس سے کہا ابو عیسٰی نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر صحابہ کا اور جو بعد ان کے تھے کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں نماز پڑھنے میں بچھونے اور قالین پر اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور نام ابو التیاح کا یزید بن حمید ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي الْحِيْطَانِ

باب باغوں میں نماز پڑھنے کے بیان میں

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَحِبُّ الصَّلٰوةَ فِي الْحِيْطَانِ قَالَ اَبُوْ دَاوٗدَ يَعْنِي الْبَسَاتِيْنَ

روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے نماز پڑھنے کو حیطان میں، کہا ابو داؤد نے یعنی باغوں میں

ف: کہا ابو عیسٰی نے حدیث معاذ کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے حسن بن ابی جعفر کے اور حسن بن ابی جعفر کو ضعیف کہا ہے یحیٰی بن سعید قطان وغیرہ نے اور ابو الزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے اور ابو الطفیل کا نام عامر بن واثلہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي سُتْرَةِ الْمُصَلِّيْ

باب سترہ مصلی کے بیان میں

عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِيْ مَنْ مَرَّ مِنْ وَرَآءِ ذٰلِكَ۔

روایت ہے موسیٰ بن طلحہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکھ لیوے ایک تم میں کا اپنے آگے کوئی چیز کجاوے کے پیچھے کی لکڑی کے برابر تو نماز پڑھتا رہے اور پرواہ نہیں جو گزر جاوے اس کے آگے سے۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہؓ اور سہل بن ابی حثمہ اور ابن عمر اور سبرہ بن معبد اور ابی جحیفہ اور عائشہ رضی سے کہا ابو عیسٰی نے حدیث طلحہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ کہتے ہیں کہ سترہ امام کا کفایت کرتا ہے مقتدیوں کو بھی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ

باب مصلی کے سامنے سے گزرنے کی کراہت میں

عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ اَرْسَلَ اِلٰى اَبِيْ جُهَيْمٍ يَسْاَلُهٗ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ فَقَالَ اَبُوْ جُهَيْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرٌ لَهٗ مِنْ اَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا اَدْرِيْ قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ اَرْبَعِيْنَ شَهْرًا اَوْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً

روایت ہے بسر بن سعید سے کہ زید بن خالد جہنی نے پوچھا ابو جہیم سے کہ کیا سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے حق میں جو چلا جاوے نماز کے آگے سے سو کہا ابو جہیم نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانے چلا جانے والا نمازی کے آگے سے کہ کیا ہے اس پر یعنی گناہ یا عذاب تو کھڑا رہنا اس کو چالیس سال تک بہتر ہو جاتے سے کہا ابو النضر نے نہیں جانتا ہیں کہ چالیس دن کہے یا چالیس مہینے یا چالیس برس۔

ف: اور اس باب میں ابوسعید خدری اور ابوہریرہؓ اور ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی جہیم کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اگر کھڑا رہے سو برس تک تو بہتر ہے آگے چلے جانے سے اپنے بھائی سے کہ وہ نماز پڑھتا ہو اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مکروہ کہتے ہیں نمازی کے آگے سے چلے جانے کو اور نہیں کہتے کہ اس کی نماز جاتی رہتی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ

باب اس بیان میں کہ کسی چیز کے آگے جانے سے نماز نہیں ٹوٹتی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ الْفَضْلِ عَلٰى أَتَانٍ فَجِئْنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ بِمِنًى قَالَ فَنَزَلْنَا عَنْهَا فَوَصَلْنَا الصَّفَّ فَمَرَّتْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ فَلَمْ تَقْطَعْ صَلٰوتَهُمْ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ میں ایک گدھے پر فضل کے پیچھے بیٹھا تھا پھر آئے ہم اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اپنے اصحاب کے ساتھ منیٰ میں سو اترے ہم اور مل گئے صف میں۔ سو پھرنے لگی گدھی ان کے آگے اور نہ توڑی اس نے نماز ان کی۔

ف: اور اس باب میں عائشہؓ اور فضل بن عباس اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جو بعد ان کے تابعین تھے کہتے ہیں نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی اور یہی کہتے ہیں سفیان اور شافعی بھی۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ إِلَّا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْأَةُ

باب اس بیان میں کہ نماز نہیں ٹوٹتی مگر کتے اور گدھے کے آگے چلے جانے سے

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَلَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ كَآخِرَةِ الرَّحْلِ أَوْ كَوَاسِطَةِ الرَّحْلِ قَطَعَ صَلٰوتَهُ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ وَالْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ فَقُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ مَا بَالُ الْأَسْوَدِ مِنَ الْأَحْمَرِ مِنَ الْأَبْيَضِ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي سَأَلْتَنِي كَمَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ۔

روایت ہے عبداللہ بن صامت سے کہا سنا میں نے ابوذر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز پڑھے آدمی اور نہ ہو اس کے آگے کجاوے کے پیچھے کی لکڑی کے برابر کوئی چیز یا فرمایا کواسطۃ الرحل، تو توڑ دیتا ہے اس کی نماز کالا کتا اور عورت اور گدھا کہا عبداللہ نے پوچھا میں نے ابی ذرؓ سے کالے اور سفید کی کیا قید ہے سو کہا ابوذرؓ نے پوچھا تم نے مجھ سے جو پوچھا تھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آپ نے کالا کتا شیطان ہے۔

ف: اور اس باب میں ابی سعید اور حکم غفاری اور ابوہریرہؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوذرؓ کی حسن ہے اور صحیح ہے اور یہی مذہب ہے بعض اہل علم کا کہ نماز ٹوٹ جاتی ہے گدھے اور عورت اور کالے کتے سے کہا احمد نے اس میں شک نہیں کہ کالا کتا توڑ دیتا ہے نماز کو۔ اور گدھے اور عورتوں میں مجھے کچھ کلام ہے کہا اسحاق نے نہیں ٹوٹتی نماز مگر کالے کتے سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ أَنْ يُوَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَوُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ وَكَانَ يُحِبُّ ذٰلِكَ فَصَلّٰى رَجُلٌ مَعَهُ الْعَصْرَ ثُمَّ مَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوْعٌ فِي صَلٰوةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ قَدْ وُجِّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ فَانْحَرَفُوْا وَهُمْ رُكُوْعٌ۔

باب ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے بیان میں

روایت ہے براء بن عازب سے کہا جب آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں نماز پڑھی بیت المقدس کی طرف سولہ یا سترہ مہینے اور دوست رکھتے تھے منہ کرنا کعبہ کی طرف سو اترا اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم دیکھتے ہیں ہم تیرا منہ پھیرنا آسمان کی طرف سو پھیر دیں گے ہم تجھ کو اس قبلے کی طرف جسے تو چاہتا ہے سو پھیر اپنا منہ مسجد حرام کی طرف اور یہی چاہتے تھے حضرتؐ سو نماز پڑھی ایک شخص نے حضرت کے ساتھ عصر کی پھر گزرا انصار کی ایک قوم پر کہ رکوع میں تھے عصر کی نماز کے وقت بیت المقدس کی طرف سو کہا اُنہے شخص گواہی دیتا ہے کہ اس نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور آپ نے منہ کیا کعبہ کی طرف کہا راوی نے تبھی پھرے وہ رکوع ہی میں۔

ف: اور اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس اور عمارہ بن اوس اور عمرو بن عوف مزنی اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے سفیان ثوری سے وہ روایت کرتے ہیں اسحاق سے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر سے کہا تھے لوگ رکوع میں نماز صبح میں کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ۔

باب اس بیان میں کہ مشرق اور مغرب کے بیچ میں سب قبلہ ہے اور یہ ان ملکوں میں ہے جو واقع ہیں قبلے کی تریا دکن کی جانب۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرق اور مغرب کے بیچ میں سب قبلہ ہے۔

ف: روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے انہوں نے محمد بن ابی معشر سے مثل اوپر کی روایت کے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ رضی کی مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور کلام کیا ہے بعض علماء نے ابی معشر میں ان کے حافظہ کی طرف سے اور نام ان کا نجیح ہے اور وہ مولیٰ ہیں بنی ہاشم کے کہا محمد نے نہیں روایت کرتا میں ان سے کچھ اور روایت کرتے ہیں ان سے اور لوگ کہا محمد نے اور روایت عبداللہ بن جعفر مخرمی کی عثمان بن محمد اخنسی سے جو روایت کرتے ہیں سعید مقبری سے وہ ابوہریرہؓ سے قوی تر ہے اور زیادہ صحیح ہے ابی معشر کی حدیث سے روایت کی ہم سے حسن بن بکر المروزی نے انہوں نے معلی بن منصور سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر المخرمی سے انہوں نے عثمان بن محمد اخنسی سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ

علیہ وسلم سے فرمایا آپؐ نے مشرق اور مغرب کے بیچ میں قبلہ ہے اور کہا گیا ہے عبداللہ بن جعفر المخرمی اس لیے کہ وہ اولاد میں ہیں مسور بن مخرمہ کے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی صحابیوں سے کہ ما بین مشرق اور مغرب کے قبلہ ہے انہیں میں ہیں حضرت عمر بن خطابؓ اور علی بن ابی طالبؓ اور ابن عباسؓ اور کہا ابن عمرؓ نے جب تو کرے مغرب کو داہنے طرف اور مشرق کو بائیں طرف تو اس کے بیچ میں سب قبلہ ہے، جب قبلہ کی طرف منہ کرنا چاہے اور کہا ابن مبارک نے کہ ما بین مشرق اور مغرب کے قبلہ ہونا اہل مشرق کے لیے ہے اور اختیار کیا عبداللہ بن مبارک نے بائیں طرف جھکنا اہل مرو کے لیے کہ وہ ایک شہر ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي الرَّجُلِ يُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فِي الْغَيْمِ

باب اس بیان میں کہ جو اندھیرے میں غیر قبلہ کی طرف نماز پڑھ لے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ أَيْنَ الْقِبْلَةُ فَصَلّٰى كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا عَلٰى حِيَالِهِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ

روایت ہے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے ہم تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں ایک اندھیری رات میں اور نہیں جانتے تھے ہم کدھر ہے قبلہ سو پڑھی ہر ایک نے نماز اپنے منہ کے سامنے پھر جب صبح ہوئی تو ذکر کیا ہم نے اس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اتری یہ آیت جدھر منہ کرو تم ادھر منہ ہے اللہ کا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد کچھ خوب نہیں اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر روایت سے اشعث السمان کی اور اشعث بن سعید ابوربیع السمان ضعیف ہیں حدیث میں اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا کہ جب پڑھی کسی نے نماز غیر قبلہ کی طرف اندھیرے میں اور بعد میں معلوم ہوا کہ منہ قبلہ کی طرف نہ تھا تو نماز اس کی جائز ہے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَا يُصَلّٰى إِلَيْهِ وَفِيهِ

باب بیان میں اس چیز کے کہ جس کی طرف یا جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يُصَلّٰى فِي سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِي الْمَزْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيقِ وَفِي الْحَمَّامِ وَمَعَاطِنِ الْإِبِلِ وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللّٰهِ

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز پڑھنے سے سات مقاموں میں پیخانے میں اور جہاں اونٹ ذبح ہوتے ہوں۔ اور قبرستان میں اور راستے کے بیچ میں اور غسلخانے میں اور اونٹ باندھنے کی جگہ میں اور چھت پر بیت اللہ کی۔

ف: روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے سوید بن عبدالعزیز سے انہوں نے زید بن جبیرہ سے انہوں نے داؤد بن حصین سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر کی حدیث کے ہم معنی اور مانند اس کے اور اس باب میں ابی مرثد اور جابرؓ اور انسؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمرؓ کی از روئے اسناد کے قوی نہیں اور کلام کیا گیا ہے زید بن جبیرہ میں ان کے حافظہ کے سبب سے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو لیث بن سعد نے

عبداللہ بن عمر العمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوپر کی حدیث کے اور یہ حدیث ابن عمر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اشبہ اور صحیح تر ہے لیث بن سعید کی حدیث سے اور عبداللہ بن عمر العمری کو ضعیف کہا ہے بعض اہلِ حدیث نے از روئے حافظہ کے ان میں سے ہیں یحییٰ بن سعید قطان۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَاَعْطَانِ الْاِبِلِ

باب بیان میں نماز پڑھنے کے بکریوں اور اونٹوں کے رہنے کی جگہ میں

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِي اَعْطَانِ الْاِبِلِ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں اور نہ پڑھو اونٹوں کے بیٹھنے کی جگہ میں۔

ف: روایت کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے ابی بکر بن عیاش سے انہوں نے ابی حصین سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوپر کی حدیث کے اور مانند اس کے اور اس باب میں روایت ہے جابر بن سمرہ اور براء اور سبرہ بن معبد جہنی اور عبداللہ بن مغفل اور ابن عمر اور انس سے کہا ابو عیسیٰ نے اور حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے ہم لوگوں کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور حدیث ابی حصین کی ابی صالح سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابی ہریرہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غریب ہے اور روایت کیا اس کو اسرائیل نے ابی حصین سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے موقوفاً اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور نام ابن حصین کا عثمان بن عاصم اسدی ہے روایت کیا ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی التیاح ضبعی سے انہوں نے انسؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے بکریوں کے بیٹھنے کی جگہ میں، کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے اور ابو التیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الدَّابَّةِ حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ

باب چوپایہ پر نماز پڑھنے کے بیان میں جدھر پھرتا رہے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَجِئْتُهُ وَهُوَ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالسُّجُوْدُ اَخْفَضُ مِنَ الرُّكُوْعِ

روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا بھیجا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کام کو تو لوٹ کر آیا میں اور حضرت نماز پڑھ رہے تھے اپنی سواری پر مشرق کی طرف اور سجدہ میں زیادہ جھکنا تھا رکوع سے۔

ف: اس باب میں روایت ہے انسؓ اور ابی عمرؓ اور ابی سعیدؓ اور عامر بن ابی ربیعہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابرؓ سے اور اسی پر عمل ہے سب اہلِ علم کا نہیں جانتے ہم ان میں اختلاف ان کے درمیان میں کچھ مضائقہ نہیں اگر آدمی نماز پڑھے نفل، جانور پر اور وہ پھرتا رہے قبلے یا غیر قبلے کی طرف۔

بَابُ فِی الصَّلٰوۃِ اِلَی الرَّاحِلَۃِ

باب سواری کی طرف نماز پڑھنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی اِلٰی بَعِیْرِہٖ اَوْ رَاحِلَتِہٖ وَکَانَ یُصَلِّیْ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ حَیْثُ مَا تَوَجَّھَتْ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اپنے اونٹ کی طرف یا کہا راحلتہ اور معنی اس کے اپنی سواری کیطرف اور نماز پڑھتے تھے اپنی سواری کے اوپر بھی جدھر منہ پھیرتی وہ آپ کو لے کر۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض اہلِ علم کا کہ کچھ مضائقہ نہیں اونٹ کی طرف نماز پڑھنے میں اس کو سترہ بنا کر۔

بَابُ مَا جَآءَ اِذَا حَضَرَ الْعَشَآءُ وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَآءِ

باب اس بیان میں کہ جب حاضر ہو کھانا اور تکبیر ہو نماز کی تو پہلے کھانے سے فارغ ہو لے

عَنْ اَنَسٍ یَبْلُغُ بِہِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَضَرَ الْعَشَآءُ وَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَابْدَءُوْا بِالْعَشَآءِ۔

روایت ہے حضرت انسؓ سے وہ پہنچاتے ہیں اس حدیث کو حضرتؐ تک کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آگے آجاوے کھانا اور تکبیر ہو نماز کی تو پہلے کھانا کھالو۔

ف: اور اس باب میں عائشہؓ اور ابن عمرؓ اور سلمہ بن اکوعؓ اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث انسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہلِ علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے ابوبکرؓ اور عمرؓ اور ابن عمرؓ ہیں۔ اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق بھی، دونوں کہتے ہیں کہ پہلے کھانا کھالے اگرچہ فوت ہو جاوے جماعت، سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ جب ڈرتا ہو اس کے سڑنے سے تو پہلے کھالے اور جس طرف گئے ہیں بعض صحابہ وغیرہ اسی کی پیروی خوب ہے اور مقصود ان کا یہی ہے کہ نماز میں قلب مصلی کا کسی طرف مشغول نہ ہو اور مروی ہے ابن عباس سے کہ کہتے تھے ہم کھڑے نہ ہوتے تھے نماز کو جب تک دل ہمارا لگا ہوتا تھا کسی چیز میں اور مروی ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آگے آوے کھانا اور تکبیر ہو نماز کی تو پہلے کھانا کھالو کہا راوی نے کہ کھانا کھایا ابن عمرؓ نے شام کا اور وہ سنتے تھے آواز امام کی قرآن پڑھنے کی روایت کی ہم سے یہ حدیث ہناد نے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الصَّلٰوۃِ عِنْدَ النُّعَاسِ

باب اونگھتے وقت نماز پڑھنے کے بیان میں

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا نَعَسَ اَحَدُکُمْ وَھُوَ یُصَلِّیْ فَلْیَرْقُدْ حَتّٰی یَذْھَبَ عَنْہُ النَّوْمُ فَاِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَا صَلّٰی وَھُوَ یَنْعَسُ فَلَعَلَّہٗ یَذْھَبُ یَسْتَغْفِرُ فَیَسُبُّ نَفْسَہٗ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اونگھنے لگے کوئی تم میں کا اور وہ نماز پڑھتا ہو تو سو رہے یہاں تک کہ جاتی رہے نیند اس لیے کہ ایک تم میں کا نماز پڑھنے لگے، در انحالیکہ وہ اونگھتا ہے پس گمان ہے کہ وہ قصد کرے استغفار کا اور گالیاں دینے لگے اپنی جان کو۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے انسؓ اور ابوہریرہؓ سے کہا ابو عیسٰی نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يُصَلِّ بِهِمْ

باب اس بیان میں کہ جو ملاقات کو جاوے کسی قوم کی تو ان کی امامت نہ کرے

عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ اَبِيْ عَطِيَّةَ رَجُلٍ مِّنْهُمْ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَاْتِيْنَا فِيْ مُصَلَّانَا يَتَحَدَّثُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ يَوْمًا فَقُلْنَا لَهٗ تَقَدَّمْ فَقَالَ لِيَتَقَدَّمْ بَعْضُكُمْ حَتّٰى اُحَدِّثَكُمْ لِمَ لَا اَتَقَدَّمُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَؤُمَّهُمْ وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِّنْهُمْ۔

روایت ہے بدیل بن میسرہ عقیلی سے وہ روایت کرتے ہیں عطیہ عقیلی سے کہا انہوں نے کہ تھے مالک بن حویرث آتے ہماری نماز کی جگہ میں حدیث بولنے کو پس آگیا وقت نماز کا ایک دن سو کہا ہم نے ان کو امامت کرو کہا چاہیئے کہ امامت کرے کوئی تم میں کا تاکہ بیان کروں میں کیوں نہیں امامت کرتا، سُنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو ملاقات کو جاوے کسی قوم کی تو امامت نہ کرے ان کی بلکہ امامت کرے اس قوم کا کوئی آدمی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہلِ علم کا صحابہ وغیرہم سے کہتے ہیں صاحب خانہ مستحق ہے امامت کا بہ نسبت ملاقاتیوں کے اور کہا بعض علماء نے جب اجازت دے صاحب خانہ تو مضائقہ نہیں امامت میں اور کہا اسحاق نے میرا عمل مالک بن حویرث کی حدیث پر ہے اور تشدد کیا کہ ہرگز امامت نہ کرے صاحبِ خانہ کی کوئی دوسرا اگرچہ اجازت بھی دے اور ایسا ہی حکم ہے مسجد کا کہ نہ امامت کرے مسجد میں کسی قوم کی جب ان سے ملنے جاوے بلکہ مسجد والوں میں سے کوئی امامت کرے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَّخُصَّ الْاِمَامُ نَفْسَهٗ بِالدُّعَآءِ

باب اس بیان میں کہ مکروہ ہے امام کو نری اپنے ہی لیئے دعا کرنا

عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ اَنْ يَّنْظُرَ فِيْ جَوْفِ بَيْتِ امْرِئٍ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ فَاِنْ نَظَرَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يَؤُمَّ قَوْمًا فَيَخُصَّ نَفْسَهٗ بِدَعْوَةٍ دُوْنَهُمْ فَاِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَهُوَ حَقِنٌ۔

روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں کسی کو کہ جھانکے کسی گھر میں جب تک اذن نہ لے پس اگر نظر کی اس نے تو داخل ہو چکا یعنی داخل ہونا بے اذن حرام ہے اور نہ امامت کرے کوئی کسی قوم کی پھر خاص کرے اپنے ہی لیئے دعا کو انہیں چھوڑ کر جس نے ایسا کیا اس نے خیانت کی ان لوگوں کی اور نہ کھڑا ہو نماز میں پاخانے پیشاب کو روک کر۔

ف: اور اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابو امامہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ثوبان کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث معاویہ بن صالح سے وہ روایت کرتے ہیں سفر بن لبیبر سے وہ یزید بن شریح سے وہ ابی امامہ سے وہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث یزید بن شریح سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ہریرہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث یزید بن شریح کی جو مروی ہے ثوبان کے واسطہ سے ابی حی مؤذن سے اس کی اسناد بہت اچھی ہے اور بہت مشہور۔

بَابُ مَا جَآءَ مَنْ اَمَّ قَوْمًا وَّهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ

باب اس امام کے بیان میں جس سے مقتدی بیزار ہوں۔

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةً رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَّهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَرَجُلٌ سَمِعَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ثُمَّ لَمْ يُجِبْ۔

روایت ہے حسن سے کہا سنا میں نے انس بن مالک سے کہا لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں پر ایک اس مرد پر کہ امامت کرے کسی قوم کی اور وہ اس سے بیزار ہوں دوسری اس عورت پر کہ رات کاٹے اور خاوند اس کا اس پر غصہ ہو۔ تیسرے اس مرد پر جو سنے حی الفلاح اور جماعت میں حاضر نہ ہو۔

ف: اور اس باب میں ابن عباس اور طلحہ اور عبداللہ بن عمر اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس رضی اللہ عنہ کی صحیح نہیں اس واسطے کہ مروی ہے یہ حسن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً کہا ابو عیسیٰ نے محمد بن قاسم میں کلام کیا ہے احمد بن حنبل نے اور ضعیف کہا ان کو اور نہیں ہیں وہ حافظ اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علماء سے کہ امامت کرے کوئی آدمی اور مقتدی اس سے بیزار ہوں سو اگر امام ظالم نہیں تو گناہ اس پر ہے جو بیزار ہو اور کہا احمد اور اسحاق نے اس باب میں کہ جب برا مانے ایک یا دو یا تین تو مضائقہ نہیں امامت میں جب تک بیزار نہ ہو اکثر قوم روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے جریر سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے زیاد بن ابی الجعد سے انہوں نے عمرو بن حارث بن المصطلق سے کہا عمرو نے کہا جاتا تھا کہ سب سے زیادہ عذاب دو شخصوں پر ہے ایک وہ عورت کہ نافرمانی کرے اپنے زوج کی دوسرا امام کہ لوگ اس سے بیزار ہوں کہا جریر نے کہا منصور نے سو پوچھا ہم نے امام کا حال تو کہا گیا ہمارے یہ ہے کہ مراد اس سے ظالم امام ہے اور جو قائم کرے سنت کو تو گناہ اسی پر ہے جو اس سے بیزار ہو۔

عَنْ اَبِيْ غَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ اٰذَانَهُمُ الْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَاِمَامُ قَوْمٍ وَّهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ۔

روایت ہے ابو غالب سے کہا سنا میں نے ابا امامہ سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں کی نماز ان کے کانوں کے اوپر نہیں جاتی۔ یعنی مقبول نہیں ہوتی ایک غلام بھاگا ہوا جب تک نہ لوٹے اور دوسری عورت کہ رات کاٹے اور خاوند اس کا اس پر غصے ہو تیسرے امام کہ مقتدی اس سے بیزار ہوں۔

ف:

بَابُ مَا جَآءَ اِذَا صَلَّى الْاِمَامُ قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا

باب اس بیان میں کہ جب امام بیٹھ کر پڑھے تو مقتدی بھی بیٹھ کر پڑھے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهٗ قُعُوْدًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ

روایت ہے انس بن مالک سے کہا گرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سے پس چوٹ آئی سو نماز پڑھائی ہم کو بیٹھ کر سو بیٹھے ہم نے ساتھ ان کے بیٹھ کر پھر جب فراغت ہوئی تو فرمایا امام اسی لیے

أَوْ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ وَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا وَإِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوا وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا وَإِذَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا أَجْمَعُونَ۔

ہے یا فرمایا انما جعل الامام یعنی امام اسی لیے مقرر کیا گیا ہے کہ پیروی کریں اس کی سو جب اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو اور جب رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب اٹھے تم بھی اٹھو اور جب کہے سمع اللہ لمن حمدہ تم کہو ربنا ولک الحمد اور جب سجدہ کرے تم بھی سجدہ کرو۔ اور جب بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی سب بیٹھ کر نماز پڑھو۔

ف: اس باب میں روایت ہے عائشہؓ اور ابی ہریرہؓ اور جابرؓ اور ابن عمرؓ اور معاویہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انسؓ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم گرے گھوڑے سے اور چوٹ آئی، حسن ہے صحیح ہے اور یہی مذہب ہے بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا، انہیں میں ہیں جابر بن عبداللہ اور اسید بن حضیر اور ابوہریرہؓ وغیرہم اور اسی حدیث کے قائل ہیں احمد اور اسحاق کہا بعض علماء نے جب نماز پڑھے امام بیٹھ کر نہ پڑھیں اس کے پیچھے لوگ مگر کھڑے ہو کر اور اگر بیٹھ کر پڑھیں گے تو درست نہ ہوگی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی کا۔

بَابٌ مِنْهُ أَيْضًا

دوسرا باب اسی بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ قَاعِدًا۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچھے ابوبکرؓ کے بیٹھ کر اس مرض میں کہ وفات ہوئی اس میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور مروی ہے حضرت عائشہؓ سے بھی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑھے امام بیٹھ کر تو تم بھی پڑھو بیٹھ کر اور مروی ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اپنی مرض میں اور ابوبکر امامت کرتے تھے آدمیوں کی پس نماز پڑھی آپ نے ابوبکر کے پہلو میں اور آدمی اقتدار کرتے تھے ابوبکرؓ کی اور ابوبکرؓ اقتدار کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مروی ہے انہیں سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی پیچھے ابی بکرؓ کے بیٹھ کر اور مروی ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ابی بکرؓ کے پیچھے بیٹھ کر، روایت کی ہم سے یہ حدیث عبداللہ بن ابی زیاد نے ان سے شبابہ بن سوار نے ان سے محمد بن طلحہ نے ان سے حمید نے ان سے ثابت نے ان سے انسؓ نے کہ نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض میں ابی بکر کے پیچھے بیٹھ کر ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا ہے اس کو یحییٰ بن ایوب نے حمید سے انہوں نے انس سے روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے حمید سے انہوں نے انسؓ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں ثابت کا اور جس نے ذکر کیا سند میں ثابت کا وہ زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِمَامِ يَنْهَضُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ نَاسِيًا

باب دو رکعت کے بعد امام کے سہواً کھڑا ہو جانے کے بیان میں

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَنَهَضَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحَ بِهِ الْقَوْمُ وَسَبَّحَ بِهِمْ

روایت ہے شعبی سے کہا امامت کی ہماری مغیرہ بن شعبہ نے سو وہ کھڑے ہو گئے دو رکعت کے بعد یعنی قبل تشہد کے تو سبحان کہا لوگوں نے ان کو اور انہوں نے بھی تسبیح کہی ان کو

فَلَمَّا قَضٰى صَلٰوتَهٗ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ بِهِمْ مِثْلَ الَّذِيْ فَعَلَ

...... پھر جب پوری کر چکے نماز سلام پھیرا اور دو سجدے کیے سہو کے بیٹھے ہوئے پھر بیان کیا ان سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا جیسا انہوں نے کیا۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے، عقبہ بن عامر اور سعد اور عبداللہ بن بحینہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی مروی ہے کئی سندوں سے مغیرہ بن شعبہ سے اور کلام کیا ہے بعض علماء نے ابن ابی لیلیٰ میں ان کے حافظہ کی طرف سے کہا احمد نے حجت کے قابل نہیں حدیث ابن ابی لیلیٰ کی اور کہا محمد بن اسماعیل نے ابن ابی لیلیٰ تو صدوق یعنی سچے ہیں اور میں روایت نہیں کرتا ہوں ان سے اس لیے کہ ان کی صحیح حدیث سقیم سے پہچان نہیں پڑتی اور جو ایسا ہو اس سے میں روایت نہیں لیتا اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے مغیرہ بن شعبہ سے اور روایت کی سفیان نے جابر سے، انہوں نے مغیرہ بن شبل سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے اور جابر جعفی کو ضعیف کہا ہے بعض اہل علم نے اور چھوڑ دیا اس سے روایت لینا یحییٰ بن سعید نے اور عبدالرحمن بن مہدی نے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ جب بھول سے اُٹھ کھڑا ہوا کوئی دو رکعت میں تو اپنی نماز پوری کرے اور بعد نماز دو سجدہ سہو کرے سو بعضوں نے کہا ہے کہ بعد سلام کے کرے اور بعضوں نے کہا قبل سلام کے اور جس نے کہا ہے قبل سلام کے اس کی حدیث زیادہ صحیح ہے کہ روایت کی ہے زہری نے اور یحییٰ بن سعید انصاری نے اعرج سے انہوں نے عبداللہ بن بحینہ سے کہا روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمن نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے مسعودی سے انہوں نے زیاد بن علاقہ سے کہا امامت کی ہماری مغیرہ بن شعبہ نے پھر جب پڑھ چکے دو رکعت کھڑے ہو گئے اور نہ بیٹھے سو سبحان اللہ کہا مقتدیوں نے سو اشارہ کیا ان کی طرف کہ کھڑے ہو جاؤ پھر جب فارغ ہوئے نماز سے سلام پھیرا اور دو سجدے کیے سہو کے اور کہا اسی طرح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے مغیرہ بن شعبہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مِقْدَارِ الْقُعُوْدِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ

باب مقدار میں قعدہ اولیٰ کی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ كَاَنَّهٗ عَلَى الرَّضْفِ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ حَرَّكَ سَعْدٌ شَفَتَيْهِ بِشَيْءٍ فَاَقُوْلُ حَتّٰى يَقُوْمَ فَيَقُوْلُ حَتّٰى يَقُوْمَ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے تھے دو رکعتوں کے بعد تو گویا وہ بیٹھے ہوں گرم پتھروں پر یعنی بہت جلد اٹھتے کہا شعبہ نے پھر ہلائے سعد نے اپنے ہونٹ کچھ کہہ کر یعنی حضرت کچھ پڑھتے تھے کہا شعبہ نے میں کہتا جب تک کہ اٹھتے تو سعد کہتے جب تک کہ اٹھتے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے لیکن ابا عبیدہ کو سماع نہیں اپنے باپ سے اور عمل اسی پر ہے اہل علم کا اختیار کرتے ہیں کہ آدمی دیر تک نہ بیٹھے قعدہ اولیٰ میں اور قعدہ اولیٰ میں تشہد سے زیادہ کچھ نہ پڑھے اور کہتے ہیں اگر زیادہ کیا اس نے تشہد سے کچھ بھی تو اس پر سجدہ سہو ہے ایسا ہی مروی ہے شعبی وغیرہ سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْاِشَارَۃِ فِی الصَّلٰوۃِ

باب نماز میں اشارہ کرنے کے بیان میں

عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ إِلَيَّ إِشَارَةً وَقَالَ لَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ إِشَارَةً بِإِصْبَعِهِ۔

روایت ہے صہیب سے کہا گزرا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اور وہ نماز پڑھتے تھے سو سلام کیا میں نے ان کو اور جواب دیا مجھ کو اشارے سے کہا راوی نے نہیں جانتا میں مگر شائد صہیب نے یہ بھی کہا کہ جواب دیا انگلی سے اشارہ کر کے۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے حضرت بلالؓ اور حضرت ابی ہریرہؓ اور حضرت عائشہؓ سے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِيْنَ كَانُوْا يُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ كَانَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ پوچھا میں نے بلالؓ سے کیونکر جواب دیتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام کرتے تھے اصحاب ان کو اور وہ نماز میں ہوتے تھے کہا بلالؓ نے اشارہ کرتے تھے اپنے ہاتھ سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث صہیب کی حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسے مگر روایت سے لیث کی کہ وہ روایت کرتے ہیں بکیر سے اور روایت کی زید بن اسلم نے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ کہا میں نے بلالؓ سے کیونکر جواب دیتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام کرتے تھے ان پر مسجد بنی عمرو بن عوف میں کہا بلالؓ نے اشارہ کرتے تھے ہاتھ سے۔ اور دونوں حدیثیں میرے نزدیک صحیح ہیں اس لیے کہ قصہ حدیث صہیب کا اور ہے اور قصہ حدیث بلالؓ کا اور، اور اگر ابن عمرؓ نے ان دونوں سے روایت کیا تو احتمال ہے کہ دونوں سے سنا ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ التَّسْبِيْحَ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقَ لِلنِّسَآءِ

باب اس بیان میں کہ جب امام بھولے تو مردوں کو سبحان اللہ کہنا اور عورتوں کو تصفیق چاہیئے اور تصفیق سیدھے ہاتھ کی پشت بائیں ہتھیلی پر مارنا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيْحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيْقُ لِلنِّسَآءِ

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تسبیح مردوں کو ہے اور تصفیق عورتوں کو۔

ف: اور اس باب میں علیؓ اور حضرت سہیل بن سعد اور جابر اور ابی سعید اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے اور کہا حضرت علیؓ نے کہ جب میں اذن مانگتا حضرت سے اندر آنے کا اور آپ نماز پڑھتے ہوتے تو سبحان اللہ کہتے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حضرت ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّثَاؤُبِ فِي الصَّلٰوةِ

باب اس بیان میں کہ جماہی لینا نماز میں مکروہ ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّثَاؤُبُ فِي الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَا اسْتَطَاعَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جماہی آنا نماز میں شیطان کی طرف سے ہے سو جب کسی کو جماہی آوے تو روکے منہ بند کرے جہاں تک ہو سکے۔

ف: اور اس باب میں ابی سعید خدریؓ اور جد عدی بن ثابت سے بھی روایت ہے کہ کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا ہے علماء نے جمائی لینا نماز میں ابراہیم نے کہا میں تو جمائی کو پھیر دیتا ہوں کھنکار سے۔

بَابُ مَاجَآءَ اِنَّ صَلٰوةَ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلٰوةِ الْقَائِمِ

باب اس بیان میں کہ بیٹھ کر نماز پڑھنے میں آدھا ثواب ہے کھڑے ہو کر پڑھنے سے

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى قَائِمًا فَهُوَ اَفْضَلُ وَمَنْ صَلَّاهَا قَاعِدًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَائِمِ وَمَنْ صَلَّاهَا نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ۔

روایت ہے عمران بن حصین سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مرد کی نماز کا حال تو فرمایا آپؐ نے جو کھڑے ہو کر پڑھے تو افضل ہے اور جو بیٹھ کر پڑھے تو اس کو کھڑے ہو کر پڑھنے والے سے آدھا ثواب ہے اور جو لیٹ کر پڑھے تو اس کو بیٹھنے والے سے آدھا ثواب ہے۔

ف: اور اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور انس اور سائب سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمران بن حصین کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابراہیم بن طہمان سے اسی اسناد سے مگر وہ یہ کہتے ہیں کہ روایت ہے عمران بن حصین سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مریض کی نماز کو سو فرمایا کھڑے ہو کر پھر اگر نہ ہو سکے تو بیٹھ کر پھر اگر نہ ہو سکے تو لیٹ کر، روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے ابراہیم بن طہمان سے انہوں نے حسین معلم سے اسی اسناد سے کہا ابو موسیٰ نے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو اس نے حسین معلم سے ابراہیم بن طہمان کی روایت کی مانند اور روایت کیا ہے ابو اسامہ اور کئی لوگوں نے حسین معلم سے مثل روایت عیسیٰ بن یونس کے اور مراد اس حدیث سے بعض علماء کے نزدیک نفل نماز ہے، روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابی عدی سے انہوں نے اشعث بن عبدالملک سے انہوں نے حسن سے کہا حسن نے کہ آدمی نماز نفل چاہے کھڑے ہو کر پڑھے چاہے بیٹھ کر چاہے لیٹ کر اور اختلاف ہے علماء کا اس بیمار کی نماز میں جو بیٹھ کر نہ پڑھ سکے سو کہا بعض نے پڑھے داہنے کروٹ پر اور بعض نے کہا چت لیٹ کر اور پیر قبلہ کی طرف پھیلا کر نماز پڑھے اور کہا سفیان ثوری نے اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ جو بیٹھ کر پڑھے اس کو آدھا اجر ہے یہ ہے تندرست کیلئے اور جس کو کچھ عذر نہ ہو، اور جسے کچھ عذر ہو اور وہ بیٹھ کر پڑھے تو اس کو پورا ثواب ہے مثل کھڑے ہو کر پڑھنے والے کے اور بعض حدیث میں یہ مضمون آیا ہے مثل قول سفیان ثوری کے۔

بَابٌ فِيْمَنْ يَتَطَوَّعُ جَالِسًا

باب اس کے بیان میں جو بیٹھ کر نماز نفل پڑھے۔

عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ مَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا حَتّٰى كَانَ قَبْلَ وَفَاتِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَامٍ فَاِنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ سُبْحَتِهٖ قَاعِدًا وَيَقْرَاُ بِالسُّوْرَةِ وَيُرَتِّلُهَا حَتّٰى تَكُوْنَ اَطْوَلَ مِنْ اَطْوَلَ مِنْهَا۔

روایت ہے ام المومنین حضرت حفصہؓ سے کہا انہوں نے میں نے نہیں دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نفل پڑھتے بیٹھ کر یہاں تک کہ جب رہ گیا آپؐ کی وفات میں ایک سال پڑھنے لگے آپؐ نفل بیٹھ کر اور پڑھتے تھے کوئی سورت تو اس قدر ترتیل کرتے یعنی ٹھہر ٹھہر کر مزا لے لے کر پڑھتے کہ وہ لمبی سے لمبی ہو جاتی۔

ف: اس باب میں ام سلمہ اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسٰی نے حدیث حفصہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ رات کو بیٹھے بیٹھے نماز پڑھتے پھر جب باقی رہتی قرات تیس یا چالیس آیتوں کے موافق تو کھڑے ہو جاتے پھر رکوع کرتے پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے اور مروی ہے آپ سے کہ نماز پڑھتے بیٹھ کر پھر جب قرأت کرتے کھڑے کھڑے رکوع و سجدہ بھی کرتے کھڑے کھڑے اور جب قرأت کرتے بیٹھے بیٹھے تو رکوع و سجدہ بھی کرتے بیٹھے بیٹھے کہا احمد اور اسحاق نے عمل دونوں حدیثوں پر ہے گویا ان کے نزدیک دونوں حدیثیں معمول بہا اور صحیح ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَاِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَاءَتِهٖ قَدْرُ مَا يَكُوْنُ ثَلَاثِيْنَ اَوْ اَرْبَعِيْنَ اٰيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھ کر نماز پڑھتے تو قرأت بھی بیٹھ کر پڑھتے، پھر جب باقی رہتیں تیس یا چالیس آئتیں تو کھڑے ہو کر پڑھتے پھر رکوع اور سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے۔ کہا ابوعیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ سَاَلْتُهَا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَطَوُّعِهٖ قَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ لَيْلًا طَوِيْلًا قَائِمًا وَلَيْلًا طَوِيْلًا قَاعِدًا فَاِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَاِذَا قَرَأَ وَهُوَ جَالِسٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ جَالِسٌ۔

روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہ پوچھا میں نے حضرت عائشہؓ سے نفل نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو فرمایا حضرت عائشہؓ نے نماز پڑھتے تھے آنحضرتؐ بڑی رات تک کھڑے کھڑے اور بڑی رات تک بیٹھے بیٹھے پھر جب قرأت کرتے کھڑے ہو کر تو رکوع اور سجدہ بھی کرتے اسی حالت میں اور جب قرأت کرتے بیٹھ کر تو رکوع اور سجدہ کرتے بیٹھ کر۔

ف: کہا ابوعیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّيْ لَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فِي الصَّلٰوةِ فَاُخَفِّفُ

باب اس بیان میں کہ فرمایا حضرتؐ نے جب سنتا ہوں لڑکے کے رونے کی آواز تو ہلکی کرتا ہوں نماز

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ وَاَنَا فِي الصَّلٰوةِ فَاُخَفِّفُ مَخَافَةَ اَنْ تُفْتَنَ اُمُّهٗ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی میں جب سنتا ہوں رونا لڑکے کا نماز میں تو ہلکی کرتا ہوں نماز اس خیال سے کہ گھبرا نہ جاوے اس کی ماں۔

ف: اس باب میں ابی قتادہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسٰی نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ الْحَائِضِ اِلَّا بِخِمَارٍ

باب اس بیان میں کہ جوان عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی بغیر چادر کے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ الْحَائِضِ اِلَّا بِخِمَارٍ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول نہیں ہوتی نماز جوان عورت کی مگر اوڑھنی اوڑھ کر۔

ف: اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن عمر سے بھی کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہلِ علم کا کہ عورت بالغہ کی نماز بغیر ڈھانپے بالوں کے درست نہیں اور یہی قول ہے شافعیؒ کا کہ نماز عورت کی درست نہیں اگر ذرا بھی بدن اس کا کھلا ہو اور کہا شافعیؒ نے کہ کہا گیا ہے اگر پشت پا کھلی ہو عورت کی تو نماز درست ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ

باب اس بیان میں کہ سدل مکروہ ہے نماز میں

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّدْلِ فِي الصَّلٰوةِ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سدل سے نماز میں۔

ف: اس باب میں ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہؓ کو نہیں پہچانتے ہم روایت سے عطاء کے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہؓ سے مرفوعاً مگر اسناد سے عسل بن سفیان کے اور اختلاف ہے اہلِ علم کا سدل میں نماز کے اندر سو کہا بعضوں نے مکروہ ہے اور کہا یہ فعل ہے یہود کا اور کہا بعضوں نے مکروہ ہے سدل نماز میں جب ایک ہی کپڑا ہو لیکن جب سدل کیا کرتے پر تو مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے احمد کا اور مکروہ کہا ابن مبارک نے سدل کو نماز میں۔ مترجم کہتا ہے سدل کے دو معنی ہیں، ایک یہ کہ کرتہ یا جبہ کندھے پر ڈال لینا اور بانہیں اس کی نہ پہننا اور ایسا لپیٹ لینا کہ دونوں ہاتھ رک جاویں اور اسی طرح رکوع و سجدہ کرنا اور یہ عادت یہود کی تھی اور دوسرے یہ کہ چادر سر پر ڈال کر دونوں کنارے اس کے داہنے بائیں لٹکا دینا اور ان کو کندھوں پر نہ ڈالنا یہ بھی مکروہ ہے اور اسی کو بعض نے کہا ہے کہ کرتے پر کرے تو مضائقہ نہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ

باب اس بیان میں کہ کنکریاں ہٹانا نماز میں مکروہ ہے

عَنْ اَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَلَا يَمْسَحِ الْحَصٰى فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ۔

روایت ہے ابی ذر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کھڑا ہو کوئی تم میں کا نماز کو تو نہ چھوئے کنکریاں نماز میں اس لیے کہ رحمت اس کے سامنے ہے۔

عَنْ مُعَيْقِيبٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مَسْحِ الْحَصٰى فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَمَرَّةً وَّاحِدَةً۔

روایت ہے معیقیب سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کنکریاں ہٹانے کو تو فرمایا اگر ضرورت ہو تجھ کو تو ایک بار ہٹا لو۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں علی بن ابی طالب اور حذیفہ اور جابر بن عبداللہ اور معیقیب سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ذر کی حسن ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مکروہ کہا آپ نے کنکریاں ہٹانے کو نماز میں اور کہا اگر ضرورت ہو تو ایک بار ہٹا لے گویا ایک مرتبہ کی اجازت دی حضرتؐ نے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

بَابُ مَاجَآءَ فِی کَرَاھِیَۃِ النَّفْخِ فِی الصَّلٰوۃِ

باب اس بیان میں کہ نماز میں زمین کا پھونکنا مکروہ ہے

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غُلَامًا لَنَا یُقَالُ لَہٗ اَفْلَحُ اِذَا سَجَدَ نَفَخَ فَقَالَ یَا اَفْلَحُ تَرِّبْ وَجْھَکَ۔

روایت ہے ام سلمہ سے کہا دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو کہ ہم اس کو افلح کہتے تھے جب سجدہ کرتا تو زمین کو پھونکتا سو فرمایا آپ نے خاک آلودہ ہونے دے اپنے چہرے کو۔

ف: کہا احمد بن منیع نے مکروہ کہا ہے عباد نے پھونکنا نماز میں اور کہا پھونکنے سے نماز نہیں جاتی کہا احمد بن منیع نے اور یہی ہمارا بھی مختار ہے کہا ابو عیسیٰ نے روایت کی ہے بعض لوگوں نے یہ حدیث ابی حمزہ سے اور کہا کہ وہ لڑکا مولیٰ تھا ہمارا رباح اس کا نام تھا۔ روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے میمون ابی حمزہ سے اسی اسناد سے مانند اوپر کی روایت کے اور اس میں کہا ایک لڑکا ہمارا جس کو رباح کہتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے اسناد حدیث ام سلمہ کی کچھ ایسی قوی نہیں اور میمون ابو حمزہ کو ضعیف کہا ہے بعض علماء نے اور اختلاف ہے علماء کا نماز میں پھونکنے میں سو بعضوں نے کہا اگر پھونکا کسی نے نماز میں تو پھر پڑھے نماز اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور کہا بعضوں نے مکروہ ہے پھونکنا نماز میں اگر پھونکا کسی نے تو ٹوٹی نہیں نماز اس کی اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

بَابُ مَاجَآءَ فِی النَّھْیِ عَنِ الْاِخْتِصَارِ فِی الصَّلٰوۃِ

باب اس بیان میں کہ نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھ کے کھڑا ہونا منع ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ یُّصَلِّیَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ نماز پڑھے آدمی کوکھ پر ہاتھ رکھ کر۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابن عمر سے بھی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علماء سے اختصار کرنا نماز میں اور اختصار یہ کہ آدمی اپنے ہاتھ کو کوکھ پر رکھے اور مکروہ کہا ہے بعضوں نے چلنا بھی کوکھ پر ہاتھ رکھ کے اور مروی ہے کہ شیطان جب چلتا ہے تو کوکھ پر ہاتھ رکھ کے چلتا ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِی کَرَاھِیَۃِ کَفِّ الشَّعْرِ فِی الصَّلٰوۃِ

باب اس بیان میں کہ بال باندھ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ اَنَّہٗ مَرَّ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ وَھُوَ یُصَلِّیْ وَقَدْ عَقَصَ ضَفْرَتَہٗ فِیْ قَفَاہُ فَحَلَّھَا فَالْتَفَتَ اِلَیْہِ الْحَسَنُ مُغْضَبًا فَقَالَ اَقْبِلْ عَلٰی صَلٰوتِکَ وَلَا تَغْضَبْ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ذٰلِکَ کِفْلُ الشَّیْطَانِ۔

روایت ہے سعید بن ابی سعید المقبری سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ابی رافع سے کہ وہ گزرے حسن بن علی پر اور وہ نماز پڑھتے تھے اور باندھا انہوں نے جوڑا اپنا گدی پر سو کھول دیا اس کو ابی رافع نے تو دیکھا حضرت حسن نے ان کی طرف غصے سے سو کہا انہوں نے اپنی نماز پڑھتے رہو اور غصہ نہ کرو کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ وہ حصہ ہے شیطان کا۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے ام سلمہؓ اور عبداللہ بن عباس سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو رافع کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مکروہ کہتے ہیں بالوں کو باندھ کر نماز پڑھنا اور عمران بن موسیٰ وہ قریشی مکی ہیں اور وہ بھائی ہیں ایوب بن موسیٰ کے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِی التَّخَشُّعِ فِی الصَّلٰوۃِ

باب نماز میں عاجزی کرنے کے بیان میں

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلصَّلٰوۃُ مَثْنٰی مَثْنٰی تَشَہَّدٌ فِیْ کُلِّ رَکْعَتَیْنِ وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْکُنٌ وَتُقْنِعُ یَدَیْکَ یَقُوْلُ تَرْفَعُہُمَا اِلٰی رَبِّکَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِہِمَا وَجْہَکَ وَتَقُوْلُ یَارَبِّ یَارَبِّ وَمَنْ لَّمْ یَفْعَلْ ذٰلِکَ فَہُوَ کَذَا وَکَذَا۔

روایت ہے فضل بن عباس سے کہا انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز دو دو رکعت ہے اور التحیات ہے۔ ہر دوگانہ کے بعد اور ڈرنا ہے اور عاجزی کرنا اور مسکینی یعنی درگاہِ الٰہی میں اور اٹھاوے تو اپنے دونوں ہاتھ کہتا ہے راوی کہ بلند کرے تو دونوں ہاتھوں کو پروردگار کے سامنے کہ ہتھیلیاں ہوں تیرے منہ کی طرف اور کہے یارب یارب اور جو ایسا نہ کرے وہ ایسا ایسا ہے یعنی ناقص ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اور ابن مبارک کے سوا اور لوگوں نے اس حدیث میں یہ کہا ہے مَنْ لَّمْ یَفْعَلْ ذٰلِکَ فَہُوَ خِدَاجٌ یعنی جو ایسا نہ کرے وہ بُرا ہے کہا ابو عیسیٰ نے سُنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہتے تھے روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو عبد ربہ بن سعید سے اور خطا کی کئی مقام میں ایک تو کہا روایت ہے انس بن انیس سے اور وہ عمران بن ابی انس ہیں۔ دوسرے کہا روایت ہے عبداللہ بن حارث سے اور وہ حقیقت میں عبداللہ بن نافع بن العمیا ہیں کہ وہ روایت کرتے ہیں ربیعہ بن حارث سے۔ تیسرے کہا شعبہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن حارث سے وہ مطلب سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حقیقت میں روایت ہے ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب سے وہ روایت کرتے ہیں فضل بن عباس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا محمد بخاری نے کہ حدیث لیث بن سعد کی بہت صحیح ہے شعبہ کی حدیث سے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاہِیَۃِ التَّشْبِیْکِ بَیْنَ الْاَصَابِعِ فِی الصَّلٰوۃِ

باب اس بیان میں کہ پنجہ میں پنجہ ڈالنا مکروہ ہے نماز میں

عَنْ کَعْبِ بْنِ عُجْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُکُمْ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَہٗ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَی الْمَسْجِدِ فَلَا یُشَبِّکَنَّ بَیْنَ اَصَابِعِہٖ فَاِنَّہٗ فِیْ صَلٰوۃٍ

روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کیا کسی نے اچھی طرح سے پھر نکلا مسجد کی طرف تو تشبیک نہ کرے اپنی انگلیوں میں اس لیے کہ وہ تو نماز میں ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے کعب بن عجرہ کی حدیث کو روایت کیا ہے کئی لوگوں نے ابن عجلان سے لیث کی روایت کی مانند اور روایت کی شریک نے محمد بن عجلان سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس حدیث کے اور شریک کی حدیث غیر محفوظ ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ طُوْلِ الْقِیَامِ فِی الصَّلٰوۃِ

باب نماز میں دیر تک قیام کرنے کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ۔

روایت ہے جابر سے کہا پوچھا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کون سی نماز افضل ہے فرمایا جس میں قیام دراز ہو

ف: اس باب میں عبداللہ حبشی اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر بن عبداللہ سے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِيْ كَثْرَةِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ

باب رکوع اور سجدے زیادہ کرنے کے بیان میں

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعَيْطِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْيَعْمَرِيُّ قَالَ لَقِيْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهٖ وَيُدْخِلُنِي اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَسَكَتَ عَنِّيْ مَلِيًّا ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً قَالَ مَعْدَانُ فَلَقِيْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَأَلْتُهٗ عَمَّا سَأَلْتُ عَنْهُ ثَوْبَانَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً۔

روایت ہے اوزاعی سے کہا روایت کی مجھ سے ولید بن ہشام معیطی نے کہا روایت کی مجھ سے معدان بن طلحہ یعمری نے کہا ملاقات کی میں نے ثوبان سے جو مولی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پوچھا میں نے ان سے خبر دو مجھے ایسے کام کی کہ نفع دے اللہ مجھ کو اس سے اور داخل کرے جنت میں پس چپ رہے وہ دیر تک پھر التفات کیا میری طرف اور کہا تو اختیار کر سجدے کو یعنی سجدے بہت کیا کر یا نماز بہت پڑھا کر اس لیے کہ سنا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو بندہ ایک سجدہ کرے اللہ کے واسطے بلند کرتا ہے اللہ اس کا ایک درجہ اور گھٹاتا ہے ایک گناہ کہا معدان نے پھر ملا میں ابو الدرداء سے سو پوچھا میں نے ان سے جو پوچھا تھا ثوبان سے تو انہوں نے بھی کہا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو بندہ ایک سجدہ کرے اللہ کے واسطے بلند کرتا ہے اللہ اس کا ایک درجہ اور گھٹاتا ہے ایک گناہ۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہؓ اور ابی فاطمہ سے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ثوبان کی اور ابو الدرداء کی کثرت رکوع اور سجود کے باب میں حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں کہ بعضے کہتے ہیں طول قیام نماز میں افضل ہے بہت رکوع اور سجدے کرنے سے اور بعضوں نے کہا کثرت رکوع اور سجود کی افضل ہے قیام کے دراز کرنے سے اور کہا احمد بن حنبل نے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں دو حدیثیں اور نہ ترجیح دی اس میں کسی کو اور کہا اسحاق نے دن کو کثرت رکوع اور سجود کی بہت بہتر ہے کہ قرآن تو اپنے وظیفے کے موافق خواہ مخواہ پڑھے گا اور رکوع اور سجدے کا نفع الگ ملے گا کہا ابو عیسٰی نے کہ اسحاق اس لیے قائل ہوئے اس بات کے کہ ایسا ہی مروی ہے نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ طول قیام مروی ہے رات میں اور دن میں مروی نہیں کہ آپؐ نے قیام دراز کیا ہو۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي قَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ

باب اس بیان میں کہ سانپ اور بچھو کا مارنا نماز میں درست ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْأَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کالی چیزوں کے مارنے کا نماز میں ایک سانپ دوسرے بچھو کا۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور ابو رافع سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور مکروہ کہا ہے بعض علماء نے سانپ بچھو کا مارنا نماز میں کہا ابراہیم نے نماز تو عین مشغولی ہے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْأَسْدِيِّ حَلِيفِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِي صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَلَمَّا أَتَمَّ صَلٰوتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ سَجْدَةٍ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ وَسَجَدَهَا النَّاسُ مَعَهُ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوسِ۔

روایت ہے عبداللہ بن بحینہ اسدی سے جو ہم قسم ہیں بنی عبدالمطلب کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے نماز ظہر میں اور ان کو بیٹھنا تھا یعنی قعدہ اولیٰ میں پھر جب پوری کر چکے نماز دو سجدے کیے بیٹھے ہوئے تکبیر کہتے ہر سجدے میں قبل سلام کے لوگوں نے بھی سجدے کیے آپؐ کے ساتھ بدلے میں قعدہ اولیٰ کے جو بھول گئے تھے۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوف سے بھی روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے عبدالاعلیٰ اور ابو داؤد نے کہا دونوں نے خبر دی ہم کو ہشام نے ان کو یحییٰ بن ابی کثیر نے وہ روایت کرتے ہیں محمد بن ابراہیم سے کہ ابا ہریرہؓ اور سائب قاری دونوں سجدے کرتے تھے سہو کے قبل سلام کے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن بحینہ کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے شافعیؒ کا کہ سجدہ سہو کرے بہر صورت قبل سلام کے اور کہتے ہیں یہ ناسخ ہے اور حدیثوں کی اور مذکور ہے کہ اخیر فعل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی تھا اور کہا احمد اور اسحاق نے جب کھڑا ہو جائے آدمی دو رکعت کے بعد تو سجدہ سہو کا کرے قبل سلام کے ابن بحینہ کی حدیث کے موافق اور عبداللہ بن بحینہ وہ بیٹے مالک کے ہیں اور بحینہ ان کی ماں ہیں۔ ایسا ہی خبر دی مجھ کو اسحاق بن منصور نے علی بن مدینی سے اور کہتے ہیں ان کو عبداللہ بن مالک بن بحینہ کہا ابوعیسیٰ نے اختلاف ہے علماء کا سجدہ سہو قبل سلام کے کرے یا بعد، تو بعضوں کے نزدیک بعد سلام کے ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور بعضوں نے کہا قبل سلام کے اور یہی قول ہے اکثر فقہائے مدینہ کا مثل یحییٰ بن سعید اور ربیعہ وغیرہما اور یہی قول ہے شافعیؒ کا اور کہا بعضوں نے جب بھولے سے کچھ زیادتی ہو جائے نماز میں تو سجدہ سہو بعد سلام کے کرے اور جب نقصان ہو تو قبل سلام کے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور کہا احمد نے جس صورت میں جس طرح پر سجدہ سہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اس صورت میں اسی طرح سجدہ کرنا چاہیے، یعنی جہاں قبل سلام مروی ہے وہاں قبل کرنا چاہیے اور جہاں بعد سلام مروی ہے وہاں سلام کے بعد اور کہتے ہیں جب کھڑا ہو جاوے دو رکعتوں کے بعد تو سجدہ کرے قبل سلام کے

ابن بحینہ کی حدیث کے موافق اور اگر پڑھی ظہر میں پانچ رکعت تو سجدہ کرے سلام کے بعد اور اگر سلام پھیر دیا ہو دو رکعتوں ہی میں ظہر اور عصر کی تو سجدہ کرے بعد سلام کے اسی طرح جس جس صورت میں جو جو فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مروی ہے اسی طرح عمل کرے اور جس میں کوئی فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی نہیں تو اس میں سجدہ کرے قبل سلام کے۔ اور اسحاق بھی احمد کے موافق کہتے ہیں مگر فرق اتنا ہے کہ وہ کہتے ہیں جس صورت میں کوئی فعل مذکور نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اس میں اگر زیادتی ہو نماز میں تو سجدہ کرے بعد سلام کے اور اگر نقصان ہو تو قبل سلام کے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ

باب سلام اور کلام کے بعد سجدہ سہو کرنے کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِیْلَ لَهٗ اَزِیْدَ فِی الصَّلٰوةِ اَمْ نَسِیْتَ فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ۔

روایت ہے حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر پڑھی پانچ رکعتیں سو عرض کیا گیا کیا بڑھائی گئی نماز یا آپ بھول گئے۔ پس دو سجدے کیے آپ نے بعد سلام کے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلَامِ۔

روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سہو کے دو سجدے کیے بعد کلام کے۔

ف: اس باب میں روایت ہے معاویہ اور عبداللہ بن جعفر اور ابو ہریرہؓ سے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ۔

روایت ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدے کیے سہو کے سلام کے بعد۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ہے اس کو ایوب نے اور کئی لوگوں نے ابن سیرین سے اور حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ جب کوئی شخص پڑھ لیوے ظہر کی نماز پانچ رکعت تو نماز اس کی جائز ہے اور دو سجدے کر لیوے سہو کے اگرچہ بیٹھا نہ ہو قعدہ اخیرہ میں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا، اور بعض لوگوں نے کہا جب ظہر میں پانچ رکعت پڑھے اور قعدہ اخیرہ میں بقدر تشہد نہ بیٹھا تو نماز اس کی درست نہیں، اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور بعض کوفیوں کا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی التَّشَهُّدِ فِیْ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ

باب، سجدہ سہو میں تشہد پڑھنے کے بیان میں

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِهِمْ فَسَهٰی فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ

روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور سہو کیا اور دو سجدے کیے اور پھر تشہد

تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ۔　　پڑھا پھر سلام پھیرا۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ابن سیرین نے ابی المہلب سے اور وہ چچا ہیں ابی قلابہ کے سوا اس حدیث کے اور روایت کی یہ حدیث محمد نے خالد خدار سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے ابی المہلب سے اور ابو المہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے اور معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں اور روایت کی عبدالوہاب ثقفی اور ہشیم اور کئی لوگوں نے یہ حدیث خالد خدار سے انہوں نے ابی قلابہ سے بہت لمبی حدیث اور وہ حدیث عمران بن حصین کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا تیسری رکعت میں عصر کے پھر کھڑا ہوا ایک آدمی کہ اس کو خرباق کہتے تھے اور ذوالیدین بھی انہی کو کہتے ہیں الخ (اور یہ روایت پوری آگے آتی ہے) اور اختلاف ہے علماء کو سجدہ سہو کے تشہد میں سو کہا بعضوں نے تشہد پڑھے اس میں اور سلام پھیرے اور کہا بعضوں نے نہ سجدہ سہو میں تشہد ہے نہ سلام اور جب سجدہ کرے قبل سلام کے تو تشہد نہ پڑھے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق کہ جب سجدہ کرے قبل سلام کے تو تشہد نہ پڑھے۔

بَابُ فِيمَنْ يَشُكُّ فِي الزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ　　باب زیادت و نقصان نماز میں شبہ کرنے کے بیان میں

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِيَاضٍ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي سَعِيدٍ أَحَدُنَا يُصَلِّي فَلَا يَدْرِي كَيْفَ صَلَّى فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ كَيْفَ صَلَّى فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ

روایت ہے یحیٰی بن ابی کثیر سے وہ روایت کرتے ہیں عیاض بن ہلال سے کہا عیاض نے کہا میں نے ابی سعید سے کہ ہم میں کوئی نماز پڑھتا ہے اور نہیں جانتا کہ کتنی پڑھی تو کہا ابی سعید نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑھے کوئی تم میں کا نماز اور نہ جانے کہ کتنی پڑھی تو دو سجدے کرے بیٹھ کر۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے عثمان اور ابن مسعود اور عائشہؓ اور ابی ہریرہؓ سے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابی سعید کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی سعید سے کئی سندوں سے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے کہ جب شبہ پڑے کسی کو ایک رکعت میں اور دو میں تو ٹھہراوے اس کو ایک رکعت اور جب شبہ پڑے دو اور تین میں تو ٹھہراوے اس کو دو اور سجدے کرے قبل سلام پھیرنے کے یعنی سہو کے اور اسی پر عمل ہے ہمارے اصحاب کا اور کہا بعض علماء نے جب شک کرے نماز میں تو پھر دوبارہ پڑھے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَيَلْبِسُ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا وَجَدَ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک شیطان آتا ہے تم میں سے ایک کے پاس نماز میں اور شبہ ڈالتا ہے اس پر یہاں تک کہ وہ جانتا نہیں کہ کتنی پڑھی سو جب پاوے تم میں سے تو چاہیئے دو سجدے کرے بیٹھے ہوئے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوف سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا سَهَا أَحَدُكُمْ فِي صَلٰوتِهِ فَلَمْ يَدْرِ وَاحِدَةً صَلّٰى أَوْ ثِنْتَيْنِ فَلْيَبْنِ عَلٰى وَاحِدَةٍ فَإِنْ لَمْ يَدْرِ ثِنْتَيْنِ صَلّٰى أَوْ ثَلَاثًا فَلْيَبْنِ عَلٰى ثِنْتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَدْرِ ثَلَاثًا صَلّٰى أَوْ أَرْبَعًا فَلْيَبْنِ عَلٰى ثَلَاثٍ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ

علیہ وسلم فرماتے تھے جب بھول جاوے کوئی شخص نماز میں اور نہ جانے کہ دو پڑھیں یا ایک یعنی رکعتیں، تو ایک قرار دے اور اگر نہ جانے کہ دو پڑھیں یا تین تو دو قرار دے اور اگر نہ جانے کہ تین پڑھیں یا چار تو تین قرار دے اور جو باقی ہو سو پڑھ کر آخر میں دو سجدے کرے قبل سلام کے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن عوف سے سوا اس سند کے بھی روایت کیا اس کو زہری نے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسَلِّمُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ

باب اس بیان میں جو سلام پھیر دیوے دو رکعت پر ظہر یا عصر میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ أَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ أَمْ نَسِيْتَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى اثْنَتَيْنِ أُخْرَيَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ كَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ أَوْ أَطْوَلَ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر بیٹھے دو رکعت پڑھ کر سو کہا ان سے ذوالیدین نے کیا کم کی گئی نماز یعنی بحکم خدا یا آپ بھول گئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا سچ کہا ہے ذوالیدین نے سو عرض کیا لوگوں نے ہاں یعنی نماز کم ہوئی سو کھڑے ہوگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پڑھیں دو رکعتیں پچھلی اور پھر سلام پھیرا تکبیر کہی اور پھر سجدہ کیا مانند پہلے سجدوں کے یا اس سے لمبا پھر تکبیر کہی اور سر اٹھایا پھر سجدہ کیا پہلے سجدوں کے برابر یا اس سے لمبا۔

ف: اس باب میں عمران بن حصین اور ابن عمر اور ذوالیدین سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس حدیث میں بعضے کوفی کہتے ہیں کہ جب کلام کرے نماز میں بھول کر یا انجان ہو کر کسی طرح ہو نماز دوبارہ پڑھے اور تاویل کرتے ہیں کہ یہ واقعہ قبل اس کے تھا کہ نماز میں کلام حرام ہو اور شافعی نے اس حدیث کو صحیح جانا اور اس کے قائل ہوئے اور کہا یہ زیادہ صحیح ہے اس سے کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ دار کے حق میں قضا نہ کرے اگر بھولے سے کھا لیوے اور وہ تو رزق ہے اللہ کا کہ رزق دیا اس کو کہا شافعی نے کہ فرق کیا ہے فقہا نے قصداً کھانے میں اور بھول جانے میں ابی ہریرہ رضی کی حدیث کی رو سے روزہ دار کے حق میں اور کہا احمد نے ابی ہریرہؓ کی حدیث میں اگر کلام کیا امام نے نماز میں اور اس کو گمان تھا کہ میں نماز پوری کر چکا ہوں اور بعد اس کے معلوم ہوا کہ کچھ باقی ہے تو پوری کرے اور نماز اس کی فاسد نہیں اور جس نے کلام کیا مقتدیوں سے اور اس کو معلوم ہے کہ نماز کچھ باقی ہے تو وہ پھر سے پڑھے اور دلیل ان کی یہ ہے

کہ فرائض گھٹتے بڑھتے رہتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تو کلام کیا ذوالیدین نے اس خیال سے کہ نماز کامل ہو گئی اور آج کے دن یہ بات کسی کے لیے جائز نہیں ہو سکتی جیسے ذوالیدین کو ہو گئی کہ آج کل فرض کم و بیش نہیں ہوتے، احمد کا قول کچھ اسی کے مشابہ ہے اور اسحاق اس باب میں موافق ہیں احمد کے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الصَّلٰوۃِ فِی النِّعَالِ

باب جوتیاں پہن کر نماز پڑھنے کے بیان میں

عَنْ سَعِیْدِ بْنِ یَزِیْدَ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فِیْ نَعْلَیْہِ قَالَ نَعَمْ۔

روایت ہے سعید بن یزید سے کہ کنیت ان کی ابی سلمہ ہے کہا انہوں نے پوچھا میں نے انس بن مالک سے کیا نماز پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوتیاں پہن کر تو کہا انس نے ہاں۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن ابی حبیبہ اور عبداللہ بن عمر اور عمرو بن حریث اور شداد بن اوس اور اوس ثقفی اور ابوہریرہؓ اور عطا سے کہ ایک مرد ہیں بنی شیبہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْقُنُوْتِ فِیْ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ

باب نماز صبح میں قنوت پڑھنے کے بیان میں۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْنُتُ فِیْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ

روایت ہے براء بن عازب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قنوت پڑھتے تھے صبح میں اور مغرب میں۔

ف: اس باب میں روایت ہے علی اور انس اور ابی ہریرہؓ اور ابن عباس اور خفاف بن ایماء بن رحضۃ الغفاری سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا نماز فجر کی قنوت میں سو بعضوں نے صحابہ وغیرہم سے تجویز کیا ہے قنوت پڑھنا فجر کی نماز میں اور یہی قول ہے شافعی کا اور کہا احمد اور اسحاق نے قنوت نہ پڑھے مگر جب مسلمانوں پر کوئی مصیبت اترے پھر جب مصیبت آوے تو امام کو لازم ہے کہ لشکر اسلام کے واسطے دعا کرے۔

بَابُ فِیْ تَرْكِ الْقُنُوْتِ

باب ترک قنوت کے بیان میں

عَنْ اَحْمَدَ بْنِ مَنِیْعٍ قَالَ اَخْبَرَنَا یَزِیْدُ بْنُ ہَارُوْنَ عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ یَا اَبَتِ اِنَّكَ قَدْ صَلَّیْتَ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ہٰہُنَا بِالْكُوْفَۃِ نَحْوًا مِّنْ خَمْسِ سِنِیْنَ اَكَانُوْا یَقْنُتُوْنَ قَالَ اَیْ بُنَیَّ مُحْدَثٌ۔

روایت ہے احمد بن منیع سے کہا خبر دی ہم کو یزید بن ہارون نے کہا مالک اشجعی نے کہا اپنے باپ سے اے میرے باپ تم نے تو نماز پڑھی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پیچھے اور حضرت علیؓ کے ساتھ تو یہیں کوفے میں قریب پانچ برس کے کیا یہ لوگ قنوت پڑھتے تھے کہا ان کے باپ نے اے میرے بیٹے یہ نئی بات نکلی ہوئی ہے۔

ف: روایت کی ہم سے صالح بن عبداللہ نے انہوں نے ابو عوانہ سے انہوں نے ابی مالک اشجعی سے اسی اسناد سے مانند اسی روایت کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا اور کہا سفیان ثوری نے اگر قنوت پڑھا

فجر میں تو بھی اچھا ہے اور نہ پڑھا تو بھی اچھا ہے اور اختیار کیا ہے نہ پڑھنا اور ابن مبارک بھی نہیں تجویز کرتے قنوت فجر میں کہا ابو عیسٰی نے ابو مالک اشجعی کا نام سعد بن طارق بن اشیم ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَعْطِسُ فِي الصَّلٰوةِ

باب اس کے بیان میں جو چھینکے نماز میں

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَلَمَّا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ اَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ فَقَالَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ بْنِ عَفْرَاءَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَّثَلٰثُوْنَ مَلَكًا اَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا۔

روایت ہے رفاعہ بن رافع سے کہا انہوں نے نماز پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تو چھینک آئی مجھ کو سو کہا میں نے الحمد للہ یرضیٰ تک اور معنی اس کے یہ ہیں سب تعریف اللہ کے لیے ہے بہت پاکیزہ تعریف کہ برکت ہے اس کے اندر اور اوپر جیسے دوست رکھتا ہے ہمارا رب اور پسند کرتا ہے پھر جب نماز پڑھ چکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر کر بیٹھے اور پوچھا کون بات کرنے والا تھا نماز میں پھر بھی کوئی نہ بولا پھر فرمایا دوبارہ کہ کون بات کرنے والا تھا نماز میں پھر بھی کوئی نہ بولا پھر فرمایا سہ بار کون بات کرنے والا تھا نماز میں تو کہا رفاعہ بن رافع بن عفراء نے میں تھا یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کیونکر کہا تھا تم نے میں نے کہا الحمد للہ سے آخر تک سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس کی کہ میری جان جس کے ہاتھ میں ہے کہ دوڑے اس پر تیس اور کئی فرشتے کہ کون چڑھا جاتا ہے اس کلمہ کو لے کر یعنی آسمان کی طرف۔

ف: اس باب میں روایت ہے انس اور وائل بن حجر سے اور عامر بن ربیعہ سے کہا ابو عیسٰی نے حدیث رفاعہ کی حسن ہے اور بعض علماء کے نزدیک یہ واقعہ نماز نفل میں تھا اس لیے کہ کتنے تابعین کہتے ہیں کہ جب چھینکے آدمی نفل نماز میں تو حمد کرے اللہ تعالیٰ کی اپنے دل میں اس سے زیادہ اجازت نہ دی۔

بَابٌ فِي نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ

باب نماز میں کلام منسوخ ہونے کے بیان میں

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ مِنَّا صَاحِبَهٗ اِلٰى جَنْبِهٖ حَتّٰى نَزَلَتْ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ فَاُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ وَنُهِيْنَا عَنِ الْكَلَامِ۔

روایت ہے زید بن ارقم سے کہا انہوں نے باتیں کرتے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز میں بولتا تھا آدمی اپنے ساتھی سے جو بازو پر ہوتا تھا یہاں تک کہ اتری یہ آیت وقوموا للہ قانتین سو حکم ہوا ہم کو چپ رہنے کا اور منع ہوا بات کرنا۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور معاویہ ابن الحکم سے کہا ابو عیسٰی نے حدیث زید بن ارقم کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ جب آدمی کلام کرے نماز میں عمداً یا سہواً تو دوبارہ پڑھے نماز اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک کا اور بعض

نے کہا ہے اگر کلام کرے قصداً تو دوبارہ پڑھے نماز اور اگر کلام کرے بھولے سے یہ مسئلہ نہ جانتا ہو کافی ہے اس کو وہی نماز اور یہی قول ہے شافعیؒ کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ التَّوْبَةِ
باب توبہ کی نماز کے بیان میں

عَنْ أَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ إِنِّي كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللّٰهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي بِهِ وَإِذَا حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ وَإِنَّهُ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَصَدَقَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّي ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔

روایت ہے اسماء بن الحکم فزاری سے کہا سنا میں نے حضرت علیؓ سے کہ فرماتے تھے جب سنتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث تو نفع دیتی تھی اللہ کے حکم سے مجھ کو جتنا وہ چاہتا تھا اور جب سنتا تھا میں کوئی حدیث کسی مرد صحابی سے تو قسم لیتا تھا میں اس سے پھر جب قسم کھاتا تھا وہ سچا جانتا تھا میں اس کو اور بیان کیا مجھ سے ابو بکرؓ نے اور سچ کہا ابو بکرؓ نے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کوئی آدمی نہیں کہ کچھ گناہ کرے پھر کھڑا ہو اور طہارت کرے پھر نماز پڑھے پھر مغفرت مانگے اللہ سے مگر بخش دیتا ہے اللہ اس کے گناہ کو پھر پڑھی حضرتؐ نے اپنے قول کی تائید کے لئے یہ آیت والذین الآیۃ یعنی متقی وہ لوگ ہیں کہ جب ہو جاتی ہے ان سے کچھ بے حیائی یا ظلم کرتے ہیں اپنی جان پر تو یاد کرتے ہیں اللہ کو آخر آیت تک۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور ابی الدرداء اور انس اور ابی امامہ اور معاذ اور واثلہ اور ابی الیسر سے اور نام ابی الیسر کا کعب بن عمرو ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علیؓ کی حسن ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر سند سے عثمان بن مغیرہ کے اور روایت کی ان سے شعبہ اور کئی لوگوں نے سو مرفوع کیا انہوں نے مثل ابی عوانہ کی حدیث کے اور روایت کی سفیان ثوری اور مسعر نے یہ حدیث موقوفاً اور مرفوع نہ کیا اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور مروی ہے مسعر سے مرفوعاً بھی۔

بَابُ مَا جَاءَ مَتٰى يُؤْمَرُ الصَّبِيُّ بِالصَّلٰوةِ
باب اس بیان میں کہ لڑکے کو کب سے حکم کریں نماز کا

عَنْ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلٰوةَ ابْنَ سَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُ عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرٍ۔

روایت ہے سبرہ جہنی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سکھلاؤ لڑکوں کو جب سات برس کے ہوں اور مارو ان کو نماز کے لئے جب دس برس کے ہوں۔

ف: اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے بھی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سبرہ بن معبد جہنی کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور اسی کے قائل ہیں احمد اور اسحاق اور کہتے ہیں جو نماز چھوڑ دیوے لڑکا بعد دس برس کے اس کی قضا

پڑھے کہا ابوعیسیٰ نے سبرہ بیٹے ہیں معبد جہنی کے اور ان کو ابن عوسجہ بھی کہتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يُحْدِثُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ
باب اس کے بیان میں جو حدث کرے بعد تشہد کے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْدَثَ يَعْنِي الرَّجُلَ وَقَدْ جَلَسَ فِي آخِرِ صَلٰوتِهٖ قَبْلَ أَنْ يُّسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلٰوتُهٗ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حدث کیا کسی نے قبل سلام کے اور بیٹھ چکا اپنی نماز کے آخر میں یعنی قعدہ اخیرہ میں تو جائز ہوگئی نماز اس کی۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث ازروئے اسناد کے قوی نہیں اور اضطراب ہے اس کی اسناد میں اور بعضے لوگ قائل ہیں اس کے کہ جب بیٹھ چکا مقدار تشہد کی یعنی آخر نماز میں اور حدث کیا قبل سلام کے تو نماز اس کی پوری ہوگئی اور بعضوں نے کہا جب حدث کرے قبل تشہد کے یا قبل سلام کے تو اعادہ کرے نماز کا اور یہی قول ہے شافعیؒ کا اور کہا احمد نے جب تشہد نہ پڑھے اور سلام پھیر دے تو نماز اس کی جائز ہے کہ فرمایا حضرت نے وتحلیلہا التسلیم یعنی تمام ہونا نماز کا سلام ہے اور تشہد کچھ ایسا فرض نہیں کہ اس کے ترک سے نماز درست نہ ہو۔ اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت کے بعد کھڑے ہوگئے اور تشہد نہ پڑھا اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے جب کہ تشہد پڑھ لیا اگر سلام نہ پھیرے تو بھی نماز جائز ہے اور سند پکڑی اس حدیث سے کہ سکھایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد ابن مسعود کو اور اس کے اخیر میں فرمایا فَإِذَا فَرَغْتَ مِنْ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ یعنی جب فارغ ہو چکا تو تشہد سے تو ادا کر دیا جو تجھ پر لازم تھا کہا ابوعیسیٰ نے عبدالرحمٰن بن زیادؒ وہ افریقی ہیں بعض اہل حدیث نے ان کو ضعیف کہا ہے انہی میں سے ہیں یحییٰ بن سعید قطان اور احمد بن حنبل۔

بَابُ مَا جَآءَ إِذَا كَانَ مَطَرٌ فَالصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ
باب اس بیان میں کہ جب مینہ برستا ہو تو نماز اپنی اپنی منزلوں میں پڑھ لینا درست ہے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَصَابَنَا مَطَرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَآءَ فَلْيُصَلِّ فِي رَحْلِهٖ۔

روایت ہے جابرؓ سے کہا تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں اور برسا مینہ سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چاہے نماز پڑھ لے اپنے فرودگاہ میں۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور سمرہ اور ابی الملیح سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور روایت ہے عبدالرحمٰن بن سمرہ سے بھی کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور رخصت دی ہے اہل علم نے جمعہ اور جماعت میں حاضر نہ ہونے کی جب کیچڑ پانی ہو اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق کہا سنا میں نے ابا زرعہ سے کہتے تھے روایت کی عفان بن مسلم نے عمرو بن علی سے ایک حدیث اور کہا ابا زرعہ سے نہیں دیکھا میں نے بصرہ میں کوئی حافظ تین شخصوں سے بڑھ کر علی بن مدینی اور ابن الشاذکونی اور عمرو بن علی اور ابوالملیح کا نام عامر ہے اور وہ ابن اسامہ ہیں اور کہتے ہیں انہیں زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّسْبِيْحِ فِي أَدْبَارِ الصَّلٰوةِ
باب نماز کے بعد تسبیحوں کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ الْفُقَرَاءُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاَغْنِیَاءَ یُصَلُّوْنَ کَمَا نُصَلِّیْ وَ یَصُوْمُوْنَ کَمَا نَصُوْمُ وَ لَھُمْ اَمْوَالٌ یُعْتِقُوْنَ وَ یَتَصَدَّقُوْنَ قَالَ فَاِذَا صَلَّیْتُمْ فَقُوْلُوْا سُبْحَانَ اللّٰہِ ثَلَاثًا وَّ ثَلٰثِیْنَ مَرَّۃً وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ثَلَاثًا وَّ ثَلٰثِیْنَ مَرَّۃً وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ اَرْبَعًا وَّ ثَلٰثِیْنَ مَرَّۃً وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عَشْرَ مَرَّاتٍ فَاِنَّکُمْ تُدْرِکُوْنَ بِہٖ مَنْ سَبَقَکُمْ وَلَا یَسْبِقُکُمْ مَنْ بَعْدَکُمْ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہا حاضر ہوئے فقراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ امیر لوگ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں اور سوا اس کے ان کے پاس مال ہے کہ اس سے غلام آزاد کرتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں تو فرمایا حضرت نے جب تم نماز پڑھ چکا کرو تو کہو سبحان اللہ تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس ۳۴ بار اور لا الٰہ الا اللہ دس ۱۰ بار سو تم پا لوگے اس کی برکت سے درجے ان کے جو تم سے آگے بڑھ گئے ہوں گے اور نہ آگے بڑھ سکے گا کوئی تم میں سے جو پیچھے تمہارے ہے۔

ف: اس باب میں روایت ہے کعب بن عجرہ اور انس اور عبداللہ بن عمرو اور زید بن ثابت اور ابی الدرداء اور ابن عمرؓ اور ابی ذر سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے دو خصلتیں ہیں کہ نہیں بجالاتا کوئی مرد مسلمان مگر داخل ہوتا ہے جنت میں، اول یہ کہ تسبیح کرے یعنی سبحان اللہ کہے ہر نماز کے بعد تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ کہے تینتیس ۳۳ بار اور اللہ اکبر کہے چونتیس ۳۴ بار دوسرے یہ کہ سبحان اللہ کہے سوتے وقت دس بار الحمد للہ دس بار اور اللہ اکبر دس بار۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الدَّابَّۃِ فِی الطِّیْنِ وَالْمَطَرِ

باب سواری پر نماز پڑھنے کے بیان میں کیچڑ اور پانی کے وقت

عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ یَعْلَی بْنِ مُرَّۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّھُمْ کَانُوْا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَانْتَھَوْا اِلٰی مَضِیْقٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوۃُ فَمُطِرُوْا السَّمَاءُ مِنْ فَوْقِھِمْ وَالْبِلَّۃُ مِنْ اَسْفَلَ مِنْھُمْ فَاَذَّنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ وَاَقَامَ فَتَقَدَّمَ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ فَصَلّٰی بِھِمْ یُوْمِیْ اِیْمَاءً یَجْعَلُ السُّجُوْدَ اَخْفَضَ مِنَ الرُّکُوْعِ۔

روایت ہے عمرو بن عثمان سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ وہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں سو پہنچے ایک تنگ جگہ میں اور وقت آیا نماز کا اور اوپر سے مینہ برسا اور نیچے کیچڑ ہوئی بس اذان دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری پر اور تکبیر کہی پھر آگے بڑھے اپنی سواری سے اور امامت کی ان کی اشارہ کرتے تھے اور جھکتے تھے سجدہ میں رکوع سے زیادہ۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے، فقط عمرو بن رماح بلخی نے اس کو روایت کیا ہے اور کسی کی روایت سے معلوم نہیں ہوتی اور روایت کی ہے ان سے کئی عالموں نے اور ایسا ہی مروی ہے انس بن مالک سے کہ انہوں نے نماز پڑھی کیچڑ پانی میں

سواری پر اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِجْتِهَادِ فِي الصَّلٰوةِ

باب نماز میں بہت کوشش اور محنت اٹھانے میں

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيْلَ لَهُ اَتَتَكَلَّفُ هٰذَا وَقَدْ غُفِرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَفَلَا اَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا

روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک کہ پائے مبارک آپ کے پھول گئے سو عرض کیا گیا کہ آپ یہ تکلیف اٹھاتے ہیں حالانکہ بخش دیئے گئے آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ سو فرمایا آپ نے کیا نہ ہوں میں بندہ شکر گزار۔

ف: اور اس باب میں حضرت ابی ہریرہؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث مغیرہ بن شعبہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الصَّلٰوةُ

باب اس بیان میں کہ قیامت کے دن بندہ سے پہلے جس کی پرسش ہوگی وہ نماز ہے۔

عَنْ حُرَيْثِ بْنِ قَبِيْصَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ يَسِّرْ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا قَالَ فَجَلَسْتُ اِلٰى اَبِيْ هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ اِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يَّرْزُقَنِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَحَدِّثْنِيْ بِحَدِيْثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّنْفَعَنِيْ بِهٖ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ عَمَلِهٖ صَلٰوتُهٗ فَاِنْ صَلُحَتْ فَقَدْ اَفْلَحَ وَاَنْجَحَ وَاِنْ فَسَدَتْ فَقَدْ خَابَ وَخَسِرَ فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِيْضَتِهٖ شَيْئًا قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اُنْظُرُوْا هَلْ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَيُكَمَّلُ بِهَا مَا انْتَقَصَ مِنَ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ يَكُوْنُ سَائِرُ عَمَلِهٖ عَلٰى ذٰلِكَ۔

روایت ہے حریث بن قبیصہ سے کہا آیا میں مدینے میں تو دعا کی میں نے یا اللہ نصیب ہو مجھ کو ہمنشین نیک کہا پھر بیٹھا میں ابی ہریرہؓ کے پاس اور کہا دعا کی تھی میں نے کہ نصیب ہو مجھ کو نیک ہمنشین سو بیان کرو مجھ سے کوئی حدیث کہ سنی ہو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شاید اللہ فائدہ دے مجھ کو اس سے سو کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے پہلے جس کا حساب ہوگا بندے سے قیامت کے دن اس کے عملوں سے نماز ہے پس اگر درست ہوئی تو نجات پائی اور مراد کو پہنچا اور اگر خراب ہوئی خراب ہوا نقصان پایا پس اگر گھٹے کچھ فرض تو فرماوے گا پروردگار تعالیٰ نظر کرو کچھ نفل ہیں میرے بندے کے تو پورے ہوں گے اس سے نقصان فرضوں کے پھر تمام عملوں کا یہی طریقہ ہوگا۔ یعنی نفلوں سے فرض پورے کیے جائیں گے۔

ف: اس باب میں روایت ہے تمیم داری سے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے دوسری سند سے بھی ابی ہریرہؓ سے اور روایت کیا ہے بعض اصحاب حسن نے حسن سے انہوں نے قبیصہ بن حریث سے سوائے اس سند کے اور مشہور قبیصہ بن حریث ہیں اور مروی ہے انس بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِّنَ السُّنَّةِ مَا لَهٗ مِنَ الْفَضْلِ

باب اس بیان میں کہ جو پڑھے بارہ رکعت سنت رات دن میں اس کو کیا ثواب ملے گا

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ثَابَرَ عَلٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنَ السُّنَّةِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاۤءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ہمیشہ پڑھے بارہ رکعت سنت بناوے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک مکان جنت میں چار رکعت قبل ظہر کے اور دو رکعت بعد اس کے اور دو رکعت بعد مغرب کے اور دو رکعت بعد عشاء کے اور دو رکعت قبل فجر کے۔

ف: اس باب میں روایت ہے ام حبیبہؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابی موسیٰ اور ابن عمرؓ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہؓ کی غریب ہے اس سند سے اور بعض علماء نے کلام کیا ہے حافظے میں مغیرہ بن زیاد کے۔

عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهٗ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاۤءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ۔

روایت ہے ام حبیبہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھی رات دن میں بارہ رکعت بنایا گیا اس کے لیے ایک گھر جنت میں، چار قبل ظہر کے اور دو بعد اس کے اور دو رکعت بعد مغرب کے اور دو بعد عشاء کے اور دو قبل فجر کے جو نماز ہے اوّل روز کی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عنبسہ کی ام حبیبہ سے اس باب میں حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے۔

بَابُ مَا جَاۤءَ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ مِنَ الْفَضْلِ

باب صبح کی سنتوں کی فضیلت کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت سنت صبح کی بہتر ہیں دنیا سے اور جو اس میں ہے۔

ف: اس باب میں علی اور ابن عمر اور ابن عباس سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے روایت کی احمد بن حنبل نے صالح بن عبد اللہ ترمذی سے یہی ایک حدیث۔

بَابُ مَا جَاۤءَ فِيْ تَخْفِيْفِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَالْقِرَاۤءَةِ فِيْهِمَا

باب تخفیف سنت فجر اور قرارت میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَمَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا فَكَانَ يَقْرَاُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ بِقُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا دیکھتا رہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مہینے بھر تک پڑھتے تھے دو رکعت سنت میں فجر کی قل یا ایہا الکفرون اور قل ہو اللہ احد۔

ف: اس باب میں ابن مسعودؓ اور انسؓ اور ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور حفصہؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے اور نہیں جانتے ہم روایت سے ثوری کی کہ وہ روایت کرتے ہیں ابی اسحاق سے مگر سند سے ابی احمد کی اور مشہور لوگوں کے نزدیک حدیث اسرائیل کی ہے ابی اسحاق سے اور یہی حدیث مروی ہے اسرائیل سے بواسطہ ابی احمد کے بھی اور ابو احمد

زبیری ثقہ ہیں حافظ ہیں، کہا سنا میں نے بندار سے کہتے تھے کسی کا حافظہ میں نے ایسا نہیں دیکھا جیسا ابی احمد زبیری کا تھا اور نام ان کا محمد بن عبداللہ بن زبیری اسدی کوفی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ
باب باتیں کرنے کے بیان میں صبح کی سنت کے بعد

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ إِلَيَّ حَاجَةٌ كَلَّمَنِي وَإِلَّا خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ۔

روایت ہے حضرت عائشہ ؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سنتیں پڑھ چکتے فجر کی تو اگر مجھ سے کوئی کام ہوتا آپ کو تو باتیں کرتے اور نہیں تو تشریف لے جاتے نماز کو۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا بعض علماء صحابہ وغیرہم نے کلام بعد طلوع فجر کے جب تک نماز نہ پڑھ لے مگر جو ذکر الٰہی یا ضروری بات ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ
باب اس بیان میں کہ بعد طلوع فجر کے سوا دو سنتوں کے اور نماز نہ پڑھنا چاہیئے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلٰوةَ بَعْدَ الْفَجْرِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ۔

روایت ہے ابن عمر ؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نماز نہیں ہے بعد طلوع فجر کے سوائے دو رکعت سنتوں کے۔

ف: اور اس باب میں عبداللہ بن عمر اور حفصہ ؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عمر کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر قدامہ بن موسٰی کی روایت سے اور روایت کی ہے ان سے کئی لوگوں نے اور اس پر اجماع ہے علماء کا کہ مکروہ ہے نماز پڑھنا بعد طلوع فجر کے سوائے دو رکعت سنت کے اور معنی اس حدیث کے یہی ہیں کہ نماز نہ پڑھنا چاہیئے بعد طلوع فجر کے مگر دو رکعت فجر کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ
باب صبح کی سنت کے بعد لیٹنے کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلٰى يَمِيْنِهِ۔

روایت ہے ابو ہریرہ ؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑھ چکے ایک تم میں کا سنت فجر کی تو لیٹ جاوے سیدھے کروٹ پر۔

ف: اس باب میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابو ہریرہ ؓ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑھ چکتے سنت فجر کی اپنے گھر میں لیٹ جاتے سیدھے کروٹ پر اور کہا ہے بعض علماء نے کہ ایسا کرنا ہے مستحب جان کر۔

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ
باب اس بیان میں کہ جب تکبیر ہو جاوے فرض نماز کی تو کوئی نماز نہ پڑھنا چاہیئے سوائے فرض کے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا صَلٰوةَ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر ہوجاوے نماز فرض کی تو اور نماز نہ پڑھے سوائے اسی فرض کے۔

ف: اس باب میں ابن بحینہ اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن سرجس اور ابن عباسؓ اور انسؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے اور ایسا ہی روایت کیا ایوب اور ورقاء بن عمر اور زیاد بن سعد اور اسماعیل بن مسلم اور محمد بن جحادہ نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطا بن یسار سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا حماد بن زید نے اور سفیان بن عیینہ نے عمرو بن دینار سے اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور حدیث مرفوع زیادہ صحیح ہے ہمارے نزدیک اور مروی ہے یہ حدیث بواسطہ ابی ہریرہ رضؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے روایت کیا اس کو عیاش بن عباس قتبانی مصری نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ رضؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسی پر عمل ہے علماء صحابہ وغیرہم کا کہ جب تکبیر ہوجاوے نماز کی تو سوائے فرض کے اور کچھ نہ پڑھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعیؒ اور احمد اور اسحاق کا۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْمَنْ تَفُوْتُهُ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ یُصَلِّیْهِمَا بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ

باب اس بیان میں کہ جب فوت ہوجاوے سنت صبح کی تو بعد فرض پڑھ لے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ جَدِّهٖ قَیْسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاُقِیْمَتِ الصَّلٰوةُ فَصَلَّیْتُ مَعَهُ الصُّبْحَ ثُمَّ انْصَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَنِیْ اُصَلِّیْ فَقَالَ مَهْلًا یَا قَیْسُ اَصَلَاتَانِ مَعًا قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَمْ اَكُنْ رَكَعْتُ رَكْعَتَیِ الْفَجْرِ قَالَ فَلَا اِذًا۔

روایت ہے محمد بن ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے کہا نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تکبیر ہوئی نماز کی اور پڑھی میں نے صبح کی نماز ان کے ساتھ پھر پھرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور پایا مجھ کو نماز پڑھتے سو فرمایا ٹھہر جا اے قیس کیا دو نمازیں ایک ساتھ پڑھتا ہے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پڑھی تھیں میں نے دو سنتیں فجر کی فرمایا آپؐ نے اس صورت میں کچھ مضائقہ نہیں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے محمد بن ابراہیم کی حدیث نہیں جانتے ہم مثل اس کی مگر روایت سے سعد بن سعید کے اور کہا سفیان بن عیینہ نے کہ سنا ہے عطا بن ابی رباح نے سعد بن سعید سے اس حدیث کو اور مروی ہے یہ حدیث مرسلاً اور کہا ہے ایک قوم نے اہل مکہ سے موافق اس حدیث کے کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر پڑھ لیوے دو سنتیں بعد فرض کے قبل طلوع آفتاب کے کہا ابوعیسیٰ نے اور سعد بن سعید وہ بھائی ہیں یحییٰ بن سعید انصاری کے اور قیس دادا ہیں یحییٰ بن سعید کے اور کہتے ہیں ان کو قیس بن عمرو اور قیس بن فہد بھی اور اسناد اس حدیث کی متصل نہیں کہ محمد بن ابراہیم تیمی کو سماع نہیں قیس سے اور روایت کی بعض نے یہ حدیث سعد بن سعید سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور دیکھا قیس کو یعنی نماز پڑھتے آخر حدیث تک۔

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اِعَادَتِهَا بَعْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

باب اس بیان میں کہ سنت فجر اگر فوت ہوجائے تو بعد طلوع آفتاب کے پڑھے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ فَلْیُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے نہ پڑھی ہوں سنتیں فجر کی تو پڑھ لے بعد طلوع آفتاب کے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور مروی ہے ابن عباسؓ سے یہی فعل ان کا اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور شافعیؒ اور احمد اور اسحاق اور ابن مبارک کہا ابو عیسیٰ نے اور نہیں جانتے ہم کہ کسی نے روایت کی ہو یہ حدیث ہمام سے اس اسناد سے مانند اس حدیث کے مگر عمرو بن عاصم کلابی نے اور مشہور حدیث قتادہ کی ہے نضر بن انس سے وہ روایت کرتے بشیر بن نہیک سے وہ ابی ہریرہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس نے پالی ایک رکعت صبح کی قبل نکلنے آفتاب کے تو پالی اس نے نماز صبح کی۔

بَابُ مَاجَاءَ فِی الْاَرْبَعِ قَبْلَ الظُّهْرِ

باب ظہر کے قبل چار رکعت سنت کے بیان میں

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَّ بَعْدَهَا رَکْعَتَیْنِ۔

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کے قبل چار رکعت اور بعد دو رکعتیں۔

ف: اس باب میں حضرت عائشہؓ اور ام حبیبہؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علیؓ کی حسن ہے روایت کی ہم سے ابو بکر عطار نے کہا انہوں نے کہا علی بن عبداللہ نے وہ روایت کرتے ہیں یحییٰ بن سعید سے وہ سفیان سے کہا سفیان نے ہم پہچانتے ہیں عاصم بن ضمرہ کی حدیث کی فضیلت حارث کی حدیث پر اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جو بعد ان کے تھے اختیار کرتے ہیں کہ پڑھے قبل ظہر کے چار رکعت اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے کہ نماز نفل رات اور دن میں دو دو رکعت ہے کہتے ہیں جدا جدا پڑھے ایک ایک دوگانہ یہی قول ہے شافعی اور احمد کا۔

بَابُ مَاجَاءَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ۔

باب ظہر کے بعد دو رکعتوں کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَکْعَتَیْنِ بَعْدَهَا۔

روایت ہے ابن عمر سے کہا پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعت سنت قبل ظہر کے اور دو رکعت بعد ظہر کے۔

ف: اس باب میں علیؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ اٰخَرُ

دوسرا باب

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا لَمْ یُصَلِّ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ صَلَّاهُنَّ بَعْدَهَا۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نہ پڑھتے چار رکعت قبل ظہر کے تو پڑھ لیتے ان کو بعد ظہر کے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن مبارک کی اسی سند سے اور روایت

کیا اس کو قیس بن ربیع نے شعبہ سے انہوں نے خالد حذاء سے مانند اس کے اور نہیں جانتے ہم اس کو روایت کی ہو یہ حدیث شعبہ سے سوائے قیس بن ربیع کے اور مروی ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى قَبْلَ الظُّهْرِ اَرْبَعًا وَبَعْدَهَا اَرْبَعًا حَرَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّارِ۔

روایت ہے ام حبیبہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھی قبل ظہر کے چار رکعت اور بعد اس کے چار رکعت حرام کرے گا اس کو اللہ دوزخ پر۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے اور سند سے بھی۔

عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ اُخْتِيْ اُمَّ حَبِيْبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَافَظَ عَلٰى اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَاَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ۔

روایت ہے عنبسہ بن ابی سفیان سے کہا سنا میں نے اپنی بہن ام حبیبہؓ سے جو بیوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماتی تھیں سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو حفاظت کرے چار رکعت پر قبل ظہر کے اور چار پر بعد ظہر کے حرام کر دے گا اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر دوزخ کی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور قاسم جو بیٹے ہیں عبدالرحمٰن کے ان کی کنیت ابو عبدالرحمٰن ہے اور وہ مولیٰ ہیں عبدالرحمٰن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے اور وہ ثقہ ہیں شامی ہیں صاحب ہیں ابی امامہ کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاَرْبَعِ قَبْلَ الْعَصْرِ — باب عصر کے قبل چار سنتوں کے بیان میں

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ۔

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے عصر سے پہلے چار رکعت فرق کر دیتے تھے یعنی دو دوگانوں میں سلام سے مقرب فرشتوں پر اور جو تابع دار ان کے تھے مسلمانوں اور مومنوں سے۔

ف: اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علیؓ کی حسن ہے اور اختیار کیا ہے اسحاق بن ابراہیم نے کہ فصل نہ کرے چار رکعت سنت میں عصر میں یعنی ایک سلام سے پڑھے اور سند پکڑی اس حدیث سے اور کہا کہ معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ تشہد پڑھتے تھے دو رکعت کے بعد اور کہتے ہیں شافعی اور احمد صلوٰۃ اللیل والنہار مثنیٰ مثنیٰ یعنی نماز رات دن کی دو دو رکعت ہے۔ اور کہتے ہیں کہ فصل کرے ان میں یعنی دو سلام میں پڑھے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَاً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ اس آدمی پر جو پڑھے عصر کے قبل چار رکعت۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَالْقِرَاءَةِ فِيْهِمَا — باب مغرب کے بعد دو رکعتوں اور اس کی قراءت کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ قَالَ مَا اُحْصِيْ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بِقُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ میں شمار نہیں کر سکتا کتنی بار سُنا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قل یا ایہا الکفرون اور قل ھو اللہ احد پڑھتے ہوئے دو سنتوں میں بعد مغرب کے اور قبل صبح کے۔

ف : اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن مسعود کی غریب ہے نہیں جانتے ہم کہ کسی نے روایت کی ہو ان سے مگر عبدالملک بن معدان نے کہ وہ روایت کرتے ہیں عاصم سے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّهٗ يُصَلِّيْهِمَا فِي الْبَيْتِ

باب مغرب کی دو سنتیں گھر پڑھنے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهٖ

روایت ہے ابن عمر رضی سے کہا انہوں نے پڑھی میں نے دو رکعت بعد مغرب کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت کے گھر میں۔

ف : اس باب میں رافع بن خدیج اور کعب بن عجرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَفِظْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ كَانَ يُصَلِّيْهَا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ الْاٰخِرَةِ وَحَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے یاد کی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دس رکعتیں کہ پڑھتے تھے آپ رات دن میں دو قبل ظہر کے اور دو بعد اس کے اور دو بعد مغرب کے اور دو بعد عشاء کے، کہا ابن عمر رضی نے اور روایت کی مجھ سے حفصہؓ نے کہ پڑھتے تھے حضرتؐ دو رکعت قبل فجر کے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے حسن بن علیؓ نے ان سے عبدالرزاق نے ان سے معمر نے ان سے زہری نے ان سے سالم نے ان سے ابن عمر رضی نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوپر کی حدیث کے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ التَّطَوُّعِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ

باب مغرب کے بعد چھ رکعت کے ثواب کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيْمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَهٗ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے بعد مغرب کے چھ رکعت بُری بات نہ کرے ان کے بیچ میں برابر ہو گا اس کا ثواب بارہ برس کی عبادت کے۔

ف : کہا ابو عیسٰی نے اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے مغرب کے بعد بیس رکعتیں بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک گھر جنت میں کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابوہریرہؓ کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر روایت سے زید بن حباب کے کہ وہ روایت کرتے ہیں عمر بن ابی خثعم سے کہا اور سُنا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے کہتے تھے عمر و بن عبداللہ بن ابی خثعم منکر حدیثیں روایت کرنے والے تھے اور بہت ضعیف کہا ان کو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَآءِ

باب عشاء کے بعد دو رکعت سنت کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ ثِنْتَيْنِ وَبَعْدَ الْعِشَآءِ رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْفَجْرِ ثِنْتَيْنِ۔

روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا سو فرمایا انہوں نے پڑھتے تھے قبل ظہر کے دو رکعت اور بعد اس کے دو اور بعد مغرب کے دو اور بعد عشاء کے دو اور قبل فجر کے دو۔

ف: اس باب میں علی اور ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن شقیق کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ أَنَّ صَلٰوةَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى۔

باب اس بیان میں کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَإِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَأَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ وَاجْعَلْ آخِرَ صَلٰوتِكَ وِتْرًا۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز رات کی دو دو رکعت پڑھنا چاہیئے پھر جب خوف ہو تجھے صبح کا تو اس کو ایک رکعت وتر پڑھ اور کر آخر نماز اپنی وتر۔

ف: اس باب میں عمرو بن عنبسہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ نماز رات کی دو دو رکعت پڑھنا چاہیئے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعیؒ اور احمد اور اسحاق کا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ صَلٰوةِ اللَّيْلِ۔

باب نماز شب کے ثواب کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَأَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ۔

روایت ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے افضل روزے بعد رمضان کے روزے محرم کے ہیں جو مہینہ ہے اللہ کا اور سب سے افضل نماز بعد فرض کے نماز رات کی ہے۔

ف: اس باب میں جابرؓ اور بلالؓ اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے اور ابو بشیر کا نام جعفر بن ایاس ہے اور کنیت ایاس کی ابی وحشیہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي وَصْفِ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ

باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز شب کی کیفیت میں

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْأَلْ

روایت ہے ابی سلمہ سے کہ انہوں نے خبر دی سعید بن ابی سعید مقبری کو کہ پوچھا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کیسی تھی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان میں سو فرمایا حضرت عائشہؓ نے نہیں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ پڑھتے ہوں رمضان یا غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ، پڑھتے تھے چار رکعت ایسی کہ نہ پوچھ تو ان کے حسن اور طول کو پھر پڑھتے

عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلَاثًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ۔

تھے چار رکعت کہ نہ پوچھو ان کے حسن اور طول سے پھر پڑھتے تھے تین رکعت وتر کی سو کہا حضرت عائشہؓ نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ آپؐ سو جاتے ہیں قبل وتر کے سو فرمایا آپؐ نے اے عائشہؓ میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے گیارہ رکعت رات کو وتر کرتے ایک رکعت کے ساتھ پھر جب فارغ ہو جاتے اس سے لیٹ رہتے سیدھے کروٹ پر۔

ف: روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے مانند پہلی حدیث کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ مِّنْهُ

دوسرا باب اسی بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ مِّنْهُ

دوسرا باب اسی بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے نو رکعت رات کو۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور زید بن خالد اور فضل بن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی سفیان ثوری نے اعمش سے اُوپر کی حدیث کے مانند روایت کی ہم سے یہ بات محمود بن غیلان نے ان سے یحییٰ بن آدم نے ان سے سفیان نے ان سے اعمش نے کہا ابو عیسیٰ نے اکثر روایتوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تیرہ رکعت مروی ہیں مع وتر کے اور کم سے کم جو مروی ہے وہ نو رکعت ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ ذٰلِكَ النَّوْمُ اَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز نہ پڑھ سکتے تھے اور روکتا ان کو اس سے خواب یا لگ جاتی آپؐ کی آنکھ تو دن کو پڑھتے بارہ رکعتیں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے عباس نے جو بیٹے ہیں عبد العظیم عنبری کے کہا بیان کیا

ہم سے عتاب بن مثنٰی نے وہ روایت کرتے ہیں بہز بن حکیم سے کہ زرارہ بن اوفٰی قاضی تھے بصرہ کے اور امامت کرتے تھے قبیلہ بنی قشیر کی سو ایک دن نماز صبح میں پڑھی یہ آیت فَاِذَا نُقِرَ فِی النَّاقُوْرِ فَذٰلِکَ یَوْمَئِذٍ یَّوْمٌ عَسِیْرٌ۔ یعنی جب پھونکا جاوے صور تو وہ دن سخت ہے پس گر پڑے بیہوش ہو کر اور وفات پائی سو کہا بہز بن حکیم نے میں بھی تھا ان کے اٹھانے والوں میں ان کے گھر تک کہا ابو عیسیٰ نے اور سعد بن ہشام بیٹے ہیں عامر انصاری کے، اور ہشام بن عامر صحابیوں سے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

بَابٌ فِیْ نُزُوْلِ الرَّبِّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا کُلَّ لَیْلَۃٍ

باب اس بیان میں کہ پروردگار و تعالےٰ ہر رات آسمان دنیا پر اترتا ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَنْزِلُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا کُلَّ لَیْلَۃٍ حِیْنَ یَمْضِیْ ثُلُثُ اللَّیْلِ الْاَوَّلُ فَیَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِیْبَ لَہٗ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَسْاَلُنِیْ فَاُعْطِیَہٗ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَہٗ فَلَا یَزَالُ کَذٰلِکَ حَتّٰی یُضِیْٓءَ الْفَجْرُ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اترتا ہے اللہ برتر اور بڑی عظمت اور شان والا آسمان دنیا کی طرف ہر رات میں جب گزر جاتی ہے تہائی رات پہلی اور فرماتا ہے میں ہوں بادشاہ کون ہے ایسا کہ پکارے مجھ کو کہ میں جواب دوں اور قبول کروں اس کے پکارنے کو کون ہے کہ سوال کرے مجھ سے کہ میں دوں اس کو جو مانگے۔ کون ہے کہ جو مغفرت مانگے مجھ سے کہ بخش دوں گناہ کو یہی مانگے پھر اسی طرح ارشاد فرماتا رہتا ہے یہاں تک کہ روشن ہو جاتی ہے فجر۔

ف: اور اس باب میں علی بن ابی طالب اور ابی سعید اور ابی رفاعۃ جہنی اور جبیر بن مطعم اور ابن مسعود اور ابی الدرداء اور عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی بہت سندوں سے بواسطہ ابوہریرہؓ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ اترتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ بڑی عظمت اور شان والا جب باقی رہتی ہے تہائی رات آخر کی اور یہ صحیح تر ہے سب روایتوں سے یعنی جس میں آخر شب مذکور ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْقِرَاءَۃِ بِاللَّیْلِ

باب رات کو قرآن پڑھنے کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ مَرَرْتُ بِکَ وَاَنْتَ تَقْرَاُ وَاَنْتَ تَخْفِضُ مِنْ صَوْتِکَ فَقَالَ اِنِّیْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَیْتُ قَالَ ارْفَعْ قَلِیْلًا وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ بِکَ وَاَنْتَ تَقْرَاُ وَاَنْتَ تَرْفَعُ صَوْتَکَ فَقَالَ اِنِّیْ اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُ الشَّیْطَانَ قَالَ اخْفِضْ قَلِیْلًا۔

روایت ہے ابی قتادہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابی بکر سے میں گزرا تم پر سے یعنی رات کو تو تم پڑھتے تھے بہت چپکے سے سو عرض کیا ابوبکرؓ نے میں سناتا تھا اس کو جس سے مناجات کرتا تھا یعنی خدا کو، فرمایا آپ نے بلند کرو تھوڑی آواز، اور فرمایا حضرت عمرؓ سے میں گزرا تم پر سے یعنی رات کو تو تم پڑھتے تھے بہت بلند آواز سے سو عرض کیا انہوں نے میں جگاتا ہوں سوتوں کو اور بھگاتا ہوں شیطان کو، آپ نے فرمایا ذرا چپکے سے پڑھو۔

ف: اس باب میں عائشہؓ اور ام ہانیؓ اور انسؓ اور ام سلمہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ قَیْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ کَیْفَ کَانَ قِرَاءَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاللَّیْلِ فَقَالَتْ کُلُّ ذٰلِکَ قَدْ کَانَ یَفْعَلُ رُبَّمَا اَسَرَّ بِالْقِرَاءَۃِ وَرُبَّمَا جَھَرَ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ فِی الْاَمْرِ سَعَۃً۔

روایت ہے عبداللہ بن ابی قیس سے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہؓ سے کیسی تھی قرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کو تو فرمایا ہر طرح سے قرارت کرتے تھے کبھی چپکے سے پڑھتے تھے اور کبھی زور سے، کہا میں نے سب تعریف ہے اس اللہ کو جس نے دین کے کام میں وسعت رکھی۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابی قتادہ کی غریب ہے اور اسناد کیا ہے اس کا یحیٰی بن اسحاق نے حماد بن سلمہ سے اور اکثر راویوں نے روایت کیا ہے اس کو ثابت سے انہوں نے عبداللہ بن رباح سے مرسلاً۔

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاٰیَۃٍ مِنَ الْقُرْاٰنِ لَیْلَۃً

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ ساری رات پڑھتے رہے نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آیت قرآن کی۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ صَلٰوۃِ التَّطَوُّعِ فِی الْبَیْتِ
باب نفل گھر میں پڑھنے کی فضیلت کے بیان میں

عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ صَلٰوتِکُمْ فِیْ بُیُوْتِکُمْ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ۔

روایت ہے زید بن ثابت سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے افضل تمہاری نماز وہی ہے جو گھر میں پڑھی جاوے مگر فرض یعنی اس کا جماعت سے اور مسجد ہی میں پڑھنا افضل ہے۔

ف: اس باب میں عمرؓ بن خطاب اور جابرؓ بن عبداللہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہؓ اور ابن عمرؓ اور عائشہؓ اور عبداللہ بن سعد اور زید بن خالد جہنی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث زید بن ثابت کی حسن ہے اور اختلاف کیے ہیں روایت میں اس حدیث کے سو روایت کیا اس کو موسیٰ بن عقبہ اور ابراہیم بن ابی النضر نے مرفوعاً اور موقوف کیا اس کو بعض نے اور روایت کیا اس کو مالک نے ابو النضر سے مرفوعاً اور موقوف کیا اس کو بعض نے اور روایت کیا اس کو مالک نے ابی النضر سے اور مرفوع نہیں کیا اور حدیث مرفوع زیادہ صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوْا فِیْ بُیُوْتِکُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْھَا قُبُوْرًا [1]

روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو اپنے گھروں میں اور نہ بناؤ ان کو قبریں یعنی قبرستان کی طرح گھروں کو نماز سے خالی نہ رکھو۔)

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

---

[1] یعنی ان کو نماز اور دعا اور تلاوت سے خالی نہ رکھو کہ قبروں کی طرح ہو جاویں تو نفل کے ادا کا گھروں میں حکم فرمایا اور قبروں کے پاس بجا آوری عبادت سے منع فرمایا اور ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین ساری مسجد ہے سوا مقبرہ اور حمام کے اس کو امام احمد اور سنن والوں نے روایت کیا ہے اور ابو حاتم اور ابن حبان نے اس کو صحیح کہا ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (باقی اگلے صفحہ پر)

اَبْوَابُ الْوِتْرِ

یہ سب باب وتر کے بیان میں ہیں

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ الْوِتْرِ

باب بیان میں فضیلت وتر کے۔

عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ اَنَّهٗ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَمَدَّکُمْ بِصَلٰوةٍ هِیَ خَیْرٌ لَّکُمْ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ الْوِتْرُ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَکُمْ فِیْمَا بَیْنَ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ اِلٰی اَنْ یَّطْلُعَ الْفَجْرُ۔

روایت ہے خارجہ بن حذافہ سے کہا نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا اللہ نے تمہاری مدد کی ہے ایک نماز سے کہ بہتر ہے تمہارے لیئے سُرخ اونٹوں سے وہ وتر ہے مقرر کیا ہے اس کو اللہ تعالے نے تمہارے لیئے نماز عشار کے بعد سے طلوع فجر تک یعنی یہ اس کا وقت ہے۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہؓ سے اور عبداللہ بن عمرؓ اور بریدہ اور ابی بصرہ صحابی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے، کہا ابوعیسٰی نے حدیث خارجہ بن حذافہ کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے یزید بن ابی حبیب کے اور وہم کیا ہے بعض محدثین نے اس حدیث میں اور کہا عبداللہ بن راشد زرقی اور وہ وہم ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْوِتْرَ لَیْسَ بِحَتْمٍ

باب اس بیان میں کہ وتر فرض نہیں ہے۔

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ الْوِتْرُ لَیْسَ بِحَتْمٍ کَصَلٰوتِکُمُ الْمَکْتُوْبَةِ وَلٰکِنْ سَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ یُّحِبُّ الْوِتْرَ فَاَوْتِرُوْا یَآ اَهْلَ الْقُرْاٰنِ۔

روایت ہے کہ فرمایا حضرت علیؓ نے وتر کچھ فرض نہیں جیسے نماز پنجگانہ فرض ہے لیکن سنت ٹھہرایا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، فرمایا اللہ وتر ہے یعنی طاق ہے دوست رکھتا ہے وتر کو سو پڑھا کرو وتر اے قرآن والو!

ف: اس باب میں ابن عمرؓ اور ابن مسعود اور ابن عباس سے روایت ہے کہا ابوعیسٰی نے حدیث علیؓ کی حسن ہے اور روایت کی سفیان ثوری وغیرہ نے ابی اسحاق سے انہوں نے عاصم بن ضمرہ سے انہوں نے حضرت علیؓ سے فرمایا حضرت علیؓ نے وتر ایسا ضروری نہیں جیسا نماز فرض ہو لیکن سنت ہے کہ مقرر کیا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) نے اپنی اس مرض میں فرمایا جس سے نہ اُٹھے کہ لعنت کرے اللہ یہود اور نصاریٰ کو کہ انہوں نے اپنے انبیاءؑ کی قبروں کو مسجد بنایا اور اگر یہ بات آپ ارشاد فرماتے تو آپ کی قبر شریف بھی کھلی رہتی مگر اس کا ڈر ہوا کہ کہیں مسجد نہ ہو جاوے روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے اور اکثر لوگ قبر کے پاس کی تکلنا تو دعا میں ایسی برکت کی توقع کرتے ہیں جو مسجدوں میں نہیں کرتے تو اسی خرابی کے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی سرے سے جڑ ہی کاٹ دی ہے کہ قبرستان میں نماز پڑھنے کو مطلق منع فرما دیا گو نمازی کا قصد اپنی نماز میں اس جگہ کی برکت حاصل کرنے کا نہ ہو جیسے کہ نماز پڑھنی آفتاب کے نکلنے اور ڈوبنے کے وقت منع فرمائی اس لیئے کہ یہ ایسے اوقات ہیں کہ مشرکین آفتاب کے واسطے نماز کا قصد کیا کرتے ہیں اسی نظر سے اس وقت نماز سے منع فرمایا گو نمازی کا قصد وہ نہ ہو جو مشرکوں کا ہوتا ہے مگر یہ واسطہ دُور کرنے کو منع فرمایا اور اگر نماز سے قصد اس جگہ کی برکت لینے کا ہو تو یہ صریح دھوکا دینا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کو اور مخالفت ہے اس کے دین کی اور ایجاد کرنا ایسے دین کا جس کی اجازت اس نے نہیں دی غرضکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین متبین سے یہ بات یقیناً جانی گئی کہ قبروں کے پاس نماز پڑھنے کی ممانعت ہے اور کہ آپؐ نے اس شخص پر لعنت کی ہے جو قبروں کو مسجدیں کرے۔

سے انہوں نے سفیان سے یہ حدیث اور یہ صحیح ہے ابوبکر بن عیاش کی حدیث سے اور روایت کی منصور بن معتمر نے ابی اسحاق سے مانند روایت ابی بکر بن عیاش کے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْوِتْرِ — باب اس بیان میں کہ وتر سے پہلے سونا مکروہ ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُوتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ حکم کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وتر پڑھ لیا کروں میں سونے سے پہلے۔

ف: کہا عیسیٰ بن ابی عزہ نے کہ تھے شعبی وتر پڑھ لیا کرتے تھے اول شب میں پھر سوتے تھے اور اس باب میں ابوذرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور ابو ثور ازدی کا نام حبیب بن ابی ملیکہ ہے اور اختیار کیا ایک قوم نے علمائے صحابہ سے اور جو بعد ان کے تھے یہ کہ نہ سووے آدمی جب تک وتر پڑھ لے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو ڈرے تم میں سے کہ نہ اٹھ سکے گا آخر شب میں تو وتر پڑھ لے اول شب میں اور جو طمع کرے رات کے اٹھنے کا تو وتر پڑھے آخر شب میں اس لئے کہ اخیر رات میں جو قرآن پڑھا جاتا ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہی افضل ہے روایت کی ہم سے یہ حدیث ہناد نے کہا روایت کی ہم سے ابو معاویہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی سفیان سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي الْوِتْرِ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَآخِرِهِ — باب اس بیان میں کہ وتر اول شب اور آخر شب دونوں میں پڑھنا درست ہے

عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ أَوْتَرَ أَوَّلِهِ وَأَوْسَطِهِ وَآخِرِهِ فَانْتَهَى وِتْرُهُ حِينَ مَاتَ فِي وَجْهِ السَّحَرِ۔

روایت ہے مسروق سے انہوں نے پوچھا حضرت عائشہؓ سے حال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وتر کا سو فرمایا حضرت عائشہؓ نے ساری رات میں جب چاہتے وتر پڑھ لیتے اول شب بھی اور اوسط شب اور آخر شب میں بھی یہاں تک کہ مقرر ہو گیا حضرت کے وتر کا وقت جب وفات ہوئی پچھلے حصے میں آخر شب کے۔

ف: ابو عیسیٰ نے کہا ابو حصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے اور اس باب میں علی اور جابر اور ابی مسعود انصاری اور ابی قتادہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حضرت عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے بعض اہل علم نے وتر پڑھنا آخر شب میں۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي الْوِتْرِ بِسَبْعٍ — باب وتر کی سات رکعتوں کے بیان میں

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوتِرُ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ۔

روایت ہے ام سلمہ سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے تھے تیرہ رکعت پھر جب بوڑھے ہوئے اور ضعف آیا تو پڑھنے لگے وتر سات رکعت۔

ف: اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ام سلمہ کی حسن ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ

علیہ وسلم سے وتر کی تیرہ اور گیارہ اور نو اور سات اور پانچ اور تین اور ایک رکعت بھی کہا اسحاق بن ابراہیم نے معنی اس حدیث کے کہ پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعت وتر کی یہ ہیں کہ پڑھتے تھے شب کو تیرہ رکعتیں وتر سمیت سو منسوب کی گئی نماز شب یعنی تہجد وتر کی طرف اور رو وتر کو راوی نے وتر کہا ہے۔ اور روایت کی اس باب میں ایک حدیث بھی حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا سے اور سند لائے اس کو جو مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اوتروا یا اھل القرآن یعنی تہجد پڑھو اے اہل قرآن تو معلوم ہوا اس سے کہ تہجد کو بھی وتر کہتے ہیں اس لیے آپ نے اہل قرآن کو حکم فرمایا تہجد کا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْوِتْرِ بِخَمْسٍ — باب پانچ وتر کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَتْ صَلٰوۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّیْلِ ثَلٰثَ عَشْرَۃَ یُوْتِرُ مِنْ ذٰلِکَ بِخَمْسٍ لَا یَجْلِسُ فِیْ شَیْءٍ مِّنْھُنَّ اِلَّا فِیْ اٰخِرِھِنَّ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے تھی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیرہ رکعت رات میں وتر پڑھتے اس میں سے پانچ رکعت کہ نہ بیٹھتے اس میں مگر اخیر میں پھر جب اذان دیتا مؤذن کھڑے ہو کر دو رکعت پڑھتے بہت ہلکی یعنی قرارت اس میں کم ہوتی۔

ف: اس باب میں ابی ایوب سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور کہا ہے بعض اہل علم نے صحابہ وغیرہم سے کہ وتر پانچ ہی رکعت ہے اور کہتے ہیں نہ بیٹھے اس میں مگر اخیر میں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْوِتْرِ بِثَلٰثٍ — باب وتر کی تین رکعتوں کے بیان میں

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِثَلٰثٍ یَقْرَأُ فِیْھِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ یَقْرَأُ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ بِثَلٰثِ سُوَرٍ اٰخِرُھُنَّ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ۔

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے وتر کی تین رکعت اور پڑھتے تھے اس میں نو سورتیں مفصل سے پڑھتے ہر رکعت میں تین سورتیں کہ اخیر ان کی قل ہو اللہ احد ہوتی۔

ف: اس باب میں روایت ہے عمران بن حصین اور عائشہؓ اور ابن عباسؓ اور ابو ایوب اور عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابی بن کعب سے اور مروی ہے عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی نہیں ذکر کیا بعضوں نے ابی بن کعب کا اور بعضوں نے کہا عبدالرحمٰن بن ابزیٰ روایت کرتے ہیں ابی سے کہا ابو عیسیٰ نے گئی ہے ایک قوم علماء صحابہ وغیرہم سے اس طرف کہ وتر پڑھے آدمی تین رکعت کہا سفیان نے تیرا جی چاہے وتر پڑھ پانچ رکعت چاہے تین رکعت چاہے ایک رکعت اور کہا سفیان نے میرے نزدیک بہتر ہے تین رکعت اور یہی قول ہے ابن مبارک کا اور اہل کوفہ کا روایت کی ہم سے سعید بن یعقوب طالقانی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہا محمد بن سیرین نے وتر پڑھتے ہیں پانچ رکعت بھی اور تین رکعت اور ایک رکعت بھی اور جانتے ہیں ان سب کو بہتر۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْوِتْرِ بِرَکْعَۃٍ — باب وتر کی ایک رکعت کے بیان میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ سِیْرِیْنَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ

روایت ہے انس بن سیرین سے کہا پوچھا میں نے ابن عمر سے کیا دراز

فَقُلْتُ أُطِيلُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى وَيُوتِرُ بِرَكْعَةٍ وَكَانَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ وَالْأَذَانُ فِي أُذُنِهِ۔

کروں میں قرأت کو فجر کی سنتوں میں سو فرمایا انہوں نے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے رات کو دو دو رکعت اور وتر پڑھتے ایک رکعت اور دو رکعت پڑھتے اس وقت کہ آذان کی آواز ان کے کان میں آتی یعنی قرأت نہایت کم ہوتی۔

ف: اس باب میں عائشہؓ اور جابرؓ اور فضل بن عباس اور ابی ایوب اور ابن عباس سے بھی روایت کرتے ہیں کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ اور تابعین سے کہ کہتے ہیں کہ جدا کردے آدمی تیسری رکعت کو پہلی دو رکعتوں سے اور وتر پڑھے ایک رکعت کے ساتھ اور یہی قول ہے مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ اور اسحاقؒ کا۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ

باب قرأت کا وتر میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ فِي رَكْعَةٍ رَكْعَةٍ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے وتر میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ ایک ایک سورت ایک ایک رکعت میں۔

ف: اس باب میں علیؓ اور عائشہؓ اور عبدالرحمن بن ابزی سے روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں ابی بن کعب سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابو عیسیٰ نے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ پڑھتے تھے وتر کی تیسری رکعت میں معوذتین اور قل ہو اللہ احد اور اختیار کیا ہے اکثر علماء کے صحابہ نے اور جو بعد ان کے تھے پڑھنا سبح اسم ربک الاعلیٰ کا پہلی رکعت میں اور قل یا ایہا الکافرون دوسری میں اور قل ہو اللہ احد تیسری میں۔

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوتِرُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْأُولَى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ۔

روایت ہے عبدالعزیز بن جریج سے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہؓ سے کیا پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر میں فرمایا انہوں نے پڑھتے تھے پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور دوسری میں قل یا ایہا الکفرون اور تیسری میں قل ہو اللہ احد اور معوذتین یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور عبدالعزیز یہ بیٹے ہیں ابن جریج کے اور دوست ہیں عطار کے اور ابن جریج کا نام عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ہے اور مروی ہے یہ حدیث یحییٰ بن سعید انصاری سے وہ روایت کرتے ہیں عمرہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ فِي الْوِتْرِ

باب وتر میں قنوت پڑھنے کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي الْحَوْرَاءِ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ

روایت ہے ابی الحوراء سے کہا انہوں نے کہا حسن بن علیؓ نے سکھائے مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ کلمات کہ کہا کروں میں انکو

فِي الْوِتْرِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِي فِيمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ۔

وتر میں اللّٰھم سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ ہدایت کر مجھ کو ان میں جن کو ہدایت کی تو نے اور عافیت دے مجھے ان میں جن کو عافیت دی تو نے اور ضامن ہو جا میرا ان میں جن کی ضمانت کی تو نے اور برکت دے مجھے کو اس میں جو دیا ہے تو نے مجھے کو اور بچا اس کے شر سے جو تقدیر میں لکھا ہے تو نے اس لیے کہ تو حکم کرتا ہے اور تجھ پر کوئی حکم نہیں کر سکتا اور نہیں ذلیل ہوتا جس کا تو متکفل ہو بڑی برکت والا ہے تو رب ہمارا اور بلندی والا۔

ف: اس باب میں حضرت علیؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو اس سند سے مگر روایت سے ابی الحوراء کی اور نام ان کا ربیعہ بن شیبان ہے اور نہیں ہم کو کوئی روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قنوت کے باب میں اس سے اچھی اور اختلاف ہے علماء کا قنوت وتر میں سو عبداللہ بن مسعود نے تو کہا ہے قنوت وتر میں پڑھے تمام سال اور اختیار کیا قنوت کو قبل رکوع کے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحاق اور اہل کوفہ اور مروی ہے حضرت علیؓ سے کہ وہ نہ پڑھتے تھے قنوت مگر نصف آخر میں رمضان کے بعد رکوع کے اور بعضے اہل علم بھی اسی طرف گئے ہیں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنَامُ عَنِ الْوِتْرِ اَوْ يَنْسٰى

باب اس بیان میں جو سو جاوے بے وتر پڑھے یا بھول جاوے

عَنْ اَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ اَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّ اِذَا ذَكَرَ وَاِذَا اسْتَيْقَظَ۔

روایت ہے ابو سعید خدریؓ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سو جاوے اور وتر نہ پڑھے ہوں یا بھول جاوے تو پڑھ لے جب یاد آوے یا نیند سے بیدار ہو۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهِ فَلْيُصَلِّ اِذَا اَصْبَحَ۔

روایت ہے زید بن اسلم سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سو جاوے بے وتر پڑھے اور وقت جاتا رہے تو پڑھ لے جب صبح کو اُٹھے۔

ف: اور یہ زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے سُنا ہے میں نے ابو داؤد سنجری سے یعنی سلیمان بن اشعث سے کہتے تھے پوچھا میں نے احمد بن حنبل سے حال عبدالرحمٰن بن زید کا جو بیٹے ہیں اسلم کے سو کہا احمد نے بھائی ان کے عبداللہ میں کچھ مضائقہ نہیں اور سُنا میں نے محمد کو ذکر کرتے تھے علی بن عبداللہ کا کہ وہ ضعیف کہتے تھے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کو اور کہا عبداللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں اور بعض لوگ گئے ہیں اہل کوفہ سے اس حدیث کی طرف اور کہتے ہیں وتر پڑھ لے آدمی جب یاد کرے اگرچہ بعد طلوع آفتاب کے ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مُبَادَرَةِ الْوِتْرِ بِالصُّبْحِ

باب اس بیان میں کہ صبح سے پہلے وتر پڑھ لینا چاہیے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

أَوْتِرُوْا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوْا۔

صبح سے پہلے پڑھ لیا کرو وتر۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَقَدْ ذَهَبَ كُلُّ صَلٰوةِ اللَّيْلِ وَالْوِتْرُ فَأَوْتِرُوْا قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب طلوع ہو چکی فجر تو جاتا رہا سب رات کی نمازوں کا وقت اور وتر کا بھی سو وتر پڑھ لیا کرو طلوع فجر سے پہلے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اور سلیمان بن موسیٰ اکیلے ہیں اس لفظ کے بیان کرنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے لَا وِتْرَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ یعنی وتر نہیں ہیں نماز صبح کے بعد اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا اہل علم سے اور یہی کہتے ہیں شافعیؒ اور احمد اور اسحاق کہ وتر پڑھنا ضرور نہیں صبح کی نماز کے بعد۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ

باب اس بیان میں کہ دو وتر نہیں ہیں ایک رات میں

عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا وِتْرَانِ فِيْ لَيْلَةٍ۔

روایت ہے قیس بن طلق بن علی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے دو وتر نہیں ہیں ایک رات میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اختلاف ہے علماء کا کہ جو شخص پڑھ چکا ہو وتر اول شب میں اور پھر اٹھے آخر شب میں تو کہا بعض علماء نے اور جو ان کے بعد تھے کہ توڑ ڈالے اور ایک رکعت اس میں ملا دے پھر پڑھتا رہے جو چاہے پھر وتر پڑھ لیوے آخر میں نماز کے اس لیے کہ ایک رات میں دو وتر نہیں ہوتے اور اسی طرف گئے ہیں اسحاق اور کہا بعض علماء صحابہ وغیرہ نے جو وتر پڑھ چکا ہو اول شب میں پھر سو گیا اور اٹھا آخر شب میں تو نماز پڑھے جتنی چاہے اور چھوڑ دے وتر کو اپنے حال پر یعنی پھر دوبارہ وتر کی اور ایک رکعت ملانے کی حاجت نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انسؒ اور احمد اور ابن مبارک کا اور یہی صحیح ہے کہ مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثوں میں کہ آپ سے نماز پڑھی ہے بعد وتر کے بھی تو پھر اعادہ وتر کیا ضروری ہے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ۔

روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے بعد وتر کے دو رکعت۔

ف: اور مروی ہے اس کی مانند ابی امامہ اور عائشہؓ اور کتنے لوگوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھنا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ عَلَى الرَّاحِلَةِ۔

باب سواری پر وتر پڑھنے کے بیان میں

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِيْ سَفَرٍ فَتَخَلَّفْتُ عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ فَقُلْتُ أَوْتَرْتُ فَقَالَ أَلَيْسَ لَكَ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ۔

روایت ہے سعید بن یسار سے کہا تھا میں سفر میں عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ جو پیچھے رہ گیا میں ان سے پوچھا کہاں تھا تو تو کہا میں نے وتر پڑھتا تھا تو کہا عبداللہ بن عمرؓ نے کیا نہیں ہے تجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ریس اچھی میں نے دیکھا ہے آپ کو وتر پڑھتے ہوئے اپنی سواری پر۔

ف: اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں بعض اہل علم اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سوا ان کے اس طرف اور کہتے ہیں کہ وتر پڑھ لیوے سواری پر اور یہی کہتے ہیں شافعیؒ اور احمدؒ اور اسحاق اور بعضے کہتے ہیں وتر نہ پڑھے سواری پر اور جب وتر کا ارادہ ہو تو سواری سے اترے اور زمین پر پڑھے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا۔

بَابُ مَاجَآءَ فِی صَلٰوۃِ الضُّحٰی — باب نماز چاشت کے بیان میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الضُّحٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ ذَهَبٍ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے دن چڑھے بارہ رکعت بنا دے گا اللہ تعالےٰ اس کے لئے ایک محل جنت میں سونے سے۔

ف: اس باب میں ام ہانی اور ابو ہریرہؓ اور نعیم بن ہمار اور ابی ذر اور عائشہؓ اور ابی امامہ اور عتبہ بن عبد اسلمی اور ابن ابی اوفی اور ابی سعید اور زید بن ارقم اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسے مگر اسی روایت سے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ مَا اَخْبَرَنِيْ اَحَدٌ اَنَّهٗ رَاَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الضُّحٰى اِلَّا اُمُّ هَانِئٍ فَاِنَّهَا حَدَّثَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ فَسَبَّحَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مَا رَاَيْتُهٗ صَلّٰى صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ اَنَّهٗ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ۔

روایت ہے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے کہا کسی نے خبر نہیں دی مجھ کو کہ اس نے دیکھا ہو رسول اللہ صلعم کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے مگر ام ہانی نے کہ بیان کیا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے ان کے گھر میں فتح مکہ کے دن اور غسل کیا اور پڑھیں آٹھ رکعتیں میں نے نہیں دیکھا کبھی پڑھی ہو نماز اس سے ہلکی فقط اتنا تھا کہ پورا کرتے تھے آپ رکوع اور سجدہ یعنی ہلکا پن فقط قرأت کی کمی سے تھا نہ یہ کہ رکوع و سجدہ برابر نہ ہو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے گویا احمد نے یقین کیا ہے اس باب میں کہ سب سے زیادہ صحیح حدیث ام ہانی کی ہے اور اختلاف کیا ہے نعیم میں سو بعضوں نے کہا نعیم بن خمار میں اور بعضوں نے کہا ابن ہمار اور ابن ہبار بھی کہا جاتا ہے اور ابن ہمام بھی اور صحیح ابن ہمار ہے اور ابو نعیم کو وہم ہو گیا اس میں سو کہا ابن خمار اور خطا کی اس میں پھر چھوڑ دیا یہ کہنا اور کہا نعیم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم خبر دی ہم کو اس بات کی عبد بن حمید نے انہوں نے ابی نعیم سے۔

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَّهٗ قَالَ ابْنَ اٰدَمَ ارْكَعْ لِيْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ اَكْفِكَ اٰخِرَهٗ۔

روایت ہے ابی ذر سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ اللہ تعالیٰ سے کہ ارشاد کیا پروردگار تعالےٰ نے اے بیٹے آدم کے پڑھ میرے لیے چار رکعت دن کے شروع میں کفایت کروں گا تیرے کاموں کو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث وکیع اور نضر بن شمیل اور کتنے لوگوں نے حدیث کے اماموں نے نہاس بن قہم سے اور نہیں پہچانتے ہم نہاس کو مگر اسی روایت سے۔

عَنْ نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلٰی شُفْعَةِ الضُّحٰی غُفِرَ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

روایت ہے نہاس بن قہم سے وہ روایت کرتے ہیں شداد بن ابی عمار سے وہ ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ہمیشہ پڑھا کیے دو رکعت ضحی کی بخشے جائیں گے گناہ اس کے اگرچہ ہوں دریا کی جھاگ اور پھیں برابر۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الضُّحٰی حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یَدَعُهَا وَیَدَعُهَا حَتّٰی نَقُوْلَ لَا یُصَلِّیْ۔

روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ فرمایا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے ضحی کی یہاں تک کہ ہم کہتے اب کبھی نہ چھوڑیں گے اور چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب کبھی نہ پڑھیں گے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِی الصَّلٰوةِ عِنْدَ الزَّوَالِ

باب زوال کے وقت کی نماز کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ اَرْبَعًا بَعْدَ اَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ فَقَالَ اِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِیْهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَاُحِبُّ اَنْ یَّصْعَدَ لِیْ فِیْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ۔

روایت ہے عبد اللہ بن سائب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے چار رکعت آفتاب ڈھلنے کے بعد اور ظہر کے پہلے اور فرماتے یہ ایسی گھڑی ہے کہ کھلتے ہیں اس وقت دروازے آسمان کے سو چاہتا ہوں میں کہ چڑھیں میرے لیے نیک عمل۔

ف: اس باب میں علی اور ابو ایوب سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث عبد اللہ بن سائب کی حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ پڑھتے تھے چار رکعت بعد زوال کے سلام نہ پھیرتے اس میں مگر اخیر میں۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ صَلٰوةِ الْحَاجَةِ

باب نماز حاجت کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَهٗ اِلَی اللّٰهِ حَاجَةٌ اَوْ اِلٰی اَحَدٍ مِّنْ بَنِیْ اٰدَمَ فَلْیَتَوَضَّأْ وَلْیُحْسِنِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ لِیُصَلِّ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ لِیُثْنِ عَلَی اللّٰهِ وَلْیُصَلِّ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِیَقُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِیْمَةَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِیَ لَكَ

روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو حاجت ہو طرف اللہ کی یا کام ہو کسی بنی آدم سے تو چاہیے کہ وضو کرے اچھی طرح پھر دو رکعت نماز پڑھے پھر تعریف کرے اللہ تعالیٰ کی اور درود پڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر کہے لا الٰہ الا اللہ سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے بردبار ہے بزرگی والا پاک ہے اللہ پروردگار بڑے عرش کا سب تعریف ہے اللہ کو جو پالنے والا ہے سارے جہانوں کا مانگتا ہوں میں سبب تیری رحمتوں کے اور جس سے ضرور ہو تیری بخشش اور لوٹ ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے نہ چھوڑ میرے لیے کوئی گناہ مگر بخش دے اور نہ چھوڑ کوئی فکر مگر کھول دے اس کو یعنی دور کر دے اس کو اور نہ چھوڑ کوئی حاجت جو پسند ہو تجھ کو مگر پورا کر دے

رِ منا الا قضیتها یا ارحم الرَّاحِمِینَ۔

اس کو اے بڑے رحم کرنے والے سب رحم کرنے والوں سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں گفتگو ہے یعنی ضعیف ہے، فائد بن عبدالرحمٰن ضعیف ہیں حدیث میں اور فائد ابوالورقا ہیں۔

بَابُ مَاجَآءَ فِی صَلٰوۃِ الْاِسْتِخَارَۃِ

باب نماز استخارہ کے بیان میں

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ يَقُوْلُ اِذَا هَمَّ اَحَدُكُمْ بِالْاَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعِيْشَتِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعِيْشَتِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ اَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ اَمْرِيْ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ قَالَ وَيُسَمِّيْ حَاجَتَهٗ۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استخارہ سکھاتے تھے ہم کو ہر کام میں جیسے سکھاتے تھے سورت قرآن کی فرماتے تھے جب قصد کرے کوئی تم میں سے کسی کام کو تو چاہیئے پڑھے دو رکعت سوائے فرض کے پھر کہے اللھم سے ارضنی بہ تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ میں خیر طلب کرتا ہوں تجھ سے تیرے علم کے ساتھ اور طلب کرتا ہوں تیری قدرت کے ساتھ اور مانگتا ہوں تجھ سے تیرے بڑے فضل سے کہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو خوب جانتا ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو جاننے والا ہے غیبوں کا یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام بہتر ہے میرے دین اور دنیا میں اور انجام کار میں یا فرمایا عاجل امری و آجلہ اور معنی اس کے بھی یہی ہیں پس آسان کر مجھ پر یہ کام پھر برکت دے مجھ کو اس میں اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام برا ہے میرے دین میں اور دنیا میں یا انجام کار میں یا فرمایا فی عاجل امری و آجلہ اور معنی اس کے بھی یہی ہیں تو دور کر دے اس کو مجھ سے اور دور کر دے مجھ کو اس سے اور قدرت دے مجھ کو خیر پر جہاں ہو پھر راضی کر مجھ کو اس کے ساتھ اور کہا نام لیوے اپنی حاجت کا یعنی ہذا الامر کی جگہ پر جیسے نکاح، سفر وغیرہ جو کام ہو۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور ابوایوب سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے عبدالرحمٰن بن ابی الموالی کے اور وہ ایک شیخ مدنی اور ثقہ ہیں روایت کی ان سے سفیان نے بھی ایک حدیث اور عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے بہت اماموں نے حدیث کے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِی صَلٰوۃِ التَّسْبِیْحِ

باب صلوٰۃ التسبیح کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ يَا عَمِّ اَلَا اَصِلُكَ اَلَا اَحْبُوْكَ اَلَا اَنْفَعُكَ قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يَا عَمِّ صَلِّ

روایت ہے ابی رافع سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے اے چچا میرے کیا نہ کروں سلوک میں تمہارے ساتھ کیا نہ دوں میں تم کو کیا نفع نہ پہنچاؤں میں تم کو کہا حضرت عباسؓ

أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ فَإِذَا انْقَضَتِ الْقِرَاءَةُ فَقُلِ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ خَمْسَ عَشْرَةَ مَرَّةً قَبْلَ أَنْ تَرْكَعَ ثُمَّ ارْكَعْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ اسْجُدْ فَقُلْهَا عَشْرًا ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ فَقُلْهَا عَشْرًا قَبْلَ أَنْ تَقُومَ فَذٰلِكَ خَمْسٌ وَسَبْعُونَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَهِيَ ثَلَاثُ مِائَةٍ فِي أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ وَلَوْ كَانَتْ ذُنُوبُكَ مِثْلَ رَمْلِ عَالِجٍ غَفَرَهَا اللّٰهُ لَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَنْ يَسْتَطِيعُ أَنْ يَقُولَهَا فِي يَوْمٍ قَالَ إِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تَقُولَهَا فِي يَوْمٍ فَقُلْهَا فِي جُمُعَةٍ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ أَنْ تَقُولَهَا فِي جُمُعَةٍ فَقُلْهَا فِي شَهْرٍ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ لَهُ حَتّٰى قَالَ فَقُلْهَا فِي سَنَةٍ۔

نے کیوں نہیں یا رسول اللہؐ فرمایا آپؐ نے اے چچا میرے پڑھو چار رکعت اور پڑھو ہر رکعت میں فاتحہ اور کوئی سورت پھر جب پوری ہو جاوے قرأت تو کہو اللہ اکبر والحمد للہ وسبحان اللہ پندرہ بار قبل رکوع کے پھر رکوع کر اور کہہ وہی کلمہ دس بار پھر اٹھا سر اپنا پھر کہہ دس بار پھر سجدہ کر اور کہہ دس بار پھر سر اٹھا اپنا اور کہہ دس بار پھر سجدہ کر دوسرا اور کہہ دس بار پھر اٹھا سر اپنا اور کہہ دس بار قبل کھڑے ہونے کے یعنی جلسہ استراحت میں سو یہ پچھتر بار ہوئی ہر رکعت میں اور تین سو ہوئے چار رکعت میں، اگر ہوں گے گناہ تیرے مثل ریگ درہم برہم کے تو بھی بخشے گا اس کو اللہ تعالیٰ کہا حضرت عباسؓ نے یا رسول اللہؐ کون کہہ سکتا ہے اس کو ہر روز فرمایا اگر نہیں کہہ سکتے تم ہر روز تو کہو ہر جمعہ میں اور اگر نہیں ہو سکتا کہ کہو تم ہر جمعہ میں تو کہو ہر مہینے میں پھر یوں ہی فرماتے رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ فرمایا ہر سال میں ایک بار۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے ابی رافع کی روایت سے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ غَدَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَلِّمْنِي كَلِمَاتٍ أَقُولُهُنَّ فِي صَلَاتِي فَقَالَ كَبِّرِي اللّٰهَ عَشْرًا وَسَبِّحِي اللّٰهَ عَشْرًا وَاحْمَدِيهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلِي مَا شِئْتِ يَقُولُ نَعَمْ نَعَمْ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا ام سلیم حاضر ہوئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صبح کو اور عرض کیا سکھلایئے مجھ کو ایسے کلمات کہ کہوں میں ان کو نماز میں سو فرمایا آپؐ نے اللہ اکبر کہہ دس بار اور سبحان اللہ کہہ دس بار اور الحمد للہ کہہ دس بار پھر مانگ جو مانگنا ہو کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ہاں ہاں یعنی قبول کرتا ہے تیری دعا کو۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور عبداللہ بن عمر اور فضل بن عباس اور ابی رافع سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی غریب ہے اور حسن ہے اور مروی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی روایتیں صلوٰۃ التسبیح کے باب میں ولیکن کچھ زیادہ صحیح نہیں، اور روایت کیا ہے ابن مبارک اور کئی عالموں نے صلوٰۃ التسبیح کو اور ذکر کیا فضیلت کو اس کی روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے کہا بیان کیا ہم سے ابو وہب نے کہا پوچھا میں نے عبداللہ بن مبارک سے اس نماز کو کہ تسبیح کی جاتی ہے اس میں تو کہا انہوں نے تکبیر اولیٰ کہے پھر پڑھے سبحانک اللّٰھم سے غیرک تک پھر کہے پندرہ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر فاتحہ اور کوئی سورت پھر پڑھے دس بار سبحان اللہ سے آخر تک پھر رکوع کرے اور پڑھے وہی کلمہ دس بار پھر سر اٹھاوے اور کہے دس بار پھر سجدہ کرے اور کہے دس بار پھر سر اٹھاوے اور کہے دس بار پھر سجدہ کرے دوسرا اور کہے دس بار پھر پڑھے اسی طرح چار رکعت سو یہ پچھتر تسبیحیں ہیں ہر رکعت میں، شروع میں پڑھی جاویں پندرہ بار

پھر قرأت کرے پھر تسبیح پڑھے دس بار، سو اگر پڑھے یہ نماز رات کو تو بہتر ہے میرے نزدیک کہ سلام پھیر دیوے دو دو رکعت پر اور اگر ان کو پڑھے تو اختیار ہے کہ دو سلام میں پڑھے یا ایک سلام میں کہا ابو وہب نے اور خبر دی مجھ کو عبدالعزیز ابن ابی رزمہ نے کہ کہا عبداللہ نے رکوع میں پہلے سبحان ربی العظیم اور سجدہ میں پہلے سبحان ربی الاعلیٰ تین تین بار کہہ لے بعد اس کے یہ تسبیحات پڑھے کہا احمد بن عبدہ نے بیان کیا مجھ سے وہب بن زمعہ نے کہا خبر دی مجھ کو عبدالعزیز نے اور وہ بیٹے ابی رزمہ کے ہیں، کہا انہوں نے پوچھا میں نے عبداللہ بن مبارک سے اگر سہو کرے کوئی اس نماز میں کیا تسبیحیں پڑھے سجدہ سہو میں بھی دس دس بار کہا نہیں وہ تو فقط تین سو ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي صِفَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَلِمْنَا فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَّبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ وَزَادَنِيْ زَائِدَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ وَنَحْنُ نَقُوْلُ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ

باب درود بھیجنے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر

روایت ہے کعب بن عجرہؓ سے کہا انہوں نے عرض کیا ہم نے یا رسول اللہ سلام بھیجنا آپ پر تو ہم جان چکے اب درود کیونکر بھیجنا ہے آپ پر فرمایا آپؐ نے کہو تم اللھم سے دوسری حمید مجید تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ رحمت بھیج محمدؐ پر اور آل محمدؐ پر جیسے رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر تو بڑا تعریف والا اور بزرگی والا ہے اور برکت بھیج اوپر محمدؐ کے اور آل محمدؐ کے جیسی برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر تو بڑا خوبیوں والا اور بزرگی والا ہے کہا محمود نے کہا ابو اسامہ نے اور زیادہ بتایا مجھ کو زائدہ نے ایک لفظ اعمش سے وہ روایت کرتے ہیں حکم سے وہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہا عبدالرحمٰن نے اور کہتے تھے ہم درود میں وعلینا معھم یعنی رحمت اور برکت بھیج ہمارے اوپر بھی ان سب کے ساتھ۔

ف: اس باب میں علی اور ابی حمید اور ابی مسعود اور طلحہ اور ابی سعید اور بریدہ اور زید بن خارجہ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے اور زید بن خارجہ کو ابن حارثہ بھی کہتے ہیں کہا ابو عیسیٰ نے حدیث کعب بن عجرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی کنیت ابو عیسیٰ ہے اور ابو لیلیٰ کا نام یسار ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً۔

باب درود کی فضیلت میں

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ دوست آدمیوں سے میرے نزدیک قیامت کے دن وہ ہے جس نے بہت درود بھیجا مجھ پر۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے کہ جس نے پڑھا

ایک بار دُرود مجھ پر بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس بار دُرود اور لکھی جاتی ہیں اس کے لئے دس نیکیاں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ عَشْرًا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دُرود بھیجتا ہے مجھ پر ایک بار رحمت بھیجتا ہے اللہ اس پر دس بار۔

ف اس باب میں عبدالرحمن بن عوف اور عامر بن ربیعہ اور عمار اور ابی طلحہ اور انس اور ابی بن کعب سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے سفیان ثوری سے اور کئی عالموں سے کہ صلوٰۃ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور صلوٰۃ ملائکہ کی استغفار۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّ الدُّعَآءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْهُ شَیْءٌ حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّكَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا دُعا لٹکی ہوئی ہے آسمان اور زمین کے بیچ میں ذرا نہیں چڑھتی جب تک دُرود نہ بھیجے تو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے علاء بن عبدالرحمن وہ بیٹے ہیں یعقوب کے وہ مولیٰ ہیں حرقہ کے اور علاء تابعین سے ہیں کہ سماع رکھتے ہیں انس بن مالک وغیرہ سے اور عبدالرحمن بن یعقوب والد ہیں علاء کے وہ تابعین سے ہیں کہ سماع رکھتے ہیں ابوہریرہؓ اور ابی سعید خدری سے اور یعقوب کبار تابعین سے ہیں کہ ملاقات کی ہے انہوں نے عمر بن خطاب سے اور روایت بھی کی ان سے۔

حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِیْمِ الْعَنْبَرِیُّ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِیٍّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ یَعْقُوْبَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ لَا یَبِعْ فِیْ سُوْقِنَا اِلَّا مَنْ تَفَقَّهَ فِی الدِّیْنِ

روایت کی ہم سے عباس بن عبدالعظیم عنبری نے انہوں نے مالک بن انس سے انہوں نے علاء بن عبدالرحمن بن یعقوب سے انہوں نے اپنے باپ عبدالرحمن سے انہوں نے علاء کے دادا یعقوب سے کہا یعقوب نے فرمایا حضرت عمر بن خطاب نے نہ خرید و فروخت کرے کوئی ہمارے بازار میں جب تک خوب سمجھ نہ پیدا کرے دین میں یعنی مسائل معاملات سے خوب آگاہ نہ ہو۔

ف: یہ حدیث غریب ہے مترجم کہتا ہے اس حدیث کو کچھ اس باب سے تعلق نہیں فقط یہ حدیث ہمارے شیخ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اسی واسطے لکھی کہ اس سے یعقوب کی سماعت حضرت عمر بن خطاب سے اور ملاقات ان کی ثابت ہو جیسا اوپر مذکور ہوا تھا۔

اَبْوَابُ الْجُمُعَةِ
یہ سب باب جمعہ کے بیان میں ہیں

بَابُ فَضْلِ یَوْمِ الْجُمُعَةِ
باب روز جمعہ کی فضیلت کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ فِیْهِ الشَّمْسُ یَوْمُ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِیْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب دنوں سے بہتر کہ جس میں آفتاب نکلتا ہے دن جمعہ کا ہے اسی میں پیدا ہوئے آدمؑ اسی میں داخل ہوئے جنت میں اسی دن نکلے جنت سے اور قائم نہ ہوگی قیامت مگر جمعہ کے دن۔

ف: اس باب میں ابی لبابہ اور سلیمان اور ابی ذر اور سعید بن عبادہ اور اوس بن اوس سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسٰی نے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ فِي السَّاعَةِ الَّتِي تُرْجَى فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

باب اس گھڑی کے بیان میں جو ہر جمعہ میں ہوتی ہے اور اس میں امید ہے اجابت دعا کی

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْتَمِسُوا السَّاعَةَ الَّتِي تُرْجَى فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ بَعْدَ الْعَصْرِ إِلَى غَيْبُوبَةِ الشَّمْسِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھونڈو وہ گھڑی جس کی امید ہے جمعہ کے دن میں بعد عصر کے آفتاب ڈوبنے تک۔

ف: کہا ابوعیسٰی نے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے انس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوائے اس سند کے اور محمد بن ابی حمید ضعیف ہیں ضعیف کہا ہے ان کو بعض اہلِ علم نے ان کی کمی حافظہ کے سبب سے اور ان کو حماد بن ابی حمید بھی کہا جاتا ہے اور کہتے ہیں کہ وہی ابوابراہیم انصاری ہیں جو منکر الحدیث ہیں اور تجویز کیا ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ وہ گھڑی جس کی امید ہے جمعہ کے دن میں بعد عصر کے ہے غروب آفتاب تک اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور کہا احمد بن حنبل نے اکثر حدیثوں میں یہی ہے کہ وہ گھڑی جس میں امید ہے دعا قبول ہونے کی وہ بعد نماز عصر کے ہے اور امید ہے بعد زوال آفتاب کے بھی۔

حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ نَا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةً لَا يَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَبْدُ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيَّةُ سَاعَةٍ هِيَ قَالَ حِينَ تُقَامُ الصَّلٰوةُ إِلَى الِانْصِرَافِ مِنْهَا۔

روایت کی ہم سے زیاد بن ایوب بغدادی نے انہوں نے ابوعامر عقدی سے انہوں نے کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بیشک جمعہ میں ایک ساعت ہے کہ نہیں مانگتا ہے اللہ سے کوئی بندہ کوئی چیز مگر دیتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ وہ چیز پوچھا صحابہ نے یارسول اللہ وہ کونسی گھڑی ہے فرمایا جس وقت سے تکبیر ہوتی ہے نماز کی یعنی نماز جمعہ وغیرہ کی اس وقت سے لوگوں کے پھرنے تک۔

ف: اس باب میں ابوموسٰی اور ابی ذر اور سلمان اور عبداللہ بن سلام اور ابی لبابہ اور سعد بن عبادہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسٰی نے حدیث عمرو بن عوف کی حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ يَوْمٍ طَلَعَتْ فِيهِ الشَّمْسُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ فِيهِ خُلِقَ آدَمُ وَفِيهِ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَفِيهِ أُهْبِطَ مِنْهَا وَفِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يُصَلِّي فَيَسْأَلُ اللّٰهَ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَلَقِيتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَذَكَرْتُ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر سب دنوں میں کہ نکلتا ہے اس میں آفتاب جمعہ کا دن ہے کہ اس میں پیدا ہوئے آدمؑ اور اس میں گئے جنت میں اور اسی دن اتارے گئے جنت سے اور اس دن میں ایک گھڑی ہے کہ نہیں پاتا اس کو کوئی بندہ مسلمان کہ نماز پڑھتا ہو پھر مانگے اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز مگر دیتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ کہا ابوہریرہؓ رضی اللہ عنہ

لَہٗ هٰذَا الْحَدِيْثَ فَقَالَ اَنَا اَعْلَمُ بِتِلْكَ السَّاعَةِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ بِهَا وَلَا تَضْنَنَّ بِهَا عَلَيَّ قَالَ هِيَ بَعْدَ الْعَصْرِ اِلٰى اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ قُلْتُ فَكَيْفَ تَكُوْنُ بَعْدَ الْعَصْرِ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَتِلْكَ السَّاعَةُ لَا يُصَلِّيْ فِيْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ اَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا يَنْتَظِرُ الصَّلٰوةَ فَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَهُوَ ذَاكَ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ۔

نے پھر ملا میں عبداللہ بن سلام سے اور بیان کی یہ حدیث سو کہا انہوں نے میں خوب جانتا ہوں اس گھڑی کو سو کہا میں نے خبر دو مجھ کو اور بخیلی نہ کرو فرمایا انہوں نے وہ بعد عصر کے ہے غروب آفتاب تک کہا میں نے کیونکر ہو سکتی ہے بعد عصر کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نہیں پاتا کوئی بندہ مسلم حالت نماز میں اور بعد عصر کے تو کوئی نماز نہیں پڑھتا، کہا عبداللہ بن سلام نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ جو بیٹھے کہیں انتظار میں نماز کے تو وہ گویا نماز ہی میں ہے کہا میں نے ہاں یہ تو فرمایا ہے کہا عبداللہ نے یہی مراد ہے حضرت کی یعنی بعد عصر کے جو منتظر بیٹھا رہے مغرب کا وہ بھی نماز میں ہے اور وہ گھڑی بھی اسی وقت میں ہے اور اس حدیث میں ایک قصہ دراز ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے کہا معنی اخبرنی بہا ولا تضنن بہا علی کے یہ ہیں کہ بخیلی نہ کرو اور ضنین بخیل کو کہتے ہیں اور ظنین جس سے بدظن ہوں اور لوگ تہمت کریں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِغْتِسَالِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ
باب جمعہ کے روز غسل کرنے کے بیان میں

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَتَى الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ۔

روایت کی سالم نے اپنے باپ سے کہ سنا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے کہ جو آوے جمعہ کی نماز کو تو چاہیے کہ نہا لے۔

ف: اس باب میں ابی سعیدؓ اور عمرؓ اور جابرؓ اور براءؓ اور عائشہؓ اور ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے زہری سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے وہ اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث اور روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ بن عمر سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوپر کی حدیث کے اور کہا محمد نے حدیث زہری کی سالم سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور حدیث عبداللہ بن عبداللہ کی اپنے باپ سے دونوں صحیح ہیں اور کہا بعض اصحاب زہری نے روایت کی مجھ سے آل نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ پڑھتے تھے روز جمعہ میں کہ اتنے میں داخل ہوئے ایک صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو پوچھا حضرت عمرؓ نے کون سی گھڑی ہے یہ یعنی اتنی دیر کیوں لگائی تو کہا انہوں نے کچھ دیر نہ کی میں نے مگر اتنی کہ سنی میں نے اذان اور وضو کیا اور حاضر ہوا فرمایا حضرت عمرؓ نے کفایت نہ کی تم نے وقت کی تاخیر اور اوّل وقت کے فوت ہونے پر یہاں تک کہ وضو کیا بجائے غسل کے اور معلوم ہے تم کو کہ حضرت نے حکم فرمایا ہے غسل کا روایت کی ہم سے محمد بن ابان نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے ہے اور روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے بھی انہوں نے عبداللہ بن صالح سے انہوں نے لیث سے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے یہی حدیث اور روایت کی مالک نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے سالم سے کہا عمر رضی اللہ عنہ خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کے دن آخر حدیث تک

کہا ابوعیسیٰ نے پوچھا میں نے محمد سے حال ان روایتوں کا تو کہا صحیح حدیث زہری کی ہے سالم سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور کہا محمد نے مروی ہوئی یہ حدیث مالک سے بھی کہ وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ سالم سے وہ اپنے باپ سے یہی حدیث۔

بَابُ فِي فَضْلِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ — باب غسل جمعہ کی فضیلت کے بیان میں

عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَغَسَّلَ وَبَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَدَنَا وَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ يَخْطُوهَا أَجْرُ سَنَةٍ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا قَالَ مَحْمُودٌ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ قَالَ وَكِيعٌ اغْتَسَلَ هُوَ وَغَسَّلَ امْرَأَتَهُ وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ قَالَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ مَنْ غَسَّلَ رَأْسَهُ وَاغْتَسَلَ۔

روایت ہے اوس بن اوس سے کہا فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے غسل کیا جمعہ کے دن اور غسل کروایا اور سویرے چلا مسجد کو اور پایا ابتدائی خطبہ اور نزدیک ہوا امام سے اور سنا خطبہ کو اور چپ رہا ہوگا اس کو ہر ہر قدم پر کہ رکھے اس نے راہ میں ثواب ایک برس کی عبادت کا کہ دن کو روزہ رکھا ہو اس میں اور رات بھر نماز پڑھی ہو کہا محمود نے اس حدیث کے معنی میں وکیع نے کہا کہ اغتسل یعنی خود نہایا اور غسل یعنی اپنی بیوی کو نہلایا اور مروی ہے کہ ابن مبارک سے کہ کہا انہوں نے معنی اس حدیث کے یہ ہیں واغتسل یعنی آپ نہایا اور غسل یعنی سر دھویا۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابی بکر اور عمران بن حصین اور ابوذر اور سلمان اور ابی سعید اور ابن عمر اور ابوایوب سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث اوس بن اوس کی حسن ہے اور ابوالاشعث صنعانی کا نام شرحبیل بن آدہ ہے۔

بَابُ فِي الْوُضُوْءِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ — باب وضو میں دن جمعہ کے

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعْمَتْ وَمَنِ اغْتَسَلَ فَالْغُسْلُ أَفْضَلُ۔

روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے وضو کیا جمعے کے دن تو خیر اور خیر کیا اور جس نے غسل کیا تو غسل افضل ہے۔

ف: اس باب میں ابوہریرہؓ اور انس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث سمرہ کی حسن ہے اور روایت کی بعض اصحاب قتادہ نے یہ حدیث قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے اور روایت کیا بعضوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ کا اور جو ان کے بعد تھے افضل جانتے ہیں غسل کو اگرچہ وضو بھی ان کے نزدیک کفایت کرتا ہے جمعہ کے دن اور کہا شافعیؒ نے جو روایتیں آئی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان سے فضیلت غسل ثابت ہوتی ہے نہ واجب ہونا غسل کا اور ایسا ہی ثابت ہوتا ہے حضرت عمرؓ کے قول سے بھی کہ عثمانؓ سے فرمایا وضو بھی کفایت کرتا ہے اور تم کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے غسل کا جمعہ کے دن میں اور اگر یہ دونوں جانتے ہوتے کہ فرمانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بطریق وجوب کے ہے تو نہ چھوڑتے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عثمانؓ کو بے نہلائے اور نہ چھپی رہتی اس کے واجب ہونے کی حقیقت حضرت عثمانؓ پر باوصف ان کے علم کے، ولیکن صاف دلالت ہے اس حدیث میں کہ غسل جمعہ کا افضل ہے واجب نہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ فَدَنَا وَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصَى فَقَدْ لَغَا۔

وسلم نے جس نے وضو کیا اور اچھی طرح وضو کیا پھر آیا جمعہ کی نماز کے واسطے اور نزدیک ہوا امام سے اور خوب سنا خطبہ اور چپ رہا خطبہ ہوتے وقت بخشے جاویں گے اس کے گناہ اس جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور تین دن اور زیادہ اور جو کھیلتا ہٹاتا رہا کنکریوں کو تو اس نے بے فائدہ کام کیا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّبْكِيرِ إِلَى الْجُمُعَةِ

باب اول وقت جانے کی فضیلت میں جمعہ کی نماز کو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو غسل کرے جمعہ کے دن جیسا نہاتے ہیں جنابت سے یعنی بخوبی باحتیاط سے نہاوے اور اول گھڑی مسجد کو جاوے گویا قربانی کی اونٹ کی یعنی ایسا ثواب پاوے اور جو جاوے دوسری گھڑی تو گویا قربانی کی ایک گائے کی اور جو جاوے تیسری گھڑی میں تو گویا قربانی کی ایک سینگ دار مینڈھے کی اور جو آیا چوتھی گھڑی میں تو گویا ذبح کی ایک مرغی اور جو آیا پانچویں گھڑی میں تو گویا خدا کی راہ میں دیا ایک بیضہ پھر جب نکلے امام خطبہ پڑھنے کو تو آ جاتے ہیں فرشتے خطبہ سننے کو یعنی پھر فرشتے اس آنے والے کا نام نہیں لکھتے اور خود خطبہ سننے میں مشغول رہتے ہیں۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمر اور سمرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے ۱۲

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْجُمُعَةِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ

باب بغیر عذر نماز جمعہ ترک کرنے کے بیان میں

عَنْ عَبِيدَةَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الْجَعْدِ يَعْنِي الضَّمْرِيَّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ فِيمَا زَعَمَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلَى قَلْبِهِ۔

روایت ہے عبیدہ بن سفیان سے وہ روایت کرتے ہیں ابی الجعد سے کہ مراد لیتے ہیں ان سے ضمری کو اور محمد بن عمرو کے قول میں ان کو صحبت بھی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابی الجعد نے فرمایا رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے جس نے چھوڑ دیا جمعہ کی نماز کو تین بار سستی سے یا اس کو حقیر جان کر تو مہر کر دیتا ہے اللہ اس کے دل پر۔

ف: اور اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس اور سمرہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی الجعد کی حسن ہے اور کہا پوچھا میں نے محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے نام ابی الجعد ضمری کا سو نہ پہچانا اور نہ بتایا انھوں نے نام ان کا اور کہا میں نہیں جانتا ان کی کوئی روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوا اس حدیث کے، کہا ابو عیسیٰ نے اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر روایت سے محمد بن عمرو کے۔

بَابُ مَاجَآءَ مِنْ كَمْ يُؤْتَى إِلَى الْجُمُعَةِ

باب اس بیان میں کہ کتنی دور سے جمعہ میں حاضر ہو

عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ قُبَآءَ عَنْ أَبِيهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَشْهَدَ الْجُمُعَةَ مِنْ قُبَآءٍ

روایت ہے ثویر سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے اہل قباء کی وہ اپنے باپ سے کہ تھے صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا ان کے باپ نے حکم دیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حاضر ہوا کریں ہم جمعے کے واسطے قباء سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور نہیں ثابت ہوا اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ اور مروی ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ میں حاضر ہونا اس کو ضرور ہے جو رات کو پہنچ جاوے اپنے گھر میں یعنی بعد نماز جمعہ کے اپنے مکان تک لوٹ سکے اور اس حدیث کی اسناد ضعیف ہیں کہ مروی ہیں معارک بن عباد سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن سعید مقبری سے اور ضعیف کہا یحییٰ بن سعید قطان نے عبداللہ بن سعید مقبری کو حدیث میں اور اختلاف ہے علماء کا کہ کس پر واجب ہوتا ہے جمعہ سو بعضوں نے کہا جو رات کو پہنچ سکے اپنے مکان کو اس پر واجب ہے حاضر ہونا اور بعضوں نے کہا جمعہ واجب نہیں ہوتا مگر اس پر جو سنتے اذان کو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا سنا میں نے احمد بن حسن سے کہ فرماتے تھے تھا میں احمد بن حنبل کے پاس سو ذکر آیا کہ کس پر واجب ہوتا ہے جمعہ، سو احمد بن حنبل نے اس باب میں کوئی روایت نہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا احمد بن حسن نے کہا میں نے احمد بن حنبل سے اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا احمد بن حنبل نے کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہا میں نے ہاں۔

حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ ثَنَا مُعَارِكُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ آوَاهُ اللَّيْلُ إِلَى أَهْلِهِ۔

روایت کی ہم سے حجاج بن نصیر نے کہا روایت کی ہم سے معارک بن عباد نے انہوں نے عبداللہ بن سعید مقبری سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے جمعہ واجب ہوتا ہے اس پر جو رات کو پہنچ سکے اپنے گھر تک کہا احمد بن حسن نے جب سنا احمد بن حنبل نے غصہ ہو گئے مجھ پر اور کہا مغفرت مانگ تو اپنے رب سے اور وہ اس لیئے غصہ ہوئے کہا انہوں نے اس حدیث کو حدیث نہ سمجھا بلکہ ضعیف جانا اس کو بسبب ضعف اسناد کے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي وَقْتِ الْجُمُعَةِ

باب وقت جمعہ کے بیان میں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے نماز جمعہ کی جب ڈھلتا تھا آفتاب۔

ف: روایت کی ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے انہوں نے ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے فلیح بن سلیمان سے انہوں نے عثمان بن عبدالرحمن تیمی سے انہوں نے انس سے مانند اوپر کی روایت کے اور اس باب میں سلمہ بن اکوع اور جابر اور زبیر بن عوام سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر اجماع ہے اکثر اہل علم کا کہ وقت جمعے کا جب ہے کہ آفتاب ڈھل جاوے مانند وقت ظہر کے

اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور تجویز کیا بعضوں نے کہ اگر نماز جمعہ قبل زوال کے پڑھے تو جائز ہے اور کہا احمد بن حنبل نے جس نے پڑھی قبل زوال کے اس پر اعادہ کچھ ضرور نہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ
باب منبر پر خطبہ پڑھنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ اِلٰى جِذْعٍ فَلَمَّا اتَّخَذَ الْمِنْبَرَ حَنَّ الْجِذْعُ حَتّٰى اَتَاهُ فَالْتَزَمَهُ فَسَكَنَ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے ایک کھجور کے ڈنڈا کے پاس پھر جب بنایا منبر روتے لگا وہ ڈنڈا کھجور کا یہاں تک کہ آئے حضرت اس کے پاس اور لپٹ گئے اس سے پس چپ ہو رہا۔

ف: اس باب میں روایت ہے انس اور جابر اور سہل بن سعد اور ابی بن کعب اور ابن عباس اور ام سلمہ سے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور غریب ہے اور معاذ بن علاء وہ بصری ہیں بھائی ہیں ابن عمرو بن علاء کے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْجُلُوْسِ بَيْنَ الْخُطْبَتَيْنِ
باب دونوں خطبوں کے بیچ میں بیٹھنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ يَجْلِسُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَخْطُبُ قَالَ مِثْلَ مَا يَفْعَلُوْنَ الْيَوْمَ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے جمعہ کے دن پھر بیٹھ جاتے تھے یعنی ایک خطبے کے بعد پھر کھڑے ہوتے اور خطبہ پڑھتے یعنی دوسرا، کہا راوی نے جیسا آج کے دن لوگ کرتے ہیں۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور جابر بن عبداللہ اور جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی ہے علماء کے نزدیک کہ فرق کردے دونوں خطبوں میں ایک جلسہ کے ساتھ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي قَصْرِ الْخُطْبَةِ
باب خطبہ چھوٹا پڑھنے کے بیان میں

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ صَلٰوتُهُ قَصْدًا وَّخُطْبَتُهُ قَصْدًا۔

روایت ہے جابر بن سمرہ سے، فرمایا، تھا میں نماز پڑھتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو ہوتی تھی نماز آپ کی متوسط اور خطبہ آپ کا متوسط یعنی نہ بہت دراز اور نہ بہت کم۔

ف: اس باب میں عمار بن یاسر اور ابن ابی اوفیٰ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ
باب منبر پر قرآن پڑھنے کے بیان میں

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَنَادَوْا يَا مَالِكُ الْاٰيَةَ

روایت ہے صفوان بن یعلیٰ بن امیہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ آیت پڑھتے ہوئے وَنَادَوْا يَا مَالِكُ

ف: اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ اور جابر بن سمرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث یعلیٰ بن امیہ کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور یہ حدیث ہے ابن عیینہ کی اور اختیار کیا ہے ایک قوم نے علماء سے کہ امام پڑھے خطبے میں کچھ آیتیں قرآن کی، کہا امام شافعی نے جب خطبہ پڑھے امام اور نہ پڑھے خطبہ میں کچھ تو دوبارہ پڑھے خطبہ کو، مترجم کہتا ہے کہ پوری آیت جو حدیث میں مذکور ہوئی یہ ہے وَنَادَوْا يَا مَالِكُ

لِيَقْضِ عَلَيْنَا رَبُّكَ قَالَ اِنَّكُمْ مَّاكِثُوْنَ. یعنی اور پکارا اہلِ دوزخ نے اے مالک حکم کردے ہمارے اوپر رب تیرا کہا مالک نے تم ہمیشہ رہنے والے ہو اور یہ حال اہلِ دوزخ کا ہے کہ ہزار برس تک مالک کو کہ نام ہے خازن دوزخ کا پکاریں گے اور فریاد کریں گے اور مالک ان کو ہزار برس کے بعد جواب دے گا اور یہ کہے گا کہ تم ہمیشہ رہنے والے ہو کبھی دوزخ سے تم کو نکلنا اور عذاب سے نجات نہیں۔

بَابٌ فِي اسْتِقْبَالِ الْاِمَامِ اِذَا خَطَبَ

باب امام کی طرف منہ کر لینے میں جب خطبہ پڑھے

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَوٰى عَلَى الْمِنْبَرِ اسْتَقْبَلْنَاهُ بِوُجُوْهِنَا۔

روایت ہے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چڑھتے منبر پر یعنی خطبہ پڑھنے کو تو ہم سامنے کر لیتے آپ کے، اپنے منہ۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے اور منصور کی حدیث ہم نہیں پہچانتے مگر روایت سے محمد بن فضل بن عطیہ کے اور محمد بن فضل بن عطیہ ضعیف ہیں ذاہب الحدیث ہیں ہمارے اصحاب کے نزدیک یعنی حدیثوں کو یاد نہیں رکھتے بھلا دیتے ہیں ایسے شخص کو ذاہب الحدیث کہتے ہیں اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ مستحب جانتے ہیں امام کی طرف منہ کر لینے کو جب خطبہ پڑھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا، کہا ابو عیسےٰ نے اور صحیح روایت اس باب میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی ثابت نہیں ہے۔

بَابٌ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اِذَا جَاءَ الرَّجُلُ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

باب اس بیان میں جب آدمی مسجد میں اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو بھی دو رکعت پڑھ لے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ فَقُمْ فَارْكَعْ۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے جمعہ کے دن کہ آیا ایک آدمی سو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نماز پڑھی تو نے تحیۃ المسجد یا سنتِ جمعہ، عرض کیا اس نے نہیں، فرمایا آپ نے کھڑا ہو اور پڑھ لے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ سَرْحٍ اَنَّ اَبَا سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيَّ دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَرْوَانُ يَخْطُبُ فَقَامَ يُصَلِّيْ فَجَاءَ الْحَرَسُ لِيُجْلِسُوْهُ فَاَبٰى حَتّٰى صَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ اَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا رَحِمَكَ اللّٰهُ اِنْ كَادُوْا لَيَقَعُوْا بِكَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِاَتْرُكَهُمَا بَعْدَ شَيْءٍ رَاَيْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ هَيْئَةٍ بَذَّةٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَاَمَرَهُ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

روایت ہے عیاض بن عبداللہ بن ابی سرح سے کہ ابو سعید خدری آئے جمعہ میں اور مروان خطبہ پڑھتا تھا سو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، پس آئے چوکیدار کہ بٹھا دیویں ان کو پس نہ مانا انہوں نے یہاں تک کہ پڑھ چکے پھر جب فارغ ہوئے نماز جمعہ سے آئے ہم ان کے پاس اور کہا ہم نے اللہ رحم کرے تم پر یہ تو گرے پڑتے تھے تمہارے اوپر سو فرمایا انہوں نے میں کبھی نہ چھوڑوں گا اس چیز کو جس کو دیکھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پھر ذکر کیا کہ ایک مرد آیا جمعے کے دن میلی کچیلی صورت میں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے

وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ۔ تھے جمعہ کا پھر حکم کیا آپ نے سو پڑھی اس نے دو رکعتیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے۔

ف: کہا ابن ابی عمر نے ابن عیینہ پڑھ لیتے تھے دو رکعت جب آتے تھے اور امام خطبہ پڑھتا ہوتا تھا اور حکم بھی کرتے تھے اس کا اور تھے ابو عبدالرحمٰن مقری جائز سمجھتے اسے کہا ابو عیسےٰ نے اور سنا میں ابن ابی عمر سے کہتے تھے کہا ابن عیینہ نے محمد بن عجلان ثقہ ہیں مامون ہیں حدیث میں اور اس باب میں جابر اور ابو ہریرہؓ اور سہل بن سعد سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابی سعید خدری کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہا بعضوں نے جب آوے مسجد میں اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو بیٹھ جاوے اور نماز نہ پڑھے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور قول اول صحیح ہے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے علاء بن خالد قرشی سے کہا دیکھا میں نے حسن بصری کو کہ آئے مسجد میں جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا تھا سو پڑھی دو رکعتیں پھر بیٹھ گئے بنظر تابعداری حدیث کے اور انہوں نے روایت کیا ہے جابر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْكَلَامِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

باب اس بیان میں کہ کلام مکروہ ہے۔ جب امام خطبہ پڑھتا ہو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہے جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو چپ رہ تو اس نے بھی لغو بات کی یعنی کسی کو چپکا بھی کرے تو اشارہ سے۔

ف: اس باب میں ابن ابی اوفیٰ اور جابر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ بہت مکروہ ہے آدمی کو کلام کرنا خطبے کے وقت اور کہتے ہیں جب دوسرا شخص کلام کرے تو اس کو اشارے سے چپ کرائے اور اختلاف کیا ہے سلام اور چھینک کے جواب دینے میں۔ سو بعض علماء نے دونوں کی رخصت دی ہے خطبے کے وقت میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور مکروہ کہا ہے بعض علماء تابعین سے وغیرہم نے ان دونوں کو اور یہی قول ہے شافعیؒ کا۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ التَّخَطِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب اس بیان میں کہ جمعہ کے دن لوگوں کے اوپر سے پھاند کر صفیں چیر کر جانا مکروہ ہے

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتُّخِذَ جِسْرًا إِلَى جَهَنَّمَ۔

روایت ہے سہل بن معاذ بن انس جہنی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پھاندے گردنیں لوگوں کی جمعے کے دن، بنایا جاوے گا پل جہنم کا یعنی اس پر سے چڑھ کر لوگ جہنم کو عبور کریں گے۔

ف: اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سہل بن معاذ بن انس جہنی کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے رشدین بن سعد کے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ مکروہ جانتے ہیں گردنیں پھاند کر جانے کو جمعے کے دن اور بہت برا کہا ہے اسے کو لوگوں نے اور کلام کیا ہے بعض اہل علم نے رشدین بن سعد میں اور ضعیف کہا ہے ان کو بسبب کمی حافظہ کے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْاِحْتِبَاءِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ

عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحُبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ۔

باب کراہیت احتباء میں خطبے کے وقت

روایت ہے سہل بن معاذ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے حبوہ سے جمعے کے دن جب امام خطبہ پڑھتا ہو۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے اور ابو مرحوم کا نام عبد الرحیم بن میمون ہے اور مکروہ کہا ہے علماء نے حبوہ کو جمعے کے دن میں جب امام خطبہ پڑھتا ہو اور رخصت دی ہے بعضوں نے ان میں سے ہیں عبد اللہ بن عمرو غیرہ اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق کہ خطبے کے وقت اگر کسی نے احتباء کیا تو مضائقہ نہیں مترجم کہتا ہے حبوہ اسے کہتے ہیں کہ آدمی اکڑوں بیٹھ کر دو زانو کھڑے کر کر ہاتھوں سے اوپر حلقہ کرے یا کسی کپڑے کو پیچھے ڈال کر زانو اور کمر ملا کر حلقہ کرے اور اس میں اکثر نیند آجاتی ہے اس لیے مکروہ ہے اسی کو احتباء بھی کہتے ہیں۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْاَيْدِيْ عَلَى الْمِنْبَرِ

حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا حُصَيْنٌ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ رُوَيْبَةَ وَبِشْرُ بْنُ مَرْوَانَ يَخْطُبُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ فَقَالَ عُمَارَةُ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيُدَيَّتَيْنِ الْقُصَيِّرَتَيْنِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَزِيْدُ عَلٰى اَنْ يَقُوْلَ هٰكَذَا وَاَشَارَ هُشَيْمٌ بِالسَّبَّابَةِ۔

باب اس بیان میں کہ منبر پر دعا میں ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے

روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے ہشیم نے انہوں نے حصین سے کہا سنا میں نے عمارہ بن رویبہ کو اس وقت میں کہ بشر بن مروان خطبہ پڑھتا تھا اور اٹھائے تھا اپنے ہاتھوں کو دعا میں تو کہا عمارہ نے خراب کرے اللہ تعالیٰ دونوں ہاتھوں نکموں چھوٹوں کو بیشک دیکھا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں زیادہ کرتے تھے اتنے پر اور اشارہ کیا ہشیم نے کلمے کی انگلی سے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي اَذَانِ الْجُمُعَةِ

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ[1]

باب جمعہ کی اذان کے بیان میں

روایت ہے سائب بن یزید سے کہا اذان تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ کے وقت میں جب نکلتا امام اور تکبیر ہوتی نماز کی پھر جب ہوا زمانہ حضرت عثمان رضؓ کی خلافت کا تو زیادہ ہوئی تیسری اذان منارہ پر یعنی معہ تکبیر۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ نُزُوْلِ الْاِمَامِ مِنَ الْمِنْبَرِ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلَّمُ بِالْحَاجَةِ اِذَا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ۔

باب کلام کرنے کے بیان میں بعد اترنے امام کے منبر پر سے

روایت ہے حضرت انس رضؓ سے کہ باتیں کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ضرورت کی جب اترتے منبر پر سے

[1] زوراء ایک جگہ کا نام ہے مدینہ کے بازار میں ۱۲۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر جریر بن حازم کی روایت سے سُنا میں نے محمد سے کہتے تھے وہم کیا جریر بن حازم نے اس حدیث میں اور صحیح وہ ہے جو مروی ہے ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں انسؓ سے کہا تکبیر کہی گئی نماز کی پھر پکڑ لیا ایک مرد نے ہاتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پھر باتیں کرتے رہے آپ اس سے یہاں تک کہ بعضے لوگ اونگھنے لگے کہا محمد نے حدیث تو یہ ہے اور جریر بن حازم وہم کر جاتے ہیں کتنی چیزوں میں اور وہ سچے ہیں کہا محمد نے اور وہم کیا جریر نے ثابت کی حدیث میں اور کہا روایت ہے انسؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب تکبیر ہو نماز کی تو کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو یعنی نکلتے ہوئے کہا محمد نے مروی ہے حماد بن زید سے کہا تھے ہم ثابت بنانی کے پاس سو روایت کی حجاج صواف نے یحیٰی بن ابی کثیر سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب تکبیر ہو نماز کی تو کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو، سو وہم کیا جریر نے اور گمان کیا کہ یہ حدیث بیان کی ثابت نے انس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلٰوةُ يُكَلِّمُهُ الرَّجُلُ يَقُوْمُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ وَمَا زَالَ يُكَلِّمُهُ وَلَقَدْ رَاَيْتُ بَعْضَهُمْ يَنْعَسُ مِنْ طُوْلِ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے حضرت انسؓ سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد تکبیر نماز کے باتیں کرتے ہوئے ایک آدمی سے کہ کھڑا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قبلے کے بیچ میں پھر باتیں کرتا رہا وہ حضرت سے یہاں تک کہ دیکھا میں نے بعضوں کو اونگھتے ہوئے بہت دیر تک کھڑے رہنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ

باب نماز جمعہ کی قرأت کے بیان میں

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَخَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى بِنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَاَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ وَفِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ اِذَا جَاءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَاَدْرَكْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهٗ تَقْرَاُ بِسُوْرَتَيْنِ كَانَ عَلِيٌّ يَقْرَاُ هُمَا بِالْكُوْفَةِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ بِهِمَا۔

روایت ہے عبید اللہ بن ابی رافع سے جو مولیٰ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا انہوں نے خلیفہ کیا مروان نے ابو ہریرہؓ کو مدینے میں اور آپ گیا مکے کو سو نماز پڑھائی ہم کو ابو ہریرہؓ نے جمعہ کی سو پڑھی سورۂ جمعہ اور دوسری رکعت میں اذا جاءک المنافقون کہا عبید اللہ نے پھر ملا میں ابو ہریرہؓ سے اور کہا میں نے پڑھی تم نے دو سورتیں کہ حضرت علیؓ پڑھتے تھے کوفہ میں سو فرمایا حضرت ابو ہریرہؓ نے میں نے سُنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دونوں سورتیں پڑھتے ہوئے۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابن عباسؓ اور نعمان بن بشیر اور ابی عنبہ خولانی سے کہا ابو عیسٰی نے حدیث حضرت ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ پڑھتے تھے جمعہ میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ

بَابُ مَاجَآءَ مَا يَقْرَاُ فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب اس بیان میں کہ جمعہ کے دن نماز صبح میں کیا پڑھنا چاہیئے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ الٓمّٓ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةَ وَهَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے جمعے کے دن نماز صبح میں تنزیل السجدۃ اور ھل اتٰی علی الانسان۔

ف: اور اس باب میں سعد اور ابن مسعود اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ہے اس کو سفیان ثوری اور کتنے لوگوں نے مخول سے۔

بَابٌ فِي الصَّلٰوةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَبَعْدَهَا باب جمعے کے قبل اور بعد کی نماز کے بیان میں

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُصَلِّيْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ۔

روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے جمعے کے بعد دو رکعتیں۔

ف: اس باب میں روایت ہے حضرت جابرؓ سے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عمرؓ سے بواسطہ نافع کے بھی اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا۔

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَصَلّٰى سَجْدَتَيْنِ فِيْ بَيْتِهٖ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذٰلِكَ۔

روایت ہے نافع سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمرؓ سے کہ تھے ابن عمر جب پڑھ چکتے جمعہ اور پھرتے تو دو رکعت پڑھتے اپنے گھر میں پھر کہتے کہ اسی طرح کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ اَرْبَعًا

روایت ہے حضرت ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو چاہے تم میں سے نماز پڑھنا بعد جمعے کے تو پڑھے چار رکعت۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے حسن بن علیؓ نے کہا خبر دی ہم کو علی بن مدینی نے انہوں نے سفیان ابن عیینہ سے کہا جانتے تھے ہم سہیل بن ابی صالح کو ثابت تر حدیث میں کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور مروی ہے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ وہ پڑھتے تھے چار رکعت قبل جمعے کے اور چار بعد جمعے کے اور مروی ہے علی بن ابی طالب سے کہ انہوں نے حکم کیا بعد جمعے کے دو رکعت کا پھر اس کے بعد چار رکعت کا اور سفیان ثوری اور ابن مبارک ابن مسعودؓ کے قول کی طرف گئے ہیں کہا اسحاق نے اگر پڑھے مسجد میں جمعے کے دن تو پڑھے چار رکعت اور اگر پڑھے گھر میں تو پڑھے دو رکعت اور دلیل لائے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے بعد جمعے کے دو رکعتیں گھر میں اور فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھنے والا ہو تم میں سے بعد جمعے کے تو پڑھے چار رکعت کہا ابو عیسٰی نے اور ابن عمرؓ ہی نے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ پڑھتے تھے بعد جمعے کے دو رکعتیں گھر میں اور پھر انہی نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھیں مسجد میں بعد جمعے کے دو رکعت اور دو رکعت کے بعد چار رکعت روایت کی ہم سے یہ بات ابن عمر نے ان سے سفیان نے ان سے ابن جریج نے ان سے عطاء نے کہا دیکھا میں نے ابن عمرؓ کو پڑھتے ہوئے بعد جمعے کے دو رکعتیں اور اس کے بعد چار رکعت روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن مخزومی نے سفیان بن عیینہؓ سے

سے انہوں نے عمرو بن دینار سے کہا عمرو نے میں نے نہ دیکھا کسی کو اچھا بیان کرنے والا حدیث کا زہری سے اور نہ دیکھا کسی کو روپے پیسے ذلیل ہوں اس کے سامنے جیسا دیکھا زہری کو بے شک اس کے سامنے روپیہ ایسا ذلیل تھا جیسے اونٹ کی مینگنی کہا ابو عیسیٰ نے سُنا میں نے ابن ابی عمر کو کہتے تھے سُنا میں نے سفیان بن عیینہ کو کہتے تھے عمرو بن دینار بڑے تھے زہری سے۔

بَابٌ فِي مَنْ يُدْرِكُ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً

باب اس بیان میں جو جمعے کی ایک رکعت پاوے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلٰوةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلٰوةَ

روایت ہے حضرت ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جس نے پائی ایک رکعت نماز سے اس نے پائی وہ نماز۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کا کہتے ہیں جس نے پائی ایک رکعت جمعہ کی پڑھے دوسری اور جو ملے امام سے قعدہ میں وہ چار رکعت ظہر کی پڑھ لے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق۔

بَابٌ فِي الْقَائِلَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب قیلولہ کے بیان میں جمعے کے دن۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كُنَّا نَتَغَدّٰى فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَقِيلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔

روایت ہے سہل بن سعدؓ سے کہا نہ ہم صبح کا کھانا کھاتے تھے زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ قیلولہ کرتے تھے مگر بعد جمعے کے۔

ف: اس باب میں انس بن مالک سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سہل بن سعد کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَنْ يَنْعَسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنَّهُ يَتَحَوَّلُ مِنْ مَجْلِسِهٖ

باب اس بیان میں کہ جو اونگھے جمعہ میں وہ اپنی جگہ سے ہٹ بیٹھے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اونگھنے لگے کوئی تم میں سے دن جمعہ کے تو ہٹ بیٹھے اپنی جگہ سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

باب جمعہ کے دن سفر کرنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِي سَرِيَّةٍ فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَغَدَا أَصْحَابُهُ فَقَالَ أَتَخَلَّفُ فَأُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ أَلْحَقُهُمْ فَلَمَّا صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَآهُ فَقَالَ لَهُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَغْدُوَ مَعَ أَصْحَابِكَ فَقَالَ أَرَدْتُ أَنْ أُصَلِّيَ مَعَكَ ثُمَّ أَلْحَقَهُمْ فَقَالَ لَوْ أَنْفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ مَا أَدْرَكْتَ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن رواحہ کو ایک لشکر کے ساتھ اور اتفاق سے وہ دن جمعے کا تھا۔ پس صبح کو روانہ ہو گئے رفیق عبداللہ کے اور کہا عبداللہ نے پیچھے رہتا ہوں میں اور نماز پڑھتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر مل جاتا ہوں رفیقوں سے پھر جب پڑھ چکے نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دیکھا آپ نے ان کو اور فرمایا کس نے باز رکھا تجھ کو صبح جانے کے رفیقوں کے ساتھ عرض کیا انہوں نے چاہا میں نے کہ نماز پڑھ لوں آپ کے ساتھ پھر مل جاؤں گا ان سے سو فرمایا آپ نے اگر خرچ کرے تو ساری چیزیں زمین

کی نہ پاوے گا تو ان کے سویرے چلنے کے ثواب کو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے کہا شعبہ نے نہیں سُنی حکم نے مقسم سے مگر پانچ حدیثیں اور گنی ان کو شعبہ نے اور نہیں ہے یہ حدیث ان پانچوں سے اور ہے یہ حدیث ایسی کہ نہیں سُنی حکم نے مقسم سے اور اختلاف کیا ہے علماء نے جمعے کے دن سفر کرنے میں سو بعضوں نے کہا کچھ مضائقہ نہیں ہے روانگی میں جمعے کے دن جب تک وقت نہ آیا ہو نماز کا اور کہا بعضوں نے کہ جب صبح ہو جاوے جمعے کی تو بے نماز پڑھے نہ نکلے۔

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَّغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلْيَمَسَّ اَحَدُهُمْ مِنْ طِيْبِ اَهْلِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَالْمَآءُ لَهٗ طِيْبٌ۔

روایت ہے براء بن عازب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم ہے مسلمانوں کو کہ نہاویں جمعے کے دن اور لگاوے ہر ایک تم میں سے خوشبو اپنے گھر کی پھر اگر نہ پاوے تو پانی اس کے لیے خوشبو ہے۔

ف: اس باب میں ابی سعید اور ایک شیخ انصاری سے روایت ہے کہا روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے ان سے ہشیم نے ان سے یزید بن ابی زیاد نے مانند اوپر کی حدیث کے معنی میں کہا ابو عیسیٰ نے حدیث براء کی حسن ہے اور روایت ہشیم کی اچھی ہے اسمٰعیل بن ابراہیم تیمی کی روایت سے اور اسمٰعیل بن ابراہیم تیمی ضعیف ہیں حدیث میں۔

اَبْوَابُ الْعِيْدَيْنِ
یہ سب باب عیدین کے بیان میں ہیں

بَابٌ فِى الْمَشْىِ يَوْمَ الْعِيْدَيْنِ
باب عیدوں میں جانے کے بیان میں

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَخْرُجَ اِلَى الْعِيْدِ مَاشِيًا وَّاَنْ تَاْكُلَ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ۔

روایت ہے علی سے انہوں نے فرمایا سنت ہے پیدل نکلنا عید کو اور کچھ کھا لینا قبل نکلنے کے یعنی عید فطر میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہتے ہیں کہ مستحب ہے پیدل نکلنا عید کو اور سوار نہ ہو بے عذر کے۔

بَابٌ فِىْ صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ
باب اس بیان میں کہ نماز عیدین قبل خطبے کے پڑھنا چاہیئے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ يُصَلُّوْنَ فِى الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُوْنَ

روایت ہے ابن عمر سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نماز پڑھتے عیدوں کی قبل خطبے کے پھر خطبہ پڑھتے۔

ف: اس باب میں جابر اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم سے کہ نماز عیدوں کی قبل خطبے کے پڑھنا چاہیئے اور کہتے ہیں پہلے جس نے خطبہ پڑھا نماز سے پیشتر وہ مروان بن حکم ہے۔

بَابٌ اَنَّ صَلٰوةَ الْعِيْدَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ
باب اس بیان میں کہ نماز عیدین بغیر اذان اور تکبیر کے ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا پڑھی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ

ساتھ نمازیں عیدوں کی نہ ایک مرتبہ نہ دو مرتبہ یعنی بہت بار بغیر اذان اور اقامت کے۔

ف اس باب میں جابر بن عبداللہ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور اس پر عمل ہے علماء صحابہ وغیرہم کا اذان نہ دی جاوے نماز عیدین کے لیے اور نہ کسی نفل نماز کے واسطے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيدَيْنِ
باب نماز عیدین کی قرات کے بیان میں

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَهَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَيَقْرَأُ بِهِمَا.

روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے عیدوں اور جمعے میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ھل اتاک حدیث الغاشیہ اور کبھی ایک ہی دن ہوتے جمعہ اور عید تو پڑھتے آپ یہی سورتیں دونوں میں۔

ف: اس باب میں ابی واقد اور سمرہ بن جندب اور ابن عباس سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث نعمان بن بشیر کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا سفیان ثوری اور مسعر نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے مثل حدیث ابوعوانہ کی اور اختلاف کیا ہے ابن عیینہ کے شاگردوں نے کہ کسی نے روایت کی ابن عیینہ سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حبیب ابن سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے اور حبیب بن سالم کی کوئی روایت اپنے باپ سے معلوم نہیں ہوتی۔ اور حبیب ابن سالم مولیٰ ہیں نعمان بن بشیر کے اور روایت کی ہیں انہوں نے نعمان سے بہت حدیثیں اور مروی ہے ابن عیینہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم بن محمد بن منتشر سے مانند روایت ان لوگوں کے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ پڑھتے تھے نماز عیدین میں سورۂ قاف اور اقتربت الساعۃ اور یہی کہتے ہیں شافعی۔

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ بِهِ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى قَالَ كَانَ يَقْرَأُ بِقَافْ وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ.

روایت ہے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پوچھا ابوواقد لیثی سے کیا پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر اور عید الاضحیٰ میں تو کہا ابوواقد نے پڑھتے تھے قاف والقرآن المجید اور اقتربت الساعۃ وانشق القمر۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے ابن عیینہ نے ان سے ضمرہ بن سعید نے اسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کے کہا ابوعیسیٰ نے ابوواقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

بَابٌ فِي التَّكْبِيرِ فِي الْعِيدَيْنِ
باب تکبیرات عیدین کے بیان میں

عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأُولَى سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَةِ.

روایت ہے کثیر بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ کثیر کے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیریں کہیں عیدوں کی نماز میں پہلی رکعت میں سات قرات سے پہلی اور دوسری رکعت میں پانچ قرات سے پہلے۔

ف: اس باب میں عائشہؓ اور ابن عمر اور عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث کثیر کے دادا کی حسن ہے اور اس باب میں سب روایتوں سے اچھی ہے اور نام کثیر کے دادا کا عمرو بن عوف مزنی ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم سے اور ایسا ہی مروی ہے حضرت ابی ہریرہؓ سے کہ انہوں نے امامت کی مدینے میں اسی طرح اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا، اور یہی کہتے ہیں مالک ابن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ انہوں نے عیدین میں نو تکبیریں کہیں پہلی رکعت میں پانچ قبل قرأت کے اور دوسری چار بعد قرأت کے مع تکبیر رکوع کے اور مروی ہے کئی صحابیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسا ہی اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری۔

بَابُ لَا صَلٰوةَ قَبْلَ الْعِيدَيْنِ وَلَا بَعْدَهَا

باب اس بیان میں کہ عیدین کے قبل اور بعد کوئی نماز نہیں ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے عید فطر میں اور پڑھیں دو رکعتیں یعنی عید کی اور پہلے اس کے اور بعد اس کے کوئی نماز نہ پڑھی۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور ابی سعید سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے، اور اسی پر عمل ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم کا اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور رکھا ہے ایک گروہ نے صحابہ وغیرہم سے نماز پڑھنے کو بعد صلوۃ العیدین کے اور قبل اس کے اور قول اول زیادہ صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ خَرَجَ يَوْمَ عِيدٍ وَلَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَهُ

روایت ہے ابن عمر سے کہ وہ نکلے عید میں اور نماز نہ پڑھی عید کے قبل اور نہ بعد اور ذکر کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ایسا ہی کیا تھا۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْعِيدَيْنِ

باب عیدین میں عورتوں کے نکلنے کے بیان میں

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُخْرِجُ الْاَبْكَارَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُورِ وَالْحُيَّضَ فِي الْعِيدَيْنِ فَاَمَّا الْحُيَّضُ فَيَعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰى وَيَشْهَدْنَ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِينَ قَالَتْ اِحْدَاهُنَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا جِلْبَابٌ قَالَ فَلْتُعِرْهَا اُخْتُهَا مِنْ جَلَابِيبِهَا

روایت ہے ام عطیہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ کرتے تھے کنواری لڑکیوں کو اور جوانوں کو اور پردہ نشینوں کو اور حیض والیوں کو عیدین کی نماز میں اگر حیض والی عورتیں کنارے رہتی تھیں نماز سے اور حاضر رہتی تھیں دعا میں مسلمانوں کے عرض کیا ایک نے ان میں سے یارسول اللہ اگر نہ ہو کسی کے پاس چادر فرمایا آپ نے مانگ دیوے اس کو بہن اس کی اپنی چادر۔

ف: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ سے مانند اس کے اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور جابر سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ام عطیہ کی حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں بعض علماء اس حدیث کی طرف اور رخصت دی ہے عورتوں کو عیدین میں نکلنے کی اور مکروہ کہا ہے اس کو بعضوں نے اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ کہا انہوں نے مکروہ جانتا ہوں میں آج کے دن نکلنا عورتوں کا عیدین میں پھر اگر نہ مانے عورت

تو اذن دیوے خاوند اس کا میلے کپڑوں میں نکلنے کا اور زینت نہ کرے اور اگر زینت کرے تو شوہر کو جائز ہے کہ منع کرے اس کو نکلنے سے اور مروی ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا انہوں نے اگر دیکھتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان چیزوں کو جو نئی نکالی ہیں عورتوں نے تو منع کرتے ان کو مسجد میں آنے سے جیسے منع کی گئیں عورتیں بنی اسرائیل کی اور مروی ہے سفیان ثوری سے کہ انہوں نے بھی برا کہا آج کے دن عورتوں کے نکلنے کو عید میں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْعِيدَيْنِ فِي طَرِيقٍ وَرُجُوعِهِ مِنْ طَرِيقٍ

باب اس بیان میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید کو ایک رستے سے جاتے اور دوسرے سے آتے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ فِي طَرِيقٍ رَجَعَ فِي غَيْرِهِ۔

روایت ہے حضرت ابی ہریرہؓ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتے عید کو تو جاتے ایک راستہ سے اور لوٹتے دوسرے سے

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمر اور ابی رافع سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ابو تمیلہ اور یونس بن محمد نے یہ حدیث فلیح بن سلیمان سے انہوں نے سعید بن حارث سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے اور مستحب کہا ہے بعض علماء نے امام کو کہ جب نکلے ایک راہ سے تو لوٹے دوسرے راہ سے بنظر اس حدیث کے اور یہی قول ہے شافعی کا اور حدیث جابر کی گویا زیادہ صحیح ہے۔

بَابٌ فِي الْأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوجِ

باب اس بیان میں کہ عید فطر میں کچھ کھا کر جانا چاہیئے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَلَا يَطْعَمُ يَوْمَ الْأَضْحٰى حَتّٰى يُصَلِّيَ۔

روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ نکلتے تھے عید فطر میں جب تک کچھ کھا نہ لیتے تھے اور نہ کھاتے تھے عید اضحیٰ میں جب تک نماز نہ پڑھ لیتے۔

ف: اس باب میں علی اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث بریدہ بن حصیب اسلمی کی غریب ہے اور کہا محمد نے نہیں پہچانتا میں ثواب بن عتبہ کی کوئی حدیث سوا اس کے اور مستحب کہا ہے ایک قوم نے علماء سے کہ نہ نکلے عید فطر میں بے کچھ کھائے اور مستحب کہا ہے کہ افطار کرے کھجور پر اور عید الاضحیٰ میں کچھ نہ کھاوے جب تک نہ پڑھے نماز۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُفْطِرُ عَلَى تَمَرَاتٍ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ إِلَى الْمُصَلّٰى

روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتے تھے دن فطر کے کئی کھجوروں سے قبل عیدگاہ جانے کے۔

أَبْوَابُ السَّفَرِ

یہ سب باب ہیں سفر کے بیان میں

بَابُ التَّقْصِيرِ فِي السَّفَرِ

باب نماز کی قصر میں سفر کے درمیان۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَافَرْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَكَانُوا يُصَلُّونَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ لَا يُصَلُّونَ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كُنْتُ مُصَلِّيًا قَبْلَهَا

روایت ہے کہ کہا ابن عمر نے سفر کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ کے ساتھ سو یہ سب ظہر اور عصر کی دو دو رکعت پڑھتے تھے اور کچھ نہیں پڑھتے تھے قبل اس کے اور نہ بعد اس کے یعنی نوافل اور سنن وغیرہ اور کہا عبداللہ بن عمر نے اگر مجھے پڑھنا ہوتی کچھ نماز قبل فرض کے

اَوْ بَعْدَهَا لَا تَمَّمْتُهَا — اور بعد اس کے تو فرض ہی کو تمام کرتا۔

ف: اس باب میں عمرؓ اور علیؓ اور ابن عباسؓ اور انسؓ اور عمران بن حصین اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کی روایت سے سوا روایت یحییٰ بن سلیم کے مانند اس مضمون کے اور کہا محمد بن اسماعیل نے اور مروی ہے یہ حدیث عبید اللہ بن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے جو اولاد میں سراقہ کی وہ روایت کرتے ہیں ابن عمرؓ سے کہا ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے عطیہ عوفی سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نفل پڑھتے تھے سفر میں نماز سے قبل اور بعد اور صحیح طرح پر ثابت ہوا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قصر کرتے تھے نماز میں سفر کے اندر اور حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ بھی اپنے شروع خلافت میں اور عمل اسی پر ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کا اور مروی ہے حضرت عائشہؓ سے کہ وہ تمام اور پوری نماز پڑھتی تھیں سفر میں اور عمل اسی پر ہے جو مروی ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا مگر شافعی کہتے ہیں قصر کی رخصت ہے اور اگر پوری پڑھے تو بھی کافی ہے۔

عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ سُئِلَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنْ صَلٰوةِ الْمُسَافِرِ فَقَالَ حَجَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَحَجَجْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُمَرَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ سِتَّ سِنِيْنَ مِنْ خِلَافَتِهِ أَوْ ثَمَانَ سِنِيْنَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

روایت ہے ابی نضرہ سے کہ سوال کیا گیا عمران بن حصین سے مسافر کی نماز کا تو کہا انہوں نے حج کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو پڑھی حضرت نے دو رکعتیں یعنی چار کی دو پڑھیں اور حج کیا میں نے حضرت ابوبکرؓ کے ساتھ تو پڑھیں دو رکعتیں اور حج کیا میں نے حضرت عمرؓ کے ساتھ تو پڑھیں دو رکعتیں اور عثمانؓ کے ساتھ چھ برس تک ان کی خلافت میں یا آٹھ برس تک تو پڑھیں دو رکعتیں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ بِالْمَدِيْنَةِ أَرْبَعًا وَبِذِي الْحُلَيْفَةِ الْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چار رکعت ظہر کی مدینہ میں اور عصر کی دو رکعت ذوالحلیفہ میں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلٰى مَكَّةَ لَا يَخَافُ إِلَّا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے مدینہ سے مکہ کی طرف یعنی حجۃ الوداع میں کسی سے ڈرتے نہ تھے مگر پروردگار سے عالموں کے سو پڑھیں دو رکعتیں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَمْ تُقْصَرُ الصَّلٰوةُ
باب اس بیان میں کہ کتنی مدت تک قصر کی جاوے نماز میں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ إِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ

روایت ہے انس بن مالک سے کہا نکلے ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینے سے مکے کو تو پڑھیں دو رکعتیں کہا راوی نے پوچھ

قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ قَالَ عَشْرًا۔

میں نے انس سے کتنے دن ٹھہرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں کہا دس دن۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث انسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے رہے بعضے سفروں میں انیس دن تک پڑھتے رہے دو رکعتیں کہا ابن عباسؓ نے سو ہم جب ٹھہرتے ہیں انیس دن تک یا اس کے اندر پڑھتے ہیں دو رکعتیں اور اگر اس سے زیادہ رہیں تو پوری کرتے ہیں نماز کو اور مروی ہے حضرت علیؓ سے کہ انہوں نے کہا جو اقامت کرے دس دن تو پوری نماز پڑھے اور مروی ہے ابن عمرؓ سے کہ جو ٹھہرے پندرہ دن وہ پوری کرے نماز اور مروی ہے ان سے بارہ دن بھی اور مروی ہے سعید بن مسیب سے کہ انہوں نے کہا جب چار دن ٹھہرے تو چار پڑھے، اور روایت کیا اس بات کو اس سے قتادہ اور عطاء خراسانی نے اور روایت کیا ان سے داؤد بن ابی ہند نے اس کے خلاف اور اختلاف کیا علماء نے بعد اس کے اس امر میں تو سفیان ثوری اور اہل کوفہ نے وقت مقرر کیا پندرہ دن کا اور کہا جب نیت کر چکے پندرہ دن کی اقامت کی تو پوری نماز پڑھے اور کہا اوزاعی نے جب نیت کرے بارہ دن کی اقامت کی تو پوری پڑھے اور کہا شافعی اور مالک اور احمد نے جب نیت کرے چار دن کی تو پوری پڑھے اور کہا اسحٰق نے اس باب میں سب سے زیادہ قوی حدیث ابن عباسؓ کی ہے کہ ایک تو انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسرے عمل کیا اس پر بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جب اقامت کرے انیس دن تو پوری نماز پڑھے اور اس پر اجماع ہے تمام علماء کا کہ پوری پڑھنا جب ہے کہ نیت اقامت ہو اور اگر نیت اقامت نہ ہو تو پوری نہ پڑھے اگرچہ برسوں گزر جاویں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَفَرًا فَصَلّٰى تِسْعَةَ عَشَرَ يَوْمًا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَحْنُ نُصَلِّيْ فِيْمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ تِسْعَ عَشَرَةَ رَكْعَتَيْنِ فَاِذَا اَقَمْنَا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ صَلَّيْنَا اَرْبَعًا۔

روایت ہے حضرت ابن عباسؓ سے کہا سفر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو پڑھی انیس دن تک دو دو رکعت کہا ابن عباسؓ نے ہم بھی پڑھتے ہیں انیس دن تک دو رکعت پھر جب اس سے زیادہ ٹھہریں گے تو چار پڑھیں گے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ

باب سفر میں نفل پڑھنے کے بیان میں

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ صَحِبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَفَرًا فَمَا رَاَيْتُهُ تَرَكَ الرَّكْعَتَيْنِ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ۔

روایت ہے براء بن عازب سے کہا ساتھ رہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اٹھارہ سفروں میں سو کبھی نہ دیکھا میں نے کہ چھوڑی ہوں آپؐ نے دو رکعتیں جب ڈھلتا ہے آفتاب قبل ظہر کے۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث براء کی غریب ہے اور کہا پوچھا میں نے اس حدیث کو محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے سو نہ جانا اس کو مگر روایت سے لیث بن سعد کے اور نہ جانا نام ابو بصرہ غفاری کا اور گمان کیا ان کو اچھا اور مروی ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نفل نہ پڑھتے تھے سفر میں قبل فرض کے بھی اور بعد فرض کے بھی اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نفل پڑھتے تھے سفر میں سو مختلف ہوگئے علماء بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو کہا بعض اصحاب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نفل پڑھے

آدمی سفر میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحق اور بعضوں نے کہا نفل نہ پڑھے نہ بعد فرض کے اور نہ قبل اس کے اور جس نے نہیں پڑھے اس نے قبول کیا رخصت کو اور عمل کیا اس پر اور جس نے پڑھے اس کو بڑی فضیلت ہے اور یہی قول ہے اکثر علماء کا کہ مختار اور موجب فضیلت ہے ان کے نزدیک پڑھنا نفلوں کا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ فِي السَّفَرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فرض ظہر کے سفر میں دو رکعت اور بعد اسکے دو رکعت یعنی سنت۔

عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْحَضَرِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَصَلَّيْتُ مَعَهُ فِي السَّفَرِ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَهَا شَيْئًا وَالْمَغْرِبَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ سَوَاءً ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَا يَنْقُصُ فِي حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ وَهِيَ وِتْرُ النَّهَارِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ۔

روایت ہے ابن ابی لیلیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں عطیہ اور نافع سے وہ ابن عمر سے کہا کہ نماز پڑھی میں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ حضر میں اور سفر میں تو پڑھی حضر میں ظہر کی چار رکعتیں اور بعد اس کے دو رکعتیں اور پڑھیں سفر میں ظہر کی دو رکعتیں اور بعد اس کے دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں اور بعد اس کے کچھ نہ پڑھی نماز اور مغرب حضر میں اور سفر میں برابر تین رکعت ہے کچھ کم نہیں ہوتی نہ سفر میں نہ حضر میں اور یہ وتر ہیں دن کے اور بعد اس کے پڑھیں دو رکعتیں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے سنا میں نے محمد بخاری کو کہتے تھے نہیں روایت کی ابن ابی لیلیٰ نے کوئی حدیث پسندیدہ تر اس حدیث سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ

باب دو نمازوں کے جمع کرنے کے بیان میں

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ زَيْغِ الشَّمْسِ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى أَنْ يَجْمَعَهَا إِلَى الْعَصْرِ فَيُصَلِّيَهُمَا جَمِيعًا وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ عَجَّلَ الْعَصْرَ إِلَى الظُّهْرِ وَصَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ سَارَ وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ۔

روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں جب کوچ کرتے قبل ڈھلنے کے تو تاخیر کرتے ظہر میں یہاں تک کہ ملا کر پڑھتے عصر کے ساتھ اور جب کوچ کرتے آفتاب ڈھلنے کے بعد تو جلدی کرتے عصر میں ظہر کی طرف اور ملا کر پڑھتے ظہر اور عصر دونوں پھر چلتے اور جب کوچ کرتے مغرب کے قبل تو تاخیر کرتے مغرب میں یہاں تک کہ پڑھتے عشاء کے ساتھ اور جب کوچ کرتے بعد مغرب کے تو جلدی کرتے عشاء میں اور پڑھتے مغرب کے ساتھ۔

ف: اس باب میں علیؓ اور ابن عمرؓ اور انسؓ اور عبداللہ بن عمروؓ اور عائشہؓ اور ابن عباسؓ اور اسامہ بن زیدؓ اور جابرؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے یہ حدیث علی بن مدینی سے وہ روایت کرتے ہیں احمد بن حنبل سے وہ قتیبہ سے اور حدیث معاذ کی حسن ہے غریب ہے فقط قتیبہ نے بیان کی ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو لیث سے سوا ان کے اور حدیث لیث کی یزید بن ابی حبیب سے وہ روایت کرتے ہیں ابی الطفیل سے وہ معاذ سے حدیث غریب ہے اور معروف اہل علم کے نزدیک حدیث معاذ کی ہے کہ مروی ہے ابی الزبیر سے وہ روایت کرتے ہیں ابی الطفیل سے وہ معاذ سے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمع کیا غزوہ تبوک میں ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشاء کو روایت کیا اس کو قرہ بن خالد اور سفیان ثوری اور مالک اور کئی لوگوں نے ابی الزبیر مکی سے اور اسی حدیث

کے قائل ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں دو نمازوں کو ایک نماز کے وقت جمع کرنے میں سفر میں۔

عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ اسْتُغِيْثَ عَلٰى بَعْضِ اَهْلِهِ فَجَدَّ بِهِ السَّيْرُ وَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ اَخْبَرَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ اِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ۔

روایت ہے نافع سے کہ خبر دی گئی ابن عمر کو بعض اہل کے سکرات کی سو منظور ہوا ان کو جلدی چلنا اور تاخیر کی مغرب میں یہاں تک کہ ڈوب گئی شفق پھر اترے اور اکٹھا پڑھا مغرب اور عشاء کو پھر خبر دی ان کو یعنی رفیقوں کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے جب منظور ہوتا تھا ان کو جلدی چلنا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صَلٰوةِ الْاِسْتِسْقَاءِ
باب نماز استسقاء کے بیان میں

عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِيْ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيْهِمَا وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَاسْتَسْقٰى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ۔

روایت ہے عباد بن تمیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے آدمیوں کے ساتھ پانی مانگنے تو پڑھیں ان کے ساتھ دو رکعتیں اور پکار کر پڑھی اس میں قرارت اور پھیر کر اوڑھا اپنی چادر کو اور بلند کیا دونوں ہاتھوں کو اور پانی مانگا اور منہ کیا قبلے کی طرف۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابن عباسؓ اور ابوہریرہؓ اور انسؓ اور ابی اللحم سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن زید کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحق اور نام عباد بن تمیم کے چچا کا عبد اللہ بن زید بن عاصم مازنی ہے۔

عَنْ اٰبِي اللَّحْمِ اَنَّهُ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّيْتِ يَسْتَسْقِيْ وَهُوَ مُقْنِعٌ بِكَفَّيْهِ يَدْعُوْ۔

روایت ہے ابی اللحم سے کہ دیکھا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو احجار زیت کے نزدیک کہ پانی مانگتے تھے اور وہ اٹھائے ہوئے تھے دونوں ہاتھ اپنے دعا کرتے تھے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے ایسا ہی کہا ہے قتیبہ نے اس حدیث میں ابی اللحم کی روایت سے اور نہیں جانتے ہم ابی اللحم کی کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر یہی ایک حدیث اور عمیر جو مولیٰ ابی اللحم کے ہیں انہوں نے کئی حدیثیں روایت کی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان کو صحبت بھی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

عَنْ قُتَيْبَةَ نَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ اِسْحَاقَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَرْسَلَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ عُقْبَةَ وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَدِيْنَةِ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَسْاَلُهُ عَنِ اسْتِسْقَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُهُ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مُتَبَذِّلًا

روایت ہے قتیبہ سے وہ روایت کرتے ہیں حاتم بن اسمٰعیل سے وہ ہشام بن اسحق سے وہ عبد اللہ بن کنانہ سے وہ اپنے باپ سے کہا بھیجا مجھ کو ولید بن عقبہ نے کہ امیر تھے مدینہ کے ابن عباسؓ کے پاس کہ پوچھوں میں کیفیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے استسقا کی ان سے پھر آیا میں ان کے پاس اور فرمایا انہوں نے نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے زینت کے عاجزی سے اور گڑگڑاتے ہوئے یہاں تک کہ

مُتَوَاضِعًا مُتَخَشِّعًا مُتَضَرِّعًا حَتّٰى اَتَى الْمُصَلّٰى فَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهٖ وَلٰكِنْ لَمْ يَزَلْ فِى الدُّعَاءِ وَالتَّضَرُّعِ وَالتَّكْبِيْرِ وَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَمَا كَانَ يُصَلِّى فِى الْعِيْدِ۔

آئے نماز کی جگہ میں سو نہیں خطبہ پڑھا تمہارے خطبوں جیسے و لیکن دعا اور عاجزی ہی کرتے رہے اور تکبیر بولتے اور پڑھی دو رکعت جیسے پڑھتے عید میں۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ہشام بن اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ سے انہوں نے اپنے باپ سے سو ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کے اور زیادہ کیا اس میں لفظ متخشعا کا یعنی ڈرتے ہوئے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے شافعی کا کہتے ہیں پڑھے نماز استسقاء کی عید کے نماز کے مانند اور تکبیر کہے پہلی رکعت میں سات بار اور دوسری میں پانچ بار اور سند پکڑا ابن عباسؓ کی حدیث کو کہا ابو عیسٰی نے اور مروی ہے مالک بن انسؓ سے کہ کہا انہوں نے تکبیر نہ کہی صلوٰۃ استسقاء میں جیسے تکبیر کہتے ہیں عید میں۔

بَابٌ فِىْ صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ۔ باب سورج گہن کی نماز کے بیان

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ صَلّٰى فِىْ كُسُوْفٍ فَقَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ قَرَاَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَالْاُخْرٰى مِثْلُهَا۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نماز پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسوف کی سو قرارت کی پھر رکوع کیا پھر قرارت کی پھر رکوع کیا پھر دو سجدے کیے اور اسی طرح دوسری رکعت پڑھی۔

ف: اس باب میں علیؓ اور عائشہؓ اور عبداللہ بن عمرو اور نعمان بن بشیر اور مغیرہ بن شعبہ اور ابی مسعود اور ابی بکرہ اور سمرہ اور ابی مسعود اور اسماء بنت ابی بکرؓ اور ابن عمرؓ اور قبیصۃ الہلالی اور جابر بن عبداللہ اور ابی موسٰی اور عبدالرحمٰن بن سمرہ اور ابی بن کعب سے روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بروایت ابن عباسؓ کے نماز کسوف میں چار رکوع دو رکعتوں میں اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے قرارت میں نماز کسوف کے سو بعضوں نے کہا کہ چپکے سے پڑھے قرارت دن کو اور کہا بعضوں نے جہر کرے جیسا جہر کرتے ہیں عیدین میں یا جمعہ میں اور یہی کہتے ہیں مالک اور احمد اور اسحٰق کہ جہر کرے اس میں اور کہا شافعی نے جہر نہ کرے اور صحیح ہوئی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں حدیثیں ایک یہ کہ کیے آپ نے چار رکوع اور چار سجدے دوسرے یہ کہ کئے آپ نے چھ رکوع اور چار سجدے اور یہ جائز ہے علماء کے نزدیک کہ بقدر کسوف کے پڑھے اگر کسوف دیر تک رہا تو کرے چھ رکوع اور چار سجدہ یا کرے چار رکوع چار سجدہ اور طول کرے قرأت میں یہ بھی جائز ہے، اور ہمارے لوگوں کے نزدیک چاند گہن اور سورج گہن دونوں میں نماز جماعت سے پڑھے۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ وَهِىَ دُوْنَ الْاُوْلٰى ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِى الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ۔

روایت ہے عائشہؓ سے کہا انہوں نے خسوف ہوا آفتاب کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سو نماز پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے ساتھ اور لمبا کیا رکوع کو پھر اٹھایا سر اپنا پھر دراز کیا قرأت کو اور یہ قراءت کم تھی پہلی قراءت سے پھر رکوع کیا اور دراز کیا رکوع کو اور وہ پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر اٹھایا آپؐ نے سر اپنا اور سجدہ کیا پھر کیا دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی کے قائل ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق کہتے ہیں چار رکوع اور چار سجدہ یعنی دو رکعت میں چار رکوع کرے اور دو رکعت کے چار ہی سجدہ ہوتے ہیں کہتے ہیں شافعی کہ پڑھے پہلی بار سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کے برابر قرأت کرے چپکے چپکے اگر دن کو پڑھتا ہے یعنی سورج گہن میں پھر رکوع کرے بہت دراز قرأت کے برابر پھر اللہ اکبر کہہ کر سر اٹھاوے اور سیدھا کھڑا ہو اور پھر سورۂ فاتحہ پڑھ کر آل عمران کے برابر قرأت کرے پھر رکوع کرے اسی قرأت کے برابر پھر اٹھاوے سر اور کہے سمع اللہ لمن حمدہ پھر دو سجدے کرے اچھی طرح اور ٹھہرے ایک سجدے میں جتنا ٹھہرا تھا رکوع میں پھر کھڑا ہو کر سورۂ فاتحہ پڑھے اور سورۂ نساء کے برابر قرأت کرے پھر اسی قدر رکوع میں ٹھہرے پھر اللہ اکبر کہہ کے سر اٹھاوے اور سیدھا کھڑا ہو کر پھر قرأت کرے سورۂ مائدہ کے برابر یعنی بعد فاتحہ کے پھر رکوع کرے اسی قدر پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہہ کر سر اٹھاوے اور سجدہ کرے پھر التحیات پڑھ کر سلام پھیرے۔

بَابُ كَيْفَ الْقِرَاءَةُ فِي الْكُسُوفِ
باب صلوٰۃ کسوف کی قرأت کے بیان میں

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوفٍ لَا نَسْمَعُ لَهُ صَوْتًا۔

روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ کسوف کی اور ہم نہیں سنتے تھے ان کی کچھ آواز۔

ف: اس باب میں عائشہ رض سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سمرہ بن جندب کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور بعضے لوگوں نے اہل علم سے اسی کو اختیار کیا ہے یعنی قرأت سری کو اور یہی قول ہے شافعی کا۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْكُسُوفِ وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيهَا۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی نماز کسوف کی اور جہر کیا قرأت میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ابو اسحاق فزاری نے سفیان بن حصین سے اسی کی مانند اور اسی حدیث کے قائل ہیں مالک اور احمد اور اسحٰق۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَلٰوةِ الْخَوْفِ
باب خوف کے وقت نماز پڑھنے کے بیان میں

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْخَوْفِ بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرٰى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوا فَقَامُوا فِي مَقَامِ أُولٰئِكَ وَجَاءَ أُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً أُخْرٰى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ

روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی نماز خوف کی ایک رکعت ایک گروہ کے ساتھ اور دوسرا گروہ سامنے رہا دشمن کے پھر گیا یہ گروہ یعنی جس نے ایک رکعت پڑھی تھی اور کھڑا ہوا ان کی جگہ یعنی دشمن کے مقابلہ میں اور آیا وہ گروہ اور پڑھی آپ نے ان کے ساتھ ایک رکعت پھر سلام پھیر دیا حضرت نے ان پر اور کھڑے ہوئے یہ لوگ اور پڑھ لی اپنی ایک رکعت اور کھڑا ہوا وہ دوسرا گروہ اور پڑھ لی انہوں نے بھی ایک رکعت یعنی ایک رکعت ہر گروہ کی حضرت کے ساتھ ہوئی اور ایک جدا۔

ف: اس باب میں جابر اور حذیفہ اور زید بن ثابت اور ابن عباس رض اور ابی ہریرہ رض اور ابن مسعود رض اور ابی بکرہ اور سہل بن ابی حثمہ اور ابی عیاش زرقی سے بھی روایت ہے اور نام ابو عیاش کا زید بن صامت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور گئے ہیں مالک بن انس رض صلوٰۃ خوف میں سہل بن ابی حثمہ کی حدیث کی طرف اور یہی قول ہے شافعی کا اور کہا احمد نے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صلوٰۃ خوف کئی طرح

پر اور نہیں جانتا میں اس باب میں صحیح مگر ایک حدیث اور کہا وہ حدیث سہل بن ابی حثمہ کی ہے اور ایسا ہی کہا اسحاق بن ابراہیم نے کہ نماز خوف میں بہت روایتیں ثابت ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تجویز کیا انہوں نے کہ جو مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب طرح جائز ہے اور یہ خوف کے موافق ہے یعنی جیسا موقعہ ہو ویسا بجا لائے اور کہا اسحاق نے ہم فضیلت نہیں دیتے سہل بن ابی حثمہ کی حدیث کو اور حدیثوں پر اور حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ہے موسیٰ بن عقبہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اوپر کی حدیث کے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي صَلَوٰةِ الْخَوْفِ قَالَ يَقُومُ الْإِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَتَقُومُ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وُجُوهُهُمْ إِلَى الْعَدُوِّ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَيَرْكَعُونَ لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ لِأَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فِي مَكَانِهِمْ ثُمَّ يَذْهَبُونَ إِلَى مَقَامِ أُولَئِكَ وَيَجِيءُ أُولَئِكَ فَيَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَيَسْجُدُ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ فَهِيَ لَهُ ثِنْتَانِ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ يَرْكَعُونَ رَكْعَةً وَيَسْجُدُونَ سَجْدَتَيْنِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَحَدَّثَنِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ وَقَالَ لِي اكْتُبْهُ إِلَى جَنْبِهِ وَلَسْتُ أَحْفَظُ الْحَدِيثَ وَلَكِنَّهُ مِثْلُ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ۔

روایت ہے کہ کہا سہل بن ابی حثمہ نے کہ کھڑا ہووے امام سامنے قبلے کے نماز خوف میں اور ایک جماعت کھڑی ہو اس کے ساتھ اور دوسری جماعت دشمن کے طرف رہے کہ منہ ان کے دشمن کی طرف ہوں، اور پڑھے امام ایک رکعت جماعت کے ساتھ اور دوسری رکعت وہ جماعت اپنی آپ پڑھ لے اور دو سجدے بھی کر لیں اسی جگہ میں پھر جاویں اس جماعت کی جگہ میں اور آویں وہ لوگ اور پڑھے امام ان کے ساتھ ایک رکعت اور دو سجدے کرے تو امام کی یہ دوسری رکعت ہے اور اس جماعت کی پہلی رکعت پھر پڑھ لیں یہ ایک رکعت اور دو سجدے کر لیں اور کہا محمد بن بشار نے پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید سے اس حدیث کو تو روایت کی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے صالح بن خوات سے انہوں نے سہل بن ابی حثمہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یحییٰ بن سعید انصاری کی حدیث کی مانند اور کہا مجھے یحییٰ بن سعید نے لکھ دو اس حدیث کو اس کے بازو میں اور میں بخوبی یاد نہیں رکھتا ہوں اس حدیث کو ولیکن وہ مثل یحییٰ بن سعید انصاری کے ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور نہیں مرفوع کیا اس کو یحییٰ بن سعید انصاری نے قاسم بن محمد کی روایت سے اور ایسا ہی روایت کیا اس کو یحییٰ بن سعید انصاری کے اصحاب نے موقوفاً اور مرفوع کیا اس کو شعبہ نے عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد کی روایت سے اور روایت کی مالک بن انس نے یزید بن رومان سے انہوں نے صالح بن خوات سے انہوں نے ایک شخص سے کہ نماز خوف پڑھ چکا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پس ذکر کی اوپر کی حدیث کے مانند کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور مروی ہے کئی لوگوں سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی ایک ایک رکعت ایک ایک گروہ کے ساتھ تو ہوئیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتیں اور ان کی ایک ایک رکعت۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ — باب قرآن کے سجدوں کے بیان میں

عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ سَجَدْتُّ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰی عَشْرَةَ سَجْدَةً مِنْهَا الَّتِیْ فِی النَّجْمِ۔

روایت ہے ابی الدرداء سے کہا گیارہ سجدے کیے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہ سورۂ نجم کا سجدہ بھی اس میں تھا۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابن مسعودؓ اور زید بن ثابتؓ اور عمرو بن العاصؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسٰی نے حدیث ابی الدرداء کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے سعید بن ابی ہلال کی کہ وہ روایت کرتے ہیں عمرو دمشقی سے روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمٰن نے ان سے عبداللہ بن صالح نے ان سے لیث بن سعد نے ان سے خالد بن یزید نے ان سے سعید بن ابی ہلال نے ان سے عمر نے ان سے ابن حیان دمشقی نے کہا سنا میں نے ایک خبر دینے والے سے کہ خبر دی اس نے مجھ کو اُمّ درداء سے کہ کہا ابودرداء نے گیارہ سجدے کیے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسی میں تھا وہ جو سورۂ نجم میں ہے اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے سفیان بن وکیع کی روایت سے جو مروی ہے عبداللہ بن وہب سے۔

بَابٌ فِیْ خُرُوْجِ النِّسَاءِ اِلَی الْمَسَاجِدِ

باب عورتوں کے مسجدوں میں جانے کے بیان میں

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ کُنَّا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِئْذَنُوْا لِلنِّسَآءِ بِاللَّیْلِ اِلَی الْمَسَاجِدِ فَقَالَ ابْنُهٗ وَاللّٰهِ لَا نَاْذَنُ لَهُنَّ یَتَّخِذْنَهٗ دَغَلًا فَقَالَ فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ وَفَعَلَ اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ لَا نَاْذَنُ۔

روایت ہے مجاہد سے کہا ہم تھے ابن عمر کے پاس کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دو عورتوں کو رات کے وقت مسجدوں میں جانے کی سو کہا عبداللہ بن عمر کے بیٹے نے قسم ہے اللہ کی ہم اجازت نہ دیں گے ان کو حیلہ بناویں گی وہ فساد کا یعنی مسجدوں میں جانے کو فساد کا بہانہ ٹھہراویں گی تو کہا عبداللہ بن عمر نے ایسا کرے اللہ تجھ کو اور رولیا یعنی بددعا کی کہتا ہوں میں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تو کہتا ہے میں اجازت نہ دوں گا۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور زید بن خالد اور زینب سے روایت ہے جو بیوی ہے عبداللہ بن مسعود کی کہا ابوعیسٰی نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْبُزَاقِ فِی الْمَسْجِدِ۔

باب مسجد میں تھوکنے کی برائی کے بیان میں

عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُحَارِبِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کُنْتَ فِی الصَّلٰوةِ فَلَا تَبْزُقْ عَنْ یَّمِیْنِكَ وَلٰکِنْ خَلْفَكَ اَوْ تِلْقَآءَ شِمَالِكَ اَوْ تَحْتَ قَدَمِكَ الْیُسْرٰی۔

روایت ہے طارق بن عبداللہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہو تو نماز میں تو نہ تھوک اپنی سیدھی طرف مگر پیچھے یا بائیں طرف یا نیچے بائیں طرف پیر کے۔

ف: اس باب میں ابی سعیدؓ اور ابن عمرؓ اور انسؓ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسٰی نے حدیث طارق کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے جھوٹ نہیں بولا ربعی بن خراش نے اسلام میں کبھی اور کہا عبدالرحمٰن بن مہدی نے سب سے زیادہ ثابت کوفے میں منصور بن معتمر تھے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْبُزَاقُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَةٌ وَکَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوکنا مسجد میں گناہ ہے اور کفارہ اس کا دفن کرنا ہے یعنی تھوک کو دبا دینا۔

ف: کہا ابوعیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ فِی السَّجْدَةِ فِی اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ وَاقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ

باب اذا السماء انشقت اور سورۂ اقراء کے سجدوں کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ سَجَدْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ وَاِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ۔

روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا سجدہ کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سورۂ اقرأ اور اذا السماء انشقت میں۔

ف: روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے عمر بن عبدالعزیز سے انہوں نے ابی بکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام سے انہوں نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر کی حدیث کے مانند اور اس حدیث میں چار تابعین ہیں کہ روایت کرتے ہیں ایک دوسرے سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں کہ سجدہ ہے اذا السماء انشقت اور اقرأ میں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی السَّجْدَةِ فِی النَّجْمِ۔

باب والنجم کے سجدہ کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَجَدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهَا یَعْنِی وَالنَّجْمِ وَالْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِکُوْنَ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ۔

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا سجدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں یعنی سورۂ النجم میں اور سجدہ کیا مسلمانوں اور مشرکوں اور جنوں اور آدمیوں نے۔

ف اس باب میں حضرت ابوہریرۃؓ اور ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ سجدہ کرنا چاہیئے سورۃ النجم میں اور کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ مفصل میں کوئی سجدہ ہی نہیں اور یہی قول ہے مالک بن انس رضی اللہ عنہ کا اور قول اول صحیح ہے اور اسی کے قائل ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ مَنْ لَّمْ یَسْجُدْ فِیْهِ

باب اس کے بیان میں جو سورۂ والنجم میں سجدہ نہ کرے

عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ النَّجْمَ فَلَمْ یَسْجُدْ فِیْهَا۔

روایت ہے زید بن ثابت سے کہا پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سورۂ والنجم سو سجدہ نہیں کیا آپ نے اس میں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث زید بن ثابت کی حسن ہے صحیح ہے اور تاویل کی بعضوں نے اہل علم سے اس حدیث میں کہ سجدہ نہ کیا اس واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب زید بن ثابت نے پڑھی سورۂ والنجم تو انہوں نے بھی سجدہ نہ کیا اس لیے کہ جب قاری سجدہ نہ کرے تو سامع پر بھی واجب نہیں اور بعضوں نے کہا سجدہ واجب ہے اس پر جو سنے اور کبھی رخصت نہیں دی ہے اس کے ترک کی اور کہا ہے کہ جب سنا آدمی نے اور اس کو وضو نہیں تو جب وضو کرے تب سجدہ کرے اور یہی قول ہے سفیان اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں اسحاق اور کہا بعضوں نے سجدہ اس کے لیئے ہے کہ جو ثواب کا ارادہ کرے یعنی ترک سجدہ کا بھی جائز ہے اور سجدہ کرنا مستحب ہے اور سند پکڑی ہے انہوں نے اس حدیث کو کہ زید بن ثابت نے کہا پڑھی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سورۂ والنجم اور سجدہ نہ کیا پس کہتے ہیں وہ لوگ کہ اگر سجدہ واجب ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ چھوڑتے زید کو بے سجدہ کروائے اور سند لائے ہیں اس حدیث کو بھی کہ پڑھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سجدہ کی آیت پھر اترے منبر سے اور سجدہ کیا پھر پڑھی دوسرے جمعے میں وہی آیت سو مستعد ہوئے

لوگ سجدہ کو سو فرمایا حضرت عمرؓ نے یہ سجدہ فرض نہیں ہم پر مگر ہم جب چاہیں تو کریں تو سجدہ نہ کیا اور بعض اسی طرف گئے ہیں یعنی یہ واجب نہیں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّجْدَةِ فِي صٓ

باب سورہ صاد کے سجدہ کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْجُدُ فِي صٓ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَيْسَتْ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُوْدِ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے ہوئے سورۂ ص پڑھ کر کہا ابن عباسؓ نے اور یہ کچھ واجب سجدوں میں نہیں ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اس میں سو کہا بعضوں نے سجدہ کرے اور یہی قول ہے سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعضوں نے وہ توبہ ہے نبی کی یعنی داؤد علیہ السلام کی اور نہیں واجب وہاں سجدہ۔

بَابُ فِي السَّجْدَةِ فِي الْحَجِّ

باب سورۂ حج کے سجدہ کے بیان میں

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فُضِّلَتْ سُوْرَةُ الْحَجِّ بِأَنَّ فِيْهَا سَجْدَتَيْنِ قَالَ نَعَمْ وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلَا يَقْرَأْهَا۔

روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فضیلت دی گئی سورۂ حج اور سورتوں پر اسلیئے کہ اس میں دو سجدے ہیں فرمایا آپ نے ہاں اور جس کو سجدہ نہ کرنا ہو وہ اس کو نہ پڑھے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد قوی نہیں اور اختلاف ہے علماء کا اس میں اور مروی ہے حضرت عمر بن خطاب اور ان کے بیٹے سے کہ کہا فضیلت دی گئی ہے سورۂ حج اس لیئے کہ اس میں دو سجدے ہیں اور یہی کہتے ہیں ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق اور بعضوں نے اس میں ایک ہی سجدہ کہا ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور اہل کوفہ کا۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ فِي سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ

باب ان دعاؤں کے بیان میں جو سجدہ قرآن میں پڑھی جائیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ رَأَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَأَنَا نَائِمٌ كَأَنِّيْ أُصَلِّيْ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِيْ فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ قَالَ الْحَسَنُ قَالَ لِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِيْ جَدُّكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا أَخْبَرَهُ

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ آیا ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو کہا اس نے یا رسول اللہ میں نے اپنے تئیں خواب میں دیکھا اور میں سوتا تھا گویا کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں ایک درخت کے پیچھے سو میں نے سجدہ کیا اور درخت نے بھی میرے سجدے کے ساتھ ہی سجدہ کیا اور سنا میں نے اس سے اللہم سے عبدک داؤد تک اور معنی اس دعا کے یہ ہیں یا اللہ لکھ میرے لیئے اس سجدے کا ثواب اور گھٹا دے اس کے سبب سے میرے گناہ اور رکھ اس سجدے کو میرے لیے ذخیرہ اور قبول کر مجھ سے جیسا قبول کیا تو نے اپنے غلام داؤد سے کہا حسن نے کہا ابن جریج نے کہا مجھ سے تمہارے دادا نے کہ کہا ابن عباسؓ نے پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدے کی پھر سجدہ کیا اور سنا میں نے کہ کہتے تھے اس کی مثل جو خبر دی تھی اس شخص نے درخت

الرَّجُلُ مِنْ قَوْلِ اللّٰہِ جَدَّہٗ
کی دعا کی یعنی وہی دعا پڑھتے تھے جو اوپر مذکور ہوئی۔

ف: اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث غریب ہے ابن عباسؓ کی روایت سے اور ان کی روایت سے ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے۔

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّیْلِ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ بِحَوْلِہٖ وَقُوَّتِہٖ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے قرآن کے سجدے میں رات کو یہ دعا سَجَدَ وَجْھِیَ سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ سجدہ کیا میرے منہ نے اس کو جس نے پیدا کیا میرے منہ کو اور چیرا کان اس کا اور آنکھ اس کی سجدہ کیا اس کی قوت اور توفیق سے۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا ذُکِرَ فِیْمَنْ فَاتَہٗ حِزْبُہٗ مِنَ اللَّیْلِ فَقَضَاہُ بِالنَّھَارِ

باب اس بیان میں کہ جس کا وظیفہ رات کا قضا ہو جائے تو دن کو پڑھ لے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِہٖ اَوْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْہُ فَقَرَاَہٗ مَا بَیْنَ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَصَلٰوۃِ الظُّھْرِ کُتِبَ لَہٗ کَاَنَّمَا قَرَاَہٗ مِنَ اللَّیْلِ۔

روایت ہے عبدالرحمٰن بن عبد القاری سے کہا انہوں نے سنا میں نے عمر بن خطاب سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سو گیا اور وظیفہ نہ پڑھا رات کا یا کچھ اس میں سے باقی رہ گیا پھر پڑھ لیا اس کو صبح اور ظہر کے بیچ میں تو لکھا جاوے گا اس کے لیے کہ گویا رات ہی کو پڑھا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو صفوان کا نام عبداللہ بن سعید مکی ہے اور روایت کی ان سے حمیدی نے اور بڑے لوگوں نے۔

بَابُ مَا جَآءَ مِنَ التَّشْدِیْدِ فِی الَّذِیْ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ قَبْلَ الْاِمَامِ

باب اس برائی میں جو امام سے پہلے سر اٹھائے یعنی رکوع یا سجدے میں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا یَخْشٰی الَّذِیْ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ یُّحَوِّلَ اللّٰہُ رَاْسَہٗ رَاْسَ حِمَارٍ قَالَ قُتَیْبَۃُ قَالَ حَمَّادٌ قَالَ لِیْ مُحَمَّدُ بْنُ زِیَادٍ اِنَّمَا قَالَ اَمَا یَخْشٰی۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ڈرتا نہیں وہ شخص جو اٹھا لیتا ہے سر اپنا امام کے پہلے یعنی رکوع میں یا سجدے میں اس بات سے کہ کر دیوے اللہ اس کے سر کو گدھے کا سر کہا قتیبہ نے کہا حماد نے کہا مجھ سے محمد بن زیاد نے کہ ابو ہریرہؓ نے کہا لفظ اما یخشی

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد بن زیاد بصری ہیں اور ثقہ ہیں اور کنیت ان کی ابو الحارث ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الَّذِیْ یُصَلِّی الْفَرِیْضَۃَ ثُمَّ یَؤُمُّ النَّاسَ بَعْدَ ذٰلِکَ

باب اس کے بیان میں جو فرض پڑھ چکا ہو اور پھر امامت کرے لوگوں کی بعد اس کے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ کَانَ یُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی قَوْمِہٖ فَیَؤُمُّھُمْ۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ معاذ بن جبل مغرب کی نماز پڑھا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر جاتے اور امامت کرتے اپنی قوم کی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے ہم لوگوں کا یعنی شافعی اور احمد اور اسحٰق کا کہتے ہیں جب امامت کرے آدمی کسی قوم کی اور فرض پڑھ چکا ہو وہ اس سے پہلے تو جو اس کے پیچھے پڑھے اس کی نماز جائز ہے اور سند لائے ہیں اسی حدیث کو جابرؓ کی جس میں قصہ مذکور ہوا معاذ کا اور وہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے انہیں جابرؓ سے اور مروی ہے ابی الدرداء سے کہ پوچھا ان سے کسی نے کہ ایک شخص آیا مسجد میں اور لوگ عصر پڑھتے تھے اور اس نے جانا ظہر ہے اور مل گیا وہ جماعت میں تو کہا ابی الدرداء نے نماز اس کی جائز ہے مترجم کہتا ہے یہ قول یہاں اس واسطے لائے ہیں کہ جب اس صورت میں جو ابی الدرداء سے مذکور ہوئی نماز جائز ہے حالانکہ اس میں امام اور مقتدی کی نماز میں اختلاف ہے کہ مقتدی ظہر پڑھتا ہے اور امام عصر تو پہلی صورت میں بدرجہ اولیٰ جائز ہوگی کہ اس میں مقتدی اور امام کی نماز ایک تو ہے اگرچہ امام ایک بار پڑھ چکا ہے تو کیا ہوا انتہی اور کہا ہے ایک قوم نے اہل کوفہ سے جب اقتدار کرے قوم ایسے امام کی جو عصر پڑھتا ہو اور قوم گمان کرے ظہر پڑھتا ہے تو نماز ان کی جائز نہیں اس لیے کہ اختلاف ہے امام اور مقتدی کی نماز میں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي السُّجُوْدِ عَلَى الثَّوْبِ فِي الْحَرِّ وَالْبَرْدِ

باب اس بیان میں کہ گرمی اور جاڑے کے سبب سے کپڑے پر سجدہ جائز ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلَى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ۔

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا انہوں نے جب ہم نماز پڑھتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے دوپہر کے وقت یعنی ظہر کی تو سجدہ کرتے تھے اپنے کپڑوں پر گرمی سے بچنے کو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں جابر بن عبداللہ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے اور روایت کی یہ حدیث وکیع نے بھی خالد بن عبدالرحمٰن سے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ مِمَّا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْجُلُوْسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ

باب اس بیان میں کہ بعد نماز صبح کے مسجد میں طلوع آفتاب تک بیٹھنا مستحب ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے صبح کی تو بیٹھے رہتے اپنی نماز کی جگہ میں طلوع آفتاب تک۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ۔

روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نماز پڑھے صبح کی جماعت سے پھر بیٹھا ذکر کرتا رہے اللہ تعالیٰ کا یہاں تک کہ نکلے آفتاب پھر پڑھے دو رکعت ہوگا اس کو ثواب مانند ایک حج اور عمرے کے کہا ابو ہریرہؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا پورا پورا یعنی ثواب۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے حال ابی ظلال کا تو کہا وہ مقارب الحدیث ہیں یعنی ان کی حدیثیں صحت کے قریب ہیں کہا محمد نے اور نام ان کا ہلال ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ

باب نماز میں کنکھیوں سے دیکھنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلٰوةِ يَمِيْنًا وَشِمَالًا وَلَا يَلْوِيْ عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ۔

روایت ہے ابن عباس رض سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گوشۂ چشم سے دیکھتے تھے نماز میں داہنے اور بائیں اور نہیں پھیرتے تھے گردن اپنی پیٹھ کے پیچھے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور خلاف کیا ہے وکیع نے فضل بن موسیٰ کا اس روایت میں روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے ان سے عبداللہ بن سعید بن ابی ہند نے ان سے بعض اصحاب عکرمہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گوشۂ چشم سے دیکھتے تھے نماز میں پھر ذکر کی حدیث اوپر کی حدیث کی مانند اور اس باب میں انس رض اور عائشہ رض سے بھی روایت ہے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ إِيَّاكَ وَالْإِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ فَإِنَّ الْإِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ هَلَكَةٌ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ لَا فِي الْفَرِيْضَةِ۔

روایت ہے انس رض سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے میرے بیٹے بچ تو گوشۂ چشم سے دیکھنے نماز میں اس واسطے کہ گوشۂ چشم سے دیکھنا نماز میں ہلاکت ہے پھر اگر ضرور ہو تو نفل میں نہ فرض میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلٰوةِ الرَّجُلِ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ادھر ادھر دیکھنے کو نماز میں فرمایا آپ نے یہ تو ایک اُچک لینا ہے کہ اُچک لیتا ہے شیطان آدمی کی نماز سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الرَّجُلِ يُدْرِكُ الْإِمَامَ سَاجِدًا كَيْفَ يَصْنَعُ

باب اس بیان میں کہ جو شخص امام کو دیکھے سجدے میں تو کیا کرے

عَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلٰى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتٰى أَحَدُكُمُ الصَّلٰوةَ وَالْإِمَامُ عَلٰى حَالٍ فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ۔

روایت ہے علی اور عمرو بن مرہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابن ابی لیلیٰ سے وہ معاذ بن جبل سے کہا علی اور معاذ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آوے کوئی تم سے نماز کو اور امام ہووے کسی حال میں تو کرے جو کرتا ہے امام یعنی امام جس رکن میں ہو اسی رکن میں شامل ہو جاوے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ مرفوع کیا ہو اس کو مگر اسی روایت سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ جب آوے آدمی اور امام سجدے میں ہو تو سجدہ کرے اور نہیں ملی اس کو یہ رکعت اگر فوت ہو گیا رکوع امام کے ساتھ اور اختیار کیا عبداللہ بن مبارک نے کہ سجدہ کرے امام کے ساتھ اور مروی ہے بعضوں سے کہ کہا انہوں نے امید ہے کہ بخشش دیا جاوے آدمی اس سے پہلے کہ سر اٹھاوے اس سجدے سے۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَّنْتَظِرَ النَّاسُ الْاِمَامَ وَهُمْ قِيَامٌ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ

باب اس بیان میں کہ مکروہ ہے کھڑے انتظار کرنا لوگوں کا امام کے لیئے نماز کے شروع میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَا تَقُوْمُوْا حَتّٰى تَرَوْنِيْ خَرَجْتُ۔

روایت ہے عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر ہو نماز کی تو کھڑے نہ ہو تم لوگ جب تک کہ دیکھ لو مجھ کو کہ میں نکلا۔

ف: اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے اور روایت انسؓ کی غیر محفوظ ہے کہا ابوعیسٰی نے حدیث ابی قتادہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علمائے صحابہ وغیرہم سے کھڑے کھڑے انتظار کرنا آدمیوں کا امام کے لیے اور کہا ہے بعضوں نے جب تکبیر ہووے امام مسجد میں اور تکبیر ہووے نماز کی تو کھڑے ہوں لوگ جب کہے مؤذن قد قامت الصلوٰۃ اور یہی قول ہے ابن مبارک کا۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ وَالصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الدُّعَاءِ

باب اس بیان میں کہ تعریف اللہ کی اور درود نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجنا چاہیے قبل دعا کے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ اُصَلِّيْ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ مَعَهٗ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَدَاْتُ بِالثَّنَاءِ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ دَعَوْتُ لِنَفْسِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلْ تُعْطَهْ سَلْ تُعْطَهْ۔

روایت ہے عبداللہ سے کہا انہوں نے میں نماز پڑھتا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ابوبکرؓ اور عمرؓ پھر جب بیٹھا میں یعنی قعدہ اخیرہ میں پہلے تعریف کی اللہ کی پھر درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کی میں نے اپنے لیئے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کر دیا جاوے گا یعنی قبول ہوگی تیری دعا۔

ف: اس باب میں فضالہ بن عبید سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسٰی نے حدیث عبداللہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے احمد بن حنبل سے وہ روایت کرتے ہیں یحیٰی بن آدم سے یہی حدیث اختصار کے ساتھ۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِيْ تَطْيِيْبِ الْمَسَاجِدِ

باب مسجدوں میں خوشبو کرنے کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبِنَاءِ الْمَسَاجِدِ فِي الدُّوْرِ وَاَنْ يُّنَظَّفَ وَيُطَيَّبَ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے حکم دیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مسجدیں بنانے کا محلوں میں اور یہ کہ صاف کیے جاویں اور خوشبو دی جاویں۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدہ اور وکیع نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا پھر ذکر کی حدیث مانند اوپر کی حدیث کے اور یہ زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ذکر کیا اوپر کی حدیث کی مانند اور کہا سفیان نے حکم کیا مسجدیں بنانے کا دور میں یعنی قبیلوں میں اور دور جمع ہے دار کی۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ صَلٰوةَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى

باب اس بیان میں کہ نماز رات اور دن کی دو دو رکعت ہے یعنی نفل

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى۔

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز رات کی اور دن کی دو دو رکعت ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اختلاف کیا ہے اصحاب شعبہ نے اس حدیث میں تو بعضوں نے مرفوع کیا اس کو یعنی یہ کہا کہ قول ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بعضوں نے موقوف کہا یعنی قول ابن عمر کا روایت کیا اور مروی ہے عبداللہ بن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند اور وہی صحیح ہے جو مروی ہے ابن عمر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز رات کی دو دو رکعت ہے اور روایت کیا اکثر ثقہ لوگوں نے عبداللہ بن عمر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا اس نے دن کی نماز کا اور مروی ہے عبیداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے کہ ابن عمر پڑھتے تھے رات کو دو دو رکعت اور دن کو چار اور اختلاف ہے علماء کا اس میں سو بعضوں کے نزدیک رات اور دن میں دو دو پڑھنا چاہیے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور کہا بعضوں نے رات کو دو دو رکعت ہے نماز نفل میں اور چار چار رکعت دن میں مثل پہلی سنت ظہر وغیرہ کے یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحٰق کا۔

بَابُ كَيْفَ كَانَ يَتَطَوَّعُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّهَارِ

باب اس بیان میں کہ کیونکر نفل پڑھتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دن میں

عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تُطِيْقُوْنَ ذٰلِكَ فَقُلْنَا مَنْ أَطَاقَ ذٰلِكَ مِنَّا فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَإِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هٰهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلّٰى أَرْبَعًا وَيُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيْمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ۔

روایت ہے عاصم بن ضمرہ سے کہا پوچھا میں نے حضرت علیؓ سے نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دن میں تو فرمایا آپ نے تم طاقت نہیں رکھ سکتے اس کی کہا میں نے بھلا اگر کوئی طاقت رکھے ہم میں سے تو فرمایا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوتا سورج اس طرف یعنی مشرق میں جیسا ہوتا ہے اس طرف یعنی مغرب میں عصر کے وقت پڑھتے دو رکعت یعنی اشراق کی اور جب ہوتا سورج اس جگہ یعنی مشرق کی طرف جیسا ہوتا ہے اس جگہ یعنی مغرب کی طرف ظہر کے وقت تو پڑھتے چار رکعت یعنی جس وقت آخر روز میں عصر ہوتی ہے اسی وقت اول روز میں اشراق پڑھتے اور جیسا آخر روز میں ظہر ہوتی ہے ویسی اول روز میں چاشت پڑھتے اور پڑھتے قبل ظہر کے چار رکعت اور بعد اس کے دو رکعت اور قبل عصر کے چار رکعت جدا کر دیتے ہر دو رکعت کو ساتھ سلام کے ملائکہ مقربین پر اور انبیاء اور مرسلین پر اور جو تابعدار تھے ان کے مومنین اور مسلمین سے۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن جعفر نے کہا روایت کی ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابی اسحٰق سے انہوں نے عاصم بن ضمرہ سے انہوں نے علیؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوپر کی حدیث کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے یہ سب روایتوں سے اچھی ہے جو آئی ہے دن کے نفلوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مروی ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ وہ ضعیف کہتے ہیں اس روایت کو اور ضعف اس کا میرے نزدیک اسی سبب سے ہوگا کہ ایسی مروی نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے مگر اسی سند سے واللہ اعلم یعنی روایت سے عاصم بن ضمرہ کی علی سے اور عاصم بن ضمرہ ثقہ ہیں بعض اہل حدیث کے نزدیک کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید قطان نے کہا سفیان نے ہم افضل جانتے ہیں عاصم بن ضمرہ کی روایت کو حارث کی روایت سے۔

بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّلَوٰةِ لُحُفِ النِّسَآءِ

باب اس بیان میں کہ عورتوں کی چادروں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّي فِي لُحُفِ نِسَآئِهِ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز نہیں پڑھتے تھے اپنی بیبیوں کی چادروں میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی اجازت۔

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْمَشْيِ وَالْعَمَلِ فِي صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ

باب اس عمل اور چلنے کے بیان میں جو نفل نماز میں جائز ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جِئْتُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الْبَيْتِ وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَمَشَى حَتّٰى فَتَحَ لِي ثُمَّ رَجَعَ إِلٰى مَكَانِهِ وَوَصَفَتِ الْبَابَ فِي الْقِبْلَةِ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ آئی میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے گھر میں اور دروازہ بند تھا اندر سے سو چلے رسول اللہؐ یہاں تک کہ کھول دیا آپؐ نے دروازہ میرے لیے پھر چلے گئے اپنی جگہ میں جہاں نماز پڑھتے تھے اور بیان کیا حضرت عائشہؓ نے کہ دروازہ قبلے کی طرف تھا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي قِرَاءَةِ سُورَتَيْنِ فِي رَكْعَةٍ۔

باب ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنے کے بیان میں

عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ عَبْدَ اللّٰهِ عَنْ هٰذَا الْحَرْفِ غَيْرِ اٰسِنٍ أَوْ يَاسِنٍ قَالَ كُلَّ الْقُرْاٰنِ قَرَأْتَ غَيْرَ هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ إِنَّ قَوْمًا يَقْرَءُونَهُ يَنْثُرُونَهُ نَثْرَ الدَّقَلِ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ إِنِّي لَأَعْرِفُ السُّوَرَ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ قَالَ فَأَمَرْنَا عَلْقَمَةَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عِشْرُونَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَ كُلِّ سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ۔

روایت ہے اعمش سے کہا سنا میں نے ابو وائل سے کہتے تھے پوچھا ایک شخص نے عبداللہ بن مسعود سے یہ لفظ کہ غیر اٰسن ہے یا غیر یاسن ہے تو کہا عبداللہ بن مسعود نے کیا سارا قرآن پڑھ چکا تو اس کے سوا کہا اس نے ہاں کہا عبداللہ بن مسعود نے ایک قوم پڑھتی ہے قرآن کو جھاڑتی ہے جیسا کوئی جھاڑتا ہو خراب کھجور کو نہیں آگے بڑھتا ان کے گلے سے میں نہیں جانتا ہوں دو دو سورتوں مشابہ کو کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑھتے ان کو کہا راوی نے حکم کیا ہم نے علقمہ کو کہ پوچھے عبداللہ سے تو کہا عبداللہ نے وہ بیس سورتیں ہیں مفصل سے یعنی آخر قرآن سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑھتے تھے دو سورتیں ایک ایک رکعت میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي فَضْلِ الْمَشْيِ إِلَى الْمَسْجِدِ وَمَا يُكْتَبُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ فِي خُطَاهُ

باب مسجد میں جانے کے ثواب میں اور جو لکھا جاتا ہے ثواب اس کے قدموں میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ اِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ لَا يُخْرِجُهٗ اَوْ قَالَ لَا يُنْهِزُهٗ اِلَّا اِيَّاهَا لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً۔

جب وضو کرے آدمی تو اچھی طرح وضو کرے پھر نکلے نماز کو نہ نکالے ہو اس کو یا فرمایا نہ اٹھائے ہو اس کو مگر نماز تو نہ رکھے گا کوئی قدم مگر بلند کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو ایک درجہ اور گھٹا دے گا ایک گناہ۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ اَنَّهٗ فِي الْبَيْتِ اَفْضَلُ

باب اس بیان میں کہ مغرب کے بعد کی نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے

عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَسْجِدِ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ الْمَغْرِبَ فَقَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فِي الْبُيُوْتِ۔

روایت ہے سعد بن اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہا نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبیلہ بنی عبد الاشہل کے مغرب کی سو کھڑے ہوئے کچھ لوگ نفل پڑھنے کو سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم جانو اس نماز کو گھر میں پڑھنے کو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی روایت سے اور صحیح وہ ہے جو مروی ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت بعد مغرب کے اپنے گھر میں اور مروی ہے حذیفہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی مغرب پھر نماز پڑھتے رہے عشاء تک سو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھیں دو رکعت بعد مغرب کے بھی مسجد میں۔

بَابٌ فِي الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ مَا يُسْلِمُ الرَّجُلُ

باب نہانے کا جب آدمی مسلمان ہو

عَنْ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّهٗ اَسْلَمَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ۔

روایت ہے قیس بن عاصم سے کہ وہ جب اسلام لائے تو حکم کیا ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہانے کا پانی اور بیری کے پتوں سے

ف: اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا مستحب کہتے ہیں کہ جب آدمی اسلام لاوے تو نہاوے اور کپڑے دھو دے اپنے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ مِنَ التَّسْمِيَةِ فِيْ دُخُوْلِ الْخَلَاءِ

باب اس بیان میں کہ پائخانے جاتے وقت بسم اللہ کہنا چاہیئے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتْرُ مَا بَيْنَ اَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِيْ اٰدَمَ اِذَا دَخَلَ اَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ اَنْ يَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ۔

روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پردہ آنکھوں پر جنوں کے بنی آدم کی شرمگاہوں سے یہ ہے کہ بسم اللہ کہے جب داخل ہو پائخانے میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی روایت سے اور اسناد اس کی کچھ ایسی نہیں یعنی خوب قوی نہیں۔ اور مروی ہے انسؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کچھ اس باب میں۔

بَابُ مَا ذُكِرَ مِنْ سِيمَاءِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ مِنْ آثَارِ السُّجُودِ وَالطُّهُورِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب اس امت کی نشانی کے بیان میں جو اثر سجدہ اور وضو سے ہو گی قیامت کے روز

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرٌّ مِنَ السُّجُودِ مُحَجَّلُونَ مِنَ الْوُضُوءِ۔

روایت ہے عبداللہ بن بسر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت قیامت کے دن ہوں گے چمکتے منہ سجدہ سے اور چمکتے ہاتھ وضو سے۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے عبدالرحمن بن بسر سے۔

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ التَّيَمُّنِ فِي الطُّهُورِ

باب اس بیان میں کہ مستحب ہے داہنی طرف سے شروع کرنا وضو کو

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي طُهُورِهِ إِذَا تَطَهَّرَ وَفِي تَرَجُّلِهِ إِذَا تَرَجَّلَ وَفِي انْتِعَالِهِ إِذَا انْتَعَلَ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انھوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے داہنی طرف سے شروع کرنے کو طہارت میں جب طہارت کرتے اور کنگھی کرنے میں جب کنگھی کرتے اور جوتی پہننے میں جب پہنتے اسے۔

ف: ابو الشعثاء کا نام سلیم بن اسود محاربی ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ ذِكْرِ قَدْرِ مَا يُجْزِئُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْوُضُوءِ۔

باب اس بیان میں کہ کتنا پانی وضو میں کفایت کرتا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجْزِئُ فِي الْوُضُوءِ رِطْلَانِ مِنَ الْمَاءِ

روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہے وضو میں دو رطل پانی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ان لفظوں سے مگر روایت سے شریک کے اور روایت کیا اس کو شعبہ نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن جبر سے وہ روایت کرتے ہیں انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے ایک مکوک یعنی مدسے اور غسل کرتے تھے پانچ مدے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّضِيعِ

باب اس بیان میں کہ دودھ پیتے بچے کے پیشاب پر پانی ڈالنا کافی ہے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّضِيعِ يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ قَالَ قَتَادَةُ وَهٰذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا فَإِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيعًا

روایت ہے علی بن ابی طالب سے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیتے لڑکے کے پیشاب میں کہ چھڑکا جاوے پانی لڑکے کے پیشاب میں اور دھویا جاوے پیشاب لڑکی کا کہا قتادہؓ نے اور یہ حکم جب تک ہے کہ کھانا نکھاتے ہوں پھر جب کھانا کھانے لگیں تو دھویا جاوے پیشاب دونوں کا۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے، مرفوع بیان کیا اس کو ہشام دستوائی نے قتادہؓ کی روایت سے اور موقوف روایت کیا سعید ابن عروبہ نے قتادہؓ سے اور مرفوع نہ کیا۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الرُّخْصَةِ لِلْجُنُبِ فِي الْأَكْلِ وَالنَّوْمِ إِذَا تَوَضَّأَ

باب اس بیان میں کہ جنب کو کھانا اور سونا جائز ہے۔ جب وضو کرلے

عَنْ عَمَّارٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ

روایت ہے عمار سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی جنب

الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ أَوْ يَنَامَ أَنْ يَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَوٰةِ۔

کو کھانے اور پینے اور سونے کی جب چاہے اگر وضو کرے وضو نماز کا سا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي فَضْلِ الصَّلَوٰةِ

باب نماز کی فضیلت کے بیان میں

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعِيذُكَ بِاللّٰهِ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ مِنْ أُمَرَاءَ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي فَمَنْ غَشِيَ أَبْوَابَهُمْ فَصَدَّقَهُمْ فِي كِذْبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَا يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ غَشِيَ أَبْوَابَهُمْ أَوْ لَمْ يَغْشَ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ فِي كِذْبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَسَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ الصَّلَوٰةُ بُرْهَانٌ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ حَصِينَةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ إِنَّهُ لَا يَرْبُو لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ إِلَّا كَانَتِ النَّارُ أَوْلَى بِهِ۔

روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہا فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ میں دیتا ہوں میں تجھ کو اللہ تعالیٰ کی اے کعب بن عجرہ ان امیروں سے کہ ہوں گے بعد میرے سو جو گیا ان کے دروازے پر اور سچا کہا ان کے جھوٹ کو اور مدد کی ان کے ظلم کی سو وہ میرا نہیں اور میں اس کا نہیں اور کبھی نہ آسکے گا میرے حوض پر اور جو آیا ان کے دروازے پر یا نہ آیا اور سچا نہ کیا ان کے جھوٹ کو اور مدد نہ کی ان کے ظلم میں پس وہ میرا ہے اور میں اس کا اور قریب ہے کہ آئے گا میرے حوض پر اے کعب بن عجرہ نماز دلیل ہے یعنی ایمان کی اور روزہ سپر مضبوط ہے اور صدقہ بجھاتا ہے گناہوں کو جیسا بجھاتا ہے پانی آگ کو اے کعب بن عجرہ نہیں بڑھتا ہے کوئی گوشت کہ پیدا ہو حرام سے مگر آگ اس کے حق میں لائق تر ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور پوچھا میں نے محمد سے اس حدیث کو تو نہ جانا انہوں نے مگر روایت سے عبید اللہ بن موسیٰ کے اور بہت غریب کہا انہوں نے اس کو اور کہا محمد نے روایت کی یہ حدیث ہم سے ابن نمیر نے انہوں نے عبید اللہ بن موسیٰ سے انہوں نے غالب سے۔

بَابٌ مِنْهُ

دوسرا باب اسی بیان میں

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيعُوا ذَا أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي أُمَامَةَ مُنْذُ كَمْ سَمِعْتَ هٰذَا الْحَدِيثَ قَالَ سَمِعْتُهُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثِينَ سَنَةً۔

روایت ہے ابی امامہ سے کہتے تھے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب خطبہ پڑھتے تھے حجۃ الوداع کا فرماتے تھے ڈرو تم اللہ سے جو پروردگار ہے تمہارا اور پڑھو نماز پنجگانہ اور روزے رکھو اپنے مہینے کے اور ادا کرو زکوٰۃ اپنے مالوں کی اور اطاعت کرو اپنے صاحب حکومت کی یعنی جو شرع کے موافق حکم کرے داخل ہو جاؤ جنت میں اپنے پروردگار کے کہا راوی نے کہا میں نے ابی امامہ سے کب سے سنی ہے تم نے یہ حدیث کہا انہوں نے سنی میں نے اور تھا میں تیس برس کا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

آخِرُ أَبْوَابِ الصَّلَوٰةِ

یہ آخر ہے ابواب الصلوٰۃ کا

اَبْوَابُ الزَّکٰوۃِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں زکوٰۃ کے جو وارد ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَاجَآءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مَنْعِ الزَّکٰوۃِ مِنَ التَّشْدِیْدِ

باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ نہ دینے کی جو برائیاں وارد ہوئی ہیں اس کے بیان ہیں

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ جِئْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ جَالِسٌ فِیْ ظِلِّ الْکَعْبَۃِ قَالَ فَرَاٰنِیْ مُقْبِلًا فَقَالَ ھُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ قَالَ فَقُلْتُ مَالِیْ لَعَلَّہٗ اُنْزِلَ فِیَّ شَیْءٌ قَالَ قُلْتُ مَنْ ھُمْ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُمُ الْاَکْثَرُوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا فَحَثٰی بَیْنَ یَدَیْہِ وَعَنْ یَمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یَمُوْتُ رَجُلٌ فَیَدَعُ اِبِلًا اَوْ بَقَرًا لَمْ یُؤَدِّ زَکٰوتَھَا اِلَّا جَآءَتْہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَعْظَمَ مَا کَانَتْ وَاَسْمَنَہٗ تَطَؤُہٗ بِاَخْفَافِھَا وَتَنْطَحُہٗ بِقُرُوْنِھَا کُلَّمَا نَفِدَتْ اُخْرَاھَا عَادَتْ عَلَیْہِ اُوْلَاھَا حَتّٰی یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ۔

روایت ہے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے کہا آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ بیٹھے تھے کعبہ کے سایہ میں کہا انہوں نے پھر دیکھا آپ نے مجھ کو سامنے آتے سو فرمایا آپ نے وہ ٹوٹا پانے والے ہیں قسم ہے رب کعبہ کی قیامت کے دن کہا راوی نے کہا میں نے کیا ہے مجھ کو شائد کچھ اترا ہے میرے حق میں کہا راوی نے کہا میں نے کون لوگ ہیں وہ میرے ماں باپ فدا ہوں آپ پر سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بہت مال والے ہیں مگر جس نے دیا ادھر ادھر اور ادھر اور دونوں ہاتھ سے لپ بھر کر اشارہ کیا آپ نے سامنے اور داہنے طرف اور بائیں طرف پھر فرمایا قسم ہے اس خدا کی کہ میری جان جس کے ہاتھ میں ہے نہیں مرتا ہے کوئی آدمی کہ چھوڑ جاتا ہے اونٹ یا گائے کہ ادا نہ کی ہو زکوٰۃ اس کی مگر وہ جانور آوے گا قیامت کے دن بڑے سے بڑا اور موٹے سے موٹا ہو کر روندتا ہوگا اس کو اپنے کھروں سے اور مارتا ہوگا اپنے سینگوں سے جب گزر جاوے اس پر سے پچھلا جانور لوٹے گا پہلا جانور اور اس کے یہی عذاب ہوتا رہے گا جب تک فیصلہ نہ ہو لوگوں ہیں۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اس کی مانند اور روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہا انہوں نے لعنت کیا گیا ہے مانع زکوٰۃ کا، اور روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور روایت ہے جابر بن عبداللہ اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابو ذر کی حسن ہے صحیح ہے اور نام ابی ذر کا جندب بن سکن ہے اور ابن جنادہ بھی کہتے ہیں، روایت کی ہم سے عبداللہ بن منیر نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن موسیٰ سے وہ سفیان ثوری سے وہ حکیم بن دیلم سے وہ ضحاک بن مزاحم سے کہا انہوں نے اکثرون جو حدیث میں آیا ہے اس سے دس ہزار والے مراد ہیں یعنی درہم یا دنانیر۔

بَابُ مَاجَآءَ اِذَا اَدَّیْتَ الزَّکٰوۃَ فَقَدْ قَضَیْتَ مَا عَلَیْکَ

باب اس بیان میں کہ جب زکوٰۃ دے چکا تو ادا کر چکا جو تجھ پر ضرور تھا

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَدَّیْتَ زَکٰوۃَ مَالِکَ فَقَدْ قَضَیْتَ مَا عَلَیْکَ۔

روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دے چکا تو زکوٰۃ اپنے مال کی تو ادا کر چکا جو تجھ پر لازم تھا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے کہ آپ نے ذکر کیا زکوٰۃ کا تو کہا ایک شخص نے کچھ اور فرض ہے میرے اوپر تو فرمایا آپ نے نہیں مگر جو خوشی سے دے تو ابن حجیرہ وہ عبدالرحمٰن بیٹے حجیرہ بصری کے ہیں۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنَّا نَتَمَنّٰى اَنْ يَّبْتَدِئَ الْاَعْرَابِيُّ الْعَاقِلُ فَيَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ اَتَاهُ اَعْرَابِيٌّ فَجَثٰى بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَسُوْلَكَ اَتَانَا فَزَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِيْ رَفَعَ السَّمَآءَ وَبَسَطَ الْاَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ آللّٰهُ اَرْسَلَكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوٰتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرٍ فِي السَّنَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا فِيْ اَمْوَالِنَا الزَّكٰوةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا الْحَجَّ اِلَى الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِيْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَدَعُ مِنْهُنَّ شَيْئًا وَلَا اُجَاوِزُهُنَّ ثُمَّ وَثَبَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ صَدَقَ الْاَعْرَابِيُّ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

روایت ہے انس سے کہا ہم آرزو کرتے تھے کہ آجاوے کوئی اعرابی عاقل اور پوچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہم بھی حضرت کے پاس ہوں پس ہم اسی خیال میں تھے کہ آیا ایک اعرابی اور دو زانو بیٹھا آگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا محمدؐ آپ کے قاصد نے کہا ہم سے کہ آپؐ کہتے ہیں کہ اللہ نے بھیجا ہے تم کو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اعرابی نے قسم ہے اس خدا کی جس نے بلند کیا آسمان اور بچھائی زمین اور گاڑے پہاڑ کیا اللہ نے بھیجا ہے تم کو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا اعرابی نے تمہارے قاصد نے کہا ہم سے کہ ہمارے اوپر پانچ نمازیں فرض ہیں رات دن میں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا اعرابی نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا ہے آپؐ کو کیا اللہ نے حکم کیا آپؐ کو اس کا فرمایا آپؐ نے ہاں! اعرابی نے کہا اور تمہارے قاصد نے کہا ہم سے کہ آپؐ فرماتے ہیں کہ ہم پر فرض ہیں روزے ایک مہینے کے ہر سال میں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا اس نے کہا اعرابی نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا آپؐ کو کیا اللہ تعالیٰ نے حکم کیا اس کا آپؐ کو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا اعرابی نے آپؐ کے قاصد نے کہا ہم سے کہ آپؐ فرماتے ہیں کہ ہم پر ہمارے مالوں کی زکوٰۃ فرض ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا اس اعرابی نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا ہے آپؐ کو کیا اللہ نے حکم کیا اس کا فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا اعرابی نے تمہارے رسول نے کہا ہم سے کہ آپؐ فرماتے ہیں کہ حج فرض ہے بیت اللہ کا جس کو طاقت ہو راہ کی ہم میں سے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا اعرابی نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا ہے آپؐ کو کیا اللہ نے حکم کیا اس کا آپؐ کو فرمایا آپؐ نے ہاں پھر کہا اعرابی نے قسم ہے اس کی جس نے بھیجا آپؐ کو حق کے ساتھ نہ چھوڑوں گا میں اس سے کچھ اور نہ زیادہ کروں گا پھر چلدیا اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر سچ کہا اعرابی نے تو داخل ہوا جنت میں۔

ف : کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے اس سند سے اور مروی ہے سعد سے اس سند کے ساتھ انسؓ کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا میں محمد بن اسمٰعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے فرماتے تھے کہا ہے بعض محدثوں نے اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ

شاگرد کا پڑھنا اور استاد کا سننا مثل سماع کے جائز ہے اور حجت لائے ہیں کہ اس حدیث میں اعرابی نے سامنے پڑھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور آپ نے اقرار کیا مترجم کہتا ہے یہاں ہمارے شیخ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی غرض یہ ہے کہ حدیث کا پڑھنا دو طرح ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ استاد پڑھتا جاوے اور شاگرد چپ سنتے جاویں اور سلف میں اکثر یہی طریقہ جاری تھا چنانچہ مولانا بالفضل اولنا افضل المحدثین بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا اکثر یہی طرز تھا کہ صحیح بخاری ان کی مبارک زبان سے قریب لاکھ آدمیوں کے سن چکے ہیں، اور دوسرا طرز یہ تھا کہ شاگرد اپنی معلومات یا لکھی ہوئی حدیثیں استاد کو سنا دے اور استاد کہے کہ برابر ہے تیرا پڑھنا یا لکھنا یہ دوسرا طریقہ بھی اوپر کی حدیث سے ثابت ہوا کہ اعرابی اس میں بمنزلہ شاگرد ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم استاد ہیں اور حدیث میں جو لفظ نعم جا بجا وارد ہے یہ برابر کہنا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكٰوةِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ

اس باب میں سونے اور چاندی کی زکوٰۃ کا بیان ہے

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ فَهَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَّةِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ لَيْسَ فِيْ تِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ شَيْئٌ فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ۔

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ معاف کی ہیں نے زکوٰۃ گھوڑوں اور غلاموں کی سواء زکوٰۃ چاندی کی ہر چالیس درہم سے ایک درہم اور نہیں زکوٰۃ بیت مجھ کو ایک سو نوے درہم میں کچھ بھی پھر جب ہو جاویں دو سو تو اس میں پانچ درہم ہیں۔

ف: اس باب میں روایت ہے ابی بکر الصدیقؓ اور عمرو بن حزم سے بھی کہا ابو عیسیٰ نے روایت کی ہم سے یہ حدیث اعمش اور ابو عوانہ وغیرہما نے ابی اسحٰق سے وہ روایت کرتے ہیں عاصم بن ضمرہ سے وہ حضرت علیؓ سے اور روایت کی سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور کئی لوگوں نے ابی اسحٰق سے وہ روایت کرتے ہیں حارث سے وہ علی رضی اللہ عنہ سے کہا ابو عیسےٰ نے پوچھا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے حال اس حدیث کا تو فرمایا انہوں نے دونوں میرے نزدیک صحیح ہیں اور جو مروی ہے ابی اسحٰق سے احتمال ہے کہ ابی اسحٰق دونوں سے روایت کرتے ہوں یعنی حارث اور عاصم سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ زَكٰوةِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ۔

باب اونٹ اور بکریوں کی زکوٰۃ کے بیان میں

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ كِتَابَ الصَّدَقَةِ فَلَمْ يُخْرِجْهُ اِلٰى عُمَّالِهٖ حَتّٰى قُبِضَ فَقَرَنَهٗ بِسَيْفِهٖ فَلَمَّا قُبِضَ عَمِلَ بِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ حَتّٰى قُبِضَ وَعُمَرُ حَتّٰى قُبِضَ وَكَانَ فِيْهِ فِيْ خَمْسٍ مِّنَ الْاِبِلِ شَاةٌ وَفِيْ عَشْرٍ شَاتَانِ وَفِيْ خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلٰثُ شِيَاهٍ وَفِيْ عِشْرِيْنَ اَرْبَعُ شِيَاهٍ وَفِيْ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ بِنْتُ مَخَاضٍ اِلٰى خَمْسٍ وَّثَلٰثِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اِلٰى خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ

روایت ہے سالم بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھی کتاب زکوٰۃ کی اور روانہ نہ کیا تھا اسے اپنے عاملوں کے پاس کہ وفات پائی آپؐ نے اور بعد لکھنے کے رکھ دیا تھا اسے تلوار کے پاس پھر جب وفات پائی آپؐ نے عمل کیا اس پر ابو بکر صدیقؓ نے یہاں تک کہ وفات پائی انہوں نے پھر عمل کیا عمر بن خطاب رضؓ نے یہاں تک کہ وفات پائی انہوں نے بھی اور اس میں تھا کہ پانچ اونٹ میں ایک بکری دینا چاہیئے اور دس میں دو بکریاں اور پندرہ میں تین بکریاں اور بیس اونٹوں میں چار بکریاں اور پچیس اونٹوں میں ایک سال کی اونٹنی

فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا حِقَّةٌ اِلٰى سِتِّيْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ اِلٰى خَمْسٍ وَّسَبْعِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا بِنْتَا لَبُوْنٍ اِلٰى تِسْعِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِيْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ وَفِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ ابْنَةُ لَبُوْنٍ وَفِي الشَّاءِ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ شَاةً شَاةٌ اِلٰى عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ فَشَاتَانِ اِلٰى مِائَتَيْنِ فَاِذَا زَادَتْ فَثَلٰثُ شِيَاهٍ اِلٰى ثَلٰثِ مِائَةِ شَاةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰى ثَلٰثِ مِائَةِ شَاةٍ فَفِيْ كُلِّ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ ثُمَّ لَيْسَ فِيْهَا شَيْءٌ حَتّٰى تَبْلُغَ مِائَةً وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ مَخَافَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَلَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَيْبٍ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ اِذَا جَاءَ الْمُصَدِّقُ قَسَمَ الشَّاءَ اَثْلَاثًا ثُلُثٌ خِيَارٌ وَّثُلُثٌ اَوْسَاطٌ وَّثُلُثٌ شِرَارٌ وَّاَخَذَ الْمُصَدِّقُ مِنَ الْوَسَطِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزُّهْرِيُّ الْبَقَرَ۔

پینتیس اونٹوں تک پھر اگر زیادہ ہوں پینتیس سے سو اس میں دو برس کی اونٹنی پینتالیس اونٹ تک پھر اگر زیادہ ہوں تو اس میں ایک حقہ ہے یعنی تین سال کی اونٹنی ساٹھ اونٹوں تک پھر اگر زیادہ ہوں تو اس میں چار سال کی اونٹنی پچھتر اونٹوں تک پھر اگر زیادہ ہوں تو اس میں دو سال کی دو اونٹنیاں نوے اونٹ تک پھر اگر زیادہ ہوں تو اس میں تین تین سال کی دو اونٹنیاں ایک سو بیس اونٹ تک پھر اگر زیادہ ہوں اس سے تو ہر پچاس اونٹ میں ایک اونٹنی تین سال کی اور ہر چالیس میں دو سال کی اور بکریوں میں چالیس بکری میں سے ایک بکری ایک سو بیس بکری تک پھر جب زیادہ ہوں یعنی ایک سو بیس سے تو دو بکریاں دو سو بکریوں تک پھر اگر زیادہ ہوں تو تین بکریاں تین سو بکریوں تک پھر اگر زیادہ ہوں تین سو سے تو ہر سینکڑے میں ایک بکری پھر اس میں کچھ واجب نہیں ہوتا جب تک پورا سینکڑہ نہ ہو اور جمع نہ کی جاویں متفرق یعنی دو یا تین شخصوں کی بکریاں یا اونٹ اور جدا جدا نہ کی جاویں ملی ہوئی بکریاں یا اونٹ زکوٰۃ کے خوف سے اور جو ہو دیں دو شریکوں کی یعنی بکریاں یا اونٹ تو وہ آپس میں سمجھ لیویں برابر اور زکوٰۃ میں نہ لی جاوے بڈھی اور عیب دار اور کہا زہری نے جب آوے زکوٰۃ لینے والا تو تین قسم کرے بکریاں ایک میں عمدہ عمدہ اور ایک میں متوسط یعنی بیچ کی اور ایک میں ناقص اور زکوٰۃ تحصیل کرنے والا بیچ کے مال سے لیوے اور زہری نے گائے بیل کا ذکر نہیں کیا۔

ف: اس باب میں ابی بکر صدیقؓ اور ابی ذرؓ اور انسؓ اور بہز بن حکیم سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے دادا سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے تمامی فقہا کا اور روایت کی یہ حدیث یونس بن یزید نے اور کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور مرفوع کیا اس کو سفیان بن حصین نے مترجم کہتا ہے جمع نہ کی جاویں متفرق مثلاً ایک شخص کے دو اونٹ اور ایک کے تین اونٹ ہیں دونوں کو جمع کر کے پانچ اونٹ میں ایک بکری لے لیوے یہ زکوٰۃ تحصیلنے والے کو جائز نہیں اور جدا نہ کی جاویں ملی ہوئی یعنی ایک شخص کی مثلاً اسی بکریاں ہیں تو اس میں ایک بکری ہوتی ہے اس لئے کہ چالیس سے ایک سو بیس تک ایک بکری واجب ہے تو زکوٰۃ تحصیلنے والے کو یہ جائز نہیں کہ اس کے دو حصے کر کے دو بکریاں لے لیوے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ زَكٰوةِ الْبَقَرِ۔

باب گائے بیل کی زکوٰۃ کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ ثَلٰثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيْعٌ اَوْ

روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس گایوں میں سے ایک سال کی ایک گائے ہے یا بیل اور ہر

تَبِيعَةٌ وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ۔

چالیس میں دو برس کی ایک گائے۔

ف: اس باب میں معاذ بن جبل سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے ایسا ہی روایت کیا عبد السلام بن حرب نے خصیف سے اور عبد السلام ثقہ ہیں اور حافظ ہیں اور روایت کی شریک نے یہ حدیث خصیف سے انہوں نے ابی عبیدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبد اللہ سے اور ابو عبیدہ بن عبد اللہ نے کوئی حدیث نہیں سنی اپنے باپ سے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ بَقَرَةً تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ۔

روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا بھیجا مجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کو اور حکم دیا کہ لوں میں ہر تیس گایوں سے ایک گائے ایک سال کی یا ایک بیل اور ہر چالیس میں سے ایک گائے دو برس کی اور ہر جوان سے ایک دینار یا برابر اس کے کپڑے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ حدیث بعضوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے مسروق سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ کو یمن کی طرف اور حکم کیا کہ لیوے آخر حدیث تک اور یہ زیادہ صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا پوچھا میں نے ابا عبیدہ سے تم کچھ یاد رکھتے ہو عبد اللہ کی روایتوں سے تو کہا انہوں نے نہیں یعنی ابا عبیدہ کو عبد اللہ سے سماع نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَخْذِ خِيَارِ الْمَالِ فِي الصَّدَقَةِ

باب اس بیان میں کہ زکوٰۃ میں عمدہ مال لینا برا ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللهِ حِجَابٌ۔

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ کو یمن کی طرف اور فرمایا تو گزرے گا ایک قوم پر اہل کتاب سے پس بلا ان کو اس پر کہ گواہی دیں کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور میں رسول ہوں اللہ کا پس اگر قبول کریں اس کو تو خبر دے ان کو فرض کیا ہے اللہ نے پانچ نمازوں کو دن اور رات میں پھر اگر قبول کر لیں وہ اس کو تو خبر دے ان کو کہ اللہ تعالےٰ نے فرض کی ہے ان پر زکوٰۃ ان کے مالوں کی کہ لی جاوے ان کے امیروں سے، اور دی جاوے ان کے فقیروں کو، پھر اگر وہ قبول کریں اس کو تو پرہیز کر ان عمدہ مالوں سے یعنی زکوٰۃ میں عمدہ عمدہ مال چھانٹ کر نہ لے اور بچ بددعا سے مظلوم کی اس لیئے کہ اس میں اور اللہ میں کچھ پردہ نہیں ہے یعنی جلد قبول ہوتی ہے۔

ف: اس باب میں صنابحی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح ہے ابو معبد مولےٰ ہیں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے اور نام ان کا نافذ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَدَقَةِ الزَّرْعِ وَالثَّمَرِ وَالْحُبُوبِ

باب بیان میں کھیت اور پھلوں اور غلے کی زکوٰۃ کے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ ذَوْدٍ صَدَقَۃٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ صَدَقَۃٌ

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ اور نہیں ہے پانچ اوقیہ چاندی سے کم میں زکوٰۃ اور نہیں ہے پانچ گنے یا ٹوکرے سے کم میں زکوٰۃ یعنی غلے یا تمر میں۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابن عمرؓ اور جابرؓ اور عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے سفیان اور شعبہؒ اور مالک بن انسؒ سے انہوں نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی سعید خدری سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوپر کی حدیث کے جو روایت کی عبدالعزیز نے عمرو بن یحییٰ سے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابوسعید کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابی سعید سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ پانچ گنے یعنی وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور پانچ وسق سے تین سو صاع ہوتے ہیں اور صاع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پانچ رطل اور تیسرا حصہ ایک رطل کا ہے اور صاع اہل کوفہ کا آٹھ رطل کا ہے اور نہیں ہے پانچ اوقیہ چاندی میں زکوٰۃ اور ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور پانچ اوقیوں کے دو سو[1] درہم ہوتے ہیں اور نہیں ہے پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ پھر جب ہو دیں پچیس درہم تو اس میں ایک سال کی اونٹنی اور اگر پچیس اونٹ سے کم ہوں تو ہر پانچ میں ایک بکری۔

بَابُ مَا جَآءَ لَیْسَ فِی الْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ صَدَقَۃٌ
باب اس بیان میں کہ گھوڑوں اور غلاموں میں زکوٰۃ نہیں۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ فَرَسِہٖ وَلَا عَبْدِہٖ صَدَقَۃٌ

روایت ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور علیؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ پلے ہوئے گھوڑوں پر یعنی جن کو دانہ گھاس باندھ کر کھلاتے ہیں اس میں زکوٰۃ نہیں اور جو غلام خدمت کے لیے ہوں ان میں بھی زکوٰۃ نہیں اور اگر تجارت کے لیے ہوں تو دونوں کی قیمتوں سے زکوٰۃ لی جاوے جب کہ ایک سال گزر چکے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ زَکٰوۃِ الْعَسَلِ۔
باب شہد کی زکوٰۃ کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْعَسَلِ فِیْ کُلِّ عَشَرَۃِ اَزُقٍّ زِقٌّ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہد میں ہر دس مشکوں میں ایک مشک ہے۔

ف: اس باب میں ابوہریرہؓ اور ابی سیارہ المتقی و عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے ابن عمر کی حدیث کی اسناد میں گفتگو ہے یعنی ضعیف ہے اور نہیں صحیح ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں بہت کچھ اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر علماء کے یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور کہا بعض علماء نے شہد میں کچھ زکوٰۃ نہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا زَکٰوۃَ عَلَی الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ حَتّٰی یَحُوْلَ عَلَیْہِ الْحَوْلُ
باب اس بیان میں کہ زکوٰۃ نہیں مال مستفاد میں جب تک نہ گزرے اس پر سال

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

[1] اور دو سو درہم تولے کے حساب سے ساڑھے باون تولے ہوتے ہیں اور پانچ وسق تخمیناً پانچ من پختہ ہوئے اور من چالیس سیر کا۔

وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَكٰوةَ عَلَيْهِ حَتّٰى يَحُوْلَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ۔ جس نے مال مستفاد پایا تو اس پر زکوٰۃ نہیں جب تک سال نہ گذرے۔

ف: اس باب میں سری بنت نبہان سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالوہاب ثقفی سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہا ابن عمر نے جس سے پایا مال مستفاد اس پر زکوٰۃ نہیں جب تک سال نہ گذرے اس کے مالک کے نزدیک اور یہ زیادہ صحیح ہے عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم کے حدیث سے کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کیا اس کو ایوب اور عبیداللہ اور کئی لوگوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے موقوفاً یعنی انہی کا قول اور عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں حدیث میں ضعیف کہا ان کو احمد بن حنبل اور علی بن مدینی وغیرہما نے اہل حدیث سے اور وہ کثیر الغلط ہیں اور مروی ہے کئی صحابہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ مال مستفاد میں زکوٰۃ نہیں ہے جب تک سال نہ گذرے اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد بن حنبل اور اسحٰق کہا بعض علماء نے اگر اسکے پاس پہلے سے ایسا مال ہے کہ واجب ہوتی ہے اس پر زکوٰۃ تو اس مال میں بھی زکوٰۃ ہے یعنی مستفاد میں اور اگر اس پاس سوائے مال مستفاد کے کوئی ایسا نہیں کہ جس میں واجب ہو زکوٰۃ تو مستفاد میں زکوٰۃ واجب نہیں جبتک سال نہ گذرے سو اس نے پایا اگر مال مستفاد قبل گذرنے سال کے تو اس کو چاہیے کہ مال مستفاد کی بھی زکوٰۃ دے جب زکوٰۃ دیوے پہلے مال کی جس کی زکوٰۃ ہمیشہ دیتا تھا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا مترجم کہتا ہے مال مستفاد اس مال کو کہتے ہیں جو سال کے اندر خود بخود ہاتھ آوے جیسے ہبہ یا میراث کے طور سے اور اپنے مال سابق سے کمایا ہوا نہ ہو تو بعضے کہتے ہیں کہ جس دن وہ مال ہاتھ لگا ہے اس دن سے جب پورا سال ہو تو اس کی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور امام اعظم کہتے ہیں کہ پہلے مال کے ساتھ اس کی بھی زکوٰۃ دے کچھ سال کا گذرنا اس پر شرط نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ جِزْيَةٌ
باب اس بیان میں کہ مسلمانوں پر جزیہ نہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِيْ اَرْضٍ وَّاحِدَةٍ وَلَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ جِزْيَةٌ۔ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لائق ہے دو قبلے والوں کا رہنا ایک زمین میں یعنی اہل کتاب اور مسلمانوں کا دونوں کا رہنا جزیرہ عرب میں لائق نہیں ہے اور نہیں مسلمانوں پر جزیہ۔

ف: روایت کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے جریر سے انہوں نے قابوس سے اسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کے اور اس باب میں سعید بن زید اور حرب بن عبیداللہ ثقفی کے دادا سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی مروی ہے قابوس بن ابی ظبیان سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور اسی پر عمل ہے تمامی علماء کا کہ نصرانی جب اسلام لادے تو معاف کر دیا جاوے جزیہ اس کی ذات کا اور قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ مسلمانوں پر جزیہ نہیں۔

اس سے جزیہ عشری مراد ہے جو کافروں سے تحصیلاً لیا جاتا ہے اور ہر ہر گردن پر جدا جدا لازم ہوتا ہے اور دوسری حدیث میں اس کی تفسیر آئی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عشور یہود و نصاریٰ پر ہے اور مسلمانوں پر عشور نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ زَكٰوةِ الْحُلِيِّ
باب زیور کی زکوٰۃ کے بیان میں۔

عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُوْلُ روایت ہے زینب سے جو بیوی ہیں عبداللہ کی کہا انہوں نے

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِیِّکُنَّ فَإِنَّکُنَّ اَکْثَرُ اَھْلِ جَھَنَّمَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

کہ خطبہ پڑھا ہم پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا اے گروہ عورتوں کے صدقہ دو اگرچہ ہو تمہارے زیوروں میں سے اس لئے کہ تم میں سے اکثر اہل جہنم ہیں قیامت کے دن۔

ف: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابوداؤد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے اعمش سے کہا اعمش نے سنا میں نے ابووائل سے کہ روایت کرتے تھے عمرو بن حارث سے جو بھتیجے ہیں زینب کے اور زینب بیوی ہیں عبداللہ کی وہ روایت کرتے ہیں زینب سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُوپر کی حدیث کی مانند اور یہ ابومعاویہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور ابومعاویہ نے وہم کیا ہے اپنی حدیث میں سو کہا عمرو بن الحارث عن ابن اخی زینب اور صحیح یوں ہے عمرو بن الحارث بن اخی زینب یعنی حارث کے بعد عن کا لفظ غلط ہے اور یہ حدیث مروی ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تجویز کی آپ نے زیور میں زکوٰۃ دینا اور اس کی اسناد میں کچھ گفتگو ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں سو کہا بعض علمائے صحابہ اور تابعین نے کہ زیور میں زکوٰۃ ہے جو سونے اور چاندی کا ہو اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور عبداللہ بن مبارک اور کہا بعض صحابہ نے جیسے ابن عمر اور عائشہؓ اور جابر بن عبداللہ اور انس بن مالک ہیں کہ زیور میں زکوٰۃ نہیں اور ایسا ہی مروی ہے بعض فقہا تابعین سے اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ امْرَأَتَیْنِ اَتَتَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْ اَیْدِیْھِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَھَبٍ فَقَالَ لَھُمَا اَتُؤَدِّیَانِ زَکٰوتَہٗ فَقَالَتَا لَا فَقَالَ لَھُمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتُحِبَّانِ اَنْ یُّسَوِّرَکُمَا اللّٰہُ بِسِوَارَیْنِ مِنْ نَارٍ قَالَتَا لَا قَالَ فَاَدِّیَا زَکٰوتَہٗ۔

روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ دادا سے کہ دو عورتیں آئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ان کے ہاتھوں میں دو کنگن تھے سونے کے سو فرمایا آپ نے کیا ادا کرتی ہو تم زکوٰۃ اس کی تو کہا انہوں نے نہیں سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کیا چاہتی ہو تم کہ اللہ پہناوے تم کو دو کنگن دوزخ کی آگ کے کہا انہوں نے نہیں فرمایا آپ نے تو ادا کرتی رہو زکوٰۃ اس کی۔

ف: کہا ابوعیسےٰ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے مثنیٰ بن صباح نے عمرو بن شعیب سے اسی کی مانند اور مثنیٰ بن صباح اور ابن لہیعہ دونوں ضعیف ہیں اس حدیث میں اور اس باب میں کوئی روایت صحیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ زَکٰوۃِ الْخَضْرَوَاتِ۔ باب سبزی اور ترکاری کی زکوٰۃ کے بیان میں

عَنْ مُعَاذٍ اَنَّہٗ کَتَبَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْاَلُہٗ عَنِ الْخَضْرَوَاتِ وَھِیَ الْبُقُوْلُ فَقَالَ لَیْسَ فِیْھَا شَیْءٌ۔

روایت ہے معاذ سے کہ انہوں نے لکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پوچھا حال خضروات کا یعنی ساگ پات کی زکوٰۃ کا سو فرمایا آپ نے اس میں کچھ زکوٰۃ نہیں ہے۔

ف: کہا ابوعیسےٰ نے اسناد اس حدیث کی صحیح نہیں اور اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ صحیح ثابت نہیں اور یہ روایت مروی ہے موسےٰ بن طلحہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ ساگ پات میں کچھ صدقہ نہیں کہا ابوعیسےٰ نے حسن بیٹے ہیں عمارہ کے اور وہ ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک ضعیف کہا ان کو شعبہ وغیرہ نے اور چھوڑ دیا ان سے روایت لینا عبداللہ بن مبارک نے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ فِيمَا يُسْقَى بِالْأَنْهَارِ وَغَيْرِهَا

باب اس کی زکوٰۃ کے بیان میں جس میں پانی دیوے نہر وغیرہ سے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ الْعُشْرُ وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو پانی دیوے آسمان یعنی مینہ کے پانی سے پیدا ہو یا پانی دیویں نہریں انکیں دسواں حصہ زکوٰۃ ہے اور جسمیں پانی دیا جاوے کھینچ کر یعنی اونٹ سے بیل سے تو اسمیں بیسواں حصہ زکوٰۃ ہے۔

ف: اس باب میں انس بن مالکؓ اور ابن عمرؓ اور جابرؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسٰیؒ نے اور مروی ہے یہ حدیث بکیر بن عبداللہ بن اشج اور سلیمان بن یسار اور بسر بن سعد سے وہ سب روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور یہ حدیث صحیح تر ہے اور صحیح ہوئی ہے حدیث ابن عمرؓ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں اور اسی پر عمل ہے تمامی فقہا کا۔

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَنَّ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشُورَ وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفَ الْعُشْرِ۔

روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مقرر کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں کہ پانی دیوے اسے آسمان یا نہریں یا وہ زمین عثری دسواں حصہ اور جس میں پانی دیا جاوے کھینچ کر یا ڈول وغیرہ سے اس میں آدھا عشر یعنی بیسواں حصہ۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم کہتا ہے زمین عثری وہ ہے جس میں عاثور سے پانی دیا جاوے اور عاثور چھوٹی نہر ہے کہ جس سے بقول اور کھجور وغیرہ سینچی جاتی ہے یا عثری وہ کھجور وغیرہ ہے جس میں پانی دینے کی ضرورت نہ ہو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي زَكَاةِ مَالِ الْيَتِيمِ

باب زکوٰۃ مال یتیم کے بیان میں۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ أَلَا مَنْ وَلِيَ يَتِيمًا لَهُ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ۔

روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عمرو کے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا آدمیوں پر سو فرمایا آگاہ ہو جو متولی ہو کسی یتیم کا کہ اس کا مال بھی ہو تو تجارت کرتا رہے یتیم کے مال میں اور یوں ہی چھوڑ نہ دے کہ کھا لے اس کو زکوٰۃ یعنی زکوٰۃ دیتے دیتے کچھ باقی نہ رہے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث اسی سند سے مروی ہے اور اس کی اسناد میں گفتگو ہے اس لیے کہ مثنی بن صباح ضعیف ہیں حدیث میں اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث عمرو بن شعیب سے کہ عمر بن خطاب نے خطبہ پڑھا پھر ذکر کی یہ حدیث اور اس میں اختلاف ہے سو بعضوں نے کہا مال یتیم میں زکوٰۃ ہے انہیں میں ہیں عمرؓ اور علیؓ اور عائشہؓ اور ابن عمرؓ اور یہی کہتے ہیں مالک اور احمد اور اسحاق اور کہا ایک گروہ علماء نے مال یتیم میں زکوٰۃ نہیں۔ اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور عمرو بن شعیب وہ بیٹے ہیں محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عاص کے اور شعیب نے حدیثیں سنی ہیں اپنے دادا سے جو عبداللہ بن عمرو ہیں اور کلام کیا ہے یحیٰی بن سعید نے عمرو بن شعیب کی حدیث میں اور کہا وہ ہمارے نزدیک واہی یعنی ضعیف ہیں اور جس نے ان کی روایت کو ضعیف کہا ہے تو اس لیے ضعیف کہا ہے کہ عمرو بن شعیب روایت کرتے ہیں اپنے دادا کی کتاب دیکھ کر یعنی عبداللہ بن عمرو کی کتاب اور اکثر لوگ حجت لیتے ہیں ان کی حدیث سے اور ثابت کرتے ہیں اس کو جیسے احمد اور اسحاق وغیرہما۔

بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الْعَجْمَآءَ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

باب بیان میں کہ جانور کے مارنے کا بدلہ نہیں اور کافروں کے گڑے خزانہ میں پانچواں حصہ ہے

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَآءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

روایت ہے ابوہریرہؓ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کے مارنے کا بدلہ نہیں ہے اور کنواں کھودتے ہیں کوئی مر جاوے تو اس کا بدلہ نہیں اور کافروں کے گڑے خزانوں میں پانچواں حصہ ہے۔

ف اس باب میں انس بن مالک اور عبداللہ بن عمرو اور عبادہ بن صامت اور عمرو بن عوف مزنی اور جابرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْخَرْصِ

باب غلہ وغیرہ کا اندازہ کرنے کے بیان میں

عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَسْعُوْدِ بْنِ نِيَارٍ يَقُوْلُ جَآءَ سَهْلُ بْنُ اَبِي حَثْمَةَ اِلٰى مَجْلِسِنَا فَحَدَّثَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَاِنْ لَّمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ۔

روایت ہے خبیب بن عبداللہ سے کہا سنا میں نے عبدالرحمٰن بن مسعود کو کہتے تھے آئے سہل بن ابی حثمہ ہماری مجلس میں سو بیان کیا کہ رسول اللہ فرماتے تھے کہ جب کاٹو تم پھلوں اور میووں کو تو لو یعنی عشر وغیرہ جو حق زکوٰۃ ہے لو اور چھوڑ دو ثلث حصہ یعنی ثلث حصہ کی عشر وغیرہ نہ لو پھر اگر ثلث نہ چھوڑو تو چوتھائی چھوڑو یعنی کہ مسافر محتاج آنے جانے والا کھاوے۔

ف اس باب میں عائشہؓ اور عتاب بن اسید اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے اور عمل اکثر علماء کا سہل بن ابی حثمہ کی حدیث پر ہے یعنی جو مذکور ہوئی اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور خرص اسے کہتے ہیں کہ جب پھل قریب تیاری کے ہوتا ہے جیسے کھجور یا انگور جس کی زکوٰۃ لینا ہو تب بادشاہ ایک شخص کو بھیجتا ہے کہ وہ درخت کو دیکھ کر اندازہ کر دیتا ہے کہ اس میں اتنے انگور ہوں گے یا اتنی رطب اور اس کا عشر مقرر کرکے ان مالکوں پر باندھ دیتا ہے کہ اتنا بروقت پھل ٹوٹنے کے دینا اس کو خرص کہتے ہیں اور اس شخص کو خارص، پھر بعد خرص کے ان مالکوں کو اختیار دیتا ہے کہ جو چاہیں کریں پھر جب وقت اس کے ٹوٹنے کا آتا ہے تو ان سے وہی عشر لے لیتا ہے۔ یہی تفسیر ہے خرص کی بعض عالموں کے نزدیک اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق۔

عَنْ عَتَّابِ بْنِ اُسَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ عَلَى النَّاسِ مَنْ يَّخْرُصُ عَلَيْهِمْ كُرُوْمَهُمْ وَثِمَارَهُمْ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي زَكٰوةِ الْكُرُوْمِ اِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدّٰى زَكٰوتُهٗ زَبِيْبًا كَمَا تُؤَدّٰى زَكٰوةُ النَّخْلِ تَمْرًا۔

روایت ہے عتاب بن اسید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھیجتے تھے کسی کو کہ اندازہ کر آوے اور کوت آوے لوگوں کے انگوروں کو اور پھلوں کو اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگوروں کی زکوٰۃ کے بیان میں کہ وہ بھی کوتا جاوے جیسے کوتا جاتا ہے کھجور، پھر زکوٰۃ میں دیا جاوے انگور خشک جیسا زکوٰۃ میں تر کھجور کی جگہ دی جاتی ہے سوکھی کھجور۔

ف کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث ابن جریج نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہؓ سے اور پوچھا میں نے حال اس حدیث کا محمد بن اسمٰعیل بخاری سے تو کہا انہوں نے حدیث ابن جریج کی غیر محفوظ ہے۔

اور حدیث سعید بن مسیب کی جو مروی ہے عتاب بن اسید سے زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ

باب حق کے ساتھ زکوٰۃ تحصیلنے والے کے ثواب کے بیان میں

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْعَامِلُ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ كَالْغَازِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ۔

روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے زکوٰۃ کا تحصیلنے والا انصاف سے یعنی جو زیادتی نہ کرے اور زکوٰۃ میں عمدہ مال چھانٹ کر نہ لے تو وہ ایسا ہے جیسے لڑنے والا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جب تک نہ لوٹے اپنے گھر۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے حدیث رافع بن خدیج کی حسن ہے اور یزید بن عیاض ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور حدیث محمد بن اسحٰق کی زیادہ صحیح ہے۔

بَابٌ فِي الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ

باب اس کے بیان میں جو زیادتی کرے زکوٰۃ تحصیلنے میں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُعْتَدِي فِي الصَّدَقَةِ كَمَانِعِهَا۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادتی کرنے والا زکوٰۃ تحصیلنے میں ایسا ہے جیسا زکوٰۃ نہ دینے والا۔

ف : اس باب میں ابن عمر اور ام سلمہ اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی غریب ہے اس سند سے اور کلام کیا ہے احمد بن حنبل نے سعد بن سنان سے اور ایسی ہی روایت ہے لیث بن سعد سے وہ روایت کرتے ہیں یزید بن ابی حبیب سے وہ سعد بن سنان سے وہ انس بن مالک سے ابو عیسیٰ نے اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے کہتے تھے صحیح سنان بن سعد ہے اور حضرت نے جو فرمایا کہ زیادتی کرنے والا زکوٰۃ لینے میں ایسا ہے جیسے زکوٰۃ نہ دینے والا تو مطلب اس کا یہ ہے کہ گناہ میں دونوں برابر ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي رِضَى الْمُصَدِّقِ

باب مصدق کے راضی کر دینے کے بیان میں۔

عَنْ جَرِيرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلَا يُفَارِقَنَّكُمْ إِلَّا عَنْ رِضًى۔

روایت ہے جریر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آوے تمہارے پاس زکوٰۃ تحصیلنے والا تو اس کو جدا نہ کرو اپنے سے جب تک وہ تم سے خوش دل نہ ہو۔

ف : روایت کی ہم سے ابو عمار نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے داؤد سے انہوں نے جریر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اوپر کی حدیث کے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث داؤد کی شعبی سے زیادہ صحیح ہے مجالد کی حدیث سے اور ضعیف کہا ہے مجالد کو بعض اہل علم نے اور وہ غلطیاں بہت کرتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الصَّدَقَةَ تُؤْخَذُ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ فَتُرَدُّ عَلَى الْفُقَرَاءِ

باب اس بیان میں کہ زکوٰۃ لی جاوے امیروں سے اور دی جاوے فقیروں کو

عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ الصَّدَقَةَ

روایت ہے عون بن ابی جحیفہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے کہ آیا ہمارے پاس زکوٰۃ تحصیلنے والا

مِنْ اَغْنِيَآئِنَا فَجَعَلَهَا فِيْ فُقَرَآئِنَا وَكُنْتُ غُلَامًا يَتِيْمًا فَاَعْطَانِيْ مِنْهَا قَلُوْصًا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سو تحصیلدار زکوٰۃ کو ہمارے امیروں سے اور دیا ہمارے فقیروں کو اور میں ایک یتیم لڑکا تھا سو مجھ کو بھی ایک اونٹنی دی اس میں سے۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن جحیفہ کی حسن ہے غریب ہے۔

بَابُ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الزَّكٰوةُ

باب اس بیان میں کہ زکوٰۃ لینا کس کو جائز ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ النَّاسَ وَلَهٗ مَا يُغْنِيْهِ جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَسْئَلَتُهٗ فِيْ وَجْهِهٖ خُمُوْشٌ اَوْ خُدُوْشٌ اَوْ كُدُوْحٌ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيْهِ قَالَ خَمْسُوْنَ دِرْهَمًا اَوْ قِيْمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سوال کرے آدمیوں سے اور اس کے پاس اتنا مال ہو کہ کفایت کرتا ہو تو قیامت کے دن آوے گا اور اس کے سوال کے سبب سے اس کا منہ چھلا ہوگا راوی کو شک ہے کہ حضرت نے خموش فرمایا یا خدوش یا کدوح اور معنی تینوں کے قریب قریب ہیں پھر عرض کیا گیا یا رسول اللہ کتنا مال کفایت کرتا ہے یعنی اس کے ہوتے ہوتے سوال جائز نہیں تو فرمایا پچاس درہم یا اتنی قیمت کا سونا۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے اور کلام کیا ہے شعبہ نے حکیم بن جبیر میں اس حدیث کے سبب سے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا روایت کی ہم سے یحیٰی بن آدم نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے حکیم بن جبیر سے یہی حدیث سو کہا سفیان سے عبداللہ بن عثمان نے جو ہمنشین ہیں شعبہ کے کاش کہ حکیم کے سوا کسی اور نے یہ حدیث روایت کی ہوتی سو کہا سفیان نے کیا ہے حکیم کو نہیں روایت کرتے اس سے شعبہ کہا عبداللہ نے ہاں کہا سفیان نے سنا میں نے اس بات کو زبید سے کہ وہ روایت کرتے ہیں محمد بن عبدالرحمٰن بن یزید سے اور اسی پر عمل ہے بعضوں کا ہم لوگوں سے یعنی شافعیوں سے اور یہی کہتے ہیں ثوری اور عبداللہ بن مبارک اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں جب آدمی کے پاس پچاس درہم یا زیادہ ہوں اور پھر حاجت ہو اس کو تو زکوٰۃ لیوے اور یہی قول ہے شافعی وغیرہ کا جو اہل فقہ اور اہل علم ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ مَنْ لَا تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ

باب اس کے بیان میں جس کو زکوٰۃ لینا درست نہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ لینا حلال نہیں امیر کو اور نہ قوی تندرست کو۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور حبشی بن جنادہ اور قبیصہ بن مخارق سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث عبداللہ بن عمرو کی حسن ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث سعد بن ابراہیم سے اسی اسناد سے مرفوع نہیں اور مروی ہے اس حدیث کے سوا بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ صدقہ لینا حلال نہیں امیر کو اور نہ قوی تندرست کو اور جب آدمی قوی ہو مگر محتاج ہو اور اس کے پاس کچھ نہ ہو اور کوئی اس کو زکوٰۃ دے دے اس کی زکوٰۃ ادا ہو گئی اور مطلب اس حدیث کا بعض اہل علم کے نزدیک یہی ہے کہ اس کو سوال جائز نہیں۔

عَنْ حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ السَّلُوْلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ اَتَاهُ اَعْرَابِيٌّ فَاَخَذَ بِطَرَفِ رِدَآئِهٖ فَسَاَلَهٗ اِيَّاهُ

روایت ہے حبشی بن جنادہ سلولی سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع میں کہ آپ کھڑے تھے عرفات میں اور آیا ایک اعرابی اور پکڑ لیا آپ کی چادر کا کونہ پھر سوال کیا آپ سے پھر دیا

فَأَعْطَاهُ وَذَهَبَ فَعِنْدَ ذٰلِكَ حُرِّمَتِ الْمَسْأَلَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ إِلَّا لِذِيْ فَقْرٍ مُدْقِعٍ أَوْ غُرْمٍ مُفْظِعٍ وَمَنْ سَأَلَ النَّاسَ لِيُثْرِيَ بِهِ مَالَهُ كَانَ خُمُوْشًا فِيْ وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَرَضْفًا يَأْكُلُهُ مِنْ جَهَنَّمَ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُقِلَّ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْثِرْ۔

آپ نے اور چلا گیا وہ اور اسی وقت سوال حرام ہوا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بے شک سوال جائز نہیں امیر کو اور نہ قوی تندرست کو مگر فقیر خاکسار کو یا سخت حاجت والے کو اور جو سوال کرے آدمیوں سے اس لیے کہ بڑھاوے اپنا مال ہو گا منہ اس کا چھلا ہوا قیامت کے دن اور وہ گوشت ہے بھنا ہوا جہنم سے کہ کھاتا ہے اس کو پھر چاہے کم لے اور چاہے زیادہ لے۔

ف: روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے عبدالرحیم بن سلیمان سے مانند اوپر کی روایت کے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

بَابُ مَنْ تَحِلُّ لَهُ الصَّدَقَةُ مِنَ الْغَارِمِيْنَ وَغَيْرِهِمْ

باب اس کے بیان میں جس کو زکوٰۃ لینا جائز ہے قرض داروں وغیرہ سے

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أُصِيْبَ رَجُلٌ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِغُرَمَائِهِ خُذُوْا مَا وَجَدْتُّمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذٰلِكَ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا نقصان آیا ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پھلوں میں جو خریدتے تھے اور بہت قرض دار ہو گیا وہ سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ دو اس کو پھر صدقہ دیا لوگوں نے سو نہ پورا ہوا اس کا قرض فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قرض خواہوں سے لے لو جو پاؤ تم اور تمہارا حق نہیں اس کے سوا۔

ف: اس باب میں عائشہؓ اور جویریہؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّدَقَةِ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَمَوَالِيْهِ

باب اس بیان میں کہ زکوٰۃ کا مال نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور آپ کے اہل بیت اور غلاموں کو لینا درست نہیں ہے

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِشَيْءٍ سَأَلَ أَصَدَقَةٌ هِيَ أَمْ هَدِيَّةٌ فَإِنْ قَالُوْا صَدَقَةٌ لَمْ يَأْكُلْ وَإِنْ قَالُوْا هَدِيَّةٌ أَكَلَ۔

روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ بہز کے دادا سے کہا ان کے دادا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب آتی کوئی چیز پوچھتے آپ کہ یہ صدقہ ہے یا ہدیہ ہے پھر اگر کہتے کہ صدقہ ہے تو آپ نہ کھاتے اور اگر کہتے ہدیہ ہے تو کھاتے۔

ف: اس باب میں ابوہریرہؓ اور سلمانؓ اور انسؓ اور حسن بن علیؓ اور ابی عمیرہ معرف بن واصل کے دادا سے روایت ہے اور ان کا نام رشید بن مالک ہے اور میمون اور مہران اور ابن عباسؓ اور عبداللہ بن عمرو اور ابی رافع اور عبدالرحمٰن بن علقمہ سے بھی روایت ہے، اور مروی ہے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن علقمہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبدالرحمٰن بن ابی عقیل سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بہز بن حکیم کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے کہا ابوعیسیٰ نے بہز بن حکیم کی حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ أَبِيْ رَافِعٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے ابی رافع سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک مرد کو

بَعَثَ رَجُلًا مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقَالَ لِأَبِي رَافِعٍ اصْحَبْنِي كَيْمَا تُصِيبَ مِنْهَا فَقَالَ لَا حَتَّى آتِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْأَلَهُ وَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَإِنَّ مَوَالِيَ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ۔

بنی مخزوم سے زکوٰۃ تحصیلنے کے لیے تو اس نے کہا ابو رافع سے تم ساتھ چلو میرے کہ حصہ دوں میں تم کو بھی اس میں سے سو کہا ابو رافع نے نہیں جب تک نہ جاؤں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھ لوں ان سے اور گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور پوچھا اور فرمایا حضرتؐ نے صدقہ نہیں حلال ہے ہم کو اور موالی یعنی غلام قوم کے انہیں میں داخل ہیں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو رافع جو غلام آزاد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان کا نام اسلم ہے اور ابن رافع عبید اللہ بن ابی رافع ہیں اور وہ کاتب ہیں علی بن ابی طالب کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّدَقَةِ عَلَى ذِي الْقَرَابَةِ

باب اقرباؤں کو زکوٰۃ دینے کے بیان میں

عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنَّهُ بَرَكَةٌ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ تَمْرًا فَالْمَاءُ فَإِنَّهُ طَهُورٌ وَقَالَ الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِينِ صَدَقَةٌ وَهِيَ عَلَى ذِي الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ۔

روایت ہے سلمان بن عامر سے سلمان پہنچاتے ہیں اس حدیث کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپ نے جب کوئی روزہ کھولے تو کھولے کھجور پر اس لیے کہ اس میں برکت ہے پھر اگر کھجور نہ پاوے تو پانی پر کہ وہ پاک کرنے والا ہے اور فرمایا آپؐ نے صدقہ مسکین کو دینا فقط صدقہ ہے یعنی ایک ہی ثواب ہے اور صدقہ ناطے والوں کو دینا دو ثواب رکھتا ہے ایک صدقے کا اور ایک صلہ رحم کا۔

ف: اس باب میں جابرؓ اور ابوہریرہؓ اور زینب سے روایت ہے اور وہ بیوی ہیں عبد اللہ بن مسعود کی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سلمان بن عامر کی حسن ہے اور رباب ماں ہیں رائح کی اور بیٹی ہیں صلیع کی اور ایسا ہی روایت کیا سفیان ثوری نے عاصم سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے اپنے چچا سلمان بن عامر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث مذکور کے مانند اور روایت کی شعبہ نے عاصم سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے سلمان بن عامر سے اور ذکر نہ کیا اس میں رباب کا اور حدیث سفیان اور ابن عیینہ کی زیادہ صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا ابن عون اور ہشام بن حسان نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے سلمان بن عامر سے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ فِي الْمَالِ حَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ

باب اس بیان میں کہ مال سوائے زکوٰۃ کے اور بھی کچھ دینا چاہیے

عَنْ فَاطِمَةَ ابْنَةِ قَيْسٍ قَالَتْ سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّكٰوةِ فَقَالَ إِنَّ فِي الْمَالِ لَحَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْبَقَرَةِ لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمُ الْآيَةَ۔

روایت ہے فاطمہ بنت قیس سے کہا میں نے پوچھا یا کسی اور نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ کو سو فرمایا آپ نے مال میں اور بھی حق ہیں سوائے زکوٰۃ کے یعنی زکوٰۃ سے کچھ زیادہ بھی دینا چاہیے۔ پھر پڑھی آپ نے یہ آیت سورۂ بقرہ کی لَيْسَ الْبِرَّ سے آخر تک۔

عَنْ عَامِرٍ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي الْمَالِ حَقًّا سِوَى الزَّكٰوةِ۔

روایت ہے عامر سے وہ روایت کرتے ہیں فاطمہ بنت قیس سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مال میں اور بھی حق ہے سوائے زکوٰۃ کے۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے اسناد اس حدیث کی کچھ ایسی اچھی نہیں اور ابو حمزہ میمون اعور ضعیف ہیں اور روایت کی بیان اور اسمٰعیل بن سالم نے شعبی سے اس حدیث کو انہی کا قول کہا اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

باب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّدَقَةِ
باب زکوٰۃ کے ثواب کے بیان میں

عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمَنُ بِيَمِينِهِ وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً تَرْبُو فِي كَفِّ الرَّحْمَنِ حَتَّى تَكُونَ أَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ.

روایت ہے سعید بن یسار سے کہ انہوں نے سنا ابو ہریرہؓ سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں صدقہ دیا کسی نے کسی طرح کا صدقہ حلال مال سے اور نہیں قبول کرتا اللہ تعالیٰ مگر حلال کو مگر لیتا ہے رحمٰن اس صدقے کو اپنے سیدھے ہاتھ میں اگرچہ ایک کھجور بھی ہو پھر بڑھتا ہے وہ ہتھیلی میں رحمٰن کے یہاں تک کہ ہو جاتا ہے پہاڑ سے بھی بڑا جیسا کوئی پرورش کرتا ہے اپنے گھوڑے کے بچے یا گائے کے بچھڑے کی۔

ف: اس باب میں عائشہؓ اور عدی بن حاتم اور انسؓ اور عبداللہ بن ابی اوفیٰ اور حارثہ بن وہب اور عبدالرحمٰن بن عوف اور بریدہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّوْمِ أَفْضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ قَالَ شَعْبَانُ لِتَعْظِيمِ رَمَضَانَ قَالَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ صَدَقَةٌ فِي رَمَضَانَ.

روایت ہے حضرت انسؓ سے کہا پوچھا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کون سا روزہ افضل ہے بعد رمضان کے فرمایا روزے شعبان کے رمضان کی تعظیم کے لیے پھر پوچھا کون سا صدقہ افضل ہے فرمایا صدقہ دینا رمضان میں۔

ف۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور صدقہ بن موسیٰ کچھ قوی نہیں اہل حدیث کے نزدیک۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيتَةَ السُّوءِ

روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک صدقہ بجھا دیتا ہے پروردگار کے غضب کو اور دور کر دیتا ہے بری حالت میں مرنے کو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ الصَّدَقَةَ وَيَأْخُذُهَا بِيَمِينِهِ فَيُرَبِّيهَا لِأَحَدِكُمْ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ مُهْرَهُ حَتَّى إِنَّ اللُّقْمَةَ لَتَصِيرُ مِثْلَ أُحُدٍ وَتَصْدِيقُ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَأْخُذُ الصَّدَقَاتِ وَيَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ.

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ قبول کرتا ہے صدقہ اور لیتا ہے اس کو اپنے داہنے ہاتھ میں پھر بڑھاتا ہے اور پالتا ہے اس کو اس صدقہ دینے والے کے لیے جیسا پالتا ہے کوئی تم میں کا اپنے گھوڑے کے بچے کو یہاں تک کہ ایک لقمہ بڑھ کر ہو جاتا ہے کوہ احد کے برابر اور اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ اور معنی اس کے یہ ہیں بے شک اللہ ہی قبول کرتا ہے توبہ اپنے غلاموں سے اور لیتا ہے صدقات کو اور مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ سود کو اور بڑھاتا ہے صدقات کو۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے بواسطہ حضرت عائشہ رضؓ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند اور کہا ہے کتنے علماء نے اس حدیث میں اور جو مشابہ ہیں اس کی روایتوں سے کہ مذکور ہیں اس میں ایسی صفتیں جیسے اترنا پروردگار تعالیٰ شانہٗ کا ہر رات میں آسمانِ دنیا کی طرف کہ ہم ثابت کرتے ہیں ان روایتوں کو اور ایمان لاتے ہیں ان پر اور وہم نہیں دوڑاتے اس میں اور نہیں کہتے ہم کہ کیفیت اس کی ایسی ہے اور مروی ہے انس بن مالک اور سفیان بن عیینہ اور عبداللہ بن مبارک سے کہ انہوں نے کہا کہ ایسی حدیثوں کو جاری کرو بلاکیفیت یعنی اس پر ایمان رکھو اور کیفیت میں اس کے گفتگو نہ کرو اور یہی قول ہے علمائے اہلِ سنت والجماعت کا پر جہمیہ انکار کرتے ہیں ان روایتوں کا اور کہتے ہیں کہ یہ تشبیہ ہے اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا اپنی کتاب میں اکثر مقام پر ید اور سمع اور بصر کا اور تاویل کی جہمیہ نے ان آیتوں کی اور تفسیر کرتے ہیں اس کی علماء کے خلاف اور کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے نہیں پیدا کیا حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ سے اور کہتے ہیں جہمیہ مراد ہاتھ سے قوت ہے اور اسحاق بن ابراہیم نے کہا کہ قائل ہونا اس کا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہیں اس میں کچھ تشبیہ لازم نہیں آتی تشبیہ جب لازم آوے کہ یہ کہے کہ ید کید او مثل ید یعنی اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اس ہاتھ کی مثل ہے یا اس ہاتھ کا سا ہے یا اس کی سماعت اس سماعت کی مانند ہے یا اس سماعت کی سی ہے پھر جب کہا کہ اللہ کی سماعت مثل اس سماعت کے ہے یا ایسی ہے یا ایسی ہے تو البتہ تشبیہ ہوئی اور جب کہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ ہیں اور سمع اور بصر اور یہ نہ کہے کہ کیسے ہیں اور کیا کیفیت ہے ان کی اور یہ بھی نہ کہے اللہ کی سمع مثل اس سمع کے ہے یا اس کی سی ہے تو یہ تشبیہ نہ ہوگی اور وہ پروردگار خود فرماتا ہے اپنی کتاب مقدس میں یعنی نہیں ہے مانند اس کے کوئی چیز اور وہ سنتا بھی ہے دیکھتا بھی ہے۔ مترجم کہتا ہے اس تقریر کا مآل یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سمع و بصر اور ید و وجہ اور اترنا اس کا آسمان اوّل کی طرف اس پر ایمان لانا اور یقین کرنا اور کیفیت اس کی پروردگار تعالیٰ کے سپرد کرنا اور کیفیت میں بالکل سکوت کرنا یہی مذہب ٹھہرا اہل سنت وجماعت کا اور اس میں کچھ تشبیہ لازم نہیں آتی اس لیے کہ جب کہا اللہ تعالیٰ کی سمع اور بصر بے مثل و بے مانند ہیں اور اس کے مشابہ کوئی چیز نہیں تو اس میں تشبیہ کیوں لازم آوے گی تو اس اعتقاد میں انکار بھی ان صفات الٰہی کا نہیں ہوتا اور تشبیہ بھی لازم نہیں آتی اور یہ مذہب متوسط ٹھہرا افراط و تفریط سے دور اور اس خوف سے کہ تشبیہ لازم آتی ہے ان صفات کا انکار کرنا مذہب جہمیہ کا ہے اسی طرح استواء علی العرش کو بھی سمجھنا چاہیئے کہ وہ بھی ایک صفت باری تعالیٰ کی ہے اور آیات متواترات سے ثابت ہے اس پر بھی ایمان رکھنا اور کیفیت اس کی پروردگار تعالیٰ کو سونپنا اور اس خوف سے کہ تشبیہ لازم آتی ہے اس صفت کا انکار نہ کرنا مذہب اہل سنت وجماعت ہے اور بخوف تشبیہ اس کا انکار کرنا جہمیہ کا مذہب ہے۔ اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْم۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ حَقِّ السَّآئِلِ　　باب سائل کے حق کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بُجَیْدٍ عَنْ جَدَّتِہٖ اُمِّ بُجَیْدٍ وَکَانَتْ مِمَّنْ بَایَعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمِسْکِیْنَ لَیَقُوْمُ عَلٰی بَابِیْ فَمَا اَجِدُ لَہٗ شَیْئًا اُعْطِیْہِ اِیَّاہُ فَقَالَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ لَّمْ تَجِدِیْ لَہٗ شَیْئًا تُعْطِیْنَہٗ اِیَّاہُ اِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِیْہِ

روایت ہے عبدالرحمٰن بن بجید سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سے جو ماں ہیں بجید کی اور وہ ان میں تھیں جنہوں نے بیعت کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فقیر آن کھڑا ہوتا ہے میرے دروازے پر اور میں کچھ نہیں پاتی کہ اس کو دوں، سو فرمایا ان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کچھ نہ پاؤ تم اس کے دینے کو مگر ایک کھر جلا ہوا، سو وہی رکھ دو اس

إِلَيْهِ فِي يَدِهٖ۔

کے ہاتھ میں۔

ف: اس باب میں علیؓ اور حسین بن علیؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ام بجید کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي إِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ

باب جن کا دل رجھانا منظور ہے ان کے دینے کے بیان میں

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ أَعْطَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَإِنَّهُ لَأَبْغَضُ الْخَلْقِ إِلَيَّ فَمَا زَالَ يُعْطِيْنِي حَتّٰى إِنَّهُ لَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَيَّ۔

روایت ہے صفوان بن امیہ سے کہا دیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن یعنی مال زکوٰۃ میں سے کچھ اور وہ ساری خلق سے برے تھے میرے نزدیک پھر ہمیشہ مجھے دیتے رہے یہاں تک کہ ہو گئے وہ ساری خلق سے زیادہ محبوب میرے پاس۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے روایت کی ہم سے حسن بن علیؓ نے اسی طرح یا مشابہ اس کے اور اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث صفوان کی روایت کی ہے معمر وغیرہ نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے کہ صفوان بن امیہ نے کہا کہ دیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور گویا کہ یہ حدیث زیادہ صحیح اور اشبہ ہے اور وہ مروی ہے سعید بن مسیب سے کہ صفوان بن امیہ نے ایسا کہا الحدیث۔ اور اختلاف ہے ان لوگوں کے دینے میں جن کا دل ریجھنے کی توقع ہو سو کہا اکثر اہل علم نے کچھ ضرور نہیں ان کا دینا اور کہا یہ قوم تھی خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کہ حضرت تالیف قلوب کرتے تھے ان کے مسلمان ہونے کے لیے یہاں تک کہ وہ مسلمان ہو گئے۔ اور اب جائز نہیں اس طور پر دینا کسی کو زکوٰۃ کا مال کہ اس کے مسلمان ہونے کی توقع ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ وغیرہم کا۔ اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق اور کہا ہے بعضوں نے کہ اب بھی اگر کچھ لوگ ایسے ہوں اور امام ان کی تالیف قلوب مسلمان ہونے کے لیے مناسب دیکھے تو دینا جائز ہے اور یہی قول ہے شافعی کا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُتَصَدِّقِ يَرِثُ صَدَقَتَهٗ

باب اس کے بیان میں جس کو ورثے میں پہنچے وہ مال جو زکوٰۃ میں دیا تھا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلٰى أُمِّي بِجَارِيَةٍ وَإِنَّهَا مَاتَتْ قَالَ وَجَبَ أَجْرُكِ وَرَدَّهَا عَلَيْكِ الْمِيْرَاثُ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهَا كَانَ عَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَصُوْمُ عَنْهَا قَالَ صُوْمِي عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ أَفَأَحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا۔

روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے کہ میں بیٹھا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ آئی ایک عورت اور کہا اس نے یا رسول اللہ میں نے زکوٰۃ میں دی تھی ایک لونڈی اپنی ماں کو اور ماں مر گئی فرمایا آپ نے ثابت ہو چکا تیرا ثواب اور پھیر دیا میراث نے اس کو تیری طرف یعنی اب تو اس کی مالک ہے پھر کہا اس عورت نے یا رسول اللہ میری ماں پر روزے تھے ایک مہینے کے کیا میں رکھوں اس کی طرف سے فرمایا آپ نے روزے رکھ اس کی طرف سے پھر عرض کیا اس نے یا رسول اللہ اس نے کبھی حج نہیں کیا تھا کیا میں حج کروں اس کی طرف سے آپ نے فرمایا ہاں تو حج کر اس کی طرف سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانی جاتی بریدہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور عبداللہ بن عطاء ثقہ ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ آدمی جب کوئی چیز خیرات دے اور پھر میراث میں آئے اس کو تو حلال ہے اس کو اور کہا بعضوں نے کہ صدقہ ایسی شئے ہے کہ خاص کر دیا ہے اس کو اللہ کے واسطے پھر جب وارث ہو اس کا تو واجب ہے کہ دوبارہ خرچ کر دے اسے راہ خدا میں روایت کی سفیان ثوری اور زہیر بن معاویہ نے یہ حدیث عبداللہ بن عطاء سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی کَرَاھِیَۃِ الْعَوْدِ فِی الصَّدَقَۃِ

باب خیرات دے کر پھیر لینے کی برائی کے بیان میں

عَنْ عُمَرَ اَنَّہٗ حَمَلَ عَلٰی فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ رَاٰھَا تُبَاعُ فَاَرَادَ اَنْ یَّشْتَرِیَھَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَعُدْ فِیْ صَدَقَتِکَ۔

روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ انہوں نے کسی کو دیا تھا ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں پھر دیکھا اس کو بکتا ہوا پس اس کو خریدنا چاہا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پھیر اپنے صدقے کی چیز کو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الصَّدَقَۃِ عَنِ الْمَیِّتِ

باب مردے کی طرف سے صدقہ دینے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اُمِّیْ تُوُفِّیَتْ اَفَیَنْفَعُھَا اِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْھَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ لِیْ مَخْرَفًا فَاُشْھِدُکَ اَنِّیْ قَدْ تَصَدَّقْتُ بِہٖ عَنْھَا۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ایک مرد نے کہا یارسول اللہ میری ماں مرگئی ہے کیا فائدہ دے گا اگر اس کو میں صدقہ دوں اس کی طرف سے تو فرمایا آپ نے ہاں سو عرض کیا اس نے میرا ایک باغ ہے سو میں گواہ کرتا ہوں آپ کو کہ میں نے صدقہ دیا اس کی طرف سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور یہی کہتے ہیں اہل علم کہ کوئی چیز میت کو نہیں پہنچتی مگر صدقہ اور دعا اور روایت کی ہے بعضوں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور معنی مخرف کے باغ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ نَفَقَۃِ الْمَرْاَۃِ مِنْ بَیْتِ زَوْجِھَا

باب اس بیان میں کہ بیوی کو خرچ کرنا خاوند کے گھر سے جائز ہے یا نہیں

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ الْبَاھِلِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِہٖ عَامَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ لَا تُنْفِقُ امْرَاَۃٌ شَیْئًا مِنْ بَیْتِ زَوْجِھَا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِھَا قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذٰلِکَ اَفْضَلُ اَمْوَالِنَا۔

روایت ہے ابی امامہ باہلی سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے اپنے خطبوں میں حجۃ الوداع کے سال کہ نہ خرچ کرے کوئی عورت کسی چیز کو بغیر اجازت اپنے شوہر کے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کھانا بھی کسی کو نہ دے آپ نے فرمایا وہ تو ہمارے سب مالوں سے بہتر ہے۔

ف: اس باب میں سعد بن وقاصؓ اور اسماء بنت ابی بکرؓ اور ابی ہریرہؓ اور عبداللہ بن عمروؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی امامہ کی حسن ہے۔

عَنْ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ اِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْاَۃُ مِنْ بَیْتِ زَوْجِھَا کَانَ لَھَا بِہٖ اَجْرٌ وَلِلزَّوْجِ مِثْلُ ذٰلِکَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِکَ وَلَا یَنْقُصُ کُلُّ وَاحِدٍ مِنْھُمْ مِنْ اَجْرِ صَاحِبِہٖ شَیْئًا لَہٗ بِمَا کَسَبَ وَلَھَا بِمَا اَنْفَقَتْ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیرات کرے عورت اپنے شوہر کے گھر سے تو ہوتا ہے اس کو بھی اجر اور اس کے خاوند کو بھی اس کے برابر اور رکھنے والے کو بھی اسی کے برابر اور ایک کے اجر ملنے سے دوسرے کا اجر کچھ گھٹتا نہیں شوہر کو کمائی کا اجر ہے اور عورت کو خرچ کرنے کا اجر۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

إِذَا أَعْطَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا بِطِيبِ نَفْسٍ غَيْرَ مُفْسِدَةٍ فَإِنَّ لَهَا مِثْلَ أَجْرِهِ لَهَا مَا نَوَتْ حَسَنًا وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ۔

نے جب خیرات دیتی ہے کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر سے دل کی خوشی سے نہ فساد کی نیت سے تو ثواب ہے مرد کے ثواب کے برابر اس کو اپنی نیک نیتی کا ثواب ہے اور خازن کو مانند اس کے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے عمرو بن مرہ کی حدیث سے کہ مروی ہے ابو وائل سے اور عمرو بن مرہ نہیں ذکر کرتے اپنی روایت میں مسروق کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ۔

باب صدقۂ فطر کے بیان میں

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ إِذَا كَانَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتَّى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ فَتَكَلَّمَ فَكَانَ فِيمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ إِنِّي لَأَرَى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ قَالَ فَأَخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَلَا أَزَالُ أُخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ أُخْرِجُهُ

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا ہم صدقۂ فطر دیا کرتے تھے جب ہم میں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع غلے سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع انگور خشک سے یا ایک صاع اقط[1] سے پھر ہم ایسے ہی صدقۂ فطر دیتے تھے یہاں تک کہ معاویہ آئے مدینے میں اور وعظ بیان کیا پس تھا اس میں جو بیان کیا تھا آدمیوں سے کہ کہا انہوں نے میں گمان کرتا ہوں کہ دو مد گیہوں شام کے برابر ہیں قیمت میں ایک صاع تمر کے کہا راوی نے پھر لوگوں نے اسی کو اختیار کیا یعنی دو مد گیہوں دینے لگے کہا ابو سعید نے میں ہمیشہ وہ ہی دیتا ہوں جو پہلے دیتا تھا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا تجویز کرتے ہیں ہر چیز سے ایک صاع اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحق کا اور کہا ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ ہر چیز سے ایک صاع دینا چاہیے مگر گیہوں سے کہ اس میں نصف صاع کافی ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا کہ آدھا صاع دینا چاہیے گیہوں سے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُنَادِيًا فِي فِجَاجِ مَكَّةَ أَلَا إِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ أَوْ سِوَاهُ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ۔

روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک منادی کو مکے کے راہوں میں کہ پکار دے آگاہ ہو صدقۂ فطر واجب ہے ہر مسلمان پر مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام چھوٹا ہو یا بڑا دو مد ہیں گیہوں سے یا سوائے اس کے ایک صاع ہر قسم کے غلے سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ

روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا مقرر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر مرد و عورت اور آزاد اور غلام پر ایک صاع جو سے کہا عبداللہ بن عمرؓ نے پھر کر دیا لوگوں نے اسے آدھا

[1] اور اقط کی تفصیل باب الوضوء مما غیرت النار میں مذکور ہو چکی ۱۲ منہ۔

قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ إِلَى نِصْفِ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ۔ صاع گیہوں کا۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی سعید اور ابن عباسؓ اور حارث بن عبدالرحمٰن بن ابی ذباب کے دادا سے اور ثعلبہ بن ابی صغیر اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَكٰوةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلٰى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثٰى مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا صدقہ فطر کو رمضان کے ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے ہر آزاد پر یا غلام پر مرد ہو یا عورت مسلمانوں سے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے ابن عمرؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیا اس کو مالک نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایوب کی حدیث کی مانند اور زیادہ کیا اس میں لفظ مِنَ الْمُسْلِمِينَ کا اور روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے نافع سے اور نہیں ذکر کیا اس میں من المسلمین کا اور اختلاف ہے علماء کا اس میں سو کہا بعضوں نے جب ہوں آدمی کے غلام کافر تو نہ ادا کرے ان کی طرف سے صدقہ فطر اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور احمد کا اور کہا بعضوں نے صدقہ فطر دے غلاموں کی طرف سے اگرچہ مسلمان نہ ہوں اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور اسحاق کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْدِيمِهَا قَبْلَ الصَّلٰوةِ
باب صدقہ فطر نماز عید کے قبل دینے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِإِخْرَاجِ الزَّكٰوةِ قَبْلَ الْغُدُوِّ لِلصَّلٰوةِ يَوْمَ الْفِطْرِ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے صدقہ فطر دینے کا نماز کو چلنے سے پہلے عید فطر کے دن۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسی کو مستحب کہا ہے علماء نے کہ دیوے صدقہ فطر نماز کو جانے سے پیشتر۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الزَّكٰوةِ۔
باب قبل وقت کے زکوٰۃ ادا کرنے کے بیان میں

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ الْعَبَّاسَ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي تَعْجِيلِ صَدَقَتِهِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذٰلِكَ۔

روایت ہے علیؓ سے کہ پوچھا حضرت عباسؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ دے دینے کو قبل وقت آنے کے پس اجازت دی حضرتؐ نے اس بات کی۔

عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ إِنَّا قَدْ أَخَذْنَا زَكٰوةَ الْعَبَّاسِ عَامَ الْأَوَّلِ لِلْعَامِ۔

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہم لے چکے ہیں زکوٰۃ عباسؓ سے اس سال کی سال گزشتہ میں۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے نہیں پہچانتے ہم حدیث تعجیل زکوٰۃ کی روایت سے اسرائیل کے کہ مروی ہو حجاج سے مگر اسی سند سے اور حدیث اسمٰعیل بن زکریا کی حجاج سے میرے نزدیک صحیح ہے اسرائیل کی حدیث سے جو مروی ہے حجاج بن دینار سے اور مروی ہے یہ حدیث حکم بن عتیبہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور اختلاف ہے

علماء کا زکوٰۃ پیشگی دینے میں قبل وقت کے سوا ایک گروہ نے علماء کے کہا ہے کہ پیشگی نہ دے یہی کہتے ہیں سفیان ثوری کہا انہوں نے میں دوست رکھتا ہوں کہ پیشگی نہ دے اور کہا اکثر علماء نے اگر پیشگی دے قبل وقت کے تو جائز ہے یہی کہا شافعی اور احمد اور اسحاق نے۔

باب اس بیان میں کہ سوال منع ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَأَنْ يَغْدُوَ أَحَدُكُمْ فَيَحْتَطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَتَصَدَّقَ مِنْهُ وَيَسْتَغْنِيَ بِهِ عَنِ النَّاسِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ رَجُلًا أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ ذٰلِكَ فَإِنَّ الْيَدَ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اگر سویرے جاوے کوئی اور لکڑیوں کا گٹھا لاوے اپنی پیٹھ پر یعنی جنگل سے اور صدقہ دیوے اس کی قیمت سے اور بے پرواہ رہے لوگوں سے یعنی اسی میں کھاوے پیوے کسی سے سوال نہ کرے تو بہتر ہے اسکو کہ سوال کرے کسی سے اور وہ شخص دے اسے یا نہ دے اس لیے کہ اونچا ہاتھ یعنی دینے والے کا بہتر ہے نیچے ہاتھ سے یعنی مانگنے والے کے اور پہلے خرچ کر ان پر جن کو تو روٹی کپڑا دیتا ہے۔

ف: اس باب میں حکیم بن حزام اور ابی سعید خدری اور زبیر بن عوام اور عطیہ سعدی اور عبداللہ بن مسعود اور مسعود بن عمرو اور ابن عباسؓ اور ثوبان اور زیاد بن حارث صدائی اور انسؓ اور حبشی بن جنادہ اور قبیصہ بن مخارق اور سمرہ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حضرت ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے غریب کہی جاتی ہے روایت سے بیان کے کہ وہ روایت کرتے ہیں قیس سے۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ كَدٌّ يَكُدُّ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا أَوْ فِي أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ۔

روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سوال کرنا ایک خرابی ہے کہ خراب کرتا ہے اس سے آدمی اپنی آبرو کو یا ایک زخم ہے کہ زخمی کرتا ہے اس سے آدمی اپنے منہ کو مگر یہ کہ سوال کرے آدمی کسی حاکم سے یا کسی امر ضروری میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

أَبْوَابُ الصَّوْمِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں روزوں کے بیان میں جو ثابت ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

باب رمضان کی فضیلت کے بیان میں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اس اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النِّيرَانِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَيُنَادِي مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ وَلِلَّهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوتی ہے پہلی رات رمضان کے مہینے کی جکڑے جاتے ہیں شیاطین اور سرکش جن یعنی زنجیروں میں اور بند کیے جاتے ہیں دروازے دوزخ کے اور کھلا نہیں رہتا اُن میں سے کوئی دروازہ اور کھولے جاتے ہیں دروازے جنت کے سو بند نہیں رہتا کوئی دروازہ اور پکارتا ہے پکارنے والا اے خیر کے طالب آگے بڑھ اور اے شر کے طالب ٹھہر جا اور اللہ کے آزاد کیے ہوئے بندے ہیں یعنی جو آزاد ہوتے ہیں آگ سے اور یہ معاملہ ہر رات میں ہے۔

ف: اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف اور ابن مسعود اور سلمان سے بھی روایت ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَقَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے روزے رکھے رمضان کے اور راتوں کو نماز پڑھی ایمان کے ساتھ اور ثواب کے لیے بخشے جائیں گے اگلے گناہ اور جس نے نماز پڑھی شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کے لیے بخشے جائیں گے اس کے اگلے گناہ۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہؓ کی جو روایت کی ابوبکر بن عیاش نے وہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم مگر روایت سے ابی بکر بن عیاش کے کہ وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے وہ ابی صالح سے وہ حضرت ابی ہریرہؓ سے مگر اسناد سے ابی بکر کے اور پوچھا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے اس حدیث کو سو فرمایا خبر دی ہم کو حسن بن ربیع نے ان کو ابوالاحوص نے انہوں نے روایت کی اعمش سے انہوں نے مجاہد سے قول انہی مجاہد کا کہا مجاہد نے جب ہوتی ہے پہلی رات رمضان کی پھر ذکر کی ساری حدیث کہا محمد نے یہ زیادہ صحیح ہے میرے نزدیک ابی بکر بن عیاش کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِصَوْمٍ

باب اس بیان میں کہ رمضان کے استقبال کی نیت سے روزے نہ رکھے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِيَوْمٍ وَلَا بِيَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذَلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ ثُمَّ أَفْطِرُوا

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ رکھو روزہ ایک دن یا دو دن پیشتر رمضان سے بہ نیت استقبال مگر یہ کہ موافق ہو جاویں وہ دن یعنی آخر شعبان کے کسی روزے کے کہ ہمیشہ رکھتا تھا وہ یعنی مثلاً پنجشنبہ اور جمعہ کو روزہ رکھتا تھا اور آخر شعبان میں وہی دن واقع ہو تو کچھ مضائقہ نہیں اور روزہ رکھو چاند رمضان کا دیکھ کر اور افطار کرو شوال کا چاند دیکھ کر سو اگر بدلی ہو جاوے تو پورے تیس گن لو پھر روزہ موقوف کرو۔

ف: اس باب میں بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت ہے خبر دی ہم کو منصور بن معتمر نے ان کو ربعی بن حراش نے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث مذکور کے کہا [illegible] نے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا مکروہ کہتے ہیں ایک دو دن رمضان سے پہلے رمضان کی تعظیم اور اقبال کی نیت سے روزے رکھنے کو اور اگر کوئی دن ایسا آجائے کہ اس میں ہمیشہ روزہ رکھتا ہو تو مضائقہ نہیں ان کے نزدیک۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَدَّمُوا شَهْرَ رَمَضَانَ بِصِيَامٍ قَبْلَهُ بِيَوْمٍ أَوْ بِيَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا فَلْيَصُمْهُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ استقبال کرو رمضان کا ایک یا دو دن پہلے روزے رکھ کر مگر یہ کہ ہووے کوئی شخص کہ روزہ رکھتا ہے ایک دن مقرر میں اور وہ دن ہو آخر شعبان میں تو روزہ رکھ لے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ يَوْمَ الشَّكِّ

باب اس بیان میں کہ شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے۔

عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فَأُتِيَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ فَقَالَ كُلُوا فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ عَمَّارٌ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ۔

روایت ہے صلہ بن زفر سے کہا ہم تھے عمار بن یاسر کے پاس تو لائے گئے ایک بکری بھنی ہوئی سو کہا عمار نے کھاؤ سو کنارے ہو گئے بعضے لوگ اور کہا کہ ہم روزہ دار ہیں تو کہا عمار نے جس نے روزہ رکھا شک کے دن میں یعنی انتیسویں تاریخ شعبان کی اگر چاند بسبب بدلی کے نہ دکھائی دیا تو بعد اس کے یوم الشک ہے تو جس نے روزہ رکھا اس دن بیشک نافرمانی کی اس نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ابو القاسم آنحضرت صلعم کی کنیت ہے۔

ف: اس باب میں ابو ہریرہؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰے نے حدیث عمار کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جو ان کے بعد تابعین تھے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور مالک بن انس اور عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کہ مکروہ ہے روزہ رکھنا شک کے دن میں اور بعضوں نے کہا اگر رکھا بھی کسی نے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ دن رمضان کا تھا تو پھر قضا کرے اور وہ روزہ کفایت نہیں کرتا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِحْصَاءِ هِلَالِ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ

باب اس بیان میں کہ رمضان کے لیے ہلال شعبان کا خیال رکھنا چاہیے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْصُوا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال رکھو اور گنتے رہو غرہ شعبان کو رمضان کے واسطے۔

ف: کہا ابو عیسٰے نے ابو ہریرہؓ کی حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی سند سے ابو معاویہ کے اور صحیح وہی ہے جو مروی ہے محمد بن عمرو سے وہ روایت کرتے ہیں ابی سلمہ سے وہ ابو ہریرہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آگے رمضان کے ایک یا دو دن روزے نہ رکھو اور ایسا ہی مروی ہے یحیی بن ابی کثیر سے وہ روایت کرتے ہیں ابی سلمہ سے وہ ابی ہریرہؓ سے محمد بن عمرو لیثی کی مانند۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الصَّوْمَ لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَالْإِفْطَارَ لَهُ

باب اس بیان میں کہ روزہ رکھے بھی چاند دیکھ کر اور موقوف بھی کرے چاند دیکھ کر۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُوا قَبْلَ رَمَضَانَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ حَالَتْ دُونَهُ غَيَايَةٌ فَأَكْمِلُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ نہ رکھو رمضان کے پہلے بلکہ روزہ رکھو چاند دیکھ کر پھر اگر حائل ہو جاوے چاند پر بدلی تو پورے کرو تیس دن یعنی شعبان کے یا رمضان کے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابن عمرؓ اور ابی بکرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰے نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سند وں سے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ

باب اس بیان میں کہ مہینہ کبھی انتیس کا بھی ہوتا ہے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ مَا صُمْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

روایت ہے ابن مسعود سے کہا انہوں نے نہیں روزے رکھے میں نے رسول اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ أَكْثَرُ مِمَّا صُمْنَا ثَلَاثِيْنَ۔ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انتیس کثر تیس سے یعنی انتیس کا اتفاق کم ہوا۔

ف: اس باب میں عمرؓ اور ابی ہریرہؓ اور عائشہؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ اور ابن عباسؓ اور ابن عمرؓ اور انسؓ اور جابرؓ اور ام سلمہؓ اور ابی بکرہ سے بھی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینہ کبھی انتیس کا بھی ہوتا ہے۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ قَالَ آلَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا فَأَقَامَ فِيْ مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ يَوْمًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ آلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ۔

روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی اپنی بیبیوں سے نہ ملنے کی ایک مہینے تک سو بیٹھ رہے ایک جھروکے میں انتیس دن تک اور بعد انتیس دن کے نکلے تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے تو قسم کھائی ہے ایک مہینے کی تو آپ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ بِالشَّهَادَةِ۔

باب چاند کی گواہی پر روزے رکھنے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّيْ رَأَيْتُ الْهِلَالَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ أَذِّنْ فِي النَّاسِ أَنْ يَصُوْمُوْا غَدًا۔

روایت ہے ابن عباس سے کہا آیا ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ میں نے چاند دیکھا سو فرمایا آپ نے کیا تو گواہی دیتا ہے اس کی کہ کوئی معبود نہیں سوائے خدا کے اور کیا گواہی دیتا ہے کہ محمدؐ پیغام لانے والے ہیں اللہ کے کہا اس اعرابی نے ہاں فرمایا آپ نے اے بلالؓ پکار دو آدمیوں میں کہ کل روزہ رکھیں۔

ف: روایت کی ہم سے ابو کریب نے ان سے حسین جعفی نے وہ روایت کرتے ہیں زائدہ سے وہ سماک بن حرب سے مثل حدیث مذکور کے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباسؓ کی حدیث میں اختلاف ہے روایت کی سفیان ثوری وغیرہ نے سماک بن حرب سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور اسی حدیث پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ کافی اور مقبول ہے گواہی ایک مرد کی روزے کے واسطے اور یہی کہتے ہیں ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق نے کہا روزہ نہ رکھنا چاہیئے مگر دو شخصوں کی گواہی سے اور اختلاف علماء کا اس میں نہیں ہے کہ قبول نہ کی جاوے عید میں مگر گواہی دو مردوں کی۔

بَابُ مَا جَاءَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ

باب اس بیان میں کہ دونوں مہینے عید کے گھٹتے نہیں

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَا عِيْدٍ لَا يَنْقُصَانِ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ۔

روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں مہینے عید کے کبھی نہیں گھٹتے رمضان اور ذوالحجۃ۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی بکرہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً کہا احمد نے مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ دونوں مہینے عید کے نہیں گھٹتے یعنی ایک سال میں رمضان اور ذی الحجہ۔ دونوں انتیس انتیس کے نہیں ہوتے بلکہ اگر ایک انتیس کا ہوتا ہے تو دوسرا تیس کا اور اسحق نے کہا کہ دونوں مہینے نہیں گھٹتے یعنی اگر انتیس کے بھی ہوتے ہیں تو بھی پورے ہیں بغیر نقصان کے یعنی ثواب میں کچھ کم نہیں اور اس قول کی رو سے ہو سکتا ہے کہ دونوں مہینے ایک سال میں انتیس کے ہوں۔

بَابُ مَا جَاءَ لِكُلِّ أَهْلِ بَلَدٍ رُؤْيَتُهُمْ

باب اس بیان میں کہ ہر شہر والوں کیلئے انہی کے چاند دیکھنے کا اعتبار ہے۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتُهِلَّ عَلَيَّ هِلَالُ رَمَضَانَ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْنَا الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَقُلْتُ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَقُلْتُ رَآهُ النَّاسُ وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ لَكِنْ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُومُهُ حَتَّى نُكْمِلَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَلَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ قَالَ لَا هَكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت کی ہم سے علی بن حجر نے ان سے اسمٰعیل بن جعفر نے ان سے محمد بن ابی حرملہ نے کہا محمد نے کہا خبر دی ہم کو کریب نے کہ ام فضل نے جو بیٹی ہے حارث کی انہوں نے بھیجا کریب کو معاویہ کی طرف شام میں کہا کریب نے پھر پہنچا میں شام کو اور پورا کر دیا میں نے کام ان کا یعنی جس کے لیے بھیجا تھا اور آگیا میرے اوپر چاند رمضان کا اور میں شام میں تھا سو دیکھا ہم نے چاند جمعے کی شب کو پھر آیا میں مدینے میں آخر رمضان میں اور پوچھا مجھ سے ابن عباسؓ نے حال وہاں کا پھر ذکر کیا چاند کا اور کہا کب دیکھا تم نے چاند کو کہا میں نے دیکھا جمعے کی شب کو تو فرمایا ابن عباسؓ نے کیا تم ہی نے دیکھا تھا جمعے کی شب کو تو میں نے کہا سب لوگوں نے دیکھا اور روزے رکھے اور معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا تو کہا ابن عباسؓ نے ہم نے تو چاند دیکھا ہفتے کی شب کو پھر ہم روزہ رکھے جاویں گے جب تک پورے ہوں تیس روزے یا چاند دکھائی دیوے سو کہا میں نے کیا تم کفایت نہیں کرتے معاویہؓ کے دیکھنے کو اور ان کے روزہ رکھنے کو کہا ابن عباسؓ نے نہیں ایسا ہی حکم کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا دیکھنا ہم کو کفایت نہیں کرتا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ ہر شہر والوں کا چاند دیکھنا انہی کے حق میں معتبر ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ عَلَيْهِ الْإِفْطَارُ۔

باب اس بیان میں کہ کس چیز سے روزہ کھولنا مستحب ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ تَمْرًا فَلْيُفْطِرْ عَلَيْهِ وَمَنْ لَا فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ فَإِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ۔

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کھجور پاوے تو اسی سے روزہ کھولے اور نہیں تو پانی سے کہ پانی پاک کرنے والا ہے۔

ف: اس باب میں سلمان بن عامر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے انسؓ کی حدیث کو ہم نہیں جانتے کہ کسی نے روایت کی ہو شعبہ سے اس طرح سوا سعید بن عامر کے اور یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدالعزیز بن صہیب کی روایت سے وہ روایت کرتے ہیں انسؓ سے اور روایت کی یہ حدیث اصحاب شعبہ نے شعبہ سے انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے سلمان بن عامر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ روایت زیادہ صحیح ہے سعید بن عامر کی روایت سے اور ایسا ہی روایت کیا شعبہ نے انہوں نے عاصم سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے سلمان بن عامر سے اور ابن عون کہتے ہیں روایت کی ہم سے ام رائح بنت صلیع نے سلمان بن عامر سے اور رباب ام رائح کا نام ہے۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ فَإِنَّهُ طَهُورٌ۔

روایت ہے سلمان بن عامر ضبی سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب روزہ کھولے کوئی تو کھولے کھجور سے اگر نہ پاوے تو پانی سے کہ وہ بھی پاک کرنے والا ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ قَبْلَ أَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى رُطَبَاتٍ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ فَإِنْ لَّمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِّنْ مَّاءٍ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتے تھے نماز کے پہلے کئی تر کھجوروں پر، پھر اگر نہ ہوتی تر کھجوریں تو خشک کھجوریں پھر اگر نہ ہوتیں وہ بھی تو پیتے کئی چلو پانی کے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْفِطْرَ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ وَالْأَضْحٰى يَوْمَ تُضَحُّوْنَ

باب اس بیان میں کہ عید فطر اور اضحیٰ جب ہی ہے کہ سب مل کر عید کریں

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّوْمُ يَوْمَ تَصُوْمُوْنَ وَالْفِطْرُ يَوْمَ تُفْطِرُوْنَ وَالْأَضْحٰى يَوْمَ تُضَحُّوْنَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رمضان کا اسی دن ہے کہ جس دن تم سب روزہ رکھو اور عید فطر اسی دن ہے جس دن تم سب عید کرو اور عید اضحیٰ اسی دن ہے کہ جس دن تم سب عید الاضحیٰ کرو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور تفسیر اس کی بعض علماء کے نزدیک یوں ہے کہ روزوں میں اور عیدوں میں جماعت [illegible] اہتمام اس میں ضرور ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ [illegible] النَّهَارُ [illegible]

باب اس بیان میں کہ جب رات سامنے آوے اور دن گزرے تو افطار کرنا چاہیئے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ [illegible] اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَأَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرْتَ۔

روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سامنے آوے سیاہی رات کی مشرق سے اور پیٹھ موڑے دن اور غروب ہو جاوے آفتاب تو تجھ کو روزہ کھولنا چاہیئے۔

ف: اس باب میں ابن ابی اوفیٰ اور ابی سعید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَعْجِيْلِ الْإِفْطَارِ

باب جلد روزہ کھولنے کے بیان میں

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلُوا الْفِطْرَ۔

روایت ہے سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ لوگ خیر سے رہیں گے جب تک جلد روزہ کھولا کریں گے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور عائشہؓ اور انس بن مالکؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ابن سعد کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے [illegible] صحابہ وغیرہم نے کہ مستحب کہتے ہیں جلد روزہ کھولنے کو اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَحَبُّ عِبَادِيْ إِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ارشاد فرمایا عزوجل نے میرے سب بندوں میں پیارا میرا وہی بندہ ہے جو بہت جلد روزہ کھولتا ہے۔

ف: روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمن نے ان سے ابوعاصم اور ابوالمغیرہ نے انہوں نے اوزاعی سے مانند حدیث مذکور کے کہا ابوعیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْفِطْرَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ قَالَتْ أَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ قُلْنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ أَبُوْ مُوْسٰى۔

روایت ہے ابی عطیہ سے کہا آیا میں اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سو کہا ہم نے اے مومنوں کی ماں دو مرد ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یاروں سے ایک تو جلدی روزہ کھولتا ہے اور نماز بھی اول وقت پڑھتا ہے اور دوسرا تاخیر کرتا ہے افطار اور نماز میں پوچھا حضرت عائشہؓ نے کون روزہ جلدی کھولتا ہے اور اول وقت نماز پڑھتا ہے کہا ہم نے عبداللہ بن مسعودؓ فرمایا حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے اور دوسرے جو تاخیر کرتے ہیں وہ ابوموسیٰ ہیں۔

ف: کہا ابوعیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوعطیہ کا نام مالک بن ابی عامر ہمدانی ہے اور مالک بن عامر ہمدانی بھی کہتے ہیں اور یہی صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَأْخِيرِ السَّحُورِ۔
باب اس بیان میں کہ سحری بہت آخر وقت کھانا مستحب ہے

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانَ قَدْرُ ذٰلِكَ قَالَ قَدْرُ خَمْسِينَ آيَةً

روایت ہے زید بن ثابت سے کہا سحری کھائی ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر کھڑے ہوگئے صبح کی نماز پر پوچھا راوی نے کہ کتنی دیر گزری کھانے اور نماز کے بیچ میں کہا پچاس آیتوں کے برابر۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے وکیع نے انہوں نے ہشام سے مانند حدیث مذکور کے مگر اس میں کہا راوی نے قدر قراءۃ خمسین آیۃ یعنی قرآت کا لفظ زیادہ ہے اور مطلب وہی ہے اس باب میں حذیفہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن ثابت کی حسن ہے صحیح ہے اور شافعی اور احمد اور اسحٰق بھی یہی کہتے ہیں کہ تاخیر کرنا سحری میں مستحب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيَانِ الْفَجْرِ۔
باب صبح صادق کی تحقیق کے بیان میں

عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا يَهِيْدَنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَعْتَرِضَ لَكُمُ الْأَحْمَرُ۔

روایت ہے قیس بن طلق بن علی سے کہا انہوں نے روایت کی مجھ سے میرے باپ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاتے پیتے رہو شب رمضان میں اور نہ اٹھاوے تم کو کھانے پینے سے چمکتی اور چڑھتی ہوئی صبح یعنی جو مثل نیزے کے سیدھی سفیدی زمین سے آسمان تک چڑھتی ہے وہ صبح کاذب ہے اس کو دیکھ کر کھانا نہ چھوڑو اور کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ سامنے آوے تمہارے چوڑی روشنی صبح کی جس میں سرخی ہوتی ہے۔

ف: اس باب میں عدی بن حاتم اور ابی ذرؓ اور سمرہ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسےٰ نے طلق بن علی کی حدیث اس سند سے غریب ہے اور حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام نہیں روزہ دار پر کھانا پینا جب تک ظاہر نہ ہو چوڑی روشنی صبح کی یعنی جو کناروں میں مشرق کے پھیلتی ہوئی

ہے اور سرخی مائل اور یہی کہتے ہیں تمام علماء (اکثر)

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سُحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيلُ وَلٰكِنِ الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيرُ فِي الْأُفُقِ۔

روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کھانے سے نہ روکے تم کو بلال رض کی اذان اور نہ لمبی فجر یعنی صبح کاذب ولیکن باز رکھے تم کو کھانے سے کناروں میں پھیلتی ہوئی فجر۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ فِي الْغِيبَةِ لِلصَّائِمِ

باب جو روزہ دار غیبت کرے اس کی برائی کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ بِأَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ۔

روایت ہے ابو ہریرہ رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزے میں ہو اور جھوٹی واہی تباہی باتیں اور اس پر عمل نہ چھوڑے تو اللہ کو کچھ پرواہ نہیں اس کے کھانا پینا چھوڑنے کی۔

ف: اس باب میں انس رض سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ السَّحُورِ

باب سحر کھانے کی فضیلت کے بیان میں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً۔

روایت ہے انس بن مالک رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحر کھاؤ اس لیے کہ سحر کھانے میں برکت ہے۔

ف: اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رض اور عبداللہ بن مسعود رض اور جابر بن عبداللہ رض اور ابن عباس رض اور عمرو بن عاص اور عرباض بن ساریہ اور عتبہ بن عبد اور ابی الدرداء سے روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے انس رض کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فقط سحر کھانے کا فرق ہے روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے ان سے لیث نے ان سے موسیٰ بن علی نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی قیس سے جو عمرو بن عاص کے مولے ہیں انہوں نے عمرو بن عاص سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مصر کے لوگ کہتے ہیں کہ موسیٰ بن علی راوی کا نام ہے اور عراق والے کہتے ہیں موسیٰ بن علی اور موسیٰ بیٹے ہیں علی بن رباح لخمی کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ۔

باب اس بیان میں کہ سفر میں روزہ رکھنا خوب نہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيمِ وَصَامَ النَّاسُ مَعَهُ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ وَإِنَّ النَّاسَ يَنْظُرُونَ فِيمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَأَفْطَرَ بَعْضُهُمْ وَصَامَ بَعْضُهُمْ فَبَلَغَهُ أَنَّ نَاسًا صَامُوا فَقَالَ

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے مکہ کو جس سال مکہ فتح ہوا پھر آپ نے روزہ رکھا یہاں تک کہ پہنچے کراع غمیم میں کہ ایک مقام ہے مکے اور مدینے کے بیچ میں اور روزے رکھے لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ سو عرض کیا گیا حضرت سے روزہ گراں ہے لوگوں پر اور سب دیکھتے ہیں آپ کے کام کو یعنی آپ گر افطار کریں تو اور لوگ افطار کریں سو آپ نے منگایا ایک پیالہ پانی کا عصر کے بعد اور پی لیا اور لوگ دیکھتے تھے آپ کی طرف سو بعضوں نے روزہ کھول ڈالا اور بعضوں نے رکھا اور خبر پہنچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

أُولٰئِكَ الْعُصَاةُ۔ کو کہ بعضے لوگ روزے سے ہیں تو فرمایا آپ نے وہ نافرمان ہیں۔

ف: اس باب میں کعب بن عاصم اور ابن عباسؓ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابرؓ کی حسن ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ یعنی روزہ رکھنا سفر میں کچھ خوب نہیں اور اختلاف ہے علماء کا سفر میں روزہ رکھنے میں سو بعض صحابہ وغیرہم نے کہا سفر میں روزہ نہ رکھنا افضل ہے یہاں تک کہ بعضوں نے کہا اگر رکھے تو پھر دوبارہ رکھنا چاہیئے اور احمد اور اسحاق نے اختیار کیا روزہ نہ رکھنا سفر میں اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہا اگر قوت ہو تو روزہ رکھے اور یہ بہت خوب اور افضل ہے اور اگر افطار کرے تو بھی خوب ہے اور سفیان ثوری اور مالک بن انسؓ اور عبداللہ بن مبارک کا بھی یہی قول ہے اور شافعی نے کہا یہ جو فرمایا حضرت نے کہ روزہ رکھنا سفر میں خوب نہیں یا جب خبر پہنچی آپؐ کو سفر میں لوگوں کے روزہ رکھنے کی تو آپؐ نے فرمایا کہ وہ لوگ نافرمان ہیں جیسا اوپر مذکور ہوا تو یہ برائی اس کے حق میں ہے جس کا دل اللہ کی رخصت اور اجازت کو قبول نہ کرے اور وہ شخص جو روزہ رکھنے کو بھی مباح سمجھے اور قوت رکھتا ہو روزے کی تو روزہ رکھنا اس کا مجھے بہت پسند ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ
باب اس بیان میں کہ سفر میں روزہ رکھنا بھی جائز ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَكَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ رکھنے کو سفر میں اور حمزہ پے در پے نفلی رکھا کرتے تھے۔ سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہو تم روزے رکھو اور چاہو افطار کرو۔

ف: اس باب میں انس بن مالکؓ اور ابی سعیدؓ اور عبداللہ بن مسعودؓ اور عبداللہ بن عمرؓ اور ابی الدرداءؓ اور حمزہ بن عمرو اسلمی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہؓ کی حدیث کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَمَا يُعَابُ عَلَى الصَّائِمِ صَوْمُهُ وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ فِطْرُهُ۔

روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ سفر کرتے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان کے مہینے میں سو برا نہ کہتا تھا کوئی روزہ رکھنے والے کے روزے کو اور افطار کرنے والے کے افطار کو۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَا يَجِدُ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ وَلَا الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ مَنْ وَجَدَ قُوَّةً فَصَامَ فَحَسَنٌ وَمَنْ وَجَدَ ضَعْفًا فَأَفْطَرَ فَحَسَنٌ۔

روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہا کہ ہم سفر کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو ہم میں روزہ دار بھی تھے اور بے روزے بھی سو غصہ نہ ہوتا بے روزہ روزہ دار پر اور نہ روزہ دار بے روزے پر اور سب جانتے تھے کہ جس کو طاقت ہو وہ رکھے تو خوب ہے اور جس کو ضعف ہو۔ اور روزہ نہ رکھے وہ بھی خوب ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ لِلْمُحَارِبِ فِي الْإِفْطَارِ
باب اس بیان میں کہ لڑنے والے کو بھی روزہ نہ رکھنا چاہیئے

عَنْ مَعْمَرِ بْنِ أَبِي حُيَيَّةَ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ سَأَلَهُ

روایت ہے معمر بن ابی حیّیہ سے کہ انہوں نے پوچھا ابن مسیب سے

عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَحَدَّثَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ غَزْوَتَيْنِ يَوْمَ بَدْرٍ وَالْفَتْحِ فَأَفْطَرْنَا فِيهِمَا۔

روزہ رکھنے کو سفر میں سو بیان کیا کہ فرمایا عمر بن خطاب نے کہ جہاد کیا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں دو بار ایک جنگ بدر میں دوسرے فتح مکہ میں پھر روزہ نہیں رکھا ہم نے ان دونوں لڑائیوں میں۔

ف: اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی سند سے اور مروی ہے ابی سعید خدری سے کہ حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افطار کا ایک لڑائی میں کہ لڑتے تھے اور مروی ہے حضرت عمر بن خطابؓ سے بھی کہ انہوں نے بھی رخصت دی افطار کی دشمن کے مقابلے کے وقت اور بعض علما بھی یہی کہتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْإِفْطَارِ لِلْحُبْلَى وَالْمُرْضِعِ

باب اس بیان میں کہ حاملہ اور دودھ پلانے والی کو افطار جائز ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ أَغَارَتْ عَلَيْنَا خَيْلُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ يَتَغَدَّى فَقَالَ ادْنُ فَكُلْ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ ادْنُ أُحَدِّثْكَ عَنِ الصَّوْمِ أَوِ الصِّيَامِ إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلَاةِ وَعَنِ الْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ الصَّوْمَ أَوِ الصِّيَامَ وَاللّٰهِ لَقَدْ قَالَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَيْهِمَا أَوْ إِحْدَاهُمَا فَيَا لَهْفَ نَفْسِي أَنْ لَا أَكُونَ طَعِمْتُ مِنْ طَعَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے انس بن مالکؓ سے جو ایک صحابی ہیں بنی عبد اللہ بن کعب کے قبیلہ سے اور یہ وہ انسؓ نہیں ہیں جو خادم ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور معروف و مشہور ہیں کہا انہوں نے ہماری قوم کو لوٹا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سواروں نے پھر حاضر ہوا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سو پایا میں نے ان کو صبح کا کھانا کھاتے ہوئے سو فرمایا آپؐ نے نزدیک آؤ اور کھاؤ سو عرض کیا میں نے میں روزے سے ہوں فرمایا آپؐ نے قریب آؤ میں روزے کا حال بیان کروں۔ راوی کو شبہ ہے کہ حضرت نے صوم فرمایا یا صیام معنی دونوں کے ایک ہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا ہے آدھی نماز کو مسافر سے اور حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت سے روزے کو یہاں بھی راوی کو شک ہے کہ صوم فرمایا یا صیام فرمایا اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کا ذکر کیا یعنی حاملہ اور مرضعہ کا یا ایک کا افسوس ہے میری جان پر میں نے کیوں نہ کھایا کھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

ف: اس باب میں ابی امیہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث انس بن مالک کعبی کی حسن ہے اور نہیں جانتے ہم کوئی روایت ان انس کعبی کے سوا اس ایک حدیث کے اور اس پر عمل ہے بعض علماء کا اور بعضوں نے کہا حاملہ اور دودھ پلانے والی افطار کریں اور پھر قضا کریں اور ہر ہر روزے کے بدلے صدقہ فطر کے برابر کھانا بھی کسی فقیر کو کھلاویں اور سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد بھی یہی کہتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ افطار کریں اور کھانا کھلادیں پھر قضا ان پر واجب نہیں۔ اور اگر چاہیں تو قضا رکھ لیں پھر کھانا کھلانا ضرور نہیں اور اسحٰق بھی یہی کہتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ۔

باب مردے کی طرف سے روزے رکھنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے ایک عورت حاضر

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُخْتِكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ تَقْضِينَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَحَقُّ اللّٰهِ أَحَقُّ۔

ہوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور عرض کیا کہ میری بہن مرگئی ہے اور اس پر دو مہینے کے پےدرپے روزے ہیں یعنی کفارہ کے فرمایا آپ نے بھلا دیکھو تو اگر تیری بہن پر قرض ہوتا تو تُو ادا کرتی عرض کیا اس نے ہاں فرمایا آپ نے تو اللہ تعالیٰ کا حق پہلے ادا کرنا چاہیے۔

ف: اس باب میں بریدہ اور ابن عمرؓ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے ابن عباسؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابو کریب نے ان سے ابو خالد احمر نے انہوں نے روایت کی اعمش سے اسی اسناد سے حدیث مذکور کی مانند اور کہا محمد نے اور اور لوگوں نے بھی ابی اعمش سے مثل روایت ابو خالد کی روایت کے ہے کہا ابو عیسےٰ نے اور روایت کی ابو معاویہ اور کئی لوگوں نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے مسلم البطین سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا اس میں سلمہ بن کہیل اور نہ عطاء اور نہ مجاہد سے روایت ہونے کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَفَّارَةِ — باب کفارہ صوم کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ فَلْيُطْعَمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مرجاوے اور اس پر روزے ہوویں رمضان کے مہینے کے تو کھلاوے ہر روزے کے عوض میں ایک مسکین کو یعنی اس کا وارث کھلاوے۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے عبداللہ بن عمرؓ کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور صحیح ابن عمرؓ سے اس کا موقوف ہونا ہے یعنی انہی کا قول ہے نہ آنحضرتؐ کا اور اختلاف ہے علماء کا اس میں تو بعضوں نے کہا میت کی طرف سے روزے رکھے اور احمد اور اسحاق بھی یہی کہتے ہیں اگر اس میت پر نذر کے روزے ہیں تو اس کی طرف سے روزہ رکھیں اور اگر رمضان کے ہیں تو کھانا کھلادیں اور مالک اور شافعی اور سفیان نے کہا کوئی کسی کی طرف سے روزہ نہ رکھے اور اشعث سوار کے بیٹے ہیں اور محمد بیٹے ہیں عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّائِمِ يَذْرَعُهُ الْقَيْءُ — باب اس صائم کے بیان میں جس کو قے آجاوے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ لَا يُفْطِرْنَ الصَّائِمَ الْحِجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالْاِحْتِلَامُ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں سے روزہ نہیں جاتا روزہ دار کا ایک حجامت دوسرے قے تیسرے احتلام۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے ابی سعید خدری کی حدیث غیر محفوظ ہے اور روایت کی ہے عبداللہ بن زید بن اسلم اور عبدالعزیز بن محمد اور کئی لوگوں نے یہ حدیث زید بن اسلم سے مرسلاً اور ذکر نہ کیا اس میں ابی سعید کا اور عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں حدیث میں سنا میں نے ابو داؤد سجزی سے کہتے تھے پوچھا میں نے احمد بن حنبل سے عبدالرحمٰن بن اسلم کو تو کہا انہوں نے ان کے بھائی عبداللہ بن زید میں کچھ مضائقہ نہیں یعنی وہ ان سے غنیمت ہیں اور سُنا میں نے محمد بخاری سے ذکر کرتے تھے علی بن عبداللہ سے کہ کہا علی نے عبداللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں اور عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں کہا محمد نے میں عبدالرحمٰن سے کچھ روایت نہیں کرتا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنِ اسْتَقَاءَ عَمْدًا — باب اس کے بیان میں جو روزہ میں قصداً قے کرے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَرَعَهُ الْقَیْءُ فَلَیْسَ عَلَیْهِ قَضَاءٌ وَمَنِ اسْتَقَاءَ عَمْدًا فَلْیَقْضِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو خود بخود قے آجاوے روزے میں تو اس کے اوپر قضا واجب نہیں اور جس نے قصداً قے کی تو وہ روزے کی قضا کرے۔

ف: اس باب میں ابی الدرداء اور ثوبان اور فضالہ بن عبید سے روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے ابوہریرہؓ کی حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے کہ مروی ہو ہشام سے انہوں نے روایت کی ہو ابن سیرین سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر عیسٰی بن یونس کی روایت کرنے سے اور محمدؒ نے کہا میں اس روایت کو محفوظ نہیں جانتا کہا ابو عیسٰی نے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت ابی ہریرہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسناد اس کی صحیح نہیں اور مروی ہے ابی الدرداء اور ثوبان اور فضالہ بن عبید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور روزہ کھول ڈالا اور معنے اس کے یہ ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ نفل تھا سو قے کے سبب سے ضعف لاحق ہوا اور افطار کیا نہ یہ کہ قے آنے سے ٹوٹ گیا ایسا ہی ہے بعضے روایتوں میں اسی تفسیر سے اور علماء کے نزدیک حضرت ابی ہریرہؓ کی حدیث پر عمل ہے کہ روزہ دار کو جب خود قے آجائے تو اس پر قضا نہیں اور جو قصداً کرے تو قضا ہے یہی کہتے ہیں شافعی اور سفیان ثوری اور احمد اور اسحٰق۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الصَّائِمِ یَأْکُلُ وَیَشْرَبُ نَاسِیًا — باب اس روزہ دار کے بیان میں جو بھولے سے کچھ کھا پی لے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ اَوْ شَرِبَ نَاسِیًا فَلَا یُفْطِرْ فَاِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کھالے یا پی لے بھولے سے روزے میں تو نہ توڑے اس لیے کہ جو کھایا پیا وہ رزق تھا اللہ کا دیا۔

ف: روایت کی ہم سے ابوسعید نے ان سے ابواسامہ نے انہوں نے عوف سے انہوں نے سیرین اور خلاس سے ان دونوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس حدیث کی یا مانند اس کے اس باب میں ابی سعید اور ام اسحٰق غنویہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور مالک بن انس نے کہا جب رمضان کے روزے میں کچھ بھولے سے کھا لیوے تو قضا کرے اور صحیح وہی ہے جو پہلے مذکور ہوا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْاِفْطَارِ مُتَعَمِّدًا — باب اس کے بیان میں جو رمضان کا روزہ توڑ ڈالے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَفْطَرَ یَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ یَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ کُلِّهِ وَاِنْ صَامَهُ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو روزہ توڑ ڈالے یا نہ رکھے ایک دن بھی رمضان سے بغیر عذر اور سوا بیماری کے تو اس کے برابر کبھی ثواب نہ ہوگا اگرچہ ساری عمر روزہ رکھے۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے ابوہریرہؓ کی اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور سنا میں نے محمد بخاری سے کہتے تھے ابوالمطوس کا نام یزید بن المطوس ہے اور ان کی کوئی روایت ہم نہیں جانتے سوا اس حدیث کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الْفِطْرِ فِي رَمَضَانَ

باب رمضان کا روزہ توڑنے کے کفارے میں

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا اَهْلَكَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَاَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ اَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ اَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ اَنْ تُطْعِمَ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ فَجَلَسَ فَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيْهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا اَحَدٌ اَفْقَرُ مِنَّا قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ اَنْيَابُهُ قَالَ خُذْهُ فَاَطْعِمْهُ اَهْلَكَ۔

روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا آیا ایک مرد اور عرض کیا اس نے یا رسول اللہ میں ہلاک ہوگیا آپ نے فرمایا کس نے ہلاک کیا تجھ کو عرض کیا اس نے صحبت کر بیٹھا میں اپنی عورت سے رمضان میں آپ نے فرمایا کیا تو ایک غلام آزاد کر سکتا ہے اس نے کہا نہیں فرمایا کیا دو مہینے کے روزے پے درپے رکھ سکتا ہے۔ کہا نہیں فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے کہا نہیں آپ نے فرمایا بیٹھ پھر بیٹھا وہ اور آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بڑا ٹوکرہ کھجوروں کا کہ اس کو عربی میں عرق کہتے ہیں سو فرمایا آپ نے صدقہ دے اس کو تو اس نے عرض کیا کہ مدینے کے دونوں کالے پہاڑوں کے درمیان مجھ سے زیادہ کوئی فقیر نہیں کہا راوی نے پھر ہنس پڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کہ کھل گئی کچلیاں مبارک آپ کی اور فرمایا آپ نے لیجا ان کھجوروں کو اور کھلا اپنے گھر والوں کو۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ اور عائشہؓ اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اس شخص کے حق میں جو روزہ توڑ ڈالے جماع سے اور جو روزہ توڑے کھانے اور پینے سے تو اس میں علماء کا اختلاف ہے بعضوں نے کہا اس پر قضا بھی ہے اور کفارہ بھی اور ان کے نزدیک کھانا پینا اور جماع کا ایک ہی حکم ہے اور یہی قول ہے اسحٰق اور سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور بعضوں نے کہا اس پر قضا ہے، کفارہ نہیں اس واسطے کہ کفارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فقط جماع میں مروی ہے اور کھانے پینے میں کفارہ آنحضرتؐ سے مروی نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ کھانا پینا اور جماع کو کچھ مشابہت نہیں اور ان دونوں کا ایک حکم نہیں ہو سکتا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور کہا شافعی نے یہ جو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد سے جس نے روزہ کھول ڈالا تھا۔ ان کھجوروں کو لے جا اور کھلا اپنے گھر والوں کو اس میں کئی احتمال ہیں ایک یہ کہ کفارہ اسی پر واجب ہوتا ہے جو مقدرت رکھتا ہو اور وہ آدمی ایسا تھا کہ قدرت کفارہ کی نہ رکھتا تھا پھر جب وہ ٹوکرا حضرتؐ نے اس کو دیا اور اس نے عرض کیا کہ کوئی مجھ سے زیادہ محتاج نہیں تو حضرتؐ نے یہی فرمایا کہ لے جا اور اپنے گھر والوں کو کھلا اس لیے کہ کفارہ جب ہی واجب ہوتا ہے کہ حاجت ضروری سے زیادہ مقدرت رکھتا ہو اور یہی مختار ہے شافعی کا کہ جو مفلس ہو کفارہ اس پر بمنزلہ دین کے واجب ہے جب قدرت ہو ادا کرے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ

باب روزے میں مسواک کرنے کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَا اُحْصِيْ يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ۔

روایت ہے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے بے گنت دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزے میں مسواک کرتے ہوئے۔

ف: اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے عامر بن ربیعہ کی حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا

کہ مسواک کرتے میں کچھ مضائقہ نہیں جب روزہ ہو لیکن بعض علماء نے روزہ دار کو سہ پہر لکڑی کی مسواک کرنا مکروہ کہا ہے کہ اس میں لکڑی کا مزہ چھوٹتا ہے اور دوپہر کے بعد بھی مکروہ کہا ہے اور شافعی کے نزدیک کچھ مضائقہ نہیں نہ اول روز میں نہ آخر روز میں اور احمد اور اسحاق کے نزدیک آخر روز میں مکروہ ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ۔ باب روزے میں سُرمہ لگانے کے بیان میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْتَكَتْ عَيْنِي اَفَاَكْتَحِلُ وَاَنَا صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا ایک آیا مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ میری آنکھیں دکھتی ہیں کیا سُرمہ لگاؤں میں روزے میں آپ نے فرمایا ہاں۔

ف: اس باب میں ابو رافع سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے انس کی حدیث کی اسناد کچھ نہیں اور اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی روایت صحیح نہیں اور ابو عاتکہ ضعیف ہیں اور اختلاف ہے علماء کا روزے میں سرمہ لگانے میں سو بعضوں نے مکروہ کہا ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا اور جائز کہا بعضوں نے اور یہی قول ہے شافعی کا۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ باب روزے میں بوسہ لینے کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے رمضان کے مہینے میں۔

ف: اس باب میں عمر بن خطاب اور حفصہ اور ابی سعید اور ام سلمہ اور ابن عباسؓ اور انسؓ اور ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث حضرت عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء نے صحابہ وغیرہم کا بوسہ لینے میں روزے کی حالت میں تو رخصت دی ہے بعض صحابہ نے بوڑھے کو بوسہ لینے کی اور جوان کو نہیں اس خیال سے کہ کہیں بے قرار ہو کر صحبت نہ کر بیٹھے اور مباشرت یعنی ساتھ لیٹنا اور بوس و کنار تو ان کے نزدیک بہت بڑا ہے اور بعض علماء نے کہا کہ بوسہ لینے سے ثواب روزے کا گھٹ جاتا ہے اور روزہ جاتا نہیں اور ان کے نزدیک اگر مرد کو اپنے نفس سے اطمینان ہے کہ بے قرار ہو کر صحبت نہ کر بیٹھے گا تو بوسہ لینا جائز ہے اور جب اطمینان نہ ہو تو نہ لینا چاہیئے تا بخوبی حفاظت ہو روزے کی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي مُبَاشَرَةِ الصَّائِمِ باب روزے میں بوس و کنار کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُنِي وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهِ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ بوس و کنار کرتے تھے اور تم سب سے زیادہ اپنی شہوت کو قابو میں رکھنے والے تھے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهِ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تھے اور بیبیوں کے ساتھ لیٹتے تھے روزوں میں اور تم سے بہت قابو میں رکھنے والے تھے اپنی شہوت کو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو میسرہ کا نام عمرو بن شرحبیل ہے اور معنی لاربہ کے یہ ہیں کہ بہت روکنے والے تھے اپنے نفس کو۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَعْزِمْ مِنَ اللَّيْلِ

باب اس بیان میں کہ اس کا روزہ درست نہیں جو نیت نہ کرے رات سے۔

عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهٗ۔

روایت ہے حفصہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نیت نہ کرے روزے کی صبح صادق سے پہلے سے تو اس کا روزہ ہی نہیں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حفصہ کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور مروی ہے بواسطہ نافع کے ابن عمرؓ سے انہیں کا قول اور وہ زیادہ صحیح ہے اور یہ جو فرمایا کہ جو نیت نہ کرے روزے کی رات سے اس کا روزہ ہی نہیں تو بعضوں کے نزدیک مراد اس سے رمضان کے یا قضائے رمضان کے یا نذر معین کے روزے ہیں کہ اس میں اگر رات سے نیت نہ کرے تو روزہ درست ہی نہیں ہوتا اور نفل روزے میں تو بعد صبح کے بھی نیت کرنا جائز ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِفْطَارِ الصَّائِمِ الْمُتَطَوِّعِ

باب نفل روزہ توڑ ڈالنے کے بیان میں۔

عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ كُنْتُ قَاعِدَةً عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ إِنِّي أَذْنَبْتُ فَاسْتَغْفِرْ لِي قَالَ وَمَا ذَاكِ قَالَتْ كُنْتُ صَائِمَةً فَأَفْطَرْتُ فَقَالَ أَمِنْ قَضَاءٍ كُنْتِ تَقْضِينَهُ قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ۔

روایت ہے ام ہانی سے کہا کہ میں بیٹھی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور لائے کوئی چیز پینے کی پس آپ نے پی پھر دی مجھ کو اور پے لی میں سو عرض کیا میں نے کہ میں نے گناہ کیا پس مغفرت مانگیے میرے لیے سو فرمایا حضرتؐ نے کیا گناہ کیا تم نے تو کہا میں نے میں روزے سے تھی اور روزہ توڑ ڈالا میں نے تو پوچھا آپؐ نے کیا روزہ قضا کا تھا کہا میں نے نہیں فرمایا آپؐ نے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

ف: اس باب میں ابی سعید اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے اور ام ہانی کی حدیث میں گفتگو ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں نفل روزہ رکھنے والا اگر توڑ ڈالے تو اس پر قضا واجب نہیں مگر اپنی خوشی سے رکھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق اور شافعی کا۔

حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا أَبُوْ دَاوٗدَ نَا شُعْبَةُ قَالَ كُنْتُ أَسْمَعُ سِمَاكَ بْنَ حَرْبٍ يَقُوْلُ أَحَدُ ابْنَيْ أُمِّ هَانِئٍ حَدَّثَنِي فَلَقِيْتُ أَنَا أَفْضَلَهُمْ وَكَانَ اسْمُهٗ جَعْدَةُ وَكَانَتْ أُمُّ هَانِئٍ جَدَّتَهٗ فَحَدَّثَنِي عَنْ جَدَّتِهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَا بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَهَا فَشَرِبَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَمَا إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ أَمِيْنُ نَفْسِهٖ إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ

روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے ان سے ابو داؤد نے ان سے شعبہ نے کہا شعبہ نے سنا میں نے سماک بن حرب سے کہتے تھے روایت کی تھی مجھ سے ام ہانی کی اولاد میں سے ایک شخص نے پھر ملا میں اس سے جو سب سے بہتر تھا ان کی اولاد میں اور نام ان کا جعدہ تھا اور ام ہانی ان کی دادی تھی سو روایت کی انہوں نے اپنی دادی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس آئے اور کچھ پینے کو مانگا پھر پیا آپؐ نے اور دیا ان کو سو پی لیا ام ہانی نے اور کہا یا رسول اللہ میں روزے سے تھی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفل روزہ رکھنے والا امانتدار ہے اپنی ذات کا چاہے روزہ رکھے چاہے افطار کرے یعنی جیسا موقع دیکھے کہا

اَنْطَرَ قَالَ شُعْبَۃُ اَنْتَ سَمِعْتَ ھٰذَا مِنْ اُمِّ ھَانِیٍٔ قَالَ لَا اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ صَالِحٍ وَ اَھْلُنَا عَنْ اُمِّ ھَانِیٍٔ

شعبہ نے کہا میں نے سماک بن حرب سے کیا تم نے سنا ہے ام ہانی سے کہا انہوں نے نہیں بلکہ خبر دی مجھ کو ابو صالح نے اور ہمارے گھر والوں نے ام ہانی سے۔

ف: اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یہ حدیث سماک سے سو کہا انہوں نے روایت ہے ہارون سے جو نواسے ہیں ام ہانی کے انہوں نے روایت کی ام ہانی سے اور روایت شعبہ کی اچھی ہے اس سے اور ایسے ہی روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے ابو داؤد سے اور کہا امین نفسہ یعنی راوی کو شک ہے کہ حضرتؐ نے کیا فرمایا اور ایسا ہی مروی ہے کئی سندوں سے شعبہ سے کہ حضرتؐ نے امیر نفسہ فرمایا یا امین نفسہ فرمایا راوی کو شک ہے۔

عَنْ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ ھَلْ عِنْدَکُمْ شَیْءٌ قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنِّیْ صَائِمٌ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے جو ماں ہیں سب مسلمانوں کی کہا انہوں نے آئے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اور فرمایا کچھ کھانا ہے تمہارے پاس کہا حضرت عائشہؓ نے عرض کیا میں نے نہیں فرمایا آپؐ نے میں روزے سے ہوں۔

عَنْ عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ اِنْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْنِیْ فَیَقُوْلُ اَعِنْدَکِ غَدَاءٌ فَاَقُوْلُ لَا فَیَقُوْلُ اِنِّیْ صَائِمٌ قَالَتْ فَاَتَانِیْ یَوْمًا فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ قَدْ اُھْدِیَتْ لَنَا ھَدِیَّۃٌ قَالَ وَمَا ھِیَ قُلْتُ حَیْسٌ قَالَ اَمَا اِنِّیْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَتْ ثُمَّ اَکَلَ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے جو ماں ہیں مسلمانوں کی فرمایا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آتے میرے پاس دن کو اور فرماتے کہ تمہارے پاس کچھ کھانا ہے اور کہتی میں کہ نہیں تو آپ فرماتے کہ میں روزے سے ہوں کہا حضرت عائشہؓ نے سو ایک دن آئے حضرتؐ میرے پاس اور پوچھا اسی طرح سو عرض کیا میں نے یا رسول اللہؐ آیا ہے ہمارے پاس ہدیہ کھانے کا سو فرمایا آپ نے کیا چیز ہے عرض کیا میں نے حیس ہے فرمایا آپؐ نے صبح سے تو میں نے نیت کی تھی روزے کی کہا حضرت عائشہؓ نے پھر کھایا آپؐ نے اس کو۔

ف: کہا ابو عیسٰے نے یہ حدیث حسن ہے مترجم کہتا ہے کہ حیس عرب میں ایک کھانا ہوتا ہے کہ کھجور اور اقط اور گھی ملا کر پکاتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اِیْجَابِ الْقَضَآءِ عَلَیْہِ۔

باب اس بیان میں کہ جو نفل روزہ توڑ ڈالے اسے قضا واجب ہے

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَنَا وَحَفْصَۃُ صَائِمَتَیْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَھَیْنَاہُ فَاَکَلْنَا مِنْہُ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَدَرَتْنِیْ اِلَیْہِ حَفْصَۃُ وَکَانَتْ ابْنَۃَ اَبِیْھَا فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّا کُنَّا صَائِمَتَیْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ فَاشْتَھَیْنَاہُ فَاَکَلْنَا مِنْہُ قَالَ اقْضِیَا یَوْمًا اٰخَرَ مَکَانَہٗ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے میں اور حفصہؓ دونوں روزے سے تھیں اور آیا ہمارے یہاں کچھ کھانا کہ جی چاہا ہمارا اور کھا لیا ہم نے اس میں سے پھر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مجھ سے پہلے کہہ بیٹھیں حفصہؓ کہ وہ تو اپنے باپ کی بیٹی تھیں یعنی جیسے ان کے باپ حضرت عمرؓ بن خطاب ہوشیار اور تیز تھے ویسے ہی یہ بھی ہوشیار تھیں کہ مجھ سے پہلے حضرت سے پوچھنے لگیں اور کہا یا رسول اللہ ہم دونوں روزے سے تھیں اور سامنے آگیا ہمارے کھانا کہ جی چاہنے لگا اس کو سو ہم نے کھا لیا ہم نے اس میں سے سو فرمایا آپؐ نے روزہ رکھو اس کے عوض میں ایک دن۔

ف: کہا ابو عیسٰے نے روایت کی صالح بن ابی الاخضر اور محمد بن ابی حفصہ نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت

عائشہؓ سے اسی کے مثل اور روایت کی مالک بن انس اور معمر اور عبید اللہ بن عمر اور زیاد بن سعد اور کئی حافظانِ حدیث نے زہری سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے مرسلاً اور ذکر نہ کیا اس میں عروہ کا اور یہ زیادہ صحیح ہے اس لیے کہ مروی ہے ابن جریج سے کہا پوچھا میں نے زہری سے کیا روایت کی ہے تم سے عروہ نے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے نہیں سُنا میں نے عروہ سے اس باب میں کچھ لیکن سنی ہے میں نے سلیمان بن عبد الملک کے عہد خلافت میں کئی لوگوں سے جو روایت کرتے ہیں انہوں نے جنہوں نے پوچھی تھی یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت کی ہم سے یہ حدیث علی بن عیسٰی بن یزید نے جو بغدادی ہیں۔ ان سے روح بن عبادہ نے ان سے ابن جریج نے اور گئی ہے ایک قوم علماء صحابہ وغیرہم سے اس حدیث کی طرف اور کہتے ہیں روزہ نفل جو توڑ ڈالے اس پر قضا ہے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي وِصَالِ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ

باب شعبان میں اتنے روزے رکھنے کے بیان میں کہ رمضان سے مل جاوے

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ۔

روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پے در پے دو مہینے کے روزے رکھتے ہوں مگر شعبان اور رمضان میں یعنی شعبان میں بہت روزے رکھتے تھے۔

ف: اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے ام سلمہ کی حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی سلمہ سے بھی وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ سے کہ کہا انہوں نے نہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ روزے رکھتے۔ ہمیشہ روزے رکھتے شعبان مگر تھوڑے دن بلکہ پورے مہینے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے نقل کی عبدہ سے انہوں نے محمد بن عمرو سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی حدیث اور روایت کی سالم ابوالنضر نے اور کئی لوگوں نے یہ حدیث ابی سلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے محمد بن عمرو کی سی روایت اور مروی ہے ابن مبارک سے اس حدیث کی تفسیر میں کہ یہ قاعدہ عرب کا ہے کہ جب کوئی اکثر دنوں میں مہینے کے روزے رکھتا ہے تو بولتے ہیں سارے مہینے کے روزے رکھے اور کہتے ہیں کہ فلاں شخص نے ساری رات نماز پڑھی حالانکہ اس نے کھانا بھی کھایا اور کام بھی کیے ہوں مگر اکثر شب پر ساری شب کا اطلاق کرتے ہیں ابن مبارک کہتے ہیں یہ دونوں حدیثیں ایک ہی ہیں اور مطلب اس کا یہی ہے کہ شعبان کے اکثر دنوں میں روزے رکھتے تھے نہ یہ کہ کامل مہینہ روزے رکھیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي النِّصْفِ الْبَاقِي مِنْ شَعْبَانَ لِحَالِ رَمَضَانَ

باب اس بیان میں کہ نصف آخر شعبان میں رمضان کی تعظیم کی نیت سے روزے رکھنا مکروہ ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَقِيَ نِصْفٌ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا تَصُوْمُوْا۔

روایت ہے حضرت ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب باقی رہ جائے آدھا مہینہ شعبان کا تو روزہ نہ رکھو۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اس کو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی سند سے اور اسی لفظ سے اور معنی اس حدیث کے بعض علماء کے نزدیک یہ ہیں کہ آدمی روزہ نہ رکھتا ہو پھر جب باقی رہے آدھا مہینہ تو روزے رکھنا شروع کرے رمضان کی

تعظیم کی نیت سے اور مروی ہے ابی ہریرہؓ سے بھی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو منشا یہ ہے ان کے قول کے اور وہ جو فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی نہ استقبال کرے کوئی رمضان کا آگے سے روزہ رکھ کر مگر یہ کہ اتفاق ہوا اس روزے کا کہ ہمیشہ رکھتا تھا کوئی تم میں کا اس سے بھی معلوم ہوا کہ روزہ مکروہ وہی ہے جو استقبال کی نیت سے رکھا جائے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ

باب شعبان کی پندرھویں شب کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَخَرَجْتُ فَإِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ فَقَالَ أَكُنْتِ تَخَافِيْنَ أَنْ يَحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ ظَنَنْتُ أَنَّكَ أَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِأَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ ایک شب گم پایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پھر نکلی میں یعنی حضرتؐ کی تلاش میں سو وہ بقیع میں تھے سو فرمایا آپ نے تو ڈرتی تھی کہ ظلم کرے اللہ اور رسول اس کا تجھ پہ کہا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے جانا کہ آپ گئے ہیں کسی بیوی کے پاس سو فرمایا آپ نے اللہ تبارک و تعالیٰ اترتا ہے پندرھویں شب میں شعبان کی دنیا کے آسمان کی طرف سو بخشتا ہے اپنے بندوں کو قبیلہ بنی کلب کے بکریوں کے بالوں کے عدد سے زیادہ۔

ف: اس باب میں ابی بکر صدیقؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حضرت عائشہؓ کی حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے حجاج کی روایت سے اور سنا میں نے محمد بخاریؒ سے ضعیف کہتے تھے اس حدیث کو اور کہتے تھے یحییٰ بن کثیر کو سماع نہیں عروہ سے اور کہا محمد بخاریؒ نے حجاج کو بھی سماع نہیں ہے یحییٰ بن کثیر سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي صَوْمِ الْمُحَرَّمِ

باب محرم میں روزے رکھنے کے بیان میں

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب روزوں سے افضل رمضان کے روزوں کے بعد محرم کے مہینے کے روزے ہیں جو اللہ کا مہینہ ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلَهُ رَجُلٌ أَيُّ شَهْرٍ تَأْمُرُنِيْ أَنْ أَصُوْمَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ لَهُ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا يَسْأَلُ عَنْ هٰذَا إِلَّا رَجُلٌ سَمِعْتُهُ يَسْأَلُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا قَاعِدٌ عِنْدَهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ شَهْرٍ تَأْمُرُنِيْ أَنْ أَصُوْمَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ إِنْ كُنْتَ صَائِمًا بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَصُمِ الْمُحَرَّمَ

روایت ہے نعمان بن سعد سے وہ روایت کرتے ہیں علیؓ سے کہا راوی نے پوچھا حضرت علیؓ سے ایک مرد نے اور کہا بعد رمضان کے کس مہینے کے روزوں کا حکم ہے تو فرمایا حضرت علیؓ نے میں نے نہیں دیکھا کسی کو یہ پوچھتے ہوئے مگر ایک مرد کو کہ پوچھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور میں ان کے پاس بیٹھا تھا سو کہا اس نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس مہینے کے روزے کا حکم کرتے ہیں مجھے آپ بعد رمضان کے یعنی بعد رمضان کے کس مہینے کے روزے افضل ہیں فرمایا آپ نے اگر تجھ کو بعد

فَاِنَّهُ شَهْرُ اللّٰهِ فِيْهِ يَوْمٌ تَابَ اللّٰهُ فِيْهِ عَلٰى قَوْمٍ وَيَتُوْبُ فِيْهِ عَلٰى قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ۔

رمضان کے روزہ رکھنا ہے تو روزہ رکھ محرم میں اس لیے کہ وہ مہینہ اللہ کا ہے اس میں ایک دن ہے کہ اللہ نے رحمت کی ایک قوم پر یعنی بنی اسرائیل پر کہ اسی مہینے میں نجات دی انہیں فرعون سے اور رجوع ہووے گا دوسری قوم پر شاید یہ اشارہ ہو شہادت حسین پر۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

باب جمعہ کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَقَلَّ مَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

روایت ہے عبد اللہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے ہر مہینے کی پہلی تین تاریخوں میں اور ایسا کم ہوتا تھا کہ جمعے کے دن آپ روزے سے نہ ہوں۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے عبد اللہ کی حدیث حسن ہے غریب ہے اور مستحب کہا ہے ایک گروہ نے علماء سے جمعے کے دن روزہ رکھنا اور مکروہ ہے فقط جمعے کے دن روزہ رکھنا کہ نہ اس کے ایک دن پیشتر اور نہ ایک دن بعد روزہ رکھے کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے عاصم سے اور مرفوع نہیں کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَحْدَهٗ

باب اس بیان میں کہ فقط جمعہ کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُوْمُ اَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا اَنْ يَصُوْمَ قَبْلَهٗ اَوْ يَصُوْمَ بَعْدَهٗ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی روزہ نہ رکھے فقط جمعہ کے دن بلکہ ملا لیوے ایک دن پہلے یا ایک دن پیچھے۔

ف: اس باب میں علیؓ اور جابرؓ اور جنادہ ازدی اور جویریہ اور انسؓ اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مکروہ کہتے ہیں فقط جمعے کے دن روزہ رکھنے کو جب تک کہ ایک دن پہلا یا پچھلا اس کے ساتھ نہ ملاوے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ۔

باب ہفتے کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ اُخْتِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُوْا يَوْمَ السَّبْتِ اِلَّا فِيْمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ اَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ۔

روایت ہے عبد اللہ بن بسر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی بہن سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ نہ رکھو فقط ہفتے کے دن مگر جو فرض ہو تم پر پھر اگر نہ پاوے کوئی شخص کچھ کھانے کو مگر چھال انگور کی یا لکڑی کسی درخت کی تو اسی کو چبا لے۔ یعنی ادنیٰ چیز بھی ہو تو کھالے اور روزہ نہ رکھے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور مراد کراہت سے یہ ہے کہ خاص مقرر کر لیوے ہفتے کے دن روزہ رکھنے کو اور وجہ کراہت کی یہ ہے کہ یہود تعظیم کرتے ہیں ہفتے کے دن کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صَوْمِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ۔

باب دوشنبے اور پنجشنبے کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرّٰى صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاص کر روزہ رکھتے تھے دو شنبے اور پنجشنبے کو۔

ف: اس باب میں حفصہ اور ابی قتادہ اور اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حسن ہے اور اسی سند سے غریب ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْاَحَدَ وَالْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْاٰخَرِ الثُّلَاثَاءَ وَالْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینے میں روزے رکھتے ہفتے اور یک شنبے اور دو شنبے کو اور دوسرے مہینہ میں سہ شنبہ اور چہار شنبہ اور پنجشنبہ کو۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی عبد الرحمٰن بن مہدی نے یہ حدیث سفیان سے اور مرفوع نہیں کی۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَاُحِبُّ اَنْ يُعْرَضَ عَمَلِيْ وَاَنَا صَائِمٌ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیش ہوتے ہیں اعمال بندوں کے درگاہ الٰہی میں دو شنبے اور پنجشنبے کے دن سو دوست رکھتا ہوں میں کہ جب میرے عمل پیش ہوں تو میں روزے سے ہوں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہؓ کی حدیث اس باب میں حسن ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ وَالْخَمِيْسِ۔
باب چار شنبے اور پنجشنبے کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمُسْلِمِ الْقُرَشِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ اَوْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ اِنَّ لِاَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ثُمَّ قَالَ صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِيْ يَلِيْهِ وَكُلَّ اَرْبِعَاءٍ وَخَمِيْسٍ فَاِذًا اَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ وَاَفْطَرْتَ۔

روایت ہے عبید اللہ مسلم قرشی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے میں نے پوچھا یا کسی اور نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صوم دہر یعنی تمام سال روزے رکھنے کو سو فرمایا آپ نے تیرے گھر کے لوگوں کا بھی حق ہے تجھ پر یعنی ہمیشہ روزے رکھنے سے بسبب ضعف کے ان کا حق ادا نہ ہو سکے گا پھر فرمایا روزہ رکھو رمضان کا اور جو اس کے نزدیک ہے یعنی ستہ شوال یا شعبان اور روزہ رکھو ہر چہار شنبہ اور پنجشنبہ کو تو گویا تو نے روزہ رکھا تمام سال اور افطار بھی کیا یعنی ثواب پورے سال کے روزوں کا ملا اور افطار بھی ہوا۔

ف: اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے مسلم قرشی کی حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے ہارون بن سلیمان سے انہوں نے مسلم بن عبید اللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الصَّوْمِ يَوْمَ عَرَفَةَ
باب عرفے کے دن روزہ رکھنے کے ثواب کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ اِنِّيْ اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهٗ وَالسَّنَةَ الَّتِيْ بَعْدَهٗ۔

روایت ہے ابی قتادہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عرفے کے دن روزہ رکھے تو مجھے امید ہے اللہ سے کہ بخش دیوے گناہ اس کے ایک سال پہلے کے اور ایک سال بعد کے۔

ف: اس باب میں ابی سعید سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابی قتادہ کی حدیث حسن ہے اور مستحب کہا ہے علماء نے عرفے کا روزہ مگر جب عرفات میں ہو تو مستحب نہیں اور عرفہ نویں تاریخ ذی الحجہ کو کہتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ

باب اس بیان میں کہ عرفے کے دن روزہ مکروہ ہے جب عرفات میں ہووے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْطَرَ بِعَرَفَةَ وَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ اُمُّ الْفَضْلِ بِلَبَنٍ فَشَرِبَ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ نہیں رکھا عرفات میں کہ عرفے کا دن تھا اور بھیجا ان کے پاس ام فضل نے دودھ تو پی لیا۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابن عمرؓ اور ام فضل سے روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے ابن عباسؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے حج کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو روزہ نہ رکھا آپ نے یعنی عرفے کے دن اور حج کیا میں نے ابو بکرؓ کے ساتھ تو انہوں نے بھی روزہ نہ رکھا اور عمرؓ کے ساتھ تو انہوں نے بھی روزہ نہ رکھا اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ مستحب کہتے ہیں روزہ نہ رکھنے کو عرفات میں تاکہ طاقت رہے دعا کی اور بعض علماء نے روزہ رکھا بھی ہے عرفات میں۔

عَنِ ابْنِ اَبِي نَجِيْحٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ اَبِي بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُثْمَانَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَاَنَا لَا اَصُوْمُهُ وَلَا اٰمُرُ بِهٖ وَلَا اَنْهٰى عَنْهُ۔

روایت ہے ابن نجیح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا پوچھا ابن عمرؓ نے عرفے کے دن روزہ رکھنے کو عرفات میں فرمایا انہوں نے حج کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو روزہ نہ رکھا آپ نے یعنی عرفے کے دن اور حج کیا میں نے ابو بکرؓ کے ساتھ سو روزہ نہ رکھا انہوں نے اور حضرت عمرؓ کے ساتھ سو روزہ نہ رکھا انہوں نے اور حضرت عثمانؓ کے ساتھ سو روزہ نہ رکھا انہوں نے اور نہ میں روزہ رکھتا ہوں اور نہ حکم کرتا ہوں روزے کا نہ منع کرتا ہوں اس سے۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور ابو نجیح کا نام یسار ہے اور سنا ہے انہوں نے ابن عمرؓ سے اس حدیث کو اور مروی ہے یہ حدیث ابن ابی نجیح سے بھی کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ایک مرد سے وہ ابن عمرؓ سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَثِّ عَلٰى صَوْمِ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ

باب عاشورہ کے دن روزہ رکھنے کی رغبت دلانے کا۔

عَنْ اَبِي قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَآءَ اِنِّي اَحْتَسِبُ عَلَى اللهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهٗ۔

روایت ہے ابی قتادہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ رکھنا عاشورہ کے دن ایسا گمان رکھتا ہوں میں اللہ سے کہ کفارہ کر دے اگلے سال کے گناہوں کا۔

ف: اس باب میں علی اور محمد بن صیفی اور سلمہ بن اکوع اور ہند بن اسماء اور ابن عباسؓ اور ربیع بنت معوذ بن عفراء اور عبدالرحمٰن بن سلمہ خزاعی سے روایت ہے اور عبداللہ بن سلمہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں اور عبداللہ بن زبیر سے بھی روایت ہے اور مذکور ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے رغبت دلائی روزے پر عاشورے کی کہا ابو عیسےٰ نے ہم نہیں جانتے کسی روایت میں کہ فرمایا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روزہ عاشورہ کا کفارہ ہے ایک سال کے گناہوں کا مگر روایت میں ابی قتادہؓ کے اور اسی روایت کے قائل ہیں احمد اور اسحاق۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ صَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

باب اس بیان میں کہ عاشورے کے دن روزہ نہ رکھنا بھی جائز ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَاشُورَاءُ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيضَةُ وَتُرِكَ عَاشُورَاءُ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ.

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے فرمایا عاشورے کے دن روزہ رکھتے تھے قریش رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پہلے اور آنحضرت بھی روزہ رکھتے تھے پھر جب آئے مدینہ میں تو بھی روزہ رکھا اور حکم کیا لوگوں کو اس روزے کا پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو یہی فرض رہے اور عاشورہ کی فرضیت جاتی رہی سو جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

ف: اس باب میں ابن مسعود اور قیس بن سعد اور جابر بن سمرہ اور ابن عمرؓ اور معاویہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اسی حدیث حضرت عائشہؓ پر عمل ہے علماء کا اور یہی حدیث صحیح ہے کہتے ہیں کہ روزہ عاشورے کا واجب نہیں جس کا جی چاہے رکھے اس لیے کہ فضیلت اس کی مذکور ہو چکی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَاشُورَاءَ أَيُّ يَوْمٍ هُوَ

باب اس بیان میں کہ عاشورہ کب ہے۔

عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهُ فِي زَمْزَمَ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ يَوْمِ عَاشُورَاءَ أَيُّ يَوْمٍ أَصُومُهُ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ فَاعْدُدْ ثُمَّ أَصْبِحْ مِنْ يَوْمِ التَّاسِعِ صَائِمًا قَالَ قُلْتُ أَهَكَذَا كَانَ يَصُومُهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ.

روایت ہے حکم بن اعرج سے کہا گئے ہم ابن جریج کے پاس اور وہ تکیہ لگائے تھے اپنی چادر سے زمزم کے پاس کہا میں نے خبر دو مجھ کو عاشورے کے دن کی کہ روزہ رکھوں میں اس دن سو فرمایا انہوں نے جب تو چاند دیکھے محرم کا تو تاریخیں گنتا رہ پھر نویں تاریخ کی صبح سے روزہ رکھ کہا میں نے ایسے ہی روزہ رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا انہوں نے ہاں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَوْمِ عَاشُورَاءَ يَوْمِ الْعَاشِرِ.

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاشورے کے دن دسویں تاریخ روزہ رکھنے کا یعنی عاشورہ دسویں تاریخ ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباسؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا عاشورے کے دن میں بعضوں نے کہا نویں تاریخ ہے اور بعضوں نے کہا دسویں اور مروی ہے ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے کہا روزہ رکھو نویں اور دسویں کو اور مخالفت کرو یہود کی اور اسی حدیث کے قائل ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِيَامِ الْعَشْرِ

باب ذی الحجہ کے عشرۂ اول میں روزہ رکھنے کے بیان میں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے نہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ رکھتے ہوئے پہلے دہے میں ذی الحجہ کے کبھی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے ایسا ہی روایت کیا ہے کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے

عائشہؓ سے اور روایت کی ثوری وغیرہ نے یہ حدیث منصور سے انہوں نے ابراہیم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے نہ دیکھا روزہ رکھتے ہوئے ذی الحجہ کے پہلے دہے میں اور روایت کی ابوالاحوص نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں اسود کا اور اختلاف کیا ہے منصور کی روایت میں اور روایت اعمش کی زیادہ صحیح ہے اور متصل الاسناد کہا یعنی ابو عیسٰی نے سنا میں نے ابا بکر محمد بن ابان سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے اعمش منصور سے زیادہ یاد رکھنے والے ہیں ابراہیم کی روایت کو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْعَمَلِ فِی الْاَیَّامِ الْعَشْرِ
باب نیک عملوں کے بیان میں جو عشرہ ذی الحجہ میں ہوویں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَیَّامِ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِیْهِنَّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ هٰذِہِ الْاَیَّامِ الْعَشْرِ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَالْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِہٖ وَمَالِہٖ فَلَمْ یَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَیْءٍ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی دنوں میں نیک عمل اللہ کو ایسے پیارے نہیں جیسے ذی الحجہ کے عشرہ اول میں پیارے ہیں، سو عرض کیا یا رسول اللہ اور جہاد بھی اللہ کی راہ میں یعنی اگر جہاد بھی ان دنوں میں کرے تو ایسا پیارا نہ ہوگا جیسے عشرہ ذی الحجہ کے عمل پیارے ہیں تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد بھی نہیں مگر ایسا جہاد کہ نکلے آدمی اپنی جان و مال سے اور کچھ لے کر نہ پھرے یعنی سب اللہ کی راہ میں خرچ کر دے۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ اور ابی ہریرہؓ اور عبداللہ بن عمروؓ اور جابرؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ اَیَّامٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ اَنْ یُّتَعَبَّدَ لَہٗ فِیْهَا مِنْ عَشْرِ ذِی الْحِجَّةِ یَعْدِلُ صِیَامُ كُلِّ یَوْمٍ مِّنْهَا بِصِیَامِ سَنَةٍ وَقِیَامُ كُلِّ لَیْلَةٍ مِّنْهَا بِقِیَامِ لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی دن دنوں میں سے پیارا نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی طرف کہ عبادت کی جاوے اس کی اس میں عشرہ ذی الحجہ سے زیادہ برابر ہوتا ہے روزہ ہر دن کا اس کے دنوں سے ساتھ ایک سال کے اور قیام ہر رات کا برابر قیام لیلۃ القدر کے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن مسعود واصل کے کہ وہ روایت کرتے ہیں نہاس سے اور پوچھا میں نے محمد سے اس حدیث سے تو نہ پہچانا اس کو اس طرح مگر اسی سند سے اور کہا مروی ہے یہ قتادہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن مسیب سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً کچھ اس میں کا مضمون۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صِیَامِ سِتَّةِ اَیَّامٍ مِّنْ شَوَّالٍ
باب شوال کے چھ روزوں کے بیان میں۔

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَہٗ بِسِتٍّ مِّنْ شَوَّالٍ فَذٰلِكَ صِیَامُ الدَّهْرِ۔

روایت ہے ابو ایوب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے روزے رکھے رمضان کے پھر بعد اس کے چھ روزے شوال کے تو یہ پورے سال کے ہیں یعنی باعتبار ثواب کے۔

ف: اس باب میں جابرؓ اور ابوہریرہؓ اور ثوبان سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ایوب کی حسن ہے صحیح ہے اور مستحب کہا ہے ایک گروہ نے ان چھ روزوں کو شوال کے اس حدیث کے سبب سے اور ابن مبارک نے کہا وہ حسن ہے جیسے ہر مہینے میں تین روزے اور ابن مبارک نے کہا کہ مروی ہے بعضی روایتوں میں کہ ان روزوں کو رمضان کے ساتھ ملا کر رکھے یعنی عید کے بعد پے در پے رکھ لیوے اور اختیار کیا ہے ابن مبارک نے کہ چھ روزے مہینے کے سرے پر ہوں اور یہ بھی مروی ہے ان سے کہ اگر اس مہینے میں متفرق رکھوے تو بھی جائز ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی یہ حدیث عبدالعزیز بن محمد نے انہوں نے صفوان بن سلیم سے اور سعد بن سعید سے انہوں نے عمر بن ثابت سے انہوں نے ابو ایوب سے، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی شعبہ نے ورقاء بن عمر سے انہوں نے سعد بن سعید سے بھی حدیث اور سعد بن سعید وہ بھائی ہیں یحییٰ بن سعید انصاری کے اور بعض اہل حدیث نے سعد بن سعید میں گفتگو کی ہے ان کے قلت حافظہ کے سبب سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ ثَلَاثَةٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

باب ہر مہینے میں تین روزے رکھنے کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةً أَنْ لَا أَنَامَ إِلَّا عَلَى وِتْرٍ وَصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَأَنْ أُصَلِّيَ الضُّحَى۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا انہوں نے اقرار لیا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کا ایک یہ کہ نہ سوؤں میں بغیر وتر دوسرے روزہ رکھوں ہر مہینے میں تین دن تیسرے یہ کہ نماز پڑھا کروں چاشت کی۔

عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

روایت ہے موسیٰ بن طلحہ سے کہ انہوں نے کہا سنا میں نے اباذر سے کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذر جب روزے رکھے تو مہینے میں تین دن تو روزہ رکھ تیرھویں چودھویں اور پندرھویں تاریخ میں۔

ف: اس باب میں ابو قتادہؓ اور عبداللہ بن عمرو اور قرہ بن ایاس مزنی اور عبداللہ بن مسعود اور ابی عقرب اور ابن عباسؓ اور عائشہؓ اور قتادہؓ بن ملحان اور عثمان بن ابی العاص اور جریر سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوذر کی حسن ہے اور بعضی روایتوں میں وارد ہوا ہے کہ جس نے تین روزے رکھے ہر مہینے میں تو اس نے سال بھر روزے رکھے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَذَلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ فَأَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى تَصْدِيقَ ذَلِكَ فِي كِتَابِهِ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا الْيَوْمُ بِعَشَرَةِ أَيَّامٍ۔

روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو روزے رکھے ہر مہینے میں تین دن تو یہی سال بھر کے روزے ہیں، سو اتاری اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق اپنی مبارک کتاب میں مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا یعنی جو ایک نیکی کرے تو دس نیکیوں کا ثواب پاوے تو ہر دن برابر ہے دس دن کے یعنی تین دن برابر ہوئے ایک مہینے کے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے ابی شمر اور ابی التیاح سے ان دونوں نے عثمان سے اور کہا روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَةَ قَالَ

روایت ہے یزید رشک[1] سے کہا سنا میں نے معاذہ سے کہا

[1] اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

قُلْتُ لِعَائِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ مِنْ اَيِّهٖ كَانَ يَصُوْمُ قَالَتْ كَانَ لَا يُبَالِيْ مِنْ اَيِّهٖ صَامَ۔

معاذہ نے پوچھا میں نے حضرت عائشہؓ سے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین روزے رکھا کرتے تھے ہر مہینے میں فرمایا انہوں نے ہاں کہا میں نے کون سی تاریخوں میں فرمایا انہوں نے کچھ پرواہ نہ رکھتے تھے یعنی جب چاہتے رکھ لیتے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یزیدؒ رشک وہ یزید ضبعی ہیں اور وہ یزید قاسم اور قسام ہیں اور رشک قسام کو کہتے ہیں بصری زبان میں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّكُمْ يَقُوْلُ كُلُّ حَسَنَةٍ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَالصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ مِّنَ النَّارِ وَلَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِّيْحِ الْمِسْكِ وَاِنْ جَهِلَ عَلٰى اَحَدِكُمْ جَاهِلٌ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک تمہارا رب فرماتا ہے کہ ہر نیکی دس گنے ہے یعنی ثواب میں سات سو درجوں تک اور روزہ میرے ہی واسطے ہے اور اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔ اور روزہ سپر ہے دوزخ سے یعنی دوزخ کی آگ سے بچنے کو اور خوشبو روزہ دار کے منہ کی مشک سے زیادہ اچھی ہے۔ اللہ کے نزدیک اور اگر کوئی تم میں سے جہالت سے جھگڑا نکالے اور یہ روزے سے ہو تو کہہ دے روزے سے ہوں۔

ف: اس باب میں معاذ بن جبل اور سہل بن سعد اور کعب بن عجرہ اور سلامہ بن قیصر اور بشیر بن خصاصیہ سے روایت ہے اور نام ان کا بشیر زحم ہے بیٹے ہیں معبد کے اور خصاصیہ ان کی ماں ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الْجَنَّةِ بَابٌ يُّدْعَى الرَّيَّانُ يُدْعٰى لَهُ الصَّائِمُوْنَ فَمَنْ كَانَ مِنَ الصَّائِمِيْنَ دَخَلَهٗ وَمَنْ دَخَلَهٗ لَمْ يَظْمَاْ اَبَدًا۔

روایت ہے سہل بن سعد سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کا ایک دروازہ ہے اس کو ریان کہتے ہیں بلائے جاویں گے اس میں سے روزہ دار سو جو روزہ دار ہوگا وہ اس سے داخل ہوگا جنت میں اور جو اس دروازہ کے اندر گیا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِيْنَ يُفْطِرُ وَفَرْحَةٌ حِيْنَ يَلْقٰى رَبَّهٗ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک جب افطار کرتا ہے دوسرے جب اپنے پروردگار سے ملے گا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

ؒ یزید کا لقب رشک ہے ابوحاتم رازی نے کہا کہ وہ بڑے غیور اور صاحب رشک تھے اس لیے ان کا لقب یہی ہو گیا اور قسام اور رشک کے معنی ایک ہی ہیں یعنی تقسیم کرنے والا اور کہتے ہیں قسمت اراضی میں ان کو بڑا دخل تھا اس لیے انہیں قسام کہتے تھے اور بعضوں نے کہا کہ رشک وہ ہے جس کی ڈاڑھی بہت بڑی ہو چنانچہ ریش مبارک ان کی بڑی تھی ایک بچھو اس میں گھس گیا اور تین دن تک رہا اور ان کو خبر نہ ہوئی۔ واللہ اعلم ۱۲ منہ۔

بَابُ مَاجَآءَ فِی صَوْمِ الدَّهْرِ

باب ہمیشہ روزہ رکھنے کے بیان میں۔

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ بِمَنْ صَامَ الدَّھْرَ قَالَ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ اَوْ لَمْ یَصُمْ وَلَمْ یُفْطِرْ

روایت ہے ابی قتادہؓ سے کہا پوچھا کسی نے یا رسول اللہ کیسا ہے اگر کوئی ہمیشہ روزہ رکھے تو فرمایا آپ نے نہ روزہ رکھا اس نے اور نہ افطار کیا یعنی روزہ کا ثواب نہ پایا اور افطار کا مزہ نہ اٹھایا راوی کو شک ہے کہ لَا صَامَ وَلَا اَفْطَرَ فرمایا یا لَمْ یَصُمْ وَلَمْ یُفْطِرْ معنی دونوں کے ایک ہیں۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن الشخیر اور عمران بن حصین اور ابی موسےٰ سے روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابی قتادہؓ کی حسن ہے اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے اہل علم سے ہمیشہ روزہ رکھنے کو اور کہا صوم دہر وہی ہے کہ یوم فطر اور یوم اضحیٰ اور ایام تشریق میں بھی روزے رکھے اور اگر ان دنوں میں افطار کرے اور روزہ نہ رکھے تو مکروہ نہیں۔ اور اس کو صوم دہر نہ کہیں گے ایسا ہی مروی ہے مالک بن انس سے اور یہی قول ہے شافعی کا اور احمد اور اسحٰق بھی ایسا ہی کچھ کہتے ہیں سوا ان پانچ دنوں کے جو مذکور ہوئے۔ افطار کرنا واجب نہیں کہ ان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے کو منع فرمایا ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِی سَرْدِ الصَّوْمِ

باب پے درپے روزہ رکھنے کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَۃَ عَنْ صَوْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ کَانَ یَصُوْمُ حَتّٰی نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَیُفْطِرُ حَتّٰی نَقُوْلَ قَدْ اَفْطَرَ وَمَا صَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَھْرًا کَامِلًا اِلَّا رَمَضَانَ۔

روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہؓ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کو سو فرمایا انہوں نے آپ روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے خوب روزے رکھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر روزہ موقوف کرتے یہاں تک کہ ہم کہتے بہت دنوں سے روزے نہ رکھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کبھی آپ نے کسی پورے مہینے کے روزے نہ رکھے مگر رمضان کے۔

ف: اس باب میں انسؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث حضرت عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّہٗ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَصُوْمُ مِنَ الشَّھْرِ حَتّٰی یُرٰی اَنَّہٗ لَا یُرِیْدُ اَنْ یُّفْطِرَ مِنْہُ وَیُفْطِرُ حَتّٰی یُرٰی اَنَّہٗ لَا یُرِیْدُ اَنْ یَّصُوْمَ مِنْہُ شَیْئًا وَکُنْتَ لَا تَشَآءُ اَنْ تَرَاہُ مِنَ اللَّیْلِ مُصَلِّیًا اِلَّا رَاَیْتَہٗ مُصَلِّیًا وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَیْتَہٗ نَائِمًا۔

روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہ پوچھا ان سے کسی نے روزے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو کہا انہوں نے روزے رکھتے تھے حضرت مہینے میں ایسے کہ معلوم ہوتا تھا کہ اب کبھی افطار نہ کریں گے اور افطار کرتے تھے کہ معلوم ہوتا تھا کہ آپ کبھی روزہ نہ رکھیں گے اس مہینے میں اور تو جب چاہتا ان کو کہ دیکھے رات کو نماز پڑھتے تو دیکھ لیتا نماز پڑھتے اور جب چاہتا کہ دیکھے ان کو سوتے ہوئے تو دیکھ لیتا سوتے ہوئے یعنی ہر مہینے میں روزہ بھی رکھتے افطار بھی کرتے ہر رات میں نماز بھی پڑھتے آرام بھی کرتے۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمُ

روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے افضل روزے میرے بھائی داؤد علیہ السلام کے ہیں کہ

أَخِيْ دَاوُدَ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَّ يُفْطِرُ يَوْمًا وَّ لَا يَفِرُّ إِذَا لَاقٰى
روزہ رکھتے ایک دن اور افطار کرتے ایک دن اور کبھی منہ نہ موڑتے جب دشمن سے مقابل ہوتے۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو العباس شاعر اعمٰی ہیں اور نام ان کا سائب بن فروخ ہے اور کہا بعض علماء نے کہ افضل روزہ یہی ہے کہ ایک دن روزہ رہے اور ایک دن افطار کرے اور کہتے ہیں یہ سب روزوں سے مشکل بھی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ النَّحْرِ
باب اس بیان میں کہ عید فطر اور عید اضحیٰ کے دن روزہ رکھنا حرام ہے۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامَيْنِ صِيَامِ يَوْمِ الْأَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ۔
روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن روزہ رکھنے سے ایک عید الاضحیٰ اور دوسرے عید فطر کے دن۔

ف: اس باب میں عمرؓ اور عائشہؓ اور علیؓ اور ابو ہریرہؓ اور عقبہ بن عامر اور انسؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو سعید خدریؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک علماء کے کہا ابو عیسےٰ نے اور عمرو بن یحییٰ وہ بیٹے ہیں عمارہ بن ابی الحسن مازنی مدینی کے اور وہ ثقہ ہیں ان سے روایت کی سفیان ثوری اور شعبہ اور مالک بن انس نے۔

عَنْ أَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِيْ يَوْمِ نَحْرٍ بَدَأَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ صَوْمِ هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ أَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ فَفِطْرُكُمْ مِنْ صَوْمِكُمْ وَعِيْدٌ لِّلْمُسْلِمِيْنَ وَأَمَّا يَوْمُ الْأَضْحٰى فَكُلُوْا مِنْ لُحُوْمِ نُسُكِكُمْ۔
روایت ہے ابی عبید سے جو مولیٰ ہیں عبد الرحمٰن بن عوف کے کہا حاضر ہوا میں عمر بن خطاب کے پاس عید الاضحیٰ کے دن تو شروع کی نماز خطبے سے پہلے پھر فرمانے لگے یعنی بعد نماز کے سنا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منع کرتے تھے اس دو دن کے روزوں کو روز فطر کو اس لیے منع کرتے تھے کہ وہ تو روزہ کھولنے کا دن ہے اور عید ہے مسلمانوں کی اور عید اضحیٰ میں اس لیے کہ اس دن تم کھاؤ گوشت اپنی قربانیوں کا۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث صحیح ہے اور ابو عبید جو مولیٰ ہیں عبد الرحمٰن بن عوف کے ان کا نام سعد ہے اور ان کو مولےٰ عبد الرحمٰن بن ازہر بھی کہتے ہیں اور عبد الرحمٰن بن ازہر وہ عبد الرحمٰن بن عوف کے چچا کے بیٹے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيْقِ
باب اس بیان میں کہ ایام تشریق میں روزہ رکھنا حرام ہے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمُ عَرَفَةَ وَيَوْمُ النَّحْرِ وَأَيَّامُ التَّشْرِيْقِ عِيْدُنَا أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَّشُرْبٍ۔
روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفے کا دن اور عید قربان کا دن اور تشریق کے دن یعنی شہر ذی الحجہ کی گیارھویں بارھویں تیرھویں تاریخ عید ہے ہم اہل اسلام کی اور دن ہیں کھانے پینے کے۔

ف: اس باب میں علیؓ اور سعدؓ اور ابو ہریرہؓ اور جابرؓ اور نبیشہؓ اور بشیر بن سحیم اور عبد اللہ بن حذافہ اور انسؓ اور حمزہ بن عمرو اسلمی

اور کعب بن مالکؓ اور عائشہؓ اور عمرو بن عاصؓ اور عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے عقبہ بن عامر کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مکروہ کہتے ہیں ایام تشریق کے روزوں کو اور ایک قوم نے صحابہ سے اور سوا اس کے رخصت دی ہے متمتع کے لیے کہ جب قربانی نہ پاوے اور ذی الحجہ کے عشرۂ اوّل میں بھی روزے نہ رکھے ہوں روزے رکھ لے ایام تشریق میں اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہا ابو عیسیٰ نے اس روایت میں جو موسیٰ مذکور ہیں ان کو اہل عراق موسیٰ بن علی بن رباح کہتے ہیں اور اہل مصر موسیٰ بن علی کہتے ہیں اور کہا یعنی مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے سنا میں نے قتیبہ سے کہتے تھے سنا میں نے لیث بن سعد سے کہتے تھے کہ موسیٰ بن علی نے کہا میں کبھی معاف نہ کروں گا اس کو جو تصغیر کہے میرے باپ کے نام کو یعنی موسیٰ بن علی بضم عین و بفتح لام کہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحِجَامَةِ — باب اس بیان میں کہ روزہ دار کو پچھنے لگانا مکروہ ہے۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ

روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کھل گیا پچھنے لگانے والے کا اور جس نے پچھنے لگوائے۔

ف: اس باب میں سعد اور علی اور شداد بن اوس اور ثوبان اور اسامہ بن زیدؓ سے اور عائشہؓ اور معقل بن یسار کہ جن کو معقل بن سنان بھی کہتے ہیں اور ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور ابی موسیٰ اور بلالؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے رافع بن خدیج کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مذکور ہے کہ احمد بن حنبل نے کہا زیادہ صحیح اس باب میں رافع بن خدیج کی حدیث ہے اور مذکور ہے علی بن عبداللہ سے کہ انہوں نے کہا کہ سب سے زیادہ صحیح اس باب میں ثوبان اور شداد بن اوس کی حدیث ہے اس لیے کہ یحییٰ بن کثیر نے روایت کی ہیں دونوں حدیثیں ابی قلابہ سے ایک حدیث ثوبان کی اور دوسری شداد بن اوس کی اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علمائے صحابہ و غیرہم سے پچھنے لگانے روزہ دار کو یہاں تک کہ بعض صحابیوں نے ایام صیام میں رات کو پچھنے لگائے ہیں انہیں میں ہیں ابو موسیٰ اشعری اور ابن عمر اور یہی کہتے ہیں ابن مبارک کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے اسحاق بن منصور سے کہتے تھے کہا عبدالرحمٰن بن مہدی نے جس نے پچھنے لگائے روزے میں اس پر قضا واجب ہے کہا اسحٰق بن منصور نے ایسا ہی کہا احمد بن حنبل اور اسحٰق بن ابراہیم نے کہا ابو عیسیٰ نے خبر دی مجھ کو حسن بن محمد زعفرانی نے کہا شافعی نے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے پچھنے لگائے روزے میں اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی کہ آپ نے فرمایا أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ یعنی روزہ کھول ڈالا پچھنے لگانے والے نے اور جس نے لگوائے انتہیٰ۔ سو میں نہیں جانتا ان دونوں حدیثوں میں سے کون ثابت ہے اگر پرہیز کرے آدمی پچھنے لگانے سے روزے میں تو بہت بہتر ہے میرے نزدیک اور اگر کسی نے پچھنے لگائے تو اس کا روزہ بھی نہیں جاتا کہا ابو عیسیٰ نے یہی تھا قول شافعی کا بغداد میں مگر مصر میں رجوع کیا انہوں نے پچھنوں کے جواز کی طرف کہا اس میں کچھ مضائقہ نہیں اور سند لائے اس کو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے حجۃ الوداع میں روزے میں اور حالت احرام میں۔

بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ — باب روزے میں پچھنے لگانے کی اجازت میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ پچھنے لگائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ روزے سے تھے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اسی سند سے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ پچھنے لگائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے اور

فِيمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ۔

مدینے کے بیچ میں اور وہ احرام باندھے ہوئے روزے سے تھے۔

ف: اس باب میں ابی سعیدؓ اور جابرؓ اور انسؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسٰے نے ابن عباسؓ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور گئے ہیں بعض علمائے صحابہ وغیرہم اس حدیث کی طرف کہ پچھنے لگانے میں روزہ دار کے کچھ مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور شافعی کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْوِصَالِ فِي الصِّيَامِ

باب کراہت وصال صوم کے بیان میں۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوَاصِلُوا قَالُوا فَإِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنِّي لَسْتُ كَأَحَدِكُمْ إِنَّ رَبِّي يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِي۔

روایت ہے انسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ پر روزہ اس طرح نہ رکھو کہ بیچ میں کچھ نہ کھاؤ عرض کیا انہوں نے آپ تو ایسا ہی کرتے ہیں اے رسول اللہ کے فرمایا آپ نے میں تمہاری مانند نہیں میرا رب تو مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔

ف: اس باب میں علیؓ اور ابوہریرہؓ اور عائشہؓ اور ابن عمرؓ اور جابرؓ اور ابی سعیدؓ اور بشیر بن خصاصیہ سے روایت ہے کہا ابو عیسٰے نے حدیث انسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہتے ہیں کہ مکروہ ہے وصال روزے میں اور مروی ہے عبداللہ بن زبیر سے کہ وہ وصال کرتے تھے اور بیچ میں افطار نہیں کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُنُبِ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ يُرِيدُ الصَّوْمَ

باب اس بیان میں کہ جنب کو صبح ہو جاوے اور وہ روزہ سے ہو۔

عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فَيَصُومُ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ اور ام سلمہؓ سے جو بیبیاں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح ہو جایا کرتی تھی اور آپ کو حاجت غسل کی ہوتی تھی اپنی بیبیوں کے صحبت کرنے سے پھر نہاتے تھے اور روزہ رکھتے تھے۔

ف: کہا ابو عیسٰے نے حدیث عائشہؓ اور ام سلمہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضے لوگ تابعین سے کہتے ہیں اگر حالت جنابت میں صبح ہو جاوے تو روزہ قضا کرے اور پہلا قول صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِجَابَةِ الصَّائِمِ الدَّعْوَةَ۔

باب روزہ دار کو دعوت قبول کرنے کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ إِلَى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَإِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ يَعْنِي الدُّعَاءَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بلایا جاوے کوئی کھانے کے لیے تو قبول کرے پھر اگر روزہ سے ہو تو دعا کرے حضرتؐ نے فلیصل کہا معنے اس کے دعا کرے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دُعِيَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دعوت ہو کسی کی اور وہ روزے سے ہو تو بول دے

اِنِّی صَائِمٌ۔

کہ میں روزے سے ہوں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے دونوں حدیثیں اس باب میں جو ابی ہریرہؓ سے مروی ہیں حسن ہیں صحیح ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی كَرَاهِيَةِ صَوْمِ الْمَرْاَةِ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا۔

باب اس بیان میں کہ عورت کو روزہ نفل بے اذن شوہر کے رکھنا مکروہ ہے

عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُ الْمَرْاَةُ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ يَوْمًا مِنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکھے کوئی عورت کہ خاوند اس کا حاضر ہو یعنی گھر میں ہو کسی دن میں سوائے رمضان کے مگر خاوند کی اجازت سے یعنی سوائے رمضان کے اور روزوں میں اجازت شوہر کی ضروری ہے۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ اور ابی سعیدؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی الزناد سے وہ روایت کرتے ہیں موسیٰ بن ابی عثمان سے وہ اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی تَاْخِيْرِ قَضَآءِ رَمَضَانَ۔

باب اس بیان میں کہ قضاء رمضان میں تاخیر درست ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كُنْتُ اَقْضِیْ مَا يَكُوْنُ عَلَیَّ مِنْ رَمَضَانَ اِلَّا فِیْ شَعْبَانَ حَتّٰى تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے فرمایا انہوں نے میں ہمیشہ قضا کیا کرتی تھی روزے رمضان کے جو مجھ پر ہوتے تھے شعبان میں یہاں تک کہ وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی حضرتؐ کی خدمت سے قضاء رمضان کی مہلت نہ ملتی مگر شعبان میں کہ حضرت بھی اس میں بہت روزے رکھتے تو حضرت عائشہؓ بھی اپنی قضاء رمضان ادا کر لیتی تھیں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث یحییٰ بن سعید انصاری نے ابو سلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے اسی حدیث کی مانند۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی فَضْلِ الصَّآئِمِ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهٗ۔

باب روزے دار کے ثواب کے بیان میں جب لوگ اس کے سامنے کھانا کھاویں

عَنْ اَبِیْ لَيْلٰى عَنْ مَوْلَاتِهَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّآئِمُ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهُ الْمَفَاطِيْرُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَآئِكَةُ۔

روایت ہے ابی لیلیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی مولاۃ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزے سے ہو اور اس کے پاس افطار کی چیزیں یعنی کھانا وغیرہ کھایا جائے تو مغفرت مانگتے ہیں اس کے لیے فرشتے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے روایت کی شعبہ نے یہ حدیث حبیب بن زید سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سے جو ام عمارہ ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند۔

عَنْ اُمِّ عُمَارَةَ ابْنَةِ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيَّةِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَدَّمَتْ اِلَيْهِ طَعَامًا فَقَالَ كُلِیْ فَقَالَتْ اِنِّیْ صَائِمَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّآئِمَ تُصَلِّیْ عَلَيْهِ الْمَلَآئِكَةُ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهٗ حَتّٰى يَفْرُغُوْا وَرُبَّمَا

روایت ہے ام عمارہ سے جو بیٹی ہیں کعب انصاریہ کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں داخل ہوئے اور وہ کھانا لائیں آپؐ کے آگے سو فرمایا آپؐ نے کھاؤ عرض کیا انہوں نے کہ میں روزے سے ہوں۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صائم کے لیے مغفرت مانگتے ہیں فرشتے جب لوگ کھاویں اس کے پاس یہاں تک کہ فراغت ہوں اور

قَالَ حَتّٰی یَشْبَعُوْا۔

کبھی کہا راوی نے یہاں تک کہ سیر ہو جاویں۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے شریک کی روایت سے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے محمد بن جعفر نے ان سے شعبہ نے انہوں نے حبیب بن زید سے انہوں نے اپنی مولاۃ سے جن کو لیلےٰ کہتے تھے وہ روایت کرتی ہیں ام عمارہ سے جو بیٹی ہیں کعب کی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی مانند مگر ذکر نہ کیا اس میں لفظ حتّٰی یَفْرُغُوْا اَوْ یَشْبَعُوْا کہا ابو عیسےٰ نے ام عمارہ دادی ہیں حبیب بن زید انصاری کی۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ قَضَآءِ الْحَائِضِ الصِّیَامَ دُوْنَ الصَّلٰوۃِ

باب اس بیان میں کہ حائض کو روزے کی قضا چاہیے نہ نماز کی

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنَّا نَحِیْضُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَطْھُرُ فَیَاْمُرُنَا بِقَضَآءِ الصِّیَامِ وَلَا یَاْمُرُنَا بِقَضَآءِ الصَّلٰوۃِ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ کہا انہوں نے ہم حائضہ ہوتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں پھر پاک ہوتی تھیں تو حضرت حکم کرتے تھے ہم کو روزے کی قضا کا حکم نہ کرتے نماز کی قضا کا۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے معاذہ سے بھی کہ وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا نہیں پاتے ہم اس میں ان کا اختلاف کہ حائضہ قضا کرے روزے کی نہ نماز کی کہا ابو عیسےٰ نے اور عبیدہ بیٹے معتب ضبی کوفی کے ہیں اور کنیت ان کی ابو عبدالکریم ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ مُبَالَغَۃِ الْاِسْتِنْشَاقِ لِلصَّائِمِ

باب اس بیان میں کہ صائم کو مبالغہ استنشاق مکروہ ہے

عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِیْطِ بْنِ صَبْرَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَیْنَ الْاَصَابِعِ وَبَالِغْ فِی الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَکُوْنَ صَائِمًا۔

روایت ہے عاصم بن لقیط بن صبرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر دو مجھ کو وضو کی فرمایا آپ نے پورا وضو کرو یعنی فرائض سنن اچھی طرح ادا کرو اور خلال کرو انگلیوں میں ہاتھ پیروں کے اور مبالغہ کر ناک میں پانی دینے سے مگر جب تو روزے سے ہو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا ہے علماء نے ناک میں دوا ڈالنے کو روزہ دار کو اور کہا ہے کہ اس سے روزہ کھل جاتا ہے اور یہ حدیث اس قول کی تقویت کرتی ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَلَا یَصُوْمُ اِلَّا بِاِذْنِھِمْ۔

باب اس بیان میں کہ جو شخص کسی قوم میں اترے تو بے پوچھے ان کے روزہ نہ رکھے

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَزَلَ عَلٰی قَوْمٍ فَلَا یَصُوْمَنَّ تَطَوُّعًا اِلَّا بِاِذْنِھِمْ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مہمان ہووے کسی قوم کے ہاں تو ہرگز روزہ نہ رکھے نفل کا بے ان کی اجازت کے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث منکر ہے نہیں جانتے ہم اس کو کسی ثقہ کی روایت سے اور مروی ہے ہشام بن عروہ سے اور روایت کی ہے موسیٰ بن داؤد نے ابی بکر مدینی سے وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن عروہ سے وہ اپنے باپ سے وہ حضرت عائشہ رضی سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ اس کی مانند اور یہ بھی روایت ضعیف ہے کہ ابو بکر مدینی ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور ابو بکر مدینی وہ جو روایت کرتے ہیں جابر بن عبد اللہ رضی سے ان کا نام فضل بن مبشر ہے وہ ان سے زیادہ ثقہ اور ان سے پہلے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْاِعْتِكَافِ۔ باب اعتکاف کے بیان میں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَعُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰی قَبَضَهُ اللّٰهُ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے رمضان کے اخیر عشرے میں یہاں تک کہ قبض کر لیا ان کو اللہ تعالیٰ نے۔

ف: اس باب میں ابی بن کعب اور ابی لیلیٰ اور ابی سعید اور انس رضی اور ابن عمر رضی سے روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابی ہریرہ رضی کی اور عائشہ رضی کی حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادَ اَنْ یَعْتَكِفَ صَلَّی الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِیْ مُعْتَكَفِهٖ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے تھے اعتکاف کا نماز پڑھ کر صبح کی داخل ہو جاتے اپنے اعتکاف گاہ میں۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے اور مروی ہے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے وہ روایت کرتے ہیں عمرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور روایت کی مالک نے اور کئی لوگوں نے یحییٰ بن سعید سے مرسلاً اور روایت کی اوزاعی اور سفیان ثوری نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ رضی سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہتے ہیں جب ارادہ کرے آدمی اعتکاف کا تو صبح کی نماز پڑھ کر داخل ہو اعتکاف گاہ میں اور یہی قول ہے احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم کا اور بعضوں نے کہا کہ قبل غروب آفتاب کے داخل ہو اور آفتاب ڈوبے اس کو حالت اعتکاف میں اس دن کی شب کا کہ جس دن نیت اعتکاف کی کی ہے مثلاً جمعہ کے دن سے اعتکاف منظور ہے تو جمعرات کو بعد عصر کے معتکف میں داخل ہو جاوے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس رضی کا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔ باب شب قدر کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُجَاوِرُ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَیَقُوْلُ تَحَرَّوْا لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے فرمایا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے رمضان کے عشرہ اخیر میں اور فرماتے ڈھونڈو شب قدر کو رمضان کے عشرہ اخیر میں۔

ف: اس باب میں عمر اور ابی بن کعب اور جابر بن سمرہ اور جابر بن عبد اللہ اور ابن عمر اور فلتان بن عاصم اور انس اور ابی سعید اور عبد اللہ بن انیس اور ابی بکرہ اور ابن عباس رضی اور بلال رضی اور عبادہ بن صامت رضی سے روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث عائشہ رضی کی حسن ہے صحیح ہے اور کہنا ان کا یجاور یعنی اعتکاف کرتے تھے اور اکثر روایتوں میں یہی آیا ہے کہ حضرت نے فرمایا شب قدر کو رمضان کے اخیر عشرے میں ڈھونڈو سو رات طاق میں اور مروی ہے ان سے کہ فرمایا آپ نے شب قدر کے باب میں کہ وہ اکیس رات ہے اور

تیئسویں اور پچیسویں اور ستائیسویں اور آخر شب میں رمضان کے ہے کہا شافعی نے اللہ بہتر جاننے والا ہے۔ مگر میرے نزدیک یہ بات ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو جیسا پوچھتا تھا آپ ویسا ہی اسے جواب دیتے تھے جس نے کہا ہم اس رات میں ڈھونڈتے ہیں تو آپ نے فرمایا اچھا اس رات میں ڈھونڈو اور جس نے کہا اس رات میں تو آپ نے فرمایا اسی رات میں ڈھونڈو کہا امام شافعی نے اور قوی سب سے میرے نزدیک روایت اکیسویں شب کی ہے کہا ابو عیسیٰ نے کہ مروی ہے اُبی بن کعب سے کہ وہ قسم کھاتے تھے کہ وہ ستائیسویں شب ہے اور کہتے تھے کہ بتا دی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانی اس کی سوگن دکھا ہم نے اور یاد رکھا اس کو اور مروی ہے ابی قلابہ سے کہ لیلۃ القدر بدلتی رہتی ہے اخیر دہے میں رمضان کے خبر دی ہم کو اس بات کی عبد بن حمید نے انہوں نے روایت کی عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ابوایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے وہ ہی قول ابو قلابہ کا ہے۔

عَنْ زِرٍّ قَالَ قُلْتُ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنَّى عَلِمْتَ أَبَا الْمُنْذِرِ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ قَالَ بَلَى أَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا لَيْلَةٌ صَبِيْحَتُهَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ فَعَدَدْنَا وَحَفِظْنَا وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ أَنَّهَا فِيْ رَمَضَانَ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَلٰكِنْ كَرِهَ أَنْ يُّخْبِرَكُمْ فَتَتَّكِلُوْا۔

روایت ہے زر سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے ابی بن کعب سے کیونکر جانا تم نے ابوالمنذر کو شب قدر ستائیسویں شب ہے تو کہا انہوں نے بے شک خبر دی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ شب ایسی ہے کہ اس کی صبح کو جب آفتاب نکلتا ہے تو اس میں شعاع اور چمک نہیں ہوتی سو ہم نے گنا اور یاد رکھا یعنی ہم نے ستائیسویں شب کی صبح کو آفتاب ویسا ہی دیکھا تو جان لیا کہ شب قدر اسی شب میں ہے اور قسم ہے اللہ کی ابن مسعودؓ جانتے تھے کہ وہ رمضان کی ستائیسویں شب ہے مگر خوب نہ جانا انہوں نے تم کو بتلانا کہ تم تکیہ کر لو گے یعنی اسی شب فقط جاگو گے اور راتوں میں عبادت کم کرو گے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ ذُكِرَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ عِنْدَ أَبِيْ بَكْرَةَ فَقَالَ مَا أَنَا بِمُلْتَمِسِهَا لِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَإِنِّيْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ الْتَمِسُوْهَا فِيْ تِسْعٍ يَّبْقَيْنَ أَوْ سَبْعٍ يَّبْقَيْنَ أَوْ خَمْسٍ يَّبْقَيْنَ أَوْ ثَلٰثٍ أَوْ اٰخِرِ لَيْلَةٍ قَالَ وَكَانَ أَبُوْ بَكْرَةَ يُصَلِّيْ فِي الْعِشْرِيْنَ مِنْ رَمَضَانَ كَصَلٰوتِهِ فِيْ سَائِرِ السَّنَةِ فَإِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ اجْتَهَدَ۔

روایت ہے ابن عیینہ بن عبدالرحمٰن سے کہا ذکر کیا مجھ سے میرے باپ نے کہ بیان آیا شب قدر کا ابی بکرہ کے پاس تو کہا انہوں نے میں کچھ اس کی تلاش میں نہیں ہوں بسبب کسی شئے کے ایک چیز میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر اخیر عشرے میں یعنی رمضان کے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ڈھونڈو اسے جب نو راتیں باقی رہ جاویں یعنی اکیسویں شب میں یا جب سات راتیں باقی رہ جاویں یعنی تیئسویں شب میں یا جب پانچ باقی رہ جاویں یعنی پچیسویں شب میں یا جب تین رہ جاویں یعنی ستائیسویں یا اخیر رات یعنی انتیسویں کہا راوی نے اور ابوبکرہ نماز پڑھتے تھے بیس دن میں رمضان کے جیسے تمام سال پڑھتے تھے یعنی کچھ بڑھاتے نہ تھے پھر جب آخر دہا آتا تو خوب کوشش کرتے عبادت میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ مِّنْهُ

دوسرا باب اسی بیان میں

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُوْقِظُ

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جگاتے تھے

اَهْلَهُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔

اپنے گھر والوں کو اخیر دہے میں رمضان کے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مَا لَا يَجْتَهِدُ فِي غَيْرِهَا۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی کوشش کرتے تھے عبادت میں عشرہ اخیر میں یعنی رمضان کے ایسی کہ نہ کوشش کرتے تھے اور دنوں میں اس کے سوا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَوْمِ الشِّتَاءِ

باب جاڑے کے روزے کے بیان میں

عَنْ عَامِرِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَنِيْمَةُ الْبَارِدَةُ الصَّوْمُ فِي الشِّتَاءِ۔

روایت ہے عامر بن مسعود سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مفت کی لوٹ جو ٹھنڈی ٹھنڈی ہاتھ آوے جاڑے کا روزہ ہے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث مرسل ہے عامر بن مسعود نے نہیں پایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور وہ والد ہیں ابراہیم بن قرشی کے جن سے روایت کی شعبہ اور ثوری نے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّوْمِ عَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهُ

باب ان لوگوں کے روزے کے بیان میں جو طاقت رکھتے ہیں روزے کی

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ كَانَ مَنْ أَرَادَ مِنَّا أَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ حَتّٰى نَزَلَتِ الْآيَةُ الَّتِيْ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا۔

روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہا انہوں نے جب اتری یہ آیت وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهُ یعنی جس کو طاقت ہو روزے کی تو وہ کھانا کھلا دیوے ایک مسکین کو پس جو ارادہ کرتا ہم میں سے افطار کا فدیہ دے دیتا یعنی ایک مسکین کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیتا ہر روزے کے عوض میں یہاں تک کہ اس کے بعد کی آیت اتری اور یہ منسوخ ہو گئی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور صحیح ہے اور یزید بیٹے ہیں ابو عبید کے اور مولے ہیں سلمہ بن اکوع کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ أَكَلَ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيْدُ سَفَرًا

باب اس کے بیان میں جو رمضان میں کھانا کھا کر سفر کو نکلے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ أَنَّهُ قَالَ قَدْ أَتَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ يُرِيْدُ سَفَرًا وَقَدْ رُحِلَتْ لَهُ رَاحِلَتُهُ وَلَبِسَ ثِيَابَ السَّفَرِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَأَكَلَ فَقُلْتُ لَهُ سُنَّةٌ فَقَالَ سُنَّةٌ ثُمَّ رَكِبَ۔

روایت ہے محمد بن کعب سے کہ کہا انہوں نے آیا میں انس بن مالک کے پاس اور وہ ارادہ رکھتے تھے سفر کا اور سواری ان کی کسی گئی تھی اور پہن چکے تھے کپڑے سفر کے سو منگایا انہوں نے کھانا اور کھایا تو کہا میں نے کیا یہ سنت ہے یعنی نکلنے کے قبل افطار کرنا کہا انس نے ہاں سنت ہے پھر سوار ہو گئے۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن اسمٰعیل نے انہوں نے سعید بن ابی مریم سے انہوں نے محمد بن جعفر سے کہا روایت کی مجھ سے زید بن اسلم نے کہا روایت کی مجھ سے محمد بن منکدر نے انہوں نے محمد بن کعب سے کہا آیا میں انس بن مالک کے پاس رمضان میں اور ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن جعفر پوتے ہیں ابی کثیر مدینی کے اور ثقہ ہیں اور بھائی ہیں اسماعیل بن جعفر کے اور

عبداللہ بن جعفر پوتے ہیں ابن نجیح کے جو والد ہیں علی بن مدینی کے اور یحییٰ بن معین ان کو ضعیف کہتے ہیں اور گئے ہیں بعض علماء اس حدیث کی طرف اور کہا ہے کہ مسافر کو جائز ہے افطار کرنا قبل اس کے کہ روانہ ہو گھر سے مگر نماز کا قصر جائز نہیں جب تک گاؤں یا شہر کی دیواروں سے باہر نہ نکلے اور یہی قول ہے اسحٰق بن ابراہیم کا۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي تُحْفَةِ الصَّائِمِ۔

باب روزے دار کے تحفہ کے بیان میں

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُحْفَةُ الصَّائِمِ الدُّهْنُ وَالْمِجْمَرُ۔

روایت ہے امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کو تحفہ دے تو تیل دے یا خوشبو یعنی عود وغیرہ۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اسناد اس کی کچھ ایسی نہیں اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر سعد بن طریف کی روایت سے اور سعد ضعیف ہیں اور ان کو عمیر بن مامون بھی کہتے ہیں۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰى مَتٰى يَكُوْنُ۔

باب اس بیان میں کہ عید فطر اور اضحیٰ کب ہوں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفِطْرُ يَوْمَ يُفْطِرُ النَّاسُ وَالْاَضْحٰى يَوْمَ يُضَحِّي النَّاسُ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید فطر اسی دن ہے جس دن روزے رمضان کے قائم کریں سب لوگ اور عید الاضحیٰ اس دن ہے کہ جس دن سب لوگ قربانی وغیرہ کریں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے پوچھا میں نے محمد سے کہ محمد بن المنکدر کو سماع ہے حضرت عائشہؓ سے یا نہیں تو کہا انہوں نے سماع ہے اس لیے کہ وہ کہتے ہیں اپنی روایت میں سنا میں نے حضرت عائشہؓ سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِعْتِكَافِ اِذَا خَرَجَ مِنْهُ۔

باب ایام اعتکاف گزر جانے کے بیان میں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ عَامًا فَلَمَّا كَانَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ اعْتَكَفَ عِشْرِيْنَ۔

روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتے تھے اخیر عشرے میں رمضان کے سو ایک سال اتفاق اعتکاف کا نہ ہوا سو دوسرے سال میں بیس دن کا اعتکاف کیا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے انسؓ کی روایت سے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں کہ جب کوئی اعتکاف توڑ دیوے قبل پورا کرنے کے جس کی نیت اس نے کی تھی سو کہا ہے بعضوں نے واجب ہے اس پر قضا جتنے دن باقی ہے اس کی نیت سے اور حجت لائے ہیں اس حدیث کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اپنے اعتکاف سے رمضان میں تو پھر اعتکاف کیا عشرہ شوال میں اور یہی قول ہے مالک کا اور بعضوں نے کہا اگر اعتکاف نذر نہ ہو یا اپنے اوپر واجب کر لیا ہو ایسا بھی نہ ہو اور فقط نفل کی نیت سے اعتکاف میں تھا اور پھر نکل آیا تو اس پر کچھ قضا واجب نہیں مگر اپنی خوشی سے چاہے تو مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے شافعی کا، شافعی کہتے ہیں جو عمل کرنا تجھ پر واجب نہیں کہ بجا لاوے اور تو نے اس کو شروع کیا اور پھر پورا نہ کیا تو واجب نہیں تجھ پر قضا اس کی مگر حج اور عمرہ اور اس باب میں حضرت ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

بَابُ الْمُعْتَكِفِ يَخْرُجُ لِحَاجَتِهِ أَمْ لَا

باب اس بیان میں کہ معتکف اپنی حاجت ضروری کو نکلے یا نہیں؟

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَكَفَ أَدْنَى إِلَيَّ رَأْسَهُ فَأُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف میں ہوتے جھکا دیتے میری طرف اپنا سر مبارک تو میں کنگھی کر دیتی اور گھر میں نہ آتے مگر حاجت انسانی یعنی پیشاب پاخانہ وغیرہ کو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا کئی لوگوں نے مالک بن انس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہؓ سے اور صحیح یہ ہے کہ عروہ اور عمرہ دونوں روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ سے ایسی ہی روایت کی لیث بن سعد نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عمرہ سے ان دونوں نے حضرت عائشہؓ سے، روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے انہوں نے لیث سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ جب اعتکاف کرے آدمی تو نہ نکلے اعتکاف کی جگہ سے مگر حاجت بشری کو اور اجماع ہے اس پر کہ نکلے قضائے حاجت کو یعنی پیشاب اور پاخانے کو مگر اختلاف ہے علماء کا عیادت مریض اور جمعہ اور جنازہ کے لیے نکلنے میں تو بعض علماء نے کہا صحابہ وغیرہم سے کہ عیادت کرے مریض کی اور جنازہ کے ساتھ جاوے اور جمعے میں حاضر ہو اگر اعتکاف کی نیت کے وقت ان باتوں کی شرط کر لی ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور بعضوں نے کہا کہ اس سے کچھ جائز نہیں معتکف کو اور کہا ہے کہ جب اعتکاف کرے ایسے شہر میں جہاں جمعہ ہوتا ہے تو جامع مسجد میں جہاں جمعہ ہوتا ہے وہیں اعتکاف کرے اس لیے کہ مکروہ ہے اس کو جمعہ کے لیے جانا اور جمعہ کا ترک بھی نہ کرنا چاہیے۔ اس لیے ایسی جگہ اعتکاف کرے کہ ضرورت نکلنے کی سوا حاجت بشری کی نہ ہو اس لیے کہ ان علماء کے نزدیک سوا حاجت بشری کے نکلنا اعتکاف توڑ دیتا ہے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا اور کہا احمد نے عیادت مریض کی نہ کرے اور جنازہ کے ساتھ نہ جاوے حضرت عائشہؓ کی حدیث کی رو سے جو ابھی گزری اور کہا اسحٰق نے اگر شرط کر لی ہو یعنی نیت کے وقت تو جائز ہے عیادت مریض اور جنازے کے ساتھ جانا بھی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ۔

باب رمضان کی نماز شب کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ وَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهِ فَقَالَ إِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتَّى بَقِيَ ثَلَاثٌ مِنَ الشَّهْرِ وَصَلَّى

روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ روزہ رکھا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو نماز شب نہ پڑھی ہمارے ساتھ یعنی سوائے عشاء کے یہاں تک کہ باقی رہیں سات تاریخیں مہینے میں یعنی تئیسویں شب کو ہے کر کھڑے ہوئے ہم کو یعنی نماز تراویح پر یہاں تک کہ تہائی رات گزر گئی پھر نہ پڑھی جب چھ راتیں باقی رہیں یعنی چوبیسویں شب کو پھر کھڑے ہوئے ہم کو لے کر نماز میں پچیسویں شب کو یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی اور عرض کیا ہم نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آرزو ہے کہ آپؐ اور نفل پڑھتے ہمارے ساتھ باقی رات میں سو فرمایا آپؐ نے جو نماز پڑھ چکا امام کے ساتھ یہاں تک کہ امام فارغ ہو تو لکھا جاتا ہے اس کے لیے ساری رات نماز پڑھنے کا ثواب پھر نماز نہ پڑھی یہاں تک کہ باقی رہیں تین راتیں

بِنَا فِي الثَّالِثَةِ وَدَعَا أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ فَقَامَ بِنَا حَتَّى تَخَوَّفْنَا أَنْ يَفُوتَنَا الْفَلَاحُ قُلْتُ لَهُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السَّحُورُ۔

مہینے سے پھر نماز پڑھی ستائیسویں کو ہمارے ساتھ اور بلایا اپنے گھر والوں اور عورتوں کو اور کھڑے رہے ہم لوگ کر نماز میں یہاں تک کہ خوف ہوا ہم کو فلاح فوت ہونے کا اور کہا راوی نے پوچھا میں نے ابوذر سے فلاح کیا ہے انہوں نے کہا سحر کا کھانا یعنی خوف ہوا کہ سحر کا وقت نہ جاتا رہے

ف: کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا قیام رمضان میں سو بعضوں نے کہا چالیس رکعتیں پڑھے وتر سمیت اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور اسی پر عمل ہے مدینے والوں کا اور اکثر اہل علم اس پر ہیں جو مروی ہے علی اور عمر وغیرہما صحابہؓ سے کہ بیس رکعتیں پڑھے۔ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی کا اور کہا شافعی نے ایسا ہی پایا ہم نے اپنے شہر مکے میں کہ پڑھتے ہیں بیس رکعت اور کہا احمد نے مروی ہے اس میں کئی قسم کی روایتیں اور کچھ حکم نہ کیا اس میں اور کہا اسحٰق نے ہم اختیار کرتے ہیں اکتالیس رکعتیں جیسا مروی ہے ابی بن کعب سے اور اختیار کیا احمد اور اسحاق اور ابن مبارک نے پڑھنا جماعت سے رمضان کے مہینے میں اور اختیار کیا شافعی نے کہ آدمی اگر قاری ہو تو اکیلا پڑھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا

باب اس کے بیان میں جو کسی کا روزہ کھلوا دے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا۔

روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کھلا دے کسی کا روزہ ہو گا اس کو ثواب روزہ دار کے برابر بغیر اس کے گھٹے ثواب، اس روزہ رکھنے والے کا۔ یعنی دونوں کو ثواب ملے گا۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَمَا جَاءَ فِيهِ مِنَ الْفَضْلِ

باب بیان میں رغبت دلانے کے رمضان کی نماز شب پر اور اس کے ثواب میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ وَيَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ ثُمَّ كَانَ الْأَمْرُ كَذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَلَى ذَلِكَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتے تھے رمضان میں رات کو نماز پڑھنے کی بغیر اس کے کہ حکم کریں اس کا فرض واجب ٹھہرا کر اور فرماتے تھے جو رات کو نماز پڑھے رمضان میں ایمان کی درستی کو اور ثواب ملنے کے لیے بخشے جاویں گے اس کے اگلے گناہ۔ پھر وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور طریقہ ایسا تھا یعنی جو چاہتا تھا جتنی دیر تک پڑھ لیتا پھر ایسا ہی رہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خلافت میں اور حضرت عمر بن خطابؓ کی خلافت کے شروع میں۔

ف: اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے زہری سے بھی وہ روایت کرتے ہیں عروہ سے وہ عائشہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

آخر ابواب الصوم یہ آخر ہے روزے کے بابوں کا۔ اول ابواب الحج اور یہ اول ہے حج کے بابوں کا۔

اَبْوَابُ الْحَجِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں حج کی حدیثوں میں مروی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ حُرْمَۃِ مَکَّۃَ۔

باب مکے کے حرم ہونے کے بیان میں۔

عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْعَدَوِیِّ اَنَّہٗ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِیْدٍ وَھُوَ یَبْعَثُ الْبُعُوْثَ اِلٰی مَکَّۃَ ائْذَنْ لِیْ اَیُّھَا الْاَمِیْرُ اُحَدِّثْکَ قَوْلًا قَامَ بِہٖ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ یَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْہُ اُذُنَایَ وَوَعَاہُ قَلْبِیْ وَاَبْصَرَتْہُ عَیْنَایَ حِیْنَ تَکَلَّمَ بِہٖ اِنَّہٗ حَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ مَکَّۃَ حَرَّمَھَا اللّٰہُ تَعَالٰی وَلَمْ یُحَرِّمْھَا النَّاسُ وَلَا یَحِلُّ لِامْرِءٍ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ یَّسْفِکَ بِھَا دَمًا اَوْ یَعْضُدَ بِھَا شَجَرَۃً فَاِنْ اَحَدٌ تَرَخَّصَ بِقِتَالِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْھَا فَقُوْلُوْا اِنَّ اللّٰہَ اَذِنَ لِرَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یَاْذَنْ لَکَ وَاِنَّمَا اُذِنَ لِیْ فِیْھَا سَاعَۃً مِّنْ نَّھَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُھَا الْیَوْمَ کَحُرْمَتِھَا بِالْاَمْسِ وَلْیُبَلِّغِ الشَّاھِدُ الْغَائِبَ فَقِیْلَ لِاَبِیْ شُرَیْحٍ مَا قَالَ لَکَ عَمْرُو بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ مِنْکَ بِذٰلِکَ یَا اَبَا شُرَیْحٍ اِنَّ الْحَرَمَ لَا یُعِیْذُ عَاصِیًا وَلَا فَارًّا بِدَمٍ وَلَا فَارًّا بِخَرْبَۃٍ۔

روایت ہے ابی شریح عدوی سے کہ کہا انہوں نے عمرو بن سعید کو جب وہ بھیجتا تھا لشکر مکے کو یعنی عبد اللہ بن زبیر کے قتال کو اجازت دے مجھ کو اے امیر کہ بیان کروں میں تجھ سے ایک حدیث کہ کھڑے کھڑے فرمائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کی صبح کو کہ سُنا میرے کانوں نے اور یاد رکھا اس کو میرے دل نے اور دیکھا ان کو میری آنکھوں نے جب فرمائی حضرتؐ نے وہ حدیث پہلے حمد کی آپؐ نے اللہ تعالیٰ کی اور اور تعریف کی اس کی پھر فرمایا کہ مکے کو حرمت کی جگہ اللہ تعالیٰ نے ٹھہرایا ہے آدمیوں نے نہیں سو جائز نہیں کسی آدمی کو کہ ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ مکے میں خون بہاوے یعنی قتل ناحق کرے یا وہاں کا درخت کاٹے اور اگر خون کرنے کو کوئی درست جانے اس دلیل سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو لڑے ہیں مکے میں تو اس سے کہو بے شک خدا نے اپنے رسولؐ کو حکم دیا تھا لڑائی کا اور تجھ کو حکم نہیں دیا اور مجھ کو دن کی فقط ایک گھڑی بھر اجازت ہوئی پھر اس کی حرمت لوٹ آئی جیسی کل تھی۔ اور چاہیے کہ حاضر لوگ غائبوں کو یہ حکم سنادیں سو پوچھا ابی شریح سے لوگوں نے کہ کیا جواب دیا تم کو عمرو بن سعید نے کہا جواب دیا کہ میں تم سے بہتر جانتا ہوں اس حدیث کو اے ابا شریح حرم مکہ نافرمان کو پناہ نہیں دیتا یعنی باغی کو اور نہ اس کو جو خون کر کے بھاگا ہو یا چوری کر کے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے لفظ بخزیۃ یعنی بجائے بخربۃ کے اور معنے اس کے ذلت کے ہیں۔ اور اس باب میں

لہ یہ ظالم نے جھوٹ کہا اور عبد اللہ بن زبیرؓ پر تہمت باندھی ۱۲۔ ؎۲ بالزاء المنقوطۃ والتحتیۃ ۱۲۔

ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی شریح کی حسن ہے صحیح ہے اور ابو شریح خزاعی کا نام خویلد بن عمرو عدوی کعبی ہے۔ اور خربتہ کے معنی جنایت یعنی قصور ہے علماء کہتے ہیں کہ جس نے قصور کیا یعنی چوری کی یا شراب پیا یا خون بہایا پھر آیا حرم میں تو اس کو حد ماریں گے۔ مترجم کہتا ہے عمرو بن سعید یزید کی طرف سے مدینہ منورہ میں حاکم تھا سالہ اکسٹھ ہجری میں یزید نے اس کو لکھا کہ عبداللہ بن زبیرؓ جو صحابی رسولؐ تھے ان پر لشکر بھیجے اس لیے کہ انہوں نے اس کی بیعت سے کنارہ کر کے مکہ معظمہ میں سکونت اختیار کی تھی اور عمرو بن سعید نے جوان کو خونی اور چور فرار دیا تھا یہ اس کی زیادتی ہے ایسے پاک نژاد لوگوں سے ایسی جنایات کہاں ہوتے ہیں۔ بلکہ استحقاق خلافت میں وہ یزید سے بہتر تھے اور بیعت خلافت ان کی یزید سے پیشتر ہو چکی تھی آخر ظلماً اس کو شہید کیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ۔

باب ثواب میں حج و عمرہ کے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةَ۔

روایت ہے عبداللہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پے درپے بجا لاؤ حج اور عمرہ اس لیے کہ وہ دونوں مٹاتے ہیں فقر اور گناہوں کو جیسے مٹاتی ہے بھٹی لوہے اور سونے اور چاندی کے میل کو اور حج مقبول کا بدلہ کچھ نہیں سوا جنت کے۔

ف: اس باب میں روایت ہے عمر اور عامر بن ربیعہ اور ابی ہریرہؓ اور عبداللہ بن حبشی اور ام سلمہؓ اور جابرؓ سے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت سے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے حج کیا اور نہ شہوت کی باتیں کیں عورتوں سے اور نہ فسق کیا تو بخشے جاویں گے اس کے اگلے گناہ سب یعنی گزرے ہوئے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث حضرت ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور ابو عاصم کوفی وہ اشجعی ہیں ان کا نام سلمان ہے اور مولیٰ ہیں عزۃ اشجعیہ کے۔

بَابُ مَا جَاءَ مِنَ التَّغْلِيْظِ فِيْ تَرْكِ الْحَجِّ

باب ترک حج کی مذمت میں

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ زَادًا وَّرَاحِلَةً تُبَلِّغُهٗ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ اَنْ يَّمُوْتَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ فِيْ كِتَابِهٖ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا۔

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مالک ہو توشہ اور سواری کا کہ پہنچا دیوے اس کو بیت اللہ تک اور پھر حج نہ کیا تو کچھ فرق نہیں اس پہ کہ مرے یہودی ہو یا نصرانی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنی کتاب میں کہ اللہ جل جلالہٗ کے واسطے ان لوگوں پہ حج فرض ہے بیت اللہ کا جو طاقت رکھتے ہوں

سامان راہ کی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اس کی اسناد میں گفتگو ہے اور ہلال بن عبد اللہ مجہول ہیں یعنی ان کا حال اور ثقاہت معلوم نہیں اور حارث ضعیف ہیں حدیث میں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِيجَابِ الْحَجِّ بِالزَّادِ وَالرَّاحِلَةِ

باب اس بیان میں کہ جب زاد اور راحلہ ہو تو حج فرض ہے۔

مترجم: فقہا کے نزدیک شرائط فرضیت حج آٹھ ہیں، اسلام، آزاد ہونا، عقل، بلوغ، صحت، قدرت، زاد و راحلہ امن راہ، عورت کے لیے محرم ہونا اور فرائض اس کے احرام اور وقوف مزدلفہ اور طواف الزیارۃ ہے جس کو طواف الافاضہ اور طواف الرکن بھی کہتے ہیں اور واجبات اس کے وقوف مزدلفہ اور سعی صفا و مروہ اور رمی جمار اور طواف الوداع ہے کہ جس کو طواف الصدر بھی کہتے ہیں اور یہ آفاقی کے لیے ہے یعنی جو مکی نہ ہو اور حلق یا بال کتروانے اور جس چیز کے ترک سے جانور ذبح کرنا واجب ہو اور سوا ان کے سب سنتیں ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا يُوجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ۔

روایت ہے عبد اللہ بن عمرؓ سے کہا انہوں نے آیا ایک مرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کس چیز سے حج فرض ہوتا ہے تو آپ نے فرمایا توشے اور سواری کے مقدور ہونے سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ آدمی جب مالک ہو زاد و راحلے کا تو فرض ہے اس پر حج اور ابراہیم بن یزید وہ خوزی مکی ہیں اور بعضوں نے ان میں گفتگو کی ہے یعنی ضعیف کہا ہے ان کے حافظے کی طرف سے۔

بَابُ مَا جَاءَ كَمْ فُرِضَ الْحَجُّ

باب اس بیان میں کہ کتنے حج فرض ہیں۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَفِي كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَفِي كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ۔

روایت ہے علی بن ابی طالبؓ سے کہ جب اتری یہ آیت وللہ الخ یعنی آدمیوں میں جس کو راہ کی طاقت ہو اس پر حج فرض ہے تو پوچھا لوگوں نے کیا ہر سال میں حج کرنا چاہیے یا رسول اللہ تو حضرتؐ چپ ہو رہے پھر کہا کیا ہر سال میں یا رسول اللہ تو فرمایا آپ نے نہیں اور اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت یا ایہا الذین الخ یعنی اے ایمان والو نہ پوچھو بہت سی چیزوں کو کہ اگر ظاہر ہوں تم پر تو بری لگیں تم کو یعنی شاق گزریں تم پر۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علیؓ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور ابی البختری کا نام سعید بن ابی عمران ہے اور وہ سعید بن فیروز ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب اس بیان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے حج کیے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

روایت ہے جابر بن عبد اللہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

۱؎ پوچھنے والے اقرع بن حابس صحابی تھے۔

وَسَلَّمَ حَجَّ ثَلَاثَ حِجَجٍ حَجَّتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُهَاجِرَ وَحَجَّةً بَعْدَ مَا هَاجَرَ مَعَهَا عُمْرَةٌ فَسَاقَ ثَلَاثَةً وَسِتِّينَ بَدَنَةً وَجَاءَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ بِبَقِيَّتِهَا فِيهَا جَمَلٌ لِأَبِي جَهْلٍ فِي أَنْفِهِ بُرَةٌ مِنْ فِضَّةٍ فَنَحَرَهَا فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَطُبِخَتْ فَشَرِبَ مِنْ مَرَقِهَا۔

تین حج کئے دو قبل از ہجرت اور ایک بعد ہجرت کے کہ اس کے ساتھ عمرہ بھی تھا اور ساتھ لائے تریسٹھ اونٹ قربانی کے اور باقی اونٹ اس میں کے حضرت علیؓ یمن سے لائے یعنی سب پورے سو ہو گئے اس میں ابو جہل کا بھی اونٹ تھا کہ اس کے ناک میں حلقہ تھا چاندی کا سو ذبح کیا ان کو پھر حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر ایک اونٹ میں سے ایک ٹکڑا گوشت کا لیا اور سب کو پکایا پھر آپؐ نے اس کا شوربا پی لیا۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث غریب ہے سفیان کی روایت سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر زید بن حباب کی روایت سے اور دیکھا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن کو روایت کی انہوں نے یہ حدیث اپنی کتاب میں عبداللہ بن ابی زیاد سے اور پوچھا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے اس حدیث کو تو انہوں نے نہ پہچانا اس کو ثوری کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہوں جعفر سے وہ اپنے باپ سے وہ جابرؓ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور دیکھا میں نے ان کو کہ وہ اس حدیث کو محفوظ نہ جانتے تھے اور کہا مروی ہے یہ حدیث ثوری سے وہ روایت کرتے ہیں ابی اسحاق سے وہ مجاہد سے مرسلاً۔

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَجَّةً وَاحِدَةً وَاعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةً فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ وَعُمْرَةَ الْجِعِرَّانَةِ إِذْ قَسَمَ غَنِيمَةَ حُنَيْنٍ۔

روایت ہے قتادہؓ سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے انس بن مالکؓ سے کتنے حج کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بعد فرض ہونے کے تو کہا انہوں نے ایک حج اور چار عمرے ایک عمرہ ذیقعد میں اور ایک صلح حدیبیہ کے سال میں اور ایک عمرہ حج کے ساتھ اور ایک عمرہ جعرانہ جب تقسیم کی غنیمت حنین کی۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حبان بن ہلال کی کنیت ابو حبیب بصری ہے اور وہ بڑے بزرگ اور ثقہ ہیں ثقہ کہا ہے ان کو یحیٰی بن سعید قطان نے۔

بَابُ مَا جَاءَ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب اس بیان میں کہ کتنے عمرے کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ وَعُمْرَةَ الثَّانِيَةِ مِنْ قَابِلٍ عُمْرَةَ الْقَضَاءِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةَ الثَّالِثَةِ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ وَالرَّابِعَةِ الَّتِي مَعَ حَجَّتِهِ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے ایک عمرہ حدیبیہ[1] دوسرا آئندہ سال اور اسی عمرہ کی قضا ذیقعد میں۔ اور تیسرا عمرہ جعرانہ اور چوتھا حج کے ساتھ۔

ف: اس باب میں انسؓ اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عباسؓ کی غریب ہے اور ابن عیینہ نے روایت کی یہ حدیث عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے اور نہیں ذکر کیا اس میں

---

[1] عمرہ حدیبیہ کی حقیقت یہ ہے کہ چھٹے سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چودہ سو آدمی کے ساتھ بقصد عمرہ حدیبیہ تک آئے تھے کفار مکہ مانع ہوئے اور بعد صلح مراجعت ہوئی اتفاق عمرہ نہ ہوا مگر بوجہ ثواب ملنے کے اس کو بھی عمرہ کہتے ہیں پھر سال آئندہ دوسرا عمرہ قضا ہوا ۱۲۔

ابن عباس رضی اللہ عنہ کا روایت کی ہم سے یہ حدیث سعید بن عبدالرحمٰن نے جو مخزومی ہیں انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر ذکر کی یہ حدیث پہلی حدیث کی مانند۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَيِّ مَوْضِعٍ أَحْرَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں سے احرام باندھا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوا فَلَمَّا أَتَى الْبَيْدَاءَ أَحْرَمَ۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے جب ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا آگاہ کر دیا لوگوں کو سو جمع ہو گئے پھر جب پہنچے حضرت بیداء میں ایک مقام ہے مکے مدینے کے بیچ میں احرام باندھا حضرت نے۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے جابر کی حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْبَيْدَاءُ الَّتِي تَكْذِبُونَ فِيهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللهِ مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ۔

روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہ بیداء ہے جہاں تم جھوٹ باندھتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر، قسم ہے اللہ کی لبیک نہیں پکاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر مسجد ذی الحلیفہ کے پاس درخت کے نزدیک سے۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَتَى أَحْرَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب اس بیان میں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کب احرام باندھا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ فِي دُبُرِ الصَّلَوٰةِ۔

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک پکاری نماز کے بعد۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو عبدالسلام بن حرب کے سوا، اور اسی کو مستحب کہا ہے علماء نے کہ احرام باندھے آدمی یعنی لبیک پکارے نماز کے بعد۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِفْرَادِ الْحَجِّ۔

باب افراد حج کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْرَدَ الْحَجَّ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج میں یعنی فقط حج کا احرام باندھا۔

ف: مترجم کہتا ہے کہ حاجی تین قسم کے ہیں ایک مفرد کہ نرے حج کا احرام باندھے دوسرا قارن کہ حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھے تیسرا متمتع کہ اول عمرے کا احرام باندھے میقات سے حج کے مہینوں میں اور افعال عمرے کے بجا لاوے پھر اگر ہدی ساتھ لایا ہو تو احرام باندھے رہے نہیں تو احرام کھول ڈالے اور مکے میں رہے جب حج کے دن آویں تو احرام حرم سے باندھے اور حج کرے اس باب میں جابر رضی اللہ عنہ اور ابن عمر سے روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور مروی ہے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج میں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان نے بھی افراد کیا روایت کی ہم سے قتیبہ

نے انہوں نے عبداللہ بن نافع صائغ سے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے یہی حدیث کہا ابو عیسٰی نے کہا ثوری نے اگر افراد کرے حج میں تو بہتر ہے اور اگر قران کرے تو بھی بہتر ہے اور تمتع کرے تو بھی بہتر ہے اور شافعی نے بھی ایسا ہی کہا ہے اور کہا ہے کہ سب سے بہتر ہمارے نزدیک افراد ہے پھر تمتع پھر قران۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب ایک ہی احرام میں حج اور عمرہ بجالانے کے بیان میں۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ۔

روایت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ نے لبیک پکاری حج اور عمرے دونوں کے ساتھ۔

ف: اس باب میں عمر اور عمران بن حصین سے روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث انسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں بعض علما اس کی طرف اور اختیار کیا ہے اہل کوفہ وغیرہم نے یعنی قران افضل ہے اور یہ صورت جو حدیث میں مذکور ہوئی قران کی ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّمَتُّعِ۔

باب تمتع کے بیان میں

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ ابْنُ قَيْسٍ لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ اِلَّا مَنْ جَهِلَ اَمْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ سَعْدٌ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ اَخِيْ فَقَالَ الضَّحَّاكُ فَاِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ۔

روایت ہے محمد بن عبداللہ سے کہ انہوں نے سنا سعد بن ابی وقاص رضؓ اور ضحاک بن قیس کو کہ وہ دونوں ذکر کرتے تھے عمرہ ملانے کا حج کے ساتھ کہ جس کو تمتع کہتے ہیں سو کہا ضحاک بن قیس نے یہ تو وہی کرے گا جو اللہ کا حکم نہ جانے سو سعد نے کہا برا کہا تم نے اے بھتیجے میرے ضحاک نے کہا عمر بن خطاب نے منع کیا تمتع سے تو سعد نے کہا البتہ تمتع کیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الشَّامِ وَهُوَ يَسْئَلُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هِيَ حَلَالٌ فَقَالَ الشَّامِيُّ اِنَّ اَبَاكَ قَدْ نَهٰى عَنْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ اَبِيْ نَهٰى عَنْهَا وَصَنَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْرَ اَبِيْ يُتَّبَعُ اَمْ اَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ بَلْ اَمْرَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ صَنَعَهَا

روایت ہے ابن شہاب سے کہ سالم بن عبداللہ نے بیان کیا ان سے کہ سنا سالم نے ایک شامی کو کہ پوچھتا تھا عبداللہ بن عمرؓ سے عمرہ حج میں ملانے کو یعنی تمتع کو سو فرمایا عبداللہ بن عمرؓ نے وہ جائز ہے پھر کہا شامی نے تمہارے باپ تو منع کرتے تھے تمتع کو سو فرمایا عبداللہ بن عمر نے بھلا دیکھ تو سہی اگر میرے باپ منع کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہی کام کریں۔ تو میرے باپ کی تابعداری کی جائے گی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کی، تو کہا شامی نے بلکہ تابعداری کی جائے گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کی تو کہا عبداللہ نے البتہ تمتع

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَاَوَّلُ مَا نَھٰی عَنْہُ مُعَاوِیَۃُ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ کہا تمتع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر اور حضرت عثمان نے اور پہلے جس نے منع کیا تمتع سے معاویہ ہیں ۔

اس باب میں علیؓ اور عثمانؓ اور جابرؓ اور سعدؓ اور اسماء بنت ابی بکرؓ اور ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسٰے نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے اور اختیار کیا ایک قوم نے علمائے صحابہؓ وغیرہم سے تمتع کو ساتھ عمرے کے اور تمتع یہی ہے کہ آدمی حج کے مہینوں میں عمرے کا احرام باندھکر حرم میں داخل ہو پھر بعد عمرے کے احرام کھول ڈالے اور مکے میں رہے پھر حج کرے اور اس شخص کو متمتع کہتے ہیں اور اس کو ذبح کرنا قربانی کا جو میسّر ہو واجب ہے اور جو قربانی نہ پاوے تو تین روزے رکھے حج میں اور سات دن جب گھر لوٹے اور مستحب ہے متمتع کو کہ اگر روزے رکھے تین دن حج میں تو روزے رکھے ذی الحجہ کے عشرہ اول میں اور آخر اس کا عرفہ کا دن ہو پھر اگر نہ رکھے عشرے میں تو بعض علماء صحابہ کے نزدیک ایام تشریق میں رکھے انہی بعض میں ہے ابن عمرؓ اور حضرت عائشہؓ اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہا بعضوں نے روزہ نہ رکھے ایام تشریق میں اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا کہا ابو عیسٰے نے اور اہل حدیث اختیار کرتے ہیں تمتع کو یعنی عمرہ حج میں ملانے کو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی التَّلْبِیَۃِ ۔ باب لبیک کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ تَلْبِیَۃُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا تھا لبیک پکارنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا اس طرح یعنی لبیک سے اخیر تک اور معنی اس کے یہ ہیں حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اے خدا حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اے خدا تیرا کوئی شریک نہیں حاضر ہوں میں تیری خدمت میں البتہ سب تعریف اور نعمت تیری ہی ہے اور سلطنت میں بھی کوئی شریک نہیں تیرا ۔

روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے لیث سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ انہوں نے لبیک پکاری تو اس طرح کہنے لگے جیسا اوپر مذکور ہوا اور کہا راوی نے ایسا ہی ہے لبیک پکارنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ، اور زیادہ کرتے تھے عبد اللہ بن عمرؓ اپنی طرف سے رسول اللہ علیہ وسلم کے لبیک کے بعد یہ الفاظ بھی لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ وَسَعْدَیْکَ وَالْخَیْرُ فِیْ یَدَیْکَ لَبَّیْکَ وَالرَّغْبَاءُ اِلَیْکَ وَالْعَمَلُ یعنی حاضر ہوں میں تیری خدمت میں حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اور راضی ہوں میں تیری تابعداری میں اور خیر بیچ تیرے دونوں ہاتھوں کے ہے اور رغبت تیری ہی طرف ہے اور عمل تیرے ہی لیے ہے ۔

ف : یہ حدیث صحیح ہے کہا ابو عیسٰی نے اس باب میں ابن مسعودؓ اور حضرت عائشہؓ اور ابن عباسؓ اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور کہا شافعی نے اگر کچھ اللہ کی تعظیم کے کلمات زیادہ کرے لبیک میں تو انشاءاللہ کچھ مضائقہ نہیں اور بہتر میرے نزدیک تو یہی ہے کہ اقتصار

کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لبیک پر یعنی جو اوپر مذکور ہوا مراد یہ ہے کہ اس سے کچھ بڑھاوے نہیں کہا شافعی نے اور یہ جو ہم نے کہا کہ اللہ کی تعظیم کے کلمات بڑھانا کچھ مضائقہ نہیں تو یہ اس دلیل سے کہ مروی ہے ابن عمرؓ سے کہ وہ یاد کر چکے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لبیک کو اور پھر بڑھایا اس میں اپنی طرف سے لَبَّيْكَ وَالرَّغْبٰى إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ جیسا اوپر مذکور ہوا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّلْبِيَةِ وَالنَّحْرِ — باب لبیک اور قربانی کی فضیلت میں۔

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ۔

روایت ہے ابی بکر صدیقؓ سے پوچھا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کون سا حج افضل ہے تو فرمایا جس میں لبیک پکارنا بہت ہو اور خون بہانا یعنی قربانی کرنا۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّي إِلَّا لَبّٰى مَنْ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ مِنْ حَجَرٍ أَوْ شَجَرٍ أَوْ مَدَرٍ حَتّٰى تَنْقَطِعَ الْأَرْضُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا۔

روایت ہے سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ لبیک پکارے مگر لبیک پکارتے ہیں اس کے داہنے بائیں پتھر اور درخت اور کنکریاں یہاں تک کہ تمام ہو جاتی ہے زمین اس کی طرف اور اس طرف یعنی مغرب سے مشرق تک جہاں تک زمین ہے وہاں تک سب لبیک پکارتے ہیں۔

ف: روایت کی ہم سے حسن بن زعفرانی اور عبدالرحمن بن اسود ابو عمرو بصری نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے عبیدہ بن حمید نے عمارہ بن غزیہ سے انہوں نے ابی حازم سے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسمٰعیل بن عیاش کی حدیث کی مانند اور اس باب میں ابن عمرؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے ابو بکرؓ کی حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ابن ابی فدیک کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ضحاک بن عثمان سے اور محمد بن منکدر کو سماع نہیں عبدالرحمن بن یربوع سے اور روایت کی ہے محمد بن منکدر نے سعید بن یربوع سے انہوں نے اپنے باپ سے اور حدیثیں سوا اس حدیث کے اور روایت کی ابو نعیم طحان ضرار بن صرد نے یہ حدیث ابن ابی فدیک سے انہوں نے ضحاک بن عثمان سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے سعید بن عبدالرحمن بن یربوع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی بکر صدیقؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خطا کی اس میں ضرار نے کہا ابو عیسٰی نے سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے کہا احمد بن حنبل نے جس نے کہا اس حدیث میں کہ روایت ہے محمد بن منکدر سے انہوں نے روایت کی ابن عبدالرحمن بن یربوع سے انہوں نے اپنے باپ سے تو خطا کی اس نے اور ترمذی فرماتے ہیں سنا میں نے محمد سے جب ذکر کی میں نے حدیث ضرار بن صرد کی کہ وہ روایت کرتے ہیں ابن ابی فدیک سے تو کہا محمد نے وہ خطا ہے پس کہا میں نے اوروں نے بھی روایت کی ابن ابی فدیک سے ضرار کی روایت کی مانند سو کہا محمد نے کچھ نہیں ہے وہ اور روایت کی ہے اور لوگوں نے ابن ابی فدیک سے اور نہیں ذکر کیا اس میں سعید بن عبدالرحمن کا اور دیکھا میں نے محمد کو ضعیف کہتے تھے ضرار بن صرد کو اور عج کہتے ہیں زور سے تلبیہ یعنی لبیک پکارنے کو اور ثج کہتے ہیں اونٹ ذبح کرنے کو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّلْبِيَةِ — باب بلند آواز سے لبیک پکارنے کے بیان میں

عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِي

روایت ہے خلاد بن سائب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل اور حکم کیا مجھ کو

جبرآئیل فأمرني أن آمر أصحابي أن يرفعوا أصواتهم بالإهلال أو بالتلبية۔ کردوں میں اپنے صحابیوں کو کہ بلند کریں اپنی آوازیں لبیک پکارنے کے ساتھ راوی کو شک ہے کہ اہلال فرمایا یا تلبیہ معنی دونوں کے ایک ہیں۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے حدیث خلاد کی جو روایت کرتے ہیں وہ اپنے باپ سے حسن ہے صحیح ہے اور بعضوں نے روایت کی یہ حدیث خلاد بن سائب سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن خالد سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ روایت صحیح نہیں اور صحیح وہی ہے کہ خلاد بن سائب روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ خلاد بیٹے سائب کے اور وہ بیٹے خلاد کے اور وہ بیٹے سوید انصاری کے ہیں۔ اس باب میں زید بن خالد اور ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ — باب احرام کے وقت نہانے کے بیان میں

عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِإِهْلَالِهِ وَاغْتَسَلَ۔ روایت ہے خارجہ بن زید بن ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ دیکھا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کپڑے اتارے آپ نے اپنے احرام باندھنے کو یعنی سیئے ہوئے اور نہائے۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مستحب کہا ہے بعض علما نے نہانا احرام باندھنے کے وقت اور یہی قول ہے شافعی کا۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي مَوَاقِيْتِ الْاِحْرَامِ لِاَهْلِ الْآفَاقِ — باب آفاقی کے احرام کے مقاموں کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ مِنْ أَيْنَ نُهِلُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلُ النَّجْدِ مِنْ قَرْنٍ قَالَ وَأَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ۔ روایت ہے ابن عمر سے کہ پوچھا ایک مرد نے کہاں سے احرام باندھیں ہم یا رسول اللہ تو آپ نے فرمایا احرام باندھیں مدینے والے ذی الحلیفہ سے کہ چھ کوس ہے مدینے سے اور دس منزل ہے مکے سے اور شام والے جحفہ سے کہ ذی الحلیفہ کے برابر ہے مکے مدینے کے بیچ میں شام کی جانب میں اور نجد کے لوگ قرن سے کہ قریب طائف کے ہے اور اس کو قرن منازل بھی کہتے ہیں اور وہ ایک پہاڑ ہے گول چکنا اور یمن کے لوگ احرام باندھیں یلملم سے کہ ایک پہاڑ ہے مکے سے دو منزل۔

ف: اس باب میں ابن عباسؓ اور جابرؓ بن عبداللہ اور عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيْقَ۔ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرمایا پورب کے لوگوں کے لیے عقیق کو۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي مَالَا يَجُوْزُ لِلْمُحْرِمِ لُبْسُهُ۔ — باب اس کے بیان میں جو محرم کو پہننا درست نہیں ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کھڑا ہوا ایک مرد اور کہا اس نے یا رسول اللہ کون سے کپڑوں کے پہننے کا حکم کرتے ہیں

الْمُحْرِمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسِ الْقَمِیْصَ وَلَا السَّرَاوِیْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ اَحَدٌ لَیْسَتْ لَہٗ نَعْلَانِ فَلْیَلْبَسِ الْخُفَّیْنِ وَلْیَقْطَعْھُمَا مَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا شَیْئًا مِنَ الثِّیَابِ مَسَّہُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ وَلَا تَتَنَقَّبُ الْمَرْاَۃُ الْحُرُمَۃُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَیْنِ۔

آپ ہم کو حالت احرام میں تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تو احرام باندھے تو کرتا اور پائجامہ اور باران کوٹ نہ پہن اور عمامہ نہ باندھ اور موزے نہ پہن مگر جس کے پاس جوتے نہ ہوں تو پہنے موزے اور کاٹ دیں کعبین کے نیچے تک اور جس کپڑے میں زعفران یا ورس ہو، یعنی ان میں رنگا ہو وہ بھی نہ پہنے اور منہ نہ ڈھانپے یعنی گھونگٹ نہ لٹکا دے عورت جو احرام باندھے اور دستانے ہاتھوں میں نہ پہنے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ لُبْسِ السَّرَاوِیْلِ وَالْخُفَّیْنِ لِلْمُحْرِمِ اِذَا لَمْ یَجِدِ الْاِزَارَ وَالنَّعْلَیْنِ۔

باب محرم کے پائجامہ اور موزے پہننے کے بیان میں جب تہ بند اور جوتے نہ ہوں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْمُحْرِمُ اِذَا لَمْ یَجِدِ الْاِزَارَ فَلْیَلْبَسِ السَّرَاوِیْلَ وَاِذَا لَمْ یَجِدِ النَّعْلَیْنِ فَلْیَلْبَسِ الْخُفَّیْنِ۔

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جب کہ محرم تہ بند نہ پاوے تو پائجامہ پہنے اور جب جوتیاں نہ ہوں تو موزے پہن لے۔

ف: روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے حماد سے جو بیٹے ہیں زید کے انہوں نے عمرو سے اسی حدیث کی مانند اس باب میں ابن عمر رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ محرم کو جب تہ بند نہ ملے تو پائجامہ پہن لے اور جب جوتی نہ ملے تو موزہ اور یہی قول ہے احمد کا اور بعضوں کا عمل ابن عمر کی روایت پر ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ پاوے جوتے تو پہن لے موزہ اور کاٹ ڈالے ٹخنوں سے نیچے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الَّذِیْ یُحْرِمُ وَعَلَیْہِ قَمِیْصٌ اَوْ جُبَّۃٌ

باب اس کے بیان میں جو کرتہ یا جبہ پہنے ہوئے احرام باندھے۔

عَنْ عَطَاءٍ عَنْ یَعْلَی بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْرَابِیًّا قَدْ اَحْرَمَ وَعَلَیْہِ جُبَّۃٌ فَاَمَرَہٗ اَنْ یَّنْزِعَھَا۔

روایت ہے عطاء سے وہ روایت کرتے ہیں یعلی بن امیہ سے کہا دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو احرام باندھے ہوئے اور اس کے بدن پہ جبہ تھا تو فرمایا اتار ڈال اس کو۔

ف: روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے صفوان بن یعلٰی سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی حدیث کہا ابو عیسٰی نے اور یہ زیادہ صحیح ہے اور اس حدیث میں ایک قصہ مذکور ہے اور ایسی ہی روایت کی قتادہ رضی اللہ عنہ اور حجاج بن ارطاۃ نے اور کتنے لوگوں نے عطاء سے انہوں نے یعلٰی بن امیہ سے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی عمرو بن دینار نے اور ابن جریج نے عطاء سے انہوں نے صفوان سے انہوں نے اپنے باپ یعلٰی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ مَاجَآءَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

باب ان جانوروں کے بیان میں جن کا مارنا محرم کو درست ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ فَوَاسِقَ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحُدَيَّا وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ فاسق مارے جاتے ہیں احرام میں ایک چوہا دوسرا بچھو تیسرا کوا چوتھے چیل پانچویں کٹکھنا کتا۔

ف: اس باب میں ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابی سعیدؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰے نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِيَ وَالْكَلْبَ الْعَقُوْرَ وَالْفَأْرَةَ وَالْعَقْرَبَ وَالْحِدَاَةَ وَالْغُرَابَ۔

روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے محرم کو درست ہے سر درندے کاٹنے والے کو مارنا اور کٹکھنے کتے کو اور چوہے اور بچھو اور چیل اور کوے کو۔

ف: کہا ابو عیسٰے نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ کہتے ہیں کہ محرم کو درست ہے کاٹنے والے درندے کو اور کتے کو مارے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا اور کہا شافعی نے جو درندہ کہ حملہ کرتا ہے آدمیوں یا جانوروں پر تو محرم کو اس کا مارنا جائز ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

باب محرم کے پچھنے لگانے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے احرام میں۔

ف: اس باب میں انسؓ اور عبداللہ بن بحینہ اور جابرؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور رخصت دی ہے تھوڑے علماء نے پچھنے لگانے کی محرم کو اور کہتے ہیں کہ بال نہ مونڈے اور مالک نے کہا ہے کہ پچھنے نہ لگاوے مگر ضرورت کے وقت اور کہا سفیان ثوری اور شافعی نے کچھ مضائقہ نہیں پچھنے لگانے میں مگر بال نہ اکھاڑے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَزْوِيْجِ الْمُحْرِمِ

باب اس بیان میں کہ احرام میں نکاح کرنا مکروہ ہے۔

عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ اَرَادَ ابْنُ مَعْمَرٍ اَنْ يُنْكِحَ ابْنَهُ فَبَعَثَنِيْ اِلٰى اَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ اَمِيْرُ الْمَوْسِمِ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اِنَّ اَخَاكَ يُرِيْدُ اَنْ يُنْكِحَ ابْنَهُ فَاَحَبَّ اَنْ يُشْهِدَكَ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ لَا اُرَاهُ اِلَّا اَعْرَابِيًّا جَافِيًا اِنَّ الْمُحْرِمَ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكِحُ اَوْ كَمَا قَالَ ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ مِثْلَهُ يَرْفَعُهُ۔

روایت ہے نبیہ ابن وہب سے کہا ارادہ کیا ابن معمر نے کہ نکاح کریں اپنے بیٹے کا سو بھیجا مجھ کو ابان بن عثمان کے پاس کہ امیر یعنی سردار تھے حاجیوں کے سو گیا میں ان کے پاس اور کہا میں نے ان سے کہ بھائی تمہارے نکاح کیا چاہتے ہیں اپنے بیٹے کا اور چاہتے ہیں کہ گواہ کریں تم کو اس بات پر تو فرمایا انہوں نے میں اس کو ایک گنوار بے عقل جانتا ہوں اس لیے کہ البتہ محرم نہ خود نکاح کرے اور نہ کسی دوسرے کا نکاح کرادے یعنی وکالتہً یا ولایۃً یا ایسا ہی کچھ کہا پھر حدیث بیان کی عثمانؓ سے اسی کے مثل اور مرفوع کیا اس کو۔

ف: اس باب میں ابی رافع اور میمونہ سے روایت ہے کہا ابو عیسٰے نے حدیث عثمانؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض صحابہؓ کا انہیں میں ہیں عمر بن خطاب اور علی بن ابی طالب اور ابن عمرؓ اور یہی قول ہے بعض فقہائے تابعین کا اور یہی کہتے ہیں مالک

اور شافعی اور احمد اور اسحاق جائز نہیں کہتے نکاح کرنا محرم کو اور کہتے ہیں اگر کرے تو نکاح اس کا باطل ہے۔

عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَیْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنٰی بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَکُنْتُ اَنَا الرَّسُوْلَ فِیْمَا بَیْنَهُمَا۔

روایت ہے ابی رافع سے کہا نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی میمونہ سے اور وہ بے احرام کے تھے اور صحبت کی اور وہ بے احرام کے تھے اور میں پیغام لانے والا تھا ان دونوں کے بیچ میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو ان سے مرفوعاً سوائے حماد بن زید کے کہ وہ روایت کرتے ہیں مطر وراق سے وہ ربیعہ سے اور روایت کی مالک بن انس نے ربیعہ سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور ان کو احرام نہ تھا اور روایت کیا اس کو مالک نے مرسلاً اور سلیمان بن بلال نے بھی ربیعہ سے مرسلاً کہا ابو عیسےٰ نے مروی ہے یزید بن عاصم سے کہ کہا میمونہ نے نکاح کیا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ان کو احرام نہ تھا۔ اور روایت کی بعضوں نے یزید بن عاصم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور ان کو احرام نہ تھا کہا ابو عیسےٰ نے یزید بن عاصم میمونہ کے بھانجے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِكَ۔ باب محرم کو نکاح جائز ہونے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہؓ سے احرام میں اور مراد اس سے عقد نکاح ہے۔

ف: اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اہل کوفہ۔

عَنْ اَیُّوْبَ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

روایت کی ایوب نے عکرمہ سے فرمایا ابن عباسؓ نے کہ نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے احرام میں اور مراد اس سے عقد نکاح ہے۔

ف: روایت کی ہم سے قتیبہ نے ان سے داؤد بن عبدالرحمٰن عطار نے انہوں نے عمرو بن دینار سے کہا عمرو نے سنا میں نے ابا الشعثاء سے روایت کرتے ہیں ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور وہ محرم تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ابو الشعثاء کا نام جابر بن زید ہے اور اختلاف ہے میمونہ کے نکاح میں اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا ان سے مکے کے راہ میں سو بعضوں نے کہا نکاح کیا ان سے قبل احرام کے اور مشہور ہوا نکاح ان کا بعد احرام کے اور پھر صحبت کی ان سے اور احرام کھول چکے تھے سرف میں کہ ایک مقام ہے مکے سے دس میل اور وفات پائی میمونہؓ نے سرف میں جہاں صحبت ہوئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مدفن بھی ان کا وہیں ہے۔

عَنْ مَیْمُوْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنٰی بِهَا حَلَالًا وَمَاتَتْ بِسَرِفَ وَدَفَنَّاهَا فِی الظُّلَّةِ الَّتِیْ بَنٰی بِهَا فِیْهَا۔

روایت ہے میمونہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا جب احرام نہ تھا اور صحبت بھی کی جب محرم نہ تھے اور کہا راوی نے وفات پائی میمونہ نے سرف میں اور دفن کیا ہم نے ان کو اسی ظلہ میں کہ جہاں صحبت کی تھی ان سے حضرتؐ نے۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث یزید بن عاصم سے مرسلاً کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

نکاح کیا میمونہ سے جب وہ احرام میں نہ تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ

باب محرم کو شکار کا گوشت کھانے کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ مَا لَمْ تَصِيدُوهُ أَوْ يُصَدْ لَكُمْ۔

روایت ہے جابرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگل کے شکار کا گوشت تم کو حلال ہے حالت احرام میں جب تک تم نے خود شکار نہ کیا ہو یا تمہارے حکم سے شکار نہ کیا گیا ہو یعنی اگر تم خود شکار کرو یا تمہارے حکم سے ہو تو اس کا کھانا حلال نہیں۔

ف: اس باب میں ابی قتادہؓ اور طلحہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابرؓ کی مفسر ہے اور ہم نہیں جانتے کہ مطلب کو سماع ہو جابرؓ سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں شکار کے گوشت کھانے میں اگر خود شکار نہ کیا ہو یا اس کے کھانے کے لیے شکار نہ کیا گیا ہو کہا شافعی نے اس باب میں یہ حدیث سب سے بہتر ہے اور موافق قیاس کے اور اسی پر عمل ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا عَلَيْهِ فَأَخَذَهُ فَشَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَأَدْرَكُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللهُ۔

روایت ہے ابی قتادہؓ سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہیں راہ میں مکے کے پھر پیچھے رہ گئے اپنے کچھ یاروں کے ساتھ اور وہ یار احرام باندھے ہوئے تھے اور ان کو احرام نہ تھا سو دیکھا قتادہؓ نے ایک وحشی گدھا سو چڑھے اپنے گھوڑے پر اور سوال کیا اپنے لوگوں سے کہ کوڑا دو یہیں سو انکار کیا ان لوگوں نے پھر نیزہ مانگا ان سے تو بھی انکار کیا انہوں نے تو آپ ہی لے لیا انہوں نے یعنی کوڑا اور نیزہ بھی پھر دوڑے اس گدھے پر اور اس کو مارا اور کھایا اس میں سے بعض صحابیوں نے یعنی محرموں نے اور بعض نے انکار کیا پھر ملے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آپؐ سے یہ مسئلہ پوچھا تو آپؐ نے فرمایا وہ ایک کھانا تھا کہ اللہ نے تم کو کھلا دیا یعنی وہ تم کو حلال تھا اگرچہ تم احرام میں ہو۔

ف: روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابی قتادہؓ سے حمار وحشی کے باب میں ابی النضر کی حدیث کی مانند مگر اس روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ یعنی تمہارے پاس کچھ گوشت ہے اس کا یعنی اگر ہوتا تو حضرت بھی کھاتے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ

باب اس بیان میں کہ شکار کا گوشت محرم کو کھانا درست نہیں۔

عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ

روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ سے کہ ابن عباسؓ نے خبر دی ان کو کہ صعب بن جثامہ نے خبر دی ان کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صعب کو لے گئے اپنے ساتھ ابوا میں یا ودان میں

اَوْ بِوَدَّانَ فَاَهْدٰى لَهٗ حِمَارًا وَحْشِيًّا فَرَدَّهٗ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَ اِنَّهٗ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَلٰكِنَّا حُرُمٌ۔

کہ وہ دونوں مقام مکے اور مدینے کے بیچ میں سو ہدیہ لائے صعب ایک حمار وحشی حضرت کے پاس سو حضرت نے اس کو پھیر دیا پھر جب دیکھا ملال ان کے چہرے میں تو کہا یہ ہم نے اس لیے پھیر دیا کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں یعنی مجبوری ہے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایک قوم کا مذہب علماء صحابہ وغیرہم سے اسی حدیث پر ہے کہ مکروہ ہے شکار کا گوشت کھانا محرم کو اور کہا شافعی نے ہمارے نزدیک اس حدیث میں اس گدھے کا پھیر دینا اس لیے تھا کہ گمان ہوا حضرت کو کہ صعب نے انہی کے لیے شکار کیا ہے اور چھوڑ دینا آپ کا تنزیہی ہے اور روایت کی بعض اصحاب زہری نے یہ حدیث زہری سے اور کہا اس میں یہ اَهْدٰى لَهٗ لَحْمَ حِمَارٍ وَحْشٍ یعنی ہدیہ لائے آپ کے سامنے وحشی گدھے کا گوشت اور یہ روایت غیر محفوظ ہے اس باب میں علی اور زید بن ارقم سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ صَيْدِ الْبَحْرِ لِلْمُحْرِمِ
باب اس بیان میں کہ دریا کا شکار محرم کو حلال ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ فَاسْتَقْبَلَنَا رِجْلٌ مِّنْ جَرَادٍ فَجَعَلْنَا نَضْرِبُهٗ بِاَسْيَاطِنَا وَعِصِيِّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوْهُ فَاِنَّهٗ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نکلے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کو یا عمرے کو تو ہمارے سامنے آگئی ایک ٹکڑی مکڑی یعنی ٹڈی کی سو ہم مارنے لگے اپنے کوڑوں اور لاٹھیوں سے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھاؤ اسے یہ تو دریا کا شکار ہے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابی المہزم کے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابو ہریرہؓ سے اور ابو المہزم کا نام یزید بن سفیان ہے اور کلام کیا ہے ان میں شعبہ نے اور رخصت دی ہے ایک قوم نے علماء سے محرم کو مکڑی کھانے کا اور اس کے شکار کرنے کی اور بعضوں نے کہا اس پر صدقہ واجب ہے اگر شکار کرے یا کھاوے مکڑی کو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الضَّبُعِ يُصِيْبُهَا الْمُحْرِمُ
باب گوہ یعنی گھوڑپھوڑ کے بیان میں محرم کے لیے

عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الضَّبُعُ اَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ اٰكُلُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ اَقَالَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ۔

روایت ہے ابن ابی عمار سے کہا پوچھا میں نے جابر بن عبد اللہ سے کہا ضبع یعنی گوہ شکار میں داخل ہے کہا انہوں نے ہاں پھر پوچھا میں نے کیا کھاؤں میں اس کو یعنی جب احرام نہ ہو تو کہا انہوں نے ہاں پھر پوچھا میں نے کیا فرمایا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جابرؓ نے کہا ہاں۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کہا علی نے اور کہا یحیٰی بن سعید نے روایت کی جریر بن حازم نے یہ حدیث تو کہا اس میں روایت ہے جابرؓ سے وہ روایت کرتے ہیں عمرؓ سے اور ابن جریج کی حدیث زیادہ صحیح ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کا کہ محرم اگر کھاوے یا شکار کرے گوہ تو اس پر جزاء ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِغْتِسَالِ لِدُخُوْلِ مَكَّةَ
باب مکے میں جانے کے لیے غسل کرنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدُخُولِ مَكَّةَ بِفَخٍّ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا غسل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے میں جانے کیلئے فخ میں کہ ایک موضع ہے قریب مکے کے۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو مروی ہے نافع سے کہ ابن عمر نہایا کرتے تھے مکے میں جاتے کے لیے۔ اور یہی قول ہے شافعی کا کہ مستحب ہے غسل کرنا مکے کے جانے کے لیئے اور عبد الرحمٰن بن زید بن اسلم ضعیف ہیں حدیث میں ضعیف کہا ان کو احمد بن حنبل نے اور علی بن مدینی وغیرہ نے نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مرفوع مگر انہی کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي دُخُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ مِنْ أَعْلَاهَا وَخُرُوجِهِ مِنْ أَسْفَلِهَا

باب اس بیان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلندی کی طرف سے مکے میں آئے اور پستی کی طرف سے باہر گئے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ جب پہنچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکے کو تو اندر گئے مکے کے اونچی جانب سے اور باہر نکلے نیچے کی جانب سے۔

ف: اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي دُخُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ نَهَارًا

باب اس بیان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں دن کو گئے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ نَهَارًا۔

روایت عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دن کو مکے میں داخل ہوئے۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْيَدِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

باب اس بیان میں کہ بیت اللہ کے دیکھنے کے وقت ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے

عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَيَرْفَعُ الرَّجُلُ يَدَيْهِ إِذَا رَأَى الْبَيْتَ فَقَالَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَكُنَّا نَفْعَلُهُ۔

روایت ہے مہاجر مکی سے کہ پوچھا جابر بن عبد اللہ سے کیا ہاتھ اٹھاوے آدمی جب دیکھے بیت اللہ کو تو فرمایا انہوں نے ہم نے حج کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو کیا ہم کہیں ہاتھ اٹھاتے تھے یعنی نہیں اٹھاتے تھے۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے ہاتھ اٹھانا بیت اللہ کے دیکھنے کے وقت یعنی کراہت اس کی نہیں پہچانتے مگر شعبہ کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابی قزعہ سے اور نام ابی قزعہ کا سوید بن حجر ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ الطَّوَافُ

باب طواف کی کیفیت کے بیان میں۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے جابرؓ سے کہا جب آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

مَكَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضٰى عَلٰى يَمِيْنِهٖ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ اَتَى الْمَقَامَ فَقَالَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ وَالْمَقَامُ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْبَيْتِ ثُمَّ اَتَى الْحَجَرَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا اَظُنُّهٗ قَالَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ

مکے میں داخل ہوئے مسجد حرام میں اور ہاتھ لگایا حجر اسود کو یا بوسہ دیا پھر چلے اس کی داہنی طرف یعنی طواف شروع کیا سو کود کود کر چلے شانے اچھالتے ہوئے تین بار یعنی کعبے کے گرد اور اپنی بیٹھی چال پر چلے چار بار پھر آئے مقام ابراہیم کے پاس اور فرمایا واتخذوا الی آخرہ یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ پھر پڑھیں دو رکعتیں اور مقام ابراہیم آپؐ کے اور کعبے کے بیچ میں تھا پھر آئے حجر اسود کے پاس بعد دو رکعتوں کے اور چوما اس کو پھر نکلے صفا کی طرف کہا راوی نے گمان کرتا ہوں کہ پڑھی آپؐ نے یہ آیت اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ یعنی صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث جابرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّمَلِ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ

باب حجر اسود سے رمل شروع کرنے اور اسی پر تمام کرنے کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ ثَلٰثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا۔

روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کود کر شانے اچھال کر چلے حجر اسود سے حجر اسود تک یعنی طواف کئے تین بار اور میٹھی چال چلے چار بار۔

ف: اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث جابرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہا شافعی نے اگر ترک کرے رمل کو تو برا کیا اور اس پر واجب نہیں اور جب تین شوط یعنی تین پھیرے میں رمل نہ کیا تو پھر اس کے بعد نہ کرے اور بعضوں نے کہا اہل مکہ پر رمل واجب نہیں اور نہ اس پر کہ جس نے مکے سے احرام باندھا ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي اسْتِلَامِ الْحَجَرِ وَالرُّكْنِ الْيَمَانِيْ دُوْنَ مَا سِوَاهُمَا

باب اس بیان میں کہ حجر اسود اور رکن یمانی کو بوسہ دے اور کسی کو نہیں

عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ كُنَّا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَمُعَاوِيَةَ لَا يَمُرُّ بِرُكْنٍ اِلَّا اسْتَلَمَهٗ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْتَلِمُ اِلَّا الْحَجَرَ الْاَسْوَدَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لَيْسَ شَيْءٌ مِّنَ الْبَيْتِ مَهْجُوْرًا۔

روایت ہے ابی الطفیل سے کہا انہوں نے ہم تھے ابن عباسؓ کے ساتھ حج میں اور معاویہ طواف میں نہیں گزرتے تھے کسی رکن پر مگر اس کو چوم لیتے تھے تو کہا ان سے ابن عباسؓ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو فقط حجر اسود اور رکن یمانی ہی کو بوسہ دیتے تھے۔ تو معاویہ نے کہا بیت اللہ میں سے کوئی چیز چھوڑنا نہ چاہیے۔

ف: اس باب میں عمرؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ بوسہ نہ دے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَافَ مُضْطَبِعًا

باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا مضطبعًا

عَنِ ابْنِ اَبِیْ یَعْلٰی عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَافَ بِالْبَیْتِ مُضْطَبِعًا وَعَلَیْهِ بُرْدٌ۔

روایت ہے ابن ابی یعلیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا حالت اضطباع میں اور آپؐ کے بدن مبارک پر ایک چادر تھی۔

ف: مترجم کہتا ہے اضطباع یہ ہے کہ چادر کو داہنی بغل کے نیچے کر کے دونوں کنارے اس کے سینے اور پیٹھ کی طرف سے بائیں کندھے پر ڈال دے اور یہ بانک پنے کے واسطے آپؐ نے کیا کہ کفار پر رعب ظاہر ہو کہ اس میں کمال جرأت اور جلادت پر دلالت ہوتی ہے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث ثوری کی جو مروی ہے ابن جریج سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر انہی کی روایت سے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عبد الحمید بیٹے ہیں جبیر بن شیبہ کے اور یعلیٰ بیٹے ہیں امیہ کے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَقْبِیْلِ الْحَجَرِ۔

باب حجر اسود کے بوسہ دینے کے بیان میں۔

عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِیْعَةَ قَالَ رَاَیْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یُقَبِّلُ الْحَجَرَ وَیَقُوْلُ اِنِّیْ اُقَبِّلُكَ وَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ وَلَوْلَا اَنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقَبِّلُكَ لَمْ اُقَبِّلْكَ۔

روایت ہے عابس بن ربیعہ سے کہا دیکھا میں نے عمر بن خطاب کو بوسہ لیتے ہوئے حجر اسود کا اور فرماتے تھے کہ میں تجھ کو بوسہ لیتا ہوں اور جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے یعنی کچھ نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا اور اگر میں نہ دیکھتا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو بوسہ لیتے تھے تجھ کو تو کبھی میں بوسہ نہ لیتا۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے حدیث حضرت عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مستحب ہے حجر اسود کا بوسہ لینا پھر اگر ممکن نہ ہو اس تک پہنچنا تو ہاتھ سے چھو کر ہاتھ کو چوم لے اور اگر ہاتھ بھی نہ پہنچ سکے تو اس کے سامنے ہو کر تکبیر کہے اور یہی قول ہے شافعی کا۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّهُ یَبْدَاُ بِالصَّفَا قَبْلَ الْمَرْوَةِ

باب اس بیان میں کہ سعی صفا سے شروع کرنا چاہیے

جاننا چاہیے کہ سعی یعنی پھرنا درمیان صفا اور مروہ کے سات بار واجب ہے حنفیہ کے نزدیک اور رکن ہے امام شافعی کے نزدیک اور بطن مسیل یعنی بیچوں بیچ نالی کا وہ ایک جگہ ہے صفا اور مروہ کے درمیان میں اس میں نشان بنے ہیں پہچاننے کے لیے اس میں بالاتفاق جلدی چلنا سنت ہے سعی کے وقت۔

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ قَدِمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَیْتِ سَبْعًا وَاَتَی الْمَقَامَ فَقَرَاَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِیْمَ مُصَلًّی فَصَلّٰی خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ اَتَی الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ قَالَ نَبْدَاُ بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ فَبَدَاَ بِالصَّفَا وَقَرَاَ

روایت ہے جابرؓ سے کہ جب نبی صلے اللہ علیہ وسلم مکے میں آئے تو طواف کیا بیت اللہ کا سات بار اور ہر بار کو ایک شوط کہتے ہیں اور آئے مقام ابراہیم میں اور پڑھی یہ آیت واتخذوا سے مصلے تک یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ پھر نماز پڑھی پیچھے مقام کے یعنی مقام حضرت کے اور قبلے کے بیچ میں تھا

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللهِ۔

پھر حجر اسود کے پاس آئے اور اسکو بوسہ دیا اور فرمایا ہم بھی شروع کرتے ہیں اس چیز سے جہاں سے شروع کیا اللہ نے تو سعی کو شروع کیا صفا سے اور پڑھی یہ آیت اِنَّ الصَّفَا سے آخر تک یعنی صفا اور مروہ دونوں نشانیاں ہیں اللہ کی نشانیوں سے ۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ سعی شروع کرے صفا سے نہ مروہ سے اور اگر مروہ سے شروع کرے تو جائز نہیں اور پھر صفا سے شروع کرنا چاہیے اور اختلاف ہے علماء کا اس کے حق میں جو طواف کرے بیت اللہ کا اور سعی نہ کرے صفا اور مروہ کی یہاں تک کہ لوٹے تو بعضوں نے کہا کہ اگر مکے کے قریب ہے اور یاد آیا کہ سعی نہیں کی ہے ۔ تو لوٹ آوے اور سعی کرے اور اگر اس کو یاد نہ آیا یہاں تک کہ اپنے وطن کو پہنچ گیا تو کافی ہے اس کو فقط ایک قربانی کر دینا اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور کہا بعضوں نے اگر سعی نہ کی اور اپنے وطن چلا گیا تو اس کا حج درست نہ ہوا اور یہی قول ہے امام شافعی کا کہ سعی ایسی واجب ہے کہ بے اس کے حج درست نہیں ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

باب صفا اور مروہ کے درمیان سعی کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا سَعَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهُ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ سعی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کی یعنی طواف کیا اور سعی کی صفا اور مروہ کی اس لیے کہ دکھلا دیں مشرکوں کو اپنا زور اور غلبہ ۔

ف: اس باب میں عائشہؓ اور ابن عمر اور جابرؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو مستحب کہا ہے علماء نے کہ سعی کرے یعنی دوڑ کر چلے صفا اور مروہ میں پھر اگر دوڑ کر نہ چلا اور اپنی میٹھی چال چلا تو بھی جائز ہے ۔

عَنْ كَثِيرِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَمْشِي فِي الْمَسْعَى فَقُلْتُ لَهُ أَتَمْشِي فِي الْمَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ لَئِنْ سَعَيْتُ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعَى وَلَئِنْ مَشَيْتُ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ۔

روایت ہے کثیر بن جمہان سے کہا دیکھا میں نے ابن عمرؓ کو میٹھی چال چلتے صفا اور مروہ کے بیچ میں تو کہا میں نے ان سے تم رساں رساں چلتے ہو یہاں پر تو جواب دیا انہوں نے اگر میں دوڑ کر چلوں تو بھی ہو سکتا ہے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوڑتے ہوئے اور اگر رساں رساں چلوں تو بھی جائز ہے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رساں رساں چلتے اور میں بہت بڈھا ہوں

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے سعید بن جبیر نے عبداللہ بن عمر سے ایسی ہی ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الطَّوَافِ رَاكِبًا۔

باب سوار ہو کر طواف بیت اللہ کرنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ طواف کیا رسول اللہ صلے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ فَاِذَا انْتَهٰى اِلَى الرُّكْنِ اَشَارَ اِلَيْهِ۔

اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر جب آتے حجر اسود پر تو اشارہ کرتے طرف اس کی۔

ف: اس باب میں جابرؓ اور ابی الطفیل اور ام سلمہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور بعض علماء نے مکروہ کہا ہے طواف بیت اللہ کا اور سعی صفا مروہ کی سوار ہو کر مگر کچھ عذر سے اور یہی قول ہے شافعی کا۔

بَابُ مَاجَآءَ فِىْ فَضْلِ الطَّوَافِ

باب طواف کی فضیلت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِيْنَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے طواف کیا بیت اللہ کا پچاس بار وہ صاف ہو کے نکلا اپنے گناہوں سے مانند اس دن کے کہ جنا اسے اس کی ماں نے۔

اس باب میں انس اور ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباسؓ کی حدیث غریب ہے پوچھا میں نے محمد سے تو کہا انہوں مروی ہے ابن عباسؓ سے انہی کا قول روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ایوب سے کہا ایوب نے محدثین عبداللہ بن سعید بن جبیر کو اپنے باپ سے اچھا جانتے تھے اور ان کے ایک بھائی بھی ہیں ان کو عبدالملک بن سعید بن جبیر کہتے ہیں اور ان سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِى الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الصُّبْحِ فِى الطَّوَافِ لِمَنْ يَّطُوْفُ

باب صبح اور عصر کے بعد دو رکعتیں طواف کے پڑھنے کے بیان میں

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِىْ عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوْا اَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلّٰى اَيَّةَ سَاعَةٍ شَآءَ مِنْ لَيْلٍ اَوْ نَهَارٍ۔

روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت منع کرو اے اولاد عبد مناف کی کسی شخص کو جو طواف کرے اس گھر کا اور نماز پڑھے جس گھڑی میں چاہے رات ہو یا دن یعنی اوقات مکروہہ میں بھی منع نہ کرو۔

اس باب میں ابن عباس اور ابی ذر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جبیر بن مطعم کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث عبداللہ بن ابی نجیح نے عبداللہ بن باباہ سے بھی اور اختلاف ہے علماء کا نماز میں بعد عصر اور صبح کے مکے میں سو بعضوں نے کہا کچھ مضائقہ نہیں طواف اور نماز میں بعد عصر اور صبح کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور حجت لائے ہیں اسی حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بعضوں نے کہا اگر طواف کرے عصر کے بعد تو نماز نہ پڑھے جب تک آفتاب نہ ڈوبے اور ایسا ہی اگر طواف بعد صبح کے کیا ہے تو جب تک آفتاب طلوع نہ ہو نماز نہ پڑھے اور سند لائے حضرت عمرؓ کی حدیث کو کہ انہوں نے طواف کیا صبح کے بعد اور دو رکعتیں طواف کی نہ پڑھیں اور نکلے مکے سے یہاں تک کہ ذی طویٰ میں اترے اور بعد طلوع میں اترے تو بعد طلوع آفتاب کے پڑھیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور مالک بن انس کا۔

بَابُ مَاجَآءَ مَا يُقْرَاُ فِىْ رَكْعَتَىِ [illegible]

باب اس بیان میں کہ طواف کی دو رکعتوں

الطَّوَافِ ... میں کیا پڑھنا چاہیئے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ بِسُوْرَتَيِ الْاِخْلَاصِ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طواف کی دو رکعتوں میں دو سورتیں اخلاص کی پڑھیں ایک رکعت میں قل یا ایہا الکفرون اور دوسری میں قل ہو اللہ احد۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے ان سے وکیع نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ وہ بھی مستحب کہتے انہی دونوں سورتوں کے پڑھنے کو طواف کی دو رکعتوں میں کہا ابو عیسےٰ نے اور یہ زیادہ صحیح ہے عبدالعزیز بن عمران کی حدیث سے اور حدیث جعفر بن محمد کی اپنے باپ سے زیادہ صحیح ہے اس حدیث سے جو یہی روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ جابر سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور عبدالعزیز بن عمران ضعیف ہیں حدیث میں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الطَّوَافِ عُرْيَانًا

باب اس بیان میں کہ ننگے طواف کرنا حرام ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ اُثَيْعٍ قَالَ سَاَلْتُ عَلِيًّا بِاَيِّ شَيْءٍ بُعِثْتَ قَالَ بِاَرْبَعٍ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَلَا يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَلَا يَجْتَمِعُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِكُوْنَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَعَهْدُهُ اِلٰى مُدَّتِهِ وَمَنْ لَا مُدَّةَ لَهُ فَاَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ۔

روایت ہے زید بن اثیع سے کہ پوچھا میں نے حضرت علی رضی سے کیا حکم دے کر تم بھیجے گئے تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے تو کہا بھیجا گیا تھا میں چار حکم لے کر ایک تو یہ کہ جنت میں کوئی داخل نہ ہوگا مگر مسلمان شخص اور دوسرے یہ کہ طواف نہ کرے کوئی بیت اللہ کا ننگے ہو کر اور تیسرے یہ کہ حج میں مسلمانوں کے ساتھ مشرک جمع نہ ہو ویں اس سال کے بعد اور یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور جس کے بیچ میں صلح ہے ایک مدت مقرر تک تو اس کی صلح اسی مدت تک رہے گی اور جس کی صلح میں کچھ مدت مقرر نہیں اس کو چار مہینے تک مہلت ہے۔

اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث علی کی حسن ہے روایت کی ہم سے ابن ابی عمر اور نصر بن علی نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے ابی اسحاق سے اسی حدیث کی مانند اور دونوں نے کہا زید بن یثیع سے روایت ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے یعنی یثیع یائے مضموم کے ساتھ کہ بعد اس کے ثائی مثلثہ اور بعد اس کے یائے ساکن ہے صحیح زیادہ ہے واثیع سے کہ جس کے سرے پر ہمزہ ہے کہا ابو عیسےٰ نے اور شعبہ نے وہم کیا اور کہا اس روایت میں زید بن اثیل۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي دُخُوْلِ الْكَعْبَةِ۔

باب کعبہ کے اندر جانے کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِيْ وَهُوَ قَرِيْرُ الْعَيْنِ طَيِّبُ النَّفْسِ فَرَجَعَ اِلَيَّ وَهُوَ حَزِيْنٌ فَقُلْتُ لَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ دَخَلْتُ

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نکلے نبی صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے اور ان کی آنکھیں ٹھنڈی تھیں مزاج خوش تھا پھر جب لوٹ کر آئے تو وہ غمگین تھے سو پوچھا میں نے سبب

الْكَعْبَةَ وَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ فَعَلْتُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ أَكُونَ أَتْعَبْتُ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي۔

غم کا تو فرمایا آپؐ نے میں اندر گیا کعبے کے اور دوست رکھتا ہوں میں کہ نہ گیا ہوتا میں اور مجھے خوف ہے کہ تکلیف میں ڈالا میں نے اپنی امت کو بعد اپنے یعنی حضرت جب اندر تشریف لے گئے تو ساری امت کو داخل ہونا سنت کے لیے جاتا ضرور ہوا اور نبی شفیق کو اتنی بھی تکلیف امت کی گوارا نہیں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي صَلٰوةِ الْكَعْبَةِ

باب کعبے کے اندر نماز پڑھنے کے بیان میں

عَنْ بِلَالٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى فِي جَوْفِ الْكَعْبَةِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ يُصَلِّ وَلٰكِنَّهُ كَبَّرَ۔

روایت ہے حضرت بلالؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی کعبہ کے اندر تو کہا ابن عباسؓ نے حضرتؐ نے نماز نہیں پڑھی ولیکن تکبیر کہی یعنی اللہ اکبر کہا۔

ف: اس باب میں اسامہ بن زید اور فضل بن عباس اور عثمان بن طلحہ اور شیبہ بن عثمان سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث بلالؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ کچھ مضائقہ نہیں جانتے کعبے کے اندر نماز پڑھنا اور مالک بن انس نے کہا کچھ مضائقہ نہیں نفل نماز پڑھنے میں کعبے کے اندر اور مکروہ ہے فرض پڑھنا کعبے کے اندر اور شافعی نے کہا فرض و نفل کسی میں کچھ مضائقہ نہیں اس لیے کہ طہارت اور قبلہ کی فرضیت میں نفل اور فرض دونوں برابر ہیں۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي كَسْرِ الْكَعْبَةِ

باب کعبہ توڑ کر بنانے کے بیان میں

عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ أَنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ لَهُ حَدِّثْنِي بِمَا كَانَتْ تُفْضِي إِلَيْكَ أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ يَعْنِي عَائِشَةَ فَقَالَ حَدَّثَتْنِي أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ وَجَعَلْتُ لَهَا بَابَيْنِ فَلَمَّا مَلَكَ ابْنُ الزُّبَيْرِ هَدَمَهَا وَجَعَلَ لَهَا بَابَيْنِ۔

روایت ہے اسود بن یزید سے کہ ابن زبیر نے کہا ان سے کہ بیان کرو مجھ سے جو کہتی تھیں تم کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا تو کہا اسود نے بیان کیا مجھ سے حضرت عائشہؓ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے اگر تیری قوم کے لوگ ابھی جاہلیت چھوڑ کر نئے مسلمان نہ ہوتے تو میں کعبے کو توڑتا اور پھر بناتا اس میں دو دروازے پھر جب اختیار ہوا ابن زبیر کا یعنی حاکم ہوئے مکے کے تو کھود کر کعبے شریف کو پھر بنایا اور اس میں دو دروازے کر دیے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي الْحِجْرِ۔

باب حجر میں نماز پڑھنے کے بیان میں

جاننا چاہیے حجر بکسر حاحطی کچھ جگہ گھیرے ہوئے ہے کعبے کی سمت مغرب کی طرف اور وہ بیت اللہ میں داخل ہے چھ ہاتھ یا سات ہاتھ اور اسی کو حطیم بھی کہتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَدْخُلَ الْبَيْتَ فَأُصَلِّيَ فِيْهِ فَأَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا انہوں نے میں چاہتی تھی کہ بیت اللہ کے اندر جاؤں اور اس میں نماز پڑھوں سو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِىْ فَاَدْخَلَنِى الْحِجْرَ وَقَالَ صَلِّىْ فِى الْحِجْرِ اِنْ اَرَدْتِ دُخُوْلَ الْبَيْتِ فَاِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِّنَ الْبَيْتِ وَلٰكِنْ قَوْمُكِ اسْتَقْصَرُوْا حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ فَاَخْرَجُوْهُ مِنَ الْبَيْتِ۔

پکڑلیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ اور داخل کیا مجھ کو حجر میں اور فرمایا نماز پڑھ تو حجر میں اگر جانا چاہے تو بیت اللہ کے اندر اس لیے کہ وہ بھی ٹکڑا ہے بیت اللہ کا ولیکن تمہاری قوم نے چھوٹا کر دیا ہے کعبے کو بناتے وقت اور باہر رہنے دیا اس کو یعنی حجر کو بیت اللہ سے یعنی خرچ کم ہونے کے سبب سے۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور علقمہ بن ابی علقمہ وہ بیٹے ہیں بلال کے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى فَضْلِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ

باب حجر اسود اور رکن اور مقام کی فضیلت میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِىْ اٰدَمَ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اترا تھا حجر اسود جنت سے تو وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا پھر کالا کر دیا اس کو بنی آدم کے گناہوں نے۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمر اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ نَا يَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَجَاءٍ اَبِىْ يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ مُسَافِعًا الْحَاجِبَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَاَضَاءَتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

روایت کی ہم نے قتیبہ سے انہوں نے یزید بن زریع سے انہوں نے رجاء سے جن کی کنیت ابی یحیٰی ہے سنا میں نے مسافع حاجب سے کہتے تھے سنا میں نے عبداللہ بن عمرو سے کہتے تھے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے رکن اور مقام ابراہیم دونوں یاقوت ہیں جنت کے یاقوتوں سے کہ مٹا دیا اللہ نے ان کا نور اور اگر نہ مٹاتا نور ان کا تو روشن کر دیتے مشرق سے مغرب تک۔

ف: کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث مروی ہے عبداللہ بن عمرو سے موقوفاً انہی کا قول اور اس باب میں ایک روایت انسؓ سے بھی ہے۔ اور وہ غریب ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْخُرُوْجِ اِلٰى مِنًى وَالْمُقَامِ بِهَا۔

باب منیٰ میں جانے اور وہاں ٹھہرنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدَا اِلٰى عَرَفَاتٍ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا کہ امامت کی ہماری رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء اور فجر کی نماز کی پھر سویرے چلے عرفات کو۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے ۔ اور اسمٰعیل بن مسلم میں کلام ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدَا اِلٰى عَرَفَاتٍ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھی نماز ظہر کی اور فجر کی منیٰ میں پھر عرفات کو چلے۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن زبیر اور انسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث مقسم کی ابن عباسؓ سے ایسی ہے علی ابن مدینی نے کہا کہ یحییٰ نے کہا شعبہ نے کہا نہیں سنی حکم نے مقسم سے مگر پانچ حدیثیں اور گِنا ان کو شعبہ نے اور یہ حدیث ان پانچ میں نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ

باب اس بیان میں کہ منیٰ اسی کے اترنے کی جگہ ہے جو پہلے آوے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَبْنِيْ لَكَ بِنَاءً يُظِلُّكَ بِمِنًى قَالَ لَا مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے عرض کیا ہم لوگوں نے یا رسول اللہ کیا بنا دلویں ہم ایک مکان آپؐ کے اترنے کیلیے منا میں تو فرمایا آپؐ نے کچھ ضرور نہیں منا اسی کا مکان ہے جو پہلے آوے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَقْصِيْرِ الصَّلٰوةِ

باب منیٰ میں نماز قصر پڑھنے کے بیان میں

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اٰمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَاَكْثَرَهُ رَكْعَتَيْنِ۔

روایت ہے حارثہ بن وہب سے کہا پڑھی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بمعیت بہت لوگوں کے بے خوف وخطر دو رکعتیں یعنی چار رکعت کی دو رکعتیں جیسے سفر میں پڑھتے تھے۔

ف: اس باب میں ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث حارثہ بن وہب کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ابن مسعودؓ کہ پڑھیں انہوں نے حضرت کے ساتھ دو رکعتیں اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کے ساتھ دو رکعتیں اور شروع خلافت میں حضرت عثمانؓ کے ساتھ دو رکعتیں اور اختلاف ہے علماء کا منیٰ میں قصر کرنے میں کے والوں کے لیے سو بعضوں نے کہا کہ مکے والوں کے لیے منا میں قصر نہ کرنا چاہیے مگر جو مسافر ہو یعنی مکی نہ ہو اور یہی قول ہے ابن جریج اور سفیان ثوری اور یحییٰ بن سعید قطان اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا کچھ مضائقہ نہیں اگر مکے والے قصر کریں منیٰ میں اور یہی قول ہے اوزاعی اور سفیان بن عیینہ اور عبدالرحمٰن بن مہدی کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُقُوْفِ بِعَرَفَاتٍ وَالدُّعَاءِ فِيْهَا۔

باب عرفات میں کھڑے ہونے اور دعا کرنے کے بیان میں

عَنْ يَزِيْدَ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ اَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْاَنْصَارِيُّ وَنَحْنُ وُقُوْفٌ بِالْمَوْقِفِ مَكَانًا يُبَاعِدُهُ

روایت ہے یزید بن شیبان سے کہا آئے ہمارے پاس بیٹے مربع انصاری کے اور ہم کھڑے تھے کھڑے ہونے کی جگہ

عَمْرُو فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكُمْ كُونُوا عَلٰى مَشَاعِرِكُمْ فَإِنَّكُمْ عَلٰى إِرْثٍ مِّنْ إِرْثِ إِبْرَاهِيْمَ۔

میں یعنی عرفات میں ایسی جگہ میں کہ دور رکھتے تھے اس کو عمرو یعنی امام کی جگہ سے بہت دور تھے تو کہا ابن مربع نے میں پیغام لانے والا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تمہارے پاس کہ فرماتے تھے حضرت کھڑے رہو تم اپنی اپنی جگہ میں کہ تم پانے والے ہو ورثہ ابراہیم علیہ السلام کا۔

ف: اس باب میں علی اور عائشہؓ اور جبیر بن مطعم اور شرید بن سوید ثقفی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مربع کی حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن عیینہ کے کہ وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار سے اور ابن مربع کا نام یزید ہے اور ان کی بھی ایک حدیث ہم پہچانتے ہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ قُرَيْشٌ وَمَنْ كَانَ عَلٰى دِيْنِهَا وَهُمُ الْحُمْسُ يَقِفُوْنَ بِالْمُزْدَلِفَةِ يَقُوْلُوْنَ نَحْنُ قَطِيْنُ اللّٰهِ وَكَانَ مَنْ سِوَاهُمْ يَقِفُوْنَ بِعَرَفَةَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ أَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے فرمایا انہوں نے قریش اور جو لوگ تابع تھے ان کے دین کے کہ انکو حمس کہتے تھے یعنی شجاع اور مضبوط سب کھڑے ہوتے تھے مزدلفہ میں کہ حرم میں ہے اور عرفات کو نہ جاتے اور کہتے کہ ہم خادم اور رہنے والے بیت اللہ کے ہیں یعنی براہ تکبر اور فخر عرفات کو نہ جاتے مزدلفے سے پھر آتے اور سوا ان کے جو لوگ کھڑے ہوتے تھے عرفات میں تو آتاری اللہ عزوجل نے یہ آیت ثم افیضو سے آخر تک یعنی پھرو تم اے قریش جہاں سے پھرتے ہیں سب لوگ یعنی تم بھی عرفات تک جاؤ اور لوگوں کے ساتھ لوٹو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معنی اس کے یہ ہیں کہ مکہ کے لوگ باہر نہ جاتے حرم سے اور عرفات حرم سے باہر ہے اور قیام کرتے مزدلفے میں اور کہتے ہم اللہ کے گھر والے ہیں یعنی رہتے والے اللہ کے نزدیک اور جو لوگ ان کے سوا تھے وہ وقوف کرتے عرفات میں پھر اتاری اللہ عزوجل جلالہ نے یہ آیت ثم افیضو سے آخر تک اور حمس حرم والوں کو کہتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ عَرَفَةَ كُلَّهَا مَوْقِفٌ
باب اس بیان میں کہ عرفہ سارا کھڑا ہونے کی جگہ ہے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ وَقَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ هٰذِهِ عَرَفَةُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ وَعَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ثُمَّ أَفَاضَ حِيْنَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَأَرْدَفَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَجَعَلَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ عَلٰى هَيْئَتِهٖ وَالنَّاسُ يَضْرِبُوْنَ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا يَلْتَفِتُ إِلَيْهِمْ وَيَقُوْلُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمُ السَّكِيْنَةَ ثُمَّ أَتٰى جَمْعًا فَصَلّٰى بِهِمُ الصَّلٰوتَيْنِ جَمِيْعًا فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتٰى قُزَحَ وَوَقَفَ

روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہا کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرفات میں اور فرمایا یہ عرفات ہے اور یہ کھڑے رہنے کی جگہ ہے اور عرفہ سب کی سب کھڑے رہنے کی جگہ ہے پھر لوٹے جب آفتاب ڈوبا اور اپنے پیچھے بٹھا لیا اسامہ بن زید کو یعنی اونٹنی مبارک پر اور اشارہ کرنے لگے ہاتھ سے اور وہ اپنے حال پر تھے اور آدمی اونٹوں کو مارتے چلے آتے تھے داہنے اور بائیں اور حضرتؐ پھر پھر کر دیکھتے تھے ان کی طرف اور فرماتے تھے اے آدمیو آہستہ آہستہ چلو پھر پہنچے جمع میں جس کو مزدلفہ

عَلَيْهِ وَقَالَ هٰذَا قُزَحُ وَهُوَ الْمَوْقِفُ وَجَمْعٌ كُلُّهَا مَوْقِفٌ ثُمَّ اَفَاضَ حَتّٰى انْتَهٰى اِلٰى وَادِيْ مُحَسِّرٍ فَقَرَعَ نَاقَتَهُ فَخَبَّتْ حَتّٰى جَاوَزَ الْوَادِيَ فَوَقَفَ وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ ثُمَّ اَتَى الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ اَتَى الْمَنْحَرَ فَقَالَ هٰذَا الْمَنْحَرُ وَمِنًى كُلُّهَا مَنْحَرٌ وَاسْتَفْتَتْهُ جَارِيَةٌ شَابَّةٌ مِنْ خَثْعَمَ فَقَالَتْ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ قَدْ اَدْرَكَتْهُ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ اَفَيُجْزِئُ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ قَالَ حُجِّيْ عَنْ اَبِيْكِ قَالَ وَلَوٰى عُنُقَ الْفَضْلِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَ لَوَيْتَ عُنُقَ ابْنِ عَمِّكَ قَالَ رَاَيْتُ شَابًّا وَّشَابَّةً فَلَمْ اٰمَنِ الشَّيْطَانَ عَلَيْهِمَا فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَفَضْتُ قَبْلَ اَنْ اَحْلِقَ قَالَ احْلِقْ وَلَا حَرَجَ اَوْ قَصِّرْ وَلَا حَرَجَ قَالَ وَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ قَالَ ثُمَّ اَتَى الْبَيْتَ فَطَافَ بِهٖ ثُمَّ اَتٰى زَمْزَمَ فَقَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَوْلَا اَنْ يَّغْلِبَكُمْ عَلَيْهِ النَّاسُ لَنَزَعْتُ۔

کہتے ہیں تو پڑھیں وہاں پر دو نمازیں ملا کر یعنی مغرب اور عشاء پھر جب صبح ہوئی تو تشریف لائے قزح میں اور قزح ایک مقام ہے جہاں امام کھڑا ہوتا ہے مزدلفے میں اور کھڑے رہے وہاں اور فرمایا یہ قزح ہے اور کھڑے رہنے کی جگہ ہے اور مزدلفہ سب کا سب کھڑے رہنے کی جگہ ہے پھر ٹھہرے یہاں تک کہ پہنچے وادی محسر کو کہ وہ ایک نالہ ہے منیٰ اور مزدلفہ کے بیچ میں جہاں اصحاب الفیل ہلاک ہوئے پھر مارا اپنی اونٹنی کو کوڑا سو دوڑی یہاں تک کہ نکل گئے اس نالے سے پھر ٹھہرے اور پیچھے بیٹھایا آپ نے فضل بن عباسؓ کو یعنی اسامہ کے بدلے پھر آئے جمرے پر اور پتھر مارے اس کو پھر آئے منحر میں یعنی قربانی کی جگہ میں اور فرمایا آپ نے یہ منحر ہے اور منیٰ سب کا سب ذبح کرنے کی جگہ ہے پھر مسئلہ پوچھا آپ سے ایک جوان لڑکی نے جو قبیلہ بنی خثعم سے تھی سو کہا میرا باپ بہت بوڑھا ہے اور پایا اللہ کے فریضۂ حج نے اس کو یعنی اس پر حج فرض ہوا کیا کفایت کرتا ہے کہ میں اسکی طرف سے حج کروں فرمایا آپؐ نے حج کر اپنے باپ کی طرف سے کہا راوی نے اور پھیر دی حضرت نے گردن فضل بن عباس کی یعنی لڑکی کی طرف سے سو عرض کیا عباسؓ نے یا رسول اللہ کیوں پھیری آپ نے گردن اپنے چچا کے بیٹے کی فرمایا دیکھا میں نے جوان لڑکا اور جوان لڑکی سو نہ مامون ہوا میں شیطان سے ان پر پھر ایک مرد آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے طواف افاضہ کر لیا سر منڈانے سے پہلے فرمایا آپؐ نے اب منڈا لو کچھ حرج نہیں یا بال کتروا لو کچھ حرج نہیں کہا راوی نے پھر آیا دوسرا اور پوچھا یا رسول اللہ میں نے ذبح کیا قبل کنکریاں پھینکنے کے فرمایا آپ نے اب کنکریاں مار لو کچھ حرج نہیں کہا راوی نے پھر آئے بیت اللہ میں اور طواف کیا یعنی طواف افاضہ اور افاضہ کہتے ہیں لوٹنے کو پھر آئے زمزم پر اور فرمایا اے عبدالمطلب کی اولاد اگر مجھے یہ خیال نہ ہوتا کہ لوگ تم کو بھرنے نہ دیں گے تو میں بھی زمزم کے ڈول نکالتا یعنی اگر میں نکالوں گا تو تب لوگ سنت سمجھ کر بھرنے لگیں گے اور پھر تم کو نہ بھرنے دیں گے۔

ف: اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر حضرت علی کی روایت سے اور اسی سند سے یعنی عبدالرحمٰن بن حارث بن عیاش کی روایت سے اور کئی لوگوں نے روایت کی ہے اس کی مثل ثوری سے اور اسی پر عمل ہے علم والوں کا کہتے ہیں ظہر عصر ملا کر پڑھے عرفات میں ظہر کے وقت اور بعض علم والوں نے کہا اگر آدمی نماز پڑھے اپنے

اترنے کی جگہ میں اور حاضر نہ ہوا امام کے ساتھ جماعت میں تو بھی چاہیئے دو نمازیں ملا کر پڑھے جیسے امام پڑھتا ہے اور زید بن علی پوتے ہیں حسین بن علی بن ابی طالب کے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَاتٍ

باب عرفات سے لوٹنے کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ وَزَادَ فِيهِ بِشْرٌ وَاَفَاضَ مِنْ جَمْعٍ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَاَمَرَهُمْ بِالسَّكِينَةِ وَزَادَ فِيهِ اَبُو نُعَيْمٍ وَاَمَرَهُمْ اَنْ يَرْمُوا بِمِثْلِ حَصَا الْخَذْفِ وَقَالَ لَعَلِّي لَا اَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِي هٰذَا۔

روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جلدی چلے وادی محسر میں اور اس کی تحقیق اوپر کی حدیث میں گذری اور زیادہ کیا اس روایت میں بشر نے کہ لوٹے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفے سے تسکین کے ساتھ اور حکم کیا لوگوں کو آہستہ چلنے کا اور زیادہ کیا ابو نعیم نے کہ حکم کیا آپ نے ایسی کنکریاں مارنے کا جو دو انگلیوں میں پکڑی جاویں یعنی کھجور کی گٹھلی کے برابر اور فرمایا آپ نے شاید نہ دیکھوں میں تم کو اس سال کے بعد یعنی یہ اشارہ ہے اپنی ذات کی طرف اور اسی سبب سے اس حج کو حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

ف: اس باب میں اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَآءِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

باب مزدلفے میں مغرب اور عشاء ملا کر پڑھنے کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى بِجَمْعٍ فَجَمَعَ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِاِقَامَةٍ وَقَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ هٰذَا فِي هٰذَا الْمَكَانِ۔

روایت ہے عبداللہ بن مالک سے کہ البتہ ابن عمر نے نماز پڑھی مزدلفے میں اور ملا کر پڑھیں دو نمازیں ایک ہی تکبیر سے اور فرمایا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے ہوئے اس مکان میں۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے یحیٰی بن سعید نے انہوں نے اسماعیل بن خالد سے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث مذکور کے کہا محمد بن بشار نے کہا یحیٰی نے کہ اچھی حدیث سفیان کی ہے اسی باب میں علی اور ابی ایوب اور عبداللہ بن مسعود اور جابر اور اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عمر کی جو سفیان نے روایت کی زیادہ صحیح ہے اسمٰعیل بن ابی خالد کی حدیث سے اور سفیان کی حدیث حسن ہے صحیح ہے، کہا یعنی مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہے اسرائیل نے یہ حدیث ابی اسحاق سے انہوں نے عبداللہ سے اور خالد سے کہ دونوں بیٹے ہیں مالک کے انہوں نے ابن عمر سے اور اسی پر عمل کیا ہے علماء کا کہ نماز مغرب نہ پڑھے جب تک مزدلفہ میں نہ پہنچے پھر جب مزدلفہ میں پہنچے تو دونوں نمازیں ایک تکبیر سے پڑھے اور ان کے بیچ میں کوئی نفل بھی نہ پڑھے اور اسی کو اختیار کیا ہے بعض علماء نے اور یہی مذہب ہے ان کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور کہا اگر چاہے تو مغرب پڑھ کر کپڑے اتارے کھانا کھاوے پھر تکبیر کہہ کر عشاء پڑھ لے اور بعض علماء نے کہا ملا کر پڑھے مزدلفہ

ہیں مغرب اور عشاء دو تکبیروں اور ایک اذان سے، پہلے اذان دے لے مغرب کے لیے پھر تکبیر کہہ کے مغرب پڑھے پھر تکبیر کہہ کے عشا پڑھ لیوے اور یہی قول ہے شافعی کا۔

بَابُ مَاجَاءَ مَنْ اَدْرَكَ الْاِمَامَ بِجَمْعٍ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ

باب اس بیان میں کہ جس نے پالیا امام کو مزدلفے میں شب کو اور وقوف عرفہ کر چکا اس سے پہلے اس کو حج مل گیا

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِعَرَفَةَ فَسَأَلُوْهُ فَاَمَرَ مُنَادِيًا فَنَادَى الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ جَاءَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ اَيَّامُ مِنًى ثَلٰثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ قَالَ مُحَمَّدٌ وَزَادَ يَحْيٰى وَاَرْدَفَ رَجُلًا فَنَادٰى بِهٖ۔

روایت ہے عبدالرحمٰن بن یعمر سے کہ کچھ لوگ نجد سے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپؐ عرفات میں تھے سو سوال کیا آپ سے یعنی حج کے وقت کا اور فوت ہونے کا تو حکم کیا آپؐ نے ایک پکارنے والے کو کہ پکار دے حج عرفات میں کھڑے ہونے کا نام ہے یعنی جو نویں تاریخ ذی الحجہ کے زوال کے بعد سے دسویں تاریخ کے طلوع فجر تک عرفات میں کھڑا ہو جائے اس نے حج پالیا اور دن منیٰ میں ٹھہرنے کے تین ہیں سو جو جلدی چلا گیا دو دن میں تو اس پر بھی کچھ گناہ نہیں اور جو دیر کر کے گیا تیسرے دن اس پر بھی کچھ گناہ نہیں، کہا محمد نے اور زیادہ کیا یحییٰ نے اس روایت میں کہ حضرتؐ نے ایک آدمی کو اپنی سواری پر پیچھے بٹھا لیا تھا وہ یہی پکارتا تھا۔

ف: روایت کی ہم سے ابن ابی عمرؓ نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے بکیر بن عطاء سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یعمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی روایت کی مثل اور وہم معنی کہا یعنی مؤلف نے کہا ابن ابی عمرؓ نے کہا سفیان بن عیینہ نے کہ یہ سب حدیثوں سے عمدہ ہے جو سفیان ثوری نے روایت کیں کہا ابو عیسیٰ نے عبدالرحمٰن بن یعمر کی حدیث پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا، جو نہ کھڑا ہوا عرفات میں قبل طلوع فجر کے یعنی دسویں تاریخ کی فجر تک تو اس کا حج فوت ہو گیا اور پھر کچھ کام نہیں آتا اگر بعد طلوع فجر کے وقوف عرفات ہو بلکہ اس کو ضروری ہے کہ عمرہ کر کے احرام کھول ڈالے اور سال آئندہ اس پر قضا ضرور ہے۔ اور یہی قول ہے ثوری اور اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور روایت کی ہے شعبہ نے بھی بکیر بن عطاء سے حدیث ثوری کی، کہا سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے بعد روایت اس حدیث کے یہ حدیث ام المناسک ہے یعنی جڑ ہے سب افعال حج کی۔

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسِ بْنِ اَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ ابْنِ لَامٍ الطَّائِيِّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُزْدَلِفَةِ حِيْنَ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ جِئْتُ مِنْ جَبَلِ طَيٍّ اَكْلَلْتُ رَاحِلَتِيْ وَاَتْعَبْتُ نَفْسِيْ وَاللّٰهِ مَا تَرَكْتُ مِنْ جَبَلٍ اِلَّا وَقَفْتُ

روایت ہے عروہ بن مضرس اوس بن حارثہ بن لام الطائی سے کہا آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مزدلفہ میں جب نکلے حضرتؐ نماز کو تو عرض کیا میں نے یا رسول اللہ میں آیا ہوں پہاڑوں سے طے کے جو ایک قبیلہ ہے اور میں نے خوب تھکایا اپنی اونٹنی کو یعنی دوڑانے سے اور تکلیف میں ڈالا اپنی جان

عَلَيْهِ فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ صَلَاتَنَا هَذِهِ وَوَقَفَ مَعَنَا حَتَّى يَدْفَعَ وَقَدْ وَقَفَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ ذَلِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضَى تَفَثَهُ۔

کو یعنی جلد آنے میں اور کوئی پہاڑ یا ٹیلہ ریت کا نہ چھوڑا میں نے قسم ہے اللہ کی مگر کھڑا رہا میں وہاں یعنی عرفات کے خیال سے تو میرا حج ہوا یا نہیں تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آملے ہماری اس نماز میں مزدلفہ میں اور وقوف کرے ہمارے ساتھ اور عرفات میں کھڑا ہو چکا اس سے پہلے رات کو یا دن کو سو پورا ہو چکا حج اس کا اور اتار ڈالے وہ اپنا میل کچیل یعنی احرام کھولے۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْدِيمِ الضَّعَفَةِ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ

باب عورتوں اور لڑکوں کو مزدلفہ سے رات ہی کو پہلے روانہ کر دینے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَقَلٍ مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ بھیجا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسباب کے ساتھ مزدلفہ سے رات ہی کو۔

اس باب میں عائشہ اور ام حبیبہ اور اسماء اور فضل سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی کہ بھیجا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسباب اور بار برداری کے ساتھ مزدلفہ سے رات کو صحیح ہے مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث مشاش سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے فضل بن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر کے ضعیفوں کو مزدلفے سے روانہ کر دیا رات ہی کو اور اس حدیث میں خطا کی ہے کہ خطا کی ہے مشاش نے اور زیادہ کیا اس میں عن الفضل بن عباس اور روایت کی ابن جریج وغیرہ نے یہ حدیث عطاء سے انہوں نے ابن عباس سے اور ذکر نہیں کیا اس میں فضل بن عباس کا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ وَقَالَ لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آگے روانہ کیا اپنے گھر کے ضعیفوں یعنی لڑکے بالوں کو یعنی مزدلفہ سے منا کو اور فرمایا کنکریاں نہ مارنا جب تک آفتاب نہ نکلے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر پہلے سے روانہ کر دیوے لڑکے بالوں کو مزدلفہ سے منیٰ کو شب میں اور یہی کہتے ہیں اکثر علماء اس حدیث کی رو سے کہ وہ لوگ جا کر کنکریاں نہ ماریں جب تک آفتاب نہ نکلے اور رخصت دی بعض علماء نے کہ کنکریاں ماریں رات سے اور عمل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر ہے اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی کا۔

باب اس باب میں مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے ترجمہ نہیں لکھا ظاہرا یہ باب رمی کے بیان میں ہے انتہی قول المترجم۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَأَمَّا بَعْدَ ذَلِكَ

روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کنکریاں پھینکتے تھے نحر کے روز یعنی دسویں تاریخ ذی الحجہ کو چاشت کے وقت

يَعْدَ مَا زَالَ الشَّمْسِ

یعنی دن چڑھے اور بعد اس کے اور دنوں میں زوال آفتاب کے بعد

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ کنکریاں نہ مارے بعد یوم نحر کے مگر بعد زوال کے

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْاِفَاضَةَ مِنْ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

باب اس بیان میں کہ مزدلفے سے آفتاب نکلنے سے پہلے لوٹنا چاہیے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَفَاضَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ۔

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے یعنی مزدلفے سے آفتاب نکلنے سے پہلے۔

ف اس باب میں عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اہل جاہلیت یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل کے لوگ انتظار کرتے تھے طلوع آفتاب کا جب آفتاب نکلتا تو لوٹتے۔

عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُوْنٍ يَقُوْلُ كُنَّا وُقُوْفًا بِجَمْعٍ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ الْمُشْرِكِيْنَ لَا يُفِيْضُوْنَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ اَشْرِقْ ثَبِيْرُ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ فَاَفَاضَ عُمَرُ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ

روایت ہے ابی اسحاق سے کہا سنا میں نے عمرو بن میمون سے کہتے تھے ہم کھڑے تھے مزدلفہ میں سو کہا عمر بن خطاب نے کہ مشرکین نہیں لوٹتے تھے جب تک آفتاب نہ نکلے اور کہتے تھے چمک جا اے ثبیر اور ثبیر ایک پہاڑ ہے کہ جب دھوپ اس پر چمکتی تب روانہ ہوتے تھے البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خلاف کیا پھر لوٹے حضرت عمر آفتاب نکلنے سے پہلے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْجِمَارَ الَّتِيْ تُرْمٰى مِثْلُ حَصَى الْخَذْفِ

باب چھوٹی کنکریاں مارنے کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ۔

روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کنکریاں مارتے تھے جمروں کو مثل خذف کے اور خذف انگلیوں میں کنکریاں رکھ کر مارنے کو کہتے ہیں، مراد اس سے چھوٹی کنکری ہے۔

اس باب میں سلیمان بن عمرو بن احوص سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنی ماں ام جندب ازدیہ سے روایت کرتی ہیں اور ابن عباس اور فضل بن عباس اور عبدالرحمن بن عثمان تیمی اور عبدالرحمن بن معاذ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے علماء نے کہ چھوٹی چھوٹی کنکریاں مثل خذف کے مارے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّمْيِ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ

باب بعد زوال شمس رمی کرنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ اِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کنکریاں مارتے جمروں کو بعد زوال شمس کے

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِيْ رَمْيِ الْجِمَارِ رَاكِبًا

باب سوار ہو کر رمی کرنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں ماریں جمرے پر نحر کے دن سوار ہو کر۔

ف: اس باب میں جابر اور قدامہ بن عبداللہ اور ام سلیمان بن عمرو بن احوص سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور اختیار کیا بعضوں نے کہ پیدل چلے جمار کی طرف اور تاویل اس حدیث کی ہمارے نزدیک یہ ہے کہ کبھی کسی دنوں میں آپ نے سوار ہو کر رمی کی ہو گی تا کہ لوگ آپ کو دیکھ کر سیکھ لیں اور دونوں حدیثوں پر عمل ہے علماء کا یعنی جو حدیث مذکور ہوئی اور جو اب آتی ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا رَمَى الْجِمَارَ مَشٰى اِلَيْهِ ذَاهِبًا وَّرَاجِعًا۔

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کنکریاں مارتے جمروں کو تو پیدل جاتے تھے اور پیدل ہی آتے۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی بعضوں نے عبیداللہ سے اور مرفوع نہیں کی یہ حدیث اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا اور بعضوں نے کہا سوار ہو کر جاوے نحر کے روز اور پیدل جاوے بعد اس کے کہا ابو عیسیٰ نے اور شاید جس نے ایسا کہا ہے منظور ہے اسے فرمانبرداری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی اس لیے کہ مروی ہے آپ سے کہ سوار ہو کر نحر کے روز رمی کی اور اس دن فقط جمرۂ عقبہ کی رمی ہوتی ہے۔

بَابُ كَيْفَ تُرْمَى الْجِمَارُ

باب کیفیت میں رمی کے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ لَمَّا اَتٰى عَبْدُ اللّٰهِ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ اسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ وَاسْتَقْبَلَ الْكَعْبَةَ وَجَعَلَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ عَلٰى حَاجِبِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ رَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهُ مِنْ هٰهُنَا رَمَى الَّذِيْ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ

روایت ہے عبدالرحمٰن بن یزید سے کہ جب آئے عبداللہ جمرۂ عقبہ کے پاس بیچ میں کھڑے ہوئے میدان کے اور منہ کیا کعبے کی طرف اور کنکریاں مارنے لگے داہنے ابرو کے مقابل پھر ماریں سات کنکریاں اللہ اکبر کہتے تھے ہر کنکری پر پھر فرمایا قسم ہے اس خداوند کی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی جگہ سے کنکریاں ماری تھیں انہوں نے جن پر سورہ بقرہ اتری تھی یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تخصیص سورۂ بقرہ کی شاید اس واسطے فرمائی کہ اس میں احکام حج بہت مذکور ہیں۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے مسعودی سے اسی اسناد سے مانند اس کے اس باب میں فضل بن عباس اور ابن عباس اور ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے، کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور اختیار کیا ہے انہوں نے کہ کنکریاں مارے آدمی میدان کے بیچ میں کھڑا ہو کر سات کنکریاں اور تکبیر کہے ہر کنکری کے ساتھ اور اجازت دی ہے بعض علماء نے کہ اگر ممکن نہ ہو میدان کے بیچ میں کھڑا ہونا تو جہاں سے ہو سکے مارے اگرچہ میدان کا بیچ نہ ہو۔

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ رَمْیُ الْجِمَارِ وَالسَّعْیُ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ لِاِقَامَۃِ ذِکْرِ اللّٰہِ

کہ کنکریاں مارنا جمروں پر اور دوڑنا صفا اور مروہ کے بیچ میں اللہ کی یاد کرنے کے لیے مقرر ہوا ہے یعنی تاکہ ہاجرہ اور اسماعیل علیہ السلام کا ہجرت کرنا اور خدا کی راہ میں جان فدا کرنا یاد آوے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ طَرْدِ النَّاسِ عِنْدَ رَمْیِ الْجِمَارِ

باب، رمی کے وقت لوگوں کے دھکیلنے کی کراہت میں

عَنْ قُدَامَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرْمِی الْجِمَارَ عَلٰی نَاقَتِہٖ لَیْسَ ضَرْبٌ وَّلَا طَرْدٌ وَّلَا اِلَیْکَ اِلَیْکَ۔

روایت ہے قدامہ بن عبید اللہ سے کہا کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کنکریاں مارتے تھے اپنی اونٹنی پر سے مارنا تھا نہ ہانکنا ڈھکیلنا تھا لوگوں کو اور نہ ہٹو بچو تھا۔

ف اس باب میں عبد اللہ بن حنظلہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث قدامہ بن عبد اللہ کی حسن ہے صحیح ہے اور وہ اسی روایت سے معلوم ہوتی ہے اور یہ سند حسن ہے صحیح ہے اور ایمن بن نابل ثقہ ہیں محدثین کے نزدیک۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْاِشْتِرَاکِ فِی الْبَدَنَۃِ وَالْبَقَرَۃِ

باب اونٹ گائے میں شراکت کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَیْبِیَۃِ الْبَقَرَۃَ عَنْ سَبْعَۃٍ وَالْبَدَنَۃَ عَنْ سَبْعَۃٍ۔

روایت ہے جابر سے کہا ذبح کی ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے سال سات آدمیوں میں ایک گائے اور سات آدمیوں میں ایک اونٹ یعنی ایک گائے میں سات آدمی شریک ہو گئے۔

ف اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ اور عائشہ اور ابن عباس سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے جابر کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ قربانی میں ایک اونٹ یا ایک گائے سات آدمیوں کو کفایت کرتی ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد کا اور مروی ہے ابن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ قربانی میں ایک گائے کافی ہے سات آدمیوں کو اور اونٹ کافی ہے دس آدمیوں کو اور یہی قول ہے اسحاق کا اور دلیل ان کی یہی حدیث ہے اور ابن عباس کی حدیث ہم اسی ایک سند سے پہچانتے ہیں یعنی جو سند آگے مذکور ہوتی ہے۔

حَدَّثَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ وَغَیْرُ وَاحِدٍ قَالُوْا نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ حُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عِلْبَاءِ بْنِ اَحْمَرَ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ وَحَضَرَ الْاَضْحٰی فَاشْتَرَکْنَا فِی الْبَقَرَۃِ سَبْعَۃً وَفِی الْجَزُوْرِ عَشَرَۃً۔

روایت کی ہم سے حسین بن حریث اور کئی لوگوں نے کہا سب نے روایت کی ہم سے فضل بن موسیٰ نے انہوں نے حسین بن واقد سے انہوں نے علیا بن احمر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہا تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں سو آگئی عید اضحیٰ اور شریک ہو گئے ہم ایک گائے میں سات آدمی اور ایک اونٹ میں دس آدمی۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے یہی جو مروی ہے حسین بن واقد سے

بَابُ مَاجَآءَ فِی اِشْعَارِ الْبُدْنِ باب قربانی کے اونٹ کے اشعار کے بیان میں

مترجم کہتا ہے اشعار اسے کہتے ہیں کہ اونٹ کے کوہان کو داہنے کنارے سے زخمی کردیویں اور حضرت نے بھی اپنی قربانی کے اونٹوں کو اشعار کیا ہے اور عرب میں اس واسطے قربانی کے اونٹوں میں اشعار کیا کرتے تھے تاکہ کوئی قزاق وغیرہ اس کو نہ لوٹے اور اگر وہ راہ بھول جاویں تو پہنچا دیویں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَلَّدَ نَعْلَیْنِ وَاَشْعَرَ الْھَدْیَ فِی الشِّقِّ الْاَیْمَنِ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ وَاَمَاطَ عَنْہُ الدَّمَ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی اونٹنیوں کے گلوں میں ہار ڈالا دو جوتیوں کا اور زخمی کر دیا اونٹنیوں کی کوہان کو داہنی طرف سے ذوالحلیفہ میں اور پونچھ دیا خون اس کا۔

ف : اس باب میں مسور بن مخرمہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور نام ابو حسان اعرج کا مسلم ہے اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہ اشعار کرنا چاہیے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہا سنا میں نے یوسف بن عیسیٰ سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہ روایت کی انہوں نے یہی حدیث، پھر فرمایا کبھی نہ دیکھو اپنی عقل پر چلنے والوں کی بات اس لیے کہ اشعار سنت ہے اور کہنا ان کا بدعت ہے کہا سنا میں نے ابو سائب سے کہتے تھے ہم بیٹھے تھے وکیع کے پاس کہا وکیع نے ایک آدمی سے جو چلتا تھا رائے پر کہ اشعار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ وہ مثلہ ہے یعنی ہاتھ پیر کاٹنے میں داخل ہے اور مثلہ منع ہے تو کہا اس مرد نے کہ مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ کہا انہوں نے اشعار مثلہ میں داخل ہے کہا راوی نے سو دیکھا وکیع کو کہ بہت غصے میں آگئے اور لال پیلے ہو گئے اور کہا میں کہتا ہوں تجھ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تو کہتا ہے کہا ابراہیم نخعی نے تو اس لائق ہے کہ قید کیا جاوے اور پھر نہ چھوٹے جب تک باز نہ آوے اپنے قول سے۔ مترجم کہتا ہے کہ یہ تو وکیع تھے کہ غصہ ہو کر فقط قید کے بیان پر کفایت کیا اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہوتے تو اس بات پر اس کو قتل کرتے اور حقیقت میں معصوم کے قول کے آگے غیر معصوم کی سند لانی سفاہت کی نشانی ہے اور نبی معصوم ہے اور سوا ان کے غیر معصوم حقیقت میں جو لوگ امام کے قول کو مخالف حدیث کے پا کر پھر اس کو قبول کرتے ہیں اور حدیث سے اکڑتے ہیں اور مذہب کی سند پکڑتے ہیں انہی کے حق میں یہ آیت اتری ہے وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الْھُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَھَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا اور امام اس بات سے کیوں راضی ہوں گے وہ تو باعلیٰ صوت پکار گئے کہ ہمارا قول اگر حدیث کے خلاف ہو تو چھوڑ دو اور خود حضرت نے بھی فرمایا المجتھد یُخطی ویُصیب کہ مجتہد سے کبھی خطا ہوتی ہے کبھی صواب واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب۔

بَابٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اشْتَرٰی ھَدْیَہٗ مِنْ قُدَیْدٍ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خریدی ہدی اپنی قدید سے کہ وہ ایک موضع ہے مکے اور مدینے کے بیچ میں۔

مترجم کہتا ہے کہ ہدی ساتھ زبر ہاء کے اور سکون دال کے ان چارپایوں کو کہتے ہیں جو ثواب کے لیے حرم میں ذبح کیے جاویں خواہ بکری ہو یا دنبہ یا بیل گائے بھینس اونٹ ہو اور عمر وغیرہ جو قربانی میں شرط ہے سو اس میں بھی ضرور ہے۔ اور ہدی دو قسم ہے واجب اور تطوع یعنی نفل ہدی، واجب کی کئی قسمیں ہیں ہدی قران، ہدی تمتع اور ہدی جنایات اور ہدی نذر اور ہدی احصار، اور ہدی اس لیے کہتے ہیں کہ وہ ہدیہ ہے بندے کا خدا تعالیٰ کی درگاہ میں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ثوری کی روایت سے یحییٰ ابن یمان کی سند سے اور مروی ہے نافع سے کہ ابن عمرؓ نے خریدی ہدی اپنی قدید سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْلِيدِ الْهَدْيِ لِلْمُقِيمِ

باب مقیم کی تقلید ہدی کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ يُحْرِمْ وَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے فرمایا انہوں نے کہ میں نے بٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے گلے کے ہار پھر نہ احرام باندھا آپ نے یا نہ حرام کیا آپ نے اپنے اوپر کسی چیز کو اور نہ چھوڑا کسی کپڑے کو۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہتے ہیں جب آدمی نے قربانی کے گلے میں ہار ڈالا اور اس کا ارادہ حج کا ہے تو اس پر کوئی کپڑا یا خوشبو یا کوئی چیز ہو حرام نہیں جب تک احرام نہ باندھے اور بعض عالموں نے کہا جب ہار ڈالے آدمی قربانی کے گلے میں تو واجب ہو گئی اس پر جو چیز واجب ہوتی ہے محرم پر۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْلِيدِ الْغَنَمِ

باب بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنے کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّهَا غَنَمًا ثُمَّ لَا يُحْرِمُ

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا میں بٹا کرتی تھی ہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کی بکریوں کے پھر آپ محرم نہیں ہوتے تھے۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم سے کہ بکریوں کے ہار ڈالنا چاہیے۔

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا عَطِبَ الْهَدْيُ مَا يُصْنَعُ بِهِ

باب اس بیان میں کہ ہدی کا جانور اگر راہ میں مرنے لگے تو کیا کرے۔

عَنْ نَاجِيَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ أَصْنَعُ بِمَا عَطِبَ مِنَ الْهَدْيِ قَالَ انْحَرْهَا ثُمَّ اغْمِسْ نَعْلَهَا فِي دَمِهَا ثُمَّ خَلِّ بَيْنَ النَّاسِ وَبَيْنَهَا فَيَأْكُلُوهَا۔

روایت ہے ناجیہ خزاعی سے کہا پوچھا میں نے یا رسول اللہ کیا کروں میں اس قربانی کے جانور کو جو مرنے لگے فرمایا آپ نے ذبح کر دے اس کو اور ڈبو دے اس کی جوتی یعنی جو گلے میں تھی اس کے خون میں پھر چھوڑ دے کہ لوگ کھا لیویں اس کو۔

ف اس باب میں ذویب ابی قبیصہ خزاعی سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ناجیہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کہتے ہیں جب ہدی تطوع یعنی نفل کی قربانی کا جانور مرنے لگے تو مالک اس کا اور رفیق اس کے کوئی نہ کھاویں اس میں سے اور چھوڑ دے اور آدمیوں کے لیے کہ کھالیویں اور یہی کفایت ہے اس کو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتے ہیں اگر کھالے اس میں سے کچھ تو تاوان دے جتنا کھایا ہو اور کہا بعض علماء نے جس نے کھائی نفل کی ہدی تو ضامن ہوا یعنی اتنی قیمت کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي رُكُوبِ الْبَدَنَةِ

باب قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کے بیان میں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ ارْكَبْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الرَّابِعَةِ ارْكَبْهَا وَيْحَكَ أَوْ وَيْلَكَ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ نے دیکھا ایک مرد کو قربانی کا اونٹ ہانک رہا ہے فرمایا آپ نے سوار ہولے اس پر کہا اس نے یا رسول اللہ یہ قربانی کا اونٹ ہے، فرمایا آپ نے تیسری بار یا چوتھی بار (یعنی راوی کو شک ہے کہ تین بار سوار ہونے کو فرمایا یا چار بار) اور اخیر میں فرمایا سوار ہو جا خرابی ہے تیری، راوی کو شک ہے کہ ویحک فرمایا یا ویلک

ف اور اس باب میں علی اور ابوہریرہ اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث انس کی صحیح ہے حسن ہے اور رخصت دی ایک قوم نے علمائے صحابہ وغیرہم سے قربانی کے اونٹ پر سوار ہونے کی اگر ضرورت ہو اس پر چڑھنے کی اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا نہ چڑھے جب تک ایسا ہی بے قرار نہ ہو۔

بَابُ مَا جَاءَ بِأَيِّ جَانِبِ الرَّأْسِ يَبْدَأُ فِي الْحَلْقِ

باب اس بیان میں کہ سر منڈانا کدھر سے شروع کرے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا رَمَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ نَحَرَ نُسُكَهُ ثُمَّ نَاوَلَ الْحَالِقَ شِقَّهُ الْأَيْمَنَ فَحَلَقَهُ فَأَعْطَى أَبَا طَلْحَةَ ثُمَّ نَاوَلَهُ شِقَّهُ الْأَيْسَرَ فَحَلَقَهُ فَقَالَ اقْسِمْهُ بَيْنَ النَّاسِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے جب کنکریاں مار چکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمرے کو اور ذبح کیا قربانی کو پھر دی حجام کو داہنی جانب سر کی۔ سو مونڈی اس نے سو دیے آپ نے وہ بال ابا طلحہ کو پھر دی حجام کی طرف بائیں جانب سر کی سو مونڈی اس نے سو فرمایا آپ نے تقسیم کر دو ان بالوں کو سب آدمیوں میں۔

مترجم: یہاں سے کوئی مو پرست مو پرستی کی دلیل نہ نکالے کہ حضرت نے تو وہ بال عنایت کیے یہ نہیں فرمایا کہ اس کو سجدہ کرو یا طواف کرو یا ہاتھ باندھ کر اس کے روبرو کھڑے رہو یا رکوع بجا لاؤ کس لیے کہ یہ باتیں تو حضرت کے حیات دنیا میں بھی خود حضرت کے ساتھ درست نہ تھیں کوئی آپ کا سجدہ یا رکوع یا قیام بجا نہ لاتا تھا اب موئے مبارک کیونکر جائز ہوں گے جب کوئی شیٔ کل کو جائز نہ ہو تو جزو کو کیونکر جائز ہو سکتی ہے اور یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ موئے مبارک کو تبرک سمجھ کے رکھنا یہ خاصہ حضرتؐ ہی کی ذات مبارک کا تھا کسی دوسرے میں یہ فضیلت نہیں کہ اس کے بال تبرک سمجھے جاویں اور بھید اس میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دار فانی

سے انتقال فرمانے کے بعد بھی زندہ ہیں اور اپنی قبر شریف میں نماز پڑھتے ہیں گویا موئے مبارک میں بھی ایک نوع کی حیات ہے اگرچہ جسم مبارک سے جدا ہوئے اور یہ بات دوسرے کسی شخص کو ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی اس لیے کہ فقہ کا کلیہ ہے مَا انْقَطَعَ عَنِ الْحَيِّ فَهُوَ مَيِّتٌ یعنی جو چیز جدا ہو یا کاٹی جائے زندہ سے وہ مردہ ہے واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب روایت کی ابن عمرؓ نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے ہشام سے اسی حدیث کی مانند، یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ

باب سر منڈانے اور بال کتروانے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَلَقَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَلَقَ طَائِفَةٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللهُ الْمُحَلِّقِيْنَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ قَالَ وَالْمُقَصِّرِيْنَ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا انہوں نے سر منڈایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور منڈایا ایک گروہ نے صحابہ کرام سے اور بال کتروائے بعضوں نے کہا ابن عمرؓ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا کی کہ اللہ رحم کرے سر منڈانے والوں پر ایک بار فرمایا یا دو بار پھر فرمایا بال کتروانے والوں پر بھی

اس باب میں ابن عباس اور ام حصین کے بیٹے اور مارب اور ابو سعید اور ابو مریم اور حبشی بن جنادہ اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مختار یہی ہے کہ سر منڈاوے مرد اور اگر بال کتراوے تو بھی جائز ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلْقِ لِلنِّسَاءِ

باب اس بیان میں کہ سر منڈانا عورت کو حرام ہے

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا۔

روایت ہے حضرت علی رضہ سے کہا انہوں نے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورت کو سر منڈانے سے۔

ف روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابوداؤد سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے خلاس سے مانند اسی روایت کے اور نہیں ذکر کیا حضرت علی کا کہا ابو عیسیٰ نے حدیث حضرت علیؓ کی اس میں اضطراب ہے۔ روایت کی یہ حدیث حماد بن سلمہ نے قتادہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا عورت کو سر منڈانے سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ واجب نہیں عورت پر سر منڈانا بلکہ اس کو بال کتروانا واجب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَّذْبَحَ أَوْ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَّرْمِيَ

باب اسکے بیان میں جو سر منڈاوے قبل ذبح کے یا ذبح کرے قبل کنکر مارنے کے

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ وَسَأَلَهُ آخَرُ فَقَالَ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ ایک مرد نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں نے سر منڈایا قبل قربانی ذبح کرنے کے تو آپ نے فرمایا اب ذبح کر لو کچھ مضائقہ نہیں اور دوسرے نے پوچھا کہ میں نے ذبح کیا قبل کنکر مارنے کے فرمایا آپ نے اب کنکر مار لو کچھ مضائقہ نہیں۔

ف اس باب میں علی اور جابر اور ابن عباس اور ابن عمر اور اسامہ بن شریک سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن عمرو کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے کہ جب کسی نسک کو یعنی رمی یا ذبح وغیرہ میں کسی کو کسی پر مقدم کر دے تو اس پر قربانی واجب ہے۔ مترجم کہتا ہے نحر کے دن چار چیزیں اس ترتیب سے کرنا چاہیے پہلے منا میں پہنچ کر جمرہ عقبہ کو سات کنکریاں مارے پھر جانور کہ بیان اس کا اوپر گزرا ذبح کرے پھر سر منڈا دے یا بال کترا دے پھر مکہ میں جاکر طواف خانہ کعبہ کرے اور یہ ترتیب بعض کے نزدیک سنت ہے۔ امام شافعی اور امام احمد بھی انہیں میں ہیں یعنی اگر ان میں کچھ آگے پیچھے ہو جائے تو دم لازم نہیں ہوتا چنانچہ ظاہر حدیث کا یہی مطلب ہے اور بعض کے نزدیک یہ ترتیب واجب ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ مراد حرج نہ ہونے سے یہ ہے کہ گناہ نہیں ہوتا، بھول چوک معاف ہو جاتی ہے کہ واجب نہیں کہ قربانی واجب نہ ہو چنانچہ امام اعظمؒ اور امام مالکؒ کا یہی مذہب ہے۔ اگر ترتیب میں کچھ فرق ہو تو دم یعنی قربانی لازم آتی ہے اور چاہیے کہ ایک بکری یا مانند اس کے ذبح کرے اور طیبی نے ابن عباس سے یہی مضمون روایت کیا۔ کذا فی شرح مشکوٰۃ باختلاف لفظی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الطِّيبِ عِنْدَ الْإِحْلَالِ قَبْلَ الزِّيَارَةِ

باب اس بیان میں کہ احرام کھولنے کے وقت قبل طواف زیارت کے خوشبو لگانا جائز ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يُّحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ اَنْ يَّطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا انہوں نے خوشبو لگائی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبل احرام باندھنے کے اور نحر کے دن یعنی ذی الحجہ کی دسویں تاریخ قبل طواف افاضہ کے ایسی خوشبو کہ اس میں مشک بھی تھا۔

ف اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہ محرم جب رمی کر چکے جمرہ عقبہ کی نحر کے دن اور ذبح کر چکا قربانی اور سر منڈایا یا بال کتروائے تو حلال ہو گئیں اس کو سب چیزیں مگر عورت سے صحبت کرنا اور خوشبو اور یہی مذہب ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا۔

بَابُ مَا جَآءَ مَتٰى يَقْطَعُ التَّلْبِيَةَ فِي الْحَجِّ

باب اس بیان میں کہ لبیک پکارنا حج میں کب موقوف کرے۔

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَرْدَفَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جَمْعٍ اِلٰى مِنًى فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّيْ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

روایت ہے فضل بن عباس سے کہا پیچھے بٹھا لیا مجھ کو سواری پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے منیٰ تک پھر برابر آپ لبیک پکارتے رہے یہاں تک کہ کنکریاں ماریں جمرہ عقبہ کو۔

اس باب میں علی اور ابن مسعود اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث فضل کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا صحابہ وغیرہم کا کہ حاجی لبیک نہ چھوڑے جب تک رمی جمرہ نہ کرے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

بَابُ مَاجَآءَ مَتٰی یَقْطَعُ التَّلْبِیَةَ فِی الْعُمْرَةِ

باب اس بیان میں کہ عمرہ میں لبیک کب موقوف کرے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ یَرْفَعُ الْحَدِیْثَ اَنَّهٗ کَانَ یُمْسِکُ عَنِ التَّلْبِیَةِ فِی الْعُمْرَةِ اِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا راوی نے وہ مرفوع کرتے تھے اس حدیث کو یعنی کہتے تھے کہ موقوف کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لبیک پکارنے کو عمرہ میں جب بوسہ دیتے حجر اسود کو۔

اس باب میں عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ معتمر لبیک پکارنا موقوف نہ کرے جب تک حجر اسود کو بوسہ نہ دے اور بعضوں نے کہا جب مکے کے مکانوں کے متصل پہنچ جاوے تو لبیک موقوف کر دے اور عمل ہے حدیث پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہی قول ہے سفیان اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

بَابُ مَاجَآءَ فِی طَوَافِ الزِّیَارَةِ بِاللَّیْلِ

باب رات کو طواف زیارت کرنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَّرَ طَوَافَ الزِّیَارَةِ اِلَی اللَّیْلِ

روایت ہے ابن عباس اور حضرت عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر کی طواف زیارت میں رات تک۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور رخصت دی بعض علماء نے تاخیر کرنے میں طواف زیارت میں رات تک اور مستحب کہا ہے بعض لوگوں نے کہ طواف زیارت کرے نحر کے دن یعنی رات نہ ہونے دے اور بعضوں نے رخصت دی ہے تاخیر کی اگرچہ آخر ایام منیٰ تک تاخیر کرے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِی نُزُوْلِ الْاَبْطَحِ

باب ابطح میں اترنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ یَنْزِلُوْنَ الْاَبْطَحَ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سب اترتے تھے ابطح میں اور ابطح ایک مقام ہے مکہ اور منیٰ کے درمیان میں۔ (محصب بھی اسی کو کہتے ہیں)

ف اس باب میں عائشہ اور ابن عباس اور ابو رافع سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے، غریب ہے ہم نہیں جانتے اس کو مگر عبدالرزاق کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں عبیداللہ بن عمرؓ سے اور مستحب کہا ہے بعض علماء نے اترنا ابطح میں مگر واجب نہیں جو چاہے اترے۔ کہا شافعی نے اترنا ابطح کا کچھ مناسک حج میں داخل نہیں ہے وہ ایک منزل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اترے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَیْسَ التَّحْصِیْبُ بِشَیْءٍ اِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے کہ ابن عباس نے فرمایا ابطح میں اترنا کچھ واجب نہیں وہ تو ایک منزل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اترے تھے۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے تحصیب کے معنی محصب میں اترنا ہے اور محصب ابطح کو کہتے ہیں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَبْطَحَ لِأَنَّهُ كَانَ أَسْمَحَ لِخُرُوجِهِ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابطح میں کہ وہاں سے روانہ ہونا مدینے کو آسان تھا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ہشام سے جو بیٹے ہیں عروہ کے حدیث مذکور کے مانند۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حَجِّ الصَّبِيِّ باب لڑکے کے حج کے بیان میں

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَفَعَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے اٹھایا ایک عورت نے اپنے لڑکے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور پوچھا یا رسول اللہ کیا اس کا بھی حج صحیح ہوگا آپ نے فرمایا ہاں اور ثواب تجھ کو ملے گا۔

ف اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے اور حدیث جابر کی غریب ہے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے قزعہ بن سوید باہلی سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند اور مروی ہے محمد بن منکدر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً بھی۔

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَجَّ بِي أَبِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ۔

روایت ہے سائب بن یزید سے کہا انہوں نے مجھ کو لے کر حج کیا میرے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور میں سات برس کا لڑکا تھا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اجماع ہے علماء کا لڑکا اگر صغر سنی میں حج کر چکا ہو تو اس کا حج فرض ادا نہیں ہوتا جب تک جوانی میں حج نہ کرے اور ایسا ہی غلام کا حال ہے اگر اس نے حج کیا حالت غلامی میں تو وہ کفایت نہیں کرتا جب تک کہ دوسرا حج نہ کرے حالت آزادی میں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا إِذَا حَجَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكُنَّا نُلَبِّي عَنِ النِّسَاءِ وَنَرْمِي عَنِ الصِّبْيَانِ

روایت ہے جابر سے کہا جب ہم نے حج کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو لبیک پکارتے تھے عورتوں کی طرف سے اور کنکر پھینک دیتے تھے لڑکوں کی طرف سے۔

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اجماع ہے علماء کا کہ عورت کی طرف سے کوئی دوسرا لبیک نہ پکارے مگر مکروہ ہے اس کو آواز بلند کرنا لبیک میں۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي الْحَجِّ عَنِ الشَّيْخِ الْكَبِيرِ وَالْمَيِّتِ

باب میت اور بوڑھے کی طرف سے حج کرنے کے بیان میں

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ خَثْعَمَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ اَدْرَكَتْهُ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَسْتَوِيَ عَلٰى ظَهْرِ الْبَعِيْرِ قَالَ حُجِّيْ عَنْهُ۔

روایت ہے فضل بن عباس سے کہ ایک عورت نے قبیلہ خثعم سے کہا یا رسول اللہ البتہ میرے باپ کو پا لیا ہے اللہ کے فرض حج نے اور وہ بہت بوڑھا ہے کہ اونٹ پر بیٹھ نہیں سکتا تو فرمایا آپ نے تو حج کر اس کی طرف سے۔

اس باب میں علی اور بریدہ اور حصین بن عوف اور ابی رزین عقیلی اور سودہ اور ابن عباس سے روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث فضل بن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عباس سے بھی اور مروی ہے سنان بن عبداللہ جہنی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی پھوپھی سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے ابن عباس سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے، سو پوچھی میں نے حقیقت ان روایتوں کی محمد بخاری سے، تو فرمایا انہوں نے سب روایتوں میں صحیح تر وہ ہے جو مروی ہے ابن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں فضل بن عباس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا محمد نے شاید یہ حدیث ابن عباس نے فضل بن عباس سے سُنی ہو اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہوں اور سوا فضل کے اور کسی سے بھی سُنی ہو پھر مرسل بیان کیا اس کو ابن عباس نے اور نہ ذکر کیا اس کا جس سے سُنی تھی۔ کہا ابو عیسٰی نے اور صحیح ہوئی ہیں اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی روایتیں، اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ آدمی حج کرے میت کی طرف سے اور امام مالک نے کہا اگر وصیت کر گیا ہے میت تو البتہ حج کرے اس کی طرف سے اور اجازت دی ہے بعض علما نے کہ حج کرے زندہ کی طرف سے جب کہ ایسا ضعیف ہے کہ قدرت حج کی نہیں رکھتا اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی کا۔

بَابٌ مِّنْهُ

باب دوسرا اسی بیان میں

عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ الْعُقَيْلِيِّ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ وَاعْتَمِرْ۔

روایت ہے ابی رزین عقیلی سے کہ وہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ میرا باپ بہت بوڑھا ہے طاقت نہیں رکھتا حج کی اور نہ عمرہ کی اور نہ سواری کی تو فرمایا آپ نے تو حج کر اپنے باپ کی طرف سے اور عمرہ بجا لا۔

ف کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمرہ مذکور ہوا ہے اسی حدیث میں کہ آدمی عمرہ کرے غیر کے واسطے۔ اور ابو رزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ اُمِّيْ مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ اَفَاَحُجُّ عَنْهَا قَالَ

روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ آئی ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میری ماں مر گئی ہے اور حج نہیں کیا کیا میں حج کر دوں اس کی

نَعَمْ حُجِّيْ عَنْهَا۔

طرف سے فرمایا ہاں حج کر اس کی طرف سے۔

کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعُمْرَةِ أَوَاجِبَةٌ هِيَ أَمْ لَا

باب اس بیان میں کہ عمرہ واجب ہے یا نہیں۔

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْعُمْرَةِ أَوَاجِبَةٌ هِيَ قَالَ لَا وَأَنْ تَعْتَمِرُوْا هُوَ أَفْضَلُ۔

روایت ہے جابر سے کہ سوال کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا عمرہ واجب ہے فرمایا نہیں اور اگر عمرہ کرو تو بہتر ہے۔

کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض علماء کا کہ عمرہ واجب نہیں، اور کہتے ہیں کہ حج دو ہیں ایک بڑا کہ نحر کے دن ہوتا ہے، دوسرا وہ جسے عمرہ کہتے ہیں وہ چھوٹا حج ہے اور شافعی کہتے ہیں کہ وجوب عمرہ سنت سے ثابت ہے ہم کسی کو نہیں جانتے کہ رخصت دی ہو اس نے عمرہ کے ترک کرنے والے کو اور کوئی روایت ثابت نہیں کہ وہ نفل ہے اور ایک روایت میں ہے کہ عمرہ نفل ہے مگر وہ روایت ضعیف ہے قابل حجت کے نہیں اور ہم کو پہنچا ہے، حضرت ابن عباس سے کہ وہ اس کو واجب کہتے ہیں

بَابٌ مِنْهُ

باب دوسرا اسی بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل ہو گیا عمرہ حج میں قیامت کے دن تک۔

اس باب میں سراقہ بن مالک بن جعشم اور جابر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ عمرہ حج کے مہینوں میں جائز ہے اور ایسا ہی کہا شافعی اور احمد اور اسحاق نے اور مراد یہ ہے کہ اہل جاہلیت حج کے مہینوں میں عمرہ نہ کرتے تھے پھر جب اسلام آیا تو رخصت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کے مہینوں میں عمرے کی اور فرمایا داخل ہو گیا عمرہ حج میں قیامت کے دن تک یعنی حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں اور مہینے حج کے شوال اور ذوالقعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے ہیں کہ لائق نہیں لبیک پکارنی حج کے ساتھ مگر انہی مہینوں میں اور مہینے حرام کے رجب اور ذوالقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم ہیں اسی طرح روایت کی اہل علم نے صحابہ وغیرہم سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي ذِكْرِ فَضْلِ الْعُمْرَةِ

باب عمرے کی فضیلت میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ تُكَفِّرُ مَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَآءٌ إِلَّا الْجَنَّةَ۔

روایت ہے ابو ہریرۃ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرے سے دوسرے عمرے تک کفارہ ہے گناہوں کا اور حج مقبول کا کچھ بدلہ نہیں سوا جنت کے۔

ف: کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعُمْرَةِ مِنَ التَّنْعِيْمِ

باب تنعیم سے عمرہ لانے کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ اَبِيْ بَكْرٍ اَنْ يُّعْمِرَ عَائِشَةَ مِنَ التَّنْعِيْمِ۔

روایت ہے عبدالرحمن بن ابی بکر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا عبدالرحمن کو کہ عمرہ کا احرام بندھوا لادیں حضرت عائشہ رض کو تنعیم سے۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعُمْرَةِ مِنَ الْجِعْرَانَةِ

باب جعرانہ سے عمرہ لانے کے بیان میں

عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ لَيْلًا مُعْتَمِرًا فَدَخَلَ لَيْلًا فَقَضٰى عُمْرَتَهٗ ثُمَّ خَرَجَ مِنْ لَيْلَتِهٖ فَاَصْبَحَ بِالْجِعْرَانَةِ كَبَائِتٍ فَلَمَّا زَالَتِ الشَّمْسُ مِنَ الْغَدِ خَرَجَ فِيْ بَطْنِ سَرِفٍ حَتّٰى جَآءَ مَعَ الطَّرِيْقِ طَرِيْقِ جَمْعٍ بِبَطْنِ سَرِفٍ فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ خَفِيَتْ عُمْرَتُهٗ عَلَى النَّاسِ۔

روایت ہے محرش کعبی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جعرانہ سے رات کو عمرے کا احرام باندھے ہوئے اور داخل ہوئے مکہ میں رات کو سو پورا کیا اپنا عمرہ پھر رات ہی کو نکل گئے مکہ سے اور صبح کی جعرانہ میں جیسے کوئی رات کا رہنے والا ہو یعنی دیکھنے والوں کو ایسا معلوم ہو کہ حضرت رات کو یہیں رہے پھر جب آفتاب ڈھل گیا دوسرے دن تو نکلے سرف کے میدان میں یہاں تک کہ آئے اس راہ میں جہاں دو راستے جمع ہوئے ہیں بطن سرف میں اسی سبب سے پوشیدہ رہا ان کا عمرہ لوگوں پر۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے ہم محرش کعبی کی کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں پاتے سوا اس حدیث کے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي عُمْرَةِ رَجَبٍ

باب رجب میں عمرہ کرنے کے بیان میں

عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ فِيْ اَيِّ شَهْرٍ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ فِيْ رَجَبٍ فَقَالَتْ عَائِشَةُ مَا اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا وَهُوَ مَعَهٗ تَعْنِيْ ابْنَ عُمَرَ وَمَا اعْتَمَرَ فِيْ شَهْرِ رَجَبٍ قَطُّ۔

روایت ہے عروہ سے کہا پوچھا ابن عمر سے کس مہینے میں عمرہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کہا انہوں نے عمرہ کیا حضرت نے رجب میں تو فرمایا حضرت عائشہ رض نے کوئی عمرہ نہیں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر ابن عمر ان کے ساتھ تھے اور کبھی عمرہ نہ کیا حضرت نے رجب میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے سنا میں نے محمد بخاری سے رحمت کرے اللہ ان پر۔ کہتے تھے حبیب بن ابی ثابت نے نہیں سنا عروہ بن زبیر سے روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے شیبان سے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کیے ایک ان میں سے رجب میں تھا۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي عُمْرَةِ ذِي الْقَعْدَةِ

باب ذی قعدہ میں عمرہ کرنے کے بیان میں

عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ فِیْ ذِی الْقَعْدَۃِ۔

روایت ہے براء ابن عازب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ کیا ذی قعدہ کے مہینے میں

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ عُمْرَۃِ رَمَضَانَ

باب رمضان میں عمرہ کرنے کے بیان میں

عَنْ اُمِّ مَعْقِلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عُمْرَۃٌ فِیْ رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّۃً

روایت ہے ام معقل سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ رمضان میں برابر ہے ایک حج کے۔

ف اس باب میں ابن عباس اور جابر اور ابوہریرہ سے اور انس سے اور وہب ابن خنبش سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے اور ان کو ہرم بن خنبش بھی کہتے ہیں کہا بیان (نام ہے راوی کا) اور جابر نے روایت کی ہے شعبی سے وہ روایت کرتے ہیں وہب بن خنبش سے اور کہا داؤد نے روایت ہے اودی سے وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے وہ ہرم بن خنبش سے اور وہب بن خنبش زیادہ صحیح ہے اور حدیث ام معقل کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور کہا احمد اور اسحاق نے ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرہ رمضان میں برابر ہوتا ہے حج کے یعنی ثواب میں کہا اسحاق نے معنی اس حدیث کے ایسے ہیں جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو قل ھو اللہ احد پڑھے ایک بار اس نے ثلث قرآن پڑھا یعنی ثواب میں دونوں برابر ہیں۔

بَابُ مَاجَاءَ فِی الَّذِیْ یُهِلُّ بِالْحَجِّ فَیُکْسَرُ اَوْ یَعْرَجُ

باب اس کے بیان میں کہ لبیک پکارے حج کی پھر زخمی یا لنگڑا ہو جاوے

عَنْ عِکْرِمَۃَ قَالَ حَدَّثَنِی الْحَجَّاجُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کُسِرَ اَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَیْہِ حَجَّۃٌ اُخْرٰی فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَابْنِ عَبَّاسٍؓ فَقَالَا صَدَقَ۔

روایت ہے عکرمہ سے کہا روایت کی مجھ سے حجاج بن عمرو نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کا کوئی عضو ٹوٹ گیا یا لنگڑا ہو گیا اور وہ احرام حج کا باندھ چکا تھا تو اس کا احرام کھل گیا تو اس پر دوسرے سال حج واجب ہے سو ذکر کی میں نے یہ حدیث ابوہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے تو کہا ان دونوں نے کہ سچ ہے۔

ف : روایت کی ہم سے اسحاق بن منصور نے انہوں نے محمد بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے حجاج سے مثل اس کے کہا اور سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسے ہی روایت کی کئی لوگوں نے حجاج صواف سے اسی حدیث کی مانند اور روایت کی معمر اور معاویہ نے جو بیٹے ہیں سلام کے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے عبداللہ بن رافع سے انہوں نے حجاج بن عمرو سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث اور حجاج صواف نے نہیں ذکر کیا اپنی روایت میں عبداللہ بن رافع کا اور حجاج ثقہ ہیں حافظ ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے روایت معمر اور معاویہ بن سلام کی زیادہ صحیح ہے۔ روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے عبداللہ بن رافع سے انہوں نے حجاج بن عمرو سے

انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی مانند۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِشْتِرَاطِ فِي الْحَجِّ

باب حج میں شرط کرنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اُرِيْدُ الْحَجَّ اَفَاَشْتَرِطُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ كَيْفَ اَقُوْلُ قَالَ قُوْلِي لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ مَحِلِّي مِنَ الْاَرْضِ حَيْثُ تَحْبِسُنِي۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ ضباعہ زبیر کی بیٹی آئیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ میں ارادہ رکھتی ہوں حج کا کیا شرط لگاؤں اپنی نیت میں یعنی کسی عذر سے شائد رکتا ہو تو اس کی شرط اول ہی سے لگاؤں تو فرمایا آپ نے ہاں شرط لگاؤ کہا انہوں نے کیونکر کہوں میں، فرمایا آپ نے کہہ تو لبیک سے تحبسنی تک یعنی حاضر ہوں میں اے اللہ حاضر ہوں جگہ میرے احرام کھولنے کی وہی ہے زمین سے جہاں سے تو مجھے روک دے۔

ف: اس باب میں جابر اور عائشہؓ اور اسماء سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ جائز رکھتے ہیں شرط لگانا حج میں اور کہتے ہیں اگر شرط لگا دے اور پھر بیمار ہو جاوے یا معذور ہو تو جائز ہے اس کو احرام کھول ڈالنا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور بعضے لوگ شرط لگانا حج میں جائز نہیں کہتے اور کہتے ہیں کہ اگر شرط بھی لگا دے تو بھی اس کو احرام کھولنا نہیں پہنچتا اور ان کے نزدیک شرط لگانا نہ لگانا دونوں برابر ہیں۔

بَابٌ مِنْهُ

باب دوسرا اسی بیان میں

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُ الْاِشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَيَقُوْلُ اَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ۔

روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ وہ انکار کرتے تھے شرط لگانے سے حج میں اور فرماتے تھے کافی نہیں تم کو سنت اپنے نبیؐ کی۔

یعنی آپ نے شرط نہیں لگائی اور حدیبیہ میں جب روکے گئے احرام کھول ڈالا پھر سال آئندہ قضا کیا عمرہ کو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَرْاَةِ تَحِيْضُ بَعْدَ الْاِفَاضَةِ

باب اس عورت کے بیان میں جسے بعد طواف افاضہ کے حیض آ جاوے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ حَاضَتْ فِي اَيَّامِ مِنًى فَقَالَ اَحَابِسَتُنَا هِيَ قَالُوْا اِنَّهَا قَدْ اَفَاضَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا اِذًا

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا ذکر کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ صفیہ بیٹی حیی کی حائضہ ہو گئی ہیں ایام منیٰ میں سو فرمایا آپ نے کیا ہم کو روکنے والی ہے سو عرض کیا لوگوں نے کہ وہ طواف افاضہ کر چکی ہیں، تب فرمایا آپ نے اب رکنے کی ضرورت نہیں۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ عورت جب طواف افاضہ کر چکی ہو اور پھر حائضہ ہو جاوے تو اس پر واجب نہیں کہ طواف وداع کے لیے ٹھہرے اور طہر کا انتظار کرے اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ فَلْيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ إِلَّا الْحُيَّضَ وَرَخَّصَ لَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ جو حج کرے بیت اللہ کا تو آخر میں بیت اللہ سے ہو کر جاوے یعنی طواف وداع کر لے مگر حائضہ عورت کو رخصت دی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر رض کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا تَقْضِي الْحَائِضُ مِنَ الْمَنَاسِكِ

باب اس بیان میں کہ حائضہ کون کون سے مناسک حج کے ادا کرے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حِضْتُ فَأَمَرَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْضِيَ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہا میں حائضہ ہوئی جب میں کے کو پہنچی تو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ادا کروں میں تمام مناسک حج کے سوا طواف خانہ کعبہ کے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حائضہ ادا کرے تمام مناسک کو سوا طواف خانہ کعبہ کے اور مروی ہے یہ حدیث حضرت عائشہ رض سے اور سند سے بھی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَ الْحَدِيْثَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النُّفَسَاءَ وَالْحَائِضَ تَغْتَسِلُ وَتُحْرِمُ وَتَقْضِي الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوْفَ بِالْبَيْتِ حَتّٰى تَطْهُرَ

روایت ہے ابن عباس سے وہ مرفوع کرتے ہیں اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپ نے کہ نفاس اور حیض والی عورت غسل کرے اور احرام باندھے اور ادا کرے تمام مناسک حج کے یعنی وقوف عرفات اور رمی جمار وغیرہ سوا اس کے کہ طواف نہ کرے خانہ کعبہ کا جب تک پاک نہ ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَنْ حَجَّ أَوِ اعْتَمَرَ فَلْيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ

باب اس بیان میں کہ حاجی اور معتمر اخیر میں خانہ کعبہ سے ہو کر روانہ ہو

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَجَّ هٰذَا الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلْيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ خَرَرْتَ مِنْ يَدَيْكَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے حارث بن عبداللہ سے کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو حج کرے اس گھر کا یا عمرہ لاوے تو اخیر میں اس گھر سے ہو کر جاوے یعنی آخر میں طواف وداع کرے تو فرمایا ان سے حضرت عمر رض نے زمین پہ گرا تو اپنے ہاتھوں سے یعنی تو نے برا کیا سنی تو نے یہ حدیث رسول خدا

وَلَمْ تُخْبِرْنَا بِهِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خبر نہ کی تو نے ہم کو اس کی

ف: اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسٰی نے حدیث حارث کی غریب ہے اور ایسی ہی روایت کی کئی لوگوں نے حجاج بن ارطاۃ سے اسی کے مثل اور خلاف حجاج کے بھی بیان کیا بعضوں نے اسی سند سے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْقَارِنَ يَطُوفُ طَوَافًا وَاحِدًا

باب طواف قارن کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا

روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ملایا حج وعمرہ کو یعنی قران کیا پس ایک ہی طواف کیا دونوں کے لیے۔

اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسٰی نے حدیث جابرؓ کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہؓ وغیرہم کا، کہتے ہیں قارن ایک ہی طواف کرے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے دو طواف کرے اور دوبارہ سعی کرے قارن اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ كَفَاهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ وَسَعْيٌ وَاحِدٌ مِنْهُمَا حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو احرام باندھے حج اور عمرہ دونوں کا یعنی قران کرے کافی ہے اسکو ایک طواف اور ایک سعی دونوں سے یہاں تک کہ حلال ہوئے ان دونوں سے یعنی بعد طواف وسعی کے۔

کہا ابوعیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے فقط دراوردی نے اس کو روایت کیا ان لفظوں سے اور روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے عبیداللہ بن عمر سے اور مرفوع نہیں اس کو اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنْ يَمْكُثَ الْمُهَاجِرُ بِمَكَّةَ بَعْدَ الصَّدَرِ ثَلٰثًا

باب اس بیان میں کہ مہاجر مدینہ منٰی سے لوٹنے کے بعد مکے میں تین دن ٹھہرے۔

عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضْرَمِيِّ يَعْنِي مَرْفُوْعًا قَالَ يَمْكُثُ الْمُهَاجِرُ بَعْدَ قَضَاءِ نُسُكِهِ بِمَكَّةَ ثَلٰثًا

روایت ہے علاء ابن حضرمی سے یعنی مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ ٹھہرے مہاجر بعد ادا کرنے نسک حج کے مکے میں تین دن۔

کہا ابوعیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے، صحیح ہے اور مروی ہے اور طرح سے اس سند سے مرفوعاً۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْقُفُوْلِ مِنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

باب ان دعاؤں کے بیان میں جو حج وعمرہ سے لوٹتے وقت پڑھی جاتی ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوَةٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ فَعَلَا

روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پھرتے جہاد سے یا حج اور عمرہ سے پھر چڑھتے کسی بلند زمین پر یا کسی

فَدْفَدًا مِنَ الْأَرْضِ أَوْ شَرَفًا كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَائِحُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهٗ

اور اونچی چیز پر تو کہتے اللہ اکبر تین بار، پھر کہتے لا الٰہ الا اللہ سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ کوئی معبود نہیں سوا خدا کے اکیلا ہے وہ کوئی اس کا شریک نہیں اسی کو ہے سلطنت اور تعریف اور وہ ہر چیز کر سکتا ہے ہم لوٹنے والے ہیں رجوع کرنے والے عبادت کرنے والے سیر کرنے والے اپنے ہی رب کی تعریف کرتے والے پورا کیا اللہ نے وعدہ اپنا اور مدد کی اپنے غلام کی اور شکست دیدی لشکروں کو اکیلے

ف: اس باب میں براء اور عازب سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُحْرِمِ يَمُوْتُ فِيْ إِحْرَامِهٖ

باب محرم کے بیان میں جو احرام میں مر جاوے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَرَأَى رَجُلًا سَقَطَ عَنْ بَعِيْرِهٖ فَوُقِصَ فَمَاتَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوْهُ فِيْ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهٗ فَإِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُهِلُّ أَوْ يُلَبِّيْ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر میں سو دیکھا ایک مرد کو کہ گر پڑا اپنے اونٹ پر سے سو لوٹ گئی اس کی گردن اور مر گیا اور وہ محرم تھا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہلاؤ اس کو پانی اور بیر کے پتوں سے اور کفن دو اسی کے دونوں کپڑوں میں یعنی جو احرام میں پہنے تھا اور نہ چھپاؤ اس کا سر اسلیے کہ وہ تو قیامت کے دن اٹھایا جاوے گا لبیک پکارتا ہوا راوی کو شک ہے کہ حضرتؐ نے یُہِلُّ فرمایا یا یلبی معنی دونوں کے ایک ہیں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضے علماء نے کہا کہ جب محرم مر گیا تو اس کا احرام ٹوٹ گیا اور اس کے ساتھ ویسا ہی کرنا چاہیئے جیسا غیر محرم کے ساتھ کرتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمُحْرِمَ يَشْتَكِيْ عَيْنَهٗ فَيَضْمِدُهَا بِالصَّبِرِ

باب اس بیان میں کہ محرم کی اگر آنکھ دکھے تو ایلوے کا ضماد کرے

عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ اشْتَكٰى عَيْنَيْهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَسَأَلَ أَبَانَ بْنَ عُثْمَانَ فَقَالَ اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ فَإِنِّيْ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَذْكُرُهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اضْمِدْهُمَا بِالصَّبِرِ۔

روایت ہے نبیہ بن وہب سے کہ عمر بن عبید اللہ بن معمر کی آنکھیں دکھتی تھیں اور وہ احرام باندھے ہوئے تھے سو پوچھا انہوں نے ابان بن عثمان سے تو فرمایا انہوں نے لیپ کر دو اس پہ ایلوے کا کہ میں نے سنا ہے عثمان بن عفان سے وہ ذکر کرتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیپ کر دو دکھتی آنکھوں پہ ایلوے کا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر محرم کچھ دوا لگا دے

مگر اس میں خوشبو نہ ہو

بَابُ مَاجَآءَ فِي الْمُحْرِمِ يَحْلِقُ رَأْسَهُ فِي إِحْرَامِهِ مَاعَلَيْهِ

باب اس بیان میں کہ محرم احرام میں سر منڈا دے تو اس پر کیا چیز واجب ہے۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ وَالْقَمْلُ يَتَهَافَتُ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ أَتُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ هَذِهِ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ احْلِقْ وَأَطْعِمْ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ وَالْفَرَقُ ثَلَاثَةُ آصُعٍ أَوْ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوِ انْسُكْ نَسِيكَةً قَالَ ابْنُ أَبِي نَجِيحٍ أَوِ اذْبَحْ شَاةً۔

روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان پر سے گزرے حدیبیہ میں مکے میں داخل ہونے سے پہلے اور کعب احرام باندھے ہوئے تھے اور آگ سلگاتے تھے ہنڈیا کے نیچے اور جوئیں ان کے منہ پر چلی آتی تھیں ... سو فرمایا آپ نے کیا اذیت دیتی ہیں تجھ کو یہ جوئیں تیری عرض کیا ہاں سو فرمایا آپ نے سر منڈا ڈال اور کھانا کھلا ایک فرق میں چھ مسکینوں کو اور فرق تین صاع کا ہوتا ہے یا روزہ رکھ تین دن یا ایک قربانی کر کہا ابن ابی نجیح نے اپنی روایت میں اُنْسُکْ نَسِیکَۃً کے عوض اذبح شاۃً یعنی ذبح کر ایک بکری۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہ محرم جب بال مونڈے یا کپڑے پہنے جو اس کو جائز نہیں احرام میں پہننا یا خوشبو لگا دے تو اس پر کفارہ واجب ہے جیسا اوپر مروی ہو چکا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي الرُّخْصَةِ لِلرُّعَاةِ أَنْ يَرْمُوا وَيَدَعُوا يَوْمًا

باب اس بیان میں کہ چرواہوں کو رخصت ہے کہ ایک دن رمی کریں اور ایک دن چھوڑ دیں۔

عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمًا وَيَدَعُوا يَوْمًا۔

روایت ہے ابی البداح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ عدی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی چرواہوں کو کہ کنکریاں ماریں ایک دن اور چھوڑ دیویں ایک دن

ف: کہا ابو عیسیٰ نے ایسا ہی روایت کیا ہے ابن عیینہ نے اور روایت کیا مالک بن انس نے عبداللہ بن ابی بکر سے انھوں نے اپنے باپ سے انھوں نے ابی البداح بن عاصم بن عدی سے انھوں نے اپنے باپ سے اور روایت مالک کی زیادہ صحیح ہے اور رخصت دی ہے بعض علماء نے چرواہوں کو کہ رمی کریں ایک دن اور چھوڑ دیویں ایک دن اور یہی قول ہے شافعیؒ کا۔

عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرِعَاءِ الْإِبِلِ فِي الْبَيْتُوتَةِ أَنْ يَرْمُوا يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ

روایت ہے ابی البداح بن عاصم بن عدی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا رخصت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں کے چرانے والوں کو رات کو نہ رہنے کی یعنی منا میں

يَجْمَعُوا رَمْيَ يَوْمَيْنِ بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ فَيَرْمُونَهُ فِي أَحَدِهِمَا قَالَ مَالِكٌ ظَنَنْتُ أَنَّهُ قَالَ فِي الْأَوَّلِ مِنْهُمَا ثُمَّ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّفْرِ۔

اس طرح کہ رمی کریں نحر کے دن پھر اکٹھا کرلیں دو دن کی رمی یوم نحر کے بعد پس رمی کریں ایک دن میں ان دونوں کی کہا مالک نے گمان کیا میں نے کہ کہا راوی نے کہ پہلے دن رمی کرے پھر رمی کرے دن کوچ کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور زیادہ صحیح ہے ابن عیینہ کی حدیث سے جو مروی ہے عبداللہ بن ابی بکر سے مترجم کہتا ہے کہ اجازت دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رات کو نہ رہیں منا میں چرانے والے منا میں تشریق کی راتوں میں اور اجازت دی کہ کنکریاں ماریں عید کے دن جمرہ عقبہ پر فقط پھر اس کے بعد دو دن کی رمی ایک دن میں کریں یعنی گیارھویں بارھویں کی رمی گیارھویں کو کریں اور امام مالک کا گمان یہی ہے کہ راوی نے ایسا ہی کہا یا گیارھویں بارھویں کی رمی بارھویں کو کریں باقی رہی چھوٹی رمی وہ بھی چاہیں تو یوم النفر میں کریں یا چھوڑ دیں کہ اس کا چھوڑنا بھی جائز ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنَّ مَعِيَ هَدْيًا لَأَحْلَلْتُ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ علی رض آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنی حجۃ الوداع میں تو فرمایا آپ نے تم نے کیونکر لبیک پکاری یعنی قران یا افراد یا تمتع کی کہا حضرت علی رض نے لبیک پکاری میں نے ویسے ہی جیسی لبیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سو فرمایا آپ نے اگر میرے ساتھ ہدی نہ ہوتی تو میں احرام کھول ڈالتا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَقَالَ يَوْمُ النَّحْرِ۔

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دن حج اکبر کا کون ہے آپ نے فرمایا دن نحر کا۔

ف: مترجم، یہاں سے بے وقوفی ان عوام کالانعام کی ظاہر ہوگئی جو کہتے ہیں کہ حج اکبر وہ ہے کہ جس کا عرفہ بروز جمعہ واقع ہو۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

روایت ہے حضرت علی رض سے کہ فرمایا انہوں نے حج اکبر کا دن روز نحر ہے اور راوی نے اس کو مرفوع نہیں کیا۔

ف: یہ حدیث زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے اور روایت ابن عیینہ کی جو موقوف ہے وہ زیادہ صحیح ہے محمد بن اسحاق کی روایت سے جو مرفوع ہے کہا ابو عیسیٰ نے ایسا ہی روایت کیا کئی حافظان حدیث نے ابی اسحاق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی رض سے موقوفاً۔

عَنْ أَبِي عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ

روایت ہے ابن عبید بن عمیر سے وہ روایت کرتے ہیں

عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّكَ تُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ فَقَالَ إِنْ أَفْعَلْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ سُبُوعًا فَأَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ أُخْرٰى إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَكُتِبَتْ لَهُ بِهَا حَسَنَةً۔

اپنے باپ سے کہ ابن عمر ٹھہرتے تھے دو رکنوں پر یعنی حجر اسود اور رکن یمانی پر سو کہا میں نے ان سے اے ابا عبدالرحمٰن تم ٹھہرتے ہو دو رکنوں پر ایسا ٹھہرنا کہ میں نے نہیں دیکھا کسی صحابی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ایسا ٹھہرتا ہو دو رکنوں پر سو فرمایا انہوں نے کیوں نہ کروں میں ایسا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ چھونا ان دونوں کا کفارہ ہے گناہوں کا اور سنا میں نے حضرت کو فرماتے تھے جس نے طواف کیا اس گھر کا سات مرتبہ اور گنا اس کو برابر ہے ایک غلام آزاد کرنے کے اور سنا میں نے کہ فرماتے تھے نہیں رکھتا آدمی کوئی قدم یعنی طواف میں اور نہ اٹھاتا ہے دوسرا قدم مگر مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے ایک گناہ اور لکھتا ہے ایک نیکی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی حماد بن زید نے عطاء بن سائب سے انہوں نے عبید بن عمیر سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اسی کی مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت ہے ابن عبید کے باپ سے اور یہ حدیث حسن ہے۔

بَابٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلٰوةِ إِلَّا أَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُونَ فِيهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فَلَا يَتَكَلَّمْ إِلَّا بِخَيْرٍ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طواف خانہ کعبہ کے گرد مثل نماز کے ہے مگر یہ کہ اس میں کلام کرتے ہو تم سو جو کوئی کلام کرے تو نہ بولے مگر اچھی بات۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے ابن طاؤس وغیرہ سے وہ روایت کرتے ہیں طاؤس سے وہ ابن عباس سے موقوفاً یعنی انہی کا قول ہے، اور ہم مرفوع نہیں جانتے اس کو مگر عطاء بن سائب کی روایت سے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ کہتے ہیں مستحب ہے کہ کلام نہ کرے آدمی طواف میں مگر بضرورت یا ذکر خدائے تعالیٰ ہو یا علم کی بات۔

بَابٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ۔

روایت ہے ابن عباس رضؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کی فضیلت میں قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اللہ تعالیٰ اس کو اٹھاوے گا قیامت کے دن اور اس کی دو آنکھیں ہوں گی کہ دیکھے گا ان سے اور ایک زبان ہوگی کہ بولے گا اس سے گواہی دے گا اس کے ایمان کی جس نے بوسہ دیا ہے اس کو اللہ کے واسطے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے عبداللہ بن عمر رضؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تیل

كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرَ الْمُقَتَّتِ ۔ لگاتے تھے احرام میں اور وہ غیر مقتت تھا ۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے مقتت خوشبودار کو کہتے ہیں تو غیر مقتت بے خوشبو کا تیل ہوا اور یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر فرقد سبخی کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں سعید بن جبیر سے اور کلام کیا ہے یحییٰ بن سعید نے فرقد سبخی میں اور روایت کی ہے ان سے لوگوں نے ۔

بَابٌ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَتُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْمِلُهُ ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ وہ اٹھاتی تھیں آب زمزم کو یعنی اپنے ساتھ لے جاتی تھیں تبرکاً اور خبر دیتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اٹھاتے تھے ۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے ۔

بَابٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قَالَ قُلْتُ وَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ ۔

روایت ہے عبد العزیز بن رفیع سے کہا انہوں نے کہا میں نے انس سے بیان کرو مجھ سے جو یاد کیا ہو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کو کہ ظہر کہاں پڑھی حضرت نے آٹھویں تاریخ ذی الحجہ کے کہا انس نے منیٰ میں، پھر کہا میں نے عصر کہاں پڑھی آپ نے جس دن کوچ کیا مکے سے کہا انس نے ابطح میں اور تحقیق اس کی اوپر گذری پھر کہا انس نے تم وہاں نماز پڑھو جہاں پڑھیں تمہارے امیر الحاج یعنی یہ دونوں نمازیں دونوں مقاموں میں پڑھنا کچھ مناسک حج میں داخل نہیں ۔

ف : کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب معلوم ہوتی ہے اسحاق ازرق کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ثوری سے ۔

أَبْوَابُ الْجَنَائِزِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں جنازہ کے جو مروی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ الْمَرَضِ

باب بیماری کے ثواب کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً ۔

روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پہنچتی ہے مومن کو کوئی تکلیف ایک کانٹا ہو یا اس سے بڑھکر مگر بلند کرتا ہے اللہ اس کا ایک درجہ اور گھٹاتا ہے اس سے ایک گناہ ۔

ف : اس باب میں سعد بن ابی وقاص اور ابو عبیدہ بن جراح اور ابو ہریرہ اور ابو امامہ اور ابی سعید اور انس اور عبد اللہ بن عمر اور اسد بن کرز اور جابر اور عبد الرحمن بن ازہر اور ابی موسیٰ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے ۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ شَیْءٍ یُصِیْبُ الْمُؤْمِنَ مِنْ نَصَبٍ وَّلَا حُزْنٍ وَّلَا وَصَبٍ حَتَّی الْھَمِّ یُھِمُّہٗ اِلَّا یُکَفِّرُ اللّٰہُ بِہٖ عَنْہُ سَیِّئَاتِہٖ۔

روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہیں پہنچتا مومن کو درد یا غم یا دکھ یہاں تک کہ فکر بھی کہ اس کو پریشان کرے مگر اتار دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے سبب سے گناہ اس کے ۔

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس باب میں کہا اور سُنا میں نے جارود سے کہتے تھے سُنا میں نے وکیع سے کہتے تھے میں نے نہیں سُنا کسی روایت میں کہ فکر سے گناہ اترتے ہوں مگر اسی روایت میں اور روایت کی ہے بعضوں نے یہ حدیث عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ عِیَادَةِ الْمَرِیْضِ

باب بیمار پرسی کے بیان میں

عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ لَمْ یَزَلْ فِیْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ۔

روایت ہے ثوبان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ مسلمان جب تک عیادت کرتا ہے اپنے بھائی مسلمان کی برابر چنتا رہتا ہے کھجوریں جنت کی ۔

اس باب میں علیؓ اور ابی موسیٰ اور براء اور ابی ہریرہؓ اور انس اور جابر سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ثوبان کی حسن ہے اور روایت کی ابو غفار اور عاصم احول نے یہ حدیث ابی قلابہ سے انہوں نے ابی الاشعث سے انہوں نے ابی اسماء سے انہوں نے ثوبان سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند اور سُنا میں نے محمد سے کہ کہتے تھے جس نے روایت کی یہ حدیث ابی الاشعث سے وہ روایت کرتے ہیں ابی اسماء سے ، روایت کی ہم سے محمد بن وزیر واسطی نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے ابی الاشعث سے انہوں نے ابی اسماء سے انہوں نے ثوبان سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی مانند اور زیادہ کیا اس میں لفظ قِیْلَ مَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَاھَا یعنی پوچھا صحابیوں نے کیا ہے خرفہ جنت کا فرمایا آپ نے اس کا میوہ چننا ہے ۔ روایت کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے ابی اسماء سے انہوں نے ثوبان سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خالد کی حدیث کی مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں ابی الاشعث کا اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث حماد بن زید سے اور مرفوع نہ کی ۔

عَنْ ثُوَیْرٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ اَخَذَ عَلِیٌّ بِیَدِیْ فَقَالَ انْطَلِقْ بِنَا اِلَی الْحُسَیْنِ نَعُوْدُہٗ فَوَجَدْنَا عِنْدَہٗ اَبَا مُوْسٰی فَقَالَ عَلِیٌّ اَعَائِدًا جِئْتَ یَا اَبَا مُوْسٰی اَمْ زَائِرًا فَقَالَ لَا بَلْ عَائِدًا فَقَالَ عَلِیٌّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً اِلَّا صَلّٰی عَلَیْہِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ حَتّٰی یُمْسِیَ وَاِنْ

روایت ہے ثویر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا پکڑا علیؓ نے میرا ہاتھ اور کہا چلو ہمارے ساتھ حسینؓ کی عیادت کریں سو پایا ہم نے ان کے پاس ابو موسیٰ کو اور کہا علیؓ نے کیا تم عیادت کو آئے ہو اے ابو موسیٰ یا زیارت کو کہا انہوں نے میں عیادت کو آیا ہوں تو کہا علیؓ نے سُنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ عیادت

عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ

کرے کسی مسلمان کی دن کے شروع میں مگر مغفرت مانگتے رہتے ہیں اس کے لیے ستر ہزار فرشتے شام تک اور اگر عیادت کرے اول شب میں تو مغفرت مانگتے رہتے ہیں اس کے لیے ستر ہزار فرشتے صبح تک اور ہو گا اس کے لیے ایک باغ جنت میں

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور مروی ہے علی رضہ سے یہ حدیث کئی سندوں سے اور بعضوں نے اس کو موقوف روایت کیا ہے اور مرفوع نہیں کیا اور نام ابی فاختہ کا سعید بن علاقہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّمَنِّيْ لِلْمَوْتِ

باب اس بیان میں کہ موت کی آرزو کرنا منع ہے۔

عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى خَبَّابٍ وَقَدِ اكْتَوَى فِي بَطْنِهِ فَقَالَ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَ مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَقِيتُ لَقَدْ كُنْتُ وَمَا أَجِدُ دِرْهَمًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي نَاحِيَةِ بَيْتِي أَرْبَعُونَ أَلْفًا وَلَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَوْ نَهَى أَنْ يَتَمَنَّى الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُ۔

روایت ہے حارثہ بن مضرب سے کہا، گیا میں خباب کے پاس اور انہوں نے داغ دیئے تھے اپنے پیٹ میں یعنی کسی بیماری کے سبب سے سو فرمایا خباب نے میں کسی کو نہیں جانتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں میں سے کہ اس پر آئی ہوں بلائیں جیسی مجھ پر آئیں اور میں تھا زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نہیں پاتا تھا ایک درہم اور اب میرے گھر کے کونے میں چالیس ہزار درہم ہیں اور اگر منع نہ کیا ہوتا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کی آرزو کرنے سے تو البتہ میں آرزو کرتا۔ یعنی روپے پیسے کے بہت ہونے کے ڈر سے آرزو موت کی کرتا اور یہ ان کا کمال زہد تھا۔

ف اسی باب میں ابی ہریرہؓ اور انس اور جابر سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث خباب کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ آرزو کرے کوئی تم میں سے موت کی کسی نقصان کے سبب سے جو اس پر آیا ہو بلکہ چاہیے ایسا کہے اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيٰوةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ - یعنی یا اللہ جیتا رکھ مجھ کو جب تک جینا میرا بہتر ہو اور وفات دے مجھ کو جب میری وفات بہتر ہو روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم سے انہوں نے عبد العزیز بن صہیب سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث، کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعَوُّذِ لِلْمَرِيضِ

باب مریض کے لیے تعوذ کے بیان میں

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ جِبْرَئِيلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اشْتَكَيْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ وَعَيْنِ حَاسِدٍ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ وَاللّٰهُ يَشْفِيكَ۔

روایت ہے ابی سعید سے کہ جبرئیل آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا محمدؐ کیا تم بیمار ہو گئے تو فرمایا آپ نے ہاں تو پڑھی جبرئیل نے یہ دعا بسم اللہ سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں: اللہ کے نام سے جھاڑتا ہوں میں تجھ سے وہ چیز جو تجھے تکلیف دے اور جھاڑتا ہوں فساد ہر ناپاک ذات کا اور حاسد کی نظر یعنی ٹوک کا اللہ

کے نام سے جھاڑتا ہوں میں تجھ کو اور اللہ شفا دے تجھ کو۔

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقَالَ ثَابِتٌ يَا أَبَا حَمْزَةَ اشْتَكَيْتُ فَقَالَ أَنَسٌ أَفَلَا أَرْقِيكَ بِرُقْيَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰى قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْهِبَ الْبَاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِي لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

روایت ہے عبدالعزیز بن صہیب سے کہا داخل ہوا میں اور ثابت بنانی انس بن مالک کے پاس تو کہا ثابت نے اے ابا حمزہ میں بیمار ہوا سو کہا انس نے کیا نہ پھونکوں میں تم پہ دُعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا انہوں نے ضرور پھونکیے تو پڑھا انس نے اللھم سے اخیر تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ اے اللہ آدمیوں کے پالنے والے بیماریوں کے دور کرنے والے شفا دے تو ہی شفا دینے والا ہے کوئی شفا دینے والا نہیں مگر تو ایسی شفا دے کہ باقی نہ چھوڑے کوئی بیماری۔

ف: اس باب میں انس اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابو سعید کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور پوچھی میں نے ابو زرعہ سے یہ حدیث اور کہا میں نے ان سے روایت عبدالعزیز کی جو مروی ہے ابی نضرہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی سعید سے زیادہ صحیح ہے یا حدیث عبدالعزیز کی جو انس سے مروی ہے تو کہا ابو زرعہ نے دونوں صحیح ہیں کہ خبر دی ہم کو عبدالصمد بن عبدالوارث نے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے ابی نضرہ سے انہوں نے ابی سعید سے اور عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انس سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ

باب، وصیّت کی ترغیب میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ إِلَّا وَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ضرور ہے ہر مسلمان کو کہ نہ گزریں اس پہ دو راتیں اور اس کو کسی چیز کی وصیت کرنا ہے یعنی قرض یا امانت وغیرہ کی مگر وصیت اسکی لکھی رہے اس کے پاس۔

ف: اس باب میں ابن ابی اوفیٰ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ

باب تہائی یا چوتھائی مال میں وصیت کرنے کے بیان میں

عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ عَادَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فَقَالَ أَوْصَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكَمْ قُلْتُ بِمَالِي كُلِّهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قُلْتُ هُمْ أَغْنِيَاءُ بِخَيْرٍ قَالَ أَوْصِ بِالْعُشْرِ فَمَا زِلْتُ أُنَاقِصُهُ حَتّٰى قَالَ أَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَنَحْنُ نَسْتَحِبُّ أَنْ يَنْقُصَ مِنَ

روایت ہے سعد بن مالک سے کہا بیمار پرسی کو آئے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں بیمار تھا سو فرمایا آپ نے کیا تم نے وصیت کی میں نے کہا ہاں پوچھا آپ نے کتنے مال کی وصیت کی کہا میں نے سب مال کی کہ خرچ کیا جاوے اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں پوچھا آپ نے کیا چھوڑا تم نے اپنی اولاد کے لیے میں نے کہا وہ غنی ہیں مال والے تو فرمایا وصیت کرو مال کے دسویں حصہ کی یعنی نو حصے اولاد کے لیے چھوڑ دو کہا انہوں نے

اَلثُّلُثِ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ۔

میں حضرت کے فرمانے کو تھوڑا سمجھتا رہا یعنی کہتا رہا اللہ کی راہ میں اور مال بھی دینا چاہیے اتنے میں کیا ہو گا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا وصیت کر تو تہائی مال کی یعنی دو حصے اپنی اولاد کے لیے چھوڑ جا اور تہائی بہت ہے ابو عبدالرحمن نے کہا ہم مستحب جانتے ہیں کہ تہائی مال میں سے بھی کچھ کم میں وصیت کرے اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہائی بہت ہے یعنی ثلث سے کچھ کم ہی وصیت میں دینا چاہیے۔

ف اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث سعد کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے لفظ کبیر کا اور روایت میں کثیر بھی آیا ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہتے ہیں وصیت نہ کرے آدمی ثلث سے زیادہ مال میں بلکہ مستحب ہے کہ ثلث بھی پورا نہ کرے کہا سفیان ثوری نے کہ مستحب کہتے ہیں وصیت میں پانچواں حصہ کو یا چوتھے حصہ کو تہائی سے اور جس نے تہائی حصے کی وصیت کی اس نے کچھ نہ چھوڑا اور اس کو جائز نہیں ثلث سے زیادہ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَلْقِيْنِ الْمَرِيْضِ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالدُّعَاءِ لَهٗ

باب جو حالت نزع میں ہو اس کی تلقین اور اس کے لیے دعا کرنے کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سکھاؤ اپنے لوگوں کو جو نزع میں ہوں لا الٰہ الا اللہ یعنی کوئی معبود نہیں سوائے خدائے تعالیٰ کے۔

ف اس باب میں ابوہریرہؓ اور ام سلمہ اور عائشہؓ اور جابر اور سعدی المریہ سے روایت ہے اور سعدی المریہ بیوی ہیں طلحہ بن عبیداللہ کی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی غریب ہے حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِيْضَ اَوِ الْمَيِّتَ فَقُوْلُوْا خَيْرًا فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَا تَقُوْلُوْنَ قَالَتْ فَلَمَّا مَاتَ اَبُوْ سَلَمَةَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سَلَمَةَ مَاتَ قَالَ فَقُوْلِي اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَلَهٗ وَاَعْقِبْنِيْ مِنْهُ عُقْبٰى حَسَنَةً قَالَتْ فَقُلْتُ فَاَعْقَبَنِي اللّٰهُ مِنْهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے فرمایا ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آؤ تم مریض یا مردے کے پاس تو اچھی دعا کرو اس لیے کہ فرشتے اس وقت آمین کہتے ہیں تمہاری دعا پر کہا ام سلمہ نے پھر جب وفات پائی ابو سلمہ نے یعنی ان کے شوہر نے تو آئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا میں نے کہ یا رسول اللہ ابا سلمہ نے انتقال فرمایا، تو فرمایا آپ نے یہ دعا پڑھ اللھم سے حسنۃ تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ بخش دے مجھ کو اور اس کو یعنی شوہر کو اور اس کے بدلے میں مجھے اس سے بہتر عنایت کر کہا ام سلمہ نے پھر جب میں نے یہ دعا پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے بہتر شوہر دیا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سا

شوہر ملا، کیا اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے شقیق وہ بیٹے ہیں سلمہ کے ابو وائل ان کی کنیت ہے قبیلہ بنی اسد سے ہیں کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ام سلمہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی مستحب ہے کہ حالت نزع میں لا الٰہ الا اللہ سکھا دیں اور بعضوں نے کہا جب ایک مرتبہ اس نے یہ کلمہ پڑھا تو پھر بار بار اس کے سامنے نہ پڑھیں جب تک کہ وہ کچھ کلام نہ کرے کہ شاید کہیں تنگ ہو کر انکار نہ کر بیٹھے، اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ جب ان کی وفات پہنچی تو ایک شخص ان کو تلقین کرنے لگا تو کہا اس سے ابن مبارک نے جب میں نے ایک بار یہ کلمہ پڑھا تو بعد اس کے کچھ نہ کیا تو میں اسی کلمہ پر ہوں یعنی غرض یہ ہے کہ جب بیمار ایک بار کلمہ پڑھ لے پھر اس کو تلقین ضرور نہیں ہاں اگر کچھ دنیا کی بات چیت کرے تو پھر تلقین ضرور ہے غرضیکہ کلمہ آخر کلام ہو میت کا اور عبداللہ بن مبارک کا کہنا ایسا ہے جیسے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ یعنی جس کا آخر کلام لا الٰہ الا اللہ ہوا وہ داخل ہوا جنت میں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيْدِ عِنْدَ الْمَوْتِ

باب سکرات موت کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهٗ قَدَحٌ فِيْهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهٗ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهٗ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قریب وفات کے کہ ان کے پاس ایک پیالہ تھا پانی کا اور آپ ہاتھ ڈالتے تھے اس پیالہ میں اور ملتے تھے اپنے منہ پر پانی پھر فرماتے تھے اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ مدد کر میری سختیوں پر موت کی اور تکلیفوں پر موت کی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا اَغْبِطُ اَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِيْ رَاَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا میں کسی کی آسانی سے جان نکلنے کو دیکھ کر آرزو نہیں کرتی جیسی دیکھی ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موت کی شدت

ف: کہا یعنی ابو عیسیٰ نے پوچھی میں نے ابازرعہ سے یہ حدیث کہ عبدالرحمن بن علاء کون ہیں کہا انہوں نے کہ وہ بیٹے ہیں علاء بن لجلاج کے اور میں نہیں جانتا اس حدیث کو مگر اسی سند سے۔

بَابُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُ يَمُوْتُ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ۔

روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن مرتا ہے پیشانی کے پسینے کے ساتھ۔ یعنی جب مرتا ہے تو شدت سکرات سے پسینہ آجاتا ہے اور یہ کنایہ ہے فقط شدت سے خواہ پسینہ آوے یا نہ آوے۔

ف: اس باب میں ابن مسعود سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور بعض اہل حدیث نے کہا ہم نہیں جانتے کہ قتادہ نے عبداللہ بن بریدہ سے کچھ سنا ہو۔

بَابٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَى شَابٍّ وَهُوَ بِالْمَوْتِ فَقَالَ كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّي أَرْجُو اللّٰهَ وَإِنِّي أَخَافُ ذُنُوْبِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي مِثْلِ هٰذَا الْمَوَاطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ مَا يَرْجُوْ وَأَمَنَهُ مِمَّا يَخَافُ۔

روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے ایک جوان کے پاس اور وہ سکرات موت میں تھا، تو فرمایا آپ نے کیا حال ہے تیرا اس نے کہا قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ میں امید رکھتا ہوں اللہ سے یعنی رحمت اور مغفرت کی اور ڈرتا ہوں اپنے گناہوں سے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں جمع ہوتیں کسی بندے کے دل میں یہ دونوں چیزیں یعنی امید اور خوف ایسے وقت میں یعنی وقت موت میں مگر اللہ دیتا ہے اس کو جس کی امید رکھتا ہے یعنی رحمت اور مغفرت اور بچاتا ہے اس سے جس سے ڈرتا ہے یعنی عذاب سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث ثابت سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً یعنی انس کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّعْيِ

باب اس بیان میں کہ کسی کی موت کی خبر پکارنا مکروہ ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ إِذَا مِتُّ فَلَا تُؤْذِنُوْا بِي أَحَدًا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَكُوْنَ نَعْيًا وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ النَّعْيِ۔

روایت ہے حذیفہ رض سے کہا انھوں نے جب مروں میں تو نہ خبر کیجیو کسی کو اس لیے کہ میں ڈرتا ہوں کہ یہ بھی نعی میں داخل ہو اور میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع فرماتے تھے نعی سے اور نعی کہتے ہیں کسی کی موت کے پکارنے کو کہ اس میں بے صبری وغیرہ پائی جاتی ہے۔ ف: یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالنَّعْيَ فَإِنَّ النَّعْيَ مِنْ عَمَلِ الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَالنَّعْيُ أَذَانٌ بِالْمَيِّتِ۔

روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم نعی سے اس لیے کہ نعی کفر کے کاموں میں سے ہے کہا عبداللہ نے نعی پکارنا ہے میت کی موت کا یعنی فلاں شخص مر گیا اس کو بآواز بلند پکارنا۔

ف اس باب میں حذیفہ سے بھی روایت ہے۔ روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمن مخزومی نے انھوں نے عبداللہ ابن ولید عدنی سے انھوں نے سفیان ثوری سے انھوں نے ابی حمزہ سے انھوں نے ابراہیم سے انھوں نے علقمہ سے انھوں نے عبداللہ سے اسی حدیث کی مانند اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور نہیں ذکر کیا اس میں یہ لفظ والنعی اذان بالمیت اور یہ زیادہ صحیح ہے عنبسہ کی حدیث سے جو مروی ہے ابی حمزہ سے اور ابی حمزہ کنیت ہے میمون اعور کی اور وہ اہل حدیث کے نزدیک کچھ قوی نہیں ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ کی غریب ہے اور مکروہ کہا ہے بعض علماء نے نعی کو اور نعی انکے نزدیک یہی ہے کہ پکارے آدمیوں میں کہ فلانا مر گیا تاکہ لوگ اس کے جنازے پر حاضر ہوں اور کہا بعض علماء نے کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر آدمی خبر کر دے اپنے قرابت والوں اور بھائیوں کو اور مروی ہے ابراہیم سے کہ انھوں نے کہا کچھ مضائقہ نہیں اگر آدمی خبر کرے اپنے

قرابت والوں کو۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الصَّبْرَ فِي الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى

باب اس بیان میں کہ صبر وہی ہے جو صدمے کے شروع میں ہو

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ فِي الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى۔

روایت ہے انسؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر وہی ہے جو مصیبت کے شروع میں ہو یعنی ثواب اسی میں ملتا ہے۔ آخر تو سب کو صبر آجاتا ہے۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ صَدْمَةِ الْاُوْلٰى۔

ثابت بنانی نے انس سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبر وہی ہے جو مصیبت کے شروع میں ہو یعنی ثواب اسی میں ملتا ہے۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْبِيْلِ الْمَيِّتِ

باب میت کو بوسہ دینے کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِيْ اَوْ قَالَ عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔

روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ لیا عثمان بن مظعون کا اور وہ وفات پاچکے تھے اور حضرت روتے تھے، یا کہا راوی نے کہ آنکھیں حضرت کی آنسو بہاتی تھیں۔

ف اس باب میں ابن عباس اور جابر اور عائشہ رضؓ سے روایت ہے ان سب نے کہا کہ ابوبکر نے بوسہ لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جب حضرت وفات پاچکے تھے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رضؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي غُسْلِ الْمَيِّتِ

باب میت کے غسل کے بیان میں

عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ تُوُفِّيَتْ اِحْدٰى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ وَاغْسِلْنَهَا بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ وَّاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِّنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِيْ فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا بِهٖ قَالَ هُشَيْمٌ وَفِيْ حَدِيْثِ غَيْرِ هٰؤُلَاءِ وَلَا اَدْرِيْ لَعَلَّ هِشَامًا مِّنْهُمْ قَالَتْ وَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ قَالَ هُشَيْمٌ اَظُنُّهُ قَالَ فَاَلْقَيْنَهُ خَلْفَهَا قَالَ هُشَيْمٌ فَحَدَّثَنَا خَالِدٌ مِّنْ بَيْنِ

روایت ہے ام عطیہ سے کہا انہوں نے وفات پائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی نے یعنی زینب نے سو فرمایا آپ نے غسل دو ان کو طاق مرتبہ تین یا پانچ بار یا اس سے زیادہ اگر مناسب دیکھو اور غسل دو ان کو پانی اور بیر کے پتوں سے اور ڈالو اخیر کے پانی میں کافور یا کچھ تھوڑا سا کافور۔ راوی کو شک ہے کہ کافوراً فرمایا یا شیئاً من کافور فرمایا مطلب دونوں کا ایک ہے پھر جب فارغ ہو جاؤ تم یعنی غسل سے تو مجھ کو خبر دو کہا ام عطیہ نے جب نہلا چکے ہم خبر دی ہم نے ان کو سو ڈال دیا انہوں نے ہماری طرف اپنے تہمت کو اور فرمایا اس کے بدن سے لگا دو اس کو۔ کہا ہشیم نے

الْقَوْمِ عَنْ حَفْصَةَ وَمُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ وَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِبْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ۔

اور روایت میں اور لوگوں کی اور شاید مجھے معلوم نہیں ہشام بھی انہی میں ہوں، یہ بھی ہے کہ کہا ام عطیہ نے اور گوندھ دیا ہم نے ان کے بالوں کو تین چوٹیاں کر کے کہا ہشیم نے گمان کرتا ہوں میں کہ یہ بھی کہا راوی نے کہ ڈال دیا ہم نے ان کے بالوں کو ان کے پیچھے کہا ہشیم نے پھر روایت کی ہم سے خالد نے لوگوں کے سامنے حفصہ اور محمد نے ام عطیہ سے کہ کہا ام عطیہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم سے پہلے ان کے داہنے عضو اور وضو کے اعضا دھوو۔

ف: اس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے ام عطیہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ انہوں نے کہا غسل میت ایسا ہے جیسا غسل جنابت اور مالک بن انس نے کہا غسل میت کی ہمارے نزدیک کچھ گنتی نہیں اور کوئی کیفیت معین نہیں ولیکن میت کو پاک کر دیویں کہا شافعی نے البتہ قول مالک کا مجمل ہے کہ میت نہلایا جاوے اور صاف کیا جاوے پھر جب پاک صاف ہو جاوے میت ترے پانی سے یا کسی اور چیز کے پانی سے یعنی جس میں بیری کے پتے وغیرہ پڑے ہوں تو کافی ہے اس کو ولیکن میرے نزدیک مستحب ہے کہ تین بار یا اس سے زیادہ نہلاویں اور تین بار سے کم نہ کریں اسلیے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہلاؤ اسے تین بار یا پانچ بار اور اگر پاک صاف کر دیں میت کو تو تین بار سے کم میں کافی ہے اور نہیں گمان کیا شافعی نے کہ فرمانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ تین بار نہلاؤ یا پانچ بار مراد اس سے پاک کرنا ہے نہ عدد مقرر کرنا اور ایسا ہی کہا ہے فقہاء نے اور وہ خوب جانتے ہیں معانی حدیث کے اور کہا احمد اور اسحاق نے کہ نہلایا جاوے میت پانی اور بیری کے پتے سے اور اخیر میں کافور ہو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمِسْكِ لِلْمَيِّتِ

باب میت کے مشک لگانے کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْمِسْكِ فَقَالَ هُوَ اَطْيَبُ طِيْبِكُمْ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا مشک لگانے کو اور اس کے استعمال کو فرمایا آپ نے وہ تمہارے سب خوشبوؤں سے بہتر ہے۔

ف روایت کی ہم سے محمود ابن غیلان نے انہوں نے ابو داؤد اور شبابہ سے دونوں نے روایت کی شعبہ سے انہوں نے خلید بن جعفر سے اسی حدیث کی مانند کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور مکروہ کہا ہے بعض علماء نے میت کے مشک لگانا اور روایت کی یہ حدیث مستمر بن ریان نے بھی انہوں نے ابی نضرہ سے انہوں نے ابی سعید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا علی نے کہا یحیٰی بن سعید نے مستمر بن ریان ثقہ ہیں اور خلید بن جعفر ثقہ ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ

باب میت کو نہلانیوالے کے نہانے کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ غُسْلِهِ الْغُسْلُ وَمِنْ حَمْلِهِ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہانا چاہیے اس کو جو غسل دیوے اور وضو کرنا چاہیے جو اٹھاوے

اَلْوُضُوْءُ يَعْنِي الْمَيِّتَ۔ اس کو یعنی میت کو

ف اس باب میں علی رضہ اور عائشہ رضہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے اور مروی ہے ابو ہریرہ سے موقوفاً انہی کا قول اور اختلاف ہے عالموں کا اس میں جو میت کو نہلاوے تو کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے جو نہلاوے میت کو اس کو بھی نہانا چاہیے اور بعضوں نے کہا وضو کرنا چاہیے اور مالک بن انس رضہ نے کہا مستحب ہے نہانا غسل میت کے بعد مگر واجب نہیں اور یہی کہا شافعی نے اور احمد نے کہا جس نے میت کو نہلایا امید ہے اس پر غسل واجب نہ ہو لیکن وضو میں کم روایتیں آئی ہیں اور کہا اسحٰق نے وضو ضرور ہے اور مروی ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ انہوں نے کہا نہ غسل کرے نہ وضو کرے میت کے نہلانے کے بعد۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَكْفَانِ
باب اس بیان میں کہ کفن کس رنگ کا دینا مستحب ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ۔

روایت ہے ابن عباس رضہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنو اپنے کپڑوں میں سے جو سفید رنگ ہوں اسلیے کہ وہ سب کپڑوں سے بہتر ہیں اور کفن دو اسی میں اپنے مردوں کو

ف: اس باب میں سمرہ اور ابن مبارک اور عائشہ رضہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس رضہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی مستحب کہا ہے علماء نے اور کہا ابن مبارک نے میرے نزدیک مستحب ہے ان کپڑوں کا کفن دینا جس میں وہ نماز پڑھتا تھا۔ اور کہا احمد اور اسحاق نے میرے نزدیک سب سے بہتر وہ کپڑے ہیں جو سفید رنگ ہوں اور مستحب ہے اچھا کفن دینا۔

بَابٌ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَلِيَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهُ۔

روایت ہے ابی قتادہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ولی ہو کوئی تم میں سے اپنے بھائی میت کا تو اچھی طرح کفن دے اس کو۔

ف اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور کہا ابن مبارک نے کہا سلام بن مطیع نے حضرت کے اس قول میں وَلْيُحَسِّنْ أَحَدُكُمْ كَفَنَ أَخِيهِ یعنی مراد اس سے صفائی اور سفیدی کپڑے کی ہے یہ نہیں کہ کپڑا قیمتی ہو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَمْ كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
باب اس بیان میں کہ آنحضرت ﷺ کے کفن میں کتنے کپڑے تھے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُفِّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ بِيْضٍ يَمَانِيَةٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَلَا عِمَامَةٌ قَالَ فَذَكَرُوْا لِعَائِشَةَ قَوْلَهُمْ فِي ثَوْبَيْنِ وَبُرْدَةٍ حِبَرَةٍ فَقَالَتْ قَدْ أُتِيَ بِالْبُرْدِ وَلٰكِنَّهُمْ رَدُّوْهُ وَلَمْ يُكَفِّنُوْهُ فِيْهِ۔

روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا انہوں نے کفن دیا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تین کپڑوں میں کہ سفید تھے یمن کے نہ اس میں کرتا تھا نہ عمامہ، کہا راوی نے پھر ذکر کیا عائشہ رضہ سے کہ لوگ کہتے ہیں کہ کفن حضرت کا دو کپڑے تھے اور ایک چادر کہ جس میں خط کھچے ہوئے تھے تو فرمایا حضرت عائشہ رضہ نے چادر لائے تھے لیکن پھیر دی اور کفن نہ دیا حضرت کو اس میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّنَ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فِيْ نَمِرَةٍ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفن دیا حمزہ عبدالمطلب کے بیٹے کو ان کی چادر میں ایک کپڑے میں۔

ف: اس باب میں علی اور ابن عباس سے اور عبداللہ بن مغفل اور ابن عمر سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ رض کی حسن ہے صحیح ہے اور کفن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روایتیں مختلف ہیں اور حضرت عائشہ رض کی روایت سب سے زیادہ صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما صحابہ وغیرہم کا اور سفیان ثوری نے کہا مرد کو چاہیے تین کپڑوں میں کفن دے ایک قمیص اور دو لفافے اور چاہے تین لفافوں میں کفن دے اور کافی ہے ایک کپڑا بھی اگر دو نہ ملیں اور دو بھی اگر تین نہ ملیں اور تین جبھی ہیں اگر میسر ہوں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کفن دے عورت کو پانچ کپڑوں میں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّعَامِ يُصْنَعُ لِاَهْلِ الْمَيِّتِ

اہل میت کے گھر میں کھانا بھیجنے کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْنَعُوْا لِاَهْلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَاِنَّهُ قَدْ جَاءَهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ۔

روایت ہے عبداللہ بن جعفر سے کہ جب آئی خبر جعفر کی شہادت کی تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پکاؤ جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا اس لیے کہ ان پر ایسی چیز آئی ہے کہ جس میں وہ مشغول ہیں یعنی رنج و ملال۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور کہا بعض علماء نے مستحب ہے اہل میت کے پاس ایسی چیز بھیجنا کہ ان کی مصیبت کٹ جاوے یہی قول ہے شافعی کا اور جعفر بن خالد پوتے ہیں سمارہ کے اور وہ ثقہ ہیں روایت کی ان سے ابن جریج نے۔

مترجم کہتا ہے جو ہمارے شہروں میں رواج ہے اہل میت کے ہاں کسی شہر میں کھچڑی اور چٹنی اور کہیں بازار کی روٹی اور کباب مولی اور پنیر بھیجتے ہیں اور اس کا حاضری نام رکھتے ہیں اس میں تعیین طعام بدعت ہے اگر کھانا مقرر نہ کریں جو میسر ہو سو بھیج دیں تو سنت ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْخُدُوْدِ وَشَقِّ الْجُيُوْبِ عِنْدَ الْمُصِيْبَةِ

باب اس بیان میں کہ منہ پیٹنا اور گریبان پھاڑنا مصیبت کے وقت حرام ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ شَقَّ الْجُيُوْبَ وَضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَدَعَا بِدَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ۔

روایت ہے حضرت عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہماری امت میں نہیں وہ شخص کہ پھاڑے گریبان اور پیٹے گال اور پکارے کافروں کی طرح پکارنا یعنی ناشکری کی باتیں کرے مصیبت کے وقت۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّوْحِ

باب اس بیان میں کہ نوحہ کرنا حرام ہے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْعَةَ الْاَسَدِيِّ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ

روایت ہے علی بن ربیعہ اسدی سے کہا مر گیا ایک شخص انصار سے

مِنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ قُرَظَةُ بْنُ كَعْبٍ فَنِيحَ عَلَيْهِ فَجَاءَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَقَالَ مَا بَالُ النَّوْحِ فِي الْاِسْلَامِ اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ عُذِّبَ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ۔

کہ انصار اس کو قرظہ بن کعب کہتے تھے سو لوگ نوحہ کرنے لگے اس پر سو آئے مغیرہ بن شعبہ اور چڑھ گئے منبر پر اور حمد کی اللہ کی اور تعریف کی اسکی اور کہا کیا کام ہے نوحے کا اسلام میں آگاہ ہو بیشک میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جس پر نوحہ ہو اس پر عذاب ہے، رہتا ہے جب تک نوحہ ہوتا ہے۔

ف: اس باب میں عمر اور علی اور ابی موسیٰ اور قیس بن عاصم اور ابی ہریرہؓ اور جنادہ بن مالک اور انس اور ام عطیہ اور سمرہ اور ابی مالک اشعری سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ فِي اُمَّتِي مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَنْ يَدَعَهُنَّ النَّاسُ اَلنِّيَاحَةُ وَالطَّعْنُ فِي الْاَحْسَابِ وَالْعَدْوٰى اَجْرَبَ بَعِيْرٌ فَاَجْرَبَ مِائَةَ بَعِيْرٍ مَنْ اَجْرَبَ الْبَعِيْرَ الْاَوَّلَ وَالْاَنْوَاءُ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار چیزیں میری امت میں کفار کی رسموں میں سے ہیں نہ چھوڑیں گے اس کو عوام آدمی ایک تو رونا پیٹنا چلانا ہے موت کے وقت اور دوسرے طعن کرنا حسب اور نسب میں اور تیسرے عدوی یعنی یہ اعتقاد رکھنا کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے اور یہ بولنا کھجلی ہوئی ایک اونٹ کو سو لگ گئی سو اونٹوں کو بھلا پہلے اونٹ کو کس کی لگی تھی یہ حضرت نے فرمایا کہ اگر کھجلی کھجلی والے اونٹ کے ملنے سے ہوتی ہے تو پہلے جس کو کھجلی ہوئی وہ کس سے ملا، چوتھے اور عقیدہ رکھنا نچھتروں کا کہ کہتے رہیں گے ہم پر مینہ برسا فلانے نچھتر سے یعنی فلانا ستارا فلانی جگہ آیا جب مینہ برسا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب موتی پر آواز سے رونے کے بیان میں

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهِ عَلَيْهِ۔

روایت ہے سالم بن عبد اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا عمر بن خطاب نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میت پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے اور ساتھیوں کے رونے سے۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور حرام کہا ہے ایک قوم نے علماء سے رونا میت پر اور کہا ہے کہ جب اس کے گھر والے روتے ہیں تو ان کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے اور اسی حدیث پر ان کا مذہب ہے اور ابن مبارک نے کہا ہے مجھے امید ہے کہ اگر اس نے منع کیا ہو اور روکتا رہا ہو رونے سے اپنی حیات میں تو شاید اس پر کچھ عذاب نہ ہو۔

عَنْ مُوْسَى بْنِ اَبِي مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

روایت ہے موسیٰ بن ابی موسیٰ اشعری سے کہ خبر دی انہوں نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی

مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيَقُومُ بَاكِيهِمْ فَيَقُولُ وَاجَبَلَاهُ وَاسَيِّدَاهُ أَوْ نَحْوُ ذَلِكَ إِلَّا وُكِّلَ بِهِ مَلَكَانِ يَلْهَزَانِهِ أَهَكَذَا كُنْتَ۔

میت نہیں کہ مرے اور کھڑا ہو رونے والا اور کہے ہائے میرے پہاڑ ہائے میرے سردار یا مانند اس کے جیسے ہاتھی کا پاٹھا یا میرا لمبا سکھ مر گیا اور ایسی کفریات واہیات بکے مگر یہ کہ دو فرشتے گھونسے مارتے ہیں اس کے سینے میں اور کہتے ہیں کیا تو ایسا ہی تھا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے، غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْبُكَاءِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب اس بیان میں کہ میت پر بے چیخنے چلانے کے رونا جائز ہے

عَنْ عَمْرَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ وَذُكِرَ لَهَا أَنَّ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَاءِ الْحَيِّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ غَفَرَ اللَّهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَمَا إِنَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلَكِنَّهُ نَسِيَ أَوْ أَخْطَأَ إِنَّمَا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى يَهُودِيَّةٍ يُبْكَى عَلَيْهَا فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَبْكُونَ وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا۔

روایت ہے عمرہ سے کہ انہوں نے خبر دی کہ سنا میں نے حضرت عائشہؓ سے کہ ان کے آگے ذکر کیا کسی نے کہ عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں کہ میت پر عذاب ہوتا ہے زندہ کے رونے سے تو فرمایا حضرت عائشہؓ نے اللہ بخشے ابی عبدالرحمن کو اور یہ کنیت ہے عبداللہ کی بے شک انہوں نے کچھ جھوٹ اپنی طرف سے نہیں بنایا ولیکن وہ بھول گئے یا چوک گئے حقیقت اس کی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک یہودیہ پر کہ اس پر رونا ہو رہا تھا تو فرمایا آپ نے یہ لوگ تو رو رہے ہیں اور اس پر عذاب قبر ہو رہا ہے یعنی یہ فرمانا حضرت کا اسی کے لیے تھا نہ یہ کہ جو زندہ روئے اس کی میت پر عذاب ہووے ہاں اگر میت وصیت کر گیا ہے کہ میرے اوپر خوب رونا اور رونے والیاں بلانا اور چیخنا چلانا تو اس پر بالاتفاق عذاب ہوگا۔ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَيِّتُ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَرْحَمُهُ اللَّهُ لَمْ يَكْذِبْ وَلَكِنَّهُ وَهِمَ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مَاتَ يَهُودِيًّا إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ وَإِنَّ أَهْلَهُ لَيَبْكُونَ عَلَيْهِ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میت پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے رونے سے، کہا راوی نے سو فرمایا حضرت عائشہؓ نے رحمت کرے اللہ تعالیٰ عبداللہ پر انہوں نے جھوٹ نہیں بنائی یہ بات ولیکن وہم ہو گیا ان کو، یہ بات تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کے لیے فرمائی تھی کہ وہ مر گیا تھا پھر آپ نے فرمایا کہ میت پر تو عذاب ہو رہا ہے اور گھر والے اس کے رو رہے ہیں۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور قرظہ بن کعب اور ابی ہریرہؓ اور ابن مسعود اور اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے حضرت عائشہؓ سے اور بعض علماء کا یہی مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ قرآن میں بھی یہی فرماتا ہے وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ یعنی کوئی کسی کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھاتا یعنی زندہ

کے رونے سے مردے پر عذاب کیوں ہونے لگا اس کا کیا قصور ہے اور یہی مذہب ہے شافعیؒ کا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلَى ابْنِهٖ اِبْرٰهِيْمَ فَوَجَدَهٗ يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَاَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعَهٗ فِيْ حَجْرِهٖ فَبَكٰى فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ اَتَبْكِيْ اَوَلَمْ تَكُنْ نَهَيْتَ عَنِ الْبُكَاءِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ نَهَيْتُ عَنْ صَوْتَيْنِ اَحْمَقَيْنِ فَاجِرَيْنِ صَوْتٍ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ خَمْشِ وُجُوْهٍ وَشَقِّ جُيُوْبٍ وَرَنَّةِ شَيْطَانٍ وَفِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ پکڑ لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمن بن عوف کا ہاتھ سو لے گئے ان کو اپنے صاحبزادے ابراہیم کے پاس سو پایا ان کو کہ وہ اپنی جان دے رہے ہیں یعنی نزع روح میں ہیں سو لے لیا ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور رکھ لیا اپنی گود میں اور رونے لگے سو عبدالرحمن نے عرض کیا کہ آپ روتے ہیں اور آپ ہی منع کرتے تھے رونے سے فرمایا آپ نے نہیں میں رونے سے منع کرتا تھا و لیکن دو احمق فاجر کی آوازوں سے منع کرتا تھا ایک آواز رونے کی کسی مصیبت کے وقت اور نوچنا پیٹنا منہ کا اور پھاڑنا چیرنا گریبان کا دوسرے نوحہ کرنا چیخنا شیطان کا سا اور اس حدیث میں اور باتیں بھی ہیں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَشْيِ اَمَامَ الْجَنَازَةِ

باب جنازے کے آگے چلنے کے بیان میں۔

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ يَمْشُوْنَ اَمَامَ الْجَنَازَةِ۔

روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر کو آگے چلتے تھے جنازے کے۔

ف: روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انھوں نے عمرو بن عاصم سے انھوں نے ہمام سے انھوں نے منصور سے اور بکر کوفی اور زیاد سے اور سفیان سے یہ سب روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے سنا زہری سے انھوں نے سالم بن عبداللہ سے انھوں نے اپنے باپ سے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر کو آگے چلتے تھے جنازے کے روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انھوں نے عبدالرزاق سے انھوں نے معمر سے انھوں نے زہری سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر چلتے تھے جنازے کے آگے کہا زہری نے اور خبر دی ہم کو سالم نے کہ ان کے باپ چلتے تھے آگے جنازہ کے اس باب میں انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عمرؓ کی حدیث کی مانند روایت کی ابن جریج اور زیاد بن سعد اور کئی لوگوں نے زہری سے انھوں نے سالم سے انھوں نے اپنے باپ سے حدیث ابن عیینہ کی مانند اور روایت کی معمر اور یونس بن یزید اور مالک وغیرہ حفاظ نے زہری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے آگے جنازے کے اور سب اہل حدیث کہتے ہیں کہ حدیث مرسل اس میں زیادہ صحیح ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے یحییٰ بن موسیٰ سے کہتے تھے سنا میں نے عبدالرزاق سے کہتے تھے کہا ابن مبارک نے حدیث زہری کی جو مرسل ہے اس میں زیادہ صحیح ہے ابن عیینہ کی حدیث سے کہا ابن مبارک نے کہ گمان ہے مجھ کو کہ ابن جریج نے لی ہو یہ روایت ابن عیینہ سے کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی ہمام بن یحییٰ نے یہ حدیث زیاد سے جو بیٹے ہیں سعد کے اور منصور اور ابوبکر اور سفیان نے زہری سے انھوں نے

سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے اور وہ سفیان بن عیینہ ہیں کہ روایت کی ان سے ہمام نے جنازے کے آگے چلنے میں سو بعضوں نے علمائے صحابہ وغیرہم سے کہا آگے چلنا افضل ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ اَمَامَ الْجَنَازَةِ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے آگے جنازے کے اور عمر اور عثمان بھی۔

ف: پوچھی میں نے یعنی مؤلف نے یہ حدیث محمد سے سو کہا انہوں نے اس حدیث میں خطا کی ہے محمد بن بکر نے اور مروی ہے یہ حدیث یونس سے انہوں نے روایت کی زہری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر سب چلتے تھے جنازے کے آگے کہا زہری نے اور خبر دی مجھ کو سالم نے کہ باپ ان کے بھی آگے چلتے تھے جنازے کے کہا محمد نے اور یہ صحیح ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ
باب جنازے کے پیچھے چلنے کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَشْيِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ فَقَالَ مَادُوْنَ الْخَبَبِ فَاِنْ كَانَ خَيْرًا عَجَّلْتُمُوْهُ وَاِنْ كَانَ شَرًّا فَلَا يُبَعَّدُ اِلَّا اَهْلُ النَّارِ الْجَنَازَةُ مَتْبُوْعَةٌ وَلَا تُتْبَعُ لَيْسَ مِنْهَا مَنْ تَقَدَّمَهَا

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے پوچھا ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنازے کے پیچھے چلنے کو تو فرمایا آپ نے دوڑنے سے ذرا کم چلنا چاہیئے سو اگر نیک ہے جلدی پہنچاؤ گے تم اس کو یعنی قبر میں اور اگر وہ بد ہے تو تمہیں دور کیا جاتا مگر آتش دوزخ والا اور جنازہ کے پیچھے چلنا چاہیے نہ اس کو پیچھے چھوڑنا چاہیے اور نہیں ہے اس کے ساتھ والوں میں جو اس سے آگے چلے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم ابن مسعود کی روایت سے مگر اسی اسناد سے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہ ضعیف کہتے ہیں ابی ماجد کی اس حدیث کو اور کہا محمد نے اور کہا حمیدی نے کہا ابن عیینہ نے پوچھا یحییٰ سے ابو ماجد کون ہے کہا انہوں نے ایک اڑتی چڑیا ہے کہ ہم سے روایت کی اس نے یعنی ایک مرد ہے مجہول الحال اس کا حال معلوم نہیں اور یہی مذہب ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں کہ جنازہ کے پیچھے چلنا افضل ہے اور یہی کہتے ثوری اور اسحاق اور ابو ماجد کا حال معلوم نہیں اور ان کی دو حدیثیں ہیں ابن مسعود سے اور یحییٰ امام بنی تیم اللہ کے ثقہ ہیں کنیت ان کی ابوالحارث ہے اور ان کو یحییٰ الجابر بھی کہتے ہیں اور یہی یحییٰ المجبر بھی اور وہ کوفی ہیں روایت کی ان سے شعبہ نے اور سفیان ثوری اور ابوالاحوص اور سفیان بن عیینہ نے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّكُوْبِ خَلْفَ الْجَنَازَةِ
باب اس بیان میں کہ جنازے کے پیچھے سوار ہو کر چلنا مکروہ ہے

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَرَاٰى نَاسًا رُكْبَانًا فَقَالَ اَلَا تَسْتَحْيُوْنَ اِنَّ مَلَائِكَةَ اللّٰهِ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ

روایت ہے ثوبان سے کہا انہوں نے ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنازہ میں سو دیکھا آپ نے کچھ لوگوں کو سوار تو فرمایا تم کو شرم نہیں آتی کہ فرشتے اللہ کے

وَاَنْتُمْ عَلٰی ظُهُوْرِ الدَّوَابِّ — پیروں پر چلتے ہیں اور تم جانوروں کی پیٹھ پر سوار ہو۔

ف: اس باب میں مغیرہ بن شعبہ اور جابر بن سمرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ثوبان کی مروی ہے ان سے موقوفاً بھی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِكَ

باب اس بیان میں کہ جنازے کے ساتھ سواری پر چلنا بھی جائز ہے

عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ سَمُرَةَ يَقُوْلُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةِ ابْنِ الدَّحْدَاحِ وَهُوَ عَلٰى فَرَسٍ لَهٗ يَسْعٰى وَنَحْنُ حَوْلَهٗ وَهُوَ يَتَوَقَّصُ بِهٖ۔

روایت ہے سماک بن حرب سے کہا انہوں نے سنا میں نے جابر بن سمرہ سے کہتے تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہمراہ جنازہ ابن دحداح کے اور حضرت ایک گھوڑے پر سوار تھے۔ وہ کودتا تھا اور ہم حضرت کے گرد تھے اور آپ اس کو چھوٹے چھوٹے قدموں سے لیے جاتے تھے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبَعَ جَنَازَةَ ابْنِ الدَّحْدَاحِ مَاشِيًا وَرَجَعَ عَلٰى فَرَسٍ۔

روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدل گئے ابن دحداح کے جنازے کے ساتھ اور پھرے گھوڑے پر سوار ہو کر۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْاِسْرَاعِ بِالْجَنَازَةِ

باب جنازہ جلد لے چلنے کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ خَيْرًا تُقَدِّمُوْهَا اِلَيْهِ وَاِنْ تَكُ شَرًّا تَضَعُوْهُ عَنْ رِقَابِكُمْ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے وہ پہنچاتے ہیں اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ آپ نے فرمایا جلدی لے چلو جنازے کو یعنی معمولی چال سے ذرا بڑھ کر چلو اس لیے کہ وہ جنازہ اگر نیک شخص کا ہے تو جلدی پہنچاؤ اس کو نیکی کی طرف اگر برے شخص کا ہے تو اتار دو اس کو اپنی گردنوں سے۔

ف: اس باب میں ابی بکرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ قَتْلٰی اُحُدٍ وَذِكْرِ حَمْزَةَ

باب شہدائے احد اور حمزہ رضی اللہ عنہ کے ذکر میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حَمْزَةَ يَوْمَ اُحُدٍ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَرَاٰهُ قَدْ مُثِّلَ بِهٖ فَقَالَ لَوْلَا اَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ فِیْ نَفْسِهَا لَتَرَكْتُهٗ حَتّٰى تَاْكُلَهُ الْعَافِيَةُ حَتّٰى يُحْشَرَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ بُطُوْنِهَا قَالَ ثُمَّ دَعَا

روایت ہے انس بن مالک سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے سیدنا حمزہؓ کے پاس جنگ احد کے دن یعنی ان کی شہادت کے بعد اور کھڑے ہوئے ان کے پاس سو دیکھا انہیں کہ ان کے ہاتھ پیر کاٹے گئے ہیں تو آپ نے فرمایا اگر نہ خفا ہوتیں صفیہ یعنی حمزہ کی بہن اپنے دل میں تو میں ان کو چھوڑ

بِنَمِرَةٍ فَكُفِّنَ فِيهَا فَكَانَتْ إِذَا مُدَّتْ عَلَى رَأْسِهِ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا مُدَّتْ عَلَى رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ قَالَ فَكَثُرَ الْقَتْلَى وَقَلَّتِ الثِّيَابُ قَالَ فَكُفِّنَ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ وَالثَّلَاثَةُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يُدْفَنُونَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ قَالَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْأَلُ عَنْهُمْ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ قُرْآنًا فَيُقَدِّمُهُ إِلَى الْقِبْلَةِ فَقَالَ فَدَفَنَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ۔

دیتا کہ کھا جاتے ان کو جانور پھر قیامت کے دن اُٹھائے جاتے ہیں جانوروں کے پیٹوں سے کہا راوی نے پھر منگائی آپ نے ایک چادر اور کفن دیا اس کو سو وہ چادر ایسی تھی کہ جب کھینچتے تھے سر پر کھل جاتے ان کے دونوں پیر اور جب کھینچتے پیروں پر تو کھل جاتا ان کا سر کہا راوی نے پھر شہید زیادہ ہوئے اور کپڑا کم، کہا راوی نے پھر کفن دیا ایک کپڑے میں ایک ایک مرد کو اور دو دو اور تین تین کو پھر دفن کیا ایک قبر میں سو پوچھنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شہیدوں میں کون قرآن زیادہ پڑھا تھا سو جو قرآن زیادہ پڑھا تھا اس کو آگے رکھتے قبلے کی طرف یعنی قبر میں، کہا راوی نے پھر دفن کر دیا ان سب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ان کی نماز جنازہ نہ پڑھی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو کہ انس سے مروی ہو مگر اسی سند سے۔

بَابٌ آخَرُ

دوسرا باب

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُ الْمَرِيضَ وَيَشْهَدُ الْجَنَازَةَ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ وَيُجِيبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ وَكَانَ يَوْمَ بَنِي قُرَيْظَةَ عَلَى حِمَارٍ مَخْطُومٍ بِحَبْلٍ مِنْ لِيفٍ عَلَيْهِ إِكَافُ لِيفٍ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرتے تھے مریض کی اور حاضر ہوتے تھے جنازے میں اور سوار ہوتے تھے گدھے پر اور قبول کرتے تھے غلام کی دعوت اور بنی قریظہ کہ ایک قبیلہ ہے یہود کا اس کی لڑائی کے دن آپ سوار تھے گدھے پر کہ اس کی لگام کھجور کے چھال کی رسی سے بنی تھی اور اس پر زین بھی اسی چھال کا تھا۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر مسلم کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں انس سے اور مسلم اعور ضعیف ہیں اور یہ مسلم بیٹے ہیں کیسان ملائی کے۔

بَابٌ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مَا نَسِيتُهُ قَالَ مَا قَبَضَ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ فَدَفَنُوهُ فِي مَوْضِعِ فِرَاشِهِ

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا جب وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جھگڑے لوگ ان کے دفن میں سو کہا ابو بکر نے میں نے سنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات کہ کبھی نہ بھولا میں اس کو فرمایا حضرت نے نہیں قبض کرتا ہے اللہ تعالیٰ روح کسی نبی کی مگر اسی جگہ کہ جہاں دفن ہونا وہ چاہتا ہے پھر دفن کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے بستر مبارک کی جگہ میں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور عبدالرحمن بن ابی بکر ملیکی ضعیف ہیں حافظے کی طرف سے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے، روایت کی ابن عباس نے ابی بکر صدیق سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ اٰخَرُ

باب دوسرا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوْا عَنْ مَسَاوِيْهِمْ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ذکر کرو اپنے مردوں کی بھلائیاں اور باز رہو ان کی برائیوں سے۔

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے کہا سنا میں نے محمد بخاری سے کہتے تھے عمران بن انس مکی منکر الحدیث ہیں اور روایت کی بعضوں نے عطاء سے انہوں نے عائشہؓ سے اور عمران بن ابی انس مصری ثابت زیادہ اور مقدم ہیں عمران ابن انس مکی سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُلُوْسِ قَبْلَ اَنْ تُوْضَعَ

باب کندھوں سے جنازہ اتارنے سے پہلے بیٹھنے کے بیان میں

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اتَّبَعَ الْجَنَازَةَ لَمْ يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ فِي اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَهٗ حَبْرٌ فَقَالَ هٰكَذَا نَصْنَعُ يَا مُحَمَّدُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوْهُمْ۔

روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ساتھ جاتے کسی جنازے کے تو نہ بیٹھتے جب تک جنازہ قبر میں نہ رکھا جاتا سو سامنے آگیا ایک عالم یہود کا اور کہا اس نے ہم بھی ایسا ہی کرتے ہیں اے محمدؐ، سو بیٹھ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا ان کی مخالفت کرو یعنی یہود کی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور بشر بن رافع کچھ قوی نہیں حدیث میں۔

بَابُ فَضْلِ الْمُصِيْبَةِ اِذَا احْتَسَبَ

باب مصیبت کے ثواب میں جب مصیبت والا صبر کرے اور ثواب چاہے

عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ قَالَ دَفَنْتُ ابْنِيْ سِنَانًا وَاَبُوْ طَلْحَةَ الْخَوْلَانِيُّ جَالِسٌ عَلٰى شَفِيْرِ الْقَبْرِ فَلَمَّا اَرَدْتُ الْخُرُوْجَ اَخَذَ بِيَدِيْ فَقَالَ اَلَا اُبَشِّرُكَ يَا اَبَا سِنَانٍ قُلْتُ بَلٰى قَالَ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَرْزَبٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ لِمَلَائِكَتِهٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ ابْنُوْا لِعَبْدِيْ

روایت ہے ابی سنان سے کہا دفن کیا میں نے اپنے بیٹے سنان کو اور ابو طلحہ خولانی بیٹھے تھے قبر کے کنارے پر پھر جب چاہا میں نے قبر سے نکلنا پکڑ لیا انہوں نے میرا ہاتھ اور فرمایا کیا بشارت نہ دوں میں تجھ کو اے ابا سنان کہا میں نے کیوں نہیں کہا انہوں نے روایت کی مجھ سے ضحاک بن عبدالرحمن بن عرزب نے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرتا ہے کسی بندے کا لڑکا فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے لے لیا تم نے میرے بندے کے لڑکے کو سو وہ کہتے ہیں ہاں، پھر فرماتا ہے پروردگار تعالیٰ شانہٗ لے لیا تم نے پھل اس کے دل کا سو کہتے ہیں فرشتے ہاں پھر فرماتا ہے کیا کہا میرے بندے نے سو فرشتے

بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوهُ بَيْتَ الْحَمْدِ۔

کہتے ہیں تیری تعریف کی اور انّا للہ وانّا الیہ راجعون پڑھا سو فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جل شانہٗ بناؤ میرے بندے کے لیے ایک گھر جنت میں اور اس کا نام رکھو بیت الحمد یعنی تعریف کا گھر۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيرِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب نماز جنازہ میں تکبیر کہنے کا بیان

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى النَّجَاشِيِّ فَكَبَّرَ أَرْبَعًا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی بادشاہِ حبش کی نماز جنازہ پڑھی اور اس میں اللہ اکبر کہا چار بار

ف: اس باب میں ابن عباس اور ابن ابی اوفیٰ اور جابر اور انس اور یزید بن ثابت سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسیٰ نے اور یزید بن ثابت زید بن ثابت کے بھائی ہیں اور وہ بڑے ہیں ثابت سے حاضر ہوئے جنگ بدر میں اور زید نہیں حاضر ہوئے بدر میں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ نماز جنازہ میں چار تکبیریں کہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلَى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَأَلْنَاهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا۔

روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے کہا زید بن ارقم تکبیر کہا کرتے تھے ہمارے جنازوں کی نماز میں چار بار اور ایک بار تکبیر کہی انھوں نے ایک جنازے پر پانچ بار سو پوچھی ہم نے اس کی وجہ تو کہا انھوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کہتے تھے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے حدیث زید بن ارقم کی حسن ہے صحیح ہے اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا یہی مذہب ہے کہ نماز جنازہ میں پانچ تکبیریں کہے اور کہا احمد اور اسحاق نے جب پانچ تکبیریں کہے امام جنازے پر تو مقتدی بھی امام کی تابعداری کرے۔

بَابُ مَا يَقُولُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ

باب نماز جنازہ کی دعاؤں کے بیان میں

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو إِبْرَاهِيمَ الْأَشْهَلِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَزَادَ فِيهِ اللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى

روایت ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا روایت کی مجھ سے ابو ابراہیم اشہلی نے انھوں نے اپنے باپ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز جنازہ پڑھتے تو یہ دعا پڑھتے اللّٰھم سے انثانا تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ بخش ہمارے زندے اور مردے اور حاضر اور غائب اور چھوٹے اور بڑے اور مرد اور عورت کو، کہا یحییٰ نے اور روایت کی مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے انھوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل اور زیادہ کیا اس میں یعنی بعد انثانا کے ان لفظوں کو اللّٰھم من احییتہ سے اخیر تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ جس کو تو زندہ رکھے ہم میں سے

الْاِیْمَانِ تو زندہ رکھ اسلام کے کاموں میں یعنی نیک عملوں پر اور جس کو مارے تو ہم میں سے تو مار اس کو ایمان یعنی توحید پر۔

ف: اس باب میں عبدالرحمن بن عوف اور عائشہؓ اور ابی قتادہ اور جابر اور عوف بن ابی مالک سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوابراہیم کے باپ کی صحیح ہے اور روایت کی ہشام دستوائی اور علی بن مبارک نے یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور روایت کی عکرمہ بن عمار نے یحییٰ بن کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ انہوں نے عبدالرحمن سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث عکرمہ بن عمار کی غیر محفوظ ہے اور عکرمہ اکثر وہم کرتے ہیں یحییٰ کی حدیث میں اور مروی ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے یعنی یہی حدیث وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے محمد کو کہتے تھے ان سب روایتوں میں صحیح زیادہ یحییٰ بن ابی کثیر کی روایت ہے جو مروی ہے ابی ابراہیم اشہلی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور پوچھا میں نے نام ابی ابراہیم اشہلی کا تو نہ جانا محمد نے۔

عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلٰى مَيِّتٍ فَفَهِمْتُ مِنْ صَلٰوتِهِ عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَاغْسِلْهُ بِالْبَرَدِ كَمَا يُغْسَلُ الثَّوْبُ۔

روایت ہے عوف بن مالک سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ نماز پڑھتے تھے جنازے کی سو یاد کر لیا میں نے ان کی نماز میں سے ان کلمات کو اللّٰھم سے اخیر تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ بخش دے اس کو اور رحم کر اس پر اور دھو دے اس کے گناہوں کو رحمت کے اولوں سے جیسا کپڑا دھویا جاتا ہے۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد بن اسماعیل نے کہا سب روایتوں سے زیادہ صحیح اس باب میں یہی حدیث ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ کے پڑھنے کا بیان

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ عَلَى الْجَنَازَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۂ فاتحہ پڑھی نماز میں جنازے کی۔

ف اس باب میں ام شریک سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں اور ابراہیم بن عثمان کی کنیت ابوشیبہ واسطی ہے اور وہ منکر الحدیث ہیں اور صحیح ابن عباسؓ سے یہی ہے کہ انہوں نے کہا سنت ہے نماز جنازہ میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ صَلّٰى عَلٰى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ اِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ اَوْ مِنْ تَمَامِ

روایت ہے طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے کہ ابن عباس نے جنازے کی نماز پڑھی اور اس میں سورۂ فاتحہ پڑھی سو میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا یہ تو سنت ہے راوی کو شک ہے کہ

السُّنَّۃِ۔ مِنَ السُّنَّۃِ کہا یا تمام السنۃ مطلب دونوں کا ایک ہے۔

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا اختیار کرتے ہیں سورۂ فاتحہ پڑھنا بعد تکبیر اولیٰ کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے نہ پڑھے سورۂ فاتحہ نماز جنازہ میں نماز جنازہ تو اللہ تعالےٰ کی تعریف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اور دُعا کرنا میت کے لیے ہے اور یہی قول ہے ثوری وغیرہ کا اہل کوفہ سے۔

بَابُ کَیْفَ الصَّلٰوۃُ عَلَی الْمَیِّتِ وَالشَّفَاعَۃُ لَہٗ

باب نماز جنازہ کی کیفیت اور میت کے لیے شفاعت کرنے کے بیان میں

عَنْ مَرْثَدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْیَزَنِیِّ قَالَ کَانَ مَالِکُ بْنُ ھُبَیْرَۃَ اِذَا صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ فَتَقَالَّ النَّاسُ عَلَیْھَا جَزَّاَھُمْ ثَلٰثَۃَ اَجْزَاءٍ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ ثَلٰثَۃُ صُفُوْفٍ فَقَدْ اَوْجَبَ

روایت ہے مرثد بن عبد اللہ یزنی سے کہا مالک بن ہبیرہ جب نماز جنازہ کی پڑھتے اور لوگ تھوڑے ہوتے تو ان کی تین صفیں کر دیتے پھر کہتے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس میت پر تین صفوں نے نماز پڑھی جنت اس کے لیے واجب ہو گئی۔

ف اس باب میں عائشہ اور ام حبیبہ اور ابی ہریرہؓ اور میمونہ سے روایت ہے جو بی بی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا ابو عیسیٰ نے حدیث مالک بن ہبیرہ کی حسن ہے ایسی ہی روایت کی کئی لوگوں نے محمد بن اسحاق سے اور روایت کی ابراہیم بن سعد نے محمد بن اسحاق سے یہی حدیث اور داخل کر دیا انہوں نے مرثد اور مالک بن ہبیرہ کے بیچ میں ایک شخص کو اور روایت ان کی یعنی جو اس سے پہلے مذکور ہوئی زیادہ صحیح ہے ہمارے نزدیک۔

عَنْ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَمُوْتُ اَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَیُصَلِّیْ عَلَیْہِ اُمَّۃٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَبْلُغُوْا اَنْ یَکُوْنُوْا مِائَۃً فَیَشْفَعُوْا لَہٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِیْہِ وَقَالَ عَلِیٌّ فِیْ حَدِیْثِہٖ مِائَۃٌ فَمَا فَوْقَھَا۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں سے کوئی ایسا نہیں ہے کہ مرے اور اس پر نماز جنازہ پڑھے ایک گروہ مسلمانوں کا کہ سو کو پہنچا ہو پھر شفاعت کریں اس کے لیے مگر شفاعت قبول کی جاتی ہے ان مسلمانوں کی اس میت کے لیے۔ اور علی بن حجر نے اپنی روایت میں کہا مائۃ فما فوقھا یعنی نماز جنازہ پڑھنے والے سو ہوں یا اس سے زیادہ۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور موقوف روایت کیا اس کو بعضوں نے اور مرفوع نہ کیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ الصَّلٰوۃِ عَلَی الْجَنَازَۃِ عِنْدَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوْبِھَا

باب اس بیان میں کہ طلوع وغروب آفتاب کے وقت نماز جنازہ مکروہ ہے

عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرِ الْجُھَنِیِّ قَالَ ثَلٰثُ سَاعَاتٍ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْھَانَا

روایت ہے عقبہ بن عامر جہنی سے کہا انہوں نے تین گھڑیوں میں منع کرتے تھے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے سے

اَنْ نُصَلِّيَ فِيْهِنَّ اَوْ نَقْبُرَ فِيْهِنَّ مَوْتَانَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ بَازِغَةً حَتّٰى تَرْتَفِعَ وَحِيْنَ يَقُوْمُ قَائِمُ الظَّهِيْرَةِ حَتّٰى تَمِيْلَ وَحِيْنَ تَضَيَّفُ لِلْغُرُوْبِ حَتّٰى تَغْرُبَ۔

اور موتی کو دفن کرنے سے ایک تو جب آفتاب نکلے چمکتا ہوا جب تک بلند نہ ہو جاوے دوسرے جب کہ قائم ہوتی دوپہر جب تک کہ زوال نہ ہو تیسرے جب آفتاب جھکے ڈوبنے کو جب تک غروب نہ ہو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے مکروہ کہتے ہیں نماز جنازہ کو ان گھڑیوں میں اور کہا ابن مبارک نے یہ جو حضرت کی حدیث میں وارد ہوا ان نقبر فیھن موتانا مراد اس سے نماز جنازہ ہے کہ نماز کے بغیر میت دفن نہیں ہوتا اور مکروہ کہا ابن مبارک نے نماز جنازہ وقت طلوع آفتاب کے اور غروب کے اور ٹھیک دوپہر کو جب تک آفتاب ڈھل نہ جاوے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور شافعی نے کہا ان اوقات مکروہہ میں جو مذکور ہوئے نماز جنازہ پڑھنا کچھ مکروہ نہیں۔

بَابُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْاَطْفَالِ

باب لڑکوں پر نماز جنازہ پڑھنے کے بیان میں

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِيْ حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَالطِّفْلُ يُصَلّٰى عَلَيْهِ۔

روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سوار ہو وہ جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل جدھر چاہے اور لڑکے پر بھی نماز جنازہ پڑھی جاوے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی اسرائیل اور کئی لوگوں نے سعید بن عبید اللہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہتے ہیں نماز جنازہ پڑھی جاوے لڑکے پر اگرچہ وہ بعد پیدا ہونے کے رویا بھی نہ ہو فقط اس کی صورت بن گئی ہو۔ اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَى الطِّفْلِ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ

باب اس بیان میں کہ لڑکا جب تک پیدا ہونے کے بعد رویا نہ ہو اس کی نماز نہ پڑھیں

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّفْلُ لَا يُصَلّٰى عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ۔

روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکے کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور نہ لڑکا کسی کا وارث ہوتا ہے اور نہ اس کا کوئی وارث ہوتا ہے جب تک وہ بعد پیدا ہونے کے رو دے چلا وے نہیں۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے اس حدیث میں اضطراب ہے سو بعضوں نے تو روایت کی ہے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر رض سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً اور روایت کی اشعث بن سوار اور کئی لوگوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر رض سے موقوفاً یعنی انہیں کا قول اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث مرفوع سے اور بعض علماء کا یہی مذہب ہے کہ لڑکے کی نماز جنازہ نہ پڑھی جاوے جب تک وہ رو دے نہیں اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی کا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ

باب نماز جنازہ مسجد میں پڑھنے کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى سُهَيْلِ بْنِ الْبَيْضَآءِ فِي الْمَسْجِدِ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی سہیل بن بیضاء پر مسجد میں۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہا شافعی نے کہا امام مالک نے نہ نماز جنازہ پڑھے مسجد میں اور شافعی نے کہا پڑھے اور حجت پکڑا اس حدیث کو۔

بَابُ مَا جَآءَ اَيْنَ يَقُوْمُ الْاِمَامُ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ

باب اس بیان میں کہ نماز جنازہ میں امام کہاں کھڑا ہو

عَنْ اَبِيْ غَالِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلٰى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِيَالَ رَاْسِهٖ ثُمَّ جَآءُوْا بِجَنَازَةِ امْرَاَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا يَا اَبَا حَمْزَةَ صَلِّ عَلَيْهَا فَقَامَ حِيَالَ وَسْطِ السَّرِيْرِ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ هٰكَذَا رَاَيْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مَقَامَكَ مِنْهَا وَمِنَ الرَّجُلِ مَقَامَكَ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ احْفَظُوْا۔

روایت ہے ابی غالب سے کہا انہوں نے نماز پڑھی میں نے انس بن مالک کے ساتھ جنازے کی ایک مرد کے سو کھڑے ہوئے انس بن مالک اس جنازہ کے سر کے برابر پھر ایک عورت کا جنازہ لائے اور وہ قریش میں سے تھی اور کہا لوگوں نے اباحمزہ اس کی بھی نماز پڑھو سو کھڑے ہوئے انس اس جنازے کے بیچ میں یعنی عورت کی میت کے کمر کے مقابل سو کہا علاء بن زیاد نے ایسا ہی دیکھا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے عورت کے جنازہ پر جہاں تم کھڑے ہوئے اور مرد کے جنازہ پر بھی جہاں تم کھڑے ہوئے تو انس نے کہا ہاں پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا اس بات کو یاد رکھو۔

ف اس باب میں سمرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے اور روایت کی ہے کئی لوگوں نے ہمام سے اسی کی مثل اور روایت کی وکیع نے یہ حدیث ہمام سے تو اس میں وہم کیا سو کہا روایت ہے غالب سے وہ روایت کرتے ہیں انس سے اور صحیح یہی ہے کہ روایت ابی غالب سے ہے اور روایت کی ہے یہی حدیث عبدالوارث بن سعد اور کئی لوگوں نے ابی غالب سے روایت ہمام کی مثل، اور اختلاف ہے ابی غالب کے نام میں سو بعضوں نے کہا نافع ہے اور رافع بھی کہتے ہیں اور اسی حدیث کے موافق مذہب ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَى امْرَاَةٍ فَقَامَ وَسْطَهَا۔

روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کے جنازہ کی نماز پڑھی تو کھڑے ہوئے جنازہ کے بیچ میں یعنی کمر کے مقابل۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شعبہ نے بھی حسین معلم سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلٰوةِ عَلَى الشَّهِيْدِ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلٰى اُحُدٍ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَيُّهُمَا اَكْثَرُ حِفْظًا لِّلْقُرْاٰنِ فَاِذَا اُشِيْرَ لَهٗ اِلٰى اَحَدِهِمَا قَدَّمَهٗ فِي اللَّحْدِ فَقَالَ اَنَا شَهِيْدٌ عَلٰى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوْا۔

باب شہید پر نماز جنازہ نہ پڑھنے کے بیان میں

روایت ہے عبدالرحمٰن بن کعب سے کہ جابر بن عبداللہ نے خبر دی ان کو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکٹھا کر دیتے تھے دو دو آدمیوں کو جو شہید ہوتے تھے احد میں ایک ایک کپڑے میں یعنی کفن کے پھر فرماتے تھے کون ان میں سے زیادہ قرآن یاد رکھتا تھا پھر جب اشارہ سے بتاتے کہ اس کو قرآن زیادہ یاد تھا تو اس کو آپ قبر میں آگے رکھتے یعنی قبلے کی طرف اور فرماتے کہ میں گواہ ہوں ان کا قیامت کے دن یعنی ان کے ایمان اور وفاداری کا اور حکم کیا آپ نے ان کے خون سمیت دفن کر دینے کا اور نماز بھی نہیں پڑھی ان پر اور نہ غسل دیا۔

ف: اس باب میں انس بن مالک سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث زہری سے وہ روایت کرتے ہیں انسؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی زہری نے عبداللہ بن ثعلبہ بن ابی صغیر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کسی نے روایت کی ہے جابر سے اور اختلاف ہے علماء کا شہید کے نماز جنازہ میں ، سو بعضوں نے کہا اس کی نماز نہ پڑھے اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور یہی کہتے ہیں امام شافعی اور احمد اور کہا بعضوں نے کہ نماز پڑھی جائے شہیدوں پر اور دلیل لائے ہیں اس حدیث کو کہ حمزہ پر نماز جنازہ پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں اسحاق۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْقَبْرِ

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَنْ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَاٰى قَبْرًا مُنْتَبِذًا فَصَفَّ اَصْحَابُهٗ فَصَلّٰى عَلَيْهِ فَقِيْلَ لَهٗ مَنْ اَخْبَرَكَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ۔

باب قبر پر نماز جنازہ پڑھنے کے بیان میں

روایت ہے شعبی سے کہا خبر دی مجھ کو اس نے جس نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ نے دیکھا ایک قبر کو دور تو صف باندھی آپ کے اصحاب نے اور نماز پڑھی حضرت نے اس قبر پر جنازہ کی سو کہا گیا شعبی سے کس نے خبر دی تم کو کہا ابن عباس نے۔

ف: اس باب میں انس اور بریدہ اور یزید بن ثابت اور ابی ہریرہ اور عامر بن ربیعہ اور ابی قتادہ اور سہل بن حنیف سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے قبر پر نماز نہ پڑھے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور کہا ابن مبارک نے جو میت بے نماز پڑھے دفن ہو گئی ہو اس کی قبر پر نماز پڑھ لیویں اور جائز کہا ابن مبارک نے نماز پڑھنا قبر پر اور کہا احمد اور اسحاق نے ایک مہینے کے اندر تک نماز جنازہ قبر پر جائز ہے اور ان دونوں نے کہا اکثر ہم نے سنا ہے ابن مسیب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے . . .

نماز جنازہ پڑھی ام سعد بن عبادہ کی قبر پر ایک مہینے کے بعد۔

عن سعید بن المسیب ان ام سعد ماتت والنبی صلی اللہ علیہ وسلم غائب فلما قدم صلی علیہا وقد مضی لذلک شہر۔

روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ ام سعد وفات پا چکی تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہیں تشریف لے گئے تھے پھر جب آئے تو ان پر نماز پڑھی ان کے مرنے کو مہینہ بھر ہو چکا تھا۔

باب ما جاء فی صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی النجاشی

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نجاشی پر نماز پڑھنے کے بیان میں

عن عمران بن حصین قال قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخاکم النجاشی قد مات فقوموا فصلوا علیہ قال فقمنا فصففنا کما یصف علی المیت وصلینا علیہ کما یصلی علی المیت۔

روایت ہے عمران بن حصین سے کہا انہوں نے فرمایا ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے بھائی نجاشی مر گئے سو کھڑے ہو گئے ہم اور صف باندھی ہم نے جیسے صف باندھتے ہیں میت کے پاس اور نماز پڑھی ہم نے ان کی جیسے نماز پڑھتے ہیں جنازے کی۔

ف اس باب میں ابی ہریرہ اور جابر بن عبداللہ اور ابی سعید اور حذیفہ بن اسید اور جریر بن عبداللہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، غریب ہے اس سند سے اور روایت کی یہ حدیث ابو قلابہ نے اپنے چچا ابی المہلب سے انہوں نے عمران بن حصین سے اور ابی المہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے اور ان کو معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں۔

باب ما جاء فی فضل الصلوٰۃ علی الجنازۃ

باب نماز جنازہ کی فضیلت کے بیان میں

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علی الجنازۃ فلہ قیراط ومن تبعہا حتی یقضی دفنہا فلہ قیراطان احدہما او اصغرہما مثل احد فذکرت ذلک لابن عمر فارسل الی عائشۃ فسألہا عن ذلک فقالت صدق ابوہریرۃ فقال ابن عمر لقد فرطنا فی قراریط کثیرۃ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نماز جنازہ پڑھے اس کے لیے ایک قیراط ثواب ہے اور قیراط تول میں پانچ جو کا ہوتا ہے اور جو جنازہ کے پیچھے چلے یہاں تک کہ اس کے دفن سے فراغت ہو جائے تو اس کے لیے دو قیراط بھر ثواب ہے ایک ان قیراط کا مثل کوہ احد کے ہے یا چھوٹا ان میں راوی کو شک ہے کہ احدہما فرمایا یا اصغرہما، پھر راوی کہتا ہے کہ ذکر کی میں نے یہ حدیث ابن عمرؓ سے تو انہوں نے پچھوا بھیجا حضرت عائشہؓ سے تو فرمایا حضرت عائشہؓ نے کہ ابوہریرہؓ سچ کہتے ہیں تو کہا ابن عمرؓ نے ہم نے تو بہت سے قیراطوں کا نقصان کیا

ف: اس باب میں براء اور عبداللہ بن مغفل اور عبداللہ بن مسعود اور ابی سعید اور ابی بن کعب اور ابن عمر اور عثمانؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے۔

بَابٌ اٰخَرُ

عَنْ اَبِی الْمُهَزَّمِ یَقُوْلُ صَحِبْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ عَشَرَ سِنِیْنَ فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً وَحَمَلَهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ قَضٰی مَا عَلَیْهِ مِنْ حَقِّهَا

دوسرا باب

روایت ہے ابوالمہزم سے کہتے تھے ابوہریرہؓ کے ساتھ میں رہا دس برس تک تو سنا میں نے ان سے کہ فرماتے تھے سُنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جو پیچھے چلا جنازے کے اور اُٹھاوے اس کو تین بار یعنی تین بار کندھا دیوے تو پورا کر چکا اس کا حق جو اس پر تھا۔

ف کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے اسی استاد سے اور مرفوع نہ کی اور ابوالمہزم کا نام یزید بن سفیان ہے اور ضعیف کہا ہے ان کو شعبہ نے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْقِیَامِ لِلْجَنَازَةِ

عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا لَهَا حَتّٰی تُخَلِّفَكُمْ اَوْ تُوْضَعَ۔

باب جنازہ دیکھ کر اُٹھ کھڑا ہونے کے بیان میں

روایت ہے عامر بن ربیعہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم دیکھو جنازہ تو کھڑے ہو جاؤ یہاں تک کہ پیچھے چھوڑ جاوے وہ تم کو یا اُتارا جاوے کندھوں سے۔

ف اس باب میں ابی سعید اور جابر اور سہیل بن حنیف اور قیس بن سعد اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث عامر بن ربیعہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا یَقْعُدَنَّ حَتّٰی تُوْضَعَ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جنازہ دیکھو تم تو کھڑے ہو جاؤ اور نہ بیٹھے جو جنازے کے ساتھ ہو جب تک جنازہ نہ اُتارا جاوے کندھوں سے۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی اس باب میں حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا کہ جو شخص ساتھ ہو جنازے کے وہ نہ بیٹھے جب تک نہ اُتارا جاوے لوگوں کی گردنوں سے اور مروی ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم سے کہ وہ آگے چلے جاتے تھے جنازے سے اور بیٹھے رہتے تھے جب تک جنازہ ان کے پاس پہنچے اور یہی قول ہے شافعی کا۔

بَابٌ فِی الرُّخْصَةِ فِیْ تَرْكِ الْقِیَامِ

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّهٗ ذُكِرَ الْقِیَامُ فِی الْجَنَائِزِ حَتّٰی تُوْضَعَ فَقَالَ عَلِیٌّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَعَدَ

باب جنازہ دیکھ کر کھڑے نہ ہونے کے بیان میں

روایت ہے حضرت علی رضؓ سے کہ انہوں نے پاس کسی اور نے ذکر کیا جنازہ دیکھ کر کھڑے رہنے کا جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جاوے تو فرمایا حضرت علی رضؓ نے پہلے کھڑے ہوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر بیٹھنے لگے۔

ف اس باب میں حسن بن علی اور ابن عباس سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہے اور اس باب

میں چار روایتیں ہیں تابعین سے کہ بعض ان کے بعض سے روایت کرتے ہیں اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا، کہا شافعی نے یہ بہت صحیح ہے اس باب میں اور یہ حدیث ناسخ ہے حدیث اوّل کی کہ جس کے لفظ یہ ہیں: اِذَا رَاَیْتُمُ الْجَنَازَۃَ فَقُوْمُوْا یعنی حضرت نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور احمد نے کہا چاہے کھڑے ہو چاہے نہ ہو اور سند لائے اس حدیث کو کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپؐ کھڑے ہوتے تھے پھر بیٹھنے لگے اور ایسا ہی کہا اسحاق بن ابراہیم نے اور حضرت علی کا قول جو اوپر مروی ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے ہوتے تھے پھر بیٹھنے لگے اس کا یہی مطلب ہے کہ اوّل اوّل آنحضرت جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو جایا کرتے تھے مگر پھر کھڑا ہونا چھوڑ دیا اور جب جنازہ دیکھتے تو کھڑے نہ ہوتے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَیْرِنَا

باب اس بیان میں کہ حضرتؐ نے فرمایا کہ لحد ہمارے لیے ہے اور شق اوروں کے لیے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَیْرِنَا

روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لحد ہمارے لیے ہے اور شق ہمارے سوا اوروں کے لیے ہے۔

یعنی ظاہر یہ ہے کہ لحد انبیاء علیہم السلام کے لیے اور شق اوروں کے واسطے ہے۔

ف: اس باب میں جریر بن عبداللہ اور عائشہؓ اور ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی غریب ہے اس سند سے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا یَقُوْلُ اِذَا اُدْخِلَ الْمَیِّتُ قَبْرَہٗ

باب اس دعا کے بیان میں جو دفن میت کے وقت پڑھی جاتی ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُدْخِلَ الْمَیِّتُ الْقَبْرَ قَالَ وَقَالَ اَبُوْ خَالِدٍ اِذَا وُضِعَ الْمَیِّتُ فِیْ لَحْدِہٖ قَالَ مَرَّۃً بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَقَالَ مَرَّۃً بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ عَلٰی سُنَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رکھتے میت کو قبر میں یہ دعا پڑھتے اور ابو خالد راوی نے کہا جب میت رکھی جاتی لحد میں تو یہ دعا پڑھتے بِسْمِ اللّٰہِ وَ بِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ یعنی قبر میں رکھتا ہوں اس میت کو اللہ کے نام سے اور اللہ کی مغفرت اور مدد کے ساتھ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ملت یعنی طریقہ پر اور دوسری بار ابو خالد نے یوں روایت کی بسم اللہ و باللہ وعلیٰ سنۃ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مطلب دونوں دعاؤں کا ایک ہے۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے یہ اور سندوں سے بھی ابن عمرؓ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ روایت کی یہ ابو الصدیق ناجی نے ابن عمر سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے بواسطہ ابو بکر الصدیق کے ابن عمر سے موقوفاً بھی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الثَّوْبِ الْوَاحِدِ یُلْقٰی تَحْتَ الْمَیِّتِ فِی الْقَبْرِ

باب میت کے نیچے قبر میں کپڑا بچھانے کے بیان میں

عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ الَّذِي أَلْحَدَ قَبْرَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو طَلْحَةَ وَالَّذِي أَلْقَى الْقَطِيفَةَ تَحْتَهُ شُقْرَانُ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَعْفَرٌ وَأَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ شُقْرَانَ يَقُولُ أَنَا وَاللّٰهِ طَرَحْتُ الْقَطِيفَةَ تَحْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَبْرِ۔

روایت ہے محمد سے کہا جس نے لحد کھودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وہ ابو طلحہ تھے اور جس نے بچھادی چادر مبارک آپ کی قبر میں حضرت کے نیچے وہ شقران تھے غلام آزاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا جعفر نے اور خبر دی مجھ کو ابن ابی رافع نے کہا سنا میں نے شقران سے کہتے تھے قسم ہے اللہ کی میں نے ہی بچھا دی چادر مبارک نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں اور یہ شاید اس لیے بچھا دی ہو کہ آپ کے بعد کوئی دوسرا نہ بچھا دے کہ آپ کا بستر خاص تھا۔

ف اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث شقران کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی علی بن مدینی نے عثمان بن فرقد سے یہ حدیث۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جُعِلَ فِي قَبْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطِيفَةٌ حَمْرَاءُ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہا بچھادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں چادر سرخ۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے شعبہ سے وہ روایت کرتے ابی حمزہ قصاب سے جن کا نام عمران ابن عطا ہے اور مروی ہے ابی جمرہ ضبعی سے کہ نام ان کا نصر بن عمران ہے اور دونوں ابن عباس کے یاروں میں سے ہیں اور مروی ہے ابن عباس سے کہ مکروہ ہے میت کے نیچے قبر میں کچھ بچھانا اور یہی مذہب ہے بعض علماء کا اور مقام میں محمد بن بشار کہتے ہیں کہ روایت کی ہم سے محمد ابن جعفر اور یحییٰ نے شعبہ سے انہوں نے ابی حمزہ سے انہوں نے ابن عباس سے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَسْوِيَةِ الْقَبْرِ
باب قبروں کو زمین کے برابر کر دینے کے بیان میں

عَنْ أَبِي وَائِلٍ أَنَّ عَلِيًّا قَالَ لِأَبِي الْهَيَّاجِ الْأَسَدِيِّ أَبْعَثُكَ عَلَى مَا بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَدَعَ قَبْرًا مُشْرِفًا إِلَّا سَوَّيْتَهُ وَلَا تِمْثَالًا إِلَّا طَمَسْتَهُ۔

روایت ہے ابی وائل سے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابی الہیاج اسدی سے فرمایا میں تم کو بھیجتا ہوں اس کام کے لیے جس کے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بھیجا تھا کہ نہ چھوڑے تو کوئی قبر بلند مگر اس کو برابر کر دے یعنی زمین کے اور نہ چھوڑے کسی تصویر کو بے مٹائے۔

ف اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ حرام کہتے ہیں قبر کے بلند کرنے کو زمین سے شافعی نے کہا میں حرام کہتا ہوں قبر کے بلند کرنے کو مگر زمین سے ایسی رہے کہ پہچانی جائے تاکہ اس پر کوئی چلے اور بیٹھے نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْوَطْءِ عَلَى الْقُبُورِ وَالْجُلُوسِ عَلَيْهَا
باب اس بیان میں کہ قبروں پر چلنا اور بیٹھنا منع ہے

عَنْ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

روایت ہے ابی مرثد غنوی سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا إِلَيْهَا۔ نے قبروں پر نہ بیٹھو اور ان کی طرف نماز نہ پڑھو۔

ف اس باب میں ابوہریرہؓ اور عمرو بن حزم اور بشیر بن خصاصیہ سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے اسی اسناد کی مانند حدیث مذکور کے روایت کی ہم سے علی بن حجر اور ابوعمار نے ان دونوں نے ولید بن مسلم سے انہوں نے عبدالرحمن بن یزید بن جابر سے انہوں نے بسر بن عبیداللہ سے انہوں نے واثلہ بن اسقع سے انہوں نے ابی مرثد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند اور اس میں ابی ادریس کا نام نہیں اور یہی صحیح ہے کہا ابوعیسٰی نے کہا محمد نے ابن مبارک کی حدیث میں خطا کی ہے ابن مبارک نے اور زیادہ کیا اس میں ابی ادریس خولانی کا نام اور حقیقت میں روایت بسر بن عبیداللہ سے ہے وہ روایت کرتے ہیں واثلہ بن اسقع سے ایسی ہی روایت کی کئی لوگوں نے عبدالرحمن بن جابر سے کہ ابی ادریس خولانی کا نام اس میں نہیں اور بسر بن عبیداللہ نے سنا ہے واثلہ بن اسقع سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَجْصِيْصِ الْقُبُوْرِ وَالْكِتَابَةِ عَلَيْهَا

باب اس بیان میں کہ قبروں کو پختہ کرنا اور ان کے آس پاس اور ان کے اوپر لکھنا حرام ہے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَأَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْهَا وَأَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهَا وَأَنْ تُوْطَأَ

روایت ہے جابرؓ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کے پختہ بنانے سے اور اس کے اوپر یا اس کے پاس لکھنے سے اور اس کے اوپر مکان یا گنبد بنانے سے اور اس پر چلنے سے۔

ف کہا ابوعیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر سے اور بعض علماء نے کہ انہیں میں حسن بصری بھی ہیں قبر پر لیپنے کو جائز کہا ہے اور شافعی نے کہا اگر لیپیں تو کچھ مضائقہ نہیں۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ الْمَقَابِرَ

باب مقبرے میں جانے کی دعاؤں کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقُبُوْرِ الْمَدِيْنَةِ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ أَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے گزرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی قبروں پر سو ان کے سامنے کیا اپنا منہ اور کہا اَلسَّلَامُ سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں سلام ہے تم پر اے قبروں والو اللہ بخشے ہم کو اور تم کو تم ہمارے پیش خیمہ ہو ہم تمہارے پیچھے ہیں۔

ف اس باب میں بریدہ اور عائشہؓ سے روایت ہے اور حدیث ابن عباس رضؓ کی غریب ہے اور ابو کدینہ کا نام یحیٰی بن مہلب ہے اور ابوظبیان کا نام حصین بن جندب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي

باب زیارت قبور کے جائز ہونے کے

زیارۃ القبور بیان میں

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَقَدْ أُذِنَ لِمُحَمَّدٍ فِي زِيَارَةِ قَبْرِ أُمِّهِ فَزُورُوهَا فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ۔

روایت ہے سلیمان بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں تم کو منع کر چکا تھا قبروں کی زیارت سے تو اب اجازت ہوئی محمدؐ کو اس کی ماں کی قبر کی زیارت کی سو تم بھی قبروں کی زیارت کرو کہ وہ آخرت کو یاد دلاتی ہے۔

ف: مترجم یہاں کئی باتیں سمجھنا اور بخوبی یاد رکھنا چاہیئے اول یہ کہ ابتدائے اسلام میں زیارت قبور حرام تھی اور وجہ اس کی یہ تھی کہ لوگ شرک میں گرفتار تھے یہود و نصاری تو قبروں کو مسجدیں بنا بنا کر نمازیں پڑھتے تھے سجدہ کرتے تھے دعائیں مانگتے تھے ناک رگڑتے تھے اوندھے پڑے رہتے تھے جھاڑویں دیتے تھے اعتکاف بیٹھتے تھے ان کی شان میں حضرت نے فرمایا لَعَنَ اللهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ یعنی لعنت اور پھٹکار کرے اور اپنی رحمت سے مہجور کرے اللہ تعالیٰ یہود اور نصاری کو کہ جنہوں نے سچے معبود کو چھوڑ کر انبیاؤں کی قبروں کو مسجود بنایا اور معبد قرار دیا تو جب کتاب والوں کا یہ حال تھا تو اور امی لوگ مشرکین مکہ وغیرہ کا کیا حال پوچھتے ہو تو اس وقت میں حضرت نے نئے نئے مسلمانوں کو بالکل قبرستان میں جانا حرام کر دیا تھا کہ اپنی عادت معہودہ کے موافق یعنی لوگ زیارت کے بہانے کھلے خزانے گور پرستی نہ کرنے لگیں یہ وجہ حرمت ہوئی تو جس زمانے میں یہ حالت ہویدا ہو اور ایسی قوم ظاہر اور پیدا ہو کہ عوام گور پرستی کرنے لگیں تو اس وقت میں خواص پر بھی زیارت قبر حرام ہو جاتی ہے چنانچہ اب ویسا ہی زمانہ ہے کہ ہر ہر قبر پر ہزاروں ساجد جمع ہیں کہ مساجد میں بھی اتنے نہیں تو حکم حرمت کا اس علت کے ساتھ ہے جیسے شراب کی حرمت بعلت نشہ ہے پھر جس میں نشہ پایا جاوے گا وہ حرام ہے اگرچہ نام اس کا شربت روح افزا یا لذت دلربا رکھیں۔ اسی طرح گور پرستی حرام ہے اگرچہ اس کا نام زیارت قبور رکھیں۔ دوسری بات یہ کہ علت حلال ہونے کی زیارت قبور کی خود حضرت نے اسی حدیث میں ارشاد فرما دی کہ زیارت قبور آخرت کو یاد دلاتی ہے تو ٹوٹی قبریں شکستہ بے مرمت ویرانہ میں جو واقع ہیں وہ البتہ آخرت کو یاد دلاتی ہیں حسرت و ندامت کا سبب ہوتی ہیں، اور جن قبروں پر عمدہ عمدہ غلاف ہزاروں روپے کے پڑے ہیں لاکھوں روپے کے جواہرات جڑے ہیں گنبد فیروزی بنا ہے لباس زردوزی پڑا ہے جب ایسا سامان شاہانہ ہے وہاں دنیا سے کسی کو بیزاری ہو تو عجب دیوانہ ہے اس کے دیکھنے سے تو اور ہوس بڑھتی ہے حرص دنیا دو چند ہوتی ہے تو وہاں علت حلت مفقود ہے بلکہ سامان حرمت سب موجود ہے۔ کہ کوئی سجدہ کر رہا ہے کوئی لڑکا مانگتا ہے کوئی کہتا ہے پیر جی میرے بیٹے کو جلد بلاؤ کوئی کہتی ہے میرے خصم کو بیل بنا دو۔ کوئی صبح کو بے غسلی ٹانگ پھیلی چلی آتی ہے ہاتھ میں ملیدہ ہے سر پر صندل کہ حضرت کے پاس جاؤں تو دروازہ رزق کھلے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ایسی زیارت کو آنحضرتؐ ملاحظہ فرماتے تو کفر کا حکم دیتے حلال و حرام کدھر کا اللھم اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین آمین، انتہی۔ اس باب میں ابی سعید اور ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ سے روایت ہے کہا ابو عیسی نے حدیث بریدہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ زیارت قبور میں کچھ مضائقہ

نہیں یعنی اگر وجہ ممانعت کی پائی جاوے اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ زِيَارَةِ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ

باب عورت کو زیارت قبور حرام ہونے کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُورِ.

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی عورتوں کو جو قبروں کی زیارت کو جاویں۔

ف اس باب میں ابن عباس اور حسان بن ثابت سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ اور بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ حکم قبل رخصت دینے کے تھا جب حضرتؐ نے رخصت دی تو عورتوں کو بھی رخصت ہوگئی مردوں کے ساتھ۔ اور بعضوں نے کہا نہیں بلکہ عورتوں کو زیارت قبور مطلق حرام ہے کہ ان کو صبر کم ہوتا ہے اور رونا پیٹنا چیخنا چلانا بہت۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ لِلنِّسَاءِ

باب عورتوں کے زیارت قبور کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ تُوُفِّيَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ بِالْحُبْشِيِّ قَالَ فَحُمِلَ إِلَى مَكَّةَ فَدُفِنَ فِيهَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ أَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيمَةَ حِقْبَةً مِنَ الدَّهْرِ حَتَّى قِيلَ لَنْ يَتَصَدَّعَا فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَأَنِّي وَمَالِكًا لِطُولِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعًا ثُمَّ قَالَتْ وَاللَّهِ لَوْ حَضَرْتُكَ مَا دُفِنْتَ إِلَّا حَيْثُ مُتَّ وَلَوْ شَهِدْتُكَ مَا زُرْتُكَ.

روایت ہے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے کہا انہوں نے جب وفات پائی عبدالرحمن نے جو بیٹے ہیں ابو بکرؓ کے بھائی ہیں حضرت عائشہؓ کے موضع حبشی میں کہ مکے کے قریب ہے کہا راوی نے پھر اٹھا لائے ان کو مکے میں اور دفن کیا اسی میں پھر جب آئیں حضرت عائشہؓ تو گئیں عبدالرحمن کی قبر پر اور پڑھیں یہ دو بیتیں۔ اور معنی اس کے یہ ہیں کہ ہم دونوں ایسے تھے جیسے دو ہمنشین بادشاہ جزیمہ کے کہ ایک ساتھ رہے برسوں زمانے میں یہاں تک کہ لوگ کہتے تھے کبھی جدا نہ ہوں گے پھر جب ہم جدا جدا ہوگئے تو گویا کہ میں اور مالک، باوصف مدتوں ساتھ رہنے کے ایسا معلوم ہوا کہ گویا ایک رات بھی ساتھ نہیں رہے پھر فرمایا حضرت عائشہؓ نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر میں ہوتی تو تم کو وہیں دفن کرواتی جہاں تم مرے تھے اور اگر وقت موت میں تمہیں دیکھ لیتی تو اب کبھی قبر پر نہ آتی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدَّفْنِ بِاللَّيْلِ

باب رات کو دفن کرنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرًا لَيْلًا فَأُسْرِجَ لَهُ سِرَاجٌ فَأَخَذَهُ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَقَالَ رَحِمَكَ اللَّهُ إِنْ كُنْتَ لَأَوَّاهًا تَلَّاءً لِلْقُرْآنِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا.

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اترے ایک قبر میں رات کو اور چراغ جلایا گیا آپ کے لیے سو لیا اس میت کو قبلے کی طرف سے اور کہا رحمت کرے اللہ تجھ پر تو بہت نرم دل رونے والا تھا اور بہت قرآن کی تلاوت کرنے والا اور چار تکبیریں کہہ کر نماز جنازہ پڑھی۔

ف اس باب میں جابر اور یزید بن ثابت سے روایت ہے وہ بڑے بھائی ہیں زید بن ثابت کے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث

ابن عباسؓ کی حسن ہے اور یہی مذہب ہے بعض علماء کا اور کہا کہ میت کو قبلہ کی طرف سے قبر میں رکھیں اور بعضوں نے کہا کہ سرہانے کی طرف سے رکھ کر قبر میں کھینچ لیں اور رخصت دی بعض عالموں نے رات کو دفن کرنے کی ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّنَاءِ الْحَسَنِ عَلَى الْمَيِّتِ
باب موتی کو اچھی طرح یاد کرنے کے بیان میں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مُرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ قَالَ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ

روایت ہے انس بن مالک سے کہا گزرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ سو صحابہ نے اس کی بھلائی بیان کی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لیے جنت واجب ہوگئی یعنی میت کے لیے پھر فرمایا صحابیوں سے تم گواہ ہو اللہ کی زمین میں۔ یعنی جسے تم سب مل کر اچھا کہو وہ اچھا ہے اللہ کے نزدیک جسے بُرا کہو وہ بُرا ہے۔

ف اس باب میں عمر اور کعب بن عجرہ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَجَلَسْتُ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَمَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ فَقُلْتُ لِعُمَرَ مَا وَجَبَتْ قَالَ أَقُولُ كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ لَهُ ثَلَاثَةٌ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ قَالَ وَلَمْ نَسْأَلْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَاحِدِ ۔

روایت ہے ابی اسود دیلی سے کہا انہوں نے آیا میں مدینے میں سو میں بیٹھا تھا عمر بن خطابؓ کے پاس سو گزرے لوگ ایک جنازہ لے کر سو لوگوں نے اس میت کی تعریف کی سو فرمایا حضرت عمرؓ نے واجب ہوگئی جنت سو کہا میں نے حضرت عمرؓ سے کیا چیز واجب ہوگئی کہا انہوں نے میں بھی وہی کہتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اس کے لیے نیک گواہی دیں تین آدمی مگر واجب ہو جاتی ہے اس کے لیے جنت پھر کہا ہم نے یا رسول اللہ اگر دو آدمی گواہی دیں تو آپ نے فرمایا دو بھی خیر اور ایک آدمی کی گواہی ہم نے نہیں پوچھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو الاسود دیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ قَدَّمَ وَلَدًا
باب اسکے ثواب کے بیان میں جس کا ایک لڑکا مر چکا ہو

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان نہیں کہ جس کے تین لڑکے مر گئے ہوں اور پھر اس کو دوزخ کی آگ لگے مگر اتنی کہ جس میں قسم اتر جائے۔

ف اس باب میں عمر اور معاذ اور کعب بن مالک اور عتبہ بن عبد اور ام سلیم اور جابر اور انس اور ابی ذر اور ابن مسعود اور ابی ثعلبہ اشجعی اور ابن عباس اور عقبہ بن عامر اور ابی سعید اور قرہ بن ایاس مزنی اور ابو ثعلبہ سے روایت ہے اور ابو ثعلبہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ہی حدیث مروی ہے اور وہ ابو ثعلبہ خشنی نہیں ہے یعنی اور شخص ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ ثَلٰثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ كَانُوْا لَهٗ حِصْنًا حَصِيْنًا مِّنَ النَّارِ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ قَالَ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ سَيِّدُ الْقُرَّآءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ وَوَاحِدًا وَلٰكِنْ اِنَّمَا ذٰلِكَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْاُوْلٰى۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے آگے مرگئے تین لڑکے یا لڑکیاں ایسے کہ جوانی کو نہ پہنچے تھے تو ہوں گے وہ اس کے لیے ایک مضبوط قلعہ دوزخ سے بچانے کو سو ابوذر نے کہا میں دو لڑکے آگے بھیج چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا دو بھی کافی ہیں قلعہ ہونے کو پھر کہا ابی بن کعب نے جو سردار ہیں سب قاریوں کے میں نے بھی ایک لڑکا آگے بھیجا ہے آپ نے فرمایا ایک بھی قلعہ ہو سکتا ہے مگر یہ قلعہ جب ہوں گے کہ پہلے مرنے کے ساتھ ہی صبر کرے اور نہ چیخے چلاوے نہ کپڑے پھاڑے۔

ف کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور ابوعبیدہ نے نہیں سُنا اپنے باپ سے کچھ بھی۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطَانِ مِنْ اُمَّتِيْ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطٌ مِّنْ اُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهٗ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ قَالَتْ فَمَنْ لَّمْ يَكُنْ لَهٗ فَرَطٌ مِّنْ اُمَّتِكَ قَالَ فَاَنَا فَرَطٌ مِّنْ اُمَّتِيْ لَمْ يُصَابُوْا بِمِثْلِيْ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ انہوں نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جس کے دو لڑکے آگے مرے ہوں اور اس کے میر منزل ہوں میری امت سے داخل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو بسبب ان کے بہشت میں سو عرض کیا حضرت عائشہؓ نے اور جس کا ایک میر منزل ہو آپ کی امت سے یعنی ایک لڑکا مرا ہو تو فرمایا آپ نے ایک بھی کافی ہے اسے نیک توفیق دی گئی عورت پھر عرض کیا انہوں نے اور جس کا کوئی میر منزل نہ ہو آپ کی امت سے تو فرمایا آپ نے میں میر منزل ہوں اپنی امت کا کسی کی جدائی کی تکلیف ان کو ایسی نہیں جیسی میری جدائی کی

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبدربہ بن بارق کی روایت سے اور روایت کی ان سے کئی اماموں نے حدیث کے روایت کی ہم سے احمد بن سعید مرابطی نے انہوں نے حبان بن ہلال سے انہوں نے عبدربہ بن بارق سے سو ذکر کی حدیث اسی کی مانند اور سماک بن ولید حنفی کی کنیت ابوزمیل حنفی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّهَدَآءِ مَنْ هُمْ

باب اس بیان میں کہ شہید کون لوگ ہیں؟

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّهَدَآءُ خَمْسٌ الْمَطْعُوْنُ وَالْمَبْطُوْنُ وَالْغَرِيْقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید پانچ ہیں یعنی ایک طاعون یعنی وبا سے مرے دوسرے جو پیٹ چل کر دستوں سے مرے تیسرے جو ڈوب کر مرے۔ چوتھے جو دب کر یا دیوار یا مکان کے نیچے مرے پانچویں جو اللہ کی راہ میں جہاد میں مرے۔

ف اس باب میں انس اور صفوان بن امیہ اور جابر بن عتیک اور خالد بن عرفطہ اور سلیمان بن صرد اور ابی موسیٰ اور عائشہؓ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِی اِسْحٰقَ السَّبِیْعِیِّ قَالَ قَالَ سُلَیْمَانُ بْنُ صُرَدٍ لِخَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ اَوْ خَالِدٌ لِسُلَیْمَانَ اَمَا سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ قَتَلَہٗ بَطْنُہٗ لَمْ یُعَذَّبْ فِیْ قَبْرِہٖ فَقَالَ اَحَدُھُمَا لِصَاحِبِہٖ نَعَمْ

روایت ہے ابی اسحاق سبیعی سے کہا انہوں نے کہا سلیمان بن صرد نے خالد بن عرفطہ سے یا خالد نے کہا سلیمان سے کیا سنا نہیں تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جس کو مارا پیٹ نے یعنی ہیضہ یا بدہضمی یا کسی عارضہ سے پیٹ کے مر گیا تو اس پر عذاب نہ ہوگا قبر میں سو کہا کسی نے ان دونوں میں سے یعنی سلیمان نے یا خالد نے ہاں بیشک سنا ہے میں نے حضرت سے۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس باب میں اور مروی ہے اور سند سے بھی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاھِیَةِ الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُوْنِ

باب اس بیان میں کہ وبا سے بھاگنا منع ہے

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَکَرَ الطَّاعُوْنَ فَقَالَ بَقِیَّةُ رِجْزٍ اَوْ عَذَابٍ اُرْسِلَ عَلٰی طَائِفَةٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ فَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِھَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْھَا وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّلَسْتُمْ بِھَا فَلَا تَھْبِطُوْا عَلَیْھَا۔

روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا طاعون کا اور فرمایا وہ ایک ٹکڑا بچا ہوا ہے اس عذاب سے جو بھیجا گیا تھا بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر سو جب کسی زمین میں طاعون ہو اور تم بھی اس میں ہو تو اس میں سے نہ نکلو اور جب کسی زمین میں ہو اور تم اس میں نہ ہو تو اس زمین میں داخل نہ ہو اور راوی کو شک ہے کہ حضرتؐ نے رجز فرمایا یا عذاب معنی دونوں کے ایک ہیں۔

ف اس حدیث میں سعد اور خزیمہ بن ثابت اور عبدالرحمن بن عوف اور جابر اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث اسامہ بن زید کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَآءَہٗ

باب اس بیان میں جو اللہ کو ملنا چاہے تو اللہ بھی اس کو ملنا چاہتا ہے۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَآءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَآءَہٗ وَمَنْ کَرِہَ لِقَآءَ اللّٰہِ کَرِہَ اللّٰہُ لِقَآءَہٗ

روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ کو ملنا چاہے اللہ بھی اس کو ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ کا ملنا بُرا جانے اللہ بھی اس کے ملنے کو بُرا جانے۔

ف اس باب میں ابو موسیٰ اور ابو ہریرہؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبادہ بن صامت کی حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّھَا ذَکَرَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلّٰی

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے ذکر کیا کہ رسول اللہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ وَمَنْ کَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ کَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کُلُّنَا یَکْرَہُ الْمَوْتَ قَالَ لَیْسَ کَذٰلِکَ وَلٰکِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَۃِ اللّٰہِ وَرِضْوَانِہٖ وَجَنَّتِہٖ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ وَاَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ وَاِنَّ الْکَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰہِ وَسَخَطِہٖ کَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ وَکَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ کو ملنا چاہے اللہ بھی اسے ملنا چاہے اور جو اللہ کے ملنے سے ناخوش ہو اللہ بھی اس کے ملنے سے ناخوش ہو کہا عائشہؓ نے میں نے پوچھا یا رسول اللہ ہم سب بُرا جانتے ہیں موت کو یعنی کسی کا دل موت کا راغب نہیں آپ نے فرمایا اس کا یہ مطلب نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ جب مومن کو بشارت ہوتی ہے اللہ کی رحمت اور خوشی اور جنت کی چاہتا ہے اللہ کا ملنا اور اللہ بھی مشتاق ہوتا ہے اسکے ملنے کا اور کافر کو جب بشارت ہوتی ہے اللہ کے عذاب اور غصہ کی تو بُرا جانتا ہے اللہ کے ملنے کو اور اللہ بھی دوست نہیں رکھتا اس کے ملنے کو۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ مَنْ یَقْتُلُ نَفْسَہٗ لَمْ یُصَلَّ عَلَیْہِ

باب اس بیان میں جو اپنے آپ کو مار ڈالے اس پر نماز جنازہ نہ پڑھنا چاہیے۔

عَنْ سَمُرَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نَفْسَہٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے جابر بن سمرہؓ سے کہ ایک شخص نے مار ڈالا تھا اپنے آپ کو تو اس پر نماز نہ پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں سو بعضوں نے کہا نماز پڑھی جاوے ہر شخص پر کہ جس نے نماز پڑھی ہو قبلے کی طرف اگرچہ اس نے اپنے آپ کو بھی مارا ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اسحاق کا اور احمد نے کہا نماز نہ پڑھے اس کی جس نے اپنے آپ کو مار ڈالا ہو مگر امام کے سوا اور لوگ پڑھ لیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ الصَّلٰوۃِ عَلَی الْمَدْیُوْنِ

باب قرضدار کی نماز جنازہ کے بیان میں

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَوْہَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ اَبِیْ قَتَادَۃَ یُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِرَجُلٍ لِیُصَلِّیَ عَلَیْہِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ فَاِنَّ عَلَیْہِ دَیْنًا فَقَالَ اَبُوْ قَتَادَۃَ ھُوَ عَلَیَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ فَقَالَ بِالْوَفَاءِ فَصَلّٰی عَلَیْہِ۔

روایت ہے عثمان بن عبداللہ بن موہب سے کہ سنا میں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے کہ بیان کرتے تھے اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد کا جنازہ لائے کہ نماز پڑھیں اس پر سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابیوں سے فرمایا تم نماز پڑھ لو اپنے ساتھی پر اس لیے کہ وہ قرضدار ہے یعنی میں نہ پڑھوں گا کہا ابوقتادہ نے وہ قرض میرے اوپر ہے میں ادا کروں گا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا قرض لیا ہے تم نے اپنے ذمہ پر عرض کیا کہ پورا پھر نماز پڑھی آپ نے اس پر۔

ف اس باب میں جابر اور سلمہ بن اکوع اور اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے حدیث ابی قتادہ کی حسن ہے صحیح ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ یُؤْتٰی بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰی عَلَیْهِ الدَّیْنُ فَیَقُوْلُ هَلْ تَرَكَ لِدَیْنِهٖ مِنْ قَضَاءٍ فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهٗ تَرَكَ وَفَاءً صَلّٰی عَلَیْهِ وَاِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِیْنَ صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْفُتُوْحَ قَامَ فَقَالَ اَنَا اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّیَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَتَرَكَ دَیْنًا فَعَلَیَّ قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا وَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کسی ایسے مرد کا جنازہ لاتے کہ اس پر قرض ہوتو آپ فرماتے تھے کیا چھوڑ گیا ہے یہ اپنے قرض کے برابر کچھ مال متاع پھر اگر لوگ بولتے کہ ہاں یہ چھوڑ گیا ہے اتنا مال کہ قرض ادا ہو جائے گا تو اس پر نماز پڑھتے اور نہیں تو فرماتے مسلمانوں کو کہ تم نماز پڑھ لو اپنے یار پر پھر جب اللہ نے بہت فتحیں عنایت کیں اور مال غنیمت کا آیا تو کھڑے ہوئے آپ یعنی منبر پر اور فرمایا کہ میں بہتر ہوں مومنوں کے حق میں ان کی ذات سے بھی زیادہ سو جو مومن مرجاوے اور قرض چھوڑ جاوے تو میرے ذمے پر ہے اس کا ادا کرنا اور جو چھوڑ جاوے مال ومتاع تو اسکے وارث لے لیں۔

ف: کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث یحییٰ بن بکیر اور کئی لوگوں نے لیث بن سعد سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ عَذَابِ الْقَبْرِ

باب: عذاب قبر کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قُبِرَ الْمَیِّتُ اَوْ قَالَ اَحَدُكُمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ یُقَالُ لِاَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَالْاٰخَرُ النَّكِیْرُ فَیَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ مَا كَانَ یَقُوْلُ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَیَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا ثُمَّ یُفْسَحُ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِیْ سَبْعِیْنَ ثُمَّ یُنَوَّرُ لَهٗ فِیْهِ ثُمَّ یُقَالُ لَهٗ نَمْ فَیَقُوْلُ اَرْجِعُ اِلٰی اَهْلِیْ فَاُخْبِرُهُمْ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِیْ لَا یُوْقِظُهٗ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهٖ اِلَیْهِ حَتّٰی یَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قبر میں رکھا جاتا ہے میت یا فرمایا ایک تم میں کا آتے ہیں اس کے پاس دو فرشتے سیاہ رنگ نیلی آنکھوں والے کہتے ہیں ایک کو ان میں سے منکر اور دوسرے کو نکیر سو دونوں اس میت سے کہتے ہیں کیا کہتا تھا تو اس شخص کے باب میں یعنی پیغمبر خدا کو پھر کہتا ہے وہ جو کہتا تھا کہ وہ بندے ہیں اللہ کے اور رسول اس کے ہیں سو وہ فرشتے کہتے ہیں ہم پہلے ہی جانتے تھے کہ تو ایسا ہی کہے گا پھر کشادہ کی جاتی ہے اس کی قبر ستر گز طول میں اور ستر گز چوڑان میں پھر نور بھر دیا جاتا ہے اس میں اور کہا جاتا ہے سو جا رہ سو وہ بندہ کہتا ہے اپنے گھر والوں کے پاس جاؤں اور ان کو بھی خبر دوں یعنی ایسے عملوں کی جو میں نے کیے تھے تاکہ وہ بھی اس نعمت کو پاویں سو وہ فرشتے کہتے ہیں سو جا رہ جیسے دلہن سوتی ہے کہ کوئی نہیں جگاتا ہے اس کو مگر جو سب گھر والوں سے پیارا ہو یعنی خاوند اس کا یہاں تک

النَّاسَ يَقُولُونَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ لَا أَدْرِي فَيَقُولَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ ذٰلِكَ فَيُقَالُ لِلْأَرْضِ الْتَئِمِي عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ أَضْلَاعُهُ فَلَا يَزَالُ فِيهَا مُعَذَّبًا حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ۔

کر اٹھا وے تجھے اللہ تیری اس خوابگاہ سے یہ حال مومن کا ہے۔ اور اگر وہ میت منافق ہوتا ہے تو فرشتوں سے کہتا ہے سنتا تھا میں آدمیوں سے جو وہ کہتے تھے وہی میں بھی کہتا تھا اور مجھے کچھ معلوم نہیں وہ فرشتے کہتے ہیں ہم کو معلوم تھا تو ایسا ہی کہے گا پھر حکم ہوتا ہے زمین کو کہ دبوچ لے اس کو اور وہ دبوچ لیتی ہے اس کو سو ادھر کی پسلیاں ادھر ہو جاتی ہیں اور ہمیشہ اسی عذاب میں رہتا ہے جب تک اٹھا وے اس کو اللہ اس کے پڑے رہنے کی جگہ سے۔

ف اس باب میں علی اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور براء بن عازب اور ابو ایوب اور انس اور جابر اور عائشہؓ اور ابی سعید سے روایت ہے کہ یہ سب روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قبر کے عذاب کو، کہا ابو عیسیٰ نے ابوہریرہؓ کی حدیث حسن ہے غریب ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مرتا ہے کوئی میت دکھائی جاتی ہے اس کو رہنے کی جگہ، اگر وہ جنت والوں سے ہے تو جنت کی جگہ دیکھ لیتا ہے اور اگر دوزخ والوں سے ہے تو دوزخ کی جگہ دیکھ لیتا ہے پھر اس سے کہتے ہیں یہ تیری جگہ ہے جب اٹھا وے گا تجھ کو اللہ قیامت کے دن۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَجْرِ مَنْ عَزَّى مُصَابًا
باب مصیبت زدہ کو تسلی دینے کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزَّى مُصَابًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ۔

روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تسلی اور تسکین اور دلاسا دیوے کسی مصیبت زدہ کو یا جس کا کوئی مر گیا ہو تو اس کو بھی ویسا ہی ثواب ہے جیسا اس مصیبت زدہ کو۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مرفوع مگر علی بن عاصم کی روایت سے اور روایت کی بعضوں نے محمد بن سوقہ سے اسی اسناد سے اسی حدیث کی مثل موقوفاً اور مرفوع نہ کیا اس کو اور کہتے ہیں بہت جو طعن ہوا لوگوں کا علی بن عاصم پر تو اسی حدیث کے سبب لوگ خفا ہوئے ان پر۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
باب اس شخص کی فضیلت جو جمعہ کے دن مرے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ إِلَّا وَقَاهُ اللّٰهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان مرے جمعے کے دن یا جمعے کی رات کو تو بچاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو قبر کے عذاب سے اور جانچ اور امتحان سے۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی متصل نہیں ربیعہ بن سیف کے ساتھ مگر مروی ہے ابی عبدالرحمٰن حبلی سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن عمرو سے اور ہم نہیں جانتے کہ ربیعہ بن سیف نے کچھ سنا ہو عبداللہ بن عمرو سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الْجَنَازَةِ

باب میت کے جلد تجہیز و تکفین کرنے کے بیان میں

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ إِذَا أَتَتْ وَالْجَنَازَةُ إِذَا حَضَرَتْ وَالْأَيِّمُ إِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفُوًا۔

روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان سے اے علیؓ تین چیزوں میں تاخیر نہ کیجیو ایک تو نماز میں جب وقت آ جاوے دوسرے جنازہ میں جب حاضر ہو جاوے یعنی موت اور بیوہ عورت کے نکاح میں جب کوئی اس کی ذات پات والا ملے تجھ کو۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد میں متصل نہیں جانتا۔

بَابُ آخَرُ فِي فَضْلِ التَّعْزِيَةِ

باب ماتم پرسی کی فضیلت میں

عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰى ثَكْلٰى كُسِيَ بُرْدًا فِي الْجَنَّةِ۔

روایت ہے ابی برزہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ماتم پرسی کرے اس عورت کی جس کا لڑکا مر گیا ہو اڑھائی جاوے گی اس کو چادر جنت کی۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد کچھ قوی نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْجَنَازَةِ

باب جنازہ پر دونوں ہاتھ اٹھانے کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبَّرَ عَلَى جَنَازَةٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ وَوَضَعَ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا ایک جنازے پر اور اٹھایا دونوں ہاتھوں کو پہلی بار اور پھر رکھ لیا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں، کہتے ہیں اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کہ آدمی ہر تکبیر کے وقت نماز جنازہ میں ہاتھ اٹھاوے اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علماء نے کہا ہے کہ ہاتھ نہ اٹھاوے مگر پہلی اللہ اکبر کہتے میں اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا اور مذکور ہے ابن مبارک سے کہا انہوں نے نماز جنازہ میں داہنے ہاتھ سے بایاں ہاتھ نہ پکڑے یعنی ہاتھ باندھنے کی کچھ ضرورت نہیں اور بعضوں نے کہا ہاتھ باندھے جیسا اور نماز میں باندھتے ہیں، کہا ابو عیسیٰ نے ہاتھ باندھنا میرے نزدیک اچھا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ نَفْسَ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتّٰى يُقْضٰى عَلَيْهِ

باب اس بیان میں کہ مومن کا جی لگا رہتا ہے قرض کی طرف جب تک کوئی اس کی طرف سے ادا نہ کرے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دل و جان مومن کا لگا رہتا ہے اپنے قرض میں کہ جو اس پر ہے جب تک کوئی اس کی طرف سے ادا نہ کرے۔

ف روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہوں نے ابراہیم سے جو بیٹے سعد کے ہیں انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمر و بن ابی سلمہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے۔

اَبْوَابُ النِّكَاحِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب نکاح کے ہیں جو مروی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ الْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّكَاحُ۔

روایت ہے ابی ایوب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چار چیزیں سب پیغمبروں کی سنت ہیں شرم اور عطر لگانا اور مسواک کرنا اور نکاح کرنا۔

ف اس باب میں عثمان اور ثوبان اور ابن مسعود اور عائشہؓ اور عبداللہ بن عمر اور جابر اور عکاف سے روایت ہے حدیث ابی ایوب کی حسن ہے غریب ہے روایت کی ہم سے محمود بن خداش سے انہوں نے عباد بن عوام سے انہوں نے حجاج سے انہوں نے ابی الشمال سے انہوں نے ابی ایوب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حفص کی حدیث کی مانند اور روایت کی یہی حدیث ہشیم اور محمد بن یزید واسطی اور ابو معاویہ اور کئی لوگوں نے حجاج سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے ابی ایوب سے اور ذکر نہ کیا اس میں ابی الشمال کا اور حدیث حفص بن غیاث اور عباد بن عوام کی زیادہ صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابٌ لَا نَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ عَلَيْكُمْ بِالْبَاءَةِ فَاِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّ الصَّوْمَ لَهٗ وِجَاءٌ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا انہوں نے ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ہم جوان جوان تھے قدرت اور مقدور نکاح کا نہ رکھتے تھے سو حضرت نے فرمایا اے گروہ جوانوں کے تم ضرور نکاح کرو اس لیے کہ وہ آنکھوں کو نیچا رکھتا ہے یعنی جھانک تاک سے بچاتا ہے اور بہت حفاظت کرتا ہے فرج کی یعنی زنا سے بچاتا ہے۔ سو جو شخص تم میں سے طاقت نہ رکھتا ہو نکاح کی تو وہ روزے رکھنا اختیار کرے کہ روزہ اس کے حق میں گویا خصی کرنا ہے۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمارہ سے مانند اسی کے اور روایت کی ہے کئی شخصوں نے اعمش سے اسی حدیث کی مثل اور روایت کی ابو معاویہ اور محاربی نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّبَتُّلِ

باب عورتوں سے انکار رکھنے کے بیان میں

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ رَدَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ التَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَهٗ لَاخْتَصَيْنَا۔

روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ قبول نہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے جدا اور بے تعلق رہنے کو جو عثمان بن مظعون چاہتے تھے اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اجازت دیتے عورتوں سے ہمیشہ جدا رہنے کو تو ہم تو خصی ہو جاتے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّبَتُّلِ۔

روایت ہے سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا عورتوں سے ترک صحبت اور ترکِ علاقہ کرنے کو اور زیادہ کیا زید بن اخرم نے اپنی روایت میں یہ بھی کہ پڑھی قتادہ نے یہ آیت وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ ذُرِّيَّةً یعنی اللہ جل جلالہ وجل شانہ ارشاد فرماتا ہے کہ ہم نے بھیجے بہت رسول تجھ سے پہلے اور کیں ان کیلئے بیبیاں اور اولاد

ف: اس باب میں سعد اور مالک بن مالک سے اور عائشہ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث سمرہ کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی اشعث بن عبدالملک نے یہ حدیث حسن سے انہوں نے سعد ابن ہشام سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند اور کہتے ہیں کہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ فَزَوِّجُوْهُ

باب اس بیان میں کہ جس کی دینداری پسند کرو اس سے نکاح کرو

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ وَخُلُقَهُ فَزَوِّجُوْهُ اِلَّا تَفْعَلُوْا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيْضٌ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پیغام بھیجے تمہارے پاس ایسا شخص کہ جس کی دینداری تم پسند کرتے ہو اور خلق بھی اس کے تو نکاح کر دو اس کو اگر ایسا نہ کرو گے تو بڑا فتنہ زمین میں ہوگا اور بہت بڑا فساد پڑے گا یعنی دینداری کم ہو جائے گی اور بے دینی پھیلے گی۔

ف اس باب میں ابو حاتم مزنی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے اور ابو ہریرہؓ کی حدیث عبدالحمید بن سلیمان کے خلاف بھی مروی ہوئی ہے سو لیث بن سعد نے روایت کی ابن عجلان سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً کہا محمد نے حدیث لیث کی اشبہ ہے عبدالحمید کی حدیث کو محفوظ نہ گنا۔

عَنْ اَبِي حَاتِمٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ وَخُلُقَهُ فَاَنْكِحُوْهُ اِلَّا تَفْعَلُوْا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ كَانَ فِيْهِ قَالَ اِذَا جَاءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهُ وَخُلُقَهُ فَاَنْكِحُوْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔

روایت ہے ابو حاتم مزنی سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آوے تمہارے پاس ایسا شخص کہ تم پسند کرو اس کے دین کو اور خلق اور عادات کو تو نکاح کر دو اس سے اگر ایسا نہ کرو گے تو بڑا فتنہ ہوگا زمین میں اور بہت فساد لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اگر اس میں کچھ ہو یعنی مفلسی یا تنگ دستی کہ بیوی کو اپنی روٹی نہ دے سکے تو فرمایا آپ نے جب آوے تمہارے پاس ایسا شخص کہ پسند کرو تم اس کا دین اور عادات تو نکاح کر دو اس سے تین بار یہی فرمایا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو حاتم مزنی کو صحبت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مگر سوا اس حدیث کے کوئی حدیث ہم نہیں جانتے کہ روایت کی ہو انہوں نے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ مَنْ یَّنْکِحُ عَلٰی ثَلٰثِ خِصَالٍ

باب اس بیان میں کہ لوگ تین چیزیں دیکھ کر نکاح کرتے ہیں

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَرْأَۃَ تُنْکَحُ عَلٰی دِیْنِھَا وَمَالِھَا وَجَمَالِھَا فَعَلَیْکَ بِذَاتِ الدِّیْنِ تَرِبَتْ یَدَاکَ۔

روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کو نکاح کرتے ہیں دین اور مال اور جمال کے لیے سو دین کے لیے نکاح کر یعنی ایسی عورت کہ دیندار ہو خواہ مال و جمال ہو یا نہ ہو پھر فرمایا خاک آلودہ ہوں تیرے ہاتھ۔

ف اس باب میں عوف بن مالک اور عائشہؓ اور عبید اللہ بن عمر اور ابی سعید سے روایت ہے۔ ف حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِی النَّظَرِ اِلَی الْمَخْطُوْبَۃِ

باب جس عورت سے پیغام نکاح کرے اسکو دیکھ لینے کے بیان میں

عَنِ الْمُغِیْرَۃِ بْنِ شُعْبَۃَ اَنَّہٗ خَطَبَ امْرَأَۃً فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُنْظُرْ اِلَیْھَا فَاِنَّہٗ اَحْرٰی اَنْ یُّؤْدَمَ بَیْنَکُمَا۔

روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ انہوں نے پیغام دیا ایک عورت کو نکاح کا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ لے اس کو کہ دیکھنے میں امید ہے بہت الفت ہو تم دونوں میں۔

ف: اس باب میں محمد بن مسلمہ اور جابر اور انس اور ابی حمید اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے اور یہی مذہب ہے بعض علماء کا اسی حدیث کے موافق اور کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں اگر دیکھ لے آدمی جس عورت کو پیغام دیا ہے نکاح کا مگر اس کا کوئی عضو نہ دیکھے جس کا دیکھنا حرام ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور جو حضرتؐ نے فرمایا: احری ان یؤدم بینکما اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ تمہارے بیچ میں محبت ہمیشہ رکھے گا۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اِعْلَانِ النِّکَاحِ

باب نکاح کے مشہور کرنے کے بیان میں

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْجُمَحِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَیْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ۔

روایت ہے محمد بن حاطب جمحی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال اور حرام میں فرق فقط دف بجانے اور آوازوں کا ہے یعنی حرام چوری سے ہوتا ہے اور حلال شہرت سے

ف اس باب میں روایت ہے عائشہؓ اور جابر اور ربیع بنت معوذ بن عفراء سے اور حدیث محمد بن حاطب کی حسن ہے اور ابو بلج کا نام یحییٰ بن ابی سلیم ہے اور ان کو ابن سلیم بھی کہتے ہیں اور محمد بن حاطب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اپنے لڑکپن میں۔

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْلِنُوْا ھٰذَا النِّکَاحَ وَاجْعَلُوْہُ فِی الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوْا عَلَیْہِ بِالدُّفُوْفِ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشہور کرو اس نکاح کو اور عقد نکاح باندھو مسجدوں میں اور دف بجاؤ یعنی بعد نکاح ہو جانے کے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس باب میں اور عیسیٰ بن میمون انصاری ضعیف ہیں حدیث میں اور عیسیٰ بن میمون جو ابن نجیح سے تفسیر کرتے ہیں وہ ثقہ ہیں۔

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيَّ غَدَاةَ بُنِيَ بِي فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي وَجُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِدُفِّهِنَّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ إِلَى أَنْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ لَهَا اسْكُتِي عَنْ هٰذِهِ وَقُولِي الَّتِي كُنْتِ تَقُولِينَ قَبْلَهَا۔

روایت ہے ربیع بنت معوذ بن عفرا سے کہا آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں صبح کو اس شب کی کہ زفاف کیا گیا میرے ساتھ اور بیٹھ گئے میرے بچھونے پر جہاں تو بیٹھا ہے میرے نزدیک اور ہماری لونڈیاں دف بجاتی تھیں اور مرثیہ گاتی تھیں ان لوگوں کا جو شہید ہوئے تھے ہمارے باپ دادوں میں سے جنگ بدر کے دن یہاں تک کہ ایک ان میں سے یہ مصرع گانے لگی وَفِينَا سے غَدٍ تک یعنی ہمارے درمیان ایک نبی ہے کہ کل کی بات جانتا ہے سو حضرت نے فرمایا خبردار چپ رہ اس بات کو نہ بول اور وہی کہہ جو پہلے کہتی تھی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا يُقَالُ لِلْمُتَزَوِّجِ

باب اس بیان میں کہ جس نے نکاح کیا ہو اس کو کیا دعا دینا چاہیے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَفَّأَ الْإِنْسَانَ إِذَا تَزَوَّجَ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو مبارکباد دیتے اور اس نے نکاح کیا ہوتا تو فرماتے بَارَكَ سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں برکت دے اللہ تجھ کو اور برکت دے تیرے بیٔں اور جمع کرے تم دونوں کو خیر و خوبی کے ساتھ۔

ف: اس باب میں عقیل بن ابی طالب سے بھی روایت ہے حدیث حضرت ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ عَلَى أَهْلِهِ

باب جب صحبت کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنْ قَضَى اللّٰهُ بَيْنَهُمَا وَلَدًا لَمْ يَضُرَّهُ الشَّيْطَانُ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی تم میں سے جب ارادہ کرے اپنی بیوی سے صحبت کا اور کہے بسم اللہ سے رزقتنا تک تو اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان میں کوئی اولاد مقرر کی ہو گی تو اس کو شیطان کچھ ضرر نہ پہنچا سکے گا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَوْقَاتِ الَّتِي يُسْتَحَبُّ فِيهَا النِّكَاحُ

باب ان وقتوں کے بیان میں کہ نکاح ان میں مستحب ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ وَبَنَى بِي فِي شَوَّالٍ

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے نکاح کیا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال میں اور صحبت کی مجھ سے

وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَحِبُّ اَنْ يُبْنٰى بِنِسَآئِهَا فِيْ شَوَّالٍ

شوال میں اور حضرت عائشہؓ دوست رکھتی تھیں کہ زفاف کیا جاوے ان کی قرابت کی عورتوں میں سے شوال میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر ثوری کی روایت سے کہ وہ اسماعیل سے روایت کرتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْوَلِيْمَةِ
باب ولیمہ کے بیان میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالَ اِنِّيْ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً عَلٰى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا عبدالرحمٰن بن عوف پر اثر زردی کا تو پوچھا یہ کیا ہے تو کہا انہوں نے میں نے نکاح کیا ہے ایک عورت سے چھوہارے کی ایک گٹھلی سونے کے مہر پر سو فرمایا آپ نے اللہ برکت دے تجھ کو ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری کا ہو۔

ف اس باب میں ابن مسعود اور عائشہؓ اور جابر اور زہیر بن عثمان سے روایت ہے حدیث انسؓ کی صحیح ہے اور کہا احمد بن حنبل نے ایک گٹھلی بھر سونا تین درہم اور ثلث یعنی ایک درم کی تہائی کے برابر ہوتا ہے اور اسحاق نے کہا وہ وزن ہے پانچ درہم کا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَمَ عَلٰى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ بِسَوِيْقٍ وَّتَمْرٍ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کیا صفیہ کا جو بیٹی ہیں حیّ کی ستو اور کھجور پر۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے حمید سے انہوں نے سفیان سے اسی کے مانند اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ابن عیینہ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے انس سے اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت ہے وائل سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے بیٹے نوف سے اور سفیان بن عیینہ تدلیس کرتے تھے اس حدیث میں کہ کبھی ذکر کرتے وائل اور نوف کا اور کبھی نہ کرتے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامُ اَوَّلِ يَوْمٍ حَقٌّ وَّطَعَامُ يَوْمِ الثَّانِيْ سُنَّةٌ وَّطَعَامُ يَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَةٌ وَّمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طعام روز اول واجب ہے اور طعام روز ثانی سنت ہے اور طعام روز ثالث سمعہ ہے اور جو لوگوں کو سنانے کے لیے کوئی کام کرے اللہ اس کے کام سنا دے گا

یعنی آخرت میں کچھ ثواب نہ ہوگا۔

ف ابن مسعودؓ کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر زیاد بن عبداللہ کی سند سے اور زیاد بن عبداللہ بہت غریب اور منکر روایتیں کرنے والے ہیں، سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے ذکر کرتے تھے کہ محمد بن عقبی کہتے تھے کہ کہا وکیع نے زیاد بن عبداللہ باوجود بزرگی کے جھوٹ کہہ دیتے تھے اپنی حدیث میں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِجَابَةِ الدَّاعِي

باب دعوت قبول کرنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُوا الدَّعْوَةَ إِذَا دُعِيتُمْ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت میں جاؤ جب بلائے جاؤ۔

ف: اس باب میں علی اور ابی ہریرہؓ اور براء اور انس اور ابوایوب سے روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَنْ يَجِيءُ إِلَى الْوَلِيمَةِ بِغَيْرِ دَعْوَةٍ

باب ولیمہ میں جو بلائے بغیر آوے اس کے بیان میں

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ إِلَى غُلَامٍ لَهُ لَحَّامٍ فَقَالَ اصْنَعْ لِي طَعَامًا يَكْفِي خَمْسَةً فَإِنِّي رَأَيْتُ فِي وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجُوعَ فَصَنَعَ طَعَامًا ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ وَجُلَسَاءَهُ الَّذِينَ مَعَهُ فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّبَعَهُمْ رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ حِينَ دُعُوا فَلَمَّا انْتَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ إِلَى الْبَابِ قَالَ لِصَاحِبِ الْمَنْزِلِ إِنَّهُ اتَّبَعَنَا رَجُلٌ لَمْ يَكُنْ مَعَنَا حِينَ دَعَوْتَنَا فَإِنْ أَذِنْتَ لَهُ دَخَلَ قَالَ فَقَدْ أَذِنَّا لَهُ فَلْيَدْخُلْ۔

روایت ہے ابی مسعود سے کہا انہوں نے آئے ایک شخص کہ ان کو ابوشعیب کہتے تھے اپنے غلام کے پاس کہ اسے لحام کہتے تھے اور کہا اس سے پکاؤ ہمارے لیے اتنا کھانا کہ کفایت کرے پانچ آدمیوں کو اس لیے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے میں اثر بھوک کا سو پکایا اس غلام نے کھانا پھر بلا بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم نشینوں سمیت جو ان کے ساتھ تھے سو جب کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانے کو تو ساتھ ہو لیا ایک مرد کہ وہ دعوت دینے کے وقت نہ تھا پھر جب حضرت دروازے پر پہنچے صاحب خانہ سے کہا کہ ہمارے ساتھ ایک اور آدمی بھی ہے کہ دعوت دینے کے وقت نہ تھا سو اگر تم اجازت دو تو وہ بھی آوے صاحب خانہ نے کہا ہم نے اجازت دی وہ بھی آوے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَزْوِيجِ الْأَبْكَارِ

باب باکرہ سے نکاح کرنے کے بیان میں

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا فَقُلْتُ لَا بَلْ ثَيِّبًا فَقَالَ هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ مَاتَ وَتَرَكَ سَبْعَ بَنَاتٍ أَوْ تِسْعًا فَجِئْتُ بِمَنْ تَقُومُ عَلَيْهِنَّ فَدَعَا لِي۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے نکاح کیا میں نے ایک عورت سے اور آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو پوچھا آپ نے کیا نکاح کیا تم نے اسے جابر سو کہا میں نے ہاں فرمایا آپ نے کنواری عورت سے یا بیوہ سے کہا میں نے بیوہ سے آپ نے فرمایا کسی کنواری سے کیوں نہ نکاح کیا کہ وہ تجھ سے کھیلتی اور تو اس سے سو عرض کیا میں نے یا رسول اللہ تحقیق کہ عبداللہ نے وفات پائی یعنی جابر کے والد نے اور چھوڑ گئے سات لڑکیاں یا نو راوی کو شک ہے تو میں ایسی عورت کو بیاہ لایا

کہ جو خدمت کرے ان کی اور پرورش کرے اور لڑکیوں کا پالنا جیسا بیوہ سے ہوتا ہے باکرہ سے کہاں ہوتا ہے تو حضرت نے دعا کی میرے لیے۔

ف اس باب میں ابی بن کعب اور کعب بن عجرہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ

باب اس بیان میں کہ نکاح درست نہیں ہوتا بغیر ولی کے

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ نَا شَرِيْكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ ح وَثَنَا قُتَيْبَةُ نَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ ح وَثَنَا بُنْدَارٌ نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ اِسْرَآئِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ ح وَثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ اَبِيْ زِيَادٍ نَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ۔

روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے شریک بن عبداللہ سے انہوں نے ابی اسحاق سے اور کہا مؤلف نے کہ روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے ابو عوانہ سے انہوں نے ابی اسحاق سے پھر کہا مؤلف نے روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابی اسحاق سے پھر کہا مؤلف نے روایت کی ہم سے عبداللہ بن ابی زیاد نے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے یونس بن ابی اسحاق سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے ابی موسیٰ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح درست نہیں ہوتا بغیر ولی کے۔

ف اس باب میں عائشہؓ اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور عمران بن حصین اور انس سے بھی روایت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ نُكِحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَاِنْ دَخَلَ بِهَا فَلَهَا الْمَهْرُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَّا وَلِيَّ لَهٗ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت نکاح کرے اپنے ولی کی بغیر اجازت کے تو نکاح اس کا باطل ہے نکاح اس کا باطل ہے نکاح اس کا باطل ہے پھر اگر خاوند نے اس سے صحبت کی یا خلوت صحیحہ تو اس پر کامل مہر ہے، عوض میں اس کے جو حلال کیا اس نے اس کی فرج کو یعنی اس کی صحبت کے عوض پھر اگر تنازع ہو اور اختلاف پڑے تو بادشاہ اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یحییٰ بن سعید انصاری نے اور یحییٰ بن ایوب اور سفیان ثوری اور کئی لوگوں نے جو حافظ ہیں حدیث کے ابن جریج سے اسی کی مانند اور ابی موسیٰ کی حدیث یعنی جو اس حدیث کے اوپر گذری اس میں اختلاف ہے۔ روایت کیا اس کو اسرائیل اور شریک بن عبداللہ اور ابو عوانہ اور زہیر بن معاویہ اور قیس بن الربیع نے ابی اسحاق سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے ابی موسیٰ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی ابو عبیدہ حداد نے یونس بن ابی اسحاق سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے ابی موسیٰ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں ابی اسحاق کا اور مروی ہے یونس بن ابی اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں ابی بردہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی شعبہ اور

ثوری نے ابی اسحاق سے انہوں نے ابی موسیٰ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا لا نکاح الا بولی یعنی نکاح درست نہیں بغیر ولی کے اور ذکر کیا بعض اصحاب سفیان نے سفیان سے روایت کی انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے ابی موسیٰ سے اور یہ صحیح نہیں یعنی ذکر کرنا ابی بردہ کا اس سند میں اور روایت ان لوگوں کی کہ روایت کرتے ہیں ابی اسحاق سے وہ ابی بردہ سے وہ ابی موسیٰ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نکاح درست نہیں بغیر ولی کے میرے نزدیک بہت صحیح ہے اس لیے کہ سننا ان لوگوں کا ابی اسحاق سے اوقات مختلفہ میں ہے اگرچہ شعبہ اور ثوری بڑے یاد رکھنے والے اور بہت ثابت ہیں حدیث میں ان لوگوں سے زیادہ جو روایت کرتے ہیں ابی اسحاق سے اس حدیث کو تو روایت انہی لوگوں کی میرے نزدیک اشبہ اور اصح ہے یعنی شعبہ اور ثوری کی روایت سے اور لوگوں کی روایت جو ابو اسحاق سے روایت کرتے ہیں بہتر ہے اس لیے کہ شعبہ اور ثوری نے سنا اس حدیث کو ابی اسحاق سے ایک مجلس میں اور ان لوگوں نے سنا ہے ابی اسحاق سے کئی مجلسوں میں اور اس کی دلیل کہ شعبہ اور ثوری نے ایک ہی مجلس میں سنا ہے یہ ہے کہ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابو داؤد سے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے کہا سنا میں نے سفیان ثوری سے پوچھتے تھے ابو اسحاق سے کیا سنی ہے تم نے ابو بردہ سے یہ حدیث کہ فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نکاح الا بولی سو کہا ابو اسحاق نے ہاں پس معلوم ہوا اس حدیث سے کہ سننا شعبہ اور ثوری کا اس حدیث کو ایک ہی وقت میں ہے اور اسرائیل بہت ثابت ہیں یعنی خوب روایت کرنے والے ہیں ابی اسحاق کی روایتوں سے، سنا میں نے محمد بن مثنیٰ سے انہوں نے کہا سنا میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے کہتے تھے مجھ سے جو فوت ہو گئیں ثوری کی حدیثیں جو مروی تھیں ابی اسحاق سے تو یہی سبب تھا کہ میں نے تکیہ کیا اسرائیل پر کہ وہ ابی اسحاق کی روایتوں کو خوب بیان کرتے تھے اور عائشہ کی حدیث اس باب میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح درست نہیں بغیر ولی کے حسن ہے اور روایت کی ابن جریج نے سلیمان بن موسیٰ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی حجاج بن ارطاۃ نے اور جعفر بن ربیعہ نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے ہشام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مثل اور کلام کیا ہے بعض اہل حدیث نے زہری کی حدیث میں جو مروی ہے عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن جریج نے کہا ملاقات کی میں نے زہری سے اور پوچھا میں نے کہ تم نے یہ حدیث روایت کی ہے یعنی سلیمان سے بیان کی ہے تو انہوں نے انکار کیا پس اسی سبب سے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اور مذکور ہے یحییٰ بن معین سے کہ انہوں نے کہا کہ یہ انکار کرنا ابن جریج کا کسی نے نہیں بیان کیا سوائے اسماعیل بن ابراہیم کے۔ کہا یحییٰ بن معین نے اور سننا اسماعیل بن ابراہیم کا ابن جریج سے کچھ ایسا قوی نہیں اس لیے کہ صحیح کی انہوں نے اپنی کتاب عبدالمجید بن عبدالعزیز ابن ابی رواد کی کتابوں سے مقابلہ کر کے جو سنی تھی ابن جریج سے اور ضعیف کہا یحییٰ نے اسماعیل بن ابراہیم کی روایت کو ابن جریج سے اور اسی حدیث پر عمل ہے جو فرمائی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکاح درست نہیں بغیر ولی کے انہیں میں ہیں سعید بن مسیب اور حسن بصری اور شریح اور ابراہیم نخعی اور عمر بن عبدالعزیز وغیرہم اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اوزاعی اور مالک اور عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ

باب اس بیان میں کہ نکاح درست نہیں بغیر گواہوں کے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَغَايَا اللَّاتِي يُنْكِحْنَ أَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ قَالَ يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ رَفَعَ عَبْدُ الْأَعْلَى هٰذَا الْحَدِيثَ فِي التَّفْسِيرِ وَأَوْقَفَهُ فِي كِتَابِ الطَّلَاقِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زنا کرنے والی وہی عورتیں ہیں جو اپنے نکاح کرتی ہیں بغیر گواہوں کے کہا یوسف بن حماد نے یعنی جو راوی اس حدیث کے ہیں مرفوع کیا عبدالاعلیٰ نے اس حدیث کو تفسیر میں اور موقوف روایت کیا کتاب الطلاق میں اور مرفوع نہ کیا۔

ف: روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے غندر سے انہوں نے سعید سے مانند اسی کے اور مرفوع نہ کیا اس کو اور یہی صحیح ہے۔ یہ حدیث غیر محفوظ ہے ہم نہیں جانتے کسی کو کہ اس نے مرفوع کیا ہو مگر وہی جو روایت کی عبدالاعلیٰ نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے مرفوعًا اور مروی ہے عبدالاعلیٰ سے انہوں نے روایت کی سعید سے یہی حدیث موقوفًا اور صحیح وہی ہے جو مروی ہے ابن عباس سے انہی کا قول لا نکاح الا ببینۃ یعنی نکاح درست نہیں بغیر گواہوں کے اور ایسا ہی روایت کی کئی لوگوں نے سعید بن ابی عروبہ سے اسی کی مانند موقوفًا۔ اس باب میں عمران بن حصین اور انس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ کا اور بعد ان کے تھے تابعین وغیرہم سے کہتے تھے نکاح درست نہیں ہوتا بغیر گواہوں کے ہمارے نزدیک اس میں اختلاف نہیں سلف کا مگر ایک قوم نے متاخرین علماء سے اس میں اختلاف کیا ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس میں کہ جب گواہی دیوے ایک شخص بعد ایک شخص کے یعنی دونوں کی گواہی وقت واحد میں نہ ہو اور دونوں ایک وقت میں نکاح میں حاضر نہ رہے ہوں تو اکثر علمائے کوفہ وغیرہم نے کہا کہ نکاح جائز نہیں جب تک دونوں ایک ساتھ عقد نکاح میں حاضر نہ ہوں۔ اور بعض اہل مدینہ نے کہا جب حاضر ہو ایک گواہ دوسرے کے بعد تو نکاح جائز ہے مگر اعلان ضرور ہے یعنی اگر اعلان کیا تو نکاح درست ہو گیا اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور ایسا ہی کہا اسحاق بن ابراہیم نے اہل مدینہ سے اور کہا بعض علماء نے ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی جائز ہے نکاح میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ

باب خطبۂ نکاح میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلٰوةِ وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ قَالَ التَّشَهُّدُ فِي الصَّلٰوةِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَالتَّشَهُّدُ فِي الْحَاجَةِ إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَسْتَعِينُهُ

روایت ہے عبداللہ سے کہا سکھایا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد نماز کا اور تشہد حاجت کا یعنی حاجت نکاح وغیرہ کی اور کہا انہوں نے تشہد نماز کا یہ ہے التحیات سے ورسولہ تک اور تشہد حاجت کا یعنی نکاح وغیرہ کا یہ ہے الحمد للہ سے ورسولہ تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے مدد مانگتے ہیں اس سے اور مغفرت چاہتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں اللہ کے ساتھ اپنے نفسوں کی شرارت سے اور بُرے عملوں سے جس کو راہ بتادے اللہ اس کا بہکانے والا کوئی نہیں

وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ وَيَقْرَءُ ثَلَاثَ آيَاتٍ قَالَ عَبْثَرُ فَفَسَّرَهَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ ۝ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ۝ اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ۝ الآية

اور جس کو وہ بہکائے اس کا راہ دکھانے والا کوئی نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمدؐ بندے اس کے اور بھیجے ہوئے ہیں اس کے اور تشہد اول کے معنی کتاب الصلوۃ میں گزرے کہا راوی نے اور پڑھیں تین آیتیں یعنی اس تشہد نکاح کے بعد کہا عبثر نے تفسیر کی اس کی سفیان ثوری نے کہ وہ آیتیں یہ ہیں اتقوا اللہ سے تیسری آیت کے اخیر تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ فرمایا اللہ تعالےٰ نے ڈرو تم اللہ سے جو حق ہے ڈرنے کا اور نہ مریو مگر مسلمان اور ڈرو اللہ سے کہ جس کا نام لے کر تم سوال کرتے ہو اور اسی کے نام سے ناتے جوڑتے ہوئے بےشک اللہ تمہارا نگہبان ہے ڈرو اللہ سے اور کہو بات پکی آخر آیت تک اور تیسری آیت کا ٹکڑا سدیدًا کے بعد یہ ہے يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ۝ یعنی کہو تم بات پکی بناوے اللہ تمہارے کام اور بخش دے تمہارے گناہ اور جو طاعت کرے اللہ اور رسولؐ کی وہ پہنچا بڑی مراد کو۔

ف: اس باب میں عدی بن حاتم سے بھی روایت ہے۔ حدیث عبداللہ کی حسن ہے۔ روایت کی ہے یہ حدیث اعمش نے ابی اسحاق سے انہوں نے ابی عبیدہ سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی شعبہ نے ابی اسحاق سے انہوں نے ابی عبیدہ سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں اس لیے کہ اسرائیل نے جمع کر دیا ان دونوں کو اور یوں کہا کہ روایت ہے ابی اسحاق سے انہوں نے روایت کی ابی الاحوص اور ابی عبیدہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا بعض علماء نے کہ جائز ہے نکاح بغیر خطبہ کے اور یہی قول ہے سفیان ثوری وغیرہ عالموں کا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس خطبے میں تشہد نہ ہو تو وہ ایسا ہے جیسے کوڑھی کا ہاتھ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِيمَارِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ

باب کنواری اور بیوہ عورت سے اذن لینے کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتّٰى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتّٰى تُسْتَأْذَنَ وَإِذْنُهَا الصُّمُوتُ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح نہ کیا جاوے بیوہ عورت کا جب تک اس سے اجازت نہ لی جاوے اور باکرہ کا بھی نکاح نہ کیا جاوے جب تک اس کا

اذن نہ لیا جاوے اور اذن دینا باکرہ کا یہی ہے کہ جب اس سے پوچھیں تو وہ چپ رہے۔

ف: اس باب میں عمر اور ابن عباس اور عائشہؓ اور عرس بن عمیرہ سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے عالموں کا کہ بیوہ عورت کا بھی نکاح نہ کریں جب تک اس سے حکم نہ لیں اگرچہ اس کا باپ ہی نکاح کرتا ہو اور اگر باپ نے بغیر اس کے حکم کے نکاح کر دیا اور اس نے پسند نہ رکھا تو نکاح درست نہ ہوا تمام علماء کے نزدیک، اور یہ حکم بیوہ کا ہے اور اختلاف ہے علماء کا کنواری لڑکی میں کہ اس کا باپ نکاح کرے تو اکثر علماء کوفہ وغیرہم نے کہا ہے کہ اگر باکرہ کا نکاح کر دیا اس کے باپ نے اور وہ بالغہ ہے بغیر اس کے حکم کے اور وہ راضی نہیں اس نکاح سے تو نکاح درست نہیں اور بعض اہل مدینہ نے کہا کہ نکاح کر دینا باپ کو کنواری لڑکی کا صحیح و جائز ہے اگرچہ لڑکی اس سے راضی نہ ہو اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاْذَنُ فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ خود اپنی ذات کی مختار ہے بہ نسبت اپنے ولی کے یعنی ولی اس کا اس پر جبر نہیں کر سکتا نکاح میں اور کنواری عورت سے نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے اور چپ رہنا اسکی یہی اجازت ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے شعبہ اور سفیان ثوری سے یہ حدیث وہ روایت کرتے ہیں مالک بن انس سے اور بعض لوگوں نے اس حدیث کی دلیل سے کہا ہے کہ نکاح بغیر ولی کے جائز ہے اور اس حدیث سے ان کا دعوی ثابت نہیں ہوتا اس لیے کہ مروی ہے کئی سندوں سے بواسطہ ابن عباس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح جائز نہیں بغیر ولی کے اور اسی پر فتویٰ دیا ابن عباس نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح جائز نہیں بغیر ولی کے اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ بیوہ عورت خود اپنی ذات کی مختار ہے بہ نسبت اپنے ولی کے اس کے معنی اکثر علماء کے نزدیک یہی ہیں کہ ولی بغیر اس کے حکم اور خوشی کے نکاح نہ کرے اور اگر ایسا کیا بھی تو باطل ہے نہ یہ کہ نکاح بغیر ولی کے جائز ہو اور یہی ثابت ہوتا ہے خنساء بنت خذام کی حدیث سے کہ جب نکاح کیا تھا ان کا ان کے باپ نے اور وہ بیوہ تھیں اور ناخوش تھیں اس نکاح سے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نکاح توڑ دیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اِكْرَاهِ الْيَتِيْمَةِ عَلَى التَّزْوِيْجِ

باب اس بیان میں کہ یتیم لڑکی پر نکاح کے لیے جبر درست نہیں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَتِيْمَةُ تُسْتَاْمَرُ فِيْ نَفْسِهَا فَاِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ اِذْنُهَا وَاِنْ اَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے انھوں نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یتیم لڑکی سے اس کے نکاح کے لیے حکم لیا جاوے پھر اگر وہ چپ ہو رہے تو یہی اس کا حکم ہے اور اگر انکار کیا اس نے تو اس پر زبردستی نہیں پہنچتی۔

ف: اس باب میں ابی موسیٰ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہؓ کی حدیث حسن ہے اور اختلاف کیا ہے علماء نے یتیم لڑکی کے نکاح میں سو بعض علماء نے کہا ہے کہ اگر اس کا نکاح کر دیا اس کی اجازت کے تو نکاح موقوف ہے

جب تک وہ بالغہ نہ ہو اور جب وہ بالغہ ہوئی تو اسے اختیار ہے چاہے نکاح کو قبول رکھے اور چاہے باطل کر دے اور یہی قول ہے بعض تابعین وغیرہم کا اور بعضوں نے کہا نکاح جائز نہیں یتیمہ کا جب تک بالغ نہ ہو اور خیار نکاح میں جائز نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی وغیرہما عالموں کا اور احمد اور اسحاق نے کہا جب ہو گئی لڑکی یتیمہ نو برس کی اور پھر نکاح کیا اس کا اور راضی ہو گئی وہ تو نکاح جائز ہے اور اس کو اختیار نہیں بعد جوانی کے اور دلیل لاتے اس پر حضرت عائشہؓ کی حدیث کو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زفاف کیا ان سے جب وہ نو برس کی تھیں اور حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جب لڑکی نو برس کی ہو گئی تو وہ پوری عورت یعنی جوان ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَلِيَّيْنِ يُزَوِّجَانِ

باب اس لڑکی کے بیان میں جس کے دو ولیوں نے دو شخصوں سے نکاح کر دیا ہو

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا۔

روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت کے دو ولیوں نے دو جگہ نکاح کر دیا یعنی دو شخصوں کے ساتھ تو وہ اوّل شخص کی بیوی ہو گی اور جس نے بیچی کوئی چیز دو شخصوں کے ہاتھ تو وہ چیز اسی کے لیے ہے جس نے پہلے خریدی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے عالموں کا نہیں دیکھتے ہم اس میں کسی کا اختلاف کہ جب ایک عورت کے دو ولی ہوں ایک نے اس کا نکاح کر دیا پھر دوسرے کو اس کی خبر نہ تھی اس نے بھی اسی عورت کا نکاح دوسرے مرد سے کر دیا تو وہ پہلے کی بیوی ہو چکی اور یہ دوسرا نکاح باطل ہو گیا اور جب دونوں ولی ایک ہی وقت میں نکاح کر دیں تو دونوں کا نکاح باطل ہے اور یہی قول ہے ثوری اور احمد کا اور اسحاق کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي نِكَاحِ الْعَبْدِ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهِ

باب اس بیان میں کہ غلام کا نکاح بغیر اذن مولیٰ کے درست نہیں

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ اِذْنِ سَيِّدِهٖ فَهُوَ عَاهِرٌ۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام بغیر اذن اپنے مالک کے نکاح کرے تو وہ زانی ہے۔

ف: اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے۔ حدیث جابر کی حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث عبداللہ بن محمد سے جو پوتے ہیں عقیل کے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ روایت صحیح نہیں اور صحیح یہی ہے کہ روایت کی عبداللہ بن محمد بن عقیل نے جابر سے اور اسی پر عمل ہے تمام علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ نکاح غلام کا بغیر اذن سید کے درست نہیں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق وغیرہم کا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيْلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

روایت ہے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے کہ روایت کی جابر بن عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام بغیر اذن

أَيُّمَا عَبْدٍ تَزَوَّجَ بِغَيْرِ إِذْنِ سَيِّدِهِ فَهُوَ عَاهِرٌ ۔

اپنے مالک کے نکاح کرے تو وہ زانی ہے ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مُهُورِ النِّسَاءِ

باب عورتوں کے مہر کے بیان میں

عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي فَزَارَةَ تَزَوَّجَتْ عَلَى نَعْلَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَضِيتِ مِنْ نَفْسِكِ وَمَالِكِ بِنَعْلَيْنِ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَأَجَازَهُ ۔

روایت ہے عاصم بن عبداللہ سے کہا سنا میں نے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے کہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ایک عورت نے جو قبیلہ بنی فزارہ سے تھی نکاح کیا اپنا اور مہر مقرر کیا دو جوتیاں سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا راضی ہے تو اپنے جان و مال سے دو جوتیوں پر اس نے کہا ہاں تو آپ نے اس کے نکاح کو جائز رکھا ۔

ف اس باب میں عمر اور ابی ہریرہؓ اور سہل بن سعد اور ابی سعید اور انس اور عائشہؓ اور جابر اور ابی حدرد الاسلمی سے روایت ہے حدیث عامر بن ربیعہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا مہر میں سو بعضوں نے کہا مہر وہی ہے جس پر دونوں راضی ہو جاویں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مالک بن انس نے کہا کہ مہر چوتھائی دینار سے کم نہیں ہوتا اور بعض اہل کوفہ نے کہا مہر دس درہم سے کم نہیں ہوتا ۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنِّي وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَقَامَتْ طَوِيلًا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ تُصْدِقُهَا فَقَالَ مَا عِنْدِي إِلَّا إِزَارِي هَذَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِزَارُكَ إِنْ أَعْطَيْتَهَا جَلَسْتَ وَلَا إِزَارَ لَكَ فَالْتَمِسْ شَيْئًا فَقَالَ مَا أَجِدُ قَالَ الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ۔

روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہ آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اس نے میں نے اپنے تئیں بخش دیا آپ کو سو کھڑی رہی بڑی دیر تک سو عرض کیا ایک شخص نے یا رسول اللہ مجھ سے نکاح کر دیجئے اس کا اگر آپ کو اس کی حاجت نہیں سو آپ نے فرمایا کچھ تیرے پاس ہے مہر دینے کو سو کہا اس نے میرے پاس تو کچھ نہیں مگر میرا تہبند سو فرمایا آپ نے اگر تو اپنا تہبند اسے دے گا تو تو بے تہبند بیٹھا رہے گا سو فرمایا آپ نے ڈھونڈ کوئی چیز کہا اس نے مجھے کچھ نہیں ملتا فرمایا آپ نے کچھ تو ڈھونڈ اگرچہ ایک انگوٹھی ہو لوہے کی کہا راوی نے پھر ڈھونڈ آیا اور کچھ نہ پایا پھر فرمایا آپ نے تجھے کچھ قرآن یاد ہے اس نے کہا ہاں فلانی فلانی سورۃ کئی سورتوں کے نام لیے سو فرمایا آپ نے میں نے تیرا نکاح کر دیا اسی قرآن کے عوض جو تجھے یاد ہے یعنی وہ قرآن اس عورت کو پڑھا دیجئے یہی اس کا مہر ہے ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور شافعی کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے کہ کہتے ہیں اگر کسی نے نکاح کر لیا اسی بہ کہ کچھ قرآن تعلیم کردے اور کوئی چیز اس کے پاس نہ ہو تو نکاح جائز ہے اور اس کو کچھ سورتیں قرآن کی سکھا دے اور بعضوں نے کہا نکاح تو جائز ہے مگر مہر مثل دینا واجب ہے اور یہی قول ہے اہل کوفہ اور احمد اور اسحاق کا ۔

عَنْ اَبِی الْعَجْفَآءِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اَلَا لَا تُغَالُوْا صُدُقَةَ النِّسَآءِ فَاِنَّھَا لَوْ کَانَتْ مَکْرُمَةً فِی الدُّنْیَا اَوْ تَقْوٰی عِنْدَ اللّٰہِ لَکَانَ اَوْلَاکُمْ بِھَا نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَاعَلِمْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَکَحَ شَیْئًا مِنْ نِسَآئِہٖ وَلَا اَنْکَحَ شَیْئًا مِنْ بَنَاتِہٖ عَلٰی اَکْثَرَ مِنْ ثِنْتَیْ عَشَرَةَ اُوْقِیَّةً ۔

روایت ہے ابی العجفاء سے کہا فرمایا عمر بن خطاب نے بہت نہ بڑھاؤ مہر عورتوں کا اس لیے کہ اگر مہر بڑھانا کچھ عزت کی چیز ہوتی دنیا میں یا تقویٰ کا موجب ہوتا آخرت میں اللہ کے نزدیک تو سب سے زیادہ اولیٰ اور بہتر اس کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے اور میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا ہو کسی اپنی بی بی سے یا نکاح کیا ہو کسی اپنی صاحبزادی کا اور مہر باندھا ہو بارہ اوقیہ سے زیادہ ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو العجفا سلمی کا نام ہرم ہے اور اوقیہ علماء کے نزدیک چالیس درہم کا ہوتا ہے اور بارہ اوقیوں کے چارسو اسی درہم ہوتے ہیں ۔

بَابُ مَاجَاءَ فِی الرَّجُلِ یُعْتِقُ الْاَمَةَ ثُمَّ یَتَزَوَّجُھَا

باب اس شخص کے بیان میں جو لونڈی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کرے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْتَقَ صَفِیَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَھَا صِدَاقَھَا

روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا صفیہ کو اور آزاد کرنا ان کا مہر ٹھہرایا ۔

ف : اور اس باب میں صفیہ سے بھی روایت ہے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مکروہ جانا بعض اہل علم نے اس کو کہ عتق کو مہر ٹھہراوے بلکہ ضرور ہے کہ مہر اس کا سوائے عتق کے مقرر کرے اور قول اول زیادہ صحیح ہے ۔

بَابُ مَاجَآءَ فِی الْفَضْلِ فِیْ ذٰلِكَ

باب اس کی فضیلت میں

عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ یُؤْتَوْنَ اَجْرَھُمْ مَرَّتَیْنِ عَبْدٌ اَدّٰی حَقَّ اللّٰہِ وَحَقَّ مَوَالِیْہِ فَذٰلِكَ یُؤْتٰی اَجْرَہٗ مَرَّتَیْنِ وَرَجُلٌ کَانَتْ عِنْدَہٗ جَارِیَةٌ وَضِیْئَةٌ فَاَدَّبَھَا فَاَحْسَنَ اَدَبَھَا ثُمَّ اَعْتَقَھَا ثُمَّ تَزَوَّجَھَا یَبْتَغِیْ بِذٰلِكَ وَجْہَ اللّٰہِ فَذٰلِكَ یُؤْتٰی اَجْرَہٗ مَرَّتَیْنِ وَرَجُلٌ اٰمَنَ بِالْکِتَابِ

روایت ہے ابی بردہ بن ابی موسیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ ان کی نیکیوں کا ثواب دگنا ملے گا ایک وہ بندہ کہ جس نے حق ادا کیا اللہ کا اور اپنے آقاؤں کا تو اس کو بھی ہر نیکی کا ثواب دگنا ملے گا دوسرے وہ شخص جس کے پاس ایک لونڈی ہو خوبصورت اور اس کو دینداری سکھا دے پھر آزاد کر کے نکاح کر لے اور یہ سب اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے واسطے کرے یعنی دکھانے سنانے نیک نامی

الاَوَّلِ ثُمَّ جَآءَهُ الْكِتَابُ الْاٰخَرُ فَاٰمَنَ بِهٖ فَذٰلِكَ يُؤْتٰى اَجْرَهٗ مَرَّتَيْنِ۔

کے خیال سے نہ کرے تو اس کو بھی ہرنیکی کا ثواب دوگنا ملے گا اور ایک وہ مرد جو ایمان لایا پہلی کتاب یعنی تورات وانجیل پر یا ایک پر ان دونوں سے پھر آئی دوسری کتاب یعنی قرآن یا تورات کے بعد انجیل تو اس پر بھی ایمان لایا تو اس کو بھی ہرنیکی کا ثواب دُگنا ہے۔

ف روایت کی ہم سے ابن عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے صالح بن صالح سے کہ وہ بیٹے حیّ کے ہیں، روایت کی انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے ابی موسیٰ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسی حدیث کے معنی میں، حدیث ابی موسیٰ کی حسن ہے صحیح ہے اور ابوبردہ بن ابی موسیٰ کا نام عامر بن عبداللہ بن قیس ہے اور روایت کی ہے شعبہ اور ثوری نے یہ حدیث صالح بن صالح بن حی سے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِيْمَنْ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا هَلْ يَتَزَوَّجُ ابْنَتَهَا اَمْ لَا

باب اس شخص کے بیان میں جو ایک عورت سے نکاح کرکے قبل صحبت کے طلاق دے تو اس کی بیٹی سے اس کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةً فَدَخَلَ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهٗ نِكَاحُ ابْنَتِهَا فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلْيَنْكِحِ ابْنَتَهَا وَاَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَاَةً فَدَخَلَ بِهَا اَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهٗ نِكَاحُ اُمِّهَا۔

روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نکاح کیا کسی عورت سے اور صحبت کی اس سے تو اس کو حلال نہیں اس کی بیٹی سے نکاح کرنا اور اگر اس سے صحبت نہیں کی اور طلاق دے دیا اس کو تو جائز ہے اس کی لڑکی سے نکاح کرنا اور جس شخص نے نکاح کیا کسی عورت سے اور صحبت کی اس سے یا نہ کی درست نہیں اس کو اس عورت کی ماں سے نکاح کرنا۔

ف کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد صحیح نہیں اور روایت کی یہ ابن لہیعہ نے اور مثنی بن صباح نے عمرو بن شعیب سے اور مثنی بن صباح اور ابن لہیعہ دونوں ضعیف ہیں حدیث میں اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں جب نکاح کیا کسی عورت سے اور طلاق دے دیا اس کو قبل صحبت کے حلال ہے اس کی بیٹی سے نکاح کرنا اور جب نکاح کرے کسی عورت کی لڑکی سے اور طلاق دے اس کو قبل صحبت کے بھی تو بھی اس کی ماں سے نکاح درست نہیں یعنی بعد صحبت کے بدرجہ اولیٰ درست نہ ہوگا اس آیت کی دلیل سے کہ فرمایا اللہ جل شانہٗ نے وَاُمَّهَاتُ نِسَآئِكُمْ یعنی حرام ہیں تم پر تمہاری بیبیوں کی مائیں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

بَابُ مَاجَآءَ فِيْ مَنْ يُّطَلِّقُ امْرَاَتَهٗ ثَلَاثًا فَيَتَزَوَّجُهَا اٰخَرُ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بِهَا

باب اس کے بیان میں جو اپنی عورت کو تین طلاق دے اور وہ دوسرے شخص سے نکاح کرے اور یہ شخص اس کو صحبت سے پہلے طلاق دیدے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَآءَتِ امْرَاَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا آئیں رفاعہ کی بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میں نکاح میں تھی رفاعہ کے سو طلاق

فَقَالَتْ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَمَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ أَتُرِيدِيْنَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى تَذُوْقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ۔

دیا انہوں نے مجھ کو اور تین طلاق دیئے سو نکاح کر لیا میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے اور ان کے پاس کچھ نہیں مگر جیسے کوتا یا کنارہ ہوتا ہے کپڑے کا یعنی رجولیت کامل نہیں نامرد ہیں فرمایا آپ نے کیا تو چاہتی ہے تو پھر رفاعہ سے نکاح کرنے کو یہ کبھی نہیں ہو سکتا جب تک تو اس کی یعنی عبدالرحمٰن کی لذت جماع نہ چکھے اور وہ تیری لذت نہ چکھے۔

ف اس باب میں ابن عمر اور انس اور رمیصا یا غمیصا اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہ جب عورت کو اس کے شوہر نے تین طلاق دیئے اور اس نے دوسرے مرد سے نکاح کر لیا اور اس نے طلاق دے دیا قبل جماع کے تو پہلے خاوند کو حلال نہیں جب تک دوسرا شوہر صحبت نہ کر چکا ہو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُحِلِّ وَالْمُحَلَّلِ لَهُ — باب محلّ اور محلّل لہٗ کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ وَعَلِيٍّ قَالَا إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ۔

روایت ہے جابر اور علی سے کہا ان دونوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی محل اور محلل لہٗ کو۔

ف: مترجم۔ جس نے اپنی عورت کو تین طلاق دیئے ہوں اور ایک مرد اس سے اس نیت سے نکاح کرے کہ میں بعد صحبت کے اس کو طلاق دے دوں گا تاکہ یہ اپنے شوہر اول کے پاس پھر چلی جاوے تو اس مرد کو محل اور محلل بھی کہتے ہیں یعنی حلال کرنے والا عورت کا شوہر اول پر اور شوہر اول کو جس نے طلاق دی تھی اس کو محلل لہٗ کہتے ہیں یعنی حلال کیگئی اس کے لیے عورت مگر یہ بولنا باعتبار ان کی نیت کے ہے اس لیے کہ عورت کے حلال ہونے میں خاوند اول پر اختلاف ہے کہ آگے مولینا ترمذیؒ کے کلام مبارک میں آتا ہے اور یہ حدیث دو طرح مروی ہے ایک میں مُحِلُّ وَالْمُحَلَّلُ لَهُ اور ایک میں مُحَلِّلُ وَالْمُحَلَّلُ لَهُ اور لعنت کا باعث یہ ہے کہ اس میں بے مروتی اور بے حمیتی اور خست نفس ہے اور یہ شوہر اول میں ظاہر ہے باقی شوہر ثانی میں موجب لعن یہ ہے کہ گویا اس نے اپنے جماع میں وجہ معاش اور سبب اجرت لینے کا ٹھہرایا گویا کرایہ کا بکرا ہے کہ جماع کے لیے مقرر کیا گیا ہے اس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور عقبہ بن عامر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے۔ کہا ابو عیسٰی نے حدیث علی اور جابر کی معلول ہے اور ایسا ہی روایت کیا اشعث بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے خالد سے انہوں نے عامر سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی سے اور انہوں نے عامر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس حدیث کی اسناد کچھ قائم نہیں اس لیے کہ مجالد بن سعید کو ضعیف کہا ہے بعض علماء نے انہیں میں سے احمد بن حنبل بھی ہیں اور روایت کی عبداللہ بن نمیر نے یہ حدیث مجالد سے انہوں نے عامر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے علی سے اور اس روایت میں وہم کیا ہے ابن نمیر نے اور پہلی حدیث زیادہ صحیح ہے اور روایت کی مغیرہ نے اور ابن ابی خالد اور کئی لوگوں نے شعبی سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علیؓ سے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابو احمد سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی قیس سے انہوں نے ہزیل بن شرحبیل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے کہا لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محل اور محلل لہٗ کو یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو القیس اودی کا نام عبدالرحمٰن بن ثروان

ہے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا صحابہ سے انہیں میں ہیں حضرت عمر بن خطاب اور حضرت عثمان بن عفان اور عبداللہ بن عمر اور سوائے ان کے اور یہی قول ہے فقہائے تابعین کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور سُنا میں نے جارود سے ذکر کرتے تھے کہ وکیع بھی اس کے قائل تھے اور کہتے تھے کہ پھینک دینا چاہیے بات ان لوگوں کی جو اپنی عقل پر چلتے ہیں اس باب میں کہا وکیع نے اور کہا سفیان نے جب نکاح کرے کوئی آدمی کسی عورت سے اسی نیت سے کہ اسے حلال کر دے شوہر اول کے لیے اور پھر اس کا جی چاہے کہ اس عورت کو اپنے ہی پاس رکھے اور جدا نہ کرے تو پھر دوسرا نکاح کرے وہ پہلا نکاح درست نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي نِكَاحِ الْمُتْعَةِ — باب متعہ کے نکاح کے بیان میں

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ۔

روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا متعہ کرنے سے عورتوں کے ساتھ اور منع فرمایا شہری گدھوں کا گوشت کھانے سے جس سال خیبر فتح ہوا۔

ف اس باب میں سبرہ جہنی اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے۔ حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور مروی ہے ابن عباس سے کسی قدر رخصت متعہ کی اور پھر انہوں نے چھوڑ دیا اپنے قول کو جب خبر کی ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے اور امر کیا ہے اکثر علماء نے متعہ کے حرام ہونے کا اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے سفیان بن عقبہ سے کہ جو بھائی ہیں قبیصہ بن عقبہ کے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں نے محمد بن کعب سے انہوں نے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے کہ اول اسلام میں جب آدمی کسی بستی میں جاتا اور وہاں کسی سے جان پہچان نہ ہوتی سو کسی عورت سے جتنے دن اسے وہاں رہنا ہوتا اتنی مدت مقرر کر کے نکاح کر لیتا تو وہ عورت اس کی خدمت کرتی اور مال و اسباب کی حفاظت کرتی اور اس کا کھانا پکاتی یہاں تک کہ یہ آیت اتری اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ یعنی مومن وہی لوگ ہیں کہ حفاظت کرتے ہیں اپنی فرجوں کی اور نہیں کھولتے ستر اپنے مگر اپنی بیویوں پر یا جن کے مالک ہوئے ہیں داہنے ہاتھ ان کے یعنی لونڈیوں پر تو کہا ابن عباس نے کہ جو ہو سوا ان دونوں کے وہ حرام ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مِنَ النَّهْيِ عَنْ نِكَاحِ الشِّغَارِ — باب اس بیان میں کہ نکاح شغار حرام ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا۔

روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ جلب نہ جنب اور نہ شغار کرنا چاہیے مسلمانوں کو اور جو اچک لیوے کسی کے مال کو ظلم سے وہ ہماری امت سے نہیں۔

مترجم کہتا ہے جلب زکوٰۃ میں یہ ہے کہ زکوٰۃ تحصیلنے والا اونٹ بکری والے لوگوں سے بہت دور جا اترے اور حکم کرے کہ سب اپنے اپنے جانور اس کے پاس لا دیں تاکہ اس میں سے زکوٰۃ لے لیوے اس کو حضرت نے منع فرمایا کہ اس میں مال مویشی کو تکلیف ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ زکوٰۃ لینے والا خود جا کر جہاں جہاں ان کی چراگاہ اور پانی پلانے کے مقامات ہیں وہیں زکوٰۃ لے لیوے

اور جلب گھوڑ دوڑ میں یہ ہے کہ ایک گھوڑے پر آدمی سوار ہو جاوے اور دوسرا گھوڑا خالی اپنے ساتھ رکھے جب یہ تھک جاوے تو اس کوتل پر سوار ہو کر اپنے ساتھ والے سے مقابلہ کرے یہ بھی منع فرمایا اس لیے کہ اس میں ناانصافی ہے کہ ایک شخص ایک گھوڑے پر رہے اور دوسرا دو گھوڑے بدلے اور پھر اس سے مقابلہ کرے اور جنب کے بھی یہی معنی ہیں مگر بعضوں نے جنب کے معنی یہ بھی رکھے ہیں کہ زکوٰۃ دینے والے اپنے مواشی اور جانور لے کر نہایت دُور چلے جاویں کہ مصدق یعنی زکوٰۃ تحصیلنے والا غریب ان کے ساتھ دوڑتا پھرے اور شغار کے معنی خود مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کے قول مبارک میں آتے ہیں۔ ف: اس باب میں انس اور ابوہریرہؓ اور ابی ریحانہ اور ابن عمر اور جابر اور معاویہ اور وائل بن حجر سے روایت ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الشِّغَارِ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا شغار سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا کہ جائز نہیں ہے نکاح شغار اور شغار اسے کہتے ہیں کہ ایک شخص اپنی بہن یا بیٹی دوسرے کو بیاہ دے اس شرط پر کہ وہ بھی اپنی بہن یا بیٹی اس کو بیاہ دے اور مہر درمیان میں کچھ نہ ٹھہرے یعنی گویا یہ عورتوں کی ادلا بدلی یہی مہر ہو وے اور بعض علماء نے کہا کہ نکاح شغار فسخ ہے اور حلال نہیں اگرچہ اس میں مہر بھی مقرر کریں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مروی ہے عطا بن ابی رباح سے کہ انہوں نے کہا نکاح ان کا برقرار رکھا جاوے مگر مہر مثل لازم ہوتا ہے اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا تُنْکَحُ الْمَرْأَۃُ عَلٰی عَمَّتِھَا وَلَا عَلٰی خَالَتِھَا

باب اس بیان میں کہ بھانجی اور خالہ اور بھتیجی اور پھوپھی ایک شخص کے نکاح میں جمع نہ ہوں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ تُزَوَّجَ الْمَرْأَۃُ عَلٰی عَمَّتِھَا اَوْ عَلٰی خَالَتِھَا۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ نکاح کی جاوے عورت اپنی پھوپھی پر یا اپنی خالہ پر یعنی جب پھوپھی یا خالہ کسی کے نکاح میں ہوں تو اس کو اپنی بیوی کی بھتیجی یا بھانجی سے نکاح درست نہیں۔

ف: روایت کی ہم سے نصر بن علی نے انہوں نے عبدالاعلیٰ سے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند۔ اس باب میں علی اور ابن عمر اور ابی سعید اور ابی امامہ اور جابر اور عائشہؓ اور ابی موسیٰ اور سمرہ بن جندب سے روایت ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی اَنْ تُنْکَحَ الْمَرْأَۃُ عَلٰی عَمَّتِھَا اَوِ الْعَمَّۃُ عَلٰی بِنْتِ اَخِیْھَا اَوِ الْمَرْأَۃُ عَلٰی خَالَتِھَا اَوِ الْخَالَۃُ عَلٰی بِنْتِ اُخْتِھَا وَلَا تُنْکَحُ الصُّغْرٰی عَلَی الْکُبْرٰی وَلَا الْکُبْرٰی عَلَی الصُّغْرٰی

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ نکاح کی جاوے عورت اپنی پھوپھی پر یعنی پھوپھی جس کے نکاح میں ہو وہ بھتیجی سے نکاح نہ کرے اور منع کیا کہ نکاح کی جاوے پھوپھی اپنی بھتیجی پر یا نکاح کی جاوے عورت اپنی خالہ پر یا نکاح کی جاوے خالہ اپنی بھانجی پر اور اسی طرح نکاح نہ کیا جاوے چھوٹی

سے یعنی بھتیجی یا بھانجی سے جب بڑی موجود ہو یعنی خالہ یا پھوپھی نکاح میں ہو اور اسی طرح بڑی سے نکاح نہ کرے جب چھوٹی ہو یہ جملہ حضرت ﷺ نے اسی تاکید کے واسطے فرمایا جو مضمون اوپر ارشاد ہوا۔

ف: حدیث ابن عباس اور ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا ہم نہیں جانتے کہ اس میں کسی قسم کا اختلاف ہو۔ کہتے ہیں کہ جائز نہیں کہ آدمی اپنے نکاح میں جمع کرے بھتیجی اور پھوپھی اور بھانجی اور خالہ کو پھر اگر نکاح کیا کسی عورت سے اور اس کی پھوپھی اپنے پاس یعنی نکاح میں ہے تو یہ نکاح باطل ہو گیا جو اخیر میں کیا تھا یا خالہ اس کے پاس ہے تو بھی یہ نکاح باطل ہوا اور اگر پھوپھی یا خالہ سے نکاح کیا اور اس کی بھتیجی یا بھانجی اپنے پاس ہے تو بھی نکاح جو بعد میں ہوا باطل ہے اور یہی کہتے ہیں تمام علماء کہا ابوعیسٰی نے ملاقات کی ہے شعبی نے ابوہریرہؓ سے اور روایت بھی کی ہے ان سے اور پوچھا میں نے محمد سے یہ بات تو انہوں نے بھی کہا صحیح ہے۔ کہا ابوعیسٰی نے اور روایت کی ہے شعبی نے بواسطہ ایک مرد کے بھی۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي الشَّرْطِ عِنْدَ عُقْدَةِ النِّكَاحِ

باب عقد نکاح کے وقت شرط کرنے کے بیان میں

عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَقَّ الشُّرُوْطِ اَنْ يُّوْفٰى بِهَا مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهٖ الْفُرُوْجَ

روایت ہے عقبہ بن عامر جہنی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب شرطوں سے زیادہ اس شرط کی وفا ضرور ہے کہ جس سے تم نے حلال کیا ہو فرجوں کو۔

ف: روایت کی ہم سے ابوموسیٰ محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر سے اسی کی مانند، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ انہیں میں ہیں عمر بن خطاب کہا انہوں نے جب نکاح کرے آدمی کسی عورت سے اور یہ شرط کرے کہ نہ لے جاوے گا اس کو اس کے شہر سے تو اس کو جائز نہیں وہاں سے لے جانا اور یہی قول ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور مروی ہے علی بن ابی طالب سے کہ انہوں نے کہا اللہ کی شرط یعنی حکم مقدم ہے عورت کی شرط پر گویا ان کے نزدیک مرد کو درست ہے کہ لے جاوے اپنی بیوی کو جہاں چاہے اگرچہ عورت نے شرط کی ہو اپنے شہر سے نہ جانے کی اور بعض علماء کا یہی مذہب ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ کا۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهٗ عَشْرُ نِسْوَةٍ

باب اس کے بیان میں جو مسلمان ہو اور اس کے پاس چار سے زائد بیویاں ہوں

عَنْ اِبْنِ عُمَرَ اَنَّ غَيْلَانَ ابْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ اَسْلَمَ وَلَهٗ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَسْلَمْنَ مَعَهٗ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَخَيَّرَ مِنْهُنَّ اَرْبَعًا۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی جب اسلام لائے تو ان کے پاس دس بیبیاں تھیں ایام کفر کی وہ سب مسلمان ہوئیں ان کے ساتھ تبھی حکم کیا ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ان میں سے چار چن لو یعنی جو چاہو اور باقی چھوڑ دو۔

ف: ایسا ہی روایت کیا معمر نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے اور سنا میں نے محمد بن اسماعیل سے کہتے تھے یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی شعیب بن ابی حمزہ وغیرہ نے زہری سے کہا زہری نے روایت پہنچی مجھ کو

محمد بن سوید ثقفی سے کہ غیلان بن سلمہ اسلام لائے اور ان کے پاس دس عورتیں تھیں کہا محمد نے اور حدیث زہری کی صحیح ہے کہ مروی ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ایک مرد نے بنی ثقیف سے طلاق دیا تھا اپنی عورتوں کو تو فرمایا اس سے عمر رضی اللہ عنہ نے تو رجعت کر ان سے نہیں تو میں پتھر ماروں گا تیری قبر کو جیسا کہ پتھر مارے گئے ابی رغال کی قبر کو۔ اور غیلان کی حدیث پر عمل ہے ہمارے اصحاب کا انہیں میں سے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُسْلِمُ وَعِنْدَهُ أُخْتَانِ

باب اس کے بیان میں جو مسلمان ہو اور اس کے نکاح میں دو بہنیں ہوں

عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ فَيْرُوزَ الدَّيْلَمِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ۔

روایت ہے ابی وہب جیشانی سے کہ انہوں نے سنا فیروز دیلمی سے کہ وہ روایت کرتے تھے اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں اسلام لایا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار کر لے تو ایک کو ان میں سے جس کو چاہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو وہب جیشانی کا نام دیلم بن ہوشع ہے۔

بَابُ الرَّجُلِ يَشْتَرِي الْجَارِيَةَ وَهِيَ حَامِلٌ

باب اس کے بیان میں جو حاملہ لونڈی خریدے

عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَسْقِي مَاءَهُ وَلَدَ غَيْرِهِ۔

روایت ہے رویفع بن ثابت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر تو آب منی نہ پہنچاوے غیر کے لڑکے کو یعنی جو عورت کسی اور سے حاملہ ہو اور اس کو اس نے خریدا تو اس سے صحبت نہ کرے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے مروی ہے کئی سندوں سے رویفع بن ثابت سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ کہتے ہیں جب خریدا کسی آدمی نے کسی لونڈی کو اور وہ حاملہ ہے تو اس سے جماع نہ کرے جب تک وضع حمل نہ ہو اور اس باب میں ابن عباس اور ابی الدرداء اور عرباض بن ساریہ اور ابی سعید سے روایت ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ يَسْبِي الْأَمَةَ وَلَهَا زَوْجٌ هَلْ يَحِلُّ لَهُ وَطْؤُهَا

باب اس کے بیان میں جو جہاد میں قید کرے کسی عورت کو اور اس کا شوہر بھی ہو تو قید کرنے والے کو اس سے صحبت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ أَوْطَاسٍ وَلَهُنَّ أَزْوَاجٌ فِي قَوْمِهِنَّ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا پکڑیں ہم نے کچھ عورتیں قید میں اوطاس کے دن اور اوطاس ایک میدان ہے دیار ہوازن میں کہ وہاں پر تقسیم کی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمتیں جنگ حنین کی اور ان عورتوں کے خاوند بھی تھے ان کی قوم میں سو ذکر کیا صحابیوں نے اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی وقت اتری یہ آیت والمحصنت من النساء الا ما ملکت ایمانکم یعنی حرام ہے

تم پر نکاح اور صحبت کرتا خاوند والی عورت سے مگر جن کے مالک ہو جاویں تمہارے ہاتھ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور ایسا ہی روایت کیا اس کو ثوری نے عثمان بتی سے انہوں نے ابی الخلیل سے انہوں نے ابی سعید سے اور ابی الخلیل کا نام صالح بن ابی مریم ہے اور روایت کی ہمام نے یہ حدیث قتادہ سے انہوں نے صالح ابی خلیل سے انہوں نے ابی علقمہ ہاشمی سے انہوں نے ابی سعید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہم سے یہ عبد بن حمید نے انہوں نے حبان بن ہلال سے انہوں نے ہمام سے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ مَهْرِ الْبَغِيِّ

باب زنا کی اجرت حرام ہونے کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَ مَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا انہوں نے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے اور زنا کی اجرت سے اور کاہن کی شیرینی سے۔

ف: اس باب میں رافع بن خدیج اور ابی جحیفہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے روایت ہے اور ابی مسعود کی حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ اَنْ لَّا يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ

باب اس بیان میں کہ ایک شخص کی پیغام دی ہوئی عورت کو دوسرا شخص پیغام نہ دے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهٖ وَقَالَ اَحْمَدُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے قتیبہ نے کہا ابو ہریرہ اس حدیث کو پہنچاتے تھے حضرت تک اور احمد نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچے کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیچی ہوئی چیز پر یعنی مثلاً ایک شخص دس روپے کو کوئی چیز بیچ گیا ہے کسی کے ہاتھ تو دوسرا ویسی ہی چیز آٹھ روپے کو اس کے ہاتھ بیچ کر پہلے شخص کی چیز کو پھروا نہ دے اور پیغام دیوے ایسی عورت کو نکاح کا کہ جس کو پہلے کوئی پیغام دے گیا ہے اور وہ اس سے راضی ہو چکی ہے۔

ف: اس باب میں سمرہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے کہا مالک بن انسؒ نے پیغام نکاح دینا دوسرے بھائی کے پیغام پر جبھی منع ہے کہ ایک شخص پیغام دے گیا ہو اور وہ عورت اس سے راضی ہو چکی ہو تو بعد اس کے کسی کو جائز نہیں کہ اس کو پیغام دیوے اور کہا شافعیؒ نے معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ پیغام نہ دیوے کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیغام پر یعنی ہمارے نزدیک یہ مراد ہے کہ جب ایک آدمی پیغام دے چکا کسی عورت کو اور وہ راضی اور راغب ہو گئی اس سے پھر کسی کو نہیں پہنچتا کہ اس کو پیغام دیوے۔ ہاں البتہ اس کی رضامندی اور رغبت معلوم ہونے سے پہلے دوسرے شخص کا پیغام دینا کچھ مضائقہ نہیں رکھتا اور دلیل اس کی فاطمہ بنت قیس کی حدیث ہے کہ آئیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا انہوں نے کہ ابو جہم بن حذیفہ اور معاویہ بن ابی سفیان دونوں نے مجھے پیغام نکاح دیا ہے تو فرمایا آپ نے ابو جہم تو ایسا مرد ہے کہ کبھی اپنی لاٹھی عورتوں سے اٹھاتا نہیں یعنی مار پیٹ کرتا ہے مگر معاویہ وہ فقیر ہے اس کے پاس کچھ مال نہیں سو

نکاح کرنے اسامہ سے۔ سو معنی اس حدیث کے ہمارے نزدیک یہی ہے کہ جب تک فاطمہ نے خبر نہ دی تھی اپنی رضامندی کی کسی دونوں کے ساتھ اس سے پہلے حضرت نے یہ فرمایا اگر وہ خبر دے چکتیں حضرت کو اپنی رضامندی سے تو حضرت کبھی دوسری طرف اشارہ نہ کرتے اور اللہ خوب جاننے والا ہے اپنے رسول ؐ کی مراد کو۔

حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوٗدَ اَنْبَأَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي الْجَهْمِ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَحَدَّثَتْ اَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ وَوَضَعَ لِيْ عَشَرَةَ اَقْفِزَةٍ عِنْدَ ابْنِ عَمٍّ لَهٗ خَمْسَةٌ شَعِيْرٌ وَخَمْسَةٌ بُرٌّ قَالَتْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَتْ فَقَالَ صَدَقَ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ اُمِّ شَرِيْكٍ ثُمَّ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَيْتَ اُمِّ شَرِيْكٍ بَيْتٌ يَغْشَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَلٰكِنِ اعْتَدِّيْ فِيْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَعَسٰى اَنْ تُلْقِيْ ثِيَابَكِ فَلَا يَرَاكِ فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكِ فَجَاءَ اَحَدٌ يَخْطُبُكِ فَاٰتِيْنِيْ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِيْ خَطَبَنِيْ اَبُوْ جَهْمٍ وَمُعَاوِيَةُ قَالَتْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ لَا مَالَ لَهٗ وَاَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَرَجُلٌ شَدِيْدٌ عَلَى النِّسَاءِ قَالَتْ فَخَطَبَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَتَزَوَّجَنِيْ فَبَارَكَ اللّٰهُ لِيْ فِيْ اُسَامَةَ۔

روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابوداؤد سے کہا خبر دی ہم کو شعبہ نے کہا خبر دی مجھ کو ابوبکر بن ابی الجہم نے کہا ابوبکر نے میں اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن دونوں گئے فاطمہ بنت قیس کے پاس سو بیان کیا انہوں نے کہ تین طلاق دیئے ان کو ان کے شوہر نے اور ان کے لیے نفقہ اور مکان بھی ایام عدت کے لیے مقرر نہ کیا اور رکھ دیئے میرے لیے دس قفیز غلے کے اپنے ایک چچیرے بھائی کے پاس پانچ قفیز جو کے اور پانچ قفیز گیہوں کے کہا فاطمہ نے پھر آئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا میں نے یہ سب آپ کے آگے سو فرمایا آپ نے سچا کام کیا انہوں نے یعنی تیرے شوہر نے جو نفقہ اور مکان مقرر نہ کیا سو موافق شرع کے ہے پھر حکم دیا مجھ کو میں عدت بیٹھوں ام شریک کے گھر میں بعد اس کے فرمایا کہ ام شریک کے گھر میں تو مہاجرین جمع ہوتے ہیں تو عدت بیٹھ ابن ام مکتوم کے گھر سو وہاں اگر تو کچھ اپنے کپڑے اتارے تو تجھ کو کوئی نہ دیکھے گا پھر جب تیری عدت پوری ہو جاوے اور تیرے پاس کوئی پیغام نکاح لاوے تو میرے پاس آنا یعنی مشورے کو پھر جب میری عدت تمام ہو گئی تو نکاح کا پیغام دیا مجھ کو ابوجہم اور معاویہ نے۔ کہتی ہیں فاطمہ کہ پھر آئی میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ سے اس کا ذکر کیا سو فرمایا آپ نے معاویہ تو مالدار نہیں اور ابوجہم سختی کرنے والے ہیں عورتوں پر کہا فاطمہ نے پھر مجھے پیغام دیا اسامہ نے جو بیٹے زید کے ہیں سو نکاح کر لیا انہوں نے مجھ سے سو برکت دی مجھے اللہ تعالیٰ نے ان کے نکاح کرنے میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے سفیان ثوری نے ابی بکر بن ابی جہم سے اسی حدیث کی مانند اور زیادہ کیا اس میں یہ قول فقال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انکحی اسامۃ یعنی فاطمہ نے یہ بھی کہا کہ مجھ سے حضرت نے یہ بھی فرمایا کہ نکاح کر لے تو اسامہ سے روایت کی ہم سے یہ بات محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے

انہوں نے ابی بکر بن ابی جہم سے یہی بات۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَزْلِ
باب عزل کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا كُنَّا نَعْزِلُ فَزَعَمَتِ الْيَهُودُ أَنَّهَا الْمَوْءُودَةُ الصُّغْرَى فَقَالَ كَذَبَتِ الْيَهُودُ إِنَّ اللهَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْلُقَهُ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ۔

روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے عرض کیا ہم نے یا رسول اللہ ہم عزل کرتے ہیں اور عزل اسے کہتے ہیں کہ آدمی صحبت کرے عورت سے پھر جب انزال قریب ہو تو ذکر کو باہر نکال کے باہر ہی انزال کرے تاکہ عورت حاملہ نہ ہو۔ اور یہود کہتے ہیں کہ عزل کرنا چھوٹا موؤدہ ہے یعنی لڑکی کو زندہ زمین میں گاڑ دینا جیسے کفار کا دستور تھا تو یہود سمجھتے تھے کہ عزل بھی اس میں داخل ہے تو فرمایا حضرت نے غلط کہا یہود نے بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی کو پیدا کیا چاہتا ہے تو کوئی اس کو روک نہیں سکتا۔

ف: اس باب میں عمر اور براء اور ابوہریرہؓ اور ابی سعید سے بھی روایت ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْآنُ يَنْزِلُ۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ ہم عزل کرتے رہتے تھے اور وہ قرآن اترتا تھا یعنی اگر عزل میں کچھ برائی ہوتی تو قرآن میں نازل ہو جاتی۔

ف: حدیث جابرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور رخصت دی ہے ایک قوم نے علماء صحابہ وغیرہم سے عزل میں مالک بن انس نے کہا حرہ سے اجازت لیوے عزل کی اور لونڈی سے کچھ ضرور نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْعَزْلِ
باب عزل کی کراہت کے بیان میں

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ذُكِرَ الْعَزْلُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِمَ يَفْعَلُ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ زَادَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ فِي حَدِيثِهِ وَلَمْ يَقُلْ لَا يَفْعَلْ ذَلِكَ أَحَدُكُمْ قَالَا فِي حَدِيثِهِمَا فَإِنَّهَا لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوقَةٌ إِلَّا اللهُ خَالِقُهَا۔

روایت ہے ابی سعید سے کہا ذکر کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عزل کا تو فرمایا کوئی تم میں سے جو عزل کرتا ہے تو کیوں کرتا ہے زیادہ کیا ابن عمر نے اپنی حدیث میں کہ یہ نہیں فرمایا حضرت نے کہ عزل نہ کرو پھر دونوں راویوں نے کہا فرمایا حضرت نے کوئی جان اللہ کو پیدا نہ کرنی ہوگی مگر اللہ اس کو پیدا کر ہی دے گا یعنی عزل سے کیا فائدہ اگر اللہ کو اولاد منظور ہوگی ہزار عزل کرو کچھ نہ ہوگا۔

ف: اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابی سعید کی حسن ہے اور صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علمائے صحابہ وغیرہم سے عزل کو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِسْمَةِ لِلْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ
باب بیوہ اور باکرہ کی شب باشی کی تقسیم میں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ....

روایت ہے انس بن مالک سے کہ کہا انہوں نے اگر تو چاہے تو میں یہ بھی کہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ولیکن

وَلٰكِنَّهُ قَالَ السُّنَّةُ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلَى امْرَأَتِهِ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلَى امْرَأَتِهِ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلٰثًا۔

انس نے یہی کہا کہ سنت یہ ہے کہ جب نکاح کرے آدمی باکرہ عورت کو اپنی بیوی پر تو رہے نئی عورت کے پاس سات روز تک اور جب نکاح کرے اپنی بیوی پر کسی بیوہ عورت سے تو رہے اس کے پاس تین دن یا تین دن کی باری مقرر کرے۔

ف اس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور مرفوع روایت کیا اس کو محمد بن اسحاق نے ایوب سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے انس سے اور بعضوں نے اس کو مرفوع نہیں کیا اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہتے ہیں جب کسی کے پاس کوئی بیوی ہو اور وہ دوسری باکرہ عورت سے نکاح کرے تو سات دن اسی باکرہ کے پاس رہے پھر برابر ایک ایک شب سب بیبیوں کے پاس رہنا شروع کرے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الضَّرَائِرِ

باب سوتوں کو برابر رکھنے کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيَعْدِلُ فَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ هٰذِهٖ قِسْمَتِيْ فِيْمَا اَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِيْ فِيْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ شب باشی میں تقسیم کرتے تھے اپنی عورتوں کے درمیان میں اور عدل کرتے اور پھر کہتے یا اللہ یہ میری تقسیم ہے اس چیز میں جس کا میں اختیار رکھتا ہوں سو تو ملامت مت کر مجھ کو اس میں جس کا میں اختیار نہیں رکھتا بلکہ تو اختیار رکھتا ہے یعنی محبت وغیرہ میں۔

ف: حضرت عائشہ کی حدیث اسی طرح روایت کی کئی لوگوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے عبداللہ بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضرتؐ تقسیم کرتے تھے اپنی عورتوں میں آخر حدیث تک اور روایت کی ہے حماد بن زید اور کئی لوگوں نے ایوب سے انہوں نے ابی قلابہ سے مرسلاً کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کرتے تھے اور یہ حماد بن سلمہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ ملامت مت کر مجھ کو اس میں جس کا تو اختیار رکھتا ہے اور میں اختیار نہیں رکھتا اس سے محبت قلبی اور مودتِ دلی مراد ہے ایسی ہی تفسیر کی بعض علماء نے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَاَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ سَاقِطٌ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ہوں کسی کے پاس دو عورتیں اور عدل نہ کرے ان میں یعنی شب باشی وغیرہ میں جس میں آدمی اختیار رکھتا ہو سو وہ قیامت کے دن آوے گا یعنی میدان حشر میں کہ ایک طرف کا آدھا بدن اس کا جھولا ... مارا ہوا ہوگا۔

ف: مرفوع کیا اس حدیث کو ہمام بن یحییٰ نے روایت کی ہے انہوں نے قتادہ سے اور روایت کی ہشام دستوائی نے قتادہ

سے کہ لوگ ایسا کہتے تھے یعنی یہ بات لوگوں میں مشہور تھی معلوم نہیں کہ حضرتؐ کی فرمائی ہوئی تھی یا کچھ اور۔ اور ہم اس حدیث کو مرفوع نہیں جانتے مگر ہمام کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الزَّوْجَيْنِ الْمُشْرِكَيْنِ يُسْلِمُ أَحَدُهُمَا

باب زوجین مشرکین میں سے ایک کے مسلمان ہونے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بِمَهْرٍ جَدِيدٍ وَنِكَاحٍ جَدِيدٍ۔

روایت کی ابی شعیب نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر دیا زینب اپنی صاحبزادی صاحبہ کو ابی العاص بن ربیع پر نیا مہر باندھ کر اور نیا نکاح کر کے۔

ف: یہ حدیث ایسی ہے کہ اس کی اسناد میں گفتگو ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ عورت جب اسلام لا دے اپنے شوہر کے قبل اور بعد اس کے پھر شوہر بھی مسلمان ہو اور عورت اس کی عدت میں ہو تو وہی شوہر اپنی عورت کا زیادہ مستحق ہے اور یہی قول ہے مالک بن انس اور اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا جَآءَ مُسْلِمًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَآءَتِ امْرَأَتُهُ مُسْلِمَةً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا كَانَتْ أَسْلَمَتْ مَعِي فَرَدَّهَا عَلَيْهِ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ ایک مرد آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مسلمان ہو کر حضرتؐ کے زمانۂ مبارک میں پھر آئی اس کی عورت مسلمان ہو کر پھر کہا اس نے یا رسول اللہ وہ میرے ہی ساتھ ایمان لا چکی تھی سو پھیر دیا آپ نے اس کو اس کے شوہر پر۔ ف: یہ حدیث صحیح ہے سُنا میں نے عبد بن حمید سے کہتے تھے سُنا میں نے یزید بن ہارون سے کہ روایت کرتے تھے محمد بن اسحاق سے اس حدیث کو اور حدیث حجاج کی جو مروی ہے بسند عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیر دیا اپنی صاحبزادی کو ابی العاص بن ربیع پر ساتھ نئے مہر کے اور نئے نکاح کے سو کہا یزید بن ہارون نے کہ حدیث ابن عباس کی بہتر ہے از روئے اسناد اور عمل عمرو بن شعیب کی حدیث پر ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ فَيَمُوتُ عَنْهَا قَبْلَ أَنْ يَفْرِضَ لَهَا۔

باب اس ناکح کے بیان میں جو قبل تقرر مہر مر جاوے

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْأَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِرْوَعَ بِنْتِ

روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ پوچھا گیا ان سے حکم اس شخص کا کہ نکاح کیا اس نے ایک عورت سے اور مقرر نہ کیا تھا اس کے لیے کچھ مہر اور نہ داخل ہوا تھا وہ اس پر کہ مر گیا سو جواب دیا ابن مسعود نے کہ اس عورت کا مہر ہے اس کے مثل کی عورتوں کے برابر نہ کمی ہے اس میں نہ زیادتی اور اس پر عدت ہے یعنی چار مہینے دس دن اور اس کو اپنے خاوند کے مال سے میراث بھی ہے سو

وَاشِقٍ امْرَأَةٍ مِنَّا مِثْلَ مَا قَضَيْتَ فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ۔ کھڑے ہو گئے معقل بن سنان اشجعی اور کہنے لگے حکم کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق کو یہی جو ایک عورت تھی ہم میں کی ایسا ہی جیسا تم نے حکم دیا اس سائل کو سو خوش ہو گئے اُن کے سننے سے عبداللہ بن مسعود۔

ف: اس باب میں جراح سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی بن خلال نے انہوں نے یزید بن ہارون سے اور عبدالرزاق سے دونوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے اسی کی مانند حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی کہتے ہیں ثوری اور احمد اور اسحاق اور بعض علماء نے کہا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب کسی عورت سے کسی نے نکاح کیا اور اس سے خلوت کرنے اور تقرر مہر کے قبل پھر مر گیا تو اس کو میراث ہے مہر نہیں اور اس پر عدت واجب ہے اور یہی قول ہے علی بن ابی طالب کا اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور ابن عمر کا اور یہی کہتے ہیں شافعی اور شافعی نے کہا اگر ثابت ہو حدیث بروع کی تو بیشک حجت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور مروی ہے امام شافعی سے کہ وہ مصر میں رجوع ہو گئے اس قول سے اور قائل ہوئے بروع بنت واشق کی حدیث کے۔

اَبْوَابُ الرَّضَاعِ

یہ باب ہیں دودھ پلانے کے بیان میں

بَابُ مَا جَاءَ يُحَرَّمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يُحَرَّمُ مِنَ النَّسَبِ

باب اس بیان میں کہ جو ناتے نسب سے حرام ہوتے ہیں وہ سب دودھ سے بھی حرام ہوتے ہیں

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعِ مَا حَرَّمَ مِنَ النَّسَبِ۔

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا دودھ سے جو حرام کیا ہے نسب سے۔

ف اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابن عباس اور ام حبیبہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ الْوِلَادَةِ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے دودھ پینے سے جو حرام کیا ہے جننے سے یعنی نسب سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا نہیں جانتے ہم کہ کسی کا اس میں اختلاف ہو۔ مترجم کہتا ہے جیسے نسب سے سات ناتے حرام ہوتے ہیں ویسے ہی دودھ سے بھی، اور وہ یہ ہیں مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں کہ ان سے نکاح بھی حرام ہے صحبت بھی اور مقدمۂ صحبت یعنی مساس وغیرہ اور ماں میں دادی نانی داخل ہے اور بیٹیوں میں پوتی پڑپوتی نواسی اور بہنیں تین طرح ہیں سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور اسی طرح بھتیجی اور بھانجی اگرچہ نیچے کی درجے کی ہو اور پھوپھیاں سگی ہوں خواہ سوتیلی خواہ اخیافی اور اسی طرح باپ دادا اور ماں اور نانی کی پھوپھیاں سب حرام ہیں اور خالائیں علیٰ ہذا القیاس۔

باب ماجاء فی لبن الفحل

باب اس بیان میں کہ دودھ مرد کی طرف منسوب ہے

عن عائشة قالت جاء عمي من الرضاعة يستاذن علي فابيت ان اذن له حتى استامر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فليلج عليك فانه عمك قالت انما ارضعتني المرأة ولم يرضعني الرجل قال فانه عمك فليلج عليك۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے آئے میرے پاس چچا میرے دودھ کے اور اجازت چاہی انہوں نے میرے پاس آنے کی سو میں نے انکار کیا کہ میں اذن نہ دوں گی جب تک پوچھ نہ لوں گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ داخل ہووے تیرے پاس وہ تو چچا ہے تیرا سو کہا حضرت عائشہؓ نے مجھ کو دودھ پلایا ہے عورت نے اور نہیں دودھ پلایا ہے مرد نے پھر فرمایا آپ نے وہ چچا ہے تیرا چاہیے کہ آوے تیرے پاس۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہ محرم کہا ہے انہوں نے لبن فحل یعنی مرد کے دودھ کو اور اصل اس باب میں حدیث ہے حضرت عائشہؓ کی اور رخصت دی ہے بعض علماء نے مرد کے دودھ کی اور پہلا قول صحیح تر ہے۔

عن ابن عباس انه سئل عن رجل له جاريتان ارضعت احديهما جارية والاخرى غلاما ايحل للغلام ان يتزوج الجارية فقال لا اللقاح واحد۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ ان سے پوچھا گیا مسئلہ ایک شخص کا کہ اس کے دو لونڈیاں ہیں یعنی دونوں اس کی موطوءہ ہیں اور دودھ پلایا ایک نے ایک لڑکے کو اور دوسری نے ایک لڑکی کو کیا درست ہے لڑکے کو کہ نکاح کرے اس لڑکی سے کہا ابن عباس نے نہیں درست ہے اس لیے کہ دونوں کے دودھ ایک ہی شخص کے جماع اور منی سے پیدا ہوئے ہیں۔

ف اور یہی تفسیر ہے لبن الفحل کی اور یہ روایت اصل ہے اس باب میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

باب ماجاء لا تحرم المصة ولا المصتان

باب اس بیان میں کہ ایک دو بار اگر لڑکا منہ میں دودھ لے تو اس سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

عن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم لا تحرم المصة ولا المصتان۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ثابت ہوتی حرمت رضاعت کی ایک بار یا دو بار دودھ چوسنے سے۔

ف اس باب میں ام فضل اور ابی ہریرہؓ سے زبیر اور ابن الزبیر سے روایت ہے اور ابن الزبیر روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی ایک یا دو بار دودھ چوسنے سے اور روایت کی محمد بن دینار نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ سے جو بیٹے زبیر کے ہیں انہوں نے زبیر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور زیادہ کیا اس میں محمد بن دینار نے یہ لفظ کہ روایت کی زبیر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ غیر محفوظ ہے اور صحیح اہل حدیث کے نزدیک روایت ابن ابی ملیکہ کی ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن زبیرؓ سے وہ عائشہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے کہا حضرت عائشہ نے اتری قرآن میں آیت عشر رضعات معلومات یعنی دس بار دودھ چوسنے سے حرمت رضاعت کی ثابت ہوتی ہے پھر منسوخ ہو گئی اس میں پانچ بار اور رہ گئی پانچ بار یعنی پانچ بار چوسنے سے حرمت رضاعت

ثابت ہوتی ہے پھر وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہی حکم رہا۔ روایت کیا ہم سے یہ قول حضرت عائشہؓ کا اسحٰق بن موسیٰ انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ سے اور حضرت عائشہ بھی یہی فتوای دیتی تھیں اور بعض بیبیاں اور بھی اور یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا اور احمد قائل ہیں اس حدیث کے جو مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حرمت ثابت نہیں ہوتی ایک بار یا دوبار چوسنے سے اور یہ بھی کہا کہ اگر کوئی حضرت عائشہ کے قول کی طرف جاوے تو وہ مذہب قوی ہے یعنی وہی کہ پانچ بار دودھ چوسنے سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے اور خوف کیا انہوں نے اس میں حکم دینے سے اور بعض علماء نے صحابہ وغیرہم سے کہا ہے کہ قلیل وکثیر دونوں سے حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے جب کہ وہ پیٹ میں جاوے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور اوزاعی اور عبداللہ بن مبارک اور وکیع اور اہل کوفہ کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي شَهَادَةِ الْمَرْأَةِ الْوَاحِدَةِ فِي الرَّضَاعِ

باب اس بیان میں کہ ثبوت رضاعت کو ایک عورت کی گواہی کافی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ وَسَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ وَلٰكِنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا وَهِيَ كَاذِبَةٌ قَالَ فَأَعْرَضَ عَنِّي قَالَ فَأَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فَقُلْتُ إِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ وَكَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا دَعْهَا عَنْكَ۔

روایت ہے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے کہا روایت کی مجھ سے عبید بن ابی مریم نے انہوں نے عقبہ بن حارث سے کہا عبداللہ نے اور سنی میں نے یہ روایت عقبہ سے بھی ولیکن روایت عبید کی مجھے خوب یاد ہے کہا عقبہ نے نکاح کیا میں نے ایک عورت سے سو آئی میرے پاس ایک کالی عورت اور کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے سو آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ نکاح کیا میں نے فلانی عورت کی بیٹی سے سو آئی میرے پاس ایک کالی عورت اور کہا میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے اور وہ جھوٹی ہے کہا راوی نے سو منہ پھیر لیا مجھ سے حضرتؐ نے کہا پھر آیا میں ان کے آگے سے سو کہا میں نے وہ جھوٹی ہے فرمایا آپ نے کیا ہوا؟ جب کہ اس نے کہا کہ میں نے دودھ پلایا تم دونوں کو چھوڑ دے تو اس عورت کو۔

ف: حدیث عقبہ بن عامر کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عقبہ سے جو بیٹے ہیں حارث کے اور اس میں عبید بن ابی مریم کا ذکر نہیں کیا اور یہ لفظ بھی نہیں ذکر کیا دعها عنك اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ کافی کہا ہے ایک عورت کی گواہی کو ثبوت رضاعت کے لیے اور ابن عباس نے بھی کہا ہے کہ گواہی ایک عورت کی کافی ہے رضاعت میں مگر اس سے قسم لی جاوے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور بعضوں نے کہا ایک عورت کی گواہی رضاعت میں ثابت نہیں جب تک زیادہ نہ ہوں اور یہی قول ہے شافعی کا اور عبداللہ بن ابی ملیکہ وہ عبداللہ بیٹے ہیں عبیداللہ بن ابی ملیکہ کے اور کنیت ان کی ابو محمد ہے اور عبداللہ بن زبیر نے ان کو قاضی مقرر کیا تھا طائف میں اور کہا ابن جریج نے کہ کہا ابن ابی ملیکہ نے پایا ہے میں نے تیس۳۰ صحابیوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ سنا میں نے جارود سے جو بیٹے ہیں معاذ کے

کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے جائز نہیں گواہی ایک عورت کی دودھ پلانے میں مگر ایک عورت کی گواہی سے اگر اپنی بیوی کو چھوڑ دیوے تو عین پرہیزگاری ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الرَّضَاعَةَ لَا تُحَرِّمُ اِلَّا فِی الصِّغَرِ دُوْنَ الْحَوْلَیْنِ

باب اس بیان میں کہ حرمت رضاعت جب ہی ثابت ہوتی ہے کہ دو برس کے اندر دودھ پیئے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ اِلَّا مَا فَتَقَ الْاَمْعَآءَ فِی الثَّدْیِ وَکَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ۔

روایت ہے اُم سلمہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی جب تک کہ وہ دو انتڑیوں میں پہنچ کر بجائے غذا قائم نہ ہو اور قبل دودھ چھڑانے کے پیوے یعنی جو مدت شرع میں دودھ چھڑانے کی ہے اس کے اندر

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ حرمت رضاعت جب ہی ثابت ہوتی ہے کہ دو برس کے اندر دودھ پیوے اور جو دو برس کامل کے بعد پیوے تو اس کا اعتبار نہیں اور فاطمہ بیٹی ہیں منذر کی وہ بیٹے ہیں زبیر کے اور وہ بیٹے ہیں عوام کے اور وہ بیوی ہے ہشام بن عروہ کی۔

بَابُ مَا یُذْهِبُ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ

باب تیرہ کے ادائے حق کے بیان میں

عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجِ الْاَسْلَمِیِّ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا یُذْهِبُ عَنِّیْ مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ فَقَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ اَمَةٌ۔

روایت ہے حجاج بن حجاج اسلمی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ انہوں نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا یا رسول اللہ کیونکر ادا ہو مجھ سے یعنی میرے ذمہ سے حق دودھ پینے کا سو فرمایا آپ نے ایک بردہ میں غلام ہو یا لونڈی، یعنی ایک بردہ دودھ پلانے والی کو دے دیا تو اس کا حق ادا ہو گیا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ایسی ہی روایت کی یحییٰ بن سعید قطان نے اور حاتم بن اسماعیل اور کئی لوگوں نے ہشام سے جو عروہ کے بیٹے ہیں انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حجاج بن حجاج سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی سفیان بن عیینہ نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حجاج بن ابی حجاج سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابن عیینہ کی غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی ان لوگوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور ہشام بن عروہ کی کنیت ابو المنذر ہے اور انہوں نے ملاقات کی ہے جابر بن عبداللہ سے اور کہا انہوں نے یہ جو حضرت سے پوچھا مایذھب عنی مذمۃ الرضاع اس کے معنی یہی ہیں کہ کونسی چیز ادا کر دیتی ہے مجھ سے ذمام یعنی دودھ پلانے کے حق کو تو آپ نے فرمایا جب دے دیا تو نے دودھ پلانے والی کو ایک غلام یا لونڈی تو ادا کر دیا تو نے حق اس کا اور مروی ہے ابی الطفیل سے کہا انہوں نے میں بیٹھا ہوا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ آئی ایک عورت اور بچھا دی آپ نے ان کے لیے اپنی چادر مبارک کہ بیٹھیں اس پر پھر چلی گئیں تو لوگ کہنے لگے انہیں نے دودھ پلایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْاَمَةِ تُعْتَقُ وَلَهَا زَوْجٌ

باب اس لونڈی کے بیان میں جو آزاد ہو اور اس کا شوہر بھی ہو۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيْرَةَ عَبْدًا فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہا انہوں نے بریرہ کا شوہر غلام تھا سو مختار کیا اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سو جدا کر لیا اس نے اپنے نفس کو یعنی خاوند سے اور اگر خاوند ان کا مرد آزاد ہوتا تو حضرت بریرہ کو اختیار نہ دیتے۔

ف: روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابو معاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے کہ حضرت عائشہ رض نے کہا کہ بریرہ کا خاوند مرد آزاد تھا سو اختیار دیا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مف: حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ رض سے کہ کہا حضرت عائشہ رض نے بریرہ کا خاوند غلام تھا اور روایت کی عکرمہ نے ابن عباس سے کہ کہا انہوں نے دیکھا میں نے بریرہ کے شوہر کو کہ وہ غلام تھا اور اس کو مغیث کہتے تھے اور ایسا ہی مروی ہے ابن عمر سے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض علماء کے کہتے ہیں اگر ہووے لونڈی نکاح میں آزاد کے اور پھر لونڈی آزاد ہو تو اس کو اختیار نہیں، اختیار جبھی ہے کہ وہ جب غلام کے نکاح میں ہو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور روایت کی کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہ رض سے کہ کہا حضرت عائشہ رض نے شوہر بریرہ کا حر تھا سو اختیار دیا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور روایت کی ابو عوانہ نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہ رض سے بریرہ کے قصے میں کہا اسود نے اور زوج اس کا حر تھا اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے تابعین کا اور جو بعد ان کے تھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا اَسْوَدَ لِبَنِي الْمُغِيْرَةِ يَوْمَ اُعْتِقَتْ بَرِيْرَةُ وَاللّٰهِ لَكَاَنِّي بِهٖ فِي طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَنَوَاحِيْهَا وَاِنَّ دُمُوْعَهٗ لَتَسِيْلُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ يَتَرَضَّاهَا لِتَخْتَارَهٗ فَلَمْ تَفْعَلْ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ بریرہ کا خاوند غلام حبشی تھا بنی مغیرہ کا جس دن کہ آزاد ہوئیں بریرہ قسم ہے خدا کی گویا وہ میرے سامنے ہے کہ مدینے کے راستوں اور کناروں میں پڑا پھرتا تھا اور آنسو اس کے بہتے تھے اس کی داڑھی پر مناتا تھا بریرہ کو کہ پسند کرے اس کو سو نہ مانا بریرہ نے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور سعید بن ابی عروبہ پوتے ہیں مہران کے اور کنیت ان کی ابو النضر ہے۔ مترجم کہتا ہے کہ بریرہ اول ایک یہود کی لونڈی تھی ان کو حضرت عائشہ رض نے خریدا اور آزاد کیا اور بریرہ کا خاوند غلام تھا حضرت نے آزاد ہونے کے بعد بریرہ کو اختیار دیا کہ چاہے اس کے نکاح میں رہے یا نکاح فسخ کرے اسے خیار عتق کہتے ہیں کہ لونڈی کسی کے نکاح میں ہو تو جب آزاد ہو اسے اختیار ہے کہ خاوند کے پاس رہے یا نہ رہے اور اس میں امام ابو حنیفہ کا قول یہ ہے کہ اسے اختیار ہے خواہ خاوند اس کا حر ہو یا غلام اور تینوں اماموں کے نزدیک اس کو اختیار جب ہی ہے کہ خاوند اس کا غلام ہو اور اگر دونوں ایک ساتھ آزاد ہوں تو کسی کے نزدیک اختیار نہیں اگر خاوند آزاد کیا جاوے تو بیوی کو اختیار نہیں خواہ حرہ ہو خواہ لونڈی کذا فی شرح مشکوٰۃ مختصراً۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ

باب اس بیان میں کہ اولاد عورت کی مالک یا شوہر کی ہے

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکا

وَسَلَّمَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔

عورت کے ہم بستر کا یعنی شوہر یا مالک اس کے کا اور زانی کو پتھر ہیں۔

ف: اس باب میں عمر اور عثمان اور عائشہؓ اور ابی امامہ اور عمرو بن خارجہ اور عبداللہ بن عمر اور براء بن عازب اور زید بن ارقم سے روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ زہری نے سعید بن مسیب اور ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے اور اسی پر عمل ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يَرَى الْمَرْأَةَ فَتُعْجِبُهُ

باب اس بیان میں کہ مرد کسی عورت کو دیکھے اور اس کو خوش آوے

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى امْرَاَةً فَدَخَلَ عَلٰى زَيْنَبَ فَقَضٰى حَاجَتَهُ وَخَرَجَ وَقَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا اَقْبَلَتْ اَقْبَلَتْ فِي صُوْرَةِ شَيْطَانٍ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ امْرَاَةً فَاَعْجَبَتْهُ فَلْيَاْتِ اَهْلَهُ فَاِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِي مَعَهَا۔

روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک عورت کو پھر داخل ہوئے اپنی بی بی زینب کے پاس اور پوری کی حاجت اپنی یعنی صحبت کی اور باہر نکل کر فرمایا عورت جب سامنے آتی ہے تو آتی ہے شیطان کی صورت میں پھر جب دیکھے کوئی تم میں کا کسی عورت کو اور اس کو اچھی معلوم ہو تو چاہیے کہ صحبت کرے اپنی بی بی سے کہ اس کی بی بی پاس بھی وہی ہے جو اسکے پاس ہے یعنی فرج۔

ف: اس باب میں ابن مسعود سے بھی روایت ہے۔ حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ہشام بن ابی عبداللہ رفیق ہیں دستوائی کے اور بیٹے ہیں سنبر کے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ

باب شوہر کے حق کے بیان میں جو عورت پر ہے

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ اٰمِرُ اَحَدًا اَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں حکم کرتا کسی کو کسی کے سجدہ کرنے کا تو حکم کرتا عورت کو کہ اپنے مرد کو سجدہ کرے۔

ف: اس باب میں معاذ بن جبل اور سراقہ بن مالک بن جعشم اور عائشہؓ اور ابن عباسؓ اور عبداللہ بن ابی اوفیٰ اور طلق بن علی اور ام سلمہ اور ابن عمر سے روایت ہے۔ حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اس سند سے یعنی محمد بن عمرو کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابی سلمہ سے وہ ابی ہریرہؓ سے۔

عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهِ فَلْتَاْتِهِ وَاِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ۔

روایت ہے طلق ابن علی سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت بلاوے کوئی آدمی اپنی بیوی کو جماع کے واسطے تو فوراً حاضر ہو اور اگرچہ وہ تنور پر ہو یعنی روٹی پکاتی ہو

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا

روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت کا خصم رات کو راضی رہے اور اسی طرح وہ رات

عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ۔

کاٹے تو داخل ہوگی جنت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْمَرْأَةِ عَلَى زَوْجِهَا

باب عورت کے حق کے بیان میں جو مرد پر ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَخِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب مومنوں میں کامل تر ایمان میں وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں اور سب میں بہتر وہ ہیں جو اپنی بیبیوں کے حق میں بہتر ہوں۔

ف: اس باب میں عائشہؓ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ وَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةً فَقَالَ أَلَا وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُونَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ فَإِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْتَغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا أَلَا إِنَّ لَكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَأَمَّا حَقُّكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ فَلَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُونَ وَلَا يَأْذَنَّ فِي بُيُوتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُونَ أَلَا وَحَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوا إِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ۔

روایت ہے سلیمان بن عمر بن الاحوص سے کہا انہوں نے روایت کی مجھ سے میرے باپ نے کہ وہ حاضر تھے حجۃ الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پس تعریف کی اللہ کی آپ نے اور ثنا کی اس پر اور نصیحت کی اور سمجھایا لوگوں کو سو ذکر کیا راوی نے اس حدیث میں ایک قصہ اس میں یہ بھی ہے کہ فرمایا حضرت نے خبردار ہو اچھی طرح خیر خواہی کرو عورتوں کی اس لیے کہ وہ قید ہیں تمہارے نزدیک تم ان پر کچھ اختیار نہیں رکھتے سوائے اس کے یعنی صحبت وغیرہ کے مگر یہ کہ وہ کچھ بے حیائی کریں کھلی ہوئی یعنی شرارت سو اگر ایسا کریں تو دور کر دو ان کا بستر اور ایسا مارو ان کو کہ ہڈی نہ ٹوٹے یعنی بہت مار نہ مارو سو اگر کہنا مانیں تمہارا تو نہ ڈھونڈو ان پر تکلیف دینے کی راہ۔ آگاہ ہو تمہارا حق ہے تمہاری عورتوں پر اور تمہاری عورتوں کا حق ہے تم پر سو تمہارا حق تمہاری عورتوں پر یہ ہے کہ تمہارے بچھونوں پر بات چیت کرنے کو نہ بٹھاویں ایسوں کو کہ تم راضی نہیں ان سے اور گھر میں نہ آنے دیویں ان کو جن سے تم راضی نہیں آگاہ ہو اور ان کا حق تم پر یہ ہے کہ بخوبی پہنچاؤ ان کو روٹی کپڑا ان کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ جو حضرت نے فرمایا عوان عندکم یعنی وہ قید ہیں تمہارے ہاتھوں میں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي أَدْبَارِهِنَّ

باب اس بیان میں کہ عورتوں کے پیچھے سے صحبت کرنا حرام ہے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ أَتَى أَعْرَابِيٌّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَكُونُ فِي الْفَلَاةِ فَتَكُونُ مِنْهُ الرُّوَيْحَةُ وَ

روایت ہے علی بن طلق سے کہ ایک اعرابی آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ بعض آدمی ہم میں کا جنگل میں ہوتا ہے اور اس سے ایک پھسکی نکل جاتی ہے اور پانی کی قلت

تَكُونُ فِي النِّسَاءِ قِلَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ فَإِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ۔

بھی ہوتی ہے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پادے تم میں سے کوئی تو وضو کرے اور عورتوں کے پیچھے یعنی دبر میں صحبت نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ کچھ سچی بات سے شرماتا نہیں۔

ف: اس باب میں عمر اور خزیمہ بن ثابت اور ابن عباس اور ابو ہریرہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث علی بن طلق کی حسن ہے سنا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے کہتے تھے نہیں جانتا میں علی بن طلق کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سوائے اس کے اور نہیں جانتا میں کہ یہ حدیث طلق بن علی سحیمی کی ہو گویا انہوں نے تجویز کیا کہ طلق بن علی کوئی اور صحابی ہیں حضرت کے ان کے سوا اور روایت کی ہے وکیع نے بھی یہ حدیث۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِي أَعْجَازِهِنَّ

روایت ہے علی بن طلق سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پادے کوئی تم میں سے پھسکی تو وضو کرے اور صحبت نہ کرو عورتوں کے پیچھے سے۔

ف: یہ علی جو اس حدیث کے راوی ہیں طلق ہی کے بیٹے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَى رَجُلٍ أَتَى رَجُلًا أَوِ امْرَأَةً فِي الدُّبُرِ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیکھے گا اللہ تعالیٰ رحمت کی نگاہ سے اس مرد کو جو جماع کرے کسی عورت سے یا مرد سے پیچھے سے

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الزِّينَةِ

باب اس بیان میں کہ عورتوں کو سنگھار کر کے نکلنا منع ہے۔

عَنْ مَيْمُونَةَ ابْنَةِ سَعْدٍ وَكَانَتْ خَادِمَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الرَّافِلَةِ فِي الزِّينَةِ فِي غَيْرِ أَهْلِهَا كَمَثَلِ ظُلْمَةِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا نُورَ لَهَا۔

روایت ہے میمونہ سے جو بیٹی ہیں سعد کی اور وہ خدمت کرنے والی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال اتراتے والی کی سنگار کر کے اپنے شوہر کے سوا اور لوگوں کے لیے ایسی ہے جیسے اندھیرا قیامت کے دن کہ اس میں روشنی بالکل نہیں۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے اور موسیٰ بن عبیدہ از روئے حافظہ کے ضعیف ہیں اور وہ سچے ہیں اور روایت کی ان سے شعبہ اور ثوری نے اور روایت کی یہی حدیث بعضوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے اور مرفوع نہ کیا اس کو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَيْرَةِ

باب غیرت کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يَغَارُ وَالْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَغَيْرَةُ اللّٰهِ اَنْ يَّاْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَيْهِ۔

وسلم نے بیشک اللہ بہت غیرت رکھتا ہے اور اللہ کو غیرت آتی ہے کہ مومن وہ کام کرے جو حرام ہے اس پر

ف: اس باب میں عائشہؓ اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے، حدیث ابوہریرہ کی حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے یحیی بن ابی کثیر سے وہ روایت کرتے ہیں ابوسلمہ سے وہ عروہ سے وہ اسماء بنت ابی بکر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث اور دونوں روایتیں صحیح ہیں اور حجاج صواف کے بیٹے ہیں ابی عثمان کے اور ابی عثمان کا نام میسرہ ہے اور حجاج کی کنیت ابوالصلت ہے ثقہ کہا ہے ان کو یحیی بن سعید قطان نے روایت کی ہم سے ابوعیسیٰ نے انہوں نے ابوبکر عطا سے انہوں نے علی بن عبداللہ مدنی سے پوچھا میں نے یحیی بن سعید قطان سے حال حجاج صواف کا سو کہا یحیی نے وہ بہت دانا اور ہوشیار ہیں

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اَنْ تُسَافِرَ الْمَرْاَةُ وَحْدَهَا

باب اس بیان میں کہ عورت کو اکیلے سفر کرنا درست نہیں

عَنْ اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا يَكُوْنُ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا وَمَعَهَا اَبُوْهَا اَوْ اَخُوْهَا اَوْ زَوْجُهَا اَوِ ابْنُهَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ مِّنْهَا۔

روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ کسی ایسے سفر میں جاوے جو تین دن کا ہو یا زیادہ مگر جب حلال ہے کہ اس کے ساتھ اس کا باپ ہو یا بھائی یا شوہر یا بیٹا یا کوئی اور محرم۔

ف اس باب میں ابوہریرہ اور ابن عباس اور ابن عمر سے روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا کہ سفر نہ کرے کوئی عورت ایک رات اور دن کا مگر اس کے ساتھ کوئی محرم ہو اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام کہتے ہیں عورت کے سفر کرنے کو مگر محرم کے ساتھ اور اختلاف ہے علماء کا اس عورت میں جو طاقت ...... رکھتی ہو حج کی اور اس کا کوئی محرم نہ ہو تو آیا وہ حج کرے یا نہیں تو کہا ہے بعض علماء نے اس پر حج واجب نہیں اس لیے کہ محرم بھی راستے کی ضروری چیزوں میں داخل ہے اور اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ حج اسی پر واجب ہے کہ جس کو راہ کی طاقت ہو مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا کا مضمون یہی ہے۔ سو علماء کہتے ہیں جب عورت کے ساتھ محرم نہ ہو تو اس کی طاقت نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور کہا بعض علماء نے اگر راہ میں امن ہو تو وہ نکلے حج کے قافلے کے ساتھ اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور شافعی کا۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْاَةُ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ اِلَّا وَمَعَهَا ذُوْ مَحْرَمٍ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت سفر نہ کرے ایک رات اور دن کے راستے تک مگر اس کے ساتھ محرم ہو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الدُّخُوْلِ عَلَى الْمُغِيْبَاتِ

باب اس بیان میں کہ غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت منع ہے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَی النِّسَآءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَرَاَیْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ۔

نے فرمایا پرہیز کرو تم عورتوں کے پاس آنے سے سو کہا ایک شخص نے انصار سے یا رسول اللہ کیا تجویز کرتے ہیں آپ حمو میں فرمایا حمو تو موت ہے۔

ف: مترجم کہتا ہے حمو شوہر کے عزیزوں کو بولتے ہیں اور مراد اس جگہ میں شوہر کے باپ اور بیٹوں کے سوا اور عزیز و اقارب اس کے ہیں کہ ان سے پردہ ضرور ہے اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ حمو موت ہے یہ تشبیہ ہے یعنی جیسے موت سے پرہیز کرنا چاہیے ویسے ہی عورت کو شوہر کے بھائیوں اور عزیزوں سے پردہ اور پرہیز کرنا ضرور ہے اس باب میں عمر اور جابر اور عمرو بن عاص سے روایت ہے حدیث عقبہ بن عامر کی حسن ہے صحیح ہے اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ پرہیز کرو تم عورتوں کے پاس آنے سے وہ ایسی بات ہے کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا خلوت میں نہیں رہتا ہے کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ مگر تیسرا اس میں شیطان ہوتا ہے یعنی جب عورت اور مرد تنہا ایک مکان میں ہوتے ہیں تو ان کے ساتھ شیطان شہوت انگیزی کرنے کو موجود رہتا ہے اور حمو زوج کے بھائیوں کو بولتے ہیں گویا آپ نے حرام کہا اس کو کہ زوج کے بھائی عورت کے ساتھ تنہا ایک مکان میں ہوں غرضیکہ ان سے پردہ ضرور ہے۔

بَابٌ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلِجُوْا عَلَی الْمُغِیْبَاتِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنْ اَحَدِکُمْ مَجْرَی الدَّمِ قُلْنَا وَمِنْکَ قَالَ وَمِنِّیْ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَعَانَنِیْ عَلَیْہِ فَاَسْلَمُ

روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ داخل ہو ان عورتوں کے گھروں میں جن کے شوہر نہیں ہیں گھر میں اس لیے کہ شیطان رواں ہوتا تمہارے ایک ایک کے بدنوں میں جیسا خون رواں ہوتا ہے کہا ہم نے اور آپ کے بدن میں بھی فرمایا مجھ میں بھی ولیکن اللہ نے مدد کی میری اس پر کہ وہ اسلام لایا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور کلام کیا ہے بعضوں نے مجالد بن سعید میں ان کے ضعف حافظہ کے سبب سے اور سنا میں نے علی بن خشرم سے کہتے تھے کہ کہا سفیان بن عیینہ نے یہ جو حضرت نے فرمایا وَلٰکِنَّ اللّٰہَ اَعَانَنِیْ عَلَیْہِ فَاَسْلَمُ یعنی اللہ نے میری مدد کی اس پر کہ میں اس کے شر سے بچا رہتا ہوں کہا سفیان نے اس لیے کہ شیطان تو اسلام نہیں لاتا ہے یعنی غرض یہ ہے کہ جس نے فَاَسْلَمَ بفتح میم روایت کیا ہے الخ تو یہ معنی لیے ہیں کہ وہ شیطان اسلام لایا یعنی تابعدار ہو گیا شرع کا نافرمان نہ رہا مگر سفیان نے فَاَسْلَمُ کا لفظ بضم میم روایت کیا ہے اس کے معنی یہی ہیں کہ شیطان کے شر سے بچا رہتا ہوں۔ اور یہ جو حضرت نے فرمایا لَا تَلِجُوْا عَلَی الْمُغِیْبَاتِ تو مغیبہ اس عورت کو کہتے ہیں جس کا خاوند غائب ہو یعنی کہیں سفر کو گیا ہو اور مغیبات اس کی جمع ہے۔

بَابٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْمَرْاَۃُ عَوْرَۃٌ فَاِذَا خَرَجَتِ اسْتَشْرَفَهَا الشَّیْطَانُ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کو پردہ ضرور ہے پھر جب نکلتی ہے تو تاکتا ہے اس کو شیطان یعنی تاکہ فتنے میں ڈالے اس کے سبب سے لوگوں کو۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ۔

بَابٌ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذِي امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ لَا تُؤْذِيْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيْلٌ يُوْشِكُ أَنْ يُفَارِقَكِ إِلَيْنَا ۔

روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تکلیف دیتی ہے کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا میں مگر کہتی ہے بیوی اس کی حوروں بڑی آنکھوں والیوں میں سے یعنی جو جنت میں ملنی ہے نہ تکلیف دے تو اس کو تجھ پہ اللہ کی مار ہو ابھی لیے کہ وہ تو تیرے نزدیک غریب مسافر ہے تھوڑے سے دن میں تجھ کو چھوڑ کر ہمارے پاس چلا آوے گا ۔

ف : یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور روایت اسماعیل بن عیاش کی شام کے لوگوں سے اچھی ہے یعنی جو حدیثیں اسماعیل شامیوں سے روایت کرتے ہیں وہ بہتر ہیں اور جو اہل حجاز اور اہل عراق سے روایت کرتے ہیں وہ منکر ہیں ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَبْوَابُ الطَّلَاقِ وَاللِّعَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں طلاق اور لعان کے جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي طَلَاقِ السُّنَّةِ

باب طلاق سنی کے بیان میں ۔

عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا قَالَ قُلْتُ فَيُعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيْقَةِ قَالَ فَمَهْ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ ۔

روایت ہے یونس بن جبیر سے کہا پوچھا میں نے ابن عمرؓ سے مسئلہ اس شخص کا کہ طلاق دیا اس نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں سو کہا عبداللہ نے تو نہیں جانتا عبداللہ بن عمر کو کہ اس نے طلاق دیا تھا اپنی بیوی کو کہ جب وہ حیض میں تھی سو پوچھا حضرت عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سو حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رجعت کرے اس سے کہا حضرت عمر نے پوچھا میں نے حضرتؐ سے گنے اس طلاق کو بھی ایک طلاق فرمایا حضرتؐ نے چپ رہو بھلا دیکھو تو اگر وہ عاجز ہو یا دیوانہ ہو جاوے وہ طلاق کیوں نہ گنا جاوے اگر یہ دیوانہ ہو جاوے تو اس طلاق سے بھی جدائی ہو جاوے گی ۔

ف مترجم کہتا ہے طلاق تین قسم ہے احسن اور حسن کہ جس کو سنی بھی کہتے ہیں اور بدعی احسن تو یہ ہے کہ ایک طلاق دیوے اس طہر میں کہ جس میں جماع نہ کیا ہو اور چھوڑ دے اس کو کہ عدت گزر جاوے اور حسن یہ ہے کہ تین طلاقیں دے تین طہروں میں کہ جماع نہ کیا ہو اس میں اگر وہ عورت مدخول بہا یعنی اس سے صحبت کر چکا ہو وے اور غیر مدخول بہا میں ایک طلاق حسن ہے اگرچہ حیض میں ہو اور صغیرہ یعنی نابالغ لڑکی اور حاملہ جس کو حیض نہ آتا ہو اس کی طلاق سنی یہ ہے کہ ہر مہینے میں ایک طلاق

دی جاوے اور جائز ہے ان کو طلاق دینی بعد جماع کے بھی۔ بدعی یہ ہے کہ تین طلاقیں یا دو طلاقیں ایک دفعہ یا ایک طہر میں دیوے کہ رجعت نہ ہو اس کے بیچ میں اگر ہو مدخول بہا یا طلاق دی اس طہر میں کہ جماع کیا ہو اس میں اور اسی طرح طلاق دینی اس کو حیض میں یہ بھی بدعی ہے اور واجب ہے اس سے رجعت کرنا جیسا اس حدیث ابن عمر میں مذکور ہے کذا فی شرح مشکوٰۃ اور یہ جو حضرتؐ نے عمرؓ سے فرمایا کہ چپ رہو یعنی اس بات کے پوچھنے کی کیا حاجت ہے وہ طلاق بھی خواہی نخواہی گنا جاوے گا۔

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ فِي الْحَيْضِ فَسَاَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا اَوْ حَامِلًا۔

روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ عبداللہ بن عمرؓ سے کہ طلاق دیا انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں سو پوچھا حضرت عمرؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپ نے حکم کر اس کو کہ رجعت کرے اس سے پھر طلاق دیوے اس کو جب وہ پاک ہو حیض سے یا حاملہ ہو۔

ف: حدیث یونس بن جبیر کی یعنی جو اوپر مذکور ہوئی جو مروی ہے ابن عمر سے حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی حدیث سالم کی ابن عمرؓ سے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے ابن عمرؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ طلاق سنت یہی ہے کہ طلاق دیوے آدمی طہر میں کہ جس میں جماع نہ کیا ہو اور بعضوں نے کہا ہے کہ جب ایک طلاق دیوے ایک طہر میں تو وہ بھی سنت ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور بعضوں نے کہا سنت جبھی ہو گا کہ جب ایک طلاق دیوے اور یہی قول ہے ثوری اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کہ حاملہ کو جب چاہے طلاق دیوے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا حاملہ کو ہر مہینے میں ایک طلاق دیوے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ الْبَتَّةَ

باب طلاق میں لفظ البتہ کہنے کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ طَلَّقْتُ امْرَاَتِي الْبَتَّةَ فَقَالَ مَا اَرَدْتَ بِهَا قُلْتُ وَاحِدَةً قَالَ وَاللّٰهِ قُلْتُ وَاللّٰهِ قَالَ فَهُوَ مَا اَرَدْتَ۔

روایت ہے عبداللہ بن یزید بن رکانہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میں نے طلاق دیا اپنی بیوی کو البتہ کہہ کر یعنی یوں کہا طالق البتہ یعنی تجھ پر طلاق ہے یا تو مطلقہ ہے البتہ سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ارادہ کیا تو نے اس قول سے میں نے کہا ارادہ کیا میں نے ایک طلاق کا فرمایا قسم ہے اللہ کی کہا میں نے قسم ہے اللہ کی فرمایا آپ نے تو وہ وہی ہے جتنا تو نے ارادہ کیا یعنی ایک ہی پڑا۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور اختلاف ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اس طلاق میں جس میں لفظ البتہ کہے۔ اور مروی ہے عمر بن خطاب سے انہوں نے بھی طلاق البتہ کو ایک ہی قرار دیا اور مروی ہے حضرت علی سے کہ انہوں اس کو تین طلاق قرار دیا اور بعض علماء نے کہا یہ نیت پر مرد کے موقوف ہے اگر ایک طلاق کی نیت کی تو ایک ہے۔ اور تین کی نیت کی تو تین ہیں اور اگر نیت کی دو طلاق کی تو بھی ایک ہے اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا اور

مالک بن انس نے کہا کہ طلاق البتہ میں اگر وہ عورت ایسی ہے کہ اس سے صحبت ہو چکی ہے تو تین ہیں۔ اور شافعی نے کہا اگر ایک کی نیت کی تو طلاق ایک ہی ہے اور اس کو اختیار ہے رجعت کا اور اگر نیت کی دو کی تو دو ہیں اور اگر نیت کی تین کی تو تین ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ — باب اپنی عورت سے امرک بیدک کہنے کے بیان میں

مترجم امرک بیدک کے معنی یہ ہیں کہ تیرے کام کا تجھے اختیار ہے۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَيُّوبَ هَلْ عَلِمْتَ أَحَدًا قَالَ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ إِنَّهَا ثَلَاثٌ إِلَّا الْحَسَنَ قَالَ لَا إِلَّا الْحَسَنَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ غَفْرًا إِلَّا مَا حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى بَنِي سَمُرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ قَالَ أَيُّوبُ فَلَقِيتُ كَثِيرًا مَوْلَى ابْنِ سَمُرَةَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ فَرَجَعْتُ إِلَى قَتَادَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ نَسِيَ۔

روایت کی ہم سے علی بن نصر بن علی نے انہوں نے سلیمان ابن حرب سے انہوں نے حماد بن زید سے کہا حماد نے پوچھا اس نے ایوب سے تم کس کو جانتے ہو کہ اس نے کچھ کہا ہو امرک بیدک کے باب میں کہ اس سے تین طلاقیں پڑتی ہیں سوائے حسن کے، ایوب نے کہا میں نہیں جانتا سوائے حسن کے پھر کہا اے اللہ تیری بخشش ہے یہ روایت پہنچی مجھ کو قتادہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں کثیر سے جو مولی ہیں بنی سمرہ کے وہ روایت کرتے ہیں ابی سلمہ سے وہ ابی ہریرہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے تین طلاقیں ہیں کہا ایوب نے پھر ملا میں کثیر سے جو مولی ہیں ابن سمرہ کے سو پوچھی میں نے یہ حدیث تو نہ پہچانی انہوں نے پھر گیا میں قتادہ کے پاس سو خبر دی ان کو تو کہا قتادہ نے کثیر بھول گئے تھے پہلے انہوں نے یہ روایت مجھ سے بیان کی تھی اب ان کو یاد نہ رہی۔

ف اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر سلیمان بن حرب کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں حماد بن زید سے اور پوچھی میں نے محمد سے یہ حدیث تو کہا انہوں نے روایت کی ہم سے سلیمان بن حرب نے انہوں نے حماد بن زید سے یہی حدیث اور یہ موقوف ہے ابی ہریرہؓ پر اور ابو ہریرہؓ کی حدیث کو مرفوع نہ جانا انہوں نے یعنی یہ حضرت کا قول نہیں ابو ہریرہ کا قول ہے اور علی بن نصر حافظ ہیں صاحب حدیث ہیں اور اختلاف کیا ہے علماء نے امرک بیدک میں سو کہا ہے بعض علمائے صحابہ نے کہ انہیں میں عمر بن خطاب اور عبد اللہ بن مسعود ہیں کہ اس میں ایک طلاق ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا علمائے تابعین سے اور جو بعد ان کے تھے اور کہا عثمان بن عفان اور زید بن ثابت نے کہ اس میں اختیار عورت کا ہے جو چاہے عورت حکم کرے یعنی جب شوہر نے اس سے کہا کہ تجھے اپنے کام کا اختیار ہے تو عورت اگر اس کے جواب میں کہے کہ میں نے ایک طلاق اپنے لیے پسند کیا تو ایک ہی پڑے گا اور اگر دو کہے تو دو اور تین کہے تو تین، اور کہا ابن عمرؓ نے کہ جب خاوند نے کہا اپنی بیوی سے کہ تجھے اختیار ہے اپنے کام کا اور اس نے تین طلاق دے لیے اپنے کو اور انکار کیا زوج نے اور کہا کہ میں نے تجھے ایک طلاق کا اختیار دیا تھا تو قسم لی جاوے گی زوج سے اور اسی کا قول معتبر ہوگا قسم کے ساتھ اور اہل کوفہ کا مذہب

حضرت عمر اور عبداللہ کے قول کے موافق ہے یعنی اس میں ایک طلاق کا عورت کو اختیار رہے اور مالک بن انس نے کہا کہ عورت جو پسند کرے وہی معتبر ہے اور یہی قول ہے احمد بن حنبل کا مگر اسحاق ابن عمر کے قول کی طرف گئے یعنی جو اوپر مذکور ہوا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِيَارِ — باب بیوی کو طلاق کا اختیار دینے کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ أَفَكَانَ طَلَاقًا۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے اختیار دیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی طلاق کا اور حضرتؐ کے پاس رہنے کا تو اختیار کیا ہم نے حضرت کے پاس رہنے کو تو کیا یہ طلاق تھوڑا ہی ہوا یعنی حضرت نے جو اختیار دیا اور ہم نے حضرتؐ کو پسند کیا اس سے طلاق نہیں پڑا۔

ف: روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی الضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے اسی کے مثل یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا خیار میں سو روایت ہے کہ عمر اور عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تجھے اختیار ہے اپنے نفس کا تو وہ ایک طلاق بائن اپنے تئیں دے سکتی ہے اور مروی ہے یہ بھی ان سے کہ وہ ایک طلاق رجعی دے سکتی ہے اور زید بن ثابت نے کہا کہ جب کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ مجھے پسند کرتی ہے یا اپنے نفس کو اور اختیار دیا اس کو دونوں باتوں کا اور اس نے اختیار کیا اپنے زوج کو تو بھی ایک طلاق پڑا اور اگر اس نے اختیار کیا اپنے نفس کو تو تین طلاق پڑے اور اکثر علماء اور فقہاء صحابہ اور جو ان کے بعد تھے، عمر اور عبداللہ کے قول کی طرف گئے ہیں جو ابھی عنقریب مروی ہوا اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا مگر احمد بن حنبل حضرت علیؓ کے قول کی طرف گئے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا لَا سُكْنَى لَهَا وَلَا نَفَقَةَ — باب اس بیان میں کہ جس کو تین طلاق دیئے ہوں اس کا روٹی کپڑا اور مکان شوہر پر واجب نہیں۔

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سُكْنَى لَكِ وَلَا نَفَقَةَ قَالَ مُغِيرَةُ فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ لَا نَدَعُ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا نَدْرِي أَحَفِظَتْ أَمْ نَسِيَتْ فَكَانَ عُمَرُ يَجْعَلُ لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةَ۔

روایت ہے شعبی سے کہا انہوں نے کہا فاطمہ بنت قیس نے طلاق دیا مجھ کو میرے شوہر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں، سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تیرے لیے گھر واجب ہے نہ روٹی کپڑا یعنی تیرے شوہر پر۔ کہا مغیرہ نے پھر ذکر کیا میں نے اس کا ابراہیم سے تو کہا انہوں نے کہ فرمایا حضرت عمرؓ نے نہیں چھوڑتے ہم اللہ کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت ایک عورت کے قول سے کہ ہم کو معلوم نہیں کہ اس نے یاد رکھا حضرت کے فرمودے کو یا بھول گئی، سو عمر رضی اللہ عنہ تو دلواتے تھے تین طلاق والی کو روٹی کپڑا اور مکان رہنے کو یعنی عدت تک۔

ف مترجم کہتا ہے کتاب اللہ سے حضرت عمرؓ کے قول میں یہ آیت مراد ہے اَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ

مِنْ وُّجْدِكُمْ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مکان دو ان کو جہاں سے تم رہتے ہو اپنے مقدور کے موافق۔

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ ابْنَةِ قَيْسٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَاصَمَتْهُ فِي السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةِ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً وَفِيْ حَدِيْثِ دَاوُدَ قَالَتْ وَأَمَرَنِيْ أَنْ أَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ۔

روایت ہے شعبی سے کہا داخل ہوا میں فاطمہ بنت قیس کے پاس اور پوچھا کیا حکم کیا تمہارے مقدمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سو کہا انہوں نے طلاق دیا مجھ کو میرے زوج نے طلاق بات یعنی تین طلاق سو وہ جھگڑی مکان اور روٹی کپڑے کے لیے سو نہ دلوایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مکان اور نہ نفقہ اور داؤد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ فاطمہ نے کہا حکم کیا مجھ کو آنحضرتؐ نے کہ عدت بیٹھوں میں ابن ام مکتوم کے گھر میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض علماء کا انہیں میں ہیں حسن بصری اور عطا ابن ابی رباح اور شعبی اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق کہ جب خاوند اس کا اختیار رجعت کا نہ رکھتا ہو تو نفقہ اور سکنی بھی اس پر واجب نہیں اور کہا بعض علمائے صحابہ نے کہ مطلقہ ثلث کو سکنی بھی دیا جاوے اور نفقہ بھی انہی میں ہیں عمر بن خطاب اور عبداللہ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور بعض علماء نے کہا کہ اس کو سکنی چاہیے مگر نفقہ نہیں اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور لیث بن سعد کا اور شافعی کا اور شافعی نے کہا ہم اس کو سکنی یعنی مکان دلواتے ہیں قرآن کی دلیل سے کہ فرماتا ہے اللہ عزوجل لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَّأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ۔ یعنی نہ نکالو اپنے گھروں سے یعنی عورتوں کو اور وہ آپ بھی نہ نکلیں مگر جب کریں کھلی بے حیائی یعنی سخت کلامی اور بدگوئی کہ سختی کریں اپنے گھر والوں سے اور شافعی نے بیان کیا کہ فاطمہ بنت قیس کو گھر نہ دلوایا اس لیے کہ وہ سخت کلامی کرتی تھیں اپنے گھر والوں سے اور امام شافعی نے کہا مطلقہ ثلاث کو نفقہ بھی نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی دلیل سے جس میں قصہ فاطمہ بنت قیس کا مذکور ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ

باب اس بیان میں کہ طلاق قبل نکاح کے واقع نہیں ہوتا یعنی عورت اجنبیہ پر

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عِتْقَ لَهٗ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا طَلَاقَ لَهٗ فِيْ مَا لَا يَمْلِكُ۔

روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر نہیں ابن آدم کی اس میں جس کا وہ مالک نہیں اور عتق نہیں اس میں کہ جس کا وہ مالک نہیں اور طلاق نہیں اس میں جس کا وہ مالک نہیں۔

ف: اس باب میں علی اور معاذ اور جابر اور ابن عباس اور عائشہؓ سے روایت ہے حدیث عبداللہ بن عمرو کی حسن ہے صحیح ہے اور وہ سب سے اچھی ہے اس باب میں اور یہی قول ہے اکثر علماء کا صحابہ وغیرہم سے۔ اور مروی ہے ایسا ہی علی بن ابی طالب اور ابن عباس اور جابر بن عبداللہ اور سعید بن مسیب اور حسن اور سعید بن جبیر اور علی بن حسین اور شریح

اور جابر بن زید سے اور کتنے فقہا تابعین سے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ انہوں نے کہا اگر کسی قبیلہ یا شہر کی طرف نسبت کر کے کہے تو طلاق واقع ہو جاتا ہے مثلاً اگر کہے کہ فلانے قبیلے یا فلانے شہر کی فلانی عورت سے اگر نکاح کروں تو اس پر طلاق ہے تو اس پر طلاق واقع ہوتا ہے یعنی بعد نکاح کے اور مروی ہے ابراہیم نخعی اور شعبی وغیرہما سے کہ انہوں نے کہا کہ جب طلاق کو موقت کرے تو واقع ہوتا ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس کا کہ انہوں نے کہا اگر نام لے کسی عورت کا مقرر کر کے مثلاً کہے ہندہ سے اگر نکاح کروں تو اس پر طلاق ہے یا وقت مقرر کرے یعنی یوں کہے کہ اگر میں نکاح کروں کل یا پرسوں کسی سے تو اس پر طلاق ہے یا یوں کہے کہ اگر نکاح کروں میں فلانے قبیلہ کی عورت سے یا فلانے شہر کی عورت سے تو جب وہ نکاح کرے گا ان عورتوں سے اس پر طلاق پڑ جاوے گا اور ابن مبارک نے اس میں تشدد کیا اور یہ بھی کہا کہ اگر کسی نے ایسا کیا تو میں یہ بھی نہیں کہتا کہ وہ عورت اس پر حرام ہو جاتی ہے اور مروی ہے کہ کسی نے عبداللہ بن مبارک سے پوچھا حکم اس شخص کا کہ قسم کھائی اس نے طلاق کے ساتھ یعنی کہا کہ میں جس عورت سے نکاح کروں اس پر طلاق ہے پھر خواہش ہوئی اس کو نکاح کی تو آیا اس کو نکاح کرنا جائز ہے یعنی نکاح جس عورت سے کرے گا اس پر طلاق واقع ہو گا یا نہیں اور جائز ہے اس کو عمل کرنا ان فقہا کے قول پر جنہوں نے اجازت دی ہے اس نکاح کی تو ابن مبارک نے جواب دیا کہ اگر وہ شخص قبل اس بلا کے ان کے قول کو حق جانتا تھا جنہوں نے رخصت دی ہے اس کو نکاح کی تو جائز ہے اب بھی اس کو عمل کرنا ان کے قول پر اور جو شخص پہلے سے ان کے قول کو پسند نہ کرتا تھا تو اس کو اس بلا میں مبتلا ہونے کے بعد بھی اس پر عمل کرنا جائز نہیں اور احمد نے کہا اگر اس نے نکاح کر لیا تو میں حکم نہیں کرتا کہ وہ اپنی بیوی کو چھوڑ دے اور اسحاق نے کہا کہ میں رخصت دیتا ہوں عورت منسوبہ سے نکاح کرنے کی بدلیل حدیث ابن مسعودؓ کے اور عورت منسوبہ کا بیان اوپر گزرا اور نہیں کہتا میں کہ حرام ہے اس پر اس کی عورت، اور وسعت دی اسحاق نے غیر منسوبہ عورت میں۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ طَلَاقَ الْاَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ

باب اس بیان میں کہ لونڈی کے طلاق دو ہی ہیں

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طَلَاقُ الْاَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى وَاَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ نَا مَظَاهِرٌ بِهٰذَا

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لونڈی کے دو ہی طلاق ہیں اور عدت اس کی دو ہی حیض ہیں یعنی دو طلاق میں وہ بائنہ ہو جاتی ہے جیسے حرہ تین طلاق میں کہا محمد بن یحیٰی نے اور خبر دی ہم کو اس حدیث کی ابو عاصم نے روایت کی انہوں نے مظاہر سے۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے۔ حدیث عائشہؓ کی غریب ہے مرفوع نہیں جانتے ہم اس کو مگر مظاہر بن اسلم کی روایت سے اور مظاہر کی کوئی حدیث معلوم نہیں ہوتی سوائے اس کے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔ مترجم کہتا ہے اس حدیث کی رو سے امام اعظمؒ کہتے ہیں کہ طلاق اور عدت کا اعتبار عورت سے ہے اگر عورت حرہ ہے تو تین طلاقیں ہیں اور تین حیض میں اس کی

عدت پوری ہوتی ہے اور اگر لونڈی ہے تو دو طلاقیں میں بائن ہو جاتی ہے اور عدت اس کی دو حیض میں پوری ہو جاتی ہے۔ اور امام شافعی کہتے ہیں کہ طلاق اور عدت دونوں میں اعتبار شوہر کا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يُحَدِّثُ نَفْسَهُ بِطَلَاقِ امْرَأَتِهِ

باب دل میں طلاق کا خیال کرنے کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَاوَزَ اللَّهُ لِأُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَكَلَّمْ بِهِ أَوْ تَعْمَلْ بِهِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے در گزر کیا اللہ نے میری امت سے جو دلوں میں خیال آوے جب تک منہ سے نہ نکالے اس کو یا عمل نہ کرے اس پر۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ جب آدمی اپنے دل میں خیال کرے طلاق کا تو کچھ نہیں پڑتا جب تک منہ سے نہ کہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجِدِّ وَالْهَزْلِ فِي الطَّلَاقِ

اس بیان میں کہ طلاق خوش طبعی سے بھی پڑ جاتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں ہیں کہ اس میں سچ مچ کہنا اور خوش طبعی سے کہنا دونوں برابر ہے ایک نکاح، دوسرے طلاق تیسرے رجعت۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور عبدالرحمٰن بیٹے ہیں حبیب کے وہ بیٹے ہیں اردک کے وہ بیٹے ہیں مالک کے اور وہ میرے نزدیک یوسف بن ماہک ہیں

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُلْعِ

باب خلع کے بیان میں

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أُمِرَتْ أَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ۔

روایت ہے ربیع بنت معوذ بن عفراء سے کہ انہوں نے خلع کیا اپنے شوہر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سو حکم کیا ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یا حکم کی گئیں وہ کہ عدت بیٹھے ایک حیض تک۔

ف: اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسٰی نے حدیث ربیع بنت معوذ کی صحیح یہی ہے کہ ان کو حکم کیا گیا ایک حیض تک بیٹھنے کا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ ثابت بن قیس کی بی بی نے خلع کیا اپنے شوہر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سو حکم کیا ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عدت بیٹھے ایک حیض تک

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اختلاف ہے علماء کا خلع والی عورت کی عدت میں تو اکثر اہل علم صحابہ وغیرہم نے کہا ہے کہ عدت خلع والی عورت کی مطلقہ کے برابر ہے اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ عدت خلع والی عورت کی ایک حیض ہے اور کہا اسحاق نے اگر کوئی اختیار کرے اس مذہب کو یعنی ایک حیض کی عدت ہونے کو تو یہ مذہب قوی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْمُخْتَلِعَاتِ

باب خلع کرنے والے کے بیان میں

عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ۔

روایت ہے ثوبان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خلع کرنے والی عورتیں تو منافق ہیں۔

ف : یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اس کی اسناد کچھ قوی نہیں اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا کہ جو عورت کہ خلع کرے اپنے شوہر سے بغیر عذر کے تو بو نہ سونگھے گی جنت کی، روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالوہاب ثقفی سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے اپنی دادی سے انہوں نے ثوبان سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت کہ مانگے اپنے زوج سے طلاق بغیر عذر اور ضرورت کے سو حرام ہے اس پر بو جنت کی۔ یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ایوب سے وہ روایت کرتے ہیں ابی قلابہ سے وہ ابی اسماء سے وہ ثوبان سے اور روایت کیا اس کو بعضوں نے ایوب سے اسی اسناد سے اور مرفوع نہ کیا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی مُدَارَاةِ النِّسَاءِ

باب عورتوں کی خاطر داری کے بیان میں

عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمَرْأَةَ كَالضِّلَعِ إِنْ ذَهَبْتَ تُقِيمُهَا كَسَرْتَهَا وَإِنْ تَرَكْتَهَا اسْتَمْتَعْتَ بِهَا عَلَى عِوَجٍ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت پسلی کی ہڈی کی سی ہے اگر تو سیدھا کرنے چلے تو اس کو توڑ دے گا اور اگر رہنے دے اس کو ویسے تو فائدہ اٹھاوے اس کے ٹیڑھے پن پر یعنی اس کی بدمزاجی پر صبر کرے تو نباہ ہو اور نہیں تو جدائی کی نوبت آوے۔

ف : اس باب میں ابی ذر اور سمرہ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے۔ حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الرَّجُلِ يَسْأَلُهُ أَبُوهُ أَنْ يُطَلِّقَ امْرَأَتَهُ

باب اس شخص کے بیان میں جس کو باپ کہے کہ بیوی کو طلاق دے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ تَحْتِی امْرَأَةٌ أُحِبُّهَا وَكَانَ أَبِی يَكْرَهُهَا فَأَمَرَنِی أَنْ أُطَلِّقَهَا فَأَبَيْتُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ طَلِّقْ

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ انہوں نے کہا تھی میرے پاس ایک بی بی کہ میں اسے چاہتا تھا اور میرے باپ اسے برا جانتے تھے سو حکم کیا مجھ کو کہ طلاق دوں اسے سو نہ مانا میں نے پھر ذکر کیا میں نے اس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آپ نے

امْرَأَتَكَ

اے عبداللہ بیٹے عمر کے طلاق دے اپنی بی بی کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ہم نہیں جانتے اس کو مگر ابن ابی ذیب کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا تَسْئَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا

باب اس بیان میں کہ عورت اپنی سوت کا طلاق نہ چاہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْئَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْفِئَ مَا فِي إِنَائِهَا۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ وہ پہنچاتے ہیں اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ آپ نے فرمایا نہ طلب کرے عورت طلاق اپنے سوت کی تاکہ انڈیل لیوے جو اس کے برتن میں ہے۔

ف اس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہے، حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي طَلَاقِ الْمَعْتُوهِ

باب مسلوب العقل کے طلاق کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ إِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوهِ الْمَغْلُوبِ عَلَى عَقْلِهِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب طلاق پڑ جاتی ہیں مگر طلاق معتوہ کا یعنی جس کی عقل جاتی رہی ہو۔

ف اس حدیث کو مرفوع نہیں جانتے ہم مگر عطاء بن عجلان کی روایت سے اور وہ ضعیف ہیں ذاہب الحدیث یعنی حدیثوں کو بھول جایا کرتے تھے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ طلاق معتوہ یعنی دیوانے کا کہ جس کی عقل نہ رہی ہو، نہیں پڑتا ہے مگر ایسا دیوانہ ہو کبھی کبھی ہوش میں آتا ہو اور وہ طلاق دیوے ہوش کی حالت میں تو البتہ پڑتا ہے۔

بَابٌ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ وَالرَّجُلُ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ مَا شَاءَ أَنْ يُطَلِّقَهَا وَهِيَ امْرَأَتُهُ إِذَا ارْتَجَعَهَا وَهِيَ فِي الْعِدَّةِ وَإِنْ طَلَّقَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ أَوْ أَكْثَرَ حَتّٰى قَالَ رَجُلٌ لِامْرَأَتِهِ وَاللّٰهِ لَا أُطَلِّقُكِ فَتَبِينِينَ مِنِّي وَلَا آوِيكِ أَبَدًا قَالَتْ وَكَيْفَ ذَاكَ قَالَ أُطَلِّقُكِ فَكُلَّمَا هَمَّتْ عِدَّتُكِ أَنْ تَنْقَضِيَ رَاجَعْتُكِ فَذَهَبَتِ الْمَرْأَةُ حَتّٰى دَخَلَتْ عَلٰى عَائِشَةَ فَأَخْبَرَتْهَا فَسَكَتَتْ عَائِشَةُ حَتّٰى جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى نَزَلَ الْقُرْآنُ الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ قَالَتْ عَائِشَةُ فَاسْتَأْنَفَ النَّاسُ الطَّلَاقَ مُسْتَقْبَلًا

روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا انہوں نے لوگ زمانہ جاہلیت میں ایسے تھے کہ شوہر طلاق دیتا تھا اپنی عورت کو جتنی چاہتا تھا اور پھر وہ اسی کے پاس رہتی تھی جب رجعت کر لیتا تھا عدت میں سو اگر طلاق دے چکا ہو اس کو ایک بار یا زیادہ یہاں تک کہ ایک مرد نے اپنی بیوی سے کہا قسم ہے اللہ کی نہ تو میں ایسا طلاق دوں گا تجھ کو کہ تو جدا ہو جاوے مجھ سے اور نہ ملوں گا تجھ سے کبھی اس نے کہا یہ کیونکر ہو گا شوہر نے کہا میں طلاق دوں گا تجھ کو پھر جب تمامی پر ہو گی عدت تیری تو رجعت کروں گا تجھ سے یعنی اسی طرح بعد رجعت کے پھر طلاق دوں گا۔ پھر عدت تمام ہونے کے قریب رجعت کروں گا اسی طرح ہمیشہ کرتا رہوں گا سو گئی وہ عورت یہاں تک کہ داخل ہوئی حضرت عائشہؓ کے پاس اور خبر دی ان کو اس بات کی سو چپ رہیں حضرت عائشہؓ یہاں تک کہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سو خبر دی آپ کو بس چپ رہے

مَنْ كَانَ طَلَّقَ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ طَلَّقَ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ اتری یہ آیت قرآن مجید کی اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ یعنی طلاق دو مرتبہ ہے اور بعد اس کے رکھ لینا ہے عورت کو دستور کے موافق یا رخصت کر دینا ہے اس کو یعنی تیسرا طلاق دے کر یا اس طرح کہ رجعت نہ کرے یہاں تک کہ عدت تمام ہو جاوے کہا عائشہ رض نے پھر سرے سے حساب رکھا لوگوں نے طلاق کا آئندہ کے لیے جس نے طلاق دیا تھا اس نے بھی اور جس نے نہیں دیا تھا اس نے بھی۔

ف: روایت کی ہم سے ابوکریب محمد بن علا نے کہا روایت کی ہم سے عبداللہ بن ادریس نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اسی حدیث کے معنوں کے مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں عائشہ کا اور یہ زیادہ صحیح ہے یعلی بن شبیب کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَامِلِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا تَضَعُ

باب اس حاملہ کے بیان میں جس کا خاوند مر گیا ہو اور وہ جنے

عَنْ اَبِي السَّنَابِلِ بْنِ بَعْكَكٍ قَالَ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِثَلَاثَةٍ وَّعِشْرِيْنَ يَوْمًا اَوْ خَمْسَةٍ وَّعِشْرِيْنَ يَوْمًا فَلَمَّا تَعَلَّتْ تَشَوَّفَتْ لِلنِّكَاحِ فَاُنْكِرَ عَلَيْهَا ذٰلِكَ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ تَفْعَلْ فَقَدْ حَلَّ اَجَلُهَا۔

روایت ہے ابی السنابل بن بعکک سے کہا وضع حمل کیا سبیعہ نے اپنے خاوند کے مرنے کے تئیس دن یا پچیس دن بعد پھر جب نفاس سے پاک ہو چکیں تو زینت کی نکاح کے لیے، سو اعتراض کیا ان پر لوگوں نے سو ذکر کیا گیا اس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپ نے اگر نکاح کرے وہ تو کیا ہوا اس کی عدت تو پوری ہو چکی۔

ف: روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے شیبان سے انہوں نے منصور سے اسی کی مانند اور اس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہے، حدیث ابی السنابل کی مشہور ہے غریب ہے اس سند سے اور نہیں جانتے ہم اسود کی کوئی روایت ابی السنابل سے اور سنا میں نے محمد بخاری سے کہتے تھے نہیں جانتے ہم کہ ابوالسنابل زندہ رہے ہوں بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ جس حاملہ کا خاوند مر گیا ہو تو وہ جب وضع حمل کرے تبھی اس کو نکاح کرنا جائز ہے اور اگرچہ عدت اس کی یعنی عدت کے دن پورے نہ ہوئے ہوں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے صحابہ وغیرہم سے کہ پوری کرے دونوں مدتوں کے اخیر کی مدت یعنی اگر چار مہینے دس دن گزر جاویں اور وضع حمل نہ ہو تو وضع حمل تک نکاح نہ کرے اور عدت ہی سمجھے اور اگر چار مہینے دس دن کے قبل وضع حمل ہو جاوے تو چار مہینے دس تک پورے مگر پہلا قول صحیح ہے یعنی زن حاملہ کی عدت وضع حمل سے پوری ہو جاتی ہے۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ

روایت ہے سلیمان ابن یسار سے کہ ابوہریرہ اور ابن عباس

عَبَّاسٍ وَأَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ تَذَاكَرُوا الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا الْحَامِلُ تَضَعُ عِنْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْتَدُّ آخِرَ الْأَجَلَيْنِ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ بَلْ تَحِلُّ حِيْنَ تَضَعُ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِيْ يَعْنِيْ أَبَا سَلَمَةَ فَأَرْسَلُوْا إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ قَدْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ الْأَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِيَسِيْرٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ

اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن ان سب نے ذکر کیا اس عورت کا جو حاملہ ہو اور اس کا خاوند مر گیا ہو اور وضع حمل کرے سو فرمایا ابن عباس نے کہ وہ پوری کرے دونوں مدتوں میں سے اخیر کی مدت کو اور اس کی تفصیل ابھی گذری اور کہا ابوسلمہ نے بلکہ حلال ہو جاتا ہے اس کو نکاح کرنا اسی وقت جب کہ وضع حمل کرے اور کہا ابوہریرہؓ نے میں اپنے بھتیجے یعنی ابوسلمہ کے ساتھ ہوں پس کہلا بھیجا امّ سلمہ کے پاس جو بی بی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سو فرمایا انہوں نے وضع حمل کیا سبیعہ اسلمیہ نے اپنے شوہر کے مرنے کے تھوڑے دنوں بعد سو مسئلہ پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو حکم دیا آپ نے انہیں نکاح کرنے کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ عِدَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

باب جس عورت کا خاوند مر گیا ہو اس کی عدت کے بیان میں

عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِيْ سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ بِهٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ الثَّلَاثَةِ قَالَ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلٰى أُمِّ حَبِيْبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تُوُفِّيَ أَبُوْهَا أَبُوْ سُفْيَانَ ابْنُ حَرْبٍ فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فِيْهِ صُفْرَةُ خَلُوْقٍ أَوْ غَيْرِهِ فَدَهَنَتْ بِهِ جَارِيَةً ثُمَّ مَسَّتْ بِعَارِضَيْهَا ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِيْ بِالطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلٰى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ فَدَخَلْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ حِيْنَ تُوُفِّيَ أَخُوْهَا فَدَعَتْ بِطِيْبٍ فَمَسَّتْ مِنْهُ ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰهِ مَا لِيْ فِي الطِّيْبِ مِنْ حَاجَةٍ غَيْرَ أَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ

روایت ہے حمید بن نافع سے وہ روایت کرتے ہیں زینب بنت ابی سلمہ سے کہ انہوں نے خبر دی ان کو ان تینوں حدیثوں کی کہا حمید نے کہا زینب نے داخل ہوئی میں امّ حبیبہؓ کے پاس جو بی بی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات پائی ان کے باپ ابوسفیان بن حرب نے سو منگائی امّ حبیبہ نے خوشبو کہ اس میں زردی تھی خلوق کی اور خلوق ایک خوشبوئی ہے عرب کی کہ مرکب ہوتی ہے زعفران وغیرہ سے یا زردی سے کسی اور چیز کی سو لگائی ایک لڑکی کے پھر لگائی اپنے گالوں پہ پھر فرمایا امّ حبیبہ نے قسم ہے اللہ کی مجھے کچھ خوشبو کی حاجت نہیں مگر اتنا ہے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے حلال نہیں اس عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پہ اور پچھلے دن پہ یہ کہ سوگ کرے کسی میت پہ تین دن سے زیادہ مگر شوہر پر کہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے۔ کہا زینب نے پھر داخل ہوئی میں زینب بنت جحش کے پاس جب کہ وفات پائی ان کے بھائی نے سو منگائی انہوں نے

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّ عَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ وَسَمِعْتُ اُمِّيْ اُمَّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ جَاءَتِ امْرَاَةٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَتِيْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنُهَا اَفَنَكْحَلُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا وَقَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِيْ بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَاْسِ الْحَوْلِ۔

بھی خوشبو لگائی پھر فرمایا قسم ہے اللہ کی مجھے حاجت نہیں خوشبو کی مگر میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حلال نہیں کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر یہ کہ سوگ کرے کسی مُردے پر تین راتوں سے زیادہ مگر خاوند پر کہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے کہا زینب نے اور سُنا میں نے اپنی ماں ام سلمہ سے کہتی تھیں آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اس نے یارسول اللہ میری بیٹی کا خاوند مر گیا ہے اور اس کی آنکھیں دکھتی ہیں سو کیا سرمہ لگاؤں میں اس کے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دو مرتبہ یا تین مرتبہ۔ وہ حضرت سے پوچھتی تھی اور حضرت منع کرتے تھے پھر فرمایا اب تو عدت چار مہینے دس دن ہیں اور اس سے پہلے تو ایک عورت تم میں تھی جاہلیت میں کہ پھینکتی تھی اونٹ کی مینگنی سال بھر کے بعد۔

ف اس باب میں فریعہ بنت مالک بن سنان سے بھی روایت ہے جو بہن ہے ابی سعید خدری کی اور حفصہ بنت عمرؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث زینب کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے صحابہ وغیرہم کا کہ جس کا شوہر مر جاوے وہ خوشبو اور زینت سے پرہیز کرے اور یہی قول ہے ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد کا اور اسحاق کا۔ مترجم کہتا ہے عدت وفات شوہر کی ایام جاہلیت میں اس طرح مروج تھی کہ جب کسی عورت کا خاوند مر جاتا وہ ایک مکان تیرہ و تاریک میں اکیلی رہتی تھی اور خوشبو اور زینت سے پرہیز کرتی تھی جب ایک سال اسی حال سے گزر جاتا تھا وہ اس گھر سے نکلتی تھی اور ایک گدھا یا بکری یا کوئی طائر اس کے پاس لاتے تھے اور وہ اس سے اپنی فرج رگڑتی اور عدت اپنی تمام کرتی تھی پھر اونٹ کی مینگنی اس کو دیتے تھے کہ وہ اسے پھینکتی تھی۔ انتہی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ

باب اس مظاہر کے بیان میں جو قبل ادائے کفارے کے اپنی عورت سے صحبت کر بیٹھے۔

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْبَيَاضِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ اَنْ يُّكَفِّرَ قَالَ كَفَّارَةٌ وَّاحِدَةٌ

روایت ہے سلمہ بن صخر بیاضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ جو ظہار کرنے والا کہ صحبت کر بیٹھے قبل کفارہ دینے کے تو فرمایا آپ نے اس پر ایک ہی کفارہ ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا جو صحبت کر بیٹھے قبل کفارہ کے تو اس پر دو کفارے ہیں اور یہی قول ہے عبدالرحمن بن مہدی کا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ ظَاھَرَ مِنِ امْرَاَتِہٖ فَوَقَعَ عَلَیْھَا فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ ظَاھَرْتُ مِنِ امْرَاَتِیْ فَوَقَعْتُ عَلَیْھَا قَبْلَ اَنْ اُکَفِّرَ فَقَالَ وَمَا حَمَلَکَ عَلٰی ذٰلِکَ یَرْحَمُکَ اللّٰہُ قَالَ رَاَیْتُ خَلْخَالَھَا فِیْ ضَوْءِ الْقَمَرِ قَالَ فَلَا تَقْرَبْھَا حَتّٰی تَفْعَلَ مَا اَمَرَکَ اللّٰہُ۔

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ ایک مرد آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ اس نے ظہار کیا تھا اپنی عورت سے اور پھر صحبت کر بیٹھا اس سے سو کہا یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میں نے ظہار کیا اپنی عورت سے پھر صحبت کر بیٹھا میں اس سے قبل کفارہ دینے کے سو فرمایا آپ نے کس نے مستعد کیا تجھ کو اس پر رحمت کرے اللہ تجھ پر عرض کیا اس نے دیکھی میں نے پازیب اس کی چاند کی روشنی میں فرمایا اب اس کے نزدیک نہ جا جب تک تو نہ کرے جو حکم دیا تجھ کو اللہ نے یعنی جب تک کفارہ نہ دے لے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَفَّارَۃِ الظِّھَارِ

باب کفارہ ظہار کے بیان میں۔

عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ الْاَنْصَارِیَّ اَحَدَ بَنِیْ بَیَاضَۃَ جَعَلَ امْرَاَتَہٗ عَلَیْہِ کَظَھْرِ اُمِّہٖ حَتّٰی یَمْضِیَ رَمَضَانُ فَلَمَّا مَضٰی نِصْفٌ مِّنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَیْھَا لَیْلًا فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَہٗ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعْتِقْ رَقَبَۃً قَالَ لَا اَجِدُھَا قَالَ فَصُمْ شَھْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ قَالَ لَا اَسْتَطِیْعُ قَالَ اَطْعِمْ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا قَالَ لَا اَجِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِفَرْوَۃَ بْنِ عَمْرٍو اَعْطِہٖ ذٰلِکَ الْعَرَقَ وَھُوَ مِکْتَلٌ یَاْخُذُ خَمْسَۃَ عَشَرَ صَاعًا اَوْ سِتَّۃَ عَشَرَ صَاعًا اِطْعَامَ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا۔

روایت ہے ابی سلمہ اور محمد بن عبدالرحمن سے کہ کہا سلمان ابن صخر انصاری نے جو اولاد میں ہیں بیاضہ کے انہوں نے اپنی عورت سے کہا کہ تو مجھ پر ایسی حرام ہے جیسے ماں کی پیٹھ رمضان گزرنے تک پھر جب گزر گیا آدھا رمضان صحبت کر بیٹھے اس سے ایک رات سو آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سو ذکر کیا اس کا سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر تو ایک غلام کہا مجھے نہیں ملتا۔ فرمایا آپ نے روزے رکھ دو مہینے تک پے در پے کہا مجھ سے نہیں ہو سکتا فرمایا کھانا کھلا ساٹھ مسکینوں کو کہا اس نے میں نہیں پاتا کہ کھلاؤں ان کو سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فروہ بن عمرو سے کہ دو اس کو یہ ٹوکرا جسے عرب میں عرق کہتے ہیں اور اس میں پندرہ صاع یا سولہ پیمانے ہیں کہ ساٹھ آدمیوں کا کھانا ہوتا ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور سلیمان بن صخر کو سلمہ بن صخر بیاضی بھی کہتے ہیں اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کا کفارہ ظہار کے باب میں اور اس باب میں خولہ بنت ثعلبہ سے روایت ہے اور وہ بی بی ہیں اوس بن صامت کی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْاِیْلَاءِ

باب ایلاء کے بیان میں۔

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اٰلٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ نِّسَآئِہٖ وَحَرَّمَ فَجَعَلَ الْحَرَامَ حَلَالًا وَجَعَلَ فِی الْیَمِیْنِ کَفَّارَۃً۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا انہوں نے ایلاء کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں سے اور حرام کر لی اپنے اوپر صحبت وغیرہ ان کی پھر حلال کیا آپ نے جس کو حرام کر لیا تھا اپنے نفس پر اور قسم کا کفارہ دیا۔

ف اس باب میں ابی موسیٰ اور انس سے بھی روایت ہے حدیث مسلمہ بن عقیل کی جو مروی ہے داؤد سے روایت کیا ہے اس کو علی بن مسہر وغیرہ نے داؤد سے انہوں نے شعبی سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایلاء کیا آخر حدیث تک مرسلاً اور اس میں یہ نہیں ہے کہ مسروق عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث سے مسلمہ کے اور ایلاء اسے کہتے ہیں کہ آدمی قسم کھاوے کہ صحبت نہ کرے گا اور ہاتھ نہ لگاوے گا اپنی بیوی کو چار مہینے تک یا زیادہ اور اختلاف ہے اہل علم کا جب گزر جاویں چار مہینے سو بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہا ہے جب گزر جاویں چار مہینے تو وہ قاضی کے پاس کھڑا کیا جاوے کہ رجوع کرے اپنی بیوی سے اور یا طلاق دے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہا جب چار مہینے گزر جاویں تو ایک طلاق بائن خود بخود پڑ جاتی ہے اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا مترجم کہتا ہے ایلاء لغت میں مطلق قسم ہے اور معنی شرعی اوپر گزرے اور ایلاء کرنے والے کو مولی کہتے ہیں اور مدت ایلاء حرہ کے لیے چار مہینے اور لونڈی کے واسطے دو مہینے ہیں۔ پھر اگر اس کے بیچ میں صحبت کی کفارہ قسم کا ادا کرے اور نہیں تو بعد چار مہینے کے حنفیہ کے نزدیک اس عورت پر ایک طلاق بائن پڑ جاتا ہے اور لفظ ایلاء کے یہ ہیں۔ قسم ہے اللہ کی میں تجھ سے صحبت نہ کروں گا یا جماع نہ کروں گا۔ تجھ سے مل کر غسل جنابت نہ کروں گا۔ سوان سب کے بعد صحبت کے کفارہ ہے قسم کا اور اگر یوں کہا کہ میں اگر تجھ سے صحبت کروں تو مجھ پر ایک حج ہے۔ یا میرا غلام آزاد ہے یا میری لونڈی حرہ ہے اور پھر صحبت کی تو وفائے قسم اس پر لازم ہے یعنی حج کرے اور لونڈی غلام آزاد ہو گیا۔ کذا فی الدر المختار۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اللِّعَانِ

باب لعان کے بیان میں۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِي إِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ فَقُمْتُ مَكَانِي إِلَى مَنْزِلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَقِيلَ لِي إِنَّهُ قَائِلٌ فَسَمِعَ كَلَامِي فَقَالَ ابْنُ جُبَيْرٍ ادْخُلْ مَا جَاءَ بِكَ إِلَّا حَاجَةٌ قَالَ فَدَخَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بَرْذَعَةَ رَحْلٍ لَهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُتَلَاعِنَانِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ نَعَمْ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ أَحَدَنَا رَأَى امْرَأَتَهُ عَلَى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرٍ عَظِيمٍ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى أَمْرٍ عَظِيمٍ قَالَ فَسَكَتَ

روایت ہے سعید بن جبیر سے کہا انہوں نے پوچھا مجھ سے کسی نے مسئلہ لعان کرنے والی عورت اور مرد کا جب مصعب بن زبیر کی سلطنت تھی اور پوچھا کیا جدائی کر دی جاوے لعان کرنیوالے جورو خصم میں سو مجھے معلوم نہ ہوا کہ کیا کہوں میں سو میں اپنی جگہ سے اٹھ کر آیا عبد اللہ بن عمر کے گھر تک اور اجازت چاہی میں نے اندر آنے کی سو لوگوں نے کہا وہ تو قیلولہ کرتے ہیں سو سنی عبد اللہ بن عمر نے میری بات اور کہا اے ابن جبیر آؤ تم کسی کام ہی کو آئے ہو گے پھر داخل ہوا میں اور وہ لیٹے تھے ایک موٹی چادر بچھائی ہوئی پر جو اونٹ پر ڈالی جاتی ہے سو کہا میں نے اے ابا عبد الرحمن کیا لعان والی جورو خصم جدا کر دیئے جاویں۔ انہوں نے کہا سبحان اللہ ہاں جدا کر دیئے جاویں اور پہلے جس نے یہ مسئلہ پوچھا وہ فلاں تھا فلاں نے شخص کا بیٹا کہ وہ آیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ بھلا دیکھئے تو اگر کوئی ہم میں سے دیکھے اپنی عورت کو

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الَّذِيْ سَاَلْتُكَ عَنْهُ قَدِ ابْتُلِيْتُ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ الْاٰيَاتِ الَّتِيْ فِيْ سُوْرَةِ النُّوْرِ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ حَتّٰى خَتَمَ الْاٰيَةَ فَدَعَا الرَّجُلَ فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعَظَهٗ وَذَكَّرَهٗ وَاَخْبَرَهٗ اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ وَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَاَخْبَرَهَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ فَقَالَتْ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا صَدَقَ قَالَ فَبَدَاَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ م بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ ثُمَّ ثَنّٰى بِالْمَرْاَةِ فَشَهِدَتْ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ م بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا۔

زنا میں تو کیا کرے اگر بولے تو بڑی بات ہے اور چپ رہے تو بڑی مشکل ہے کہا راوی نے پھر چپ ہو رہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور جواب نہ دیا اس کو پھر جب تھوڑے دن ہو گئے اس کے بعد آیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا جو مسئلہ میں نے پوچھا تھا اسی میں مبتلا ہوں سو اتاریں اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں جو سورۂ نور میں ہیں والذین یرمون سے آخر آیات تک اور پڑھی آپؐ نے یہاں تک کہ ختم کیا سب آیتوں کو سو بلایا اس آدمی کو اور اس کے سامنے پڑھیں وہ آیتیں اور سمجھایا اس کو اور عذاب آخرت یاد دلایا اس کو اور خبر دی کہ عذاب دنیا کا آسان ہے آخرت کے عذاب سے سو کہا اس نے قسم ہے اس کی جس نے آپؐ کو بھیجا حق کے ساتھ میں نے جھوٹ نہیں باندھا اس عورت پر یعنی اپنی بیوی پر پھر دہرائی وہ آیتیں عورت کے سامنے اور اس کو بھی سمجھایا اور عذاب یاد دلایا اور خبر دی کہ عذاب دنیا کا آسان ہے آخرت کے عذاب سے سو کہا اس عورت نے نہیں قسم ہے اس کی جس نے بھیجا آپ کو ساتھ حق کے سچ نہیں ذکر کیا اس نے یعنی اس کے شوہر نے کہا راوی نے پھر شروع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مرد سے اور گواہی دی اس نے چار مرتبہ اللہ کے ساتھ کہ وہ سچا ہے یعنی اس باب میں کہ اس عورت نے زنا کیا ہے اور پانچویں دفعہ یہ گواہی دی کہ لعنت ہے اللہ کی اوپر اس کے اگر ہووے وہ جھوٹوں میں پھر دوبارہ شروع کیا عورت سے سو گواہی دی اس نے چار گواہیاں کہ خصم اس کا جھوٹا ہے اور پانچویں بار یہ گواہی دی کہ غضب ہے اللہ کا اس پر یعنی مجھ پر اگر ہووے وہ سچوں میں پھر جدا کر دیا حضرتؐ نے ان دونوں کو۔

ف اس باب میں سہل بن سعد اور ابن عباس اور حذیفہ اور ابن مسعود سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَاعَنَ رَجُلٌ امْرَاَتَهٗ وَفَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْاُمِّ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے لعان کیا ایک خصم نے جورو اپنی سے اور جدائی کر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں میں اور ملا دیا لڑکے کو ماں کے ساتھ۔

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

ف مترجم کہتا ہے محمد نے موطا میں کہا ہے کہ اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں ہم کہ جب نفی کرے مرد لڑکے کی یعنی یہ کہے کہ یہ لڑکا میرا نہیں اور لعان کرے تو تفریق کر دی جاوے ان میں اور دے دیا جاوے لڑکا ماں کو اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا اور ہمارے تمام فقہا کا۔

بَابُ مَا جَاءَ اَيْنَ تَعْتَدُّ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ عَمَّتِهِ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ اُخْتُ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا جَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهُ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهَا فِيْ بَنِيْ خُدْرَةَ وَاَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِيْ طَلَبِ اَعْبُدٍ لَهُ اَبَقُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَ بِطَرَفِ الْقَدُوْمِ لَحِقَهُمْ فَقَتَلُوْهُ فَقَالَتْ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ فَاِنَّ زَوْجِيْ لَمْ يَتْرُكْ لِيْ مَسْكَنًا يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَتْ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ اَوْ فِي الْمَسْجِدِ نَادَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَمَرَ بِيْ فَنُوْدِيْتُ لَهُ فَقَالَ كَيْفَ قُلْتِ قَالَتْ فَرَدَدْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِيْ ذَكَرْتُ لَهُ مِنْ شَاْنِ زَوْجِيْ قَالَ امْكُثِيْ فِيْ بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهُ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُ فِيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ اَرْسَلَ اِلَيَّ فَسَاَلَنِيْ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرْتُهُ فَاتَّبَعَهُ وَقَضٰى بِهِ۔

باب اس بیان میں کہ جس عورت کا شوہر مرجاوے وہ عدت کہاں کرے۔

روایت ہے سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی پھوپھی سے جس کا نام زینب ہے وہ بیٹی ہیں کعب بن عجرہ کی کہا زینب نے کہ فریعہ بنت مالک بن سنان کہ بہن ہیں ابی سعید خدری کی انہوں نے خبر دی زینب کو کہ وہ آئیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پوچھتی تھیں کہ چلے جاویں اپنے اقربا کے پاس جو قبیلہ بنی خدرہ میں تھے کہ خاوند ان کے نکلے تھے اپنے غلاموں کو ڈھونڈنے کو پھر جب پہنچے کنارہ قدوم میں کہ وہ ایک مقام ہے مدینے سے چھ میل پر وہ غلام ان کو ملے اور انہیں مار ڈالا یعنی ان کے شوہر کو سو پوچھا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں پھر چلی جاؤں اپنے اقربا میں اس لیے کہ میرے شوہر نے نہیں چھوڑا کوئی مکان کہ ان کا مملوک ہو اور نہ کچھ خرچ چھوڑ گئے کہا فریعہ نے پھر فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں چلی جا اپنے اقربا میں کہا انہوں نے پھر پلٹی میں یہانتک کہ جب پہنچی میں حجرے میں یا مسجد میں پکارا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا حکم کیا میرے پکارنے کا کہ میں پکاری گئی پھر فرمایا کیا کہا تھا تم نے میں نے دوبارہ عرض کیا ان پر قصہ جو ذکر کیا تھا اپنے خاوند کا فرمایا آپ نے تو رہ اپنے گھر میں جب تک پوری ہو مدت یعنی عدت کی کہا فریعہ نے پھر عدت کی میں نے اسی گھر میں چار مہینے دس دن کہا انہوں نے پھر جب خلیفہ ہوئے حضرت عثمان تو پیغام بھیجا میری طرف اور پوچھا مجھ سے اسی گھر میں عدت کرنے کا حال سو خبر دی میں نے ان کو اور تابعداری کی انہوں نے اسی کی اور فتویٰ دیا اسی پر جس عورت کا خاوند مرجاوے وہ جس گھر میں ہو اسی میں عدت پوری کرے۔

ف روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعد بن اسحاق بن کعب بن عجرہ سے سو ذکر کی حدیث اسی کے ہم معنی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی حدیث پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کا کہتے ہیں عدت بیٹھنے والی نہ نکلے اپنے خاوند کے گھر سے جب تک پوری نہ ہو عدت اس کی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ عورت جہاں چاہے عدت کرے اگرچہ اس کے خاوند کا گھر نہ ہو مگر پہلا قول صحیح ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ الْبُیُوْعِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں خرید و فروخت کے جو مروی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَرْکِ الشُّبُہَاتِ

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلْحَلَالُ بَیِّنٌ وَّالْحَرَامُ بَیِّنٌ وَبَیْنَ ذٰلِکَ اُمُوْرٌ مُّشْتَبِہَاتٌ لَا یَدْرِیْ کَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ اَمِنَ الْحَلَالِ ھِیَ اَمْ مِّنَ الْحَرَامِ فَمَنْ تَرَکَھَا اسْتِبْرَاءً لِّدِیْنِہٖ وَعِرْضِہٖ فَقَدْ سَلِمَ وَمَنْ وَّاقَعَ شَیْئًا مِّنْھَا یُوْشِکُ اَنْ یُّوَاقِعَ الْحَرَامَ کَمَا اَنَّہٗ مَنْ یَّرْعٰی حَوْلَ الْحِمٰی یُوْشِکُ اَنْ یُّوَاقِعَہٗ اَلَا وَاِنَّ لِکُلِّ مَلِکٍ حِمًی اَلَا وَاِنَّ حِمَی اللّٰہِ مَحَارِمُہٗ۔

باب شبہات کے ترک کرنے کے بیان میں۔

روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے حلال کھلا ہوا ہے اور حرام کھلا ہوا ہے یعنی ظاہر ہے اور ان دونوں کے بیچ میں شبہے کی چیزیں ہیں کہ نہیں جانتے ان کو اکثر لوگ کہ وہ حلال ہیں یا حرام ہیں سو جس نے چھوڑ دیا شبہے کی چیزوں کو اپنے دین کے پاک کرنے اور آبرو بچانے کو تو وہ سلامت رہا اور جو پڑا شبہے کی چیزوں میں تو قریب ہے کہ گر پڑے حرام میں جیسا کہ وہ چرواہا جو چراتا ہے سرکاری رمنہ کے گرد تو خوف ہوتا ہے یہ کہ چرنے لگیں اس کی بکریاں رمنے میں آگاہ ہو کہ ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہے آگاہ ہو کہ رمنہ اللہ کا اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں۔

ف روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے معنوں کی مانند۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَکْلِ الرِّبٰوا

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰکِلَ الرِّبٰوا وَمُوْکِلَہٗ وَشَاھِدَیْہِ وَکَاتِبَہٗ۔

باب سود کھانے کی برائی کے بیان میں۔

روایت ہے ابن مسعود سے کہا انہوں نے لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیاج لینے والے اور دینے والے کو اور گواہوں کو اور لکھنے والے کو یعنی جو تمسک یا کوئی کاغذ سود کے متعلق لکھے۔

ف اس باب میں عمرؓ اور علیؓ اور جابرؓ سے روایت ہے، حدیث عبداللہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی التَّغْلِیْظِ فِی الْکِذْبِ وَالزُّوْرِ وَنَحْوِہٖ۔

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْکَبَائِرِ قَالَ اَلشِّرْکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ

باب جھوٹ اور جھوٹی گواہی کی برائی کے بیان میں۔

روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کے باب میں فرمایا کہ وہ شریک کرنا ہے اللہ کے ساتھ یعنی صفات خاصہ کسی مخلوق

وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ۔ کے لیے ثابت کرنا اور ناراض کرنا ماں باپ کا اور مار ڈالنا کسی جان کا ناحق اور جھوٹی بات

ف اس باب میں ابی بکرہ اور ایمن بن خریم اور ابن عمر سے روایت ہے۔ حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التُّجَّارِ وَتَسْمِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُمْ

باب تاجروں کے بیان میں اور جو نام رکھا ان کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے۔

عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ إِنَّ الشَّيْطَانَ وَالْإِثْمَ يَحْضُرَانِ الْبَيْعَ فَشُوبُوا بَيْعَكُمْ بِالصَّدَقَةِ۔

روایت ہے قیس بن ابی غرزہ سے کہا نکلے ہمارے سامنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ہم کو لوگ سماسرہ کہتے تھے اور سماسرہ جمع ہے سمسار کی اور سمسار دلال کو کہتے ہیں جو بایع اور مشتری کے بیچ میں گفتگو کرتا ہے پھر فرمایا حضرت نے اے گروہ تاجروں کے البتہ شیطان اور گناہ دونوں پیش آتے ہیں خرید و فروخت میں یعنی اس میں جھوٹ بولنا اچھی چیز کو برا کہنا اکثر ایسی خلاف باتوں کا اتفاق ہوتا ہے سو تم ملا دیا کرو اپنی خرید و فروخت کو صدقہ کے ساتھ یعنی تاکہ اس کا کفارہ ہو جائے۔

ف اس باب میں براء بن عازب اور رفاعہ سے روایت ہے۔ حدیث قیس بن ابی غرزہ کی حسن ہے صحیح ہے روایت کی یہ حدیث منصور نے اور اعمش اور حبیب بن ابی ثابت نے اور کئی لوگوں نے ابی وائل سے انہوں نے قیس بن ابی غرزہ سے اور ہم کوئی روایت قیس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں جانتے سوا اس کے۔ روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابی معاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے قیس بن ابی غرزہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ۔

روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تاجر سچا امانتدار نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہے یعنی قیامت کے دن میں۔

ف روایت کی ہم سے سوید نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی حمزہ سے اسی اسناد سے اسی حدیث کی مانند۔ اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے یعنی ثوری کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابو حمزہ سے اور ابو حمزہ کا نام عبد اللہ بن جابر ہے اور وہ شیخ ہیں بصرہ کے رہنے والے۔

عَنْ إِسْمٰعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلَّى فَرَأَى النَّاسَ يَتَبَايَعُونَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ فَاسْتَجَابُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعُوا أَعْنَاقَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنَّ التُّجَّارَ يُبْعَثُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فُجَّارًا إِلَّا مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ وَبَرَّ وَصَدَقَ۔

روایت ہے اسمٰعیل بن عبید بن رفاعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اسمٰعیل کے دادا سے کہ وہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدگاہ کو سو دیکھا لوگوں کو کہ خرید و فروخت کرتے ہیں سو فرمایا آپ نے اے گروہ تاجروں کے سو سننے لگے وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بات کو اور بلند کیں اپنی گردنیں اور آنکھیں حضرت کی طرف تو فرمایا آپ نے تاجر لوگ اٹھائے جاویں گے قیامت کے دن گنہگار مگر جو ڈرا اللہ سے یعنی اللہ کے خوف سے مال میں خیانت نہ کی۔ اور نیکی کی۔

اور خوش معاملگی کی لوگوں سے خرید و فروخت میں اور سچ بولا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یوں ہی کہتے ہیں اسمٰعیل بن عبیداللہ بن رفاعہ بھی۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي مَنْ حَلَفَ عَلٰى سِلْعَةٍ كَاذِبًا۔

باب اس کے بیان میں جو بیچنے کی چیز میں جھوٹی قسم کھاوے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ قُلْتُ مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَدْ خَابُوْا وَخَسِرُوْا وَقَالَ الْمَنَّانُ وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهٗ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ۔

روایت ہے ابی ذر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی طرف بچشم رحمت نظر نہیں کرے گا قیامت کے دن اور نہ ان کو پاک کرے گا یعنی گناہوں سے اور ان کو دکھ کی مار ہے کہا میں نے کون لوگ ہیں وہ یا رسول اللہ کہ وہ تو محروم ہوگئے اور نقصان میں پڑ گئے فرمایا آپ نے ایک تو احسان جتانے والا دوسرے تکبر کی راہ سے اپنی ازار ٹخنے سے نیچے لٹکانے والا اور اپنی چیز جھوٹی قسم کھا کر بیچ ڈالنے والا۔

ف اس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہؓ اور ابی امامہ بن ثعلبہ اور عمران بن حصین اور معقل بن یسار سے روایت ہے۔ حدیث ابی ذر کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي التَّبْكِيْرِ بِالتِّجَارَةِ۔

باب سویرے تجارت کے لیے جانے کے بیان میں

عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْ أُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا قَالَ وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ أَوَّلَ النَّهَارِ وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا وَكَانَ إِذَا بَعَثَ تِجَارَةً بَعَثَهُمْ أَوَّلَ النَّهَارِ فَأَثْرٰى وَكَثُرَ مَالُهٗ۔

روایت ہے صخر غامدی سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا اللہ برکت دے میری امت کو سویرے سویرے جانے میں کہا راوی نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھیجتے کسی چھوٹے لشکر کو یا بڑے لشکر کو تو روانہ کرتے اس کو اول دن میں اور صخر جو راوی اس حدیث کے ہیں وہ مرد تاجر تھے تو جب بھیجتے تھے اپنے گماشتوں کو تو روانہ کرتے ان کو اول دن میں سو امیر ہوگئے اور بہت ہوگیا ان کا مال۔

ف اس باب میں علی اور بریدہ اور ابن مسعود اور انس اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر سے روایت ہے حدیث صخر غامدی کی حسن ہے اور ہم نہیں جانتے صخر غامدی کی کوئی اور حدیث سوا اس کے کہ مروی ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی ہے یہ حدیث سفیان ثوری نے شعبہ سے انہوں نے یعلی بن عطاء سے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الشِّرَاءِ إِلٰى أَجَلٍ۔

باب کسی چیز کو مدت کے وعدے پر خریدنے کے بیان میں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبَانِ قِطْرِيَّانِ غَلِيْظَانِ

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک پر دو کپڑے تھے قطر کے بنے ہوئے قطر ایک

فَكَانَ إِذَا قَعَدَ فَعَرِقَ ثَقُلَا عَلَيْهِ فَقَدِمَ بَزٌّ مِنَ الشَّامِ لِفُلَانٍ الْيَهُودِيِّ فَقُلْتُ لَوْ بَعَثْتَ إِلَيْهِ فَاشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ إِلَى الْمَيْسَرَةِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا يُرِيدُ إِنَّمَا يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِمَالِي أَوْ بِدَرَاهِمِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ قَدْ عَلِمَ أَنِّي مِنْ أَتْقَاهُمْ وَآدَاهُمْ لِلْأَمَانَةِ۔

قریہ ہے وہ گاڑھے تھے پھر جب بیٹھے تھے حضرت اور پسینہ آتا تھا تو گراں ہو جاتے وہ آپ پر سو آیا کچھ کپڑا شام کی طرف سے فلانے یہودی کے پاس سو کہا کاش کہ آپ کسی کو اس کے پاس بھیجیں اور اس سے دو کپڑے خریدیں اس وعدے پر کہ جب ہم کو میسر ہو گا تو قیمت دیں گے سو حضرت نے کہلا بھیجا اس کے یہاں سو اس نے کہا میں سمجھ گیا جو وہ ارادہ رکھتے ہیں وہ یہ چاہتے ہیں کہ دبا رکھیں میرے کپڑے بھی اور روپیہ بھی سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جھوٹ بولا وہ خوب جانتا ہے کہ میں ان سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں اور ادا کرنے والا ہوں امانت کا۔

ف اس باب میں ابن عباس اور انس اور اسماء بنت یزید سے روایت ہے حدیث حضرت عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے بھی عمارہ بن ابی حفصہ سے سنا میں نے محمد بن فراس بصری سے کہتے تھے سنا میں نے ابو داؤد طیالسی سے پوچھی شعبہ سے کسی نے یہ حدیث سو کہا انہوں نے نہ بیان کروں گا یہ حدیث جب تک کہ تم کھڑے ہو کر حرمی بن عمارہ کے سر میں بوسہ نہ لو کہا راوی نے اور حرمی اس وقت وہاں قوم میں موجود تھے اس سے فقط حرمی کی تعظیم منظور تھی کہ وہ راوی تھے اس حدیث کے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ بِعِشْرِينَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَخَذَهُ لِأَهْلِهِ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہا وفات پائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور زرہ آپؐ کی گروی تھی بیس صاع غلے پر کہ قرض لیا تھا آپؐ نے اپنے گھر والوں کے لیے۔

ف یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَشَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِيرٍ وَإِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ رُهِنَ لَهُ دِرْعٌ مَعَ يَهُودِيٍّ بِعِشْرِينَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَخَذَهُ لِأَهْلِهِ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ ذَاتَ يَوْمٍ يَقُولُ مَا أَمْسَى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ صَاعُ تَمْرٍ وَلَا صَاعُ حَبٍّ وَإِنَّ عِنْدَهُ يَوْمَئِذٍ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ۔

روایت ہے قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں انس سے کہا لے گیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روٹی جو کی اور چربی سڑی ہوئی اور البتہ گرو تھی ان کی زرہ ایک یہودی کے پاس بیس صاع غلے پر کہ لیا تھا آپؐ نے گھر والوں کے لیے اور بے شک میں نے سنا ایک دن انس سے کہ فرماتے تھے شام تک نہ رہا آل محمدؐ کے پاس ایک صاع کھجور اور نہ ایک صاع کسی غلے کا اور البتہ ان کے نزدیک اس دن نو بیبیاں تھیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كِتَابَةِ الشُّرُوطِ

باب بیع کی شرطیں لکھنے کے بیان میں۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا عَبَّادُ بْنُ لَيْثٍ صَاحِبُ الْكَرَابِيسِ ثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ وَهْبٍ

روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے ان سے عباد بن لیث کپڑے بیچنے والے یعنی بزاز نے انہوں نے روایت کی عبد المجید

قَالَ قَالَ لِيَ الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ اَلَا اُقْرِئُكَ كِتَابًا كَتَبَهُ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلْتُ بَلٰى فَاَخْرَجَ لِيْ كِتَابًا هٰذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِشْتَرٰى مِنْهُ عَبْدًا اَوْ اَمَةً لَا دَآءَ وَلَا غَائِلَةَ وَلَا خِبْثَةَ بَيْعُ الْمُسْلِمِ الْمُسْلِمَ۔

بن وہب سے کہا عبد المجید نے کہا مجھ سے عداء بن خالد بن ہوذہ نے کیا پڑھوں تم پر ایک کتاب کہ لکھ دی تھی مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا عبد المجید نے میں نے کہا ہاں سو نکالی عداء نے ایک کتاب کہ اس میں لکھا تھا ہذا سے اخیر تک اور معنی اس کے یہ ہیں یہ بیع نامہ ہے اس چیز کا کہ خریدی عداء بن خالد ہوذہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اخرید احضرت سے غلام یا لونڈی یعنی راوی کو شک ہے کہ غلام کہا یا لونڈی اس شرط پر کہ وہ بیمار بھی نہ ہو اور چوری کی نہ ہو اور حرام کی نہ ہو بیچنا ہے مسلمان کا مسلمان کے ہاتھ یعنی بائع اور مشتری دونوں مسلمان ہیں۔

ف مترجم کہتا ہے کہ بیمار سے مراد وہ بیماری ہے جس سے لونڈی غلام کی قیمت گھٹ جاوے اور مشتری کو اختیار ہو اس کے پھیر دینے کا اور غائلہ سے مراد چوری ہے یعنی وہ غلام یا لونڈی چوری کی نہ ہو کہ جب چوری ظاہر ہو گی تو مالک اس کو لے جائے گا اور خریدنے والے کا روپیہ قیمت کا ضائع ہو گا۔ اور خبثہ حرام کو بولتے ہیں جیسے طیب حلال کو بولتے ہیں یعنی وہ غلام ایسے لوگوں میں کا نہ ہو جن کا غلام بنانا درست نہیں جیسے ذمی یا مستامن کہ دار الحرب سے پناہ لے کر دار السلام میں آیا ہو اور صحیح بخاری میں ہے کہ قتادہ نے کہا غائلہ سے مراد زنا ہے یا چوری یا بھاگنا یعنی وہ غلام زانی اور چور اور بھگوڑا نہ ہو یا خود چوری کا نہ ہو۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عباد بن لیث کی روایت سے اور روایت کی ان سے یہ حدیث کئی اہل حدیث نے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمِكْيَالِ وَالْمِيْزَانِ

باب ماپنے اور تولنے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَصْحَابِ الْكَيْلِ وَالْمِيْزَانِ اِنَّكُمْ قَدْ وُلِّيْتُمْ اَمْرَيْنِ هَلَكَتْ فِيْهِ الْاُمَمُ السَّالِفَةُ قَبْلَكُمْ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ماپنے اور تولنے والوں کو کہ تم ایسے کام کے متولی ہوئے ہو کہ ہلاک ہوئی ہیں اس میں اگلی امتیں یعنی ماپنے اور تولنے میں جب کمی بیشی کی تو اگلی امتیں ہلاک ہو گئیں۔

ف اس حدیث کو مرفوع نہیں جانتے ہم مگر حسین بن قیس کی روایت سے اور حسین بن قیس ضعیف ہیں حدیث میں اور مروی ہے یہی حدیث سند صحیح سے موقوفاً ابن عباس سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ بَيْعِ مَنْ يَّزِيْدُ

باب نیلام اور ہراج کے بیان میں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَّقَدَحًا وَّقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْ هٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ فَقَالَ رَجُلٌ اَخَذْتُهُمَا بِدِرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ

روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچی ایک چادر اور ایک پیالہ اس طرح کہ فرمانے لگے کون خریدتا ہے اس چادر اور پیالے کو سو کہا ایک شخص نے میں نے لیا ان دونوں کو ایک درہم میں سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کون

يَزِيدُ عَلَى دِرْهَمٍ مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِرْهَمٍ فَأَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ فَبَاعَهُمَا مِنْهُ۔

زیادہ دیتا ہے ایک درہم سے کون زیادہ دیتا ہے ایک درہم سے سو دیئے ایک آدمی نے دو درہم تو بیچ ڈالا ان دونوں چیزوں کو حضرت نے اس کے ہاتھ۔

ف مترجم کہتا ہے حلس اس موٹی چادر کو کہتے ہیں جو اونٹ کی پیٹھ پر کاٹھی کے نیچے ڈال دی جاتی ہے۔ کہ اس کو عرق گیر کہتے ہیں۔ یہ حدیث حسن ہے ہم نہیں جانتے اس کو مگر اخضر بن عجلان کی روایت سے اور عبداللہ حنفی جنہوں نے اس حدیث کو روایت کیا انس سے وہ ابوبکر حنفی ہیں اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں بیع من یزید یعنی نیلام کرنے میں غنیمت کے مال یا موتی کے مال کو اور روایت کی یہ حدیث معتمر بن سلیمان اور کئی لوگوں نے اہل حدیث سے اخضر بن عجلان سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

باب مدبر کی بیع کے بیان میں۔

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ غُلَامًا لَهُ فَمَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ مَالاً غَيْرَهُ فَبَاعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ قَالَ جَابِرٌ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ الْأَوَّلِ فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ۔

روایت ہے جابر سے کہ ایک مرد نے انصار میں سے مدبر کیا تھا اپنے غلام کو یعنی اس سے کہا کہ تو میری موت کے بعد آزاد ہے سو وہ مالک مر گیا اور کوئی مال نہ چھوڑ گیا سوا اس غلام کے سو بیچا اس کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور خریدا اس کو نعیم بن النحام نے جابر نے کہا وہ غلام قبطی تھا یعنی فرعون کی قوم کا تھا اور وہ غلام مرا پہلے سال میں ابن زبیر کی سلطنت کے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر سے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں مدبر کے بیچنے میں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور منع کیا ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے مدبر کے بیچنے کو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور اوزاعی کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَلَقِّي الْبُيُوعِ

باب بیچنے والوں کے استقبال کی کراہت کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوعِ۔

روایت ہے ابن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا شہر کے باہر جا کر قافلے جو غلہ وغیرہ بیچنے کو لائے ان سے خریدنے کو جب تلک وہ خود شہر میں لا کر نہ بیچیں۔

ف اس باب میں علی اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابن عمر اور ایک مرد صحابی سے روایت ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُتَلَقَّى الْجَلَبُ فَإِنْ تَلَقَّاهُ إِنْسَانٌ فَابْتَاعَهُ فَصَاحِبُ السِّلْعَةِ فِيهَا بِالْخِيَارِ إِذَا وَرَدَ السُّوقَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ کوئی شخص کسی قافلہ سے جو سودا بیچنے کو شہر میں لاتا ہو پہلے سے جا کر شہر سے باہر ملے اور اگر ملا بھی کوئی اور خرید لیا کچھ تو صاحب مال مختار ہے جب وہ بازار میں شہر کے وارد ہو۔ چاہے اپنی چیز رکھے اور چاہے مشتری سے پھیر لے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ایوب کی روایت سے اور حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور حرام کہا ہے اہل علم نے شہر کے باہر جاکر قافلہ جو بیچنے کی چیزیں لایا ہو اس سے ملنے کو اور اس میں ایک مکر ہے اور یہی قول ہے شافعی وغیرہم کا ہمارے لوگوں کا۔ مترجم کہتا ہے جب کوئی قافلہ غلہ وغیرہ مال تجارت شہر میں بیچنے کو لاتا ہے تو بعضے لوگ ایک دو منزل آگے جاکر اس سے مل کر شہر کا بھاؤ غلط بتا کر کچھ سستا خرید لیتے ہیں پھر وہ شہر میں آکر پچھتاتا ہے کہ اگر میں یہاں لاتا تو زیادہ نفع کماتا اس کو حضرت نے منع فرمایا اور فرمایا کہ وہ قافلہ جب بازار میں آوے تو دیکھے کہ ہمارا مال سستا بک گیا تو اس کو اختیار ہے چاہے مشتری سے پھیرے چاہے چھوڑ دے۔ اور بعضے لوگ قافلہ والوں سے شہر کے باہر جاکر پہلے سے خرید لیتے تھے اور وہی چیز پھر شہر لاکر بہت گراں کر کے بیچتے ہیں کہ اگر وہ قافلہ خود آکر بیچتا تو اس سے ارزاں بیچتا اس سے اس پیے منع فرمایا کہ اس میں شہر والوں کا نقصان ہے۔ اور نفع عام میں خلل ڈالتا ہے اور اسی طرح سے منع فرمایا ہے گاؤں کے لوگ جو شہر میں لاکر کچھ سستا بیچ جاتے ہیں کوئی شخص ان سے یہ نہ کہے کہ تم کیوں جلدی بیچتے ہو۔ میرے پاس چھوڑ جاؤ میں بطور مناسب خوب گراں کر کے چند روز میں بیچ رکھوں گا کہ اس میں شہریوں کا نقصان ہے جیسا آگے حدیث میں آتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

باب اس بیان میں کہ شہر والا گاؤں والے کی چیز نہ بیچے بلکہ وہ خود بیچ لیوے!

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور قتیبہ نے اس روایت میں کہا کہ ابو ہریرہؓ پہنچاتے تھے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپ نے نہ بیچے شہر والا باہر والے مسافر کی کوئی چیز اور وجہ اس کی اوپر ابھی گزری۔

ف اس باب میں طلحہ اور انس اور جابر اور ابن عباس اور حکیم بن ابی یزید سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور عمرو بن عوف سے بھی روایت ہے جو دادا ہیں کثیر بن عبد اللہ کے اور ایک اور مرد صحابی سے روایت ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ۔

روایت ہے جابرؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچ دیوے کوئی شہر والا مسافر گاؤں والے کی چیز کو بلکہ وہ اپنی چیز آپ بیچ لیوے چھوڑ دو آدمیوں کو اللہ رزق دیوے بعض کو بعض سے۔

ف حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور حدیث جابرؓ کی اس باب میں بھی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں حرام ہے یہ کہ بیچے شہر والا باہر والے کی چیز کو اور رخصت دی ہے بعضوں نے اس کی کہ خرید لیوے شہر والا باہر والے کی چیز کو اور شافعی نے کہا اچھا نہیں کہ بیچے شہر والا باہر والے کی چیز کو اور اگر بیچا تو بیع جائز ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ

باب محاقلہ اور مزابنہ کے حرام ہونے کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا انہوں نے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ کی بیع سے۔

ف اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس اور زید بن ثابت اور سعد اور جابر اور رافع بن خدیج اور ابو سعید سے روایت ہے حدیث ابوہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور محاقلہ اسے کہتے ہیں کہ کوئی شخص کھیت کو گیہوں کے عوض میں بیچے یعنی ایک شخص کہے کہ سو من گیہوں یا کم و بیش مجھ سے لے لو اور اس کھیت کا غلہ میرے ہاتھ بیچ ڈالو یہ بیع جائز نہیں اس لیے کہ وہ نہیں جانتے کہ کھیت میں کتنا غلہ نکلے گا تو اس میں دھوکا ہے۔ اور دھوکے کی بیع درست نہیں اور اسی طرح سے بیع ان کھجوروں کی جو درخت میں لگی ہیں اس کے عوض میں جو زمین پر ہیں جائز نہیں کہ اس میں بھی دھوکا ہو گا۔ اور اس کو مزابنہ کہتے ہیں اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ حرام کہتے ہیں مزابنہ اور محاقلہ کو۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّ زَيْدًا اَبَا عَيَّاشٍ سَاَلَ سَعْدًا عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَقَالَ اَيُّهُمَا اَفْضَلُ قَالَ الْبَيْضَاءُ فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ وَ قَالَ سَعْدٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْئَلُ عَنِ اشْتِرَاءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗ اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا يَبِسَ قَالُوْا نَعَمْ فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ۔

روایت ہے عبداللہ بن یزید سے کہ زید ابا عیاش نے پوچھا سعد سے مسئلہ گیہوں کے خریدنے کا جو کے عوض میں سو پوچھا انہوں نے کوئی اس میں سے افضل ہے تو کہا زید نے بیضا یعنی گندم افضل ہے یعنی قیمت میں زیادہ ہے سو منع کیا سعد نے اس بیع سے اور کہا سعد نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ان سے پوچھا تھا کوئی شخص مسئلہ تمر خریدنے کا رطب کے بدلے سو پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے گرد والے لوگوں سے کیا رطب جب سوکھے تو وزن میں کم ہو جاتا ہے انہوں نے کہا ہاں سو منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بیع سے۔

ف روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبداللہ سے جو بیٹے یزید کے ہیں انہوں نے زید ابی عیاش سے کہا پوچھا ہم نے سعد سے پھر ذکر کی حدیث مانند اسی حدیث کے سو یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی اور ہمارے لوگوں کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ اَنْ يَّبْدُوَ صَلَاحُهَا۔

باب اس بیان میں کہ پھلوں کا بیچنا درست نہیں جب تک گدر نہ ہو جاویں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يَزْهُوَ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ وَيَاْمَنَ الْعَاهَةَ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھجور کے بیچنے سے جب تک کہ خوش رنگ نہ ہو۔ اور وہ قریب پکنے کے ہوتے ہیں۔ اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بالوں کے بیچنے سے یعنی گیہوں کے ہوں یا جو وغیرہ کی جب تک وہ سفید نہ ہو جاویں اور سفید جب ہوتے ہیں کہ دانہ ان کے اندر پک جاتا ہے اور منع فرمایا بیچنے سے جب تک کہ آفت سے یعنی اولے پالے سے پکنے کا یقین نہ ہو۔ اور یقین بھی پکنے کا جب کے قریب ہوتا ہے منع کیا بائع کو بیچنے سے اور مشتری کو خریدنے سے۔

ف اور اس باب میں انس اور عائشہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور جابر اور ابی سعید اور زید بن ثابت سے بھی روایت

ہے۔ حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ حرام کہتے ہیں پھلوں کے بیچنے کو قبل پکنے اور گدر ہونے کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعِ الْعِنَبِ حَتّٰی یَسْوَدَّ وَعَنْ بَیْعِ الْحَبِّ حَتّٰی یَشْتَدَّ۔

روایت ہے انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا انگور کے بیچنے کو قبل سیاہ ہو جانے کے اور وہ قریب پکنے کے سیاہ ہوتا ہے اور منع فرمایا تمام دانوں اور غلوں کے بیچنے سے جب تک سخت نہ ہو جائیں

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مرفوع نہیں جانتے ہم اس کو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِی النَّھْیِ عَنْ بَیْعِ حَبَلِ الْحَبَلَۃِ۔

باب بیان میں اس وعدہ پر کہ اونٹنی بچہ جنے اور وہ بچہ پھر جنے کوئی چیز بیچنا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعِ حَبَلِ الْحَبَلَۃِ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حاملہ اونٹنی کے بچے کے حمل پیدا ہونے کی مدت پر کوئی چیز بیچنے سے۔

ف مترجم کہتا ہے ابن عمر سے مروی ہے کہ ایام جاہلیت میں لوگ بیع کرتے تھے اور قیمت دینے کی مدت یہ ٹھہراتے تھے کہ اونٹنی بچہ جنے اور وہ بچہ پھر دوبارہ بچہ جنے جب قیمت دیں گے اور یہی معنی کہے ہیں امام مالک اور شافعی نے اور جو ان کے تابع ہیں اور ابن عمر جو راوی ہیں اس حدیث کے انہوں نے بھی یہی معنی بیان کیے اور بعضوں نے کہا یہ بیع کسی اور چیز کی نہیں ہے۔ بلکہ خود اونٹنی جو حاملہ ہوتی تھی تو عرب کہتے تھے یہ اونٹنی جو بچہ جنے گی وہ بچہ جو جنے گا اس کو ہم نے ابھی بیچا یہ بھی منع ہے۔ اس لیے کہ یہ بیع ہے شئے معدوم کی اور یہی تفسیر ہے اہل لغت کی اور یہی کہا احمد اور اسحٰق نے اور یہ قریب ہے از روئے لغت کے بھی۔ اس باب میں عبداللہ بن عباس اور ابی سعید خدری سے روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور حبل الحبلہ سے مراد اونٹنی کے بچے کا بچہ ہے۔ کہ اس کا بیچنا منسوخ ہے اہل علم کے نزدیک۔ کہ وہ بیع غرر ہے یعنی دھوکے کی بیع ہے۔ اور روایت کی ہے یہ حدیث شعبہ نے ایوب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے۔ اور روایت کی عبدالوہاب ثقفی وغیرہ نے ایوب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے اور نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ بَیْعِ الْغَرَرِ۔

باب جس بیع میں دھوکہ ہو اس کے حرام ہونے کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْغَرَرِ وَبَیْعِ الْحَصَاۃِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیع سے کہ جس میں دھوکہ ہو یعنی ثمن میں دھوکا ہو یا مبیع میں کہ ان دونوں میں کوئی بھی مبہم وغیر معین ہو اور منع کیا کنکری مارنے کی بیع سے۔

ف اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس اور ابی سعید اور انس سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام کہتے ہیں بیع غرر کو یعنی جس بیع میں کسی طرح کا دھوکہ ہو۔ اور امام شافعی نے فرمایا بیع غرر میں داخل ہے مچھلی جو دریا کے اندر ہو۔ اس کا بیچنا قبل پکڑنے اور بھاگے ہوئے غلام کا بیچنا اور پرند جانوروں کا کہ ہوا میں اڑ رہے

ہوں۔ ان کا بیچنا اور اسی طرح اور بیوع کہ جس میں بائع قادر نہ ہو۔ مبیع کے سونپنے پر اور کنکری کی بیع کے معنی یہ ہیں کہ بائع مشتری سے بولے کہ جب میں تیری طرف کنکری پھینکوں تو بیع واجب ہو گئی میرے اور تیرے درمیان میں۔ اور یہ مشابہ ہے ۔ بیع منابذہ کے اور بیع منابذہ یہ ہے کہ بائع تھان پھینک دے مشتری پاس اور بیع واجب ہو جاوے۔ اور نبذ اور منابذہ پھینکنے کو کہتے ہیں اور یہ سب بیوع ایام جاہلیت کی تھیں مترجم کہتا ہے کہ یہ حدیث کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع غرر سے یہ ایک بڑا کلیہ ہے اور اصل اصول ہے فقہ کا اور معجزہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اوتیت جوامع الکلم میں اشارہ اسی کی طرف ہے اور سینکڑوں مسئلہ اس حدیث سے نکلتے ہیں کہ بعض فقہا نے لکھا ہے کہ ایک ہزار مسئلہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔ اور تفصیل اس کی فقہ میں مذکور ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ۔

باب اس بیان میں کہ ایک بیع میں دو بیعیں کرنا منع ہے

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع میں دو بیع کرنے سے اور تفصیل اس کی آگے ہے۔

ف اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن عمر سے ابن مسعود اور ابن عمر سے۔ حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور تفسیر کی ہے اس کی بعض علماء نے اس طرح کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ یہ کپڑا میں تیرے ہاتھ نقد دس روپے کو اور قرض بیس روپیہ کو بیچتا ہوں اور ایک بات پر توڑ نہ کرلے اور اگر ایک بات پر اس نے توڑ کر لیا اور دوسری بات کو چھوڑ دیا تو کچھ مضائقہ نہیں بیع جائز ہے جبکہ ایک ہی بات پر فیصلہ ہو جاوے۔ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک بیع میں دو بیع کرنے کو جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ میں اپنا گھر تیرے ہاتھ بیچتا ہوں اتنے روپیہ کے عوض میں اس اقرار پر کہ تو اپنا غلام اتنے روپیہ کو میرے ہاتھ فروخت کر دے پھر جب تو نے غلام کا بیچنا قبول کر لیا تو میں نے بھی گھر کا بیچنا اپنے اوپر لازم کر لیا اور یہ بیع اس لیے ناجائز ہے کہ واقع ہوتی ہے بیع بغیر ثمن معلوم کے اور نہیں جانتا بیع اور مشتری کہ کس پر واقع ہوئی اس کی بیع یعنی دونوں کی اس شرط میں ایک منفعت مجہول ہے اس کو غلام میں اور اس کو مکان میں اور یہ جہالت مخل جواز بیع ہوئی اگرچہ ظاہر میں قیمت دونوں کی متعین معلوم ہوتی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ۔

باب اس بیان میں کہ اس چیز کا بیچنا منع ہے جو اپنے پاس نہ ہو۔

عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَاْتِيْنِي الرَّجُلُ فَيَسْاَلُنِي مِنَ الْبَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدِي اَبْتَاعُ لَهُ مِنَ السُّوْقِ ثُمَّ اَبِيْعُهُ قَالَ لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ۔

روایت ہے حکیم بن حزام سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کہا آتے ہیں میرے پاس بعضے مرد اور کہتے ہیں بیچو وہ چیز جو میرے پاس نہیں کیا میں خرید لاؤں ان کے لیے اور پھر بیچوں ان کے ہاتھ آپ نے فرمایا کبھی نہ بیچ وہ چیز جو تیرے پاس نہیں

عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَبِيْعَ مَا لَيْسَ

روایت ہے حکیم بن حزام سے کہا انہوں نے منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ میں بیچوں وہ چیز جو میرے

عِنْدِیْ۔ پاس نہیں ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں عبداللہ بن عمر سے روایت ہے روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابراہیم سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے کہا روایت کی مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے اپنے باپ سے یہاں تک کہ ذکر کیا عبداللہ بن عمرو کا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لَا یَحِلُّ سَلَفٌ وَ بَیْعٌ وَ لَا شَرْطَانِ فِیْ بَیْعٍ وَلَا رِبْحُ مَالَمْ یُضْمَنْ وَلَا بَیْعُ مَا لَیْسَ عِنْدَکَ۔ یعنی حلال نہیں سلف اور نہ بیع اور نہ دو شرطیں ایک بیع میں اور حلال نہیں نفع اس کا جس کا یہ ضامن نہیں اور نہ بیچنا اس چیز کا جو تیرے پاس نہیں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا اسحٰق بن منصور نے کہا میں نے احمد سے کیا معنے ہیں سلف کے اور بیع کے اور اس سے منع کرنے کے تو انہوں نے کہا وہ یہ ہے کہ آدمی کسی کو کوئی چیز قرض دے یعنی کوئی چیز اس کے ہاتھ روپیہ کی دو روپیہ کی بیچ ڈالے اور وہ اس طمع سے لے لیوے کہ مجھ کو روپیہ قرض ملتا ہے اور احتمال ہے کہ معنی ہوں کہ کوئی شخص کسی کو قرض دیوے کسی چیز کی قیمت میں اور کہے اگر یہ روپیہ تجھ سے ادا نہ ہو سکے گا۔ تو یہ چیز تیری میں لے لوں گا کہ میرے ہاتھ بک گئی اسحاق نے کہا ایسا ہی کہا میں نے احمد سے کہ درست نہیں بیچنا اس چیز کا جس کا آپ ضامن نہیں احمد نے کہا یہ حکم میرے نزدیک اور کسی چیز کا نہیں سوا غلے کے یعنی اس کی بیع جائز نہیں جب تک قبضہ نہ ہو یعنی ضمان سے قبضہ مراد ہے کہا اسحٰق نے ایسا ہی کچھ یہ حکم شامل ہے ہر چیز کو جو تولی جاتی ہے یا ماپ کر بیچی جاتی ہے۔ یعنی اس کی بیع قبل قبض کے جائز نہیں اور کہا احمد نے جب کہا کسی نے یہ کپڑا میں نے تیرے ہاتھ بیچا اور میرے ذمہ پر ہے اس کا سلوا دینا اور رہلا دینا یہ ایک بیع میں دو شرطیں ہوئیں یہ بھی جائز نہیں اور اگر کہے میں بیچتا ہوں یہ کپڑا تیرے ہاتھ اور میں خود اس کو سی دوں گا تو کچھ مضائقہ نہیں یہ جائز ہے یا کہے میں یہ کپڑا بیچتا ہوں اور میں خود اس کو دھو دوں گا تو یہ بھی جائز ہے کچھ مضائقہ نہیں اس لیے کہ یہ ایک شرط ہے ایسا ہی کچھ کہا ہے اسحاق نے یعنی مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کو اسحاق کے ان اقوال میں شک ہے حدیث حکیم بن حزام کی حسن ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے اور روایت کی ہے ایوب سختیانی اور ابوالبشر نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے حکیم بن حزام سے اور روایت کی یہ حدیث عوف اور ہشام بن حسان نے ابن سیرین سے انہوں نے حکیم بن حزام سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ حدیث مرسل ہے روایت کی ہے ابن سیرین نے ایوب سختیانی سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے حکیم بن حزام سے ایسی ہی حدیث روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے اور عبدہ بن عبداللہ اور کئی لوگوں نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے یزید بن ابراہیم سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے حکیم سے کہا انہوں نے منع کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ بیچوں میں جو چیز میرے پاس نہ ہو۔ اور روایت کی وکیع نے یہی حدیث یزید بن ابراہیم سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے حکیم بن حزام سے اور اس میں یوسف بن ماہک کا ذکر نہیں اور روایت عبدالصمد کی زیادہ صحیح ہے اور روایت کی ہے یحیٰی ابن ابی کثیر نے یہی حدیث یعلیٰ بن حکیم سے انہوں نے یوسف بن ماہک سے انہوں نے عبداللہ بن عصمہ سے انہوں نے حکیم بن حزام سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں حرام ہے یہ کہ بیچے آدمی وہ چیز کہ اس کے پاس نہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الْوَلَاءِ وَ هِبَتِهٖ

باب اس بیان میں کہ ولاء کا بیچنا اور ہبہ کرنا درست نہیں۔

ولاء اس حق کو کہتے ہیں جو مالک کو بسبب آزاد کرنے غلام کے ثابت ہوتا ہے اور اس آزاد کرنے والے کو مولٰے بولتے ہیں جب غلام مر جاوے اور اس کا کوئی عصبہ از روئے نسب کے نہ ہو تو اس کا ترکہ اسے آزاد کرنے والے کو پہنچتا ہے اور وہی حالت حیات میں اس کا ولی نکاح اور بعد وفات کے جنازے کی نماز کا ولی قرار دیا جاتا ہے۔ انتہی المترجم۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ ھِبَتِہٖ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے عبداللہ بن دینار کے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور روایت کی ہے یحیٰی بن سلیم نے یہ حدیث عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ منع فرمایا آپ نے ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے اور اس حدیث میں وہم ہے۔ وہم کیا ہے اس میں یحیٰی بن سلیم نے اور روایت کی ہے عبدالوہاب ثقفی نے اور عبداللہ بن نمیر نے اور کئی لوگوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور یہ زیادہ صحیح ہے یحیٰی بن سلیم کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً

باب اس بیان میں کہ جانور کے عوض جانور قرض بیچنا درست نہیں۔

عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعِ الْحَیَوَانِ بِالْحَیَوَانِ نَسِیْئَةً۔

روایت ہے سمرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جانور کو جانور کے بدلے قرض بیچنے سے منع فرمایا۔

ف اس باب میں ابن عباسؓ اور جابرؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے حدیث سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور سننا حسن کا بھی سمرہ سے صحیح ہے یعنی ثابت ہے محدثین کے نزدیک ایسا ہی کہا ہے علی بن مدینی نے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے جانور کے عوض قرض بیچنے میں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور رخصت دی ہے بعض اہل علم صحابہ وغیرہم نے جانور کے تئیں جانور کے عوض قرض بیچنے کی اور یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْحَیَوَانُ اثْنَیْنِ بِوَاحِدَةٍ لَا یَصْلُحُ نَسِیْئًا وَلَا بَاْسَ بِہٖ یَدًا بِیَدٍ۔

روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو جانوروں کا ایک جانور کے بدلے بیچنا قرض درست نہیں ہاں اگر اسی وقت ہاتھوں ہاتھ دے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ شِرَآءِ الْعَبْدِ بِالْعَبْدَیْنِ

باب دو غلام دے کر ایک غلام خریدنے کے بیان میں۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَآءَ عَبْدٌ فَبَایَعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْھِجْرَةِ وَلَا یَشْعُرُ النَّبِیُّ صَلَّی

روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے آیا ایک غلام اور بیعت کی اس نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کی۔ اور خبر نہ تھی

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتٰہُ عَبْدٌ فَجَآءَ سَیِّدُہٗ یُرِیْدُہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعْنِیْہِ فَاشْتَرَاہُ بِعَبْدَیْنِ اَسْوَدَیْنِ ثُمَّ لَمْ یُبَایِعْ اَحَدًا بَعْدُ حَتّٰی یَسْئَلَہٗ اَعَبْدٌ ھُوَ۔

حضرت کو کہ وہ غلام ہے پھر آیا مالک اس کا چاہتا ہوا کہ اس کو لے جاوے سو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ اس کو میرے ہاتھ سو خرید لیا اس کو حضرت نے دو غلام سیاہ دے کر پھر نہ بیعت کرتے تھے کسی سے جب تک کہ پوچھ نہ لیتے کہ وہ غلام تو نہیں۔

ف اس باب میں انس سے بھی روایت ہے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ کچھ مضائقہ نہیں دو غلام دے کر ایک غلام خریدتے ہیں اگر ہاتھوں ہاتھ لیوے اور اختلاف ہے قرض لینے میں۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْحِنْطَۃَ بِالْحِنْطَۃِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَکَرَاھِیَۃِ التَّفَاضُلِ۔

باب اس بیان میں کہ گیہوں کے گیہوں برابر لینے چاہئیں کمی وبیشی جائز نہیں۔

عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الذَّھَبُ بِالذَّھَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّۃُ بِالْفِضَّۃِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰی بِیْعُوا الذَّھَبَ بِالْفِضَّۃِ کَیْفَ شِئْتُمْ یَدًا بِیَدٍ وَبِیْعُوا الْبُرَّ بِالتَّمْرِ کَیْفَ شِئْتُمْ یَدًا بِیَدٍ وَبِیْعُوا الشَّعِیْرَ بِالتَّمْرِ کَیْفَ شِئْتُمْ یَدًا بِیَدٍ۔

روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچو یا خریدو سونا سونے کے عوض میں برابر برابر یعنی وزن اور چاندی چاندی کے برابر برابر یعنی وزن میں اور کھجور عوض میں کھجور کے برابر یعنی کیل میں اور اسی طرح گیہوں عوض میں گیہوں کے برابر برابر اور نمک عوض میں نمک کے برابر برابر اور جَو عوض میں جَو کے برابر برابر سو جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو اس نے سود کا معاملہ کیا بیچو سونے کو چاندی کے عوض میں جتنا چاہو یعنی سونے کے عوض میں چاندی اگر لی جاوے یا چاندی کے عوض میں سونا تو وزن برابر ہونا کچھ ضرور نہیں مگر شرط یہ ہے کہ ہاتھوں ہاتھ ہو یعنی قرض درست نہیں اور اسی طرح بیچو گیہوں کھجور کے عوض میں جتنی چاہو ہاتھوں ہاتھ یعنی ادھار درست نہیں مگر کیل میں کم وبیش ہو تو کچھ مضائقہ نہیں اور بیچو جَو کو کھجور کے عوض میں جتنا چاہو ہاتھوں ہاتھ یعنی ادھار نہ ہو۔

ف اس باب میں ابی سعیدؓ اور ابی ہریرہؓ اور بلالؓ سے روایت ہے، حدیث عبادہ کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور روایت کی ہے بعضوں نے یہ حدیث خالد سے اسی اسناد سے اور اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت نے فرمایا بِیْعُوا الْبُرَّ بِالشَّعِیْرِ کَیْفَ شِئْتُمْ یعنی بیچو گیہوں کو جَو کے عوض میں جتنا چاہو۔ ہاتھوں ہاتھ یعنی قرض درست نہیں، اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث خالد سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے ابی الاشعث سے انہوں نے عبادہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث اور زیادہ کیا اس میں یہ کہا خالد نے کہا ابو قلابہ نے بیچو گیہوں کو جَو کے عوض میں جس طرح چاہو سو ذکر کیا آخر حدیث تک اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ کہتے ہیں درست نہیں بیچنا گیہوں کا گیہوں کے عوض میں مگر برابر برابر اور جَو کا جَو کے عوض میں مگر برابر برابر پھر جب مختلف ہوں قسمیں تو مضائقہ نہیں کمی اور زیادتی میں یعنی مثلاً سوا سیر گیہوں دو سیر جَو کے عوض میں یا تین سیر گیہوں ایک سیر تمر کے عوض سے تو درست ہے مگر ہاتھوں ہاتھ لینا چاہیے۔ ادھار درست نہیں دونوں چیزیں

ادھار ہوں یا ایک چیز درست نہیں اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا شافعی نے دلیل اس بات کی کہ قرض لینا اس میں درست نہیں یہ قول ہے حضرت کا کہ فرمایا آپؐ نے بیچو جو کے عوض میں گیہوں کو جتنا چاہو ہاتھوں ہاتھ یعنی ادھار درست نہیں کہ ایک قوم نے علماء سے کہا ہے کہ گیہوں جو کے عوض میں بیچنا درست نہیں مگر جب برابر ہو یعنی ماپ میں دونوں برابر ہوں گویا کہ ان کے نزدیک گیہوں اور جو ایک ہی جنس ہے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور پہلا قول صحیح ہے یعنی درست ہونا اس بیع کا۔ مترجم کہتا ہے اس حدیث میں چھ چیزوں کے ربا کا ذکر ہے۔ سونا۔ چاندی۔ گیہوں۔ جو۔ کھجور۔ اور نمک اور باقی اور چیزوں کو جیسے لوہا چونا اور اقسام دالوں کے ان کے علماء نے اس پر قیاس کیا ہے مگر اختلاف اس میں ہے کہ ربا کی علت کیا ہے۔ امام مالک نے کہا علت ربا کی ان چھ چیزوں میں ثمنیت ہے سونے چاندی میں اور قوت مدخر ہونا باقی چار چیزوں میں سو جس میں قوت مدخر ہوگا۔ یا ثمنیت ہوگی اس میں ربا حرام ہے یعنی کمی بیشی اس کے لینے میں جائز نہیں پس ان کے نزدیک ترکاری اور میوہ اور کھانے کی چیزیں کہ ذخیرہ نہیں ہوتیں ان میں ربا یعنی کم وزیادہ لینا دو کے بدلے ایک لینا درست ہے اور امام شافعی کے نزدیک ربا کی علت ثمنیت ہے۔ سونے چاندی میں اور صرف قوت ہونا ہے باقی چار چیزوں میں ادخار شرط نہیں یعنی یہ ضرور نہیں کہ وہ چیز جمع بھی کی جاتی ہو۔ اور برسوں رکھی جاتی ہو صرف قوت ہونے سے ربا لازم آتا ہے تو ان کے نزدیک ترکاری اور میوے اور ادویات میں کم وبیش لینا ربا ہے برابر لینا درست ہے اور لوہے اور تانبے اور پیتل اور دہات اور چونا اور ان کے مانند اور چیزوں میں ان کے نزدیک ربا نہیں مثلاً ایک پیمانہ چونے کا دو پیمانے چونے کے بدلے لینا دینا درست ہے اسی طرح سے لوہا تانبا سیر بھر لینا دو سیر دینا یا دو سیر لینا سیر بھر دینا درست ہے اور امام اعظم کے نزدیک ربا کی علت قدر مع الجنس ہے اور مراد قدر سے کیل اور وزن ہے یعنی ماپنا اور تولنا پھر ربا کی علت سونے چاندی میں وزن ہے۔ سو ربا جاری ہوگا۔ ہر وزنی چیز میں مانند تانبے اور لوہے وغیرہما کے یعنی اس میں کم وبیش لینا ایک جنس کا درست نہیں مثلاً یہ جائز نہیں کہ دو سیر تانبا ایک سیر تانبے کے عوض میں لیوے یا دیوے اور باقی چار چیزوں میں ربا کی علت کیل ہے پس جاری ہوگا ہر کیلی چیز میں مانند چونے اور اشنان وغیرہما کے یعنی جو چیز کہ ماپ کر بیچی جاتی ہے اور کیلی اور وزنی ہونا جس کا حدیث میں آیا ہے وہ تو بدل نہیں سکتا مثلاً سونا چاندی شرع میں وزنی ہے۔ سو اس کو حکم وزن کا ہے اگرچہ عرف میں خلاف اس کے جاری ہو اور گیہوں جو کھجور نمک یہ شرع میں کیلی ہیں اگرچہ عرف میں کیلی نہ ہوں سو جب یہ چیزیں لین دین میں ہم جنس ہوں تو اعتبار وزن اور کیل کا ہے مثلاً سونے کو سونے کے ساتھ بیچنے میں وزن برابر چاہیے اور اسی طرح چاندی کو چاندی کے ساتھ وزن برابر چاہیے کمتی بڑھتی وزن میں درست نہیں اور باقی چار چیزوں میں کیل کا اعتبار ہے۔ اگرچہ عرف میں رواج ان چیزوں میں کیل کا نہ ہو۔ اور جس میں کیلی اور وزنی ہونا حدیث میں نہیں آیا اس میں اعتبار عرف کا ہے۔ اگر عرف میں وہ وزنی ہے تو وزن میں برابر چاہیے اور اگر کیلی ہے تو کیل میں مثلاً چونا عرف میں کیلی ہے جب چونے سے چونا بدلے تو زیادتی کمی کیل میں درست نہیں اور لوہا تانبا کہ عرف میں وزنی ہے جب لوہا لوہے سے یا تانبا تانبے سے بدلیں تو کمی بیشی وزن میں نہ چاہیے نہیں تو ربا ہوگا۔ ہکذا فی شرح مشکوٰۃ باختلاف لفظی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الصَّرْفِ

باب صرافے کے بیان میں۔

عَنْ نَافِعٍ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَ ابْنُ عُمَرَ اِلٰی اَبِیْ سَعِیْدٍ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعَتْہُ اُذُنَایَ ھَاتَیْنِ یَقُوْلُ لَا تَبِیْعُوا الذَّھَبَ بِالذَّھَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّۃَ بِالْفِضَّۃِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ لَا یُشَفُّ بَعْضُہٗ عَلٰی بَعْضٍ وَلَا تَبِیْعُوْا مِنْہُ غَائِبًا بِنَاجِزٍ۔

روایت ہے نافع سے کہا انہوں نے گیا میں اور ابن عمرؓ ابی سعید کی طرف سو روایت کی انہوں نے ہم سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا کہ سنا ہے میرے ان کانوں نے فرماتے تھے نہ بیچو سونے کو سونے کے بدلے مگر برابر یعنی وزن میں اور نہ بیچو چاندی کو بدلے چاندی کے مگر برابر نہ بڑھایا جاوے کوئی اس میں کا دوسرے پر اور نہ بیچو اس میں سے کچھ قرض عوض میں نقد کی یعنے لین دین دونوں ایک ہی وقت میں ہو جاوے یہ نہ ہو کہ ایک چاندی دے دے دوسرا چاندی دینے کا وعدہ کل پر رکھے یا دونوں طرف سے قرض ہو یعنی قول و قرار ہو جاوے لین دین کی کچھ مدت ٹھہرے یہ بھی درست نہیں۔

ف اس باب میں ابی بکر اور عمر اور عثمان اور ابی ہریرہ اور ہشام بن عامر اور براء اور زید بن ارقم اور فضالہ بن عبید اور ابی بکرہ اور ابن عمر اور ابی الدرداء اور بلال سے روایت ہے۔ حدیث ابی سعید کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا صحابہ وغیرہم سے مگر جو مروی ہے ابن عباس سے کہ وہ کہتے تھے کچھ مضائقہ نہیں اس میں کہ بیچا جاوے سونا بدلے سونے کے۔ کمتی بڑھتی اور چاندی بدلے چاندی کے کمتی بڑھتی جب کہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔ اور کہا ابن عباس نے کہ ربوا تو جب ہے کہ جب یہ معاملہ قرض ہووے اور ایسا ہی کچھ مروی ہے ان کے بعض اصحاب سے بھی اور مروی ہے ابن عباس سے کہ وہ پھر بھی گئے اپنی اس بات سے جب سنی انہوں نے حدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ابی سعید خدری سے اور پہلا قول صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے اہل علم کے نزدیک اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ صرافی میں کسی کا اختلاف نہیں یعنی سب کا مذہب وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ کُنْتُ اَبِیْعُ الْاِبِلَ بِالْبَقِیْعِ فَاَبِیْعُ بِالدَّنَانِیْرِ فَاٰخُذُ مَکَانَھَا الْوَرِقَ وَاَبِیْعُ بِالْوَرِقِ فَاٰخُذُ مَکَانَھَا الدَّنَانِیْرَ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُہٗ خَارِجًا مِنْ بَیْتِ حَفْصَۃَ فَسَاَلْتُہٗ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِہٖ بِالْقِیْمَۃِ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے میں اونٹ بیچتا تھا بقیع کے بازار میں سو بیچتا تھا اونٹ کو عوض میں دیناروں یعنی اشرفیوں کے یعنی قیمت اس سے ٹھہراتا تھا اور لیتا تھا دیناروں کے عوض میں چاندی اور کبھی بیچتا تھا اونٹ چاندی کے بدلے اور لیتا تھا میں اس کے عوض میں دینار سو آیا میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ان کو نکلتے پایا میں نے حفصہ کے گھر سے سو پوچھا میں نے آپ سے اس کا حکم سو فرمایا آپ نے کچھ مضائقہ نہیں قیمت ٹھہرانے میں یعنی قیمت دینار سے ٹھہرا کر اس کے بدلے درہم لینا یا درہم ٹھہرا کر دینار لینا اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔

ف اس حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر سماک بن حرب کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں سعید بن جبیر سے وہ ابن عمر سے اور روایت کی داؤد بن ابی ہند نے یہ حدیث سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عمر سے موقوفاً اور اسی پر عمل ہے

بعض علماء کا کہ کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں اگر لیوے سونا چاندی دے کر اور چاندی سونا دے کر اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے اس کو نادرست بھی کہا ہے۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ أَنَّهُ قَالَ أَقْبَلْتُ أَقُوْلُ مَنْ يَصْطَرِفُ الدَّرَاهِمَ فَقَالَ طَلْحَةُ ابْنُ عُبَيْدِ اللهِ وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَرِنَا ذَهَبَكَ ثُمَّ ائْتِنَا إِذَا جَاءَ خَادِمُنَا نُعْطِيْكَ وَرِقَكَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَلَّا وَاللهِ لَتُعْطِيَنَّهُ وَرِقَهُ أَوْ لَتَرُدَّنَّ إِلَيْهِ ذَهَبَهُ فَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَرِقُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ۔

روایت ہے مالک بن اوس بن حدثان سے انہوں نے کہا آیا میں یعنی بازار میں اور کہا میں نے کون صراف ہے کہ دراہم دیتا ہے یعنی میں اسے دینار دوں وہ مجھے درہم دیوے سو کہا طلحہ بن عبید اللہ نے اور وہ عمر بن خطاب کے پاس تھے دکھاؤ ہم کو اپنا سونا یعنی دینار وغیرہ پھر لوٹ کر ہمارے پاس آؤ۔ جب تک ہمارا نوکر آجاوے تو ہم تم کو تمہاری چاندی یعنی درہم دیویں سو فرمایا عمر بن خطاب نے کبھی ایسا نہ ہوگا قسم ہے اللہ کی یا تو تم دے دو اس کی چاندی یعنی درہم ابھی یا نہیں تو پھیر دو اس کا سونا اس لیے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے چاندی سونے کے بدلے لینا بیاج ہے مگر ادھر سے ادھر دے یعنی ادھار درست نہیں اور گیہوں گیہوں کے بدلے ربوا ہے مگر ادھر سے ادھر دے۔ اور جَو بدلے جَو کے بیاج ہے مگر ادھر لے ادھر دے اور کھجور بدلے کھجور کے بیاج ہے مگر جو ادھر دے ادھر لے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور حضرت نے جو فرمایا ھاء وھاء اس کے معنی ہاتھوں ہاتھ یعنی ادھار درست نہیں سو دا نقد ضرور رہے۔ مترجم۔ ایک چیز بیچنا اسی کے عوض میں مثلاً چاندی چاندی کے عوض میں تین طرح ہوتا ہے دونوں وزنی ہوں یا دونوں کیلی اور دونوں موجود ہوں یعنی نقد دوسرے یہ کہ دونوں موجود نہ ہوں طرفین سے معاملہ قرض پر ہو۔ تیسرے یہ کہ ایک طرف نقد ہو ایک طرف قرض سو پہلی صورت درست ہے بشرطیکہ دونوں کیل میں برابر ہوں اگر کیلی ہیں اور وزن میں اگر وزنی ہیں اور دو صورتیں اخیر کی جائز نہیں اگرچہ برابر ہوں دونوں جنس کذا فی شرح مشکوٰۃ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي ابْتِيَاعِ النَّخْلِ بَعْدَ التَّأْبِيْرِ وَالْعَبْدِ وَلَهُ مَالٌ

باب نخل اور غلام مال دار کے بیع میں۔

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلَّذِيْ بَاعَهَا إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنِ ابْتَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلَّذِيْ بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جس نے خرید کیے کھجور کے درخت بعد پیوند کرنے کے تو اس کا پھل اسی کا ہے جس نے بیچا مگر یہ کہ خرید نے والا پھل کی بھی شرط کرے درخت کے ساتھ خرید کے وقت اور جس نے خریدا غلام کو اور اس کے پاس مال بھی ہے تو وہ مال اسی کا ہے جس نے غلام بیچا مگر یہ کہ خریدنے والا اس مال کی بھی شرط کرے بیع کے وقت۔

ف اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے ایسی ہی مروی ہے کئی سندوں سے زہری سے وہ روایت کرتے ہیں سالم سے وہ ابن عمر سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے جس نے خرید اکھجور کا درخت بعد پیوند کرنے کے تو اس کا پھل اسی کا ہے جس نے وہ درخت بیچا مگر جبکہ خریدار پھل کی بھی شرط کرے اور جس نے بیچا کوئی غلام تو مال اس غلام کا بائع کا ہے مگر جب خریدنے والا مال کی بھی شرط کرے اور مروی ہے نافع سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے جس نے بیچا کوئی غلام اور اس کے پاس مال ہے تو مال بائع کا ہے مگر جب شرط کرے مشتری ایسی ہی روایت کی عبید اللہ بن عمر وغیرہ نے نافع سے دونوں حدیثیں اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث نافع سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اور روایت کی ہے عکرمہ بن خالد نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سالم کی حدیث کی مانند اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی کا اور احمد اور اسحاق کا محمد نے کہا حدیث زہری کی سالم سے جو مروی ہے ان کے باپ کے واسطے سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے وہ زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا

باب خیار میں عاقدین کے قبل تفرّق کے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَخْتَارَا قَالَ فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا ابْتَاعَ بَيْعًا وَهُوَ قَاعِدٌ قَامَ لِيَجِبَ لَهُ۔

روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں یا اختیار کی شرط کرلیں۔ یعنی اس صورت میں بعد تفرق بھی اختیار رہے گا کہا راوی نے عبد اللہ بن عمر جب خریدتے کوئی چیز تو کھڑے ہو جاتے کہ بیع واجب ہو جاوے اور خیار باقی نہ رہے۔

عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

روایت ہے حکیم بن حزام سے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بائع اور مشتری کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں پھر اگر دونوں سچ بولے یعنی نرخ میں غلط اظہار نہ کیا اور کھول دیا بائع نے عیب وصواب بیع کا اور مشتری نے حال ثمن وغیرہ کا برکت دی جاوے گی ان کی بیع میں اور اگر جھوٹ بولے اور چھپایا مٹائی جاوے گی برکت ان کی بیع کی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس باب میں ابی برزہ اور عبد اللہ بن عمرو اور سمرہ اور ابو ہریرہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا اور سوا ان کے اور لوگوں کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہا ہے کہ جدا ہونا بدنوں سے مراد ہے نہ کلام سے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ جدائی کلام کی مراد ہے یعنی بیع وشراء کے الفاظ جب تک تمام نہ ہوں جب تک خیار ہے بعد اس کے نہیں اور حضرت کی حدیث میں یہی مراد ہے اور پہلا قول صحیح ہے اس لیے کہ ابن عمر جو راوی حدیث ہیں وہ خود بھی چاہتے کہ بیع لازم ہو جاوے اور خیار نہ رہے تو چلنے لگتے تاکہ خیار جاتا رہے اور راوی خوب جانتا ہے اپنی روایت کو اور ایسا ہی مروی ہے ابی برزہ اسلمی سے کہ ان کے پاس فیصلہ چاہا دو شخصوں نے بیع حق گھوڑے کے کہ اس کی بیع کی تھی انہوں نے ایک کشتی میں تو فرمایا ابی برزہ نے تم کو اختیار

ہے اس لیئے کہ بائع اور مشتری کشتی میں ہوں تو جدا نہیں ہو سکے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بائع اور مشتری کو خیار ہے جب تک جدا نہ ہوں اور ظاہر ہے کہ کشتی میں افتراق بالابدان نہیں ہوسکتا اور افتراق بالکلام ممکن ہے اور بعض علما کا مذہب یہی ہے کہ افتراق بالکلام مراد ہے یعنی اہل کوفہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے ثوری کا اور ایسا ہی مروی ہے مالک بن انس سے اور ابن مبارک سے کہ انہوں نے فرمایا کیونکر رد کروں میں اس مذہب کو اور حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس باب میں صحیح ہے سو قوی کہا انہوں نے اس مذہب کو یعنی تفرق سے تفرق بالابدان مراد ہے اور یہ جو حضرت سے استثنا فرمایا اور ارشاد کیا الابیع الخیار مطلب اس کا یہ ہے کہ بائع اور مشتری کو اختیار ہے مگر بیع خیار میں یعنی جب بائع نے مشتری کو اختیار دیا اور مشتری نے بیع کو اختیار کر لیا تو پھر مشتری کو اختیار نہیں کہ اس بیع کو فسخ ورد کردے اگرچہ جدا بھی نہ ہوئے ہوں ایسی تفسیر کی ہے اس کی شافعی نے اور لوگوں نے اور حدیث عبداللہ بن عمر کی مقوی ہے تفرق بالابدان کو جو مروی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَفْقَةَ خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يُفَارِقَ صَاحِبَهُ خَشْيَةَ أَنْ يَسْتَقِيلَهُ۔

روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں مگر یہ کہ ہووے بیع خیار کی اور حلال نہیں ہے ان دونوں کو کہ جلدی چھوڑ دیوے اپنے ساتھی کو اس خوف سے کہ وہ بیع کو فسخ کرے۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور معنی اس کے یہی ہیں کہ جدا نہ ہوویں اس خوف سے کہ بیع فسخ ہو اور اگر فرقت کلام کی مراد ہوتی تو اس حدیث کے کچھ معنی ہی نہ بنتے کہ اس میں یہ بات کہی نہیں جاسکتی کہ جدا نہ ہونا چاہیے اس خوف سے کہ بیع کا اقالہ[1] نہ ہو۔

بَابٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَفَرَّقَنَّ عَنْ بَيْعٍ إِلَّا عَنْ تَرَاضٍ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ جدا ہوویں بائع اور مشتری بعد بیع کے مگر آپس کی خوشی سے۔

ف مترجم کہتا ہے اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ اعتبار فرقت بالابدان کا ہے نہ فرقت بالقول کا اس لیے کہ منع کرنا جدا ہونے سے بعد بیع کے اس سے نہیں مراد ہو سکتی مگر جدائی بدنی کہ وہ اختیاری ہے اور بعد بیع کے باقی ہے اور جدائی قولی بعد بیع کے ہو چکی اس سے منع کرنا نہیں ہو سکتا انتہی ف یہ حدیث غریب ہے۔

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْبَيْعِ۔

روایت ہے جابر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا ایک اعرابی کو بعد بیع کے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ۔

باب اس کے بیان میں جو دھوکا کھا جاوے بیع میں۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ فِي عُقْدَتِهِ ضُعْفٌ وَكَانَ يُبَايِعُ وَإِنَّ أَهْلَهُ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى

روایت ہے انس سے کہ ایک مرد کی خرید و فروخت میں ضعف تھا یعنی اکثر خرید و فروخت میں دھوکا کھا جاتا تھا اور ہمیشہ چیز مول خریدتا تھا تو گھر والے اس کے آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس

[1] اقالہ کہتے ہیں بیع توڑ دینے کو اور لی ہوئی چیز پھیر دینے کو۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ احْجُرْ عَلَيْهِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَا اَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ اِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ هَاءَ وَهَاءَ وَلَا خِلَابَةَ۔

اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو روک دیجئے یعنی منع کر دیجئے بیع سے پس بلایا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور منع کیا بیع سے تو عرض کیا اس نے کہ یا رسول اللہ مجھ کو صبر نہیں آتا بغیر خرید و فروخت کے تو فرمایا آپؐ نے جب تو خریدے یا بیچے تو کہہ دے لین دین ہے اور فریب نہیں معلوم ہوا کہ خسارے کے سودے میں خیار نہیں۔

ف اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے۔ حدیث انس کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ روک دینا اور منع کرنا چاہیے مرد حر کو خرید و فروخت سے جب کہ ضعیف العقل ہو کہ دھوکا کھا جاتا ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا حر بالغ کو بیع سے روکنا درست نہیں مترجم کہتا ہے یہ شخص جن سے حضرت نے فرمایا حبان بن منقذ بن عمرو انصاری ہیں۔ اور دو بیٹے ان کے یحییٰ اور داسع حاضر ہوئے ہیں جنگ احد میں اور عمران کی ایک سو تیس برس کی تھی۔ اور کسی قلعہ کی لڑائی میں وہ حضرت کے ساتھ تھے سو ان کے سر میں ایک پتھر لگا اور اس سے ان کی زبان اور عقل میں فتور آ گیا۔ مگر بالکل عقل نہیں گئی اور دارقطنی نے کہا ہے کہ وہ نابینا تھے۔ اور یہ جو حضرت نے فرمایا خلابۃ سو خاء کو زیر ہے اور لام میں تشدید نہیں اور اس کے بعد الف ہے الف کے بعد بائے مفتوح ہے مگر جب کچھ خرید و فروخت کرتے تھے تو لاخیابۃ کہتے تھے۔ اور اس میں بعد خاء کے بجائے لام کے یائے مفتوح ہے۔ اور اس کا سبب یہ تھا کہ وہ الثغ تھے اور الثغ عرب میں اس کو کہتے ہیں جو لام کی جگہ یے بولتا ہے اور خلابہ کے معنی خدیعت کے ہیں تقدیر لاخلابۃ کی یہ ہے۔ لاتحل لک خدیعتی یعنی تجھ کو میرے ساتھ مکر کرنا جائز نہیں کہ میں ناواقف ہوں یا سمجھ نہیں رکھتا یا یہ تقدیر ہے لا یلزمنی خدیعتک یعنی تیری خدیعت مجھ پر لازم نہیں ہوگی۔ یعنی مجھے اختیار ہے کہ اس بیع میں کسی طرح کا نقصان دیکھوں گا تو پھیر دوں گا گویا اس لفظ سے خیار خیار غبن ثابت کرنا منظور ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس حدیث میں تو بعضوں نے کہا یہ حکم اسی کے لئے خاص تھا اب کوئی ایسا نہیں کر سکتا کہ جو شخص اب دھوکا کھا وے اور غبن میں پڑ جاوے تو اس کو خیار نہیں کہ مبیع کو پھیر دے غبن یعنی نقصان تھوڑا ہو یا بہت اور یہی مذہب ہے شافعی اور ابو حنیفہ کا اور بھی لوگوں کا کہ جب کوئی شخص کسی چیز کو خریدے اور بعد کو معلوم ہو کہ وہ دس روپے کی تھی۔ اور اس نے بیس کو خریدی تو مشتری کو اختیار نہیں کہ پھیر دے اور امام مالک سے بھی صحیح تر روایت تو یہی ہے اور بغدادی مالکی لوگوں نے کہا ہے کہ جو شخص ایسا دھوکا کھا جاوے کہ تین روپیہ کی چیز چار روپیہ کو خرید لیوے تو اسے اختیار ہے پھیر دینے کا اسی حدیث کی دلیل سے جب کہ مقدار نقصان کا ثلث قیمت کے برابر ہو وے یعنی مثلاً تین روپیہ کی چیز چار کو خریدے اور اگر مقدار نقصان ثلث سے کم ہے تو اختیار نہیں تو صحیح وہی پہلا مذہب ہے یعنی مغبون کو اختیار نہیں اس لیے کہ حضرت نے بھی ان صحابی کے لیے کچھ خیار ثابت نہیں کیا یعنی یہ نہیں فرمایا کہ جب تو ایسا کہے گا تو تجھے اختیار ہے کہ چاہے مبیع کو رکھے یا پھیر دے اور اگر اس حدیث سے خیار ثابت بھی ہو تو خاص انہی صحابی کے لیے ہوگا۔ ہر مغبون کو کیونکر حاصل ہو سکتا ہے کہ اس میں کوئی لفظ ایسا نہیں جو مقتضی عموم ہو یہ سب مضمون نووی نے شرح مسلم میں ذکر کیا ہے۔

بَابُ فِي الْمُصَرَّاةِ ۔ باب دودھ چڑھی گائے اور بکری خریدنے کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰی مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِیَارِ اِذَا حَلَبَهَا اِنْ شَآءَ رَدَّهَا وَرَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ۔

روایت ہے ابی ہریرۃؓ سے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے خریدی ایسی گائے یا بکری کہ جس کا دودھ بیچنے والے نے کئی دن سے نہیں دوہا تھا کہ اس کے تھن خوب بڑے بڑے ہو گئے تھے کہ خریدار جانے کہ بہت دودھ دیتی ہے سو لینے والے کو اختیار ہے جب دودھ دوہے اس کے پھیر دینے کا اور جب پھیرے تو اس کے ساتھ ایک صاع کھجور بھی دے دے یعنی اس دودھ کے عوض میں جو اس نے دوہا تھا۔

ف اس باب میں انس سے اور ایک مرد صحابی سے روایت ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اشْتَرٰی مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِیَارِ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ فَاِنْ رَدَّهَا رَدَّ مَعَهَا صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ لَّا سَمْرَآءَ مَعْنِیْ لَا سَمْرَآءَ لَا بُرَّ۔

روایت ہے ابی ہریرۃؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے جو خریدے دودھ رکی ہوئی گائے یا بکری اس کو اختیار ہے تین دن تک سو اگر پھیرے تو پھیر دے اس کے ساتھ ایک صاع غلے کا کہ سمرا نہ ہو یعنی گیہوں نہ ہو یعنی کوئی اور غلے سے دے دے گیہوں کچھ ضرور نہیں کہ عرب میں گراں ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی حدیث پر عمل ہے ہم لوگوں کا یعنی اہل حدیث کا انہی میں ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق مترجم کہتا ہے اسی مضمون کی حدیث ابن مسعود سے بھی مروی ہے چنانچہ صحیحین میں ہے مگر اس میں مُصَرَّاۃ کی جگہ مُحَفَّلَۃ آیا ہے اس کے بھی معنی وہی ہیں اور صاع لکھنؤ کے سیر سے ایک چھٹانک تین سیر ہوتا ہے اور امام مالک کا بھی یہی مذہب ہے جو اوپر مذکور ہوا کذا فی شرح مشارق۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی اشْتِرَاطِ ظَهْرِ الدَّآبَّةِ عِنْدَ الْبَیْعِ۔

باب جانور بیچتے وقت سواری کی شرط کرنے کے بیان میں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ بَاعَ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعِیْرًا وَّاشْتَرَطَ ظَهْرَهٗ اِلٰی اَهْلِهٖ۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ انہوں نے راستے میں ایک اونٹ بیچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور شرط کر لی کہ وہ سوار ہو گا اس پر اپنے گھر تک۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ کہتے ہیں کہ ایک شرط جائز ہے بیع میں یعنی دو شرطیں جائز نہیں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے کہ ایک شرط بھی جائز نہیں اور بیع صحیح نہیں ہوتی اگر اس میں شرط ہو۔

بَابُ الْاِنْتِفَاعِ بِالرَّهْنِ

باب اس کے بیان میں کہ جس کے پاس کوئی چیز رہن ہو وہ اس سے نفع اٹھا دے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی

روایت ہے ابی ہریرۃؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظَّهْرُ يُرْكَبُ إِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ إِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِيْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ نَفَقَتُهُ

نے سواری پر چڑھے جب وہ سواری رہن ہو اور دودھ والی گائے بکری کا دودھ پیا جائے جب وہ رہن ہوں اور جس پر سواری کرے یا اس کا دودھ پیوے اس کے ذمہ پر اس کا دانہ گھاس ہے یعنی راہن ہو یا مرتہن۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مرفوع مگر عامر شعبی کی روایت سے کہ وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور روایت کی ہے کئی لوگوں نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے موقوفاً یعنی انہی کا قول اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے کہ جائز نہیں نفع اٹھانا شئی مرہونہ سے بالکل۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ شِرَاءِ الْقِلَادَةِ وَفِيْهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ۔

باب ہار وغیرہ خریدنے کے بیان میں کہ جس میں سونا بھی ہو اور جواہرات جڑے ہوں۔

عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً بِاثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فِيْهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيْهَا أَكْثَرَ مِنَ اثْنَيْ عَشَرَ دِيْنَارًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ۔

روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہا انہوں نے خریدا میں نے خیبر کی فتح کے دن ایک ہار بارہ دینار کو کہ اس میں سونا بھی تھا اور کچھ جواہر بھی جڑے تھے سو اس کو توڑ کر جدا جدا کیا میں نے اور پایا اس میں سونا بارہ دینار سے زیادہ سو ذکر کیا میں نے اس کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا ایسی جڑاؤ چیزیں سونے چاندی کی نہ بیچے جاویں بغیر توڑے اور جدا کئے۔

ف روایت کی قتیبہ نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے ابی شجاع سے انہوں نے سعید بن یزید سے اسی اسناد سے اس حدیث کی مانند ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں جائز نہیں کسی تلوار یا کمربند کا بیچنا کہ جس میں چاندی جڑی ہو روپوں کے عوض میں جب تک جدا نہ کرلی جاوے اور الگ کرکے اس کو جدا نہ تولیں اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علماء نے اس کی اجازت بھی دی ہے صحابہ وغیرہم سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اشْتِرَاطِ الْوَلَاءِ وَالزَّجْرِ عَنْ ذٰلِكَ

باب لونڈی یا غلام بیچتے وقت ولاء کی شرط کرنے اور اس میں جو جھڑک وارد ہے اس کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيْهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الثَّمَنَ أَوْ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ انہوں نے ارادہ کیا بریرہ کے خریدنے کا اور بریرہ کے مالکوں نے شرط کی کہ حق ولاء ہمارے واسطے رہے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید لو اس کو بیشک ولاء تو اسی کو پہنچے گی جو قیمت دے یعنی خریدنے والے کی ہے بیچنے والے کو نہیں مل سکتی اگرچہ وہ شرط بھی کرے۔ یا یہ فرمایا کہ جو مالک ہو نعمت کا یعنی ولاء اسی کی ہے جو مالک ہو آزاد کرنے کا۔

ف اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے۔ حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور کہا یعنی مؤلف نے منصور بن معتمر کی کنیت ابوعتاب ہے روایت کی ہم سے ابوبکر عطار نے جو بصرے کے ہیں انہوں نے علی بن مدینی سے کہا علی نے سنا میں نے یحییٰ بن سعید سے کہتے تھے جب تجھے حدیث پہنچے منصور سے تو دونوں ہاتھ تیرے خیر سے بھر گئے پھر نہ ارادہ کر تو کسی غیر کا

پھر فرمایا یحییٰ نے میں کسی کو اثبت نہیں پاتا ان لوگوں سے جو روایت کرتے ہیں ابراہیم نخعی اور مجاہد سے منصور سے زیادہ اور خبر دی مجھ کو محمد نے عبداللہ بن ابی الاسود سے کہا انہوں نے کہا عبدالرحمن بن مہدی نے منصور کوفہ کے سب راویوں سے زیادہ اثبت ہیں۔

بَابٌ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ يَشْتَرِي لَهُ أُضْحِيَةً بِدِينَارٍ فَاشْتَرَى أُضْحِيَةً فَأُرْبِحَ فِيهَا دِينَارًا فَاشْتَرَى أُخْرَى مَكَانَهَا فَجَاءَ بِالْأُضْحِيَةِ وَالدِّينَارِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِالشَّاةِ وَتَصَدَّقْ بِالدِّينَارِ۔

روایت ہے حکیم بن حزام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھیجا کہ ایک قربانی کا جانور خرید لاویں ساتھ ایک دینار کے تو انہوں نے ایک جانور خریدا اور فائدہ اٹھایا اس میں ایک دینار کا یعنی ایک دینار کا ایک جانور خرید کر دو دینار کو بیچا حضرت کے پاس ایک جانور اور ایک دینار لے کر حاضر ہوئے سو فرمایا آپؐ نے جانور کو ذبح کر اور دینار کو صدقہ دے دے

ف حکیم بن حزام کی حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور میرے نزدیک حکیم بن حزام سے کچھ سنا نہیں حبیب بن ابی ثابت نے

عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ دَفَعَ إِلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا لِأَشْتَرِيَ لَهُ شَاةً فَاشْتَرَيْتُ لَهُ شَاتَيْنِ فَبِعْتُ إِحْدَاهُمَا بِدِينَارٍ وَجِئْتُ بِالشَّاةِ وَالدِّينَارِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ لَهُ مَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ فَقَالَ بَارَكَ اللهُ فِي صَفْقَةِ يَمِينِكَ فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ يَخْرُجُ إِلَى كُنَاسَةِ الْكُوفَةِ فَيَرْبَحُ الرِّبْحَ الْعَظِيمَ فَكَانَ مِنْ أَكْثَرِ أَهْلِ الْكُوفَةِ مَالًا۔

روایت ہے عروہ بارقی سے کہا انہوں نے دیا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دینار کہ خرید لاؤں میں ایک بکری سو خریدیں میں نے اس سے دو بکریاں اور بیچی اس میں سے ایک بکری ایک دینار کو اور لایا حضرت کے پاس ایک بکری اور ایک دینار اور ذکر ہوا حضرت کے آگے حال اس بکری کا جو گزرا تھا سو فرمایا آپؐ نے برکت دے اللہ تعالیٰ تیرے داہنے ہاتھ کو خرید و فروخت میں پھر بعد اس کے وہ جاتے تھے کناسہ کو کوفے کی طرف کہ ایک موضع ہے کوفے کے قریب اور نفع کما لاتے تھے وہاں سے بہت سا سو کوفے میں سب لوگوں سے زیادہ مال والے تھے۔

ف روایت کی ہم سے احمد بن سعید نے انہوں نے حبان سے انہوں نے سعید بن زید سے انہوں نے زبیر بن خریت سے انہوں نے ابی لبید سے سو ذکر کی حدیث اسی کے مانند اور بعض اہل علم کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے اور اسی کے قائل ہیں احمد اور اسحٰق اور بعض نے اس حدیث سے تمسک نہیں کیا انہیں میں ہیں شافعی اور سعید بن زید بھائی ہیں حماد بن زید کے اور ابولبید کا نام لمازہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُكَاتَبِ إِذَا كَانَ عِنْدَهُ مَا يُؤَدِّي۔

باب اس مکاتب کے بیان میں کہ جس کے پاس اتنا روپیہ ہو کہ زر کتابت ادا کر سکے!

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا أَوْ مِيرَاثًا وَرِثَ بِحِسَابِ مَا عَتَقَ مِنْهُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤَدِّي الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا أَدَّى

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مستحق ہو مکاتب دیت کا یا میراث کا وارث ہوگا اس حساب سے کہ جتنا آزاد ہو چکا ہے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیت دیا جاوے مکاتب دیت آزاد کے موافق اس حصے کی کہ ادا کر چکا ہے

دِيَةَ حُرٍّ وَمَا بَقِيَ دِيَةَ عَبْدٍ۔ یعنی اپنی زر کتابت سے اور دیت غلام کی موافق اس کے کہ باقی ہے اس پر یعنی زر کتابت سے۔

ف مترجم کہتا ہے کہ دیت دیا جاوے مکاتب دیت آزاد کی یعنی مثلاً آدھا بدل کتابت کسی مکاتب نے ادا کیا تھا کہ اس کو کسی نے مار ڈالا تو قاتل ادا کرے آدھی دیت آزاد کی اس غلام کے وارثوں کو اور اس کے مالک کو آدھی قیمت غلام کی مثلاً کتابت کی تھی ہزار درہم پر اور قیمت اس کی سو درہم تھی پس ادا کیے اس نے پانچ سو درہم بعد ازاں وہ مارا گیا تو غلام کے وارثوں کے لیے وہی پانچ سو درہم آدھی دیت آزاد کی ہے اور اس کے مالک کو پچاس درہم دیوے کہ آدھی قیمت اس کی ہے اور اسی طرح اگر ادا کر چکا تھا آدھا روپیہ کتابت کا پھر اس غلام کا باپ مر گیا اور وہ باپ آزاد تھا اور اس کا کوئی اور وارث بھی نہ تھا سوا اس مکاتب بیٹے کے تو وارث ہوگا بیٹا مکاتب اس کے آدھے مال کا اور مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں کہ جس سے مالک اس کا کہے کہ تو اتنا مال ادا کر دے تو آزاد ہے ف اس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی یحییٰ بن ابی کثیر نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی خالد حذاء نے عکرمہ سے انہوں نے علی سے انہیں کا قول اور اسی حدیث پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ وغیرہم سے اور کہا اکثر علمائے صحابہ وغیرہم نے مکاتب غلام ہے جب تک اس پر ایک درہم بھی باقی رہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَقُولُ مَنْ كَاتَبَ عَبْدَهُ عَلَى مِائَةِ أُوقِيَّةٍ فَأَدَّاهَا إِلَّا عَشْرَةَ أَوَاقٍ أَوْ قَالَ عَشَرَةَ الدَّرَاهِمِ ثُمَّ عَجَزَ فَهُوَ رَقِيقٌ۔

روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خطبہ پڑھتے تھے اور فرماتے تھے جو اپنے غلام سے کہے کہ تو سو اوقیہ ادا کر دے تو آزاد ہے اور اس نے ادا کیے سب مگر دس اوقیہ یا فرمایا حضرت نے کہ باقی رہے اس پر دس درہم پھر عاجز ہو گیا یعنی نہ دے سکا وہ زر باقی تو پھر وہ غلام ہی ہے۔

ف یہ حدیث غریب ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ کا اور جو سوا ان کے ہیں کہ مکاتب کا حکم غلام ہی کا ہے اور وہ غلام ہے جب تک اس پر کچھ رقم کتابت باقی ہے اور روایت کی ہے حجاج بن ارطاۃ نے عمرو بن شعیب سے اسی کی مانند۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدَ مُكَاتَبِ إِحْدَاكُنَّ مَا يُؤَدِّي فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ۔

روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تمہارے مکاتب کے پاس اتنی رقم ہو کہ وہ ادا کر دے تو آزاد ہو جاوے تو اس سے چھپنا چاہیے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معنی اس حدیث کے اہل علم کے نزدیک یہ ہیں کہ چھپنا اس غلام مکاتب سے کہ جس کے پاس رقم کتابت موجود ہو از راہ تورع اور پرہیزگاری کے ہے اور کہا انہوں نے کہ آزاد نہیں ہوتا ہے غلام جب تک ادا نہ کرے رقم کتابت کی اگرچہ اس کے پاس رقم کتابت موجود ہو۔

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أَفْلَسَ لِلرَّجُلِ غَرِيمٌ فَيَجِدُ عِنْدَهُ مَتَاعَهُ

باب اس بیان میں کہ جب آپ کا قرض دار مفلس ہو جاوے اور وہ اپنی چیز اس کے پاس بعینہ پاوے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ اَیُّمَا امْرَءٍ اَفْلَسَ وَوَجَدَ رَجُلٌ سِلْعَتَهٗ عِنْدَهٗ بِعَیْنِهَا فَهُوَ اَوْلٰی بِهَا مِنْ غَیْرِهٖ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مفلس ہو گیا اور پاوے کوئی اپنی چیز بعینہ اس کے پاس تو وہ مالک زیادہ مستحق ہے اس کا بہ نسبت اور لوگوں کے۔

ف اس باب میں سمرہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے وہ شخص بھی شریک ہے اور سب قرض خواہوں کے ساتھ یعنی اپنی چیز سالم نہیں لے سکتا سب قرضداروں کے برابر اس کا بھی حصہ ہے اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی النَّهْیِ لِلْمُسْلِمِ اَنْ یَّدْفَعَ اِلَی الذِّمِّیِّ الْخَمْرَ یَبِیْعُهَا لَهٗ

باب اس بیان میں کہ مسلمانوں کو منع ہے کہ ذمی کو شراب بیچنے کو دیوے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ عِنْدَنَا خَمْرٌ لِیَتِیْمٍ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمَائِدَةُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ وَقُلْتُ اِنَّهٗ لِیَتِیْمٍ قَالَ اَهْرِیْقُوْهُ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے ہمارے پاس شراب تھی ایک یتیم کی پھر جب اتری سورہ مائدہ اور اس میں شراب کی حرمت مذکور ہے تو پوچھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کہا میں نے وہ ایک یتیم کی ہے فرمایا آپ نے بہا دو اس کو۔

ف اس باب میں انس بن مالک سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابی سعید کی حسن ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند اور اسی کے قائل ہیں بعض اہل علم کہ کہتے ہیں حرام ہے کہ شراب کا سرکہ بنا دیں اور برا سمجھا ہے اس واسطے کہ مسلمان کے گھر میں شراب رہے اور سرکہ بنا کرے یعنی سرکہ بنانے کی اگر اجازت دی جاوے تو لوگ گھر میں شراب رکھا کریں گے اور رخصت دی ہے بعض نے شراب کی سرکہ میں جو خود بخود سرکہ ہو جاوے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَدِّ الْاَمَانَةَ اِلٰی مَنِ ائْتَمَنَکَ وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَکَ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ادا کر اس کی امانت کو جس نے تجھے امین ٹھہرایا اور نہ خیانت کر اس کی جس نے تجھ سے خیانت کی۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور بعضے اہل علم کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے کہ جب کسی پر کسی کا قرض ہو اور قرضدار چلا گیا تو قرض خواہ کو جائز نہیں کہ اس کا روپیہ دبا رکھے اور جائز کہا ہے اس کو بعض علماء نے تابعین سے اور یہی قول ہے ثوری کا اور کہا ثوری نے اگر اس کے روپیہ کسی پر ہیں اور اس شخص کی اشرفیاں اس کے ہاتھ میں آئیں تو لینا درست نہیں۔ ہاں اگر اس کے روپیہ ہاتھ آئے تو موافق اپنے قرض کے رکھ لینا درست ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْعَارِیَةَ مُؤَدَّاةٌ۔

باب اس بیان میں کہ مانگے کی چیز پھرنی ہے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ الْعَارِیَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالزَّعِیْمُ غَارِمٌ وَ

روایت ہے ابی امامہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے حجۃ الوداع کے خطبہ میں مانگے کی چیز آخر پھیر دینی ہے یعنی اس کے مالک کو اور ضامن

وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ۔ کو ڈانڈ دینا ضرور ہے اور قرض واجب الادا ہے۔

ف اس باب میں صفوان بن امیہ اور سمرہ اور انس سے روایت ہے۔ حدیث ابی امامہ کی حسن ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابی امامہ کے اور سند سے بھی سوا اس سند کے۔

عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى الْيَدِ مَا اَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَ قَالَ قَتَادَةُ ثُمَّ نَسِيَ الْحَسَنُ فَقَالَ هُوَ اَمِيْنُكَ لَاضَمَانَ عَلَيْهِ يَعْنِي الْعَارِيَةَ۔

روایت ہے سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ پر لازم ہے اس کا ادا کرنا جو لیا ہے اس نے یعنی قرض ہو یا عاریت کہا قتادہ نے پھر بھول گئے حسن اس روایت کو اور یوں کہنے لگے وہ امین ہے تیرا یعنی جس کو عاریت دی ہے اور نہیں ہے ڈانڈ اس پر یعنی جس کو عاریت دی ہو کوئی چیز اور تلف ہو جاوے۔ تو عاریت لینے والا ضامن نہیں ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم کے یہی مذہب ہیں اور کہتے ہیں کہ مانگے کی چیز لینے والا ضامن ہوتا ہے۔ اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور کہا بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ مانگے کی چیز لینے والا ضامن نہیں اور اگر عاریت ضائع ہو جاوے تو اس پر ڈانڈ نہیں، ہاں اگر خلاف کرے صاحب امانت کا یعنی مالک جس طرح کہہ دے اس طرح نہ رکھے۔ اور ضائع ہو تو اس پر البتہ ڈانڈ ہے اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں اسحاق۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِحْتِكَارِ

باب غلہ روکنے کے بیان میں

عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ نَضْلَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحْتَكِرُ اِلَّا خَاطِئٌ فَقُلْتُ لِسَعِيْدٍ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّكَ تَحْتَكِرُ قَالَ وَمَعْمَرٌ قَدْ كَانَ يَحْتَكِرُ وَاِنَّمَا رُوِيَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ كَانَ يَحْتَكِرُ الزَّيْتَ وَالْخَبَطَ وَنَحْوَ هٰذَا۔

روایت ہے معمر بن عبد اللہ سے جو بیٹے ہیں فضلہ کے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے غلہ بند کر کے زیادہ گرانی کا انتظار وہی کرتا ہے جو گنہگار ہے تو کہا محمد بن ابراہیم نے جب سنی میں نے یہ حدیث سعید سے تو کہا میں نے ان سے اے ابو محمد تم تو احتکار کرتے ہو کہا سعید نے معمر بھی احتکار کرتے تھے اور مروی ہے سعید بن مسیب سے کہ معمر احتکار کرتے تیل اور چارہ کا یعنی غلے کا احتکار نہیں کرتے تھے کہ ممنوع ہے۔

ف مترجم کہتا ہے کہ شرح مشارق میں مرقوم ہے کہ ابن ماجہ میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ جو گرانی میں غلہ بند کرے گا خدا اس کو کوڑھی اور محتاج کر ڈالے گا اور عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ جس نے چالیس دن قحط میں غلہ بند کیا وہ خدا سے جدا ہوا۔ اور خدا اس سے جدا ہوا۔ قحط میں اناج بند رکھنا اور زیادہ گرانی کا انتظار کرنا چاروں مذہب میں نہایت حرام ہے اس واسطے کہ خلائق کی بدخواہی ہے اور جس نے غلہ اپنے گھر کے خرچ کے واسطے جمع کیا ہو اور سوداگری کی نیت نہ ہو تو درست ہے اناج کی سوداگری منع نہیں جیسا عوام میں مشہور ہے بلکہ قحط اور گرانی میں بند کر رکھنا اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھنا منع ہے سوائے اناج اور قوت کے اور شے میں احتکار درست ہے۔ تمام ہوا مضمون مشارق کی شرح کا اور تیل اور چارہ اور جو چیز کہ قوت انسان کی نہیں اس میں احتکار درست ہے اور راوی نے یہ گمان کیا کہ مطلق احتکار ہر چیز میں منع ہے اس لیے اعتراض کیا۔ ف اس باب میں عمرؓ اور علیؓ اور ابی امامہ اور ابن عمرؓ

سے روایت ہے حدیث معمر کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام ہے احتکار غلے میں اور رخصت دی ہے بعضوں نے غلے کے سوا اور چیزوں میں احتکار کرنے کی اور ابن مبارک نے کہا کچھ مضائقہ نہیں روئی اور چمڑے کے احتکار میں اور جو ایسی چیز ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي بَيْعِ الْمُحَفَّلَاتِ

باب محفلات کے بیچنے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسْتَقْبِلُوا السُّوقَ وَلَا تُحَفِّلُوا وَلَا يُنَفِّقْ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سبقت نہ کرو بازاروں پر یعنی قافلہ وغیرہ جو غلہ بیچنے کو لاتا ہو۔ اس سے بازار میں آنے سے پیشتر کچھ نہ خرید و جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ اور جانور دودھ والے کا دودھ نہ روکو کہ اس کے سبب سے خریدار دھوکا کھاوے اور جھوٹے خریدار بن کر کسی کی چیز کو زیادہ داموں کو نہ بکوا دو کہ جس کو لاڑھیاپن کہتے ہیں۔

ف اس باب میں روایت ہے ابن مسعودؓ اور ابو ہریرہؓ سے حدیث ابن عباسؓ کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام کہتے ہیں دودھ روکے ہوئے گائے بکری کے بیچنے کو اور اسی کو مصراۃ بھی کہتے ہیں یہ ایک مکر اور فریب ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْيَمِينِ الْفَاجِرَةِ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ الْمُسْلِمِ۔

باب ایسی جھوٹی قسم کھانے کے بیان میں جس سے کسی کا مال مارے۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَقَالَ الْأَشْعَثُ فِيَّ وَاللهِ لَقَدْ كَانَ ذَلِكَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَكَ بَيِّنَةٌ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ احْلِفْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِذَنْ يَحْلِفُ فَيَذْهَبُ بِمَالِي فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا الْآيَةَ إِلَى آخِرِهَا۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے قسم کھائی کسی چیز پر اور وہ اس میں جھوٹا ہے اس لیے کہ مارے اس قسم سے مال کسی مسلمان شخص کا جب وہ ملیگا اللہ سے تو اللہ اس پر غصے ہو گا سو کہا اشعث نے یہ حدیث حضرت نے میرے مقدمہ میں فرمائی تھی قسم ہے اللہ کی میرے اور ایک یہودی کی شرکت میں ایک زمین تھی سو وہ مکر گیا میری زمین کے حصہ سے سو لے گیا میں اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور فرمایا مجھ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تیرے پاس گواہ ہیں میں نے عرض کیا نہیں سو فرمایا آپؐ نے یہودی سے قسم کھا سو عرض کیا میں نے یا رسول اللہ اب تو قسم کھالے گا اور دبا لے گا میرا مال سو اتاری اللہ تعالے نے یہ آیت إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ سے آخر آیت تک۔

ف مترجم کہتا ہے پوری آیت یوں ہے إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ٥ یعنی جو لوگ خرید کرتے ہیں

---

[1] محفلات جمع ہے محفلہ کی اور محفلہ اس گائے بکری کو کہتے ہیں جس کے مالک نے کئی دن سے اس کا دودھ نہ دوہا ہو۔ اور تھن اس کے پھول گئے ہوں کہ خریدار اس کو بہت دودھ والی سمجھ کر جلد لے لے اور اسی کو مصراۃ بھی کہتے ہیں جیسا اوپر مذکور ہوا ہے ۱۲۔

اللہ کے قرار پر اور اپنی قسموں پر تھوڑا مول ان کو کچھ حصہ نہیں آخرت میں اور نہ بات کرے گا ان سے اللہ اور نہ نگاہ کرے گا ان کی طرف قیامت کے دن اور نہ سنوارے گا ان کو اور ان کو دکھ کی مار ہے ف اس باب میں وائل بن حجر اور ابی موسیٰ اور ابی امامہ بن ثعلبہ انصاری اور عمران بن حصین سے روایت ہے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ — باب بایع اور مشتری کے اختلاف میں۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ وَالْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ۔

روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اختلاف ہووے بایع اور مشتری کے بیع میں تو قول معتبر وہی ہے جو بایع کہے اور خریدار کو اختیار ہے یعنی چاہے لیوے اور چاہے پھیر دے۔

ف یہ حدیث مرسل ہے کہ عون بن عبد اللہ نے نہیں پایا ابن مسعود کو یعنی بیچ میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہے اور مروی ہے یہ حدیث قاسم بن عبد الرحمٰن سے وہ روایت کرتے ہیں ابن مسعود سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کو اور یہ بھی مرسل ہے کہا ابن منصور نے کہا میں نے احمد بن حنبل سے کیا کرے جب اختلاف ہووے بائع اور مشتری میں اور گواہ نہ ہوں کسی کے پاس کہا احمد نے اعتبار اسی کا ہے جو چیز مالک کہے یعنی بائع کا قول معتبر ہے اگر مشتری اس پر راضی ہو تو چیز لے ورنہ نہیں تو پھیر دے اور اسحٰق نے ایسا ہی کچھ کہا ہے کہ قول بائع کا معتبر ہے لیکن اس پر قسم ضرور ہے یعنی جس نے کہا کہ بائع کا قول معتبر ہے تو اسی صورت میں ہے کہ جب وہ قسم کھاوے اور اسی طرح مشتری بھی اور مروی ہے ایسا ہی بعض تابعین سے انہیں میں ہیں شریح مترجم کہتا ہے جب بائع اور مشتری میں اختلاف ہو یعنی قیمت میں یا شروط خیار میں یا ادائے قیمت کی مدت میں یا سوا ان کے اور کسی چیز میں تو معتبر قول بیچنے والے کا ہے یعنی قسم کے ساتھ پھر اگر اس نے قسم کھائی تو مشتری کو اختیار ہے کہ چاہے اس کی قسم کے موافق اس کو خرید کرے یا قسم کھاوے کہ میں نے اتنے کو نہیں خریدی اس سے کم بولی ہے پس اگر راضی ہو ایک ان میں سے دوسرے کے کہنے پر تو بہتر نہیں تو قاضی عقد کو فسخ کر دے بیع قائم ہو یا نہ ہو یہ مذہب شافعی کا ہے اور مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں قسم نہ کھاویں مبیع کے ہلاک اور ضائع ہونے کے وقت بلکہ جب بیع ضائع ہو گئی ہو تو قول مشتری کا معتبر ہے قسم کے ساتھ اور قول معتبر وہی ہے جو بائع کہے یعنی جب بیع قائم ہو تو بیچنے والے کو قسم دی جاتی ہے جب بیچنے والا قسم کھائے تو لینے والے کو اختیار ہوگا جیسا کہ اوپر گزرا یا تو دونوں رد کریں بیع کو اور اگر مبیع قائم نہ ہو وقت نزاع کے تو قول مشتری کا معتبر ہے قسم کے ساتھ اور قسم نہ دی جاوے بیچنے والے کو یہ مذہب ابو حنیفہ اور مالک کا ہے ایسا ہی لکھا ہے شرح مشکوٰۃ میں مظہر سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ — باب جو پانی حاجت سے زیادہ ہو اس کے بیچنے کے بیان میں۔

عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ۔

روایت ہے ایاس بن عبد المزنی سے کہا منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کے بیچنے سے۔

ف اس باب میں جابرؓ اور ابی ہریرہؓ اور عائشہؓ اور انسؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ اور بہیسہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں حدیث ایاس کی حسن صحیح ہے اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مکروہ کہتے ہیں پانی بیچنے کو اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور رخصت دی ہے بعض علما نے پانی بیچنے کی انہیں میں ہیں حسن بصری۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَآءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَاءُ ۔ نے فرمایا نہ روکا جائے وہ پانی جو حاجت سے زیادہ ہو اس لیے کہ روکی جاوے اس کے سبب سے گھانس ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم کہتا ہے اس کی صورت یہ ہے کہ کسی کا کنواں ہو ایسی زمین میں کہ اس کے گرد گھانس ہو تو وہ اپنے کنوئیں پر جانور کو پانی پلانے سے نہ روکے کہ جب ان کو پانی نہ پینے دے گا تو وہ اپنے جانوروں کو وہاں چرا نہ سکیں گے تو پانی روکنے سے گھانس کا روکنا لازم آیا اور یہ منع ہے ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ عَسْبِ الْفَحْلِ ۔ باب اس بیان میں کہ نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت لینا منع ہے ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ ۔ روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ منع کیا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت لینے میں ۔

ف اس باب میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس رضی اللہ عنہ اور ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور رخصت دی ہے ایک قوم نے کہ اگر کوئی اس شخص کو جو گائے بکری پر نر کو چھوڑتا ہے بطریق انعام کے کچھ دے تو اپنا درست ہے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ كِلَابٍ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ فَنَهَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نُطْرِقُ الْفَحْلَ فَنُكْرَمُ فَرَخَّصَ لَهُ فِي الْكَرَامَةِ ۔ روایت ہے انس بن مالک سے کہ ایک مرد نے بنی کلاب کے قبیلہ سے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نر کو مادہ پر چھوڑنے کی مزدوری لینے سے سو منع کیا ان کو حضرت نے سو عرض کیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم نر کو چھوڑتے ہیں مادہ پر تو انعام دیتے ہیں لوگ ہم کو سو اجازت دی آپ نے انعام لینے کی ۔

ف یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابراہیم بن حمید کے وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن عروہ سے ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي ثَمَنِ الْكَلْبِ ۔ باب کتے کی قیمت کے بیان میں ۔

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ ۔ روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا انہوں نے منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے اور زنا کی اجرت سے اور کاہن کی مٹھائی سے ۔

ف یہ حدیث حسن صحیح ہے ۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ وَثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ ۔ روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مزدوری پچھنے لگانے والے کی ناپاک ہے اور مہر زنا کا یعنی خرچی ناپاک ہے یعنی حرام ہے اور کتے کی قیمت ناپاک ہے ۔

ف اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور جابر رضی اللہ عنہ اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے حدیث رافع کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کے نزدیک کہ حرام کہتے ہیں کتے کی قیمت کو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور رخصت دی ہے بعضوں نے شکاری کتے کی قیمت کی ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَسْبِ الْحَجَّامِ

باب پچھنے لگانے کی مزدوری کے بیان میں

عَنِ ابْنِ مُحَيِّصَةَ اَخِيْ بَنِيْ حَارِثَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِجَارَةِ الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنْهَا فَلَمْ يَزَلْ يَسْأَلُهُ وَ يَسْتَأْذِنُهُ حَتّٰى قَالَ اعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَ اَطْعِمْهُ رَقِيْقَكَ۔

روایت ہے ابن محیصہ سے جو بھائی ہیں بنی حارثہ کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ انہوں نے اجازت چاہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگانے کی مزدوری کے لیے سو منع کیا آپ نے پھر وہ بار بار پوچھتے رہے اور اجازت چاہتے رہے یہاں تک کہ فرمایا آپ نے اس کی مزدوری اپنے اونٹ کے چارے میں خرچ کر یا کھلا دے اپنے غلام کو۔

ف اس باب میں رافع بن خدیج اور ابی جحیفہ اور جابر اور سائب سے روایت ہے۔ حدیث محیصہ کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور کہا احمد نے اگر مانگے مجھ سے کوئی پچھنے لگانے والا یعنی مزدوری اپنی تو نہ دوں میں اسکو اور دلیل لاؤں میں اس حدیث کو

بَابُ مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِيْ كَسْبِ الْحَجَّامِ

باب پچھنے لگانیوالے کی مزدوری جائز ہونیکے بیان میں

عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ اَنَسٌ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَجَمَهُ اَبُوْ طَيْبَةَ فَاَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ اَهْلَهُ فَوَضَعُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ وَقَالَ اِنَّ اَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ اَوْ اِنَّ مِنْ اَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحِجَامَةَ۔

روایت ہے حمید سے کہا انہوں نے پوچھا انس سے مسئلہ پچھنے لگانے والے کی مزدوری کا تو فرمایا انس نے پچھنے لگائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پچھنے لگائے آپ کے ابو طیبہ نے پھر حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دو صاع غلہ دینے کا اور کہا ان کے مالکوں سے سو کم کر دیا انہوں نے ان کے خراج میں سے اور فرمایا حضرت نے سب سے بہتر دوا جو تم کرتے ہو پچھنے لگانا ہے یا فرمایا اِنَّ مِنْ اَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحِجَامَةَ راوی کو شک ہے مطلب دونوں کا ایک ہے۔

ف اس باب میں علی اور ابن عباس اور ابن عمر سے روایت ہے۔ حدیث انس کی حسن صحیح ہے اور اجازت دی ہے۔ بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے حجامت کی مزدوری کی اور یہی قول ہے شافعی کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ۔

باب کتے اور بلی کی قیمت حرام ہونے کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ۔

روایت ہے جابر سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت سے۔

ف اس حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے اور مروی ہے یہ حدیث اعمش سے بوساطت بعض اصحاب ان کے حضرت جابر سے اور اضطراب کیا اعمش کے اوپر اس حدیث کے روایت کرنے میں اور مکروہ کہا ایک قوم نے علماء سے بلی کی قیمت کو اور رخصت دی ہے بعضوں نے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور روایت کی ابن فضیل نے اعمش سے انہوں نے ابی حازم سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سند کے سوا اور سند سے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْهِرِّ وَثَمَنِهِ۔

روایت ہے جابر سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کے کھانے سے اور اس کی قیمت سے۔

ف یہ حدیث غریب ہے اور عمر بن زید کو کچھ بڑا شخص نہیں جانتے ہم روایت کی ان سے عبدالرزاق کے سوا اور لوگوں نے بھی۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ اِلَّا كَلْبَ الصَّیْدِ۔ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے منع کیا یعنی حضرت نے کتے کی قیمت سے مگر شکاری کتے کی قیمت کو یعنی اس کو منع نہیں کیا۔

ف یہ حدیث اس سند سے صحیح نہیں اور ابوالمہزم کا نام یزید بن سفیان ہے اور کلام کیا ان میں شعبہ بن حجاج نے اور... روایت کی گئی جابر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند اور اس کی اسناد بھی صحیح نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ بَیْعِ الْمُغَنِّیَاتِ۔
باب اس بیان میں کہ گانیوالی لونڈیوں کا بیچنا حرام ہے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِیْعُوا الْقَیْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ وَلَا خَیْرَ فِی التِّجَارَةِ فِیْهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ فِیْ مِثْلِ هٰذَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَةِ۔

روایت ہے ابی امامہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیچو تم گانے والی عورتوں کو یعنی لونڈیوں کو اور نہ خریدو ان کو اور نہ گانا سکھاؤ اور کچھ بھلائی نہیں ان کی تجارت میں اور ان کی قیمت حرام ہے۔ اس باب میں اتری ہے یہ آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ سے آخر آیت تک۔

ف اس باب میں عمر بن خطاب سے بھی روایت ہے۔ ابی امامہ کی حدیث کو اس طرح ہم نہیں جانتے ہیں اس سند سے اور کلام کیا ہے۔ بعض اہل علم نے علی بن یزید میں اور ضعیف کہا ہے ان کو اور وہ شامی ہیں مترجم کہتا ہے اگرچہ اس حدیث کے لفظوں میں کسی طرح کا ضعف ہو مگر یہ مضمون متواتر المعنی ہے صدہا احادیث و آیات حرمت غنا پر دلالت کرتی ہیں خصوصاً عورتوں کے گانے میں تو بڑا فتنہ ہے اور پوری آیت جو اس حدیث میں وارد ہوئی ہے یوں ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّیَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔ یعنی فرمایا اللہ جل جلالہ نے کہ بعض آدمی ایسا ہے کہ کھیل کود کی بات خرید کرتا ہے تاکہ گمراہ کرے اللہ کی راہ سے بغیر جانے بوجھے اور ٹھہرا دے اس کو یعنی اللہ کی راہ کو ٹھٹھا مسخرے وہی لوگ ہیں کہ ان کو عذاب ہے ذلیل کر دینے والا یعنی دنیا اور آخرت میں بغوی میں ہے کہ کہا مجاہد نے مراد اس سے خریدنا لونڈیوں کا ہے جو گانیاں ہوں اور تاویل اس کی یہ ہے کہ یشتری لہو الحدیث یعنی خریدتا ہے کھیل کود والوں کو روایت ہے ابی امامہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں لونڈیوں کو گانا سکھانا اور نہ بیچنا ان کا اور قیمت ان کی حرام ہے اور اسی باب میں اتری ہے یہ آیت وَمِنَ النَّاسِ الخ یعنی جو آیت ابھی مذکور ہوئی اور کوئی آدمی ایسا نہیں کہ بلند کرے اپنی آواز کو گانے کے ساتھ مگر بھیجتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ دو شیطان ایک اس شانے پر اور ایک اس شانے پر سو وہ برابر اس کو مارتے رہتے ہیں اپنے پیروں سے جب تک چپ نہ ہو رہیں مؤلف کہتا ہے یہاں سے بیشک واضح ہو گیا ہم کو سب حال اُنکے کا ملحدان بے دین کے ساتھ کہ جب وہ اپنی آوازیں ترانہ ہائے مستانہ کے ساتھ بلند کرتے ہیں تو شیاطین اس محفل میں جمع ہو کر سب کو اچھال دیتے ہیں کوئی ناچنے لگتا ہے کوئی کودنے لگتا ہے فی الحقیقت یہ عذاب ذلت کا ہے اس سے بڑھ کر کیا ذلت ہو گی کہ کفار بھی اس پر ہنستے ہیں اور آخرت میں اس سے بڑھ کر رسوائی دیکھیں گے اور یہی حدیث جس میں مذکور ہے شیطانوں کے مسلط ہونے کا۔ گانے والی پر در مختار میں بھی لائے ہیں۔ اور استدلال کیا ہے اس سے کہ جس محفل میں آلات غنا ہوں وہاں جانا حرام ہے حالانکہ یہ مقام اس

تحریر کا نہ تھا مگر اظہار حق کے لیے لکھا گیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ الْأَخَوَيْنِ أَوْ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا فِي الْبَيْعِ

باب اس بیان میں کہ ماں اور لڑکی کو اور بھائیوں کو جدا جدا بیچنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

روایت ہے ابوایوب سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جس نے جدا کر دیا ماں کو اس کے لڑکا لڑکی سے جدا کر دے گا اللہ تعالی اس کو اس کے دوستوں سے قیامت کے دن یہ حدیث حسن غریب ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ وَهَبَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامَيْنِ أَخَوَيْنِ فَبِعْتُ أَحَدَهُمَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مَا فَعَلَ غُلَامُكَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رُدَّهُ رُدَّهُ۔

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہا انہوں نے بخشے مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دو غلام کہ دو بھائی تھے سو بیچ ڈالا میں نے ایک کو ان میں سے سو فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے علیؓ کیا ہوا تمہارا غلام سو خبر دی میں نے ان کو سو فرمایا پھیر لو اس کو پھیر لو اس کو۔

ف یہ حدیث حسن غریب ہے اور مکروہ کہا ہے بعض علماء نے صحابہ وغیرہم سے اس طرح غلاموں اور قیدیوں کے بیچنے کو کہ جدا جدا ہو جاویں یعنی قرابت والے قرابت والوں سے اور رخصت دی ہے بعضوں نے ان لڑکوں کے جدا کرنے میں جو دارالاسلام میں پیدا ہوئے ہیں مگر قول اول اصح ہے یعنی جدائی کسی طرح درست نہیں اور روایت ہے ابراہیم سے کہ انہوں نے جدا کیا والدہ کو ولد سے تو لوگوں نے اعتراض کیا ان پر کہا انہوں نے میں نے اس کی ماں سے اجازت لی اور وہ جدائی پر راضی ہو گئی تھی۔ مترجم کہتا ہے کچھ بھی ہو مگر حضرت نے مطلق جدا کرنے سے منع فرمایا ہے بہر طور جدا کرنا حدیث کی رو سے اچھا نہیں اور تاویلات کا دروازہ تو بہت بڑا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَشْتَرِي الْعَبْدَ وَيَسْتَغِلُّهُ ثُمَّ يَجِدُ بِهِ عَيْبًا

باب اس بیان میں کہ کوئی شخص غلام خریدے اور اس کے پیشہ کی مزدوری بھی لے چکا ہو اور پھر اس میں کچھ عیب پاوے۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ

روایت ہے عائشہؓ سے تحقیق کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ منفعت شئے کا اس کے لیے ہے جو شخص اس شئے کا ضامن ہے یعنی غلام کا خریدنے والا اس کا ضامن ہوا تو منفعت بھی اس کی اسے حلال ہوئی۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے اور سندوں سے بھی سوائے اس سند کے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا روایت کی ہم سے ابوسلمہ یحیی بن خلف نے انہوں نے عمر بن علی سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ فائدہ ہر چیز کا اسی کے لیے ہے جو اس کا ضامن ہو۔ ف یہ حدیث صحیح غریب ہے ہشام بن عروہ کی روایت سے اور غریب سمجھا اس کو محمد بن اسمٰعیل نے عمر بن علی کی روایت سے اور روایت کی مسلم بن خالد زنجی نے یہ حدیث ہشام بن عروہ سے اور روایت کی یہ جریر نے بھی ہشام سے اور حدیث جریر میں کہا گیا ہے کہ تدلیس ہے اور تدلیس کی اس میں جریر نے نہیں سنی جریر نے یہ حدیث ہشام سے اور کہہ دیا انہوں نے کہ سنی میں نے یہ حدیث ہشام سے اور تدلیس یہی ہے اور تفسیر اس کی کہ فائدہ ہر چیز

کا اسی کے لیے ہے جو اس کا ضامن ہو یہ ہے کہ ایک شخص نے ایک غلام خرید اور اس سے کچھ پیسہ کمایا پھر اس میں کچھ عیب دیکھا اور اس کو پھیر دیا بائع کو تو وہ پیسہ کمایا ہوا اسی مشتری کا ہے اس لیے کہ وہ غلام مرجاتا تو نقصان مشتری ہی کا تھا اسی طرح جتنے مسائل اس صورت کے ہوں اس کا یہی حکم ہے کہ نفع اس کو پہنچے گا جو اس کا ضامن ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي أَكْلِ الثَّمَرِ لِلْمَارِّ بِهَا

باب اس بیان میں کہ راستے والے کو راہ کے درختوں کے پھل کھانا درست ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَأْكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جاوے کسی باغ کے اندر تو کھاوے یعنی اس کے پھلوں کو کھانا اسے جائز ہے مگر جمع نہ کرے اپنے کپڑے کے کونے میں۔

ف اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور عباد بن شرحبیل اور رافع بن عمرو اور عمیر مولیٰ ابی اللحم اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے حدیث ابن عمر کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو اس سند سے مگر یحییٰ بن سلیم کی روایت کرنے سے اور رخصت دی ہے بعض علماء نے اس کے پھل کھانے کو اور مکروہ سمجھا ہے بعض نے مگر یہ کہ قیمت دے دیوے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ أَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ ۔

روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھا لٹکے ہوئے پھلوں کے کھانے کا یعنی جو درخت میں ہوں۔ یا خشک کرنے کے لیے لٹکائے ہوں تو فرمایا آپؐ نے جو لیوے اس میں سے صاحب حاجت یعنی بھوکا جمع نہ کرتا ہوا اپنے کپڑے میں یعنی موافق ضرورت کے کھائے تو اس پر الزام نہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ أَرْمِي نَخْلَ الْأَنْصَارِ فَأَخَذُونِي فَذَهَبُوا بِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَافِعُ لِمَ تَرْمِي نَخْلَهُمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْجُوعُ قَالَ لَا تَرْمِ وَكُلْ مَا وَقَعَ أَشْبَعَكَ اللّٰهُ وَأَرْوَاكَ ۔

روایت ہے رافع بن عمرو سے کہا میں ڈھیلے مارتا تھا انصار کے کھجوروں کے درختوں پر سو پکڑ لے گئے مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سو فرمایا آپؐ نے اے رافع کیوں ڈھیلے مارتا ہے تو ان کی کھجوروں کے درختوں پر کہا رافع نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ بھوک کے سبب سے فرمایا آپؐ نے ڈھیلے نہ مارو اور جو گرے یعنی آپ سے اسے کھالو سیر کرے تجھ کو اللہ اور آسودہ کرے۔

ف یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الثُّنْيَا

باب بیع میں استثناء کرنے کے بیان میں۔

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ

روایت ہے جابر سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ اور ثنیا سے مگر جب کہ اندازہ اور

وَالثُّنْيَا اِلَّا اَنْ تُعْلَمَ۔ مقدار اس کا معلوم ہو اور تفصیل اس کی آگے آتی ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے کہ یونس بن عبید عطار سے اور وہ جابر سے روایت کرتے ہیں مترجم کہتا ہے محاقلہ حقل سے ہے اور حقل وہ کھیتی ہے کہ نرم نرم درخت اس کے نکلے ہوں اور جڑیں ان کی سخت نہ ہوئی ہوں اور بعضوں نے کہا حقل وہ زمین ہے کہ جس میں کھیتی ہو اور اس کو قراح بھی کہتے ہیں۔ اور اصطلاح حدیث میں محاقلہ زمین کو کھیتی کے لیے غلہ کے عوض میں کرایہ پر دینا ہے اور اسی کو محارثہ بھی کہتے ہیں حرث سے اور حرث زراعت کو کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا محاقلہ زراعت کے لیے زمین دینا ہے ایک حصہ معین پر مثلاً یوں کہے کہ یہ زمین تم کو زراعت کے واسطے دی۔ اس شرط پر کہ جو اس میں پیدا ہو اس میں ثلث یا ربع مجھے دینا اور اسی کو مخابرہ بھی کہتے ہیں اور سبب نہی کا اس میں یہ ہے کہ اس صورت میں اجرت معین نہیں معلوم نہیں کہ اس زمین میں کتنا پیدا ہو شاید زیادہ ہو اور دینے والے کو ناگوار گزرے اور کم ہو تو زمین والے کو دشوار ہو اور بعضوں نے کہا محاقلہ یہ ہے کہ جو غلہ پھلوں اور بالیوں سے جدا نہ ہوا ہو اس کو اسی جنس کے عوض جو بالیوں سے جدا ہے فروخت کرنا اور یہ بھی منع ہے اس لیے کہ اس کا بیچنا مثل بمثل چاہیے اور اس میں ممکن نہیں کہ ایک میں بالی ہے اور دوسرا خالی اور بعضوں نے کہا محاقلہ کھیتی کا بیچنا ہے قبل پکنے اور گدر ہونے کے اور یہ بھی منع ہے اس لیے کہ اس کا اعتبار نہیں کہ رہے یا پالا مار جاوے اور مزابنہ زبن سے ہے زبن دفع کرنے کو کہتے ہیں اور اسی سے ہے یہ حدیث لَا یُقْبَلُ صَلٰوۃُ الزَّبِیْنِ یعنی قبول نہیں نماز اسکی جو دفع کرنے والا ہو پاخانے اور پیشاب کا اور اسی سے ہے "نَاقَةٌ زَبُوْنٌ" یعنی وہ اونٹنی کہ دودھ دوہنے والے کو دفع کرے اور اپنے پاس آنے نہ دے اور مزابنت اصطلاح حدیث میں اسے کہتے ہیں کہ انگور کو انگور کے عوض یا کھجور کو کھجور کے بدلے بیچے اور ایک زمین پر ہے اور دوسری درخت پر مثلاً عمر زید سے کہے کہ یہ سو من کھجور جو زمین پر ہے اس کے عوض میں تیرے درخت کی کھجوریں مول لیتا ہوں پس یہ بیع جائز نہیں اس لیے کہ اس میں درخت کے پھل مجہول ہیں اور حالانکہ اس کا بیچنا مثل بمثل چاہیے اور مخابرہ کی اصل خیبر سے ہے کہ خیبر کے پھلوں اور کھیتوں کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہود کو نصف پھلوں کے اقرار پر دیا اور پھر جب اس میں نزاع واقع ہونے لگا تو منع کیا یہ سب مضمون ہے" بحار الانوار" کا اور ثنیا یہ وزن دنیا ایک چیز بیچنا اور اس میں سے تھوڑی غیر معین شئے کو کہنا کہ یہ بیع میں داخل نہیں ہاں اس کا کیل و وزن بخوبی معلوم ہو تو البتہ جائز ہے مثلاً کہے کہ سو من گیہوں تولے ہوئے ہیں میں تیرے ہاتھ بیچے مگر اس میں سے پانچواں حصہ نہیں بیچا تو جائز ہے اور اگر کہے اس سو من میں سے تھوڑے میں نے لوں گا وہ بیع میں داخل نہیں یہ درست نہیں۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ بَیْعِ الطَّعَامِ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَهٗ

باب عدم جواز میں بیع طعام کے قبل استیفاء کے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا یَبِعْهُ حَتّٰی یَسْتَوْفِیَهٗ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاَحْسِبُ کُلَّ شَیْءٍ مِثْلَهٗ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خریدے غلہ تو نہ بیچے اس کو دوسرے کے ہاتھ جب تک قبضہ نہ کرے اس پر کہا ابن عباسؓ نے اور میں سب چیزوں کو ایسا ہی جانتا ہوں یعنی ہر چیز قبل قبضے کے نہ بیچی جاوے۔

ف اس باب میں جابر اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں

جائز نہیں غلہ کا بیچنا مشتری کو جب تک قبضہ نہ کرلے اس پر اور بعضوں نے کہا جائز ہے بیچنا اس چیز کا جو کیلی و وزنی نہیں اور کھانے پینے میں خرچ نہیں ہوتا کہ قبل قبضہ کے بیچے اور اس باب میں نہی سخت فقط علماء کے نزدیک غلہ میں ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحق کا

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ — باب بیع پر کسی کے بیع کرنے کی نہی میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبُ بَعْضُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ بَعْضٍ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیع کرے کوئی تم میں کا دوسرے کی بیع پر یعنی جب بیع منعقد ہو چکے تو اب دوسرا شخص اپنی چیز اس سے کم قیمت بیچ کر پہلے بائع کی چیز نہ پھروا دے اور پیغام نکاح نہ دے کوئی تم میں کا اس عورت کو جسے کوئی پیغام دے گیا ہے اور وہ راضی ہو گئی ہے۔

ف اس باب میں ابی ہریرہ اور سمرہ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے قیمت نہ لگاوے کوئی شخص بھائی کی قیمت پر یعنی جب ایک نے کچھ قیمت کہی اور بائع راضی ہے اور قریب ہے کہ بیع منعقد ہو جاوے اس پر کوئی دوسرا آکر قیمت نہ بڑھائے اور بعضوں نے حدیث باب میں یہی کہا ہے کہ مراد بیع سے قیمت لگانا ہے

بَابُ مَا جَآءَ فِي بَيْعِ الْخَمْرِ وَالنَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ — باب بیع خمر کی نہی میں۔

عَنْ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّي اشْتَرَيْتُ خَمْرًا لِأَيْتَامٍ فِي حَجْرِي قَالَ أَهْرِقِ الْخَمْرَ وَاكْسِرِ الدِّنَانَ

روایت ہے ابی طلحہ سے کہا انہوں نے اے نبی اللہ میں نے خریدی تھی شراب ان یتیموں کے لیے جو میری گود میں ہیں یعنی قبل حرمت کے فرمایا آپ نے بہا دے شراب کو اور توڑ دے مٹھور کو اہل دکن اسے گولی کہتے ہیں اور فارسی میں خم۔

ف اس باب میں جابرؓ اور عائشہؓ اور ابی سعیدؓ اور ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ اور انسؓ سے روایت ہے ابو طلحہؓ کی حدیث روایت کی ثوریؒ نے سدی سے انہوں نے یحییٰ بن عباد سے انہوں نے انسؓ سے کہ تحقیق ابا طلحہ ان کے نزدیک تھے اور یہ زیادہ صحیح ہے لیث کی حدیث سے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُتَّخَذُ الْخَمْرُ خَلًّا قَالَ لَا۔

روایت ہے انسؓ بن مالک سے کہا پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا بنایا جائے شراب کا سرکہ فرمایا آپؐ نے نہیں۔

ف یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشَرَةً عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَآكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِيَ لَهَا وَالْمُشْتَرَاةَ لَهُ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا لعنت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے شراب میں دس شخصوں پر اس کے نکالنے والے پر اور جو نکلوائے اور پینے والے پر اور لے جانے والے پر اور جس کے پاس لے جائیں اس پر اور پلانے والے پر اور بیچنے والے پر اور اس کی قیمت کھانے والے پر اور اس کے خریدنے والے پر اور جس کے لیے وہ خریدی جائے اس پر۔

ف یہ حدیث غریب ہے انسؓ کی روایت سے اور مروی ہے اسی کی مانند عباس اور ابن مسعود اور ابن عمر سے وہ سب روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مترجم کہتا ہے حضرت نے ابتدائے اسلام میں جب پہلے پہل شراب حرام ہوئی تو اس سے

سرکہ بنانے کو بھی بلکہ جن برتنوں میں شراب رکھی جاتی تھی یعنی جو برتن خاص شراب ہی کے لیے بنائے جاتے تھے ان سب سے منع فرمایا تاکہ اس سے نفرت کاملہ مسلمانوں کو حاصل ہو جائے اور یہ بھی خیال تھا کہ اگر سرکہ بنانے کا حکم کریں تو لوگ سرکے کے بہانے کھلے خزانے شراب کی خرید و فروخت کرتے رہیں گے اور بعضے چھپا چھپا کر شراب پئیں گے پھر جب ان لوگوں کو دیکھا کہ شراب سے مطلق بیزار ہو گئے ہیں تو اس وقت سرکہ بنانے کی اجازت دی تو وہ نہی تنزیہی تھی یا تحریمی بہر حال اجازت کی حدیثیں ناسخ ہو گئیں نہی کی حدیثوں کی اور اجازت کی روایتوں سے یہ بھی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ یعنی سب سے عمدہ سالن سرکہ ہے روایت کیا اس کو مسلم نے اور فرمایا خَيْرُ خَلِّكُمْ خَلُّ خَمْرِكُمْ یعنی تمہارے سب سرکوں میں بہتر شراب کا سرکہ ہے روایت کیا اس کو بیہقیؒ نے جابرؓ سے مرفوعاً اور شراب کا سرکہ بنانا امام شافعی اور احمد اور عنبری کے نزدیک درست نہیں اور اگر بنائیں تو پاک نہیں ہوتا۔ اور امام مالک سے بھی صحیح روایت یہی ہے اور ایک روایت میں مالک سے جائز ہے اور یہی مذہب ہے اوزاعی اور لیث اور ابو حنیفہ کا مگر جب کہ خود بخود بے کسی چیز کے ملائے وہ سرکہ ہو جائے تو سب کے نزدیک پاک ہے مگر سحنون مالکی کے نزدیک کہ وہ کہتے ہیں پاک نہیں ہوتا یہی مضمون ہے نووی کا

بَابُ مَا جَاءَ فِي احْتِلَابِ الْمَوَاشِي بِغَيْرِ إِذْنِ الْأَرْبَابِ

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ عَلَى مَاشِيَةٍ فَإِنْ كَانَ فِيهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَأْذِنْهُ فَإِنْ أَذِنَ لَهُ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا أَحَدٌ فَلْيُصَوِّتْ ثَلَاثًا فَإِنْ أَجَابَهُ أَحَدٌ فَلْيَسْتَأْذِنْهُ فَإِنْ لَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلَا يَحْمِلْ۔

باب بے اجازت مالکوں کے دودھ دوہنے کے بیان میں۔

روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کہ آوے کوئی تم میں کا جانوروں یعنی بکری گایوں میں پس اگر ہووے اس میں مالک اس کا تو اجازت چاہے اس سے پھر اگر اجازت دے تو دودھ دوہے اور پیوے اور اگر کوئی نہ ہو اس میں تو تین آوازیں دے پس اگر کوئی جواب دے اس کو تو اس سے اجازت چاہے اور اگر کوئی جواب نہ دے تو شوق سے دوہے اور پیوے مگر ساتھ اٹھا نہ لے جائے یعنی پیاس اور بھوک سے زیادہ استعمال جائز نہیں۔

ف اس باب میں ابن عمر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے۔ حدیث سمرہ کی حسن غریب صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحٰق اور علی بن مدینی نے کہا سننا حسن کا سمرہ سے صحیح یعنی ثابت ہے اور کلام کیا ہے بعض اہل حدیث نے حسن کی روایت میں جو سمرہ سے مروی ہو اور کہا ہے کہ روایت کرتے تھے سمرہ کے صحیفہ یعنی کتاب سے مترجم کہتا ہے مسافر راستہ چلنے والے کو اس قدر تصرف جیسے دودھ پی لینا یا راستے کے پھلوں کا کھا لینا جائز ہے اور جس کو خدا نے باغ و بکریاں وغیرہ عنایت فرمائی ہوں اس کو بھی براہ شکرانے ایسے تصرفات سے روکنا خلاف حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ اس نیک نیتی سے اس کو برکت عنایت کرے گا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ جُلُودِ الْمَيْتَةِ وَالْأَصْنَامِ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ

باب مردار جانوروں کی کھالیں اور بتوں کے بیچنے کے بیان میں

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ انہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس سال مکہ فتح ہوا اور آپؐ مکہ ہی میں تھے فرماتے تھے کہ بیشک اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا شراب اور مردار جانور

وَالْاَصْنَامِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ شُحُوْمَ الْمَیْتَۃِ فَاِنَّہٗ یُطْلٰی بِہَا السُّفُنُ وَیُدْھَنُ بِہَا الْجُلُوْدُ وَیَسْتَصْبِحُ بِہَا النَّاسُ قَالَ لَا ھُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِکَ قَاتَلَ اللّٰہُ الْیَھُوْدَ اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَیْھِمُ الشُّحُوْمَ فَاَجْمَلُوْہُ ثُمَّ بَاعُوْہُ فَاَکَلُوْا ثَمَنَہٗ۔

اور سور اور بتوں کے بیچنے کو سو عرض کیا گیا یا رسول اللہ بھلا کیا فرماتے ہیں آپ مردار جانوروں کی چربی میں کہ اس سے کشتیوں کو طلا کیا جاتا ہے۔ اور چمڑے چکنے کیے جاتے ہیں اور لوگ اس سے چراغ جلاتے ہیں آپ نے فرمایا نہیں یہ کچھ درست نہیں وہ چربی حرام ہے پھر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی بات میں اللہ کی مار ہو یہود پر کہ جب اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ان پر چربیوں کو تو انہوں نے اس کو پگھلایا پھر اس کو بیچا اور اس کی قیمت کھائی۔

ف اس باب میں عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے حدیث جابرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کے نزدیک مترجم کہتا ہے یہود نے چربی کو پگھلا کر بیچنا شروع کیا اور گویا ایک حیلہ نکالا اس کے حلال ہونے کا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر شحم کو حرام کیا ہے۔ اور یہ پگھلی ہوئی تو شحم نہیں ہے اس لیے کہ عرب میں پگھلی ہوئی چربی کو ودک بولتے ہیں ایسا حیلہ کرنا گویا اللہ تعالیٰ سے مکر کرنا ہے وَمَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ ۔ سو اس حدیث سے سب حیلوں کی جڑ کٹ گئی۔ جیسے لوگ مکان رہن لے کر چراغی کا حیلہ کر کے اس میں رہتے ہیں ایسے حیلوں کا انجام اللہ و رسول کی لعنت ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ الرُّجُوْعِ مِنَ الْھِبَۃِ۔

باب ہبہ کو پھیر لینے کی برائی کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الْعَائِدُ فِیْ ھِبَتِہٖ کَالْکَلْبِ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِہٖ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے لیے بری کہاوت نہیں ہے یعنی ہم کو ایسا کام نہ کرنا چاہیے کہ جس میں بری کہاوت ہو لوٹا لینے والا ہبہ کو ایسا ہے جیسا کتا کھا جاوے اپنی قے۔

ف اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا حلال نہیں کسی کو کہ دیوے کسی کو کچھ اور پھیر لے اس سے مگر باپ کو درست ہے کہ جو چیز دے وہ اپنے بیٹے کو تو چاہے پھیر لے اس سے روایت کی ہم سے یہ محمد بن بشار نے انہوں نے ابن ابی عدی سے انہوں نے حسین معلم سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے کہ سنا انہوں نے طاؤس سے کہ روایت کرتے تھے ابن عمر سے اور ابن عباس سے دونوں پہنچاتے تھے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک اور یہ حدیث جو ابن عباس سے مروی ہوئی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم کا کہ کہتے ہیں جس نے کوئی چیز ہبہ کر دی اپنے کسی ذی رحم محرم کو تو اس کو درست نہیں پھر اس سے پھیر لینا اور جس نے کوئی چیز غیر ذی رحم محرم کو دی ہے تو اس کو جائز ہے اس کا پھیر لینا مگر جب ہبہ بالعوض ہو یعنی اس کے بدلے کچھ لے چکا ہو تو اس کا پھیرنا جائز نہیں اور یہی قول ہے ثوری کا اور شافعی کہتے ہیں حلال نہیں کسی کو کہ چیز دے کر پھیر لے مگر باپ کو اور استدلال کیا انہوں نے اسی حدیث سے جو ابن عمر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہوئی کہ جائز نہیں کسی کو کوئی چیز دے کر پھیر لینا مگر والد کو ولد سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْعَرَایَا وَالرُّخْصَۃِ فِیْ ذٰلِکَ

باب بیع عرایا اور جو اس میں جائز ہے اس کے بیان میں

عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْمُحَاقَلَۃِ وَالْمُزَابَنَۃِ اِلَّا اَنَّہٗ قَدْ اَذِنَ لِاَھْلِ الْعَرَایَا اَنْ یَّبِیْعُوْھَا بِمِثْلِ

روایت ہے زید بن ثابت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ سے اور تفصیل ان سب کی مترجم کے کلام میں ساتویں باب میں اس سے پہلے گزری مگر رخصت دی آپ نے اہل عرایا کو کہ وہ بیچ لیں

خَرْصِهَا۔ اپنے پھلوں کو اس کھجور کے برابر کے عوض میں کوت کر لینی اندازہ سے۔

ف اس باب میں ابو ہریرہؓ اور جابرؓ سے روایت ہے۔ زید بن ثابت کی حدیث کو ایسا ہی روایت کیا ہے محمد بن اسحاق نے اور روایت کی ایوب اور عبداللہ بن عمر اور مالک بن انس نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ سے اور اسی اسناد سے مروی ہے ابن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن ثابت سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے رخصت دی عرایا میں پانچ وسق سے کم اور یہ زیادہ صحیح ہے محمد بن اسحاق کی حدیث سے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِیْ بَیْعِ الْعَرَایَا مَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ كَذَا۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عرایا کے بیچنے کی پانچ وسق سے کم میں یا ایسا ہی فرمایا یعنی راوی کو شک ہے کہ یہی لفظ ہیں حدیث کے یا کچھ فرق ہے۔

عَنْ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِیْ بَیْعِ الْعَرَایَا فِیْ خَمْسِ اَوْسُقٍ اَوْ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ۔

روایت ہے مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی ہے عرایا کے بیچنے کی پانچ وسق تک یا پانچ وسق سے کم میں۔

عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ فِی الْعَرَایَا بِخَرْصِهَا۔

روایت ہے زید بن ثابت سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عرایا کے بیچنے میں کوت کر لینی اندازے سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا انہی میں ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق اور کہتے ہیں کہ عرایا مستثنیٰ ہیں اس سے جو منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ کی بیع سے اور دلیل لائے ہیں اس پر حدیث حضرت زید بن ثابت اور ابی ہریرہؓ کی یعنی جو مذکور ہوئیں اور رکھتے ہیں یعنی شافعی اور احمد اور اسحٰق کہ صاحب عرایا کو جائز ہے کہ بیچ لے اپنے پھلوں کو جو پانچ وسق سے کم ہوں اور وجہ اس کے جائز ہونے کی بعض علماء کے نزدیک یہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے آسانی اور راحت چاہی اس لیے کہ اصحاب عرایا نے شکایت کی کہ ہم کو اتنا میسّر نہیں کہ ہم تازہ پھل کھجور وغیرہ کو خرید سکیں مگر پرانی کھجوروں سے تو آپ نے ان کو اجازت دی۔ پانچ وسق سے کم میں کہ خرید لیا کریں وہ پرانی کھجوروں سے تازہ پھلوں کو اور کھایا کریں تازہ پھل۔

عَنِ الْوَلِیْدِ بْنِ كَثِیْرٍ ثَنَا بُشَیْرُ بْنُ یَسَارٍ مَوْلٰی بَنِیْ حَارِثَةَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِیْجٍ وَسَهْلَ ابْنَ اَبِیْ حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْمُزَابَنَةِ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا لِاَصْحَابِ الْعَرَایَا فَاِنَّهُ قَدْ اَذِنَ لَهُمْ وَعَنِ الْعِنَبِ بِالزَّبِیْبِ وَعَنْ كُلِّ تَمْرٍ بِخَرْصِهَا۔

روایت ہے ولید بن کثیر سے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے بشیر بن یسار نے جو مولے ہیں بنی حارثہ کے کہ رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ دونوں نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیع مزابنہ سے یعنی تمروں کے عوض میں جو زمین پر ہیں درختوں کا ثمر بیچنے سے مگر صاحب عرایا کے واسطے تو ان کے لیے اجازت دی حضرت نے اور منع فرمایا انگور تر کو انگور خشک کے عوض بیچنے سے اور ہر پھل کو بیچنے سے کوت کر لینی ایک جنس کے پھلوں کو کوت کر بیچنے سے منع فرمایا کہ اگر کیل اور وزن کر کے بیچے تو درست ہے

ف یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اس سند سے۔ مترجم کہتا ہے عَرِیَّۃٌ بروزن فعیلۃ عری یعرو سے ہے جس کے معنے ہیں الگ کرنا اور یہ بمعنی مفعولۃ کے ہے یا فاعلۃ کے یا عری یعری سے اور مصدر اس کا عریان ہے بمعنی کپڑے اتارنے اور ننگا ہونے کے گویا یہ بیع نکل گئی ہے دائرہ حرمت سے جیسا آدمی نکل جاتا ہے کپڑوں سے اور جمع اسکی عرایا ہے اور اصطلاح شرع میں بیع عرایا اس کو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے باغ میں سے ایک دو درخت کسی محتاج کو دیدے اور اس سے کہے کہ اس فصل کے میوے جو اس میں لگیں وہ تیرے ہیں پھر اس شخص کا بار بار آنا صاحب باغ کو ناگوار ہو تو اس سے کہے کہ تو اپنے درخت کے میوے تین وسق یا چار وسق کو بیچ ڈال جب یہ میوہ تیار ہوگا تو تجھے اتنے پھل دے دوں گا اور یہ پانچ وسق تک درست ہے اس سے زیادہ میں ایسی بیع درست نہیں اس لیے کہ یہ بیع ایک جنس کی ہے اسی جنس کے ساتھ مثلاً تمر کی تمر کے ساتھ انگور کی انگور کے ساتھ تو ایسی بیع میں کیل اور وزن دونوں طرف سے برابر ہونا چاہیے حالانکہ اس بیع میں وہ پھل جو صاحب باغ دیتا ہے متعین ہیں وزن کر کے دے یا کیل سے دیوے اور وہ پھل جو درختوں پر ہیں یعنی اس محتاج کے وہ کوتے ہوئے ہیں اندازہ کیے ہوئے نہ ناپے نہ تولے اور یہ بیع مزابنہ ہے اور مزابنہ درست نہیں مگر انہی درختوں میں جو عاریۃً کسی محتاج کو پھل کھانے کو دیے ہیں یعنی بیع عرایا میں اور امام مالک سے مروی ہے کہ اس کو عرایا اس لیے کہتے ہیں کہ وہ صاحب باغ درختوں کو مجرد اور ننگا کر دیتا ہے۔ دوسروں کے واسطے یعنی اس کے پھل دوسروں کو دیتا ہے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور صاع میں قریب چار سیر غلہ کے سماتا ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّجْشِ ‏ باب نجش کے حرام ہونے کے بیان میں۔

مترجم کہتا ہے نجش کے معنی لغت میں جانور وحشی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بھگانا اور شرعی معنی اس کے "مصنف" کے کلام میں ہیں اور مروی ہے کہ نجش کرنے والا سود خوار ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنَاجَشُوا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور قتیبہ نے اپنی روایت میں کہا ابوہریرہؓ پہنچاتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپؐ نے نجش نہ کرو۔

ف اس باب میں ابن عمر اور انس سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ نجش حرام ہے اور نجش اسے کہتے ہیں کہ ایسا شخص جو بصارت رکھتا ہو کسی چیز کو خوب اچھا برا پہچاننے کی اور وہ اس چیز کے بیچنے والے کے پاس آن کر اس سے بھاؤ تاؤ کرنے لگے اور اس چیز کی قیمت اس کی اصل قیمت سے بڑھا کر دینے لگے اور یہ معاملہ مشتری کے سامنے کرے اس ارادہ سے کہ مشتری دھوکا کھا کر اس چیز کو قیمت اصلی سے اور بازار کے بھاؤ سے زیادہ قیمت دے کر خریدے کہ یہ معاملہ اکثر دلال کیا کرتے ہیں اور اسی طرح پانچ روپیہ کی چیز دس روپیہ کو بکوا دیتے ہیں۔ اور یہ ایک قسم فریب کی ہے شافعی نے کہا اگر کوئی شخص نجش کرے تو وہی گنہگار ہے اور بیع جائز ہے اس لیے کہ بائع نجش کرنے والا نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّجْحَانِ فِي الْوَزْنِ ‏ باب جھکتی ڈنڈی تولنے کے بیان میں۔

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَمَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ فَجَاءَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

روایت ہے سوید بن قیس سے کہا انہوں نے کہا بیچنے کو لایا میں اور مخرمہ عبدی کپڑا ہجر سے (اور وہ کسی مقام کا نام ہے) تو تشریف

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاوَمَنَا بِسَرَاوِيلَ وَعِنْدِي وَزَّانٌ يَزِنُ بِالْأَجْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْوَزَّانِ زِنْ وَأَرْجِحْ۔

لائے ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مول کیا ہم سے ایک پائجامے کا اور میرے پاس تولنے والا تھا کہ مزدوری پر تولتا تھا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تولنے والے سے تول اور جھکتی ڈنڈی تول۔

ف اس باب میں جابر اور ابو ہریرہؓ سے بھی روایت ہے حدیث سوید کی حسن صحیح ہے اور علماء نے مستحب کہا ہے ذرہ جھکتی ڈنڈی تولنے کو یعنی دیتے وقت اور روایت کی شعبہ نے بھی حدیث سماک سے انہوں نے ابوصفوان سے اور ذکر کیا اسی حدیث کو

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِنْظَارِ الْمُعْسِرِ وَالرِّفْقِ بِهٖ۔

باب تنگ دست قرضدار کو مہلت دینے اور تقاضا میں نرمی کرنے کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْظَرَ مُعْسِرًا أَوْ وَضَعَ لَهُ أَظَلَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِهٖ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ۔

روایت ہے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مہلت دے تنگدست قرضدار کو یا اس کے قرض میں کچھ چھوڑ دے جگہ دے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن عرش کے سائے نیچے جس دن کہیں سایہ نہ ہوگا سوا اس کے۔

ف اس باب میں ابی الیسر اور ابی قتادہ اور حذیفہ اور مسعود اور عبادہ سے روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُوسِبَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَلَمْ يُوجَدْ لَهُ مِنَ الْخَيْرِ شَيْءٌ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ رَجُلًا مُوسِرًا وَكَانَ يُخَالِطُ النَّاسَ فَكَانَ يَأْمُرُ غِلْمَانَهُ أَنْ يَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى نَحْنُ أَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ تَجَاوَزُوا عَنْهُ۔

روایت ہے ابو مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حساب کیا گیا ایک شخص کا یعنی عالم برزخ میں ان لوگوں میں سے جو تم سے پہلے تھے سو نہ پائی اس کی کوئی نیکی مگر اتنی کہ وہ آدمی امیر تھا اور لین دین کرتا لوگوں سے تو حکم دیتا اپنے غلاموں کو کہ معاف کرتے رہو تنگدست قرضدار سے سو فرمایا اللہ تعالیٰ جل شانہ نے ہم کو پہلے سے معاف کرنا چاہیے معاف کر دو اس کو یعنی فرشتوں سے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو۔

ف یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مَا جَاءَ فِي مَطْلِ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ۔

باب اس بیان میں کہ ادائے قرض میں غنی کا دیر لگانا ظلم ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیر لگانا غنی کا ادائے قرض میں یعنی ہوتے ہوئے نہ دینا حیلہ حوالہ کرنا ظلم ہے اور جب کوئی کسی غنی پر حوالہ کر دیا جائے تو چاہیے اس کے پیچھے لگے یعنی جب کوئی قرضدار کسی قرضخواہ سے کہے میرے اوپر جو روپیہ تمہارا ہے وہ فلانے شخص سے لے لو تو قرضخواہ کو اس کا قبول کر لینا چاہیے اور اس کا پیچھا کرنا چاہیے

ف اس باب میں ابن عمر اور شرید سے بھی روایت ہے حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے اور مطلب اس کا یہی ہے کہ جب کسی کو حوالہ دیا جاوے کسی غنی کا تو چاہیے اس کے پیچھے لگ جاوے اور بعض لوگوں نے کہا جب کسی قرضدار نے کسی غنی پر حوالہ کر دیا۔ اور

اس نے قبول بھی کر لیا کہ ہاں میں دوں گا تو وہ قرض دار بری ہو گیا اور پھر اس قرض خواہ کو نہیں پہنچتا کہ اس سے طلب کرے۔ مترجم کہتا ہے مثلاً زید کا قرض عمر پر آتا تھا اور عمر نے کہا جاؤ بکر سے تم لے لو اور بکر غنی بھی ہے اور اس نے قبول بھی کر لیا کہ ہاں میں تجھے دوں گا اب زید کو حق نہیں پہنچتا کہ پھر عمر سے تقاضا کرے اگرچہ بکر سے روپیہ وصول[1] نہ ہوا انتہٰی اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علماء نے کہا ہے جب ہلاک ہو جاوے اس کا مال محال علیہ کے مفلس ہو جانے کے سبب سے تو اسکو حق پہنچتا ہے کہ پہلے قرضدار سے تقاضا کرے حضرت عثمان وغیرہ کے قول کی دلیل سے کہ انہوں نے فرمایا ہے مال مسلمان کا ہلاکت یعنی ضائع ہونے کے لائق نہیں اور اسحٰق نے کہا اس قول کا جو حضرت عثمان وغیرہ سے منقول ہے مطلب یہ ہے کہ مسلمان کا مال ضائع نہیں ہوتا یعنی جب حوالہ کر دے کوئی شخص کسی کو اور وہ ظاہر میں غنی معلوم ہو یعنی محال علیہ اور پھر بعد دریافت ہو کہ وہ مفلس ہے تو اس قرضخواہ کو پہنچتا ہے کہ اپنے پہلے قرض والے سے تقاضا کر کے اپنا روپیہ اس سے بھر لے اور حوالہ کو مفلس شخص کے قبول نہ کرے اس لیے کہ مسلمان کا مال ضائع نہیں ہوتا مترجم کہتا ہے دیر لگانا غنی کا یعنی جس کو مقدور ہو ایک چیز کی قیمت دینے کا اور پھر وہ نہ دے اور یا قرضدار کو مقدور رہے قرض ادا کرنے کا اور وہ تاخیر کرتا ہے یہ ظلم ہے اور لکھا ہے علماء نے کہ یہ فسق ہے رد کی جاتی ہے اس کے سبب سے گواہی اس کی اگرچہ ایک بار ہو اور بعضوں نے کہا اگر مکرر کرے اور عادت کرے اس کی اور جب کوئی کسی غنی پر حوالہ کرے یعنی ایک شخص پر قرض ہے کسی کا اور وہ مقدور نہیں رکھتا ادا کرنے کا اور وہ کسی غنی کو کہے تو میری طرف سے ادا کر پس چاہیے قرض خواہ کو کہ اس بات کو جھٹ قبول کرے تاکہ اس کا مال ضائع نہ ہو کذا فی شرح مشکوٰۃ لمولانا قطب الدین۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ

باب بیع منابذہ اور ملامسہ کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیع منابذہ اور بیع ملامسہ سے۔

ف اس باب میں ابی سعید اور ابن عمر سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے اور بیع منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے یہ کہے کہ جب میں تیری طرف کوئی چیز پھینکوں تو بیع لازم ہو گئی میرے اور تیرے بیچ میں اور بیع ملامسہ یہ تھی کہ کوئی کہے کہ جب میں کوئی چیز چھوؤں تو بیع واجب ہو گئی اور اگرچہ مبیع کو اس نے دیکھا بھی نہ ہو مثلاً مبیع تھیلے وغیرہ میں ہو اور یہ بیعیں جاہلیت کے زمانہ کی تھیں تو حضرت نے اس سے منع کر دیا مترجم کہتا ہے منابذہ نبذ سے ہے نبذ پھینکنے کو کہتے ہیں ایام جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ جب ایک نے ایک چیز کسی کے پاس پھینکدی اور اس نے بھی اپنی چیز اس کے پاس پھینکدی تو یہ بیع ہو گئی اس میں کچھ ایجاب و قبول نہ ہوتا تھا کہ بائع کہے میں نے بیچا مشتری کہے میں نے خریدا ایک بچوں کا کھیل تھا حضرت نے اس سے منع فرمایا اور ملامسہ لمس سے ہے لمس چھونے کو کہتے ہیں یہ بھی ایام جاہلیت میں تھا کہ جہاں ایک نے دوسرے کی چیز چھو دی رات ہو یا دن پھر نہ اس کو دیکھنا نہ بھالنا نہ کھولنا موندنا آنکھ بند کر کے اس کو لے لینا پڑتا تھا یہ بھی ایک لڑکوں کا آنکھ مچولا ٹھہرا اس کو بھی منع فرمایا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّلَفِ فِي الطَّعَامِ وَالتَّمْرِ۔

باب غلہ وغیرہ خریدنے کو پیشگی روپیہ دینے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

روایت ہے ابن عباس سے کہا جب تشریف لائے رسول

---

[1] اس صورت میں جو مذکور ہوئی زید کو محیل کہیں گے یعنی حوالہ کرنے والا اور عمر محال لہٗ اور بکر کو محال علیہ ۱۲

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَۃَ وَھُمْ یُسْلِفُوْنَ فِی الثَّمَرِ فَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ فَلْیُسْلِفْ فِیْ کَیْلٍ مَّعْلُوْمٍ وَّوَزْنٍ مَّعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَّعْلُوْمٍ۔

اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مدینے میں لوگ وہاں کے پیشگی روپیہ دیتے تھے پھلوں کے خریدنے کو سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو پیشگی روپیہ لیوے کسی پھل کے لیے تو چاہیے کہ ان پھلوں کا وزن اور کیل مقرر کرے اور مدت مقرر کرے کہ اتنے سیر گیہوں مثلاً یا اتنے کیل چار یا پانچ مہینے میں لوں گا۔

ف اس باب میں ابن ابی اوفیٰ اور عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ جائز کہتے ہیں پیشگی روپیہ دینے کو غلہ یا کپڑا وغیرہ لینے کو ان چیزوں میں جس کی حد اور صفت معلوم کر سکیں اور اختلاف ہے پیشگی دینے میں جانور خریدنے کو سو بعضوں نے جائز کہا ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا۔ اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہا پیشگی حیوان کے لیے درست نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ اَرْضِ الْمُشْتَرَکِ یُرِیْدُ بَعْضُھُمْ بَیْعَ نَصِیْبِہٖ۔

باب زمین مشترک کے بیان میں جس میں کا کوئی شریک اپنا حصہ بیچنا چاہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَانَ لَہٗ شَرِیْکٌ فِیْ حَائِطٍ فَلَا یَبِیْعُ نَصِیْبَہٗ مِنْ ذٰلِکَ حَتّٰی یَعْرِضَہٗ عَلٰی شَرِیْکِہٖ۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شریک ہو کسی احاطہ میں یا باغ میں سو نہ بیچے اپنا حصہ اس میں سے جب تک اس شریک کو بتا نہ دے یعنی شاید وہ ہی خرید لے تو غیر کے ہاتھ کیوں بیچے۔

ف اس حدیث کی اسناد متصل نہیں سنا میں نے محمد بخاری سے کہ کہتے تھے سلیمان یشکری نے وفات پائی جابر بن عبداللہ کی حیات میں اور ان سے کچھ سنا نہیں قتادہ نے اور نہ ابو البشر نے کہا محمد نے ہم نہیں جانتے کہ کسی کو سماع ہو ان میں سے سلیمان یشکری سے ماسوا عمرو بن دینار کے کہ اس نے شاید سنا ہو ان سے جابر بن عبداللہ کی زندگی میں اور کہا محمد نے قتادہ روایت کرتے ہیں سلیمان یشکری کی کتاب سے اور سلیمان کی ایک کتاب تھی کہ اس میں وہ حدیثیں لکھی تھیں جو مروی تھیں جابر بن عبداللہ سے سو کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے کہا سلیمان تیمی نے لے گئے صحیفہ جابر بن عبداللہ کا حسن بصری کے پاس سو لے لیا انہوں نے اس کو یا کہا پس رد نہ کیا اس کو سو لے گئے لوگ اس کو قتادہ کے پاس سو روایت کی اس سے پھر لائے وہ صحیفہ میرے پاس سو میں نے نہیں روایت کی اس سے روایت کی ہم سے ابوبکر عطار نے کہا روایت کی علی بن مدینی نے

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْمُخَابَرَۃِ وَالْمُعَاوَمَۃِ۔

باب بیع مخابرہ اور معاومہ کے بیان میں۔

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنِ الْمُحَاقَلَۃِ وَالْمُزَابَنَۃِ وَالْمُخَابَرَۃِ وَالْمُعَاوَمَۃِ وَرَخَّصَ فِی الْعَرَایَا۔

روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ اور معاومہ کی بیع سے اور رخصت دی عرایا میں ایسی بیع کی۔

ف یہ حدیث حسن صحیح ہے مترجم کہتا ہے کہ محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ کا ذکر اوپر بہ تفصیل ہو چکا ہے اور معاومہ عام سے ہے عام سال کو کہتے ہیں اور بیع معاومہ یہ ہے کہ ایک سال یا دو سال کا میوہ ایک درخت کا بیچنا قبل پیدا ہونے کے اور اس میں دھوکا ہے کہ شاید میوہ پیدا ہو یا نہ ہو یا زیادہ ہو کہ بائع کو اس قیمت پر جو ٹھہری ہو دینا ناگوار رہے یا کم ہو کہ مشتری کو دشوار ہو اس لیے اس کو

منع فرمایا گویا یہ بھی بیع غرر میں داخل ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ غَلَا السِّعْرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سَعِّرْ لَنَا فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّزَّاقُ وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْا اَنْ اَلْقٰى رَبِّيْ وَلَيْسَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ يَطْلُبُنِيْ بِمَظْلِمَةٍ فِيْ دَمٍ وَّلَا مَالٍ۔

روایت ہے حضرت انس رضؓ سے کہا انہوں نے کہ مہنگا ہوا ایک دفعہ بھاؤ غلہ وغیرہ کا زمانے میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ بھاؤ مقرر کر دیجیے ہمارے واسطے فرمایا آپؐ نے بھاؤ مقرر کرنے والا وہی اللہ ہے کہ جو روکنے والا ہے یعنی رزق کا مراد اس سے مہنگا ہونا ہے اور وہی کشادہ کرنے والا ہے رزق کا اور رزق دینے والا ہے یعنی اس کے حکم سے کمی بیشی رزق کی اور تنگی کشادگی ہوتی ہے تو بھاؤ مقرر کرنے والا وہی ہے پھر فرمایا حضرت نے میں چاہتا ہوں ملوں اپنے رب سے ایسے حال میں کہ نہ ہووے مجھ پر مطالبہ اور مظلمہ کسی کا کہ وہ طلب کرتا ہو مجھ سے مظلمہ خون کا اور نہ مال کا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْغِشِّ فِي الْبُيُوْعِ۔

باب بیع میں دغا بازی کرنے کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰى صُبْرَةٍ مِّنْ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ يَدَهٗ فِيْهَا فَنَالَتْ اَصَابِعُهٗ بَلَلًا فَقَالَ يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ مَا هٰذَا قَالَ اَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَفَلَا جَعَلْتَهٗ فَوْقَ الطَّعَامِ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ قَالَ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنَّا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ علیہ وسلم گزرے ایک غلے کے ڈھیر پر اور اس میں آپؐ نے ہاتھ ڈالا سو پہنچی آپ کی انگلیوں میں تری سو پوچھا آپؐ نے اسے غلہ بیچنے والے یہ تری کیا ہے اس نے کہا مینہ پڑا ہے اس پر یا رسول اللہ سو فرمایا آپؐ نے اس کو تو نے اوپر کیوں نہ کر دیا یعنی بھیگا ہوا غلہ سب کے اوپر رکھ دیا ہوتا کہ دیکھتے اس کو سب لوگ پھر فرمایا آپؐ نے جو خیانت اور دغا بازی کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

ف اس باب میں ابن عمر اور ابی الحمراء اور ابن عباس اور بریدہ اور ابو بردہ بن نیار اور حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام ہے دغا کرنا یعنی بیچتے وقت بیع کا عیب چھپانا حرام ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِقْرَاضِ الْبَعِيْرِ اَوِ الشَّيْءِ مِنَ الْحَيَوَانِ۔

باب اونٹ یا اور کوئی جانور قرض لینے کے بیان میں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَقْرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنًّا فَاَعْطٰى سِنًّا خَيْرًا مِّنْ سِنِّهٖ وَقَالَ خِيَارُكُمْ اَحَاسِنُكُمْ قَضَاءً۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا قرض لیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جوان اونٹ سو ادا کیا ایک اونٹ بہتر اس اونٹ سے اور فرمایا تم سے جو بہتر ہیں وہ قرض خوب اچھی طرح ادا کرتے ہیں۔

ف اس باب میں ابو رافع سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے اور روایت کی شعبہ اور سفیان نے سلمہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ کچھ مضائقہ نہیں دیکھتے ہیں اونٹ کے قرض لینے میں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور مکروہ رکھا ہے اسے بعض لوگوں نے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا تَقَاضٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ ایک مرد نے تقاضا کیا رسول اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَغْلَظَ لَهٗ فَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا وَقَالَ اشْتَرُوْا لَهٗ بَعِيْرًا فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ فَطَلَبُوْهُ فَلَمْ يَجِدُوْا اِلَّا سِنًّا اَفْضَلَ مِنْ سِنِّهٖ فَقَالَ اشْتَرُوْهُ فَاَعْطُوْهُ اِيَّاهُ فَاِنَّ خَيْرَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سختی کی آپ کے اوپر سو قصد کیا اس کا اصحاب نے یعنی اس کے دفع کر دینے کا تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو اس کو جس کا حق کسی پر ہوتا ہے تو وہ ایسی ہی باتیں کرتا ہے اور فرمایا آپ نے خرید دو اس کو ایک اونٹ اور دے دو اس کو وہ سو ڈھونڈا اور نہ پایا مگر اس کے اونٹ سے بہتر اونٹ سو فرمایا آپ نے خرید دو اس کو وہی اونٹ اور دیدو اس کو اس لیے کہ تم میں جو لوگ نیک ہیں وہ قرض ادا کرنے میں اچھی چیز دیتے ہیں۔

ف روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے اسی حدیث کی مانند یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَسْلَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَجَاءَتْهُ اِبِلٌ مِّنَ الصَّدَقَةِ قَالَ اَبُوْ رَافِعٍ فَاَمَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْضِىَ الرَّجُلَ بَكْرَهٗ فَقُلْتُ لَا اَجِدُ فِى الْاِبِلِ اِلَّا جَمَلًا خِيَارًا رَبَاعِيًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطِهٖ اِيَّاهُ فَاِنَّ خِيَارَ النَّاسِ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً۔

روایت ہے ابو رافع سے جو مولے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا قرض لیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک جوان اونٹ پھر آئے آپ کے پاس زکوٰۃ کے اونٹ کہا ابو رافع نے سو حکم کیا مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ادا کروں میں اس آدمی کے اونٹ کو سو عرض کیا میں نے کہ نہیں پاتا میں مگر جوان اونٹ اس سے عمدہ چار دانت والا سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دیدو اس کو وہی اونٹ۔ اس لیے کہ جو نیک لوگ ہیں تم میں کے وہ قرض ادا کرنے میں اچھی چیز دیتے ہیں۔

ف یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ سَمْحَ الْبَيْعِ سَمْحَ الشِّرَاءِ سَمْحَ الْقَضَاءِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے نرمی اور خوبی سے بیچنے کو اور نرمی سے خرید کرنے کو اور نرمی سے قرض ادا کرنے کو۔

ف اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث یونس سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَفَرَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانَ سَهْلًا اِذَا بَاعَ سَهْلًا اِذَا اشْتَرٰى سَهْلًا اِذَا اقْتَضٰى۔

روایت ہے جابرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ نے بخش دیا ایک مرد کو تم سے پہلے تھا اس لیے کہ وہ آسانی اور نرمی کرتا تھا جب بیچتا تھا اور آسانی اور نرمی کرتا تھا جب خرید تا تھا اور آسانی اور نرمی کرتا تھا جب تقاضا کرتا تھا۔

ف یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے حسن ہے اس سند سے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ فِي الْمَسْجِدِ۔

باب اس بیان میں کہ مسجد میں خرید و فروخت کرنا منع ہے۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَّبِيْعُ اَوْ يَبْتَاعُ فِي الْمَسْجِدِ فَقُوْلُوْا لَا اَرْبَحَ اللّٰهُ تِجَارَتَكَ وَاِذَا رَاَيْتُمْ مَنْ يَّنْشُدُ فِيْهِ ضَالَّةً فَقُوْلُوْا لَا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دیکھو تم کسی کو بیچتا ہے یا خریدتا ہے مسجد میں تو کہو اس کو کہ نہ نفع دیوے اللہ تعالیٰ تیری تجارت میں اور جب دیکھو تم کسی کو کہ ڈھونڈتا ہے مسجد میں کوئی چیز اور پکارتا ہے تو کہو نہ پھیرے اللہ تعالیٰ تیری طرف تیری چیز کو۔

ف حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن غریب ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ حرام کہتے ہیں خرید و فروخت کو مسجد میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور رخصت دی ہے خرید و فروخت کی مسجد کے اندر بعض اہل علم نے اور ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْاَحْكَامِ

یہ باب ہیں حکومت اور قضا وغیرہ کے بیان میں

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جو ثابت ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ مَا جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَاضِيْ

باب ان حدیثوں کے بیان میں جو قاضی کے باب میں آئی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ اَنَّ عُثْمَانَ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ اذْهَبْ فَاقْضِ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ اَوَ تُعَافِيْنِيْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ فَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ كَانَ اَبُوْكَ يَقْضِيْ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضٰى بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِيِّ اَنْ يَّنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا فَمَا اَرْجُوْ بَعْدَ ذٰلِكَ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ۔

روایت ہے عبد اللہ بن موہب سے کہ عثمانؓ نے کہا عبد اللہ بن عمر سے جاؤ اور فیصلہ کرو آدمیوں کے بیچ میں یعنی قاضی ہو کر عبد اللہ نے کہا کیا مجھ پر رحم کرتے ہو اور معاف رکھتے ہو مجھے اے امیر المؤمنین یعنی معاف رکھو قاضی بننے سے کہا عثمان نے تم اس کو کیوں برا جانتے ہو۔ تمہارے باپ[1] تو قضا کرتے تھے کہا عبد اللہ نے میں نے سنا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو قاضی ہوا اور فیصلے کیے اس نے عدل کے ساتھ یعنی موافق حکم خدا اور رسولؐ کے تو گمان ہے اس کا کہ شاید وہ برابر سرابر چھوٹے[2] سو کیا امید رکھوں میں بھلائی کی اس کے بعد اور اس حدیث میں ایک قصہ بھی ہے۔

ف مترجم کہتا ہے پوری روایت رزین کی نافع سے یہ ہے کہ ابن عمر نے کہا عثمان رضی اللہ عنہ سے اے امیر المؤمنین میں حکم نہ

---

[1] حضرت عمر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مبارک میں مدینے میں عہدہ قضا پر مامور تھے۔

[2] یعنی ثواب تو کجا اگر عذاب سے بچا تو غنیمت ہے۔

کروں گا دو شخصوں کے بیچ میں بھی یعنی چہ جائے زیادہ میں حضرت عثمان نے فرمایا تحقیق تمہارے باپ یعنی عمر خطاب تو قضا کرتے تھے ابن عمرؓ نے کہا تحقیق میرے باپ کو اگر مشکل ہوتی تھی کسی چیز میں تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیتے تھے اور اگر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مشکل ہوتی تھی کسی چیز میں تو حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھ لیتے تھے اور میں کسی کو نہیں پاتا کہ اس سے پوچھوں اور سنا ہے میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو پناہ مانگے اللہ کے ساتھ تو بے شک اس نے بڑی ذات کے ساتھ پناہ مانگی اور سنا میں نے حضرت سے فرماتے تھے جو پناہ مانگے اللہ کے ساتھ اس کو پناہ دو۔ اور تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے ساتھ اس سے کہ مجھے معاف کرو پس معاف کیا حضرت عثمان نے ان کو اور کہا کسی کو اس بات کی خبر نہ دینا یعنی قضا قبول نہ کرنے کی تاکہ اور لوگ بھی شاید قبول نہ کریں۔ اور یہ کارخانہ معطل رہے۔ ف اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمرؓ کی غریب ہے اور میرے نزدیک اس کی اسناد متصل نہیں اور عبد الملک جن سے معتمر روایت کرتے ہیں وہ بیٹے جمیلہ کے ہیں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ الْقَضَآءَ وُكِلَ اِلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ جُبِرَ عَلَيْهِ يَنْزِلُ عَلَيْهِ مَلَكٌ يُسَدِّدُهٗ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے طلب کی قضا سونپ دیا جاتا ہے وہ اس کے نفس کی طرف یعنی خدائے تعالیٰ کی طرف سے مدد نہیں ہوتی اور جو جبراً قاضی بنایا جاتا ہے اترتا ہے اس پر ایک فرشتہ کہ اچھی باتیں سکھاتا ہے اور راہ راست بتاتا ہے اس کو۔

عَنْ خَيْثَمَةَ وَهُوَ الْبَصْرِيُّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَغَى الْقَضَآءَ وَسَاَلَ فِيْهِ شُفَعَآءَ وُكِلَ اِلٰى نَفْسِهٖ وَمَنْ اُكْرِهَ عَلَيْهِ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهٗ۔

روایت ہے خیثمہ سے اور وہ بصرہ کے رہنے والے ہیں وہ روایت کرتے ہیں انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ڈھونڈے عہدہ قضا کا اور اٹھاتا پھرے اس میں سفارشیں وہ چھوڑ دیا جاتا ہے اس کے نفس پر یعنی مدد غیبی نہیں ہوتی اور جو جبراً قاضی کیا جاوے اتارتا ہے اللہ اس پر ایک فرشتہ کہ وہ اسے انصاف کے امور سکھاتا ہے اور راہ حق بتاتا ہے۔

ف یہ حدیث حسن غریب ہے اور زیادہ صحیح ہے اسرائیل کی حدیث سے جو مروی ہے عبد الاعلیٰ سے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَلِيَ الْقَضَآءَ اَوْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عہدہ دار ہوا قضا کا یا مقرر کیا گیا قاضی لوگوں کا یعنی راوی کو شک ہے یہ فرمایا یا وہ پس ذبح کیا گیا بغیر چھری کے یعنی مظالم عباد میں داخل ہوا۔

ف یہ حدیث حسن غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے اور سند سے بھی سوا اس سند کے ابی ہریرہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقَاضِيْ يُصِيْبُ وَيُخْطِئُ

باب قاضی کے صواب و خطا کے بیان میں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَاَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا حَكَمَ فَاَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ وَاحِدٌ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب حاکم حکم کرتا ہے اور کوشش کرتا ہے اصابت حق میں اور ٹھیک پڑتا ہے حکم اس کی رائے کا تو اس کو دو ثواب ہیں یعنی ایک

حقدار کے حق پہنچانے کا دوسرے اجتہاد کا اور جب حکم کرتا ہے اور چوک جاتا ہے تو اس کو ایک ثواب ہے یعنی فقط اجتہاد کا۔

ف مجتہد اپنے اجتہاد میں بہر صورت ثواب پاتے ہیں مگر متاخرین کو ان کے اجتہاد پر بھولنا نہ چاہیے بلکہ خود طلب حق میں کوشش کرنی چاہیے تاکہ ان کو بھی ثواب حاصل ہو مگر مجتہدین اولین کے حق میں نیک عقیدہ رکھنا لازم ہے اور زبان طعن کی ان سے باز رکھنی چاہیے مترجم۔ اجتہاد جہد سے مشتق ہے جہد کے معنی لغت میں کوشش کے ہیں اور اصطلاح شرع میں کوشش کا خرچ کرنا ہے قیاس کے ساتھ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں اور یہ حال قاضی کا یہاں مذکور ہوا وہی حال ہے تمام مجتہدین شریعت کا مسائل اجتہادیہ میں کہ اگر قیاس صائب ہوا تو ان کو دوگنا ثواب ہے اور نہیں تو ایک ثواب مگر جن مسائل میں ان سے خطا ہوئی اور ان کے اتباع اس پر مطلع ہوئے ان کو ضرور ہے کہ اس میں تقلید ان کی نہ کریں بلکہ خود لبعی دل جو امر موافق کتاب و سنت ہو اس کو قبول فرماویں مگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی پر ضروری ہے کہ ان مقتدیان دین و پیشوایان شرع متین سے عقیدہ نیک رکھیں اور کسی طرح ان کی خطا کو مورد طعن نہ ٹھہرائیں واللہ اعلم وعلمہ احکم ف اس باب میں عمرو بن عاص اور عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے غریب ہے اس وجہ سے نہیں جانتے ہم اس کو سفیان ثوری کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہوں یحییٰ بن سعید سے مگر عبدالرزاق کی سند سے کہ وہ معمر سے روایت کرتے ہیں وہ سفیان ثوری سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقَاضِي كَيْفَ يَقْضِي

باب کیفیت قضا میں۔

عَنْ مُعَاذٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ كَيْفَ تَقْضِيْ فَقَالَ اَقْضِيْ بِمَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَجْتَهِدُ رَاْيِيْ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔

روایت ہے معاذ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ کو یمن کی طرف یعنی قاضی بنا کر سو فرمایا کیونکہ فیصلہ کرے گا تو عرض کیا انہوں نے فیصلہ کروں گا میں اللہ کی کتاب کے موافق فرمایا اگر نہ ہو اللہ کی کتاب میں کہا رسول اللہ ﷺ کی سنت کے موافق فرمایا اگر نہ ہو سنت رسول اللہ میں تو کہا اجتہاد کروں گا میں اپنی رائے سے فرمایا سب تعریف ہے اللہ کو کہ توفیق خیر دی اس نے رسول اللہ کے رسول کو۔

ف روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر اور عبدالرحمن بن مہدی سے دونوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی عون سے انہوں نے حارث سے اس نے کئی مردوں سے اہل حمص کے انہوں نے معاذ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی روایت کی مانند ف اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور اس حدیث کی اسناد میرے نزدیک متصل نہیں اور ابو عون ثقفی کا نام محمد بن عبید اللہ ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْاِمَامِ الْعَادِلِ۔

باب امام عادل کے بیان میں۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا اِمَامٌ عَادِلٌ وَاَبْغَضَ

روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سب لوگوں میں زیادہ پیارا اللہ کے نزدیک قیامت کے دن اور بہت نزدیک بیٹھنے والا اللہ کے پاس حاکم عادل ہے

النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ وَ اَبْعَدَهُمْ مِنْهُ مَجْلِسًا اِمَامٌ جَائِرٌ ۔

اور سب لوگوں سے زیادہ دشمن اللہ تعالیٰ کا اور اس سے دور بیٹھنے والا حاکم ظالم ہے۔

ف اس باب میں ابن ابی اوفیٰ سے بھی روایت ہے حدیث ابی سعید کی حسن غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ مَعَ الْقَاضِیْ مَالَمْ يَجُرْ فَاِذَا جَارَ تَخَلّٰی عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّيْطٰنُ ۔

روایت ہے ابن ابی اوفیٰ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی تائید اور مدد قاضی کے ساتھ ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے گر جب اس نے ظلم کیا اللہ کی مدد الگ ہو گئی اس سے اور ساتھ ہو گیا اس کے شیطان۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر عمران بن قطان کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقَاضِیْ لَا يَقْضِیْ بَيْنَ الْخَصْمَيْنِ حَتّٰی يَسْمَعَ كَلَامَهُمَا

باب کیفیت انفصال مقدمات میں

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَقَاضٰی اِلَيْكَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْاَوَّلِ حَتّٰی تَسْمَعَ كَلَامَ الْاٰخَرِ فَسَوْفَ تَدْرِیْ كَيْفَ تَقْضِیْ قَالَ عَلِیٌّ فَمَا زِلْتُ قَاضِيًا بَعْدُ ۔

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نالش کریں تمہارے پاس دو شخص تو حکم نہ کر پہلے والے کے لیے کچھ جب تک سن نہ لے اظہار دوسرے کا تو آپ ہی معلوم کرے گا کہ کیا حکم کرنا چاہیے کہا علیؓ نے پھر اس کے بعد میں ہمیشہ فیصلے کرتا رہا لوگوں میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اِمَامِ الرَّعِيَّةِ ۔

باب امام رعیت کے بیان میں۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ اِمَامٍ يُغْلِقُ بَابَهٗ دُوْنَ ذَوِی الْحَاجَةِ وَالْخَلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ اِلَّا اَغْلَقَ اللّٰهُ اَبْوَابَ السَّمَآءِ دُوْنَ خَلَّتِهٖ وَحَاجَتِهٖ وَمَسْكَنَتِهٖ فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلٰی حَوَائِجِ النَّاسِ ۔

روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہ کہا انہوں نے حضرت معاویہ سے کہ میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو بادشاہ اپنا دروازہ بند کرے حاجتمند اور محتاجوں اور مسکینوں پر یعنی ان کو نہ آنے دے کہ وہ اپنی حاجات عرض کریں بند کرے گا اللہ تعالیٰ دروازے آسمان کے اس کی ضرورت اور حاجت اور مسکنت سے یعنی قیامت میں یا دنیا میں سو مقرر کیا اسی وقت ایک آدمی حضرت معاویہ نے یہ حدیث سن کر کہ وہ خبر دیتا رہے لوگوں کی حاجتوں کی یا روا کرتا رہے حاجات ان کی۔

ف اس باب میں ابن عمر سے روایت ہے حدیث عمرو بن مرہ کی غریب ہے اور مروی ہے یہ حدیث اور سند سے اور عمر بن مرہ جہنی کی کنیت ابو مریم ہے روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن حمزہ نے انہوں نے یزید ابن ابی مریم سے انہوں نے قاسم بن مخیمرہ سے انہوں نے ابی مریم سے جو صحابی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی حدیث کی مانند معنوں میں۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا يَقْضِي الْقَاضِي وَهُوَ غَضْبَانُ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ اَبِي اِلَى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ اَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضٍ اَنْ لَا تَحْكُمَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَاَنْتَ غَضْبَانُ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحْكُمُ الْحَاكِمُ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ۔

باب اس بیان میں کہ قاضی غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے

روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے کہا لکھا میرے باپ نے عبیداللہ بن ابی بکرہ کو اور وہ قاضی تھے فیصلہ نہ کرنا تم دو آدمیوں کے بیچ میں جب کہ تم غصے میں ہو اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ ہرگز فیصلہ نہ کرے اور نہ حکم دیوے حاکم دو شخصوں کے بیچ میں یعنی مدعی اور مدعا علیہ میں جب وہ غصے میں ہو

ف یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ابوبکرہ کا نام نفیع ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي هَدَايَا الْاُمَرَاءِ

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الْيَمَنِ فَلَمَّا سِرْتُ اَرْسَلَ فِي اَثَرِي فَرُدِدْتُ فَقَالَ اَتَدْرِي لِمَ بَعَثْتُ اِلَيْكَ لَا تُصِيبَنَّ شَيْئًا بِغَيْرِ اِذْنِي فَاِنَّهُ غُلُولٌ وَمَنْ يَغْلُلْ يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِهٰذَا دَعَوْتُكَ وَامْضِ لِعَمَلِكَ۔

باب حاکموں کے تحفوں کے بیان میں۔

روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا بھیجا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف قاضی اور تحصیلدار بنا کر پھر جب چلا میں تو بھیجا کسی کو میرے پیچھے کہ میں پھیر کر حضرت کی خدمت میں لایا گیا پھر فرمایا آپ نے تجھے معلوم ہے کہ کیوں بھیجا میں نے تیرے بلانے کو پھر فرمایا نہ لینا تم کوئی چیز یعنی تحفہ و ہدایا سے رعایا و برایا کے بغیر میرے حکم کے اس لیے کہ وہ خیانت ہے اور جو خیانت کرے گا آوے گا خیانت کی چیز لے کر قیامت کے دن اسی لیے بلایا تھا میں نے تم کو اب جاؤ اپنے کام کو۔

ف اس باب میں عدی بن عمیرہ اور بریدہ اور مستورد بن شداد اور ابی حمید اور ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث معاذ کی حسن غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے ابواسامہ کی روایت سے کہ وہ داؤد اودی سے روایت کرتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي فِي الْحُكْمِ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ فِي الْحُكْمِ۔

باب رشوت دینے والے اور لینے والے کی مذمت میں

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا لعنت کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور لینے والے کو مقدمات میں۔

ف اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور عائشہ بن ابی جدیدہ اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی سلمہ سے اور وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر وہ روایت صحیح نہیں ہے اور سنا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہتے تھے حدیث ابی سلمہ کی جو مروی ہے بواسطہ عبداللہ بن عمرو کے کہا عبداللہ نے لعنت کی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور لینے والے کو۔ ف یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَبُولِ الْهَدِيَّةِ وَاِجَابَةِ الدَّعْوَةِ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ

باب دعوت اور ہدیہ قبول کرنے کے بیان میں۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہدیہ دیا جاوے مجھے ایک کھر بکری کا تو بیشک

وَلَوْ دُعِيتُ عَلَيْهِ لَأَجَبْتُ۔

قبول کروں میں اور اگر دعوت دی جائے مجھے اس پر تو حاضر ہوں میں۔

ف اس باب میں علیؓ اور عائشہؓ اور مغیرہ بن شعبہ اور سلیمان اور معاویہ بن حیدہ اور عبدالرحمٰن بن علقمہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيدِ عَلَى مَنْ يُقْضَى لَهُ بِشَيْءٍ لَيْسَ لَهُ أَنْ يَأْخُذَهُ۔

باب عدم جواز میں اخذ مال غیر کے اگرچہ بحکم حاکم ہو۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَإِنْ قَضَيْتُ لِأَحَدٍ مِنْكُمْ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا۔

روایت ہے ام سلمہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میرے پاس اپنے مقدمے لاتے ہو یعنی انفصال کے لیے اور میں ایک آدمی ہوں یعنی علم غیب نہیں رکھتا اور شاید کہ بعض تم میں سے تیز زبان ہو اپنا دعویٰ بیان کرنے میں دوسرے سے سو اگر میں دلوا دوں تم میں سے اس کے بھائی کا کچھ حق تو گویا میں دیتا ہوں اس کو ایک ٹکڑا دوزخ کی آگ کا سو نہ لیوے اس میں سے کچھ۔

ف اس باب میں ابی ہریرہؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے حدیث ام سلمہ کی حسن صحیح ہے۔ مترجم قولہ سو اگر میں دلوا دوں الخ یعنی بسبب تیز لسانی اور خوش بیانی کسی کے مجھے معلوم ہو کہ حق اسی کا ہے اور حقیقت میں اس کا حق نہ ہو تو اس کو چاہیے کہ نہ لیوے اور اس حدیث میں تصریح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علم غیب نہیں جانتے تھے اور قضائے قاضی ظاہراً و باطناً نافذ نہیں ہوتی۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِي وَالْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ۔

باب اس بیان میں کہ مدعی پر گواہ ضرور ہیں اور مدعا علیہ پر قسم۔

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ هَذَا غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ لِي فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ أَرْضِي وَفِي يَدِي لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ أَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ لَا قَالَ فَلَكَ يَمِينُهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَا يُبَالِي عَلَى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذَلِكَ قَالَ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ لِيَحْلِفَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَدْبَرَ لَئِنْ حَلَفَ

روایت ہے علقمہ بن وائل سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ آیا ایک مرد حضر موت سے اور ایک مرد کندہ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سو کہا حضرمی نے یا رسول اللہؐ اس نے چھین لی ہے میری زمین سو کہا کندی نے وہ زمین میری ہے اور میرے قبضہ میں ہے اس کا کچھ حصہ اس میں نہیں سو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرمی سے کیا تیرے پاس گواہ ہیں اس نے کہا نہیں فرمایا آپؐ نے پھر تجھ کو اس سے قسم لینا پہنچتا ہے یعنی مدعی علیہ سے اس نے کہا یا رسول اللہ وہ مرد فاجر ہے پرواہ نہیں رکھتا کسی چیز کی قسم کھانے میں اور پرہیزگار نہیں فرمایا تجھ کو کچھ نہیں پہنچتا اس سے سوا قسم کے کہا راوی نے پھر چلا وہ شخص کہ قسم کھاوے اس کے لیے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پیٹھ موڑی اس نے اگر قسم کھائی اس نے اس کے مال پر

عَلٰی مَالِہٖ لِیَأْکُلَہٗ ظُلْمًا لَیَلْقَیَنَّ اللّٰہَ وَھُوَ عَنْہُ مُعْرِضٌ۔ کھالیوے اس کو ظلم سے تو ملے گا وہ اللہ تعالیٰ سے یعنی قیامت کے دن اور وہ اس سے منہ پھیرنے والا ہوگا۔

ف اس باب میں عمر اور ابن عباس اور عبداللہ بن عمر اور اشعث بن قیس سے بھی روایت ہے حدیث وائل بن حجر کی حسن صحیح ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ خُطْبَتِہٖ اَلْبَیِّنَۃُ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنُ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْہِ۔ بسند مذکور مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے خطبہ میں کہ گواہ لانا مدعی کو ضرور ہے اور قسم کھانا مدعیٰ علیہ کو۔

ف اس حدیث کی اسناد میں گفتگو ہے اور محمد بن عبیداللہ عرزمی ضعیف ہیں حدیث میں بسبب ضعف حافظہ کے ضعیف کہا ان کو ابن مبارک وغیرہ نے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی اَنَّ الْیَمِیْنَ عَلَی الْمُدَّعٰی عَلَیْہِ۔ روایت ہے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے صحابہ وغیرہم سے گواہ مدعی کو لانا ضرور ہے اور نہیں تو قسم ہے مدعیٰ علیہ پر۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْیَمِیْنِ مَعَ الشَّاھِدِ
باب مدعی کی قسم میں جب اس کے پاس ایک گواہ ہو۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْیَمِیْنِ مَعَ الشَّاھِدِ الْوَاحِدِ قَالَ رَبِیْعَۃُ وَاَخْبَرَنِی ابْنٌ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ قَالَ وَجَدْنَا فِیْ کِتَابِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِالْیَمِیْنِ مَعَ الشَّاھِدِ۔ روایت ہے ابی ہریرۃؓ سے کہا فیصلہ کر دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ثابت کر دیا دعوےٰ مدعی کا اس کی قسم سے ایک گواہ کے ساتھ اور خبر دی مجھ کو سعد کے ایک بیٹے نے کہ ہم نے سعد کی کتاب میں پایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم پر۔

ف اس باب میں علی اور جابر اور ابن عباس اور سرق سے روایت ہے حدیث ابی ہریرۃؓ کی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم پر حسن غریب ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِالْیَمِیْنِ مَعَ الشَّاھِدِ۔ روایت ہے جابر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم کے ساتھ۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِالْیَمِیْنِ مَعَ الشَّاھِدِ الْوَاحِدِ وَقَضٰی بِھَا عَلِیٌّ فِیْکُمْ۔ روایت ہے جعفر بن محمد سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کر دیا قسم کے ساتھ ایک گواہ سمیت کہا راوی نے اور فیصلہ کیا اس کے ساتھ علی نے بھی تمہارے درمیان۔

ف یہ حدیث صحیح تر ہے اور ایسی ہی روایت کی سفیان ثوری نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور روایت کی عبدالعزیز بن ابی سلمہ اور یحییٰ بن سلیم نے یہی حدیث جعفر بن محمد سے انہوں

نے اپنے باپ سے انہوں نے علی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم کا اگر مدعی کے پاس ایک گواہ ہو تو ایک گواہ کے بدلے اس سے قسم لی جاوے یہ جائز ہے حقوق اور اموال میں اور قول ہے مالک بن انس کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا انہوں نے جائز نہیں ایک گواہ پہ اور مدعی کی قسم پر فیصلہ کر دینا مگر حقوق اور اموال میں اور بعض لوگوں نے علمائے کوفہ وغیرہم سے کہا یہ جائز نہیں کہ مدعی سے ایک گواہ کے بدلے قسم لے کر اس کا دعویٰ اثبات کیا جاوے مترجم طیبی نے کہا ہے کہ یہ اختلاف اموال میں ہے اگر اموال کے سوا دعویٰ کسی اور چیز میں ہو تو بالاتفاق فیصلہ یمین و گواہ واحد پر جائز نہیں اور صورت اس کی یہ ہے کہ زید نے عمر پر سو روپیہ کا دعویٰ کیا اور زید کا گواہ ایک ہی ہے تو حاکم اس سے کہے کہ تو نصاب شہادت پورا نہیں لایا پس ایک گواہ جو کم ہے اگر اس کے بدلے تو قسم کھاوے کہ میں نے سو روپیہ مدعی علیہ کو دیے ہیں، تو تیرا دعویٰ ثابت ہو جاوے پس اگر مدعی قسم کھالے تو روپیہ عمر سے دلا یا جائے اور امام اعظم کے نزدیک ایک گواہ کے بدلے قسم کھا لینا درست نہیں بلکہ ثبوت دعوے کے لیے دو گواہ ضرور ہیں وہ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ گواہ لاؤ دو اپنے مردوں سے سو اگر نہ ہوں دو مرد تو ایک مرد اور دو عورتیں اور فرمایا گواہ لاؤ دو مرد عادل اپنے میں سے اور خبر واحد سے نسخ کتاب اللہ جائز نہیں اور احتمال ہے کہ شائد اس حدیث کی مراد یہ ہو کہ فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم پر یعنی مدعی جب نصاب شہادت پوری نہ کر سکا تو ایک گواہ کالعدم وجود آپ نے برابر جان کر مدعی علیہ سے قسم لے کر فیصلہ کر دیا مگر ظاہر حدیث کی رو سے پہلا مذہب صحیح معلوم ہوتا ہے اور آئمہ ثلاثہ بھی اسی طرف ہیں۔ واللہ اعلم۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَبْدِ يَكُونُ بَيْنَ رَجُلَيْنِ يُعْتِقُ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ۔

باب غلام مشترک کے عتق کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا أَوْ قَالَ شِقْصًا أَوْ قَالَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ فَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ بِقِيمَةِ الْعَدْلِ فَهُوَ عَتِيقٌ وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ قَالَ أَيُّوبُ وَرُبَّمَا قَالَ نَافِعٌ فِي هَذَا الْحَدِيثِ يَعْنِي فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ۔

روایت کی ابن عمر نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس نے آزاد کیا اپنے حصے کو کسی غلام مشترک سے راوی کو شک ہے نصیباً فرمایا یا شقیصاً یا شرکاً اور معنی سب کے ایک ہیں اور اس آزاد کرنے والے کے پاس اتنا مال ہے کہ اس غلام کی قیمت کے برابر پہنچتا ہے بازار کے نرخ سے سو وہ غلام آزاد ہو گیا اور نہیں تو اس غلام میں سے جتنا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد ہے یعنی باقی غلام ہے کہا ایوب نے اور کبھی کہا نافع نے اس حدیث میں یعنی وہ آزاد ہوا جتنا وہ آزاد ہوا یعنی نافع نے کبھی یعنی کا لفظ بڑھا دیا۔

ف مترجم اس حدیث کے ظاہر سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب کسی نے ساجھی کے غلام سے اپنا حصہ آزاد کر دیا اگر مالک معتق مالدار ہے تو اور شریکوں کو قیمت اس کی ان کے حصوں کے موافق دے کر اسے پورا آزاد کروا دے۔ اور اگر معتق تنگدست ہے تو اور شریک اس غلام سے اپنے حصے کے موافق روپیہ نہیں کما سکتا بلکہ وہ غلام جتنا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد ہے باقی غلام ہے پس اس صورت میں ایک دن اپنے اس شریک کی خدمت کرے جس نے اپنا حصہ آزاد نہیں کیا اور ایک دن بیٹھا رہے اگر شراکت بالمناصفہ تھی۔ ف حدیث ابن عمر کی حسن ہے اور روایت کی ہے حدیث سالم نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ نَصِیْبًا لَهٗ فِیْ عَبْدٍ فَكَانَ لَهٗ مِنَ الْمَالِ مَا یَبْلُغُ ثَمَنَهٗ فَهُوَ عَتِیْقٌ مِنْ مَالِهٖ۔

روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں بواسطہ اپنے باپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے جس نے آزاد کیا اپنا حصۂ غلام مشترک میں سے اور اس کے پاس اتنا مال ہے کہ پہنچتا ہے غلام کی قیمت کو سو وہ غلام آزاد ہے یعنی اس کو چاہیے کہ سب شریکوں کو قیمت ادا کر کے پورا غلام آزاد کر دے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ نَصِیْبًا اَوْ قَالَ شَقِیْصًا فِیْ مَمْلُوْكٍ فَخَلَاصُهٗ فِیْ مَالِهٖ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ وَاِنْ لَمْ یَكُنْ لَهٗ مَالٌ قُوِّمَ قِیْمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ یُسْتَسْعٰی فِیْ نَصِیْبِ الَّذِیْ لَمْ یُعْتَقْ غَیْرَ مَشْقُوْقٍ عَلَیْهِ۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے آزاد کیا ایک حصہ کسی غلام یا لونڈی کا پس ضرور ہے خلاص اس کا اس کے مال سے اگر وہ مال دار ہے اور اگر نہیں ہے اس کے پاس مال تو قیمت کی جاوے غلام کی انصاف سے پھر سعی کرائی جاوے اس حصہ کے موافق جو آزاد نہیں ہوا بغیر مشقت کے۔

ف اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن ابی عروبہ سے اسی کے مانند اور اس میں یہ ہے کہ حضرت نے شقیصا فرمایا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ اور ایسے ہی روایت کی ابان بن یزید نے انہوں نے قتادہ سے سعید بن ابی عروبہ کی روایت کی مانند اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث قتادہ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں سعی کرانے کا غلام سے اور اختلاف ہے علماء کا سعایت میں سو تجویز کی ہے بعض علماء نے سعایت اس غلام سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں اسحٰق اور کہا ہے بعض علماء نے ایک غلام ساجھے کا ہو دو مردوں میں اور آزاد کر دیا ایک نے ان میں سے اپنا حصہ پس اگر وہ مال دار ہے تو ضامن ہوگا اپنے شریک کے حصے کا اور نہیں تو اس غلام سے جتنا آزاد ہوا اس سے سعی کرانا نہیں پہنچتا اور کہتے ہیں ایسا ہی مروی ہے ابن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْعُمْرٰی باب عمریٰ کے بیان میں۔

مترجم عمریٰ عمر سے مشتق ہے اور اصطلاح شرع میں عمریٰ اسے کہتے ہیں کہ آدمی کسی کو کوئی گھر دیوے کہ تم اس میں ساری عمر رہو۔

عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰی جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا اَوْ مِیْرَاثٌ لِاَهْلِهَا۔

روایت ہے سمرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ نافذ ہے اور وہ گھر اسی کا ہے جس کو دیا ہے یا فرمایا کہ میراث ہے اس کے ناطے والوں کو یعنی بعد اس کے مرنے کے پھر وہ گھر مالک اول نہیں لے سکتا بلکہ اس کے وارث لیں گے جس کو دیا ہے۔

ف اس باب میں زید بن ثابت اور جابر اور ابی ہریرہ اور عائشہ اور ابن زبیر اور معاویہ سے بھی روایت ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ عُمْرٰی

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ جس شخص کو کوئی گھر ساری عمر کو دیا گیا اور یہ کہا گیا کہ یہ گھر تیرے رہنے کو ہے اور تیرے

لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَإِنَّهَا لِلَّذِيْ يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِيْ أَعْطَاهَا لِأَنَّهٗ أَعْطٰى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ۔

وارثوں کے لیے سو وہ گھر اسی کے لیے ہے جس کو دیا گیا نہیں پلٹتا اس کی طرف جس نے دیا تھا اس لیے کہ اس نے ایسا دیا گھر کہ اس میں حق وارثوں کا ہو گیا۔

ف یہ حدیث حسن صحیح ہے اور ایسے ہی روایت کی ہے معمر نے اور کئی لوگوں نے زہری سے مالک کی روایت کی مثل اور بعضوں نے زہری سے روایت کی ہے اور نہیں ذکر کیا اس میں لفظ ولعقبہ کا اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ جب مالک نے گھر کے کہہ دیا کہ یہ گھر تیرے لیے ہے تیری زندگی تک اور تیرے وارثوں کے لیے تو وہ اسی کے لیے ہوگا کہ جس کو دیا گیا اور نہیں پھرتا دینے والوں کی طرف اور اگر یہ نہ کہا گیا کہ تیرے وارثوں کے لیے تو وہ پھر آتا ہے دینے والوں کی طرف جب وہ شخص مر جائے جس کو دیا تھا اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی کا اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے کہ عمریٰ ہو جاتا ہے اسی کا جس کو دیا اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ کہتے ہیں جب کسی نے گھر کسی کو دیا اور جس کو دیا ہے تو اس کے وارثوں کو وہ گھر ملے گا جس کو دیا گیا تھا اگرچہ دینے والے نے وارثوں کا ذکر نہ کیا ہو یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق کا۔ مترجم: عمریٰ اسے کہتے ہیں کہ ایک شخص مکان اپنا کسی کو دے اور کہے کہ یہ مکان میں نے تجھ کو تیری عمر تک دیا ہے اور یہ کہنا تین طرح ہوتا ہے ایک یہ کہ یہ مکان تیرا ہے جب تک کہ تو زندہ رہے اور جب تو مرے تو تیرے وارثوں اور اولاد کا ہے اس میں علماء کا اتفاق ہے کہ وہ مکان واہب کے ملک سے نکل جاتا ہے اور موہوب لہ کے ملک ہو جاتا ہے اور بعد موت موہوب لہ کے وارثوں کو پہنچتا ہے نہ واہب کے وارثوں کو اور اس کے یعنی موہوب لہ کے وارث نہ ہوں تو داخل بیت المال ہوتا ہے دوسرے یہ کہ مطلق کہے کہ یہ مکان تیرا ہے تیری مدت تک جمہور کہتے ہیں کہ حکم اس کا حکم اول ہے اور مذہب حنفیہ کا بھی یہی ہے اور ایک قول شافعی کا بھی اسی کے موافق ہے اور بعض علماء کے نزدیک اس صورت میں وارثوں کو موہوب لہ کے نہیں ملتا بلکہ واہب کی طرف رجوع کرتا ہے تیسرے یہ کہے یہ تیرے لیے ہے تیری عمر تک اور اگر تو مرے تو میرے ملک ہے اور میرے مالکوں کے صحیح یہ ہے کہ یہ بھی حکم اول کا رکھتا ہے اور حنفیہ کے نزدیک یہ شرط یعنی رجوع کی فاسد ہے اور یہ ساتھ شرط فاسد کے فاسد نہیں ہوتا اور صحیح تر قول شافعی کا بھی یہی ہے اور امام احمد کے نزدیک اس طرح کا عمریٰ فاسد ہے بسبب شرط فاسد کے اور امام مالک نے کہا کہ عمریٰ سب صورتوں میں مالک کرنا منافع کا ہے یعنی اصل شئے موہب کے ملک سے نکلتی ہی نہیں شرح مشکوٰۃ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّقْبٰى۔ باب رقبٰے کے بیان میں۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا وَالرُّقْبٰى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا۔

روایت ہے جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عمریٰ اس کا ہو جاتا ہے جس کو دیا ہے اور رقبیٰ اس کا ہو جاتا ہے جس کو دیا ہے اور تفصیل رقبے کی آگے آتی ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ہے بعضوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے موقوفاً اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ رقبیٰ جائز ہے مثل عمرے کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور فرق کیا ہے بعض علمائے کوفہ وغیرہم نے رقبے میں سو جائز کہا ہے عمرے کو اور ناجائز کہا رقبے کو اور تفسیر رقبے کی یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ یہ چیز

تیری ہے جب تک تو جیوے پھر اگر تو مرے مجھ سے پہلے تو یہ چیز پھر میری ہو جائے گی۔ اور احمد اور اسحاق نے کہا رقبے مثل عمرے کے ہے اور وہ اس کا ہو جاتا ہے جس کو دیا اور دینے والے کی طرف نہیں لوٹتا۔

بَابُ مَا ذُكِرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصُّلْحِ بَيْنَ النَّاسِ

باب صلح کے بیان میں۔

عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا وَالْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ إِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا۔

بسند مذکور روایت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صلح جاری ہے اور درست ہے مسلمانوں کے درمیان مگر وہ صلح جائز نہیں کہ کسی حرام کو حلال کر دے یعنی اس کے ارتکاب کا موجب ہو یا کسی حلال کو حرام کر دے یعنی اسکے اجتناب کے واجب کرنے والی ہو اور مسلمانوں کی شرطوں پر رہنا چاہیئے مگر وہ شرط کہ حرام کر دے کسی حلال کو یا حلال کر دے کسی حرام کو۔

ف یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَضَعُ عَلَى حَائِطِ جَارِهِ خَشَبًا

باب دیوار ہمسایہ پر لکڑی رکھنے کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدَكُمْ جَارُهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَةً فِي جِدَارِهِ فَلَا يَمْنَعْهُ فَلَمَّا حَدَّثَ أَبُو هُرَيْرَةَ طَأْطَأُوا رُءُوسَهُمْ فَقَالَ مَالِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ وَاللّٰهِ لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اجازت چاہے ایک تم سے ہمسایہ اس کا کہ ایک لکڑی گاڑے اس کی دیوار میں یعنی میخ وغیرہ یا چھت کی کڑی شہتیر تو منع نہ کرے اس کو پھر جب بیان کی کہ ابوہریرہؓ نے یہ حدیث جھکائے لوگوں نے سر اپنے یعنی خجالت سے کہا ابوہریرہؓ نے کیا ہے مجھ کو دیکھتا ہوں میں تم کو اعراض کرنے والے اس سے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں ماروں گا اس حدیث کو تمہارے شانوں میں یعنی تم سے اس پر عمل کروا کر چھوڑوں گا۔

ف اس باب میں ابن عباس اور مجمع بن جاریہ سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں امام شافعی اور مروی ہے بعض علماء سے کہ انہیں میں ہیں مالک بن انس کہتے ہیں کہ گھر والے کو درست ہے منع کرنا اس سے کہ گاڑے اس کا ہمسایہ لکڑی اس کی دیوار میں مگر پہلا قول صحیح ہے باعتبار حدیث مذکور کے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى مَا يُصَدِّقُهُ صَاحِبُهُ

باب قسم کھلانے والے کی نیت پر قسم واقع ہونے کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَمِينُ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ بِهِ صَاحِبُكَ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اسی پر واقع ہوتی ہے جس کی تصدیق کرے تیرا صاحب یعنی قسم لینے والا

ف یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ہشیم کے کہ وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن ابی صالح سے اور عبداللہ بھائی ہیں سہیل بن ابی صالح کے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ انہوں نے کہا جب قسم لینے والا ظالم ہو تو نیت قسم کھانے والے کی معتبر ہے اور اگر قسم لینے والا مظلوم ہو تو اس کی نیت معتبر ہے مترجم قولہ قسم اسی پر ہوتی ہے الخ یعنی معتبر قسم میں نیت اسی کی ہے کہ تجھ کو قسم دی اور قسم کھانے والے کی نیت معتبر نہیں اور توریہ اور تاویل کا اس کے متعلق اعتبار نہیں اور یہ اس صورت میں ہے کہ قسم دینے والا صاحب حق ہو کہ باطل ہوتا ہو حق اس کا سبب توریہ اور تاویل کے یا قسم دینے والا قاضی اور نائب ہو کہ قسم دیتا ہو مدعی علیہ کو اور اگر ایسا نہ ہو تو مضائقہ نہیں توریہ میں خصوصاً جب ضرورت شرعی ہو جیسے خلیل الرحمٰن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قسم ہے سارہ کے لیے کہ یہ میری بہن ہیں اس تاویل سے کہ سب مسلمان آپس میں بہن بھائی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الطَّرِيقِ إِذَا اخْتُلِفَ فِيهِ كَمْ يُجْعَلُ

باب اس بیان میں کہ جب راہ میں اختلاف ہو تو کتنی مقرر کریں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا الطَّرِيقَ سَبْعَةَ أَذْرُعٍ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مقرر کرو راہیں سات گز کی یعنی سات ہاتھ کی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَشَاجَرْتُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاجْعَلُوا سَبْعَةَ أَذْرُعٍ

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اختلاف کرو تم راہوں میں تو مقرر کردو اس کو سات ہاتھ۔

ف یہ حدیث زیادہ صحیح ہے وکیع کی روایت سے اور اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے حدیث بشیر بن کعب کی ابوہریرہؓ سے حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے بعض محدثین نے قتادہ سے انہوں نے بشیر بن نہیک سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے اور وہ حدیث غیر محفوظ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَخْيِيرِ الْغُلَامِ بَيْنَ أَبَوَيْهِ إِذَا افْتَرَقَا

باب تخییر ولد میں جب کہ والدین جدا ہوں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ غُلَامًا بَيْنَ أَبِيهِ وَأُمِّهِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا ایک لڑکے کو چاہے باپ کے پاس رہے چاہے ماں کے پاس۔

ف اس باب میں عبداللہ بن عمر اور عبدالحمید بن جعفر کے دادا سے روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن صحیح ہے اور ابومیمونہ کا نام سلیم ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہتے ہیں اختیار دیا جاوے لڑکے کو چاہے ماں کے پاس رہے یا باپ کے پاس جب ماں باپ میں لڑائی ہو اس لڑکے کے واسطے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کہ جب تک لڑکا چھوٹا ہے تو ماں اس کی زیادہ مستحق ہے پھر جب سات برس کا ہو جاوے تو اس کو اختیار دیا جاوے کہ جس کے پاس چاہے رہے۔ ماں کے پاس خواہ باپ کے پاس اور ہلال بن ابی میمونہ وہ بیٹے ہیں علی بن اسامہ کے اور وہ مدنی ہیں اور روایت کی ہے

ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے اور مالک بن انس اور فلیح بن سلیمان نے۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْوَلَدَ يَأْخُذُ مِنْ مَالِ وَلَدِهٖ

باب اس بیان میں کہ باپ لڑکے کے مال سے جو چاہے لے سکتا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَاِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے پاکیزہ مال وہ ہے جو کھاتے ہو تم اپنے ہاتھوں کی مزدوری سے اور اولاد تمہاری بھی تمہاری مزدوری میں داخل ہے یعنی ان کا مال بھی تمہارا ہی ہے۔

ف اس باب میں جابر اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ہے بعضوں نے یہ حدیث عمارہ بن عمیر سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی سے اور اکثروں نے کہا روایت ہے ان کی پھوپھی سے انہوں نے روایت کی حضرت عائشہ رضی سے اور اسی پر عمل ہے اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہنا ہے کہ باپ کو بیٹے کے مال پر اختیار ہے لیوے جتنا چاہے اور بعضوں نے کہا نہ لیوے مگر جب حاجت ہو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مَنْ يُكْسَرُ لَهُ الشَّيْءُ مَا يُحْكَمُ لَهُ مِنْ مَالِ الْكَاسِرِ۔

باب کسی چیز کے توڑنے اور اس کے بدلا دینے کے بیان میں۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَهْدَتْ بَعْضُ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فِيْ قَصْعَةٍ فَضَرَبَتْ عَائِشَةُ الْقَصْعَةَ بِيَدِهَا فَاَلْقَتْ مَا فِيْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ بِطَعَامٍ وَاِنَاءٌ بِاِنَاءٍ۔

روایت ہے حضرت انس سے کہا انہوں نے بھیجا کسی بیوی نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کھانا ایک پیالے میں تو مارا حضرت عائشہ رضی نے اپنا ہاتھ پیالے پر سو گر گیا جو اس میں تھا سو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کھانے کے بدلے کھانا دینا چاہیئے اور پیالے کے بدلے پیالہ۔

ف یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعَارَ قَصْعَةً فَضَاعَتْ فَضَمِنَهَا لَهُمْ۔

روایت ہے حضرت انس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مستعار منگوایا ایک پیالہ پس وہ ٹوٹ گیا سو آپ ضامن ہوئے اس کے یعنی دیا عوض اس پیالہ کا۔

ف یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور میرے نزدیک یہ ہے کہ سوید نے اس حدیث سے وہی حدیثیں مراد لیں جو سفیان ثوری نے روایت کی تھیں جو اوپر گزریں اور ثوری کی حدیث زیادہ صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ حَدِّ بُلُوْغِ الرَّجُلِ وَالْمَرْاَةِ

باب اس بیان میں کہ مرد عورت کب بالغ ہوتے ہیں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُرِضْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَيْشٍ وَاَنَا ابْنُ اَرْبَعَ

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ کہا انہوں نے میں پیش کیا گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایک لشکر میں اور میں چودہ برس

عَشْرَةَ فَلَمْ يَقْبَلْنِي ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَابِلٍ فِي جَيْشٍ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَقَبِلَنِي قَالَ نَافِعٌ فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَالَ هٰذَا حَدُّ مَا بَيْنَ الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ ثُمَّ كَتَبَ أَنْ يُفْرَضَ لِمَنْ بَلَغَ خَمْسَ عَشْرَةَ۔

کا تھا سو قبول نہ کیا مجھے آپ نے یعنی بسبب نابالغ ہونے کے پھر پیش کیا گیا میں آپ پر سال آئندہ ایک لشکر میں اور میں پندرہ برس کا تھا سو قبول کیا مجھ کو کہا نافع نے بیان کی میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کے آگے تو انہوں نے کہا یہی حد[2] ہے بالغ اور نابالغ کی پھر لکھ بھیجا انہوں نے اپنے عاملوں کو کہ غنیمت سے حصہ دو اس کو جو پندرہ برس کا ہو۔

ف روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اسی کی مانند اور نہیں ذکر کیا انہوں نے اس کا کہ عمر بن عبدالعزیز نے لکھا اپنے عاملوں کو یہی حد ہے بالغ اور نابالغ کی اور ذکر کیا ابن عیینہ نے اپنی حدیث میں یہ کہ بیان کیا میں نے اس حدیث کو عمر بن عبدالعزیز سے تو کہا انہوں نے یہ حد ہے اولاد وغیرہ اور لڑنے والوں کے درمیان میں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ لڑکا پندرہ برس کا ہو جاوے تو اس کا حکم جوانمردوں کا سا ہے اور اگر محتلم ہونے لگا پندرہ برس کے آگے تو اس کا بھی حکم جوانمردوں کا سا ہے اور کہا احمد اور اسحاق نے بلوغ کی تین علامتیں ہیں یا تو احتلام ہووے یا پندرہ برس کا ہو جاوے اور اگر سن ان کا معلوم نہ ہووے تو جب اس کے زیر ناف بال نکل آئیں تو وہ بالغ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيْهِ

باب اس کے بیان میں جو اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کرے

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَرَّ بِي خَالِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَمَعَهُ لِوَاءٌ فَقُلْتُ أَيْنَ تُرِيْدُ فَقَالَ بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيْهِ أَنْ اٰتِيَهُ بِرَأْسِهِ۔

روایت ہے براء سے کہا انہوں نے گزرے مجھ پر میرے ماموں اور ان کے پاس ایک نیزہ تھا سو میں نے پوچھا کہاں کا ارادہ رکھتے ہو تم سو انہوں نے کہا بھیجا ہے مجھ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کی طرف کہ اس نے نکاح کیا ہے اپنے باپ کی بیوی یعنی موطوئہ سے اس لیے کہ میں اس کا سر لاؤں حضرت کے پاس۔

ف اس باب میں قرہ سے بھی روایت ہے حدیث براء کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی محمد بن اسحاق نے یہ حدیث عدی بن ثابت سے انہوں نے براء سے اور مروی ہے یہ حدیث اشعث سے انہوں نے روایت کی عدی سے انہوں نے یزید بن براء سے انہوں نے اپنے باپ سے اور مروی ہے اشعث سے انہوں نے روایت کی عدی سے انہوں نے یزید بن براء سے انہوں نے اپنے ماموں سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔

---

[1] یعنی لوگ مجھے حضرت کے پاس لائے کہ آپ جہاد میں لے جاویں۔ ۱۲

[2] یعنی جو پندرہ برس کے ہوں لڑنے والے ہیں ان کو غنیمت کا حصہ ملے اور جو اس سے کم ہوں وہ بچے ہیں ان کا حصہ نہیں ۱۲۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلَيْنِ يَكُونُ أَحَدُهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْآخَرِ فِي الْمَاءِ

باب ان دو شخصوں کے بیان میں کہ ایک کا کھیت ان میں پانی سے دور ہو اور ایک کا نزدیک

عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبَى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمُوا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللهِ إِنِّي لَأَحْسِبُ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا الْآيَةَ۔

روایت ہے عروہ سے انہوں نے حدیث بیان کی ابن شہاب سے کہ عبداللہ بن زبیر نے بیان کیا ان سے کہ ایک مرد انصاری نے جھگڑا کیا زبیر سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے سنگستان کے پانی کی نالیوں میں کہ جس سے سینچتے تھے کھجور کے درختوں کو سو انصاری نے کہا چھوڑ دو پانی کو کہ بہتا چلا جاوے سو نہ مانا زبیر نے سو فریاد لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے زبیر سے پانی دے۔ اے زبیر آپؓ نے کھیت میں پھر چھوڑ دے اپنے ہمسایہ کے لیے سو غصہ ہوا انصاری اور کہا یہ حکم آپ نے اس لیے دیا کہ وہ آپ کے پھوپھی کے بیٹے ہیں یعنی آپ نے ان کی رعایت کی سو متغیر ہو گیا چہرہ مبارک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پھر فرمایا اے زبیر پانی دے تو اپنے کھیت میں پھر روک رکھ پانی کو یہاں تک کہ منڈیر تک پھر جاوے سو کہا زبیر نے قسم ہے اللہ کی میں یقین کرتا ہوں کہ یہ آیت اس مقدمہ میں اتری ہے فلا وربک سے تسلیما تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے سو قسم ہے تیرے رب کی ان کو ایمان نہ ہوگا جب تک تجھ کو منصف نہ جانیں جو جھگڑا اٹھے آپس میں پھر نہ پاویں اپنے جی میں خفگی تیرے چکوتے سے اور قبول رکھیں مان کر۔

ف مترجم کہتا ہے عروہ بن زبیر بن عوام کبار تابعین سے ہیں اور سات فقیہہ جو مدینے میں سے تھے ان میں یہ بھی تھے اور ماں ان کی اسماء بنت ابی بکر تھیں اور باپ ان کے زبیر حضرت کی پھوپھی کے بیٹے تھے جن کا نام صفیہ بنت عبدالمطلب تھا اور زبیر قدیم الاسلام ہیں سولہ برس کے تھے کہ ان کے چچا نے ان کو دھوئیں کا عذاب دیا تاکہ اسلام چھوڑ دیویں مگر وہ کب چھوڑتے تھے۔ بلکہ حضرت کے ساتھ رہے ہیں سب لڑائیوں میں اور عشرہ مبشرہ میں ہیں سو ایک وہ اور انصاری ایک نالے میں سے پانی دیا کرتے تھے اپنے کھیتوں کو اور زبیر کا کھیت پانی کے قریب تھا یہ دونوں حضرت کے پاس حاضر ہوئے فیصلہ کے لیے پس حضرت نے فرمایا اے زبیر تو اپنے کھیت میں پانی دے پھر ہمسایہ کے کھیت پر چھوڑ دے کہ اس کی زمین زبیر کی زمین سے نیچی تھی اس انصاری نے کہا کہ آپ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں اس لیے آپ نے یہ حکم دیا حضرت خفا ہوئے اور زبیر سے فرمایا کہ تو اچھی طرح پانی اپنے کھیت میں بھر لے جہاں تک تیرا حق ہے اور بعضوں نے اس کا اندازہ کیا ہے ٹخنوں تک اور آپؐ نے ایک امر متوسط ایسا

ک۔ یہ حکم حضرت نے اس لیے دیا کہ زبیر کا کھیت بلند تھا انصاری کے کھیت سے اور پانی کی طرف بھی قریب تھا۔ ۱۱

فرمایا کہ دونوں کو آسان تھا پھر جب انصاری نے گستاخی کی تو آپ نے زبیر سے فرمایا کہ تو حق اپنا پورا لے لے اور حضرت کا یہ حکم بھی انصاف سے معاذ اللہ کچھ دور نہیں کہ آپ اپنے غصّے پر بہت اختیار رکھنے والے تھے دوسرے کو منع ہے کہ جب غصہ ہو تو کچھ حکم نہ دیوے کہ اس وقت عقل مغلوب ہوتی ہے اور وہ انصاری یقین ہے کہ مومن ہوگا مگر از راہ غصہ کے ایسی بے ادبی صادر ہوئی اور اس آیت کا شان نزول اگرچہ خاص ہے مگر حکم ساری امت کے تمام قضیوں میں عام ہے کہ جو اختلاف ہو اس میں حضرت کے حکم مبارک کو پنچ بنا دیں اور اس پر بدل راضی ہوں نہیں تو ایمان سے ہاتھ اٹھا دیں دعوے مسلمانی سے باز آجائیں یہ مضمون شرح مشکوٰۃ میں ہے ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے زبیر سے اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ عبداللہ بن زبیر سے روایت ہے اور روایت کی ہے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے لیث سے اور یونس نے روایت کی زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عبداللہ بن زبیر سے پہلی حدیث کی مانند۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي مَنْ يُعْتِقُ مَمَالِيكَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ

باب اس کے بیان میں جو اپنی لونڈی غلام اپنی موت کے قریب آزاد کرے اور اس کا کچھ اور مال نہ ہو سوا اس کے

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَعْتَقَ سِتَّةَ اَعْبُدٍ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيْدًا قَالَ ثُمَّ دَعَاهُمْ فَجَزَّاهُمْ ثُمَّ اَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَاَرَقَّ اَرْبَعَةً۔

روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک مرد نے انصار سے آزاد کیا چھ غلاموں کو اپنی موت کے نزدیک اور اس کا کچھ اور مال نہ تھا سوا ان غلاموں کے پھر یہ خبر پہنچی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سو آپ نے ان کو کچھ سخت وسست کہا پھر بلایا ان غلاموں کو اور ان کے تین حصے کیے یعنی دو دو غلام الگ الگ کر کے پھر قرعہ ڈالا ان میں اور آزاد کیا ان میں سے دو کو یعنی جن کے نام قرعہ نکلا اور غلام رہنے دیا چار کو۔

ف اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے حدیث عمران بن حصین کی حسن صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے عمران بن حصین سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا کہ تجویز کرتے ہیں قرعہ ڈالنا ایسے کاموں میں لیکن بعض علماء کے نزدیک اہل کوفہ وغیرہم سے قرعہ ڈالنا کچھ ضرور نہیں بلکہ کہتے ہیں کہ آزاد ہو جاتا ہے ہر غلام سے تہائی حصہ اور سعی کر دیوے ہر غلام اپنی اپنی قیمت کی دو تہائی میں اور ابو المہلب کا نام عبدالرحمٰن بن عمرو ہے اور ان کو معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں مترجم کہتا ہے یعنی جب آدمی بیمار ہو تو وصیت اس کی ثلث مال سے زیادہ میں نہیں ہو سکتی پھر اگر اس نے غلاموں کو آزاد کر دیا اور کوئی مال اس کے سوائے اور نہ تھا تو وہ غلام اس حدیث کی رو سے تین حصے کیے جاویں اور قرعہ ڈالا جاوے جس حصے میں قرعہ نکلے وہ آزاد ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک وغیرہ کا اور حضرتؐ نے اس کو سخت وسست اس لیے فرمایا کہ اس نے تلف کیا قصداً حق وارثوں کا اور ابو داؤد کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا لَوْ شَهِدْتُهُ قَبْلَ اَنْ يُدْفَنَ لَمْ يُدْفَنْ فِي مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ یعنی اگر میں موجود ہوتا وقت دفن ہونے کے تو یہ دفن نہ ہوتا مسلمانوں کے قبرستان میں یعنی بسبب حق تلفی ورثہ کے معلوم ہوا کہ مردوں کو کچھ بقدر ضرورت امر نامشروع پر برا کہنا درست ہے تاکہ اور لوگ اس راہ کو اختیار نہ کریں۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي مَنْ مَلَكَ ذَا مَحْرَمٍ

باب اس روایت میں جو مالک ہو اپنے ناتیدار کا۔

عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ۔

روایت ہے سمرہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مالک ہو ذی رحم یعنی ناتے دار کا یعنی خریدنے کے سبب سے یا ارث کی جہت سے تو وہ مملوک آزاد ہے۔

ف اس حدیث کو مرفوع نہیں جانتے ہم مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے اور روایت کی بعضوں نے یہی حدیث قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے عمر سے اسی حدیث کا مضمون روایت کی ہم سے عقبہ بن مکرم عمی البصری اور کئی لوگوں نے سو لفظ ان کے کہا سب نے روایت کی ہم سے محمد بن بکر برسانی نے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے قتادہ اور عاصم احول سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو مالک ہو ناطے دار محرم کا وہ مملوک آزاد ہے ف اور کسی کو نہیں جانتے ہم کہ ذکر کیا ہو اس حدیث میں عاصم احول کی روایت کرنے کا حماد ابن سلمہ سے سوائے محمد بن بکر کے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور مروی ہے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مالک ہوا ناطے دار محرم کا وہ حر ہے روایت کیا اس کو ضمرہ بن ربیع نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر سے اور نہیں متابعت کرتا کوئی ضمرہ بن ربیع کی اس روایت میں کوئی دوسرا راوی ضمرہ کی روایت کے موافق بیان نہیں کرتا اور اس حدیث میں اہل حدیث کے نزدیک خطا ہے مترجم کہتا ہے صورت اس کی یہ ہے کہ مثلاً باپ نے بیٹے کو مول لیا کسی اس کے مالک سے یا بیٹے نے باپ کو مول لیا یا بھائی نے بھائی کو تو بمجرد لینے کے وہ آزاد ہو جاتا ہے اور ذی رحم وہ ہے کہ ولادت کے سبب سے قرابت رکھتا ہو اس لیے کہ ولادت رحم سے ہوتی ہے اور یہ شامل ہے بیٹے اور باپ اور بھائی اور چچا اور بھتیجے کو اور جو ان کے سوا ہوں اور محرم وہ ہے کہ اس سے نکاح درست نہ ہو پس چچا کا بیٹا اور مانند اس کے ایسے ناطے دار کو جن سے نکاح درست ہے وہ اس قید سے نکل گئے اور ثوری نے کہا کہ اختلاف ہے علماء کا اقرباء کے آزاد ہونے میں جبکہ ملک میں آویں تو اہل ظاہر نے کہا ہے کہ آزاد نہیں ہوتا کوئی ان میں سے بمجرد ملک میں آنے کے بلکہ آزاد کرنا ضرور ہے اور دلیل پکڑی ہے انہوں نے ابی ہریرہؓ کی روایت سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں بدلا اتار سکتا کوئی لڑکا اپنے باپ کے احسان کا مگر اس طرح کہ پاوے اس کو غلام پس خرید کرے اس کو اور آزاد کر دے اس کو یعنی وہ آزاد نہیں ہوتا جب تک بیٹا آزاد نہ کرے اور جمہور علماء کہتے ہیں کہ حاصل ہوتی ہے آزادی اصول میں اگرچہ اوپر کے درجے کے ہوں اور فروع میں اگرچہ نیچے درجے کے ہوں بمجرد ملک کے اور اختلاف کیا ہے ان کے سوا میں سو شافعی اور ان کے علماء نے کہا کہ آزاد نہیں ہوتا سوا ان کے یعنی فروع اور اصول کے سوا ملک کے ساتھ اور مالک نے کہا کہ آزاد ہو جاتے ہیں بھائی بھی اور ایک روایت مالک سے یہ ہے کہ آزاد ہونے میں سب ذوی الارحام محرم ہے اور تیسری روایت ان سے امام شافعی کے مذہب کے مانند ہے اور ابو حنیفہ نے کہا آزاد ہو جاتے ہیں سب ذوی الارحام کذا فی شرح مشکوٰۃ مع تقدیم و تاخیر لفظی۔

بَابُ مَا جَاءَ مَنْ زَرَعَ فِي اَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ

باب اس کے بیان میں جو غیر کی زمین میں بے اجازت کچھ بو دے

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ زَرَعَ فِي اَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَلَهُ نَفَقَتُهُ۔

روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بو دیوے کسی قوم کی زمین میں بغیر اجازت کے تو اس کا کچھ نہیں اس کھیتی میں بلکہ وہ سب زمین والے کا ہے اور جو اس میں سے

پیدا ہوا اور بونے والا اپنا خرچ یعنی بیج وغیرہ کی قیمت لے لیوے۔

ف یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ابی اسحاق کی روایت سے مگر اسی سند سے شریک بن عبداللہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کے نزدیک اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور پوچھا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے حال اس حدیث کا سو کہا یہ حدیث حسن ہے اور انہوں نے کہا میں اس کو ابو اسحٰق کی روایت سے نہیں جانتا مگر شریک کے روایت کرنے سے کہا محمد نے روایت کی ہم سے معقل بن مالک بصری نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عقبہ بن اصم نے انہوں نے عطاء سے انہوں نے رافع بن خدیج سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند مترجم کہتا ہے اس بونے والے کو کچھ نہ ملے گا مگر قیمت تخم وغیرہ کی اور جو پیداوار ہو وہ سب زمین والے کی ہوگی اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور اوروں نے کہا کہ کھیتی تخم والے کی ہوگی اور اس کو خرچہ زمین کا دینا ہے بعض علمائے حنفیہ نے اور ابن ملک نے کہا کہ اس پر اجرت زمین کی ہے اور کرایہ اس دن کا جس دن سے کہ اس کے قبضہ میں تھی اس دن تک کہ وہ زمین خالی ہوا اور کھیتی سے جو حاصل ہو وہ کھیت والے کا ہے کذافی شرح مشکوٰۃ فقیر کہتا ہے ان سب اقوال سے حدیث پر عمل کرنا اولیٰ ہے کہ اس میں بے اجازت تصرف کرنے والے کی معقول سزا ہے اور سد باب ہے کسی کے ملک میں اس کے مالک کی اجازت کے بغیر تصرف کرنے کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّحْلِ وَالتَّسْوِيَةِ بَيْنَ الْوَلَدِ

باب ہبہ کے اور سب لڑکوں کو برابر دینے کے بیان میں۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ اَنَّ اَبَاهُ نَحَلَ ابْنًا لَهُ غُلَامًا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُهُ فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ قَدْ نَحَلْتَهُ مِثْلَ مَا نَحَلْتَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ۔

روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ ان کے باپ نے اپنے کسی بیٹے کو ایک غلام دیا سو آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ گواہ کریں آپ کو اس پر سو آپ نے فرمایا کیا سب بیٹوں کو تم نے ایسا ہی غلام دیا ہے جیسا اس کو دیا ہے انہوں نے کہا نہیں فرمایا آپ نے پھیر لو اس کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے نعمان بن بشیر سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ دوست رکھتے ہیں برابر رکھنا اولاد کو یہاں تک کہ بعضوں نے کہا کہ ایسا برابر رکھنا چاہیے کہ بوسوں میں بھی برابر رکھے اور بعضوں نے کہا ہبہ اور عطیہ میں اولاد ذکور و اناث برابر ہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور بعضوں نے کہا برابری اولاد میں یہی ہے۔ کہ دو گونا دے لڑکوں کو مثل قسمت میراث کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّفْعَةِ۔

باب شفعہ کے بیان میں۔

عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارُ الدَّارِ اَحَقُّ بِالدَّارِ۔

روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسایہ گھر کا زیادہ حقدار ہے گھر کا۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے اس باب میں شرید اور ابی رافع اور انس سے روایت ہے ف حدیث سمرہ کی حسن صحیح ہے اور روایت کی عیسیٰ بن یونس نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس روایت کے اور روایت ہے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے روایت کی قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحیح علماء کے نزدیک حدیث حسن کی ہے سمرہ سے اور نہیں جانتے ہم قتادہ کی حدیث انس سے مگر عیسیٰ بن یونس

کی روایت سے اور حدیث عبد اللہ بن عبد الرحمن طائفی کی عمرو بن شرید سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں حسن ہے اور روایت کی ابراہیم بن میسرہ نے عمرو بن شرید سے انہوں نے ابی رافع سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے کہتے تھے دونوں حدیثیں میرے نزدیک صحیح ہیں مترجم کہتا ہے شُفعہ بضم شین مشتق ہے شفعہ سے کہ لغت میں بمعنی ملانے اور جفت کرنے کے ہے کہ ضد ہے وتر کی اور اسی سے ہے شفاعت رسول مختار صلے اللہ علیہ وسلم کی گنہگاروں کے واسطے اس لیے کہ حضرت کی شفاعت سے مذنبین فائزین کے ساتھ ملیں گے اور یہاں شفیع ماخوذ بالشفع کو اپنے مالک کے ساتھ ملاتا ہے لہٰذا اس کا نام شفعہ ٹھہرا اور شرع میں شفعہ عبارت ہے مالک ہو جانے سے زمین کے مشتری پر زبردستی کرکے بعوض اس مال کے جو مشتری پر خریدنے میں پڑا ہے اور مشتری کی قید سے ملک بلا عوض سے احتراز ہوا جیسا کہ ہبہ بلا عوض یا میراث یا صدقہ ہے کہ اس میں شفعہ نہیں اور شفعہ ثابت ہے شریک کے لیے تینوں اماموں کے نزدیک اور ہمسایہ کے لیے نہیں اور امام اعظم کے نزدیک اور صحیح روایت میں امام احمد کے نزدیک ہمسایہ کے لیے بھی ثابت ہے اور حدیثیں شفعہ ہمسایہ کے باب میں وارد ہوئی ہیں اور صحت کو پہنچی ہیں کذا فی غایۃ الاوطار و شرح مشکوٰۃ ملتقطاً۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الشُّفْعَةِ لِلْغَائِبِ
باب غائب کے شفعہ کے بیان میں۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَتِهِ يُنْتَظَرُ بِهِ وَاِنْ كَانَ غَائِبًا اِذَا كَانَ طَرِيْقُهُمَا وَاحِدًا۔

روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمسایہ مستحق ہے اپنے قریب کے گھر کا کہ جس میں شفعہ پہنچتا ہے انتظار کیا جاوے اس کا یعنی بیچتے وقت بسبب شفعہ کے اگرچہ وہ غائب ہو جبکہ ہووے راستہ ان دونوں کا ایک۔

ف یہ حدیث حسن غریب ہے ہم نہیں جانتے کسی کو کہ روایت کی ہو یہ حدیث سوائے عبد الملک بن ابی سلیمان کے کہ روایت کی انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابر سے اور کلام کیا ہے شعبہ نے عبد الملک بن ابی سلیمان میں اس حدیث کے سبب سے اور عبد الملک ثقہ ہیں مامون ہیں اہل حدیث کے نزدیک نہیں جانتے ہم کسی کو کلام کیا ہو ان میں سوائے شعبہ کے اس حدیث کے سبب سے اور روایت کی وکیع نے شعبہ سے انہوں نے عبد الملک سے یہی حدیث اور مروی ہے ابن مبارک سے وہ روایت کرتے ہیں سفیان ثوری سے کہ انہوں نے کہا عبد الملک بن ابی سلیمان ترازو ہیں یعنی علم کے حق و باطل کو خوب پہچانتے ہیں اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کے نزدیک کہ آدمی مستحق ہے اپنے شفعہ کا اگر غائب ہو پھر جب وہ آدے تو شفعہ کا دعوٰے کرے اگرچہ جس میں وہ دعوٰے کرتا ہے اس کی بیع میں مدت دراز گزری ہو۔

بَابُ اِذَا حُدَّتِ الْحُدُوْدُ وَوَقَعَتِ السِّهَامُ فَلَا شُفْعَةَ۔
باب اس بیان میں کہ جب پڑ جاویں حدیں اور الگ ہو جاویں حصے تو پھر شفعہ نہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب پڑ جاویں حدیں اور پھر جاویں راستے تو پھر شفعہ نہیں۔

ف یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا ہے اس کو بعضوں نے مرسلاً ابی سلمہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے انہیں میں ہیں عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان اور یہی کہتے ہیں بعض فقہا تابعین کے مثل عمر بن عبدالعزیز کے اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا انہیں میں ہیں یحیی بن سعید انصاری اور ربیعہ بن ابی عبدالرحمن اور مالک بن انس اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور نہیں تجویز کرتے ہیں شفعہ مگر شریک کے لیے اور کہتے ہیں کہ ہمسایہ کو شفعہ نہیں جب تک کہ وہ شریک نہ ہو اور بعض علمائے صحابہ نے کہا کہ شفعہ ہمسایہ کو بھی ہے اور دلیل لاتے ہیں وہ اسپر حدیث مرفوع کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جَارُ الدَّارِ اَحَقُّ بِالدَّارِ یعنی ہمسایہ گھر کا زیادہ مستحق ہے گھر کا اور فرمایا اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِہٖ یعنی ہمسایہ بہت مستحق ہے بسبب نزدیک ہونے کے اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلشَّرِیْکُ شَفِیْعٌ وَ الشُّفْعَۃُ فِیْ کُلِّ شَیْءٍ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شریک کو حق شفعہ پہنچتا ہے۔ اور شفعہ ہر چیز میں ہے۔

ف اس حدیث کی مثل ہم نہیں جانتے کہ کسی نے روایت کی ہو سوائے ابی حمزہ سکری کے اور روایت کی ہے کئی لوگوں نے یہ حدیث عبدالعزیز بن رفیع سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور یہ زیادہ صحیح ہے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابوبکر بن عیاش نے انہوں نے عبدالعزیز بن رفیع سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کے ہم معنی اور مانند اور نہیں ہے اس میں ذکر ابن عباس کا اور ایسا ہی روایت کیا کئی لوگوں نے عبدالعزیز بن رفیع سے مثل اس کے اور اس میں بھی ابن عباس کا ذکر نہیں اور یہ ابی حمزہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور ابوحمزہ ثقہ ہیں ممکن ہے کہ ابوحمزہ کے سوا کسی اور سے خطا اس روایت میں ہوئی ہو روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابوالاحوص نے انہوں نے عبدالعزیز سے جو بیٹے رفیع کے ہیں انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ابی بکر بن عیاش کی حدیث کی مانند اور اکثر علماء نے کہا شفعہ فقط مکانوں اور زمین میں ہے یعنی غیر منقولات میں اور تجویز نہیں کیا انہوں نے شفعہ ہر چیز میں اور بعض علماء نے کہا ہے شفعہ ہر چیز میں ہے اور پہلا قول صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی اللُّقْطَۃِ وَضَالَّۃِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ
باب لقطہ اور کھوئے ہوئے اونٹ اور بکری کے بیان میں۔

مترجم کہتا ہے لقطہ بضم لام و سکون قاف ہے اور محدثین کے نزدیک بفتح قاف مشہور ہے لغت میں پڑے ہوئے مال کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں وہ پڑا مال ہے کہ پاوے اس کو کوئی شخص اور معلوم نہ ہو مالک اس کا اور اٹھا لینا لقطہ کا مستحب ہے اگر اعتماد ہو اپنے نفس پر اس کی تعریف کرنے کا یعنی پہچوانے کا ورنہ ترک اس کا اولی ہے اور واجب ہے اٹھانا اس کا اگر خوف ہو اس کے ضائع ہونے کا سو اگر چھوڑ دے گا اس کو اور وہ ضائع ہوگا تو وہ گنہگار ہوگا۔

عَنْ سُوَیْدِ بْنِ غَفَلَۃَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ زَیْدِ بْنِ صُوْحَانَ وَسَلْمَانَ بْنِ رَبِیْعَۃَ فَوَجَدْتُ سَوْطًا

روایت ہے سوید بن غفلہ سے کہا نکلا میں یعنی سفر حج میں زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ سو پایا میں نے

قَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ فِي حَدِيثِهِ فَالْتَقَطْتُ سَوْطًا فَأَخَذْتُهُ قَالَ دَعْهُ فَقُلْتُ لَا أَدَعُهُ تَأْكُلُهُ السِّبَاعُ لَآخُذَنَّهُ فَلَأَسْتَمْتِعَنَّ بِهِ فَقَدِمْتُ عَلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَحَدَّثْتُهُ الْحَدِيثَ فَقَالَ أَحْسَنْتَ وَجَدْتُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ قَالَ فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لِي عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا فَمَا أَجِدُ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا آخَرَ فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا آخَرَ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا آخَرَ وَقَالَ أَحْصِ عِدَّتَهَا وَوِعَاءَهَا وَوِكَاءَهَا فَإِذَا جَاءَ طَالِبُهَا فَأَخْبَرَكَ بِعِدَّتِهَا وَوِعَائِهَا وَوِكَائِهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا۔

ایک کوڑا اور ابن نمیر نے اپنی روایت میں کہا فالتقطت سوطا یعنی پڑا پایا میں نے ایک کوڑا سو لے لیا میں نے اس کو اور دونوں رفیقوں نے کہا میرے چھوڑ دو اس کو میں نے کہا میں کبھی نہ چھوڑوں گا۔ کہ درندے کھالیں میں اس کو لے لوں گا۔ اور اپنا کام نکالوں گا۔ اس سے پھر آیا ابی بن کعب کے پاس اور پوچھا میں نے مسئلہ اس کا اور بیان کیا میں نے اس کا سارا قصہ سو انہوں نے فرمایا خوب کیا تم نے میں نے پائی تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ایک تھیلی کہ اس میں سو دینار سرخ تھے کہا ابی نے سو لایا میں اس کو حضرت کے پاس سو فرمایا حضرت نے پچنواؤ اس کو ایک سال پھر پچنوایا میں نے اس کو ایک سال سو نہ پایا میں نے کسی کو پہچانتا ہو اس کو پھر لایا میں اس کو حضرت کے پاس پھر فرمایا آپ نے پچنواؤ اس کو ایک سال پھر پچنوایا میں نے اس کو ایک سال اور پھر لایا میں اس کو آپ کے پاس پھر فرمایا آپ نے تیسری بار پچنواؤ اس کو ایک سال اور فرمایا بعد ایک سال کے یاد رکھو اس کی گنتی اور اس کی تھیلی کی صورت اور اس کی بندھن کی شکل پھر جب اس کا طالب یعنی مالک آوے اور خبر دیوے تجھ کو اس کی گنتی کی اور اس کی تھیلی کی صورت کی اور اس کے بندھن کے رنگ و روپ کی تو دے دے اس کو اور نہیں تو تو اپنے خرچ میں لا۔

ف یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَوِعَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ فَقَالَ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى تَلْقَى رَبَّهَا۔

روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہ ایک مرد نے پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حکم لقطہ کا سو فرمایا آپ نے پچنوا اس کو ایک سال تک پھر پہچان رکھ سر بند اس کا اور ظرف اور تھیلی اس کی پھر خرچ کر ڈال اس کو پھر اگر آوے اس کا مالک تو ادا کر دے اس کو سو عرض کیا اس نے یا رسول اللہ گم ہوئی بکری کا کیا حکم ہے فرمایا آپ نے لے لے اس کو وہ تیری ہے یا تیرے بھائی کی یا بھیڑیئے کی یعنی اس کو اٹھا نا ضرور ہے نہیں تو بھیڑیا کھا جائے گا پھر پوچھا اس نے یا رسول اللہ کیا حکم ہے کھوئے ہوئے اونٹ کا کہا راوی نے سو غضب ناک ہو گئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ سرخ ہو گئے دونوں رخسارے آپ کے یا سرخ ہو گیا چہرہ مبارک آپ کا یعنی راوی کو شک ہے کہ ان کے شیخ نے کیا کہا پھر فرمایا حضرت نے تجھے کیا کام اس سے حالانکہ اس کے

ساتھ میں موزے اس کے اور مشک اس کی جب تک ملاقات کرے اپنے مالک سے

ف اس باب میں ابی بن کعب اور عبداللہ بن عمر اور جارود بن معلّےٰ اور عیاض بن حمار اور جریر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے حدیث زید بن خالد کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور حدیث یزید کی جو مولیٰ ہیں منبعث کے اور روایت کرتے ہیں زید بن خالد سے حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا صحابہ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور سوا ان کے اوروں کا کہ رخصت دی ہے انہوں نے لقطہ کے خرچ کرنے کی جب پہچنوائے اس کو ایک سال اور نہ پاوے کسی کو کہ اس کو پہچانے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہا ہے کہ پہچنوا دے اس کو ایک سال پھر اگر اس مدت میں اس کا مالک آگیا تو اس کو دے دے نہیں تو صدقہ کر دے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور عبداللہ بن مبارک کا اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا وہ کہتے ہیں کہ جو پڑی چیز اٹھا دے اس کو نفع لینا اس سے جائز نہیں جب کہ غنی ہو۔ اور امام شافعی نے کہا اس سے نفع لیوے اگرچہ غنی ہو اس لیے کہ ابی بن کعب نے پائی تھی ایک تھیلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کہ اس میں سو دینار سُرخ تھے سو حکم فرمایا ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پہچنوائے اسکو تو انہوں نے نہ پایا جو پہچانتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ کھاویں اس روپیہ کو سو اگر لقطہ حلال نہ ہوتا مگر اسی کو کہ جس کو صدقہ حلال ہے نہ درست ہوتا حضرت علی کو اس لیے کہ علی بن ابی طالب نے ایک دینار پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں سو پہچنوایا اس کو اور نہ پایا کوئی شخص ایسا کہ پہچانے اور کہے کہ میرا ہے سو حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس کے کھانے کا اور حضرت علی کو زکوٰۃ وصدقہ درست نہیں کہ بنی ہاشم ہیں اور بعض علماء نے رخصت دی ہے کہ جب لقطہ ادنیٰ چیز ہو تو اس سے نفع لینا جائز ہے اور کچھ پہچنوانے کی ضرورت نہیں اور بعضوں نے کہا اگر ایک دینار سے کم ہو تو ایک جمعہ تک پہچنوا دے اور یہی قول ہے اسحاق بن ابراہیم کا۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنِ اعْتُرِفَتْ فَأَدِّهَا وَإِلَّا فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا وَعَدَدَهَا ثُمَّ كُلْهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَأَدِّهَا

روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا پڑی ہوئی چیز سے تو فرمایا پہچنوا دو اس کو ایک سال تک پھر اگر پہچانی گئی وہ تو دے دو اس کو اور نہیں تو پہچان رکھو اس کے ظرف اور سربند اور اس کی گنتی کو پھر کھالے اس کو پھر اگر آوے اس کا مالک تو ادا کر دے اس کو یعنی وہ تجھ پر قرض ہے۔

ف یہ حدیث حسن صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور احمد بن حنبل نے کہا سب سے زیادہ صحیح روایت اس باب میں یہی ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ رخصت دی ہے انہوں نے کہ جب ایک سال تک خوب پہچنوا دے اور نہ ملے کوئی آدمی کہ اس کو پہچانے تو درست ہے اس سے نفع اٹھانا اور یہی قول ہے شافعیؒ احمد اور اسحاق کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَقْفِ

باب وقف کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَصَبْتُ مَالًا بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِي قَالَ

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ ملی حضرت عمرؓ کو کچھ زمین خیبر میں سو کہا انہوں نے یا رسول اللہ مجھ کو ملا ہے ایسا مال خیبر میں کہ نہیں ملا مجھ کو کوئی مال اس سے نفیس زیادہ میرے نزدیک سو کیا حکم کرتے

اِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ اِنَّهَا لَا يُبَاعُ اَصْلُهَا وَلَا يُوْهَبُ وَلَا يُوْرَثُ تُصُدِّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ وَلِيَهَا اَنْ يَّاْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ يُطْعِمَ صَدِيْقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيْهِ قَالَ فَذَكَرْتُهُ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ فَقَالَ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا قَالَ ابْنُ عَوْنٍ فَحَدَّثَنِيْ بِهِ رَجُلٌ اٰخَرُ اَنَّهُ قَرَاَهَا فِيْ قِطْعَةِ اَدِيْمٍ اَحْمَرَ غَيْرَ مُتَاَثِّلٍ مَالًا۔

ہیں مجھ کو اس مال کے لیے فرمایا آپ نے اگر چاہو تم روک رکھو اس کی اصل کو تم اور صدقہ کر دو اس کو یعنی اس کے منافع کو سو صدقہ کر دیا حضرت عمرؓ نے اس کے منافع کو اس طرح کہ نہ بیچی جاوے اس کی اصل اور نہ ہبہ کی جاوے اور نہ ورثہ میں دی جاوے اور صدقہ دیا جاوے جو اس میں سے نکلے فقیروں کو اور اقرباؤں کو اور گردنیں چھڑانے میں اور اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں اور رہمانوں یعنی مسافروں کے خرچ میں اور کچھ حرج نہیں جو متولی ہو اس زمین کا کہ کھاوے اس میں سے موافق دستور کے یا کھلاوے کسی دوست کو کہ مال جمع کرنے والا نہ ہو اس میں کہا راوی نے یعنی ابن عون نے پھر ذکر کی میں نے یہ حدیث محمد بن سیرین سے تو انہوں نے بجائے غیر متمول کی جگہ غیر متاثل مالا کہا یعنی جمع نہ کرنے والا ہو مال کا ابن عوف نے کہا پھر بیان کی مجھ سے یہ حدیث ایک دوسرے مرد نے کہ اس نے پڑھا تھا اس وقف نامے کو کہ لکھا تھا ایک سرخ چمڑے پر اور اس میں بھی یہی لفظ تھا غیر متاثل مالا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا اسمٰعیل نے اور میں نے پڑھا ابن علیہ عبیداللہ بن عمر کے پاس اسی وقف نامے کو تو اس میں بھی یہی لفظ تھا غیر متاثل مالا اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا نہیں جانتے ہم اس میں اگلوں کا کچھ اختلاف کہ وقف کرنا زمین وغیرہ کا جائز ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ وَعِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ وَوَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مر جاتا ہے آدمی تو منقطع ہو جاتے ہیں اس کے سب عمل مگر تین ایک تو صدقہ جو جاری رہے اور دوسرے علم کہ اس سے نفع دین کا حاصل ہوتا رہے اور تیسرے نیک لڑکا جو دعا کرتے رہے اپنے باپ کے لیے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم کہتا ہے وقف لغت میں حبس یعنی بند کرنے اور روکنے کو کہتے ہیں اور اسی لیے موقف الحساب اس مقام کو کہتے ہیں جہاں حساب کے لیے لوگ روکے جاویں گے قیامت کے دن اور قرآن کے وقف کو وقف کہتے ہیں کہ قاری وہاں روکا جاتا ہے قرآن سے اور وقف مصدر ہے بمعنی توقف کے اس لیے کہ اس کی جمع اوقاف آتی ہے اور اصطلاح شرح میں وقف کہتے ہیں کسی مال مکتوم کے روکنے کو وقف کرنے والے کے ملک پر اور خیرات کرنا اس کی منفعت کا اگرچہ خیرات فی الجملہ ہو یہ تعریف وقف کی امام اعظم کے نزدیک ہے کہ قول صحیح ان سے یہی ہے کہ ان کے نزدیک وقف جائز ہے لازم نہیں اور وقف کرنے سے وہ چیز واقف کے ملک سے خارج نہیں ہوتی یعنی اس کو اختیار ہے کہ وقف کو باطل کر دے یا جاری رکھے جب تک چاہے اور صاحبین کے نزدیک وقف عبارت ہے عین کے روکنے سے اللہ تعالیٰ کی ملک پر اور اس کی منفعت کے صرف کرنے سے جس پر چاہے اگرچہ وہ شخص غنی ہو جس پر خرچ کرتا ہے پھر جب واقف کی ملک سے خارج ہوا تو وقف لازم ہو گیا یعنی واقف کو اختیار اس کے باطل کرنے کا نہیں اور اس کے وارث بھی اس کے ورثہ میں نہ پاویں گے اور اسی قول پر فتویٰ ہے اور حقیقت میں یہ قول اس حدیث کے موافق ہے جو حضرت عمر کے وقف کے باب میں مذکور ہوئی اور محل وقف کا مال متقوم ہے اور رکن اس کا

لفظ خاص ہیں جیسے کہے یہ زمین میری صدقہ موقوفہ دائمی ہے مساکین پر یا اور کچھ اس کے مانند کہے اور فضائل اس کے بے شمار ہیں چنانچہ اسی میں ہے وہ حدیث جو بروایت ابوہریرہؓ کے مذکور ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باغ مدینہ میں وقف فرمائے اور ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے اوقاف اب تک باقی ہیں اور خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوقاف مشہور ہیں کذا فی ترجمہ در المختار مع تقدیم و تاخیر و زیادۃ یسیرۃ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَجْمَاءِ اَنَّ جُرْحَهَا جُبَارٌ

باب اس بیان میں کہ جانور اگر کسی کو زخمی کرے یا مار ے تو اس کا قصاص نہیں۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور یعنی گائے بیل وغیرہ کے مارنے کا کچھ بدلہ نہیں اور کنواں کھود میں مر جاوے یا دب جاوے تو کھودوانے والے پر کچھ بدلہ نہیں اور کان کھودوانے والے پر بھی کچھ بدلا نہیں یعنی اگر کوئی کان کھودنے میں چوٹ کھا جاوے یا مر جاوے تو کھودوانے والے پر الزام نہیں اور دفینہ میں سے اہل جاہلیت کے پانچواں حصہ خیرات دینا ضرور ہے۔

ف اس باب میں جابر اور عمرو بن عوف مزنی اور عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے لیث نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیّب سے اور ابی سلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند روایت کی ہم سے انصاری نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے معن نے کہا انہوں نے کہ کہا مالک بن انس نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا العجماء جرحہا جبار اس کے معنی یہ ہیں کہ جانور اگر کسی کو مارے یا زخمی کرے تو وہ ہدر ہے یعنی اس میں کچھ قصاص نہیں دیت واجب نہیں ہوتی ہے اور بعض علماء نے اس کی تفسیر کی ہے کہ عجماء وہ جانور ہے کہ بھاگا ہو اپنے صاحب کے پاس سے اور اس کے بھاگنے کی حالت میں جو چوٹ چپیٹ لگ جاوے اس کے صاحب پر کچھ تاوان نہیں اور المعدن جبار کے معنی یہ ہیں کہ جب کوئی شخص کان کھدوائے اور کوئی آدمی اس پر گر پڑے تو اس کھدوانے والے پر کوئی تاوان نہیں اور ایسا ہی کنواں ہے کہ جب اس کو کوئی شخص مسافروں وغیرہ کے واسطے کھدوائے اور کوئی اس میں گر پڑے تو اس پر بھی تاوان نہیں اور یہ جو فرمایا کہ رکاز میں پانچواں حصہ ہے رکاز وہ دفینہ ہے جو ایام جاہلیت کا ہو پس جو شخص کہ پاوے اس کو پانچواں حصہ سلطان کو ادا کرے۔ یعنی بیت المال میں دیوے اور جو باقی رہے وہ پانے والے کا ہے۔

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي اِحْيَاءِ اَرْضِ الْمَوَاتِ

باب زمین خراب کے آباد کرنے کے بیان میں۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحْيَى اَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ۔

روایت ہے سعید بن زید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے آباد کیا کسی خراب زمین کو جو کسی کے ملک نہ ہو تو وہ زمین اسی کی ہے اور ظالم کے درخت بونے سے کچھ ظالم[1] کا حق ثابت نہیں ہوتا۔

[1] ظالم وہی ہے جو غیر کی مملوک زمین میں بے اجازت مالک کے کچھ بووے تو اس کا کچھ حق نہیں ہے بلکہ وہ جو بویا زمین کا مالک لے لے گا ۱۲

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحْيٰى اَرْضًا مَيِّتَةً فَهِيَ لَهُ۔

روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے آباد کیا زمین خراب کو جو کسی کے ملک میں نہ تھی پس وہ زمین اسی کی ہے

ف یہ حدیث حسن صحیح ہے اور روایت کیا اس کو بعضوں نے ہشام سے جو بیٹے عروہ کے ہیں انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور یہ سب کہتے ہیں کہ آباد کرنا زمین خراب کا بغیر حکم سلطان کے جائز ہے یعنی سلطان کی اجازت کچھ ضرور نہیں اور بعضوں نے کہا کہ سلطان کی اجازت کے بغیر جائز نہیں کسی زمین غیر مملوک ویران کا آباد کرنا اور اول قول اصح ہے اور اس باب میں جابر اور عمر بن عوف مزنی سے جو دادا ہیں کثیر کے اور سمرہ سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے ابو موسیٰ محمد بن مثنیٰ نے کہا پوچھا میں نے ابوالولید طیالسی سے مطلب اس حدیث کا لیس لعرق ظالم حق سو فرمایا انہوں نے کہا عرق ظالم سے مراد غاصب ہے کہ زبردستی جو چیز اس کی نہیں ہے وہ لے لیوے ابو موسیٰ نے کہا میں نے کہا اس سے مراد وہ شخص ہے جو غیر کے مملوک زمین میں درخت بو دے تو انہوں نے کہا وہی تو ہے مترجم کہتا ہے موات وہ زمین ہے جس میں نہ زراعت ہو نہ مکان اور نہ کسی کے ملک پر اور آباد کرنا موات کا مکان بنانے سے ہے یا زراعت سے یا درخت باغات لگانے سے یا پن چکی وغیرہ بنانے سے امام اعظم کے نزدیک اس کے آباد کرنے کو اذن لینا امام سے شرط ہے اور امام شافعی اور صاحبین کے نزدیک اذن کچھ ضرور نہیں دونوں کی دلیل یہی حدیث ہے جو گزری امام کہتے ہیں حضرت نے فرمایا جو زمین موات کو آباد کرے وہ اس کی ہے یہی اذن ہے صاحبین کہتے ہیں حضرت نے کچھ اذن کی قید نہیں لگائی اس لیے اذن کچھ ضرور نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَطَائِعِ۔ باب مقطع دینے کے بیان میں۔

عَنْ اَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ اَنَّهُ وَفَدَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ فَقَطَعَ لَهُ فَلَمَّا اَنْ وَلّٰى قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَجْلِسِ اَتَدْرِيْ مَا قَطَعْتَ لَهُ اِنَّمَا قَطَعْتَ لَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ قَالَ فَانْتَزَعَهُ مِنْهُ قَالَ وَسَاَلَهُ عَنْ مَا يُحْمٰى مِنَ الْاَرَاكِ قَالَ مَا لَمْ تَنَلْهُ خِفَافُ الْاِبِلِ فَاَقَرَّ بِهٖ قُتَيْبَةُ قَالَ نَعَمْ۔

روایت ہے ابیض بن حمال سے کہ انہوں نے پیام بھیجا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کہ مقطع دیویں ان کو نمک کی کان سو آپ نے دیا ان کو پھر جب اس نے پیٹھ پھیری یعنی جو پیغام لایا تھا تو ایک شخص نے عرض کیا کیسی چیز آپ نے دے دی مقطع میں بے شک آپ نے مقطع میں دیا ایسا پانی جو کبھی موقوف اور بند نہیں ہوتا یعنی اس سے بے حد نمک نکلتا ہے۔ کہا راوی نے پھر پھیر لیا اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص سے اور سوال کیا رسول ابیض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسی زمین گھیری جاوے پیلوں کے درختوں کی یعنی بطریق رمنہ کے فرمایا آپ نے وہ کہ نہ پہونچے اس کو پاؤں اونٹوں کے کہا ترمذی نے جب سنائی میں نے یہ حدیث قتیبہ کو تو انہوں نے اقرار کیا اس کا اور کہا ہاں روایت کی ہے مجھ سے محمد بن یحییٰ نے۔

ف روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے جو بیٹے ہیں ابی عمر کے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن قیس ماربی سے اسی کی مانند اور اس باب میں وائل اور اسماء بنت ابی بکر سے بھی روایت ہے حدیث ابیض کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ

وغیرہم کا کہ جائز جانتے ہیں مقطع یعنی جاگیر کا دینا امام کو یعنی امام جس کو مناسب جانے جاگیر دیوے مترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم کو جب ایک حکم میں کچھ نقصان نظر آوے تو اس سے رجوع کرنا درست ہے اور یہ جو فرمایا کہ نہ پہنچے پیر اونٹوں کے یعنی عمارات سے اور چراگاہ سے دور ہو۔

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقْطَعَہٗ اَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ۔

روایت ہے وائل سے کہ نبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جاگیر دی ان کو ایک زمین حضرموت میں۔

ف کہا محمود نے اور روایت کی ہم سے نصر نے انہوں نے شعبہ سے اور زیادہ کیا اس میں ان لفظوں کو وبعث معہا معاویۃ لیقطعہا ایاہ یعنی اور بھیجا آنحضرت نے وائل کے ساتھ معاویہ کو تاکہ دے آویں وہ زمین یعنی پاپ دیں ف یہ حدیث حسن صحیح ہے

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ الْغَرْسِ
باب درخت لگانے کی فضیلت میں۔

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ یَغْرِسُ غَرْسًا اَوْ یَزْرَعُ زَرْعًا فَیَاْکُلُ مِنْہُ اِنْسَانٌ اَوْ طَیْرٌ اَوْ بَہِیْمَۃٌ اِلَّا کَانَتْ لَہٗ صَدَقَۃً۔

روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ درخت لگاوے یا کھیت بووے اور کھاجاوے اس میں سے کوئی آدمی یا پرندہ چرندہ مگر ہوتا ہے اس بونے والے کو ثواب صدقہ کا۔

ف اس باب میں ابی ایوب اور ام مبشر اور جابر اور زید بن خالد سے بھی روایت ہے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْمُزَارَعَۃِ
باب مزارعت کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَامَلَ اَہْلَ خَیْبَرَ بِشَطْرِ مَا یَخْرُجُ مِنْہَا مِنْ ثَمَرٍ اَوْ زَرْعٍ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عامل کیا اہل خیبر کو یعنی زمین دی ان کو اس اقرار پر کہ جو اس میں سے پیدا ہو پھل ہو یا غلہ اس میں سے آدھا تم لو یعنی حق السعی میں اور آدھا ہم کو دو۔

ف اس باب میں انس اور ابن عباس اور زید بن ثابت اور جابر سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ زمین کو مزارعت پر دینے میں کچھ مضائقہ نہیں جانتے اس اقرار پر کہ آدھا زمین والے کا ہے اور آدھا بونے جوتنے والے کا یا ثلث یا ربع پر دیوے اور اختیار کیا ہے بعضوں نے کہ تخم صاحب زمین دیوے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور مکروہ کہا بعض علماء نے اس مزارعت کو اور رکھا پانی دینے میں کھجور کے ثلث یا ربع پر کچھ مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی کا اور بعضوں نے کہا جو زمین سے پیدا ہو اس میں سے حصہ ٹھیرا کر زمین دینا درست نہیں جب تک کرایہ زمین کا نقد یعنی روپیہ پیسہ سے نہ ٹھیرا لے یعنی یہ کہے کہ زمین میں نے اتنے روپیہ میں کرایہ پر تجھ کو دی پھر خواہ اس میں کچھ پیدا ہو یا نہ ہو۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ نَہَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَمْرٍ کَانَ لَنَا نَافِعًا اِذَا کَانَتْ لِاَحَدِنَا اَرْضٌ اَنْ یُّعْطِیَہَا بِبَعْضِ خَرَاجِہَا اَوْ بِدَرَاہِمَ وَقَالَ اِذَا کَانَتْ لِاَحَدِکُمْ اَرْضٌ

روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ کہا انہوں نے منع کیا ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسے امر سے کہ ہم کو اس میں نفع تھا وہ یہ ہے کہ جب ہوتی ہم میں سے کسی کی زمین دیتا اس کو بعوض بعض خراج اس کے یا بدلے روپوں کے تو فرمایا آپ نے جب ہووے

فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ أَوْ لِيَزْرَعْهَا ۔ تم میں سے کسی کی زمین تو مفت دے اپنے بھائی کو یا آپ زراعت کرے یعنی کرایہ وغیرہ پر نہ دیوے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمِ الْمُزَارَعَةَ وَلٰكِنْ أَمَرَ أَنْ يَرْفُقَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ ۔ روایت ہے ابن عباس سے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام نہیں کیا زمین کو کرایہ پر دینے سے لیکن حکم کیا کہ نرمی کرے ایک دوسرے پر یعنی کرایہ میں تخفیف کرے یا بالکل نہ لے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں زید بن ثابت سے بھی روایت ہے رافع کی حدیث میں اضطراب ہے کہ مروی ہے یہ رافع بن خدیج سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچاؤں سے اور مروی ہے ان سے وہ روایت کرتے ہیں ظہیر بن رافع سے اور وہ بھی ان کے ایک چچاؤں میں ہیں اور مروی ہے یہ حدیث ان سے اسانید مختلف سے۔

اَبْوَابُ الدِّيَاتِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں دیتوں کے جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

مترجم کہتا ہے دیت وہ مال ہے کہ دیا جاتا ہے بدلے نفس کے قتل کرنے کے یا کسی عضو کے ضائع کرنے میں اور دیات اس کی جمع ہے اور دیت یا مغلظہ ہوتی ہے یا مخففہ، مغلظہ سو اونٹنیاں ہیں چار طرح کی پچیس بنت مخاض پچیس بنت لبون پچیس حقہ پچیس جذعہ یہ امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک ہے اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک دیت مغلظہ پچیس حقہ تیس جذعہ چالیس ثنیہ کہ سب حاملہ ہوں اور دیت مغلظہ قتل شبہ عمد میں دینا پڑتی ہے اور دیت مخففہ یہ ہے کہ اگر سونے کی قسم سے دے تو دس ہزار درہم دے اونٹ دے تو پانچ طرح کے دے بیس ابن مخاض اور بیس بنت مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس حقہ اور بیس جذعہ اور یہ لازم آتی ہے قتل خطا میں اور جو قائم مقام خطا کے ہو اور قتل سبب میں کذا فی شرح مشکوٰۃ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدِّيَةِ كَمْ هِيَ مِنَ الْإِبِلِ

باب اس بیان میں کہ دیت میں جب اونٹ دے تو کتنے دے

عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دِيَةِ الْخَطَاءِ عِشْرِيْنَ ابْنَةَ مَخَاضٍ وَعِشْرِيْنَ بَنِي مَخَاضٍ ذُكُوْرًا وَعِشْرِيْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَعِشْرِيْنَ جَذَعَةً وَعِشْرِيْنَ حِقَّةً ۔ روایت ہے خشف بن مالک سے کہا انہوں نے سنا میں نے ابن مسعود سے کہا انہوں نے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل خطا کی دیت میں بیس بنت مخاض اور بیس اونٹ نر بنی مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس جذعہ اور بیس حقہ۔

ف روایت کی ہم سے ابوہشام رفاعی نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابن ابی زائدہ نے اور ابوخالد احمر نے حجاج بن ارطاۃ سے اسی کے مانند اور اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے ابن مسعود کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر

اسی سند سے اور مروی ہے یہ عبداللہ سے موقوفاً بھی اور بعض علماء کا مذہب یہی ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور اجماع ہے تمام علماء کا کہ دیت تحصیل کی جاوے تین برس میں ہر سال میں ثلث دیت اور تجویز کیا ہے کہ دیت قتل خطا کی عاقلہ یعنی عصبات قاتل پر ہے سو بعضوں نے کہا عاقلہ کہتے ہیں جو مرد کے عزیز و قریب ہوں باپ کی طرف سے یعنی وہ ددھیال کے لوگ اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا اور بعضوں نے کہا دیت مردوں پر ہے عورتوں اور لڑکوں پر نہیں اگرچہ عصبات ہوں اور ہر شخص اٹھاوے یعنی متکفل ہو اس میں سے ربع دینار کا اور بعضوں نے نصف دینار تک کہا ہے سو اگر اس میں دیت پوری ہو گئی تو خیر نہیں تو نظر کی جاوے اس قبیلہ اور خاندان سے قریب تر ہوں اور لازم کی جاوے ان پر۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا دُفِعَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ فَإِنْ شَاءُوا قَتَلُوا وَإِنْ شَاءُوا أَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَأَرْبَعُونَ خَلِفَةً وَمَا صَالَحُوا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ وَذَلِكَ لِتَشْدِيدِ الْعَقْلِ۔

روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قتل کیا کسی کو قصداً تو وہ سپرد کر دیا جاوے مقتول کے وارثوں کو چاہیں وہ اس کو قتل کریں اور چاہیں اس سے دیت لیویں اور دیت کے تیس حقہ ہیں اور تیس جذعہ اور چالیس اونٹنیاں حاملہ اور جس پر وارث صلح کر لیں وہ ان کو دینا پڑے گا اور یہ دیت سخت ہے۔

ف حدیث عبداللہ بن عمرو کی یعنی جو مذکور ہوئی حسن ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدِّيَةِ كَمْ هِيَ مِنَ الدَّرَاهِمِ
باب اس بیان میں کہ دیت میں کتنے درہم دیئے جائیں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا۔

روایت ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کی دیت بارہ ہزار درہم۔

روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن نے جو بنی مخزوم کے قبیلے سے ہیں انہوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں اس کا کہ ابن عباس سے روایت ہے اور ابن عیینہ کی حدیث میں کلام اس سے اور کچھ زیادہ ہے یعنی اس میں کچھ الفاظ ابن عباس کی روایت سے بڑھ کر ہیں اور ہم نہیں جانتے کسی کو کہ ذکر کیا ہو اس نے اس حدیث کو ابن عباس سے مگر محمد بن مسلم نے اور اس حدیث پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض علماء نے دیت تجویز کی ہے دس ہزار درہم اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور شافعی نے کہا میں دیت نہیں جانتا مگر اونٹوں سے اور وہ سو اونٹ ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُوضِحَةِ
باب ان زخموں کی دیت کے بیان میں جن سے ہڈی کھل جاوے

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ۔

روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو زخم ایسے ہوں کہ اس میں ہڈیاں کھل گئی ہوں تو اس میں پانچ پانچ اونٹ دیت ہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق

کا کہ جو زخم ایسا ہو کہ اس میں ہڈی کھل جائے اس میں پانچ اونٹ دیت ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي دِيَةِ الْأَصَابِعِ

باب انگلیوں کی دیت کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةُ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ عَشَرَةٌ مِنَ الْإِبِلِ لِكُلِّ إِصْبَعٍ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیت ہاتھ پیر کی انگلیوں کی برابر ہے۔ دس اونٹ دیت ہیں ہر انگلی کے۔

اس باب میں ابوموسیٰ اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهِ وَهٰذِهِ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اور یہ دیت میں برابر ہے یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا دونوں کی دیت یکساں ہے۔

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم کہتا ہے جاننا چاہیے کہ تمام انگلیوں میں دونوں ہاتھ کی یا دونوں پیر کی پوری دیت لازم آتی ہے یعنی سو اونٹ اور ہر انگلی میں اس کا دسواں حصہ ہے یعنی دس اونٹ اور چھنگلیا انگوٹھے کے برابر ہے اگرچہ انگوٹھے میں دو ہی پورے ہیں اور چھنگلیا میں تین اور جبکہ ہر انگلی کے دس اونٹ ہوئے تو ہر پور میں انگلیوں کے دس اونٹ کی تہائی ہے اور انگوٹھے کے ہر پور میں پانچ اونٹ ہیں یعنی نصف دس کا کہ اس میں دو ہی پورے ہیں کذا فی شرح مشکوٰۃ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَفْوِ

باب دیت وغیرہ کے عفو کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي السَّفَرِ قَالَ دَقَّ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ سِنَّ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لِمُعَاوِيَةَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ هٰذَا دَقَّ سِنِّي فَقَالَ مُعَاوِيَةُ إِنَّا سَنُرْضِيكَ وَأَلَحَّ الْآخَرُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَأَبْرَمَهُ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ شَأْنَكَ بِصَاحِبِكَ وَأَبُو الدَّرْدَاءِ جَالِسٌ عِنْدَهُ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِي جَسَدِهِ فَيَتَصَدَّقُ بِهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ بِهِ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهِ خَطِيئَةً فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ أَأَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي قَالَ فَإِنِّي أَذَرُهَا لَهُ قَالَ مُعَاوِيَةُ

روایت ہے ابوالسفر سے کہا انہوں نے اکھاڑ ڈالا ایک مرد قریشی نے دانت ایک مرد انصاری کا پس فریاد کی اس نے معاویہ سے یا امیرالمومنین اس نے اکھاڑ ڈالا دانت میرا سو حضرت معاویہ نے فرمایا ہم تجھ کو راضی کر دیں گے یعنی تیری داد دیں گے اور دوسرے شخص نے یعنی قریشی نے منت سماجت کرنا شروع کی کہ تنگ کر دیا حضرت معاویہ کو سو کہا معاویہ نے تیرا اختیار ہے تیرے صاحب کو یعنی وہ بخش دے چاہے انتقام لے اور ابوالدرداء ان کے پاس بیٹھے تھے سو فرمایا ابوالدرداء نے میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ کوئی مرد ایسا نہیں کہ جس کو زخم لگے بدن میں سو صدقہ دے دے اس کو یعنی معاف کر دے اور انتقام اس کا نہ چاہے مگر بلند کرتا ہے اللہ تعالےٰ بسبب اس کے اس کا ایک درجہ اور اتارتا ہے اس سے ایک گناہ سو انصاری

لأَجْعَلَنَّ اُحَيْتِيكَ فَأَمَرَ لَهُ بِمَالٍ۔

نے کہا تم نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوالدرداء نے کہا ہاں سنا ہے میرے کانوں نے اور یاد رکھا ہے میرے دل نے سوانصاری نے کہا میں معاف کر دیتا ہوں معاویہ نے فرمایا مضائقہ نہیں مگر میں محروم نہ کروں گا تجھ کو پھر حکم دیا اسکو کچھ مال دینے کا

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور ابی السفر کو ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے کچھ سنا ہو ابوالدرداء سے اور ابوالسفر کا نام سعید بن احمد ہے اور ان کو ابن محمد ثوری کہتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مَنْ رُضِخَ رَأْسُهُ بِصَخْرَةٍ

باب جس کا سر پتھر سے کچل دیا گیا ہو

عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا أَوْضَاحٌ فَأَخَذَهَا يَهُوْدِيٌّ فَرَضَخَ رَأْسَهَا وَأَخَذَ مَا عَلَيْهَا مِنَ الْحُلِيِّ قَالَ فَأُدْرِكَتْ وَبِهَا رَمَقٌ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَكِ أَفُلَانٌ فَقَالَتْ بِرَأْسِهَا لَا قَالَ فَفُلَانٌ حَتّٰى سَمَّى الْيَهُوْدِيَّ فَقَالَتْ بِرَأْسِهَا نَعَمْ قَالَ فَأُخِذَ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضِخَ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

روایت ہے انس سے کہا انہوں نے نکلی ایک لڑکی یعنی کہیں جانے کو اور اس کے بدن پر زیور تھے چاندی کے سو پکڑ لیا اس کو ایک یہودی نے اور کچل دیا اس کا سر یعنی پتھر سے اور لے لیا جو زیور تھا اس کے بدن پہ کہا انس نے سو لوگ اس تک پہنچ گئے کہ اس میں کچھ جان تھی سو لے آئے اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ نے پوچھا کس نے مارا تم کو کیا فلاں شخص نے مارا اس نے سر سے اشارہ کیا کہ نہیں پھر فرمایا آپ نے فلاں نے مارا اس نے کہا نہیں یہاں تک کہ نام لیا آپ نے یہودی کا تو اس نے کہا ہاں اسی نے مارا کہا انس نے پھر وہ پکڑا گیا اور اقرار کیا اس نے اس کے مارنے کا سو حکم کیا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کچلا گیا اس کا سر دو پتھروں کے بیچ میں رکھ کر۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض علماء کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض علماء نے کہا قصاص نہیں ہے مگر جب تلوار سے مارے مترجم کہتا ہے قتل کی پانچ قسمیں ہیں عمد[1] اور شبہ عمد[2] اور خطا[3] اور جاری مجرا[4] اور قتل سبب[5] قتل عمد یہ ہے کہ ایسی چیز سے مارے کہ عضو جدا ہو جاوے خواہ وہ ہتھیار کی قسم سے ہو یا تیز چیز مثل پتھر یا لکڑی یا کھپانچ یا شعلہ آگ کا ہو اور صاحبین کے نزدیک قتل عمد وہ ہے کہ ایسی چیز سے مارے کہ غالباً اس سے قتل کیا جاتا ہو اور اس قتل سے آدمی گنہگار ہوتا ہے اور قصاص لازم آتا ہے فقط مگر یہ کہ معاف کر دیں یا وارث راضی ہو جاویں دیت پر اور اس پر کفارہ نہیں اور راوی کی حدیث میں جو قصاص مذکور ہوا تو اس قسم کا تھا امام اعظم کے قول کے مطابق کہ یقین ہے کہ اس نے بڑے پتھر سے سر کچلا ہو گا۔ اور شبہ عمد یہ ہے کہ قصداً مارے سوا ان چیزوں کے جو ذکر ہوئیں اور چیزوں سے اور اس قتل سے بھی گنہگار ہوتا ہے اور دیت مغلظہ عاقلہ پر لازم آتی ہے جس کا بیان ابتدائے باب میں گزرا نہ قصاص مگر اس میں بھی جان مارنے سے کم میں یعنی زخمی کرنے میں قصاص آتا ہے اور قتل خطا کی دو قسمیں ہیں ایک خطا قصد میں ہوتی ہے جیسے ایک شخص کو تیر مارا شکار سمجھ کر یا حربی کافر گمان کر کے اور حقیقت میں وہ مسلمان تھا اور دوسرے خطا فعل میں ہوتی ہے اور وہ یہ کہ تیر مارتا تھا نشانہ پر مگر لگ گیا ایک آدمی کے اور جاری مجری خطا کی یہ ہے کہ ایک شخص سوتا ہوا کروٹ لی اس پر اور اس کو مار ڈالا ان دونوں میں یعنی قتل خطا اور جاری مجری خطا میں کفارہ بھی لازم آتا ہے اور دیت عاقلہ پر اور گناہ بھی ہوتا ہے بسبب ترک احتیاط کے اور قتل سبب یہ ہے کہ ایک شخص نے کنواں کھدوایا یا کوئی پتھر رکھا غیر کے ملک میں بغیر اس کے اذن کے اور اس سے کوئی آدمی ہلاک ہو گیا یعنی کنوئیں میں گر کر مر گیا ٹھوکر لگی اس پتھر کی اور مر گیا سو اس سے دیت آتی ہے عاقلہ پر نہ کفارہ اور چار قسمیں جو کہ قتل کی پہلے مذکور ہوئیں اس سے

محروم ہوتا ہے قاتل میراث سے مقتول کے اور پانچویں قسم سے قتل کے محروم نہیں ہوتا کذا فی شرح مشکوٰۃ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّشْدِيدِ قَتْلِ الْمُؤْمِنِ

باب مومن کے قتل کی سختی عذاب کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَزَوَالُ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک ساری دنیا کا مٹ جانا کمتر ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مرد مومن کے قتل سے۔

ف روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن شعبہ نے انہوں نے یعلی بن عطاء سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے اسی کے مانند اور مرفوع نہیں کیا اس حدیث کو اور یہ زیادہ صحیح ہے ابن ابی عدی کی روایت سے اور اس باب میں سعد اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی ہریرۃؓ اور عقبہ بن عامر اور بریدہ سے بھی روایت ہے اور حدیث عبداللہ بن عمرو بن عاص کی اسی طرح روایت کی سفیان ثوری نے یعلی بن عطاء سے موقوفاً اور یہ زیادہ صحیح ہے مرفوع روایت سے۔

بَابُ الْحُكْمِ فِي الدِّمَاءِ۔

باب آخرت میں خون کے فیصلے کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُحْكَمُ بَيْنَ الْعِبَادِ فِي الدِّمَاءِ۔

روایت ہے عبداللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے جو فیصلہ کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت میں بندوں کے خون کا ہوگا۔

ف عبداللہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسے ہی روایت کی کئی لوگوں نے اعمش سے مرفوعاً اور بعضوں نے اعمش سے روایت کی مگر مرفوع نہیں کیا اس کو روایت کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے پہل جو حکم کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت میں تو بندوں کے خون کا روایت کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے پہل جو حکم اور فیصلہ کرے گا اللہ تعالیٰ یعنی قیامت میں تو بندوں کے خون کا ہوگا۔

عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ ثَنَا اَبُو الْحَكَمِ الْبَجَلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِيدِ الْخُدْرِيَّ وَاَبَا هُرَيْرَةَ يَذْكُرَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمَآءِ وَاَهْلَ الْاَرْضِ اشْتَرَكُوْا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ۔

روایت ہے یزید رقاشی سے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابوالحکم بجلی نے کہا سنا میں نے ابو سعید خدری اور ابو ہریرۃؓ سے دونوں ذکر کرتے تھے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمام لوگ آسمان زمین کے شریک ہو جاویں ایک مومن کے خون میں تو سب کو اوندھا ڈال دیوے اللہ تعالیٰ دوزخ میں۔

ف یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ ابْنَهُ يُقَادُ مِنْهُ اَمْ لَا

باب اس بیان میں جو اپنے بیٹے کو مار ڈالے تو وہ قصاص میں مارا جاوے یا نہیں۔

عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ

روایت ہے سراقہ بن مالک سے کہا انہوں نے میں حاضر

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقِیْدُ الْاَبَ مِنَ ابْنِہٖ وَلَا یُقِیْدُ الْاِبْنَ مِنْ اَبِیْہِ ۔

ہو ا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تو وہ قصاص دلواتے تھے باپ کو بیٹے سے اور نہیں قصاص دلواتے تھے بیٹے کو باپ سے ۔

ف اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم سراقہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور اس کی اسناد صحیح نہیں اور روایت کی ہے اسمٰعیل بن عیاش نے مثنٰی بن صباح سے اور مثنٰی بن صباح ضعیف ہیں حدیث میں اور مروی ہے یہ حدیث ابو خالد احمر سے انہوں نے روایت کی حجاج سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے یہ حدیث عمرو بن شعیب سے مرسلاً بھی اور اس روایت میں اضطراب ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ جب مار ڈالے باپ اپنے بیٹے کو تو وہ اس کے عوض میں قتل نہ کیا جاوے اور جو زنا کی تہمت لگا دے اپنے بیٹے کو تو باپ پر حد قذف بھی ماری نہ جاوے ۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ ۔

روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ قصاص میں نہ مارا جائے باپ بیٹے کے ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقَامُ الْحُدُوْدُ فِی الْمَسَاجِدِ وَلَا یُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ ماری جاویں حدیں مسجدوں میں اور نہ مارا جاوے کوئی باپ بدلے میں بیٹے کے ۔

ف اس حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے اس اسناد سے مگر اسمٰعیل بن مسلم کی روایت سے اور اسمٰعیل بن مسلم مکی میں کلام کیا ہے بعض علماء نے ان میں بسبب قلت حافظہ کے ۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ ۔

باب حرمت میں خون مسلم کے ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُّسْلِمٍ یَّشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ اَلثَّیِّبُ الزَّانِیْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالتَّارِکُ لِدِیْنِہٖ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَۃِ ۔

روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں خون کرنا کسی کا جو گواہی دیتا ہو کہ کوئی معبود نہیں سوائے خدا تعالیٰ کے اور میں پیغامبر ہوں اس کا مگر تین سببوں سے ایک تو زنا کرنے والے کا اسے رجم ضرور ہے اور دوسرے قاتل کا بعوض مقتول کے تیسرے چھوڑ دینے والا اپنے دین اسلام کو۔ اور جدا ہونے والا جماعت سے اہل اسلام کے ۔

ف اس باب میں عثمان رضی اور عائشہ رضی اور ابن عباس رضی سے بھی روایت ہے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْمَنْ یَّقْتُلُ نَفْسًا مُّعَاھَدًا

باب قاتل ذمی کے بیان میں ۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُّعَاھَدَۃً لَّہٗ ذِمَّۃُ اللّٰہِ

روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ ہو کہ جس نے مار ڈالا ذمی کو کہ اس کو پناہ تھی اللہ کی ۔ اور

وَذِمَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَدْ اَخْفَرَ بِذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِيْحَهَا لَتُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا۔

اس کے رسولؐ کی تو اس نے توڑ ڈالا اللہ کی پناہ کو اور نہ سونگھے گا وہ خوشبو جنت کی کہ آتی ہے میدان قیامت میں ستر برس کی راہ پر سے۔

ف اس باب میں ابی بکرہ سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابی ہریرہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَى الْعَامِرِيَّيْنِ بِدِيَةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَكَانَ لَهُمَا عَهْدٌ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت دلوائی بنی عامر کے دو شخصوں کی جو مقتول ہوئے تھے مسلمانوں کی دیت کے برابر اور وہ دونوں ذمی تھے یعنی ان سے اقرار تھا صلح کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور ابو سعد بقال کا نام سعید بن مرزبان ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ حُكْمِ وَلِيِّ الْقَتِيْلِ فِي الْقِصَاصِ وَالْعَفْوِ۔

باب ولی مقتول کے حکم میں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ اِمَّا اَنْ يَّعْفُوَ وَاِمَّا اَنْ يَّقْتُلَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ جب فتح دی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو مکے پر تو کھڑے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں یعنی خطبہ پڑھنے میں اور تعریف کی اللہ تعالیٰ کی اور ثنا کی اس پر پھر فرمایا جس کا کوئی شخص مارا گیا ہو تو اس مقتول کے ولی کو دو باتوں کا اختیار رہے یا عفو کر دے اور یا قاتل کو قتل کرے یعنی قصاص میں۔

ف اس باب میں وائل بن حجر اور انس اور ابی شریح خویلد بن عمرو سے بھی روایت ہے۔

عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَسْفِكَنَّ فِيْهَا دَمًا وَّلَا يَعْضُدَنَّ فِيْهَا شَجَرًا فَاِنْ تَرَخَّصَ مُتَرَخِّصٌ فَقَالَ اُحِلَّتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَحَلَّهَا لِيْ وَلَمْ يُحِلَّهَا لِلنَّاسِ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِيْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ثُمَّ هِيَ حَرَامٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ اِنَّكُمْ مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قَتَلْتُمْ هٰذَا الرَّجُلَ مِنْ

روایت ہے ابی شریح کعبی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ نے حرمت اور تعظیم و تکریم کی جگہ ٹھیرایا ہے مکہ کو اور نہیں ٹھیرایا اس کو حرمت کی جگہ لوگوں نے سو جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو خدا وند تعالیٰ شانہ پر اور پچھلے دن یعنی قیامت پر تو نہ بہاوے اس میں خون یعنی کسی کو قتل نہ کرے۔ اور نہ اکھاڑے اس میں کوئی درخت سو کسی نے اگر اپنے لیے رخصت نکالی یعنی قتل وغیرہ کی اس دلیل سے کہ کہا اس نے رخصت دی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یعنی پس مجھے بھی ویسی ہی رخصت ہے پھر فرمایا آپ نے بے شک مجھے رخصت دی اللہ تعالیٰ نے اور کسی آدمی کو

هٰذَيْلٍ وَاِنِّيْ عَاقِلُهُ فَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيْلٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَاَهْلُهُ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ اِمَّا اَنْ يَقْتُلُوْا اَوْ يَاْخُذُوْا الْعَقْلَ ۔

رخصت نہیں دی اور مجھ کو بھی رخصت دی اور حلال کیا قتل و قمع وہاں پر ایک گھڑی بیں دن کی پھر مکہ ایسا ہی حرام ہے قیامت کے دن تک پھر تم نے اے گروہ بنی خزاعہ کے قتل کیا اس مرد کو بنی ہذیل سے اور میں اس کی دیت دلواتا ہوں سو جس کا کوئی مارا جاوے سا ج کے بعد اس کے لوگ اختیار رکھتے ہیں دو امروں کا یا قتل کریں قاتل کو قصاص میں یا دیت لیں ۔

ف حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے شیبان نے بھی یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی کے مثل اور مروی ہے ابی شریح خزاعی سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپؐ نے فرمایا من قتل لہ قتیل فلہ ان یقتل اویعفو اویاخذ الدیۃ یعنی جس کا کوئی شخص مارا جاوے تو اس کو اختیار ہے کہ قاتل کو قتل کرے یا معاف کر دے یا دیت لیوے اور یہی مذہب ہے بعض علماء کا یعنی کہتے ہیں کہ ولی مقتول کو اختیار ہے چاہے قصاص لے یا دیت لے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا ۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُتِلَ رَجُلٌ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدُفِعَ الْقَاتِلُ اِلٰى وَلِيِّهِ فَقَالَ الْقَاتِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُ قَتْلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّهُ اِنْ كَانَ صَادِقًا فَقَتَلْتَهُ دَخَلْتَ النَّارَ فَخَلَّاهُ الرَّجُلُ وَكَانَ مَكْتُوْفًا بِنِسْعَةٍ قَالَ فَخَرَجَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ فَكَانَ يُسَمّٰى ذَا النِّسْعَةِ ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ مار ڈالا ایک شخص نے کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور سونپا گیا قاتل مقتول کے ولی کو سو کہا قاتل نے یا رسول اللہ قسم ہے اللہ کی میں نے قصداً نہیں مارا اس کو سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو کہ اگر یہ سچا ہے اور پھر تو نے اس کو قصاص میں مارا تو داخل ہو گا تو دوزخ میں پس چھوڑ دیا اس مرد نے یعنی ولی نے مقتول کے اس قاتل کو اور وہ بندھا ہوا تھا ایک تسمے میں کہا راوی نے پھر نکلا وہ قاتل کھینچتا ہوا اپنے تسمے کو اور نام ہو گیا اس کا ذاالسعۃ یعنی صاحب تسمے کا ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْمُثْلَةِ ۔

باب ہاتھ پیر ناک کان کاٹنے کی مناہی میں ۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ اَمِيْرًا عَلٰى جَيْشٍ اَوْصَاهُ فِيْ خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ خَيْرًا فَقَالَ اغْزُوْا بِسْمِ اللّٰهِ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَاتِلُوْا مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ اغْزُوْا وَلَا تَغُلُّوْا وَلَا تَغْدِرُوْا وَلَا تُمَثِّلُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا وَلِيْدًا وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ ۔

روایت ہے سلیمان بن ابی بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب بھیجتے کسی کو سردار کر کے کسی لشکر پر تو وصیت کرتے خاص اس کو اللہ تعالٰے سے ڈرنے کی اور جو لوگ کہ ساتھ اس کے ہوں ان سے نیکی کرنے کی اور فرماتے جہاد کرو اللہ کے نام سے اور اللہ کی راہ میں لڑو اس سے جو انکار کرے اللہ کا ۔ جہاد کرو اور غنیمت کے مال سے کچھ نہ چراؤ اور عہد شکنی نہ کرو اور کسی کے ہاتھ پیر ناک کان نہ کاٹو اور کسی لڑکے نابالغ کو نہ مارو اور اس حدیث میں ایک قصہ اور ہے ۔

ف اس باب میں ابن مسعود اور شداد بن اوس اور سمرہ اور مغیرہ اور یعلی بن مرہ اور ابی ایوب سے روایت ہے حدیث

بریدہ کی حسن ہے صحیح ہے اور حرام کہا ہے علماء نے ہاتھ پیر ناک کاٹنے کو۔

عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ۔

روایت ہے شداد بن اوس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرض کیا ہے احسان کرنا ہر چیز پر پھر جب قتل کرو تو آسانی سے قتل کرو کہ جلد جان نکل جاوے اور جب ذبح کرو تو خوبی سے ذبح کرو اور تیز کر لیوے ہر کوئی تم میں کا اپنی چھری یعنی ذبح کرتے وقت اور راحت دے۔ اپنے ذبیحہ کو یعنی جلد تیز چھری سے ذبح کرے کہ زیادہ تکلیف نہ ہو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالاشعث کا نام شرحبیل بن آدہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي دِيَةِ الْجَنِينِ۔ باب حمل گرا دینے کے دیت کے بیان میں۔

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ كَانَتَا ضَرَّتَيْنِ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ أَوْ عَمُودِ فُسْطَاطٍ فَأَلْقَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ غُرَّةً عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ وَجَعَلَهُ عَلَى عَصَبَةِ الْمَرْأَةِ۔

روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ دو عورتیں آپس میں سوتیں تھیں سو مارا ایک نے دوسری کو ایک پتھر یا ایک میخ خیمہ کی پس گر گیا اس کے پیٹ کا بچہ سو حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچہ کے عوض میں ایک بردہ یعنی ایک غلام یا ایک لونڈی اور دلوایا وہ عورت کے عصبات سے۔

ف حسن نے کہا اور روایت کی ہم سے زید بن حباب نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے یہی حدیث۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ فَقَالَ الَّذِي قُضِيَ عَلَيْهِ أَنُعْطِي مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا لَيَقُولُ بِقَوْلِ الشَّاعِرِ بَلْ فِيهِ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا انہوں نے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل گرانے والی کو ایک بردہ دینے کا اس عورت کو جس کا حمل گرا ہے بردہ غلام ہو یا لونڈی سو کہا اس نے جس پر حکم کیا حضرت نے بردہ دینے کا کیا آپ دیت دلواتے ہیں اس کی جس نے پیا نہ کھایا اور نہ آواز دی نہ پکارا پیدا ہوتے وقت سو ایسے کا خون تو ضائع ہے یعنی اس کا بدلا کچھ نہ دینا چاہیے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تو باتیں کرتا ہے شاعروں کی ضرور جنین کی دیت میں ایک بردہ دینا چاہیے غلام ہو یا لونڈی۔

اس باب میں حمید بن مالک بن نابغہ سے بھی روایت ہے حدیث ابوہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کے نزدیک اور بعضوں نے کہا غرہ سے مراد غلام یا لونڈی ہے یا مراد پانچسو درہم ہیں اور بعضوں نے کہا مراد گھوڑا ہے یا خچر۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ۔ باب اس بیان میں کہ کوئی مسلمان کسی کافر کے عوض میں مارا نہیں جاتا۔

عَنِ الشَّعْبِيِّ ثَنَا أَبُو جُحَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ

روایت ہے شعبی سے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے ابوجحیفہ

نَعْلَیْ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ هَلْ عِنْدَکُمْ سَوْدَآءُ فِیْ بَیْضَآءَ لَیْسَ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ قَالَ وَالَّذِیْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَاعَلِمْتُهٗ اِلَّا فَهْمًا یُعْطِیْهِ اللّٰهُ رَجُلًا فِی الْقُرْاٰنِ وَمَافِی الصَّحِیْفَةِ قَالَ قُلْتُ وَمَافِی الصَّحِیْفَةِ قَالَ فِیْهَا الْعَقْلُ وَ فِکَاکُ الْاَسِیْرِ وَاَنْ لَّا یُقْتَلَ مُؤْمِنٌ بِکَافِرٍ۔

نے کہا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اے امیر المومنین کوئی چیز تمہارے پاس سیاہی سی لکھی ہوئی ہے سفید کاغذ وغیرہ پر سوا کتاب اللہ یعنی قرآن کے انہوں نے فرمایا قسم ہے اس خدا کی جس نے چیر نکالا دانے کو اور پیدا کر دیا روحوں کو۔ میں نہیں جانتا کچھ مگر جو سمجھ اللہ تعالیٰ نصیب کرے کسی مرد مسلمان کو قرآن کے سمجھنے کی اور جو اس صحیفے میں ہے میں نے کہا کیا ہے اس صحیفے میں کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس میں دیت ہے اور قیدیوں یا غلاموں کے آزاد کرنے کا ذکر ہے اور یہ کہ نہ مارا جاوے کوئی مسلمان کافر کے بدلے میں۔

ف اس باب میں عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے۔ حدیث علی رضی اللہ عنہ کی حسن ہے صحیح اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ کہتے ہیں نہ قتل کیا جاوے کوئی مسلمان کسی کافر کے بدلے میں اور بعض علماء نے کہا مسلمان قتل کیا جاوے قصاص میں ذمی کے اور پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِکَافِرٍ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دِیَةُ عَقْلِ الْکَافِرِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُؤْمِنِ۔

روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قتل کیا جاوے کوئی مسلمان قصاص میں کسی کافر کے اور اسی سند سے یہ بھی حدیث مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیت کافر کی برابر ہے آدھی دیت مسلمان کے۔

ف اور اختلاف ہے علماء کا کہ یہود اور نصاریٰ کی دیت میں سو بعض علماء کا مذہب اس حدیث کے موافق ہے جو مروی ہوئی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کہا عمر بن عبدالعزیز نے دیت یہودی اور نصرانی کی مسلمان کی آدھی دیت کے برابر ہے اور یہی قول ہے احمد بن حنبل کا اور مروی ہے عمر بن خطاب سے انہوں نے کہا دیت یہودی اور نصرانی کی چار ہزار درہم ہے اور دیت مجوسی کی آٹھ سو درہم ہے اور اسی کے قائل ہیں امام مالک اور امام شافعی اور اسحاق اور کہا بعض علماء نے دیت یہودی اور نصرانی کی مسلمان کی دیت کے برابر ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا۔

بَابُ مَاجَآءَ فِی الرَّجُلِ یَقْتُلُ عَبْدَهٗ
باب اس شخص کے بیان میں جو اپنے غلام کو مار ڈالے

عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ قَتَلْنَاهُ وَ مَنْ جَدَعَ عَبْدَهٗ جَدَعْنَاهُ۔

روایت ہے سمرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے قتل کیا اپنے غلام کو ہم بھی اس کو قتل کریں گے اور جس نے ناک کان کاٹی اپنے غلام کی ہم بھی اس کی ناک کان کاٹیں گے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور بعض علمائے تابعین کا یہی مذہب ہے انہیں میں ہیں ابراہیم نخعی اور بعضوں نے کہا حر اور عبد میں قصاص نہیں جان کے مارنے میں نہ زخمی کرنے میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق اور حسن بصری اور عطاء بن ابی رباح کا اور بعضوں نے کہا جب قتل کرے کوئی اپنے غلام کو تو اس کے عوض میں نہ مارا جائے اور جب کسی غیر کے غلام کو قتل کرے تو اس کے عوض میں مارا جاوے اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمَرْأَةِ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا حَتَّى أَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكِلَابِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ وَرِّثِ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا۔

باب اس بیان میں کہ عورت اپنے شوہر کی دیت میں سے ورثہ پاوے۔

روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ حضرت عمرؓ فرماتے تھے دیت عاقلہ پر واجب ہوتی ہے اور وارث نہیں ہوتی عورت اپنے ورثہ کی دیت سے کسی شئے کی یہاں تک کہ خبر دی ان کو ضحاک بن سفیان نے جو قبیلہ بنی کلاب سے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو خط لکھا کہ ورثہ دو اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کی شوہر کی دیت سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقِصَاصِ

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَنَزَعَ يَدَهُ فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ۔

باب قصاص کے بیان میں۔

روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک مرد نے کاٹ کھایا ہاتھ ایک مرد کا تو کھینچا اس نے اپنا ہاتھ پس گر گئے اگلے دو دانت کاٹنے والے کے سو جھگڑتے ہوئے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے سو فرمایا آپؐ نے کاٹ کھاتا ہے ایک تم میں سے اپنے بھائی کو جیسا کاٹتا ہے اونٹ نہیں ہے دیت تیرے لیے یعنی گرے ہوئے دانتوں کی سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ یعنی زخموں کا بدلہ دینا چاہیے۔

ف اس باب میں یعلی بن امیہ اور سلمہ بن امیہ سے بھی روایت ہے اور وہ دونوں بھائی ہیں حدیث عمران بن حصین کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَبْسِ فِي التُّهْمَةِ۔

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ ثُمَّ خَلَّى عَنْهُ۔

باب اس بیان میں کہ جس پر خون وغیرہ کی تہمت ہو اس کو قید کرنا چاہیے۔

روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ان کے دادا سے کہ قید کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کسی تہمت کے سبب سے پھر چھوڑ دیا اس کو ثبوت برأت کے بعد۔

اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے حدیث بہز کی جو مروی ہے ان کے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں ان کے دادا سے حسن ہے اور مروی ہے اسمٰعیل بن ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں بہز بن حکیم سے یہی حدیث اور یہ بہت پوری روایت ہے اور اس سے دراز تر ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيمَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ

باب اس بیان میں کہ جو اپنے مال کیلئے مارا جائے وہ شہید ہے

روایت ہے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے وہ روایت

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مارا جاوے اپنے مال کے لیے وہ شہید ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابو عامر عقدی نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدالعزیز بن عبدالمطلب نے انہوں نے عبداللہ بن حسن سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو قتل کیا جاوے اپنے مال کے لیے وہ شہید ہے۔

ف اس باب میں علیؓ اور سعید بن زیدؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث عبداللہ بن عمرو کی حسن ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور رخصت دی ہے بعض علماء نے اس کی کہ آدمی لڑے اپنی جان و مال بچانے کے لیے ابن مبارک نے کہا اپنا مال بچانے کو لڑے اگرچہ دو درہم ہوں۔ یہی مذہب ہے جمہور اہل علم کا۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ ثَنِيْ اِبْرٰهِيْمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سُفْيَانُ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ خَيْرًا قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اُرِيْدَ مَالُهٗ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

روایت ہے عبداللہ بن حسن سے وہ روایت کرتے ہیں ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے کہا سفیان نے اور تعریف کی ان کی بہت سی عبداللہ نے کہا ابراہیم نے سنا میں نے عبداللہ بن عمرو سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے مال کا کوئی ناحق چھیننے کا ارادہ کرے اور وہ لڑے اور مارا جاوے تو شہید ہے۔

ف یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے عبداللہ بن حسن سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسی روایت کے۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

روایت ہے سعید بن زید سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو مارا جاوے اپنے مال کے لیے وہ شہید ہے اور جو مارا جاوے اپنی جان بچانے کے لیے وہ شہید ہے اور جو مارا جاوے اپنے دین کے لیے وہ شہید ہے اور جو مارا جائے اپنے گھر والوں کو بچانے کے لیے وہ شہید ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے ابراہیم بن سعد سے اسی کے مانند اور یعقوب ابراہیم کے بیٹے ہیں وہ سعد کے بیٹے وہ عبدالرحمٰن کے بیٹے وہ عوف زہری کے بیٹے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي الْقَسَامَةِ باب قسامت کے بیان میں۔

مترجم کہتا ہے کہ قسامت بالفتح لغت میں مصدر ہے قسم کی مانند یعنی قسم کھانا خواہ ایک آدمی قسم کھاوے یا زیادہ اور اصطلاح شرع میں قسم ہے اللہ کے نام کی سبب مخصوص اور عدد مخصوص کی جہت سے مخصوص شخص پہ بنا بر وجہ مخصوص کے اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ جب کوئی مقتول کسی محلہ یا قریہ میں یا اس کے متصل ایسا پایا جاوے کہ قاتل اس کا معلوم نہ ہو تو پچاس آدمیوں سے اس محلہ کی قسم

لی جاوے کہ ہر ایک اس میں یوں کہے کہ واللہ میں نے اس کو قتل نہیں کیا اور نہ اس کا قاتل مجھے معلوم ہے اور شرط قسامت یہ ہے کہ وہ قسم کھانے والے مرد عاقل بالغ آزاد ہوں تو عورت اور مجنون اور صغیر اور غلام پر قسم لازم نہیں آتی اور یہ بھی شرط ہے کہ میت پر قتل کا اثر موجود ہو اور حکم قسامت کا یہ ہے کہ دیت واجب ہوتی ہے تین برس کے اندر اور مشروع ہونا قسامت کا ثابت ہے احادیث صحیح اور اجماع سے کذا فی الطحطاوی مختصراً۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ حَتَّى إِذَا كَانَ بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِي بَعْضِ مَا هُنَاكَ ثُمَّ إِنَّ مُحَيِّصَةَ وَجَدَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيلًا قَدْ قُتِلَ فَأَقْبَلَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ سَهْلٍ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ ذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ لِيَتَكَلَّمَ قَبْلَ صَاحِبِهِ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ فَصَمَتَ وَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ أَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا فَتَسْتَحِقُّونَ صَاحِبَكُمْ أَوْ قَاتِلَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا وَكَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَأَى ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى عَقْلَهُ۔

روایت ہے رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ سے دونوں نے کہا کہ عبداللہ اور محیصہ دونوں نکلے سفر میں پھر جب پہنچے خیبر کو جدا ہو گئے وہ دونوں بعض راہوں میں وہاں کے پھر محیصہ نے پایا عبداللہ بن سہل کو ایک جگہ مقتول قتل کیا تھا ان کو کسی نے سو آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ بھی اور حویصہ بن مسعود اور عبدالرحمٰن بھی اور عبدالرحمٰن بن سہل سب قوم میں چھوٹے تھے سو ارادہ کیا انہوں نے کلام کرنے کا یعنی اپنا حال اور دعویٰ بیان کرنے کا اپنے دونوں ساتھیوں سے پہلے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑائی رکھو بڑے کی پس وہ چپ ہو رہے۔ اور کلام کیا ان کے دونوں ساتھیوں نے یعنی حویصہ بن مسعود اور محیصہ نے پھر بولے عبدالرحمٰن بھی۔ ان دونوں کے ساتھ۔ اور ذکر کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قتل ہونا عبدالرحمٰن بن سعد کا سو کہا ان سے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا کھاتے ہو تم پچاس قسمیں یعنی اس مضمون کی کہ فلاں نے قتل کیا ہے تاکہ مستحق ہو جاؤ تم صاحب لینے کے یا فرمایا قتل اپنے کے کہا انہوں نے کہ ہم کیونکر قسمیں کھا دیں کہ وہاں حاضر نہ تھے فرمایا آپؐ نے پھر بری ہو جاویں گے تم سے یہود پچاس قسمیں کھا کر یعنی تمہاری تہمت سے پاک ہو جاویں گے کہا انہوں نے کیونکر قبول کریں ہم قسمیں قوم کفار کی پھر جب حضرت نے دیکھا یہ معاملہ دے دی دیت اس کی یعنی بیت المال سے (اور ایک روایت میں ہے اپنے پاس سے)

ف روایت کی ہم سے علی بن خلال نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یزید بن ہارون نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے بشیر بن یسار سے انہوں نے سہل بن حثمہ اور رافع بن خدیج سے اسی حدیث کی مانند معنوں میں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا قسامت میں اور تجویز کیا ہے بعض فقہائے مدینہ نے قصاص کو قسامت سے اور بعض علمائے کوفہ وغیرہ ہم نے کہا ہے کہ قسامت سے قصاص واجب نہیں ہوتا اور واجب ہوتی ہے دیت۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْحُدُوْدِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں حدودوں کے بیان میں جو وارد ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَاجَاءَ فِيْمَنْ لَا يَجِبُ عَلَيْهِ الْحَدُّ

باب ان کے بیان میں جن پر حد واجب نہیں ہوتی

عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلٰثَةٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَشِبَّ وَعَنِ الْمَعْتُوْهِ حَتّٰى يَعْقِلَ۔

روایت ہے حضرت علی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھالیا گیا قلم تین شخصوں سے یعنی تین شخصوں پر تکلیف شرعی نہیں ایک سونے والا یہاں تک کہ جاگے اور لڑکا یہاں تک کہ بالغ ہو، اور مجنون یہاں تک کہ اس کو عقل آ دے۔

ف اس باب میں حضرت عائشہؓ سے بھی روایت ہے، حدیث علی کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور بعضے لوگوں نے اس میں یہ کلمہ بھی ذکر کیا ہے وَعَنِ الْغُلَامِ حَتّٰى يَحْتَلِمَ یعنی تکلیف شرعی نہیں لڑکے پر جب تک جوان نہ ہو اور ہم نہیں جانتے کہ حسن نے کچھ سنا ہو علی بن ابی طالب سے اور مروی ہے یہ حدیث عطاء بن سائب سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ظبیان سے وہ حضرت علی سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی روایت کی مانند اور روایت کیا ہے اس کو اعمش نے ابی ظبیان سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے حضرت علیؓ سے موقوفاً اور مرفوع نہیں کیا اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور ابو ظبیان کا نام حصین بن جندب ہے

بَابُ مَاجَاءَ فِيْ دَرْءِ الْحُدُوْدِ

باب حدود کے دفع کرنے کے بیان میں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدْرَءُوا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنْ كَانَ لَهٗ مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهٗ فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعُقُوْبَةِ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دفع کرو اور ٹالو حدودوں کو مسلمانوں سے جہاں تک کہ تم سے ہو سکے پھر اگر ہو سکے مجرم کی کوئی شکل رہائی کی تو چھوڑ دو اس کو اس لیے امام خطاکار کو اگر بخش دے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ خطاکار کو عذاب کرے۔

ف روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے یزید بن زیاد سے محمد بن ربیعہ کی حدیث کی مانند اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور اس باب میں ابی ہریرہؓ اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور حضرت عائشہؓ کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی محمد بن ربیع کی روایت سے کہ وہ یزید بن زیاد دمشقی سے روایت کرتے ہیں۔ اور وہ زہری سے اور وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی یہ حدیث وکیع نے یزید بن زیاد سے اسی کے مانند اور مرفوع نہ کیا اس کو اور روایت وکیع کی صحیح تر ہے اور مروی ہے اسی کی مانند کئی صحابیوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ انہوں نے بھی اسی کی مانند کہا اور یزید بن زیاد دمشقی ضعیف ہیں حدیث میں اور یزید بن ابی زیاد کوفی ان سے ثابت تر اور مقدم زیادہ ہیں۔

له یعنی تعلیم و تلقین کرو کہ شاید تو دیوانہ ہو گیا ہے یا نشہ میں ہے یا زنا سے بوسہ وغیرہ مراد لیتا ہے ۱۲۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ

باب مسلمان کا عیب چھپانے کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الْآخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلَى مُسْلِمٍ سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللّٰهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کھول دی کوئی مصیبت دنیا کی کسی مسلمان سے کھول دے گا اللہ تعالیٰ اس سے ایک مصیبت آخرت کی مصیبتوں سے اور جو عیب چھپاوے مسلمان کا۔ عیب چھپاوے گا اللہ تعالیٰ اس کے دنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہے۔

ف اس باب میں عقبہ بن عامر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے ابوہریرہؓ کی حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوعوانہ کی روایت کی مانند اور روایت کی اسباط بن محمد نے اعمش سے کہا اعمش نے روایت پہنچی مجھ کو ابوصالح سے ان کو ابوہریرہؓ سے ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوعوانہ کی مانند روایت کی ہم سے یہ حدیث عبید بن اسباط بن محمد نے کہا روایت کی مجھ سے میرے باپ نے اعمش سے یہی حدیث۔

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللّٰهُ فِي حَاجَتِهِ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان بھائی ہے مسلمان کا تو چاہیے کہ ظلم نہ کرے اور ہلاکت میں نہ ڈالے اس کو اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں مشغول ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی میں ہے اور جس نے کھول دی کسی مسلمان سے کوئی سختی کھول دے گا اللہ تعالیٰ اس کی ایک سختی قیامت کے دن کی سختیوں میں سے اور جس نے پردہ ڈھانپا یعنی عیب چھپایا کسی مسلمان کا اللہ تعالیٰ پردہ ڈھانپ دیوے گا اس کا قیامت کے دن۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابن عمر کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّلْقِينِ فِي الْحَدِّ

باب حدوں میں تلقین[1] کرنے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ أَحَقٌّ مَا بَلَغَنِي عَنْكَ قَالَ مَا بَلَغَكَ عَنِّي قَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ وَقَعْتَ عَلَى جَارِيَةِ آلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماعز سے جو بیٹے مالک کے تھے کیا صحیح ہے جو خبر تمہاری پہنچی ہے مجھ کو پوچھا انہوں نے کیا خبر میری پہنچی ہے آپؐ کو فرمایا آپؐ نے مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ تم نے زنا کیا فلانے قبیلے کی لونڈی سے انہوں نے کہا ہاں پھر اقرار کیا چار بار سو حکم دیا حضرت نے ان کو اور سنگسار کیے گئے وہ۔

اس باب میں سائب بن یزید سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ

---

[1] یعنی جو اقرار زنا وغیرہ کرتا ہو اس کو ایسی باتیں سکھانا کہ حد اس پر واجب نہ ہو۔

حدیث سماک بن حرب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس میں ابن عباسؓ کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي دَرْءِ الْحَدِّ عَنِ الْمُعْتَرِفِ إِذَا رَجَعَ ۔

باب اس بیان میں کہ جب کوئی مجرم اپنے اقرار سے پھر جاوے تو اس سے حد دفع ہو جاتی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مَاعِزٌ الْأَسْلَمِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ قَدْ زَنَى فَأَمَرَ بِهِ فِي الرَّابِعَةِ فَأُخْرِجَ إِلَى الْحَرَّةِ فَرُجِمَ بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَّ يَشْتَدُّ حَتَّى مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهُ لَحْيُ جَمَلٍ فَضَرَبَهُ بِهِ وَضَرَبَهُ النَّاسُ حَتَّى مَاتَ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ فَرَّ حِينَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا تَرَكْتُمُوهُ ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے آئے ماعز اسلمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا انہوں نے زنا کیا ہے پس منہ پھیر لیا ان کی طرف سے حضرت نے پھر آئے وہ دوسری طرف سے اور کہا کہ زنا کیا ہے اس نے پھر منہ پھیر لیا ان کی طرف سے حضرت نے پھر آئے وہ دوسری طرف سے اور کہا یا رسول اللہ بے شک اس نے زنا کیا ہے پھر حکم کیا آپؐ نے چوتھی بار پھر سے گئے ان کو پتھریلی زمین کی طرف پھر مارے گئے وہ پتھروں سے پھر جب ان کو پتھر لگے تو بھاگے دوڑتے ہوئے یہاں تک کہ پہنچے ایک شخص کے نزدیک کہ اس کے پاس اونٹ کی ڈاڑھ کی ہڈی تھی سو مارا ان کو اس سے اور مارا اور لوگوں نے بھی یہاں تک کہ وفات پائی سو ذکر کیا اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ بھاگے تھے جب چوٹ کھائی انہوں نے پتھر کی اور مزہ چکھا موت کا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں نہ چھوڑ دیا تم نے اس کو[1] یعنی جب وہ بھاگا تھا تو اس کو چھوڑ دینا لازم تھا۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابی ہریرہؓ سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث ابی سلمہ سے وہ روایت کرتے ہیں جابرؓ سے جو بیٹے عبد اللہ کے ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِكَ جُنُونٌ قَالَ لَا قَالَ أَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فِي الْمُصَلَّى ۔

روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ ایک مرد قبیلہ بنی اسلم کا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اقرار کیا زنا کا اور منہ پھیر لیا حضرت نے اس سے پھر اقرار کیا اس نے پھر منہ پھیر لیا حضرت نے اس سے یہاں تک کہ گواہی دی اس نے اپنے اوپر چار بار سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تجھ کو جنون[2] ہے اس نے کہا نہیں فرمایا آپؐ نے کیا تو محصن[3] ہو چکا ہے اس نے کہا ہاں سو حکم کیا اس کو پھر پتھر مارے گئے۔

---

[1] اسی سے حنفیہ کہتے ہیں کہ چار بار اقرار چار مجلسوں میں ضرور ہے اور ان کے ہر بار پھر کر آنے سے چار مجلسیں بدل گئیں ۱۲ منہ [2] اس سے معلوم ہوا کہ جو اقرار زنا کا کرے وہ جب بھاگے تو چھوڑ دینا لازم ہے اس لیے کہ بھاگنا اس کے حق میں اپنے اقرار سے رجوع کرنا ہے اور جس جگہ اسی سے زنا ثابت ہوا اور وہ بھاگے تو اس کو نہ چھوڑنا چاہیے ۱۲ منہ [3] کہ افشائے گناہ کرتا ہے اور اپنے قتل پر باعث ہوتا ہے توبہ کرنی چاہیے ۱۲ اس میں اشارہ ہے کہ اقرار مجنون کا باطل ہے ۱۲ منہ [4] اس میں اشارہ ہے کہ امام پوچھ لیوے شرطیں رجم کی ۱۲ منہ [5] محصن وہ عاقل بالغ مسلمان ہے کہ وطی کر چکا ہو ساتھ نکاح صحیح کے ۱۲ منہ۔

فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَاُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ۔

اسے عیدگاہ[1] میں پھر جب لگے اس کو پتھر بھاگا[2] وہ پھر پکڑ لیا گیا اور پتھروں سے مارا گیا یہاں تک کہ مر گیا سو فرمایا اس کے حق میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کلمہ خیر اور نماز جنازہ نہیں پڑھی اس پر۔

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہ اقرار کرنے والا زنا کا جب اقرار کرے اپنی ذات پر زنا کرنے کا چار بار تو ماری جاوے اس پر حد اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض علماء نے کہا جب ایک بار اقرار کرے تو اس پر حد ماری جاوے اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی کا اور دلیل ان کی ابوہریرہؓ اور زید بن خالد کی حدیث ہے کہ دو مرد جھگڑا لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سو ایک نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے بیٹے نے زنا کیا ہے اس کی عورت سے اور یہ حدیث بہت دراز ہے اور فرمایا یعنی اس حدیث کے آخر میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح کو جا اے انیس اس عورت کے پاس اگر وہ اقرار کرے تو پتھر مار اس کو اور یہ نہیں فرمایا کہ اگر چار بار اقرار کرے تو پتھر مارنا یعنی اگر چار بار اقرار ضرور ہوتا تو حضرت یہی فرماتے مترجم کہتا ہے جو شخص رجم سے مارا جاوے اس پر نماز جنازہ پڑھنے میں اختلاف ہے اور بعض روایتوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز پڑھنا بھی آیا ہے اور بعضوں میں نہ پڑھنا بھی مروی ہے اور یہی وجہ اختلاف ہے۔ اور مکروہ جانا ہے امام مالک نے اور امام احمد نے کہا کہ نماز نہ پڑھے۔ اس پر امام اور اہل فضیلت اور امام ابوحنیفہ اور امام شافعی وغیرہ کہتے ہیں کہ نماز پڑھی جاوے اس پر اور ان پر جو اہل لا الٰہ الا اللہ ہیں اہل قبلہ سے اگرچہ فاسق اور محدود ہوں سو اور ایک روایت میں امام احمد سے بھی اسی طرح آیا ہے کذا فی مشکوٰۃ شریف

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يُّشْفَعَ فِي الْحَدِّ

باب اس بیان میں کہ حدود میں شفاعت کرنا مکروہ ہے

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّتْهُمْ شَاْنُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهٗ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ اِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ قریش کو فکر ہوئی ایک عورت مخزومیہ کی جس نے چوری کی تھی سو کہنے لگے کون بات کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی سفارش کے لیے سو کہا ان لوگوں نے کوئی جرأت رکھتا ہے اس امر کی مگر اسامہ بیٹے زید کے جو دوست ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر شفاعت کی اسامہ نے حضرت سے سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا شفاعت کرتا ہے تو حدوں میں اللہ تعالیٰ کی حدوں سے پھر کھڑے ہوئے آنحضرتؐ اور خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ بیشک ہلاک ہوئے وہ لوگ جو تم سے پہلے تھے جب چوری کرتا تھا ان میں کوئی شریف اس کو چھوڑ دیتے تھے اور جب چوری کرتا تھا ان میں کوئی غریب قائم کرتے تھے اس پر حد اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر فاطمہ محمد کی بیٹی چوری کرے۔ تو بے شک کاٹوں میں اس کا ہاتھ۔

---

[1] یا جہاں نماز جنازہ پڑھتے ہوں۔ ۱۲ منہ [2] نووی نے کہا مرد کو کھڑا کر کے حد ماریں اور عورت کو بٹھا کر اور گڑھا کھودنا عورت کے لیے اور اس میں بٹھا کر حد مارنا جائز ہے کہ اس میں ستر زیادہ ہے ۱۲۔

ف اس باب میں مسعود بن عجماء سے روایت ہے اور ان کو ابن اعجم بھی کہتے ہیں اور ابن عمرؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث حضرت عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْقِيقِ الرَّجْمِ

باب رجم کے ثبوت میں۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكَانَ فِيمَا أَنْزَلَ عَلَيْهِ آيَةُ الرَّجْمِ فَرَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ وَإِنِّي خَائِفٌ أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ فَيَقُولَ قَائِلٌ لَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللّٰهُ أَلَا وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلَى مَنْ زَنَى إِذَا أُحْصِنَ وَقَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ حَمْلٌ أَوِ الِاعْتِرَافُ۔

روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا انہوں نے تحقیق اللہ نے بھیجا محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ اور اتاری ان پر کتاب اور اس میں جو اتارا ان پر آیت رجم بھی تھی اور رجم کیا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور رجم کیا ہے ہم نے ان کے بعد اور میں ڈرتا ہوں کہ جب زمانہ دراز لوگوں پر گزر جاوے تو کوئی کہنے والا کہنے لگے کہ ہم تو آیت رجم کی نہیں پاتے کتاب میں اللہ تعالی کے اور گمراہ ہو جاویں ایسے فرض چھوڑ دینے کے سبب سے کہ اس کو اتارا ہے اللہ تعالی نے آگاہ ہو کہ بے شک رجم ضرور ہے اس پر جو زنا کرے جب وہ محصن ہو اور جو کھڑے ہو جاویں اس پر گواہ یا ہووے حمل یعنی اس عورت کو کہ جس کا شوہر نہ ہو یا خود وہ اقرار کرے۔

ف یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ رَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمَ أَبُو بَكْرٍ وَرَجَمْتُ وَلَوْلَا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَزِيدَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُهُ فِي الْمُصْحَفِ فَإِنِّي قَدْ خَشِيتُ أَنْ يَجِيءَ أَقْوَامٌ فَلَا يَجِدُونَهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَيَكْفُرُونَ بِهِ۔

روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ انہوں نے فرمایا کہ رجم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اور رجم کیا ابوبکر نے اور رجم کیا میں نے یعنی زانی محصن کو اور اگر میں مکروہ نہ جانتا اللہ تعالی کی کتاب میں کچھ زیادہ کرنے کو تو لکھ دیتا رجم کی آیت میں اس لیے کہ میں ڈرتا ہوں کہ آویں کچھ قومیں اور نہ پاویں رجم کو کتاب اللہ میں پس منکر ہو جاویں اس سے۔

ف اس باب میں علی سے بھی روایت ہے، حدیث حضرت عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے حضرت عمرؓ سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجْمِ عَلَى الثَّيِّبِ

باب اس بیان میں کہ رجم محصن پر ہے۔

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فَقَامَ إِلَيْهِ أَحَدُهُمَا فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمَا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ أَجَلْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ سے کہ سنا انہوں نے ابوہریرہؓ سے اور زید بن خالد اور شبل سے کہ وہ سب تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ آئے دو مرد لڑتے ہوئے اور کھڑا ہوا ایک حضرتؐ کے پاس ان میں کا اور عرض کیا کہ قسم دیتا ہوں میں آپؐ کو یا رسول اللہ اس بات پر کہ فیصلہ کر دو آپؐ ہمارے بیچ میں کتاب اللہ کے موافق اور بول اٹھا مدعی اس کا اور وہ تھا اس سے زیادہ سمجھ دار ہاں

اِقْضِ بَیْنَنَا بِکِتَابِ اللہِ وَائْذَنْ لِیْ فَاَتَکَلَّمَ اِنَّ ابْنِیْ کَانَ عَسِیْفًا عَلٰی ھٰذَا فَزَنٰی بِامْرَاَتِہٖ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلَی ابْنِی الرَّجْمَ فَفَدَیْتُ مِنْہُ بِمِائَۃِ شَاۃٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ لَقِیْتُ نَاسًا مِّنْ اَھْلِ الْعِلْمِ فَزَعَمُوْا اَنَّ عَلَی ابْنِیْ جَلْدُ مِائَۃٍ وَتَغْرِیْبُ عَامٍ وَاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَی امْرَاَۃِ ھٰذَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَاَقْضِیَنَّ بَیْنَکُمَا بِکِتَابِ اللہِ الْمِائَۃُ شَاۃٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَیْکَ وَعَلَی ابْنِکَ جَلْدُ مِائَۃٍ وَتَغْرِیْبُ عَامٍ وَاغْدُ یَا اُنَیْسُ عَلَی امْرَاَۃِ ھٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْھَا فَغَدَا عَلَیْھَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَھَا۔

یا رسول اللہ فیصلہ کیجیے ہمارے بیچ میں موافق کتاب اللہ کے اجازت دیجئے مجھ کو کہ میں بیان کروں بیشک میرا بیٹا مزدوری کرتا تھا اس کے یہاں تو زنا کیا اس کی بیوی کے ساتھ سو خبر دی مجھ کو لوگوں نے کہ میرے بیٹے پر رجم ہے سو بدلہ دیا میں نے اس کا سو بکریاں اور ایک غلام پھر ملا میں کئی لوگوں سے جو اہل علم تھے سو کہا انہوں نے کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے ہیں۔ اور ایک سال وطن سے باہر نکال دینا اور رجم تو اس کی بیوی پر ہے سو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ بیشک حکم کروں گا تمہارے درمیان موافق کتاب اللہ کے سو بکریاں اور غلام تو اپنا پھیر لے اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے ہیں اور ایک سال وطن سے نکال دینا اور صبح کو جا تو اے انیس اس کی بیوی کے پاس اگر وہ اقرار کرے زنا کا تو رجم کر اس کو پھر صبح کو گئے وہ اس عورت کے پاس اور اقرار کیا اس نے زنا کا اور پتھر مارے اس کو۔

روایت کی ہم سے اسحٰق بن موسٰی انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے اور زید بن خالد جہنی سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس کے معنوں کی مانند روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے لیث سے انہوں نے ابن شہاب سے اسی اسناد سے مالک کی حدیث کے ہم معنی

ف اس باب میں ابی بکر اور عبادہ بن صامت اور ابی ہریرہؓ اور ابی سعیدؓ اور ابن عباسؓ اور جابر بن سمرہ اور ہزال اور بریدہ اور سلمہ بن محبق اور ابی برزہ اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ اور زید بن خالد کی حسن ہے صحیح ہے۔ اور ایسا ہی روایت کیا مالک بن انس اور معمر اور کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے اور زید بن خالد سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی ہے اسی اسناد سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپؐ نے فرمایا اِذَا زَنَتِ الْاَمَۃُ فَاجْلِدُوْھَا فَاِنْ زَنَتْ فِی الرَّابِعَۃِ فَبِیْعُوْھَا وَلَوْ بِضَفِیْرٍ یعنی جب زنا کرے لونڈی تو کوڑے مارو اس کو پھر اگر زنا کرے چوتھی بار تو بیچ ڈالو اس کو اگرچہ وہ ایک ضفیر کے عوض میں بکے اور ضفیر بالوں کی رسی کو کہتے ہیں۔ اور روایت کی سفیان بن عیینہ نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ اور زید بن خالد اور شبل سے کہ انہوں نے کہا ہم تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسے ہی۔ روایت کی ابن عیینہ نے دونوں حدیثیں ابو ہریرہؓ اور زید بن خالد اور شبل سے اور ابن عیینہ کی حدیث میں وہم ہے وہم کیا ہے اس میں سفیان بن عیینہ نے شریک کر دیا ایک حدیث کے لفظوں کو دوسری حدیث میں صحیح وہی ہے جو روایت کی زبیدی اور یونس بن یزید اور زہری کے بھتیجے نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے اور زید بن خالد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے جب زنا کیا لونڈی نے آخر حدیث تک اور زہری نے جو روایت کی ہے عبیداللہ سے انہوں نے شبل بن خالد سے انہوں نے عبداللہ بن مالک سے جو بنی اوس کے قبیلے سے ہیں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے جب زنا کرے لونڈی آخر حدیث تک اور یہ صحیح ہے اہل حدیث کے نزدیک اور شبل بن خالد نے نہیں پایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور روایت کی ہے شبل نے

؎ انہیں پایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور روایت کی ہے شبل نے

عبداللہ بن مالک اوسی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ صحیح ہے اور حدیث ابن عیینہ کی غیر محفوظ ہے اور مروی ہے ان سے کہ انہوں نے کہا روایت ہے شبل بن حامد سے اور وہ خطا ہے حقیقت میں ان کا نام شبل بن خالد ہے اور ان کو شبل بن خلید بھی کہتے ہیں۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا عَنِّيْ فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ الرَّجْمُ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ۔

روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لو مجھ سے یہ بات کہ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کی یہ سبیل کردی ہے کہ جب زنا کرے ثیب ثیب سے تو سو کوڑے مارنا ہے پھر پتھروں سے مار ڈالنا اور بکر جو بکر سے زنا کرے تو سو سو کوڑے اور ایک سال وطن سے نکال دینا۔

ف یہ حدیث صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے بعض علمائے صحابہ کے نزدیک انہیں میں ہیں علی بن ابی طالب اور ابی بن کعب اور عبداللہ بن مسعود وغیرہم کہ کہتے ہیں ثیب یعنی محصن پہلے کوڑے کھاوے بعد رجم کیا جاوے اور اسی طرف گئے ہیں بعض علماء اور یہی قول ہے اسحاق کا اور بعض علمائے صحابہ نے کہا انہیں میں ہیں ابوبکر اور عمر وغیرہما کہ محصن زانی پر فقط رجم ہے کوڑے مارنا کچھ ضرور نہیں، اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند کئی حدیثوں میں ماعز رضی اللہ عنہ کے قصہ وغیرہ میں کہ حضرت نے حکم کیا فقط رجم کا اور نہیں حکم کیا کوڑے مارنے کا رجم سے پیشتر اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد کا۔

بَابٌ مِنْهُ

دوسرا باب اسی بیان میں۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ جُهَيْنَةَ اعْتَرَفَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزِّنَاءِ وَقَالَتْ اِنِّيْ حُبْلٰى فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا فَقَالَ اَحْسِنْ اِلَيْهَا فَاِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا فَاَخْبِرْنِيْ فَفَعَلَ فَاَمَرَ بِهَا فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ اَمَرَ بِرَجْمِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلّٰى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجَمْتَهَا ثُمَّ تُصَلِّيْ عَلَيْهَا فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِيْنَ مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ شَيْئًا اَفْضَلَ مِنْ اَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ۔

روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک عورت نے قبیلہ جہینہ سے اقرار کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک زنا کا اور عرض کیا کہ میں حاملہ ہوں سو بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ولی کو اور فرمایا اس کو اچھی طرح رکھ پھر جب یہ جن لے اپنا بچہ تب خبر دینا مجھ کو اس نے ایسا ہی کیا پس حکم دیا حضرت نے کہ باندھے گئے اس پر کپڑے اس کے پھر حکم کیا آپ نے اس پر پتھر مارنے کا سو پتھروں سے ماری گئی پھر نماز جنازہ پڑھی حضرت نے اس پر کہا ان سے عمر بن خطاب نے یارسول اللہ پتھروں سے مارا اس کو پھر نماز پڑھتے ہیں آپ اس پر تو فرمایا حضرت نے ایسی قبول ہوئی اس کی توبہ اگر تقسیم کی جاوے ستر شخصوں پر اہل مدینہ کے تو سب کو پہنچ جاوے یعنی سب اس کے سبب سے بخش دیئے جاویں اور اس سے بہتر تو کوئی چیز پاتا ہے کہ اس نے اپنی جان دے دی اللہ کی راہ میں۔

ف یہ حدیث صحیح ہے اور جمہور علماء کا یہی مسلک ہے کہ رجم کے گنہگار پر نماز جنازہ پڑھی جائے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ رَجْمِ اَهْلِ الْكِتَابِ

باب اہل کتاب کے رجم کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُوْدِيًّا وَيَهُوْدِيَّةً۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا ایک یہودی مرد اور یہودی عورت کو۔

ف اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے شریک سے انہوں نے سماک سے جو بیٹے حرب کے ہیں انہوں نے جابر بن سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو۔ ف اس باب میں عمرؓ اور جابرؓ اور براءؓ اور ابن ابی اوفیؓ اور عبداللہ بن حارث بن جزءؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہے غریب ہے جابر بن سمرہ کی روایت سے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا کہتے ہیں کہ جب مقدمہ اپنا پیش کریں یہود و نصاریٰ مسلمان حاکموں کے پاس تو ان حاکموں کو لازم ہے کہ فیصلہ کر دیویں ان کا کتاب و سنت اور احکام مسلمین کے موافق اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور بعضوں نے کہا ان پر حد نہ ماری جاوے زنا میں اور پہلا قول صحیح ہے یعنی حد مارنا چاہیئے کتاب و سنت کے موافق۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّفْيِ

باب زانی کے جلاوطن کرنے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ اَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَاَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زانی محصن کو سو کوڑے مارے اور جلائے وطن کیا یعنی وطن سے نکال دیا اور ابو بکر نے کوڑے مارے اور جلائے وطن کیا اور عمر نے کوڑے مارے اور جلائے وطن کیا۔

ف اس باب میں ابی ہریرہؓ اور زید بن خالد اور عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی غریب ہے اور روایت کیا اس کو کئی لوگوں نے عبداللہ بن ادریس سے اور مرفوع کیا اس کو اور روایت کی بعضوں نے عبداللہ بن ادریس سے یہ حدیث انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ ابو بکر نے زانی غیر محصن کو سو کوڑے مارے اور وطن سے نکال دیا اور عمر نے کوڑے مارے اور وطن سے نکال دیا روایت کی ہم سے یہ حدیث ابو سعید اشج نے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے عبداللہ بن ادریس نے اور ایسی ہی مروی ہے یہ حدیث ابن ادریس کی روایت کے سوا جو عبیداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں اسی کی مانند اور ایسی ہی روایت کی یہ محمد بن اسحٰق نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ ابو بکر نے کوڑے مارے اور وطن سے نکال دیا اور عمر نے کوڑے مارے اور وطن سے نکال دیا اور نہیں ذکر کیا اس میں حضرت کے کوڑے مارنے کا اور جلائے وطن کرنے کا اور صحیح روایت میں آیا ہے جلائے وطن کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زانی غیر محصن کو روایت کیا ہے اس کو ابو ہریرہؓ اور زید بن خالد اور عبادہ بن صامت وغیرہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انہیں میں ہیں ابو بکرؓ اور عمرؓ اور علیؓ اور ابی بن کعب اور عبداللہ بن مسعود اور ابوذر وغیرہم اور ایسا ہی مروی ہے کئی لوگوں سے فقہائے تابعین وغیرہ سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْحُدُوْدَ كَفَّارَةٌ لِاَهْلِهَا۔

باب اس بیان میں کہ حدود جس پر پڑیں اس کے گناہ[1] کا کفارہ ہیں۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ

روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا انہوں نے تھے ہم نبی

[1] یعنی آخرت میں پھر اس کا مواخذہ نہیں ۱۲

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُبَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا قَرَاَ عَلَيْهِمُ الْاٰيَةَ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو فرمایا آپؐ نے بیعت کرو مجھ سے اس بات پر کہ نہ شریک کرو اللہ کا کسی کو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو پھر پڑھی ہم پر آیت فمن وفیٰ سے آخر تک پھر فرمایا جس نے پورا کیا اپنا اس اقرار کو اس کا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہے اور جس نے کیا اس میں سے کوئی گناہ پس بدلا دیا گیا یعنی دنیا میں حد ماری گئی وہ اس کا کفارہ ہے اور جس نے کیا اس میں سے کوئی گناہ اور ڈھانپ دیا اس کو اللہ تعالےٰ نے سو وہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے چاہے عذاب کرے اس کو چاہے بخش دے[1]

ف اس باب میں علی اور جریر بن عبداللہ اور خزیمہ بن ثابت سے بھی روایت ہے حدیث عبادہ بن صامت کی حسن ہے صحیح ہے اور امام شافعی نے فرمایا نہیں سنی میں نے اس باب میں کہ حدود کفارہ ہو جاتی ہیں اپنے لوگوں کے لیے کوئی حدیث اس حدیث سے اچھی اور امام شافعی نے فرمایا میں درست رکھتا ہوں جو شخص کوئی گناہ کرے اور اللہ اس کو چھپا دیوے تو چاہیے کہ وہ بھی پردہ پوشی کرے اور توبہ کر لیوے ایسی کہ سوائے اپنے اور خدا تعالیٰ کے کسی کو معلوم نہ ہو اور ایسا ہی مروی ہے ابی بکر اور عمر سے کہ ان دونوں نے حکم کیا اپنے عیب چھپانے کا

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَى الْاِمَاءِ

باب لونڈیوں کو حد مارنے کے بیان میں۔

عَنْ اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ خَطَبَ عَلِيٌّ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَقِيْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰى اَرِقَّائِكُمْ مَنْ اَحْصَنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصِنْ وَاِنَّ اَمَةً لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَجْلِدَهَا فَاَتَيْتُهَا فَاِذَا هِيَ حَدِيْثَةُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيْتُ اِنْ اَنَا جَلَدْتُهَا اَنْ اَقْتُلَهَا اَوْ قَالَ تَمُوْتُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اَحْسَنْتَ۔

روایت ہے ابی عبدالرحمٰن سلمی سے کہا خطبہ پڑھا علی رضی اللہ عنہ نے اور کہا اے آدمیو حدیں جاری کرو اپنی لونڈی غلاموں پر جو محصن ہو ان میں یا نہ ہوں اور ایک لونڈی نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زنا کیا تو حکم کیا مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوڑے ماروں میں اس کو سو آیا میں اس کے پاس اور اس کو نیا نفاس آیا تھا یعنی وضع حمل کے بعد سو ڈرا میں کہ اگر کوڑے ماروں میں اس کو تو قتل کر دوں میں اس کو یا یہ مر جاوے یعنی راوی کو شک ہے کہ اقتلہا کہا یا تموت سو میں گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا اس کا ان سے تو فرمایا کہ آپ نے خوب کیا تو نے یعنی نفاس میں حد نہ ماری۔

ف یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا ثَلٰثًا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ عَادَتْ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب زنا کرے کسی کی لونڈی تم میں سے تو کوڑے مارے اس کو تین بار اللہ کی کتاب کے موافق سو اگر پھر زنا کرے یعنی چوتھی بار تو بیچ ڈالو اس کو اگرچہ ایک بالوں کی رسی کے عوض بکے۔

[1] یعنی سوائے شرک کے کہ وہ بھی شرع میں مقرر نہیں اور وہ بخشا بھی نہیں جاتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ نفساء اور بیمار اور حاملہ کو بعد صحت اور وضع حمل کے حد مارنا چاہیے ... زنا کرے تو کوڑے مارے پھر زنا کرے تو پھر مارے اس طرح چوتھی بار بیچ ڈالے۔

ف اس باب میں زید بن خالد اور شبل سے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن مالک اوسی سے روایت کرتے ہیں حدیث ابو ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ان سے کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ حد مارے آدمی اپنے مملوک یعنی لونڈی غلام کو اور بادشاہ کی اس میں کچھ حاجت نہیں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا کہ اس کو بادشاہ کی سپرد کرے اور آپ حد نہ مارے اور پہلا قول صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حَدِّ السَّكْرَانِ

باب مست کو حد مارنے کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ الْحَدَّ بِنَعْلَيْنِ أَرْبَعِينَ قَالَ مِسْعَرٌ أَظُنُّهُ فِي الْخَمْرِ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حد ماری جوتیوں سے چالیس جوتیاں کہا مسعر نے جو راوی اس حدیث کے ہیں گمان کرتا ہوں میں کہ یہ حد شراب کی ہے۔

اس باب میں علی اور عبدالرحمن بن ازہر اور ابی ہریرہؓ اور سائب بن عباس اور عقبہ بن حارث سے روایت ہے۔ حدیث ابی سعید کی حسن ہے اور ابو الصدیق ناجی کا نام بکر ابن عمرو ہے۔

عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَضَرَبَهُ بِجَرِيدَتَيْنِ نَحْوَ الْأَرْبَعِينَ وَفَعَلَهُ أَبُو بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ كَأَخَفِّ الْحُدُودِ ثَمَانِينَ فَأَمَرَ بِهِ عُمَرُ۔

روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے ایک مرد کو کہ اس نے شراب پی تھی تو مارا اس کو دو چھڑیوں سے کھجور کی جس کے پتے توڑ ڈالے تھے چالیس چھڑیوں کے قریب ماریں اور ایسا ہی کیا ابوبکر نے پھر جب حضرت عمر نے مشورہ کیا لوگوں سے تو کہا عبدالرحمن بن عوف نے سب حدوں سے ہلکی حد اسی ۸۰ کوڑے ہیں۔ سو اسی کا حکم دیا حضرت عمرؓ نے۔

ف حدیث انس کی صحیح ہے حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ حد مست کی اسی کوڑے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ۔

باب اس بیان میں کہ جب کوئی شراب پیوے تو اسے کوڑے ماریں اور چوتھی بار اس کو قتل کریں۔

عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ۔

روایت ہے حضرت معاویہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے شراب پی تو اس کو کوڑے مارو پھر اگر پی چوتھی بار تو اس کو قتل کرو۔

ف اس باب میں ابی ہریرہؓ اور شرید اور شرحبیل بن اوس اور جریر اور ابی رمد بلوی اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے معاویہ کی حدیث ایسے ہی روایت کی ثوری نے بھی انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے ابن جریج اور معمر سے وہ روایت کرتے ہیں سہیل بن ابی صالح سے وہ اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہؓ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے حدیث ابی صالح کی جو مروی ہے بواسطہ حضرت معاویہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں زیادہ صحیح ہے ابی صالح کی حدیث سے جو بواسطہ ابو ہریرہؓ کے نبی صلی اللہ

علیہ وسلم سے مروی ہے اور یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا اس کے بعد ایسا ہی مروی ہے محمد بن اسحٰق سے وہ روایت کرتے ہیں ابن منکدر سے وہ روایت کرتے ہیں جابر بن عبداللہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جو شراب پیئے اس کو کوڑے سے مارو پھر اگر چوتھی بار پیئے تو اس کو قتل کرو کہا جابرؓ نے پھر لائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کے بعد ایک آدمی کو جس نے شراب پی تھی چوتھی بار تو اس کو مارا یعنی کوڑوں سے اور قتل نہیں کیا اور ایسے ہی روایت کی زہری نے قبیصہ بن ذائب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند اور مرفوع ہو گیا قتل اور پہلے رخصت تھی اور اسی پر عمل ہے تمام علماء کا نہیں جانتے ہم اختلاف کسی کا نہ اگلوں میں نہ پچھلوں میں اور ان روایتوں میں سے کہ قوی کرتی ہیں اس مذہب کو یعنی قتل نہ کرنے کو یہ بھی روایت ہے کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا لا یحل دم امرئ مسلم یشھد أن لا الٰہ الا اللہ و انی رسول اللہ الا باحدی ثلث النفس بالنفس والثیب الزانی والتارک لدینہ یعنی حلال نہیں خون کسی مرد مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے اور تحقیق کہ میں رسول اللہ کا ہوں مگر تین باتوں میں ایک تو جان بدلے جان کے دوسرے محصن زانی تیسرے چھوڑ دینے والا اپنے دین حق کو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَمْ تُقْطَعُ السَّارِقُ۔

باب اس بیان میں کہ کتنی قیمت کی چیز میں چور کے ہاتھ کاٹے جاویں

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْطَعُ فِي رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ کاٹتے تھے چوتھائی دینار کے عوض میں یا اس سے زیادہ۔

ف حدیث عائشہؓ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے عمرہ سے وہ روایت کرتی ہیں عائشہؓ سے مرفوعاً اور روایت کیا اس کو بعضوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہؓ سے موقوفاً۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ قِيْمَتُهُ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے کہ کاٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ ایک شخص کا ایک ڈھال چرانے کے سبب سے کہ اس کی قیمت تین درہم تھی۔

ف اس باب میں سعدؓ اور عبداللہ بن عمروؓ اور ابن عباسؓ اور ابی ہریرہؓ اور ام ایمنؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ کا انہیں میں ہیں ابو بکر صدیقؓ کہ ہاتھ کاٹا انہوں نے پانچ درہم کے عوض میں اور مروی ہے ابی ہریرہؓ اور ابی سعید سے کہ انہوں نے کہا ہاتھ کاٹے جاویں پانچ درہم کے عوض میں اور اسی پر عمل ہے بعض فقہائے تابعین کا اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ کہتے ہیں ہاتھ کاٹنا چاہیے چوتھائی دینار میں اور جو اس سے زیادہ ہو اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ انہوں نے کہا ہاتھ نہ کاٹنا چاہیے مگر ایک دینار یا دس درہم کے عوض میں اور وہ حدیث مرسل ہے کہ روایت کیا اس کو قاسم بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے ابن مسعود سے اور قاسم نے نہیں سنا ابن مسعود سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا کہتے ہیں کہ قطع یعنی ہاتھ کاٹنا لازم نہیں ہوتا دس درہم سے کم میں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيْقِ يَدِ السَّارِقِ

باب چور کا ہاتھ کاٹ کر گلے میں لٹکانے کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ سَأَلْتُ

روایت ہے عبدالرحمٰن بن محیریز سے کہ پوچھا میں نے فضالہ بن

نُبَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ تَعْلِيقِ الْيَدِ فِي عُنُقِ السَّارِقِ مِنَ السُّنَّةِ هُوَ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِي عُنُقِهِ

عبید سے کہ ہاتھ لٹکانا گلے میں چور کے سنت ہے یا نہیں یعنی بعد کاٹنے کے تو انہوں نے کہا کہ لائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور کو اور کاٹا گیا ہاتھ اس کا پھر حکم کیا اس کو حضرت نے کہ لٹکا دیا جائے وہ کٹا ہوا ہاتھ اس کی گردن میں

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر دلیہ سے عمر بن علی مقدمی کے کہ وہ روایت کرتے ہیں حجاج ابن ارطاۃ سے اور عبدالرحمن ابن محیریز بھائی ہیں عبداللہ بن محیریز شامی کے

باب مَا جَاءَ فِي الْخَائِنِ وَالْمُخْتَلِسِ وَالْمُنْتَهِبِ

باب اس بیان میں خیانت کرنیوالے اور اچکے اور ڈاکو کے

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ

روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے خیانت کرنے والے پر اور ڈاکو اور اچکے پر ہاتھ کاٹنا یعنی ان کی اور سزا ہیں لیکن ہاتھ کاٹنا ان کی سزا نہیں

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس پر عمل ہے بعض علماء کا اور مروی ہے مغیرہ بن مسلم سے وہ روایت کرتے ہیں ابی الزبیر سے وہ جابر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن جریج کی حدیث کی مانند اور مغیرہ بن مسلم وہ بصری ہیں بھائی ہیں عبدالعزیز قسملی کے ایسا ہی کہا علی بن مدینی نے مترجم کہتا ہے خیانت یہ ہے کہ جو مال اپنے پاس امانت ہو اس میں سے چرا لیجئے اور اس میں قطع لازم نہیں اس لیے کہ وہ مال محرز نہیں اور اختلاس کہتے ہیں ظاہر میں ایک بارگی کوئی چیز لے کے بھاگنے کو فارسی میں اسے ربودن کہتے ہیں ہندی میں اچک لے جانا اس میں بھی قطع نہیں بسبب مال محرز نہ ہونے کے اور نہب اور انتہاب زبردستی لوٹ لینے کو بولتے ہیں اور اس میں چوری کے معنی اگر چپکا کر لیلے پائے نہیں جاتے اس لیے اس میں بھی ہاتھ کاٹنا نہیں ہے اس واسطے کہ اصل ہاتھ کاٹنے کے باب میں یہ آیت ہے وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا یعنی چور اور چورنی کے ہاتھ کاٹو اور سرقہ یعنی چوری اسی کو کہتے ہیں کہ مال محرز میں سے چھپ کر لے لے

بَابُ مَا جَاءَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ

باب اس بیان میں کہ درختوں کے پھلوں اور کھجور کے گابھوں میں ہاتھ کاٹنا نہیں ہے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ

روایت ہے محمد بن یحییٰ بن حبان سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا واسع بن حبان سے کہ رافع بن خدیج نے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ہاتھ کاٹنا نہیں ہے جو پھل درختوں پر ہو اس کے چرانے میں اور اسی طرح کھجور کے گابھوں میں یعنی بسبب نہ ہوتے مال محرز کے

ف ایسا ہی روایت کیا ہے بعضوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے اپنے چچا واسع بن حبان سے انہوں نے رافع سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لیث بن سعد کی روایت کی مانند اور روایت کی مالک بن انس اور کئی لوگوں نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن یحییٰ سے جو بیٹے ہیں حبان کے انہوں نے رافع بن خدیج سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا اس میں واسع بن حبان کا

بَابُ مَا جَاءَ اَنْ لَا يُقْطَعَ الْاَيْدِیْ فِی الْغَزْوِ

باب اس بیان میں کہ جہاد میں کسی چور کا ہاتھ نہ کاٹیں

عَنْ بُسْرِ بْنِ اَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُقْطَعُ الْاَيْدِیْ فِی الْغَزْوِ۔

روایت ہے بسر بن ارطاۃ سے کہا انہوں نے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ ہاتھ نہ کاٹے جاویں جہاد میں (یعنی چوروں کے)

ف یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی ہے ابن لہیعہ کے سوا اور لوگوں نے اسی اسناد سے اسی کی مانند اور بعضوں نے بسر بن ابی ارطاۃ بھی کہا ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کے نزدیک انہی میں ہیں اوزاعی کہ کہتے ہیں قائم نہ کی جاوے حد جہاد میں جب دشمن کا مقابلہ ہو اس لحاظ سے کہ شائد نہ مل جاوے وہ شخص جس کو حد ماری جاوے دشمنوں کے ساتھ پھر جب نکل آوے امام دار الحرب سے اور داخل ہو دار الاسلام میں تو جس پر حد واجب ہوئی ہو اس پر حد جاری کرے ایسا ہی کہا ہے اوزاعی نے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الرَّجُلِ يَقَعُ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ

باب اس کے بیان میں جو زنا کرے اپنی بی بی کی لونڈی سے

عَنْ حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ رُفِعَ اِلَى النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِيْرٍ رَجُلٌ وَقَعَ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَاَتِهٖ فَقَالَ لَاَقْضِيَنَّ فِيْهَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ كَانَتْ اَحَلَّتْهَا لَهٗ لَاَجْلِدَنَّهٗ مِائَةً وَاِنْ لَمْ تَكُنْ اَحَلَّتْهَا لَهٗ رَجَمْتُهٗ۔

روایت ہے حبیب ابن سالم سے کہا لایا گیا نعمان بن بشیر کے پاس ایک مرد کہ زنا کیا تھا اس نے اپنی بی بی کی لونڈی سے پس فرمایا انہوں نے میں فیصلہ کروں گا اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے موافق اگر اس عورت نے بخش دی ہو یہ لونڈی اس مرد کو تو کوڑے ماروں گا میں اس کو سو اگر نہ بخش دی ہو وہ عورت اس کو تو پتھر ماروں گا میں اس کو۔

ف روایت کی ہم سے علی ابن حجر نے کہا روایت کی ہم سے ہشیم نے انہوں نے ابی بشر سے انہوں نے حبیب بن سالم سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے اسی کی مانند اور اس باب میں سلمہ بن محبق سے بھی روایت ہے امی کے مانند نعمان کی حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے نہیں سنی قتادہ نے حبیب بن سالم سے یہ حدیث البتہ روایت کی ہے انہوں نے خالد بن عرفطہ سے اور ابی بشر نے بھی نہیں سنی حبیب بن سالم سے یہ حدیث البتہ روایت کی انہوں نے خالد بن عرفطہ سے اور اختلاف کیا علماء نے اس مرد کے باب میں جو صحبت کرے اپنی بیوی کی لونڈی سے سو مروی ہے کئی صحابہ کرام سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ انہیں میں ہیں علی اور ابن عمر کہ اس شخص پر رجم ہے اور ابن مسعود نے کہا کہ اس پر حد نہیں لیکن تعزیر ہے اور احمد اور اسحاق کا مذہب نعمان بن بشیر کی روایت کے موافق ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْمَرْاَةِ اِذَا اسْتُكْرِهَتْ عَلَى الزِّنَا

باب اس عورت کے بیان میں کہ جس سے زبردستی زنا کیا جاوے۔

عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اسْتُكْرِهَتِ امْرَاَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا الْحَدَّ وَاَقَامَهٗ عَلَى الَّذِیْ اَصَابَهَا وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهٗ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا۔

روایت ہے عبد الجبار بن وائل بن حجر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا زبردستی زنا کی گئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پس دور کر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے حد اور حد قائم کی اس پر جس نے اس سے زنا کیا تھا اور نہیں ذکر کیا راوی نے کہ مقرر کیا ہو حضرت نے اس عورت کے لیے کچھ مہر۔

ف یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد متصل نہیں، اور مروی ہے یہ حدیث اور سند سے بھی سنا میں نے محمد سے کہتے تھے عبدالجبار بن وائل بن حجر نے نہیں سنا کچھ اپنے باپ سے اور نہ ملاقات کی ان سے بلکہ کہتے ہیں بعضے لوگ کہ وہ پیدا ہوئے اپنے باپ کے مرنے کے کئی مہینے بعد اور اسی پر عمل ہے علماء صحابہ وغیرہم کا کہتے ہیں جس پر زبردستی کی جاوے اس پر حد نہیں آتی۔

عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْكِنْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيدُ الصَّلٰوةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضٰى حَاجَتَهُ مِنْهَا فَصَاحَتْ فَانْطَلَقَ وَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ فَقَالَتْ إِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا وَمَرَّتْ بِعِصَابَةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ فَقَالَتْ إِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِي كَذَا وَكَذَا فَانْطَلَقُوا فَأَخَذُوا الرَّجُلَ الَّذِي ظَنَّتْ أَنَّهُ وَقَعَ عَلَيْهَا فَأَتَوْهَا فَقَالَتْ نَعَمْ هُوَ هٰذَا فَأَتَوْا بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَمَرَ بِهِ لِيُرْجَمَ قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَا صَاحِبُهَا فَقَالَ اذْهَبِي فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهَا ارْجُمُوهُ وَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ

روایت ہے علقمہ بن وائل کندی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ایک عورت نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نماز کا ارادہ رکھتی تھی سو ملا اس سے ایک مرد اور ڈھانپ لیا اس کو اور پوری کی حاجت اپنی اس سے اور وہ چیخی اور وہ شخص چلا گیا اور گزرا اس کے پاس سے ایک مرد سو اس عورت نے کہا کہ اس مرد نے میرے ساتھ ایسا ویسا کیا اور گزری اس پر سے ایک جماعت مہاجرین کی تو کہا اس عورت نے کہ اس مرد نے میرے ساتھ ایسا ایسا کیا یعنی زنا کیا پس دوڑے وہ لوگ اور پکڑ لیا اس مرد کو کہ گمان کیا تھا اس عورت نے کہ زنا کیا اس سے سو لائے اس کو اس عورت کے پاس اور کہا اس نے یہ وہی ہے یعنی اس شخص مظنون کو کہ وہ حقیقت میں زانی نہ تھا سو پکڑ لائے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو جب حکم فرمایا آپ نے کہ رجم کیا جاوے کھڑا ہوا اس عورت کا زنا کرنے والا کہ جس نے زنا کیا تھا اس سے اور کہا یا رسول اللہ میں ہوں زنا کرنے والا کہ جس نے زنا کیا تھا اس عورت سے سو فرمایا آپ نے اس عورت سے جا تو اللہ نے بخش دیا تجھ کو یعنی اس لیے کہ تو مجبور تھی اور فرمایا اس مرد سے کہ جس پر گمان کیا تھا کچھ بہتر قول یعنی اس کی تسلی کی اور فرمایا اس مرد کو جس نے زنا کیا تھا اس سے پتھر مارو اس کو اور فرمایا آپ نے بیشک توبہ کی اس نے ایسی کہ اگر ویسی توبہ کریں تمام شہر والے تو قبول کی جاوے ان سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور علقمہ بن وائل بن حجر نے سنا ہے اپنے باپ سے اور وہ بڑے ہیں عبدالجبار بن وائل سے اور عبدالجبار بن وائل نے نہیں سنا اپنے باپ سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ يَقَعُ عَلَى الْبَهِيمَةِ

باب اس بیان میں کہ جو جانور سے وطی کرے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدْتُمُوهُ وَقَعَ عَلَى الْبَهِيمَةِ فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيمَةَ فَقِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا شَأْنُ الْبَهِيمَةِ فَقَالَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ شَيْئًا وَلٰكِنْ أَرٰى رَسُولَ

روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو پاؤ تم لوگ وطی کی اس نے چارپائے سے تو قتل کرو اس کو اور اس جانور کو اور پوچھا ابن عباس سے کیا وجہ ہے چارپائے کے قتل کی یعنی وہ تو بے قصور ہے اور غیر مکلف سو کہا انہوں نے نہیں سنی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَرِہَ اَنْ یُؤْکَلَ مِنْ لَحْمِھَا اَوْ یُنْتَفَعَ بِھَا وَقَدْ عُمِلَ بِھَا ذٰلِکَ الْعَمَلُ۔

کوئی وجہ لیکن گمان کرتا ہوں میں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مکروہ رکھا کہ گوشت کھاویں اس سے یا اس سے کچھ فائدہ لیویں اور اس کے ساتھ ایسا برا فعل کیا گیا ہو۔

ف اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے کہ وہ عکرمہ سے روایت کرتے ہیں وہ ابن عباس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے سفیان ثوری سے وہ روایت کرتے ہیں عاصم سے وہ ابی رزین سے وہ ابن عباس سے کہ انہوں نے فرمایا جو وطی کرے چارپائے سے اس پر حد نہیں روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان ثوری نے اور یہ زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ حَدِّ اللُّوْطِیِّ
باب لواطت کرنے والے کی سزا کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدْتُمُوْہُ یَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِہٖ

روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو پاؤ تم عمل کرتا ہے قوم لوط کا سا عمل یعنی لواطت کرتا ہے تو قتل کرو فاعل اور مفعول کو۔

ف اس باب میں جابرؓ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے اور اس حدیث کو ہم اسی طرح جانتے ہیں کہ مروی ہے ابن عباس رضی سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی سند سے اور روایت کی محمد بن اسحاق نے یہ حدیث عمرو بن ابی عمرو سے سو اس میں یہ لفظ ہیں کہ فرمایا آپؐ نے ملعون ہے جو عمل کرے قوم لوط کا اور نہیں ذکر کیا اس میں قتل کا اور ذکر کیا اسی میں کہ ملعون ہے جو جماع کرے چارپائے سے یعنی گائے بکری سے اور مروی ہے یہ حدیث عاصم بن عمرو سے وہ روایت کرتے ہیں سہیل سے جو بیٹے ہیں ابی صالح کے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے اقتلوا الفاعل والمفعول بہ مگر اس روایت میں کچھ گفتگو ہے اور ہم نہیں جانتے کسی کو جو روایت کرتا ہو سہیل بن ابی صالح سے سوائے عاصم بن عمر عمری کے اور عاصم بن عمر ضعیف ہیں روایت میں اذروئے حافظہ کے اور اختلاف ہے علماء کا لوطی کی سزا میں سو بعضوں نے اس پر رجم تجویز کیا ہے محصن ہو یا غیر محصن اور یہی قول ہے امام مالک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور بعضوں نے کہا علمائے تابعین اور فقہا میں سے انہیں میں ہیں حسن بصری اور ابراہیم نخعی اور عطاء بن ابی رباح وغیرہم کہ حد لوطی کی ایسی ہے جیسے زانی کی اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِیْلٍ اَنَّہٗ سَمِعَ جَابِرًا یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ عَمَلُ قَوْمِ لُوْطٍ۔

روایت ہے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے کہا انہوں نے سنا جابرؓ سے کہ کہتے تھے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ خوف کی چیز جس سے میں ڈرتا ہوں اپنی امت پر عمل ہے لوطؑ کی قوم کا۔

یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم اس کو ہم اسی ایک سند سے جانتے ہیں یعنی مروی ہے عبداللہ بن محمد بن عقیل بن ابی طالب سے۔ وہ روایت کرتے ہیں جابر سے

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْمُرْتَدِّ
باب مرتد کے بیان میں۔

عَنْ عِکْرِمَۃَ اَنَّ عَلِیًّا حَرَّقَ قَوْمًا ارْتَدُّوْا

روایت ہے عکرمہ سے کہ علی رضی اللہ عنہ نے جلا دیا ایک قوم کو کہ

عَنِ الْاِسْلَامِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ اَنَا لَقَتَلْتُهُمْ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ وَلَمْ اَكُنْ لِاُحَرِّقَهُمْ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا فَقَالَ صَدَقَ ابْنُ عَبَّاسٍؓ۔

مرتد ہو گئی تھی اسلام سے سو یہ خبر پہنچی ابن عباس کو تو کہا انہوں نے اگر میں ہوتا تو قتل کرتا ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے موافق کہ فرمایا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو بدل ڈالے اپنا دین اسلام تو اس کو قتل کر ڈالو اور میں ان کو ہرگز نہ جلاتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عذاب کرو تم اللہ کے عذاب خاص سے سو یہ خبر پہنچی حضرت علیؓ کو اور کہا انہوں نے سچ کہا ابن عباسؓ نے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا مرتد کے باب میں یعنی اس کو قتل کرنا چاہیے اور اختلاف ہے عورت میں جو مرتد ہو جاوے اسلام میں سو ایک گروہ نے علماء سے کہا ہے کہ وہ بھی قتل کی جاوے اور یہی قول ہے اوزاعی اور احمد اور اسحاق کا۔ اور ایک گروہ نے کہا ہے انہیں میں سے کہ قید کی جاوے اور قتل نہ کی جاوے اور یہی قول ہے سفیان ثوری وغیرہ کا اور اہل کوفہ کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ مَنْ شَهَرَ السِّلَاحَ
باب اس کے بیان میں جو مسلمانوں پر ہتھیار نکالے۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ہم پر ہتھیار اٹھاوے وہ ہم میں سے نہیں۔

اس باب میں ابن عمر اور ابن الزبیر اور ابی ہریرہؓ اور سلمہ بن اکوع سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابی موسیٰ کی حسن ہے صحیح ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ حَدِّ السَّاحِرِ
باب جادوگر کی حدود کے بیان میں۔

عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ۔

روایت ہے جندب سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حد جادوگر کی مار ڈالنا ہے تلوار سے۔

اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مرفوع مگر اسی سند سے اور اسمعیل بن مکی ضعیف ہیں حدیث میں از روی حفظ کے اور اسمعیل بن مسلم عبدی بصری کو وکیع نے ثقہ کہا ہے اور مروی ہے یہ روایت حسن سے بھی اور صحیح یہ ہے کہ مروی ہے جندب سے موقوفاً اور عمل اس حدیث پر بعض علماء کا ہے صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ان کے سوا اوروں کا اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور شافعی نے کہا جادوگر قتل کیا جاوے اگر ایسا جادو کرے کہ اس سے حد کفر کو پہنچے ورنہ ضرور نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَالِّ مَا يُصْنَعُ بِهٖ
باب اس کے بیان میں جو غنیمت کا مال چراوے۔

عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاحْرِقُوْا مَتَاعَهٗ قَالَ صَالِحٌ فَدَخَلْتُ عَلٰى مَسْلَمَةَ وَمَعَهٗ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَوَجَدَ رَجُلًا قَدْ غَلَّ فَحَدَّثَ سَالِمٌ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُحْرِقَ مَتَاعُهٗ فَوُجِدَ فِيْ مَتَاعِهٖ مُصْحَفٌ فَقَالَ سَالِمٌ بِعْ هٰذَا

روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو پاؤ تم کہ چوری کی اس نے جہاد کے مال میں یعنی غنیمت میں تو جلا دو اس کا اسباب صالح نے کہا جو راوی اس حدیث کے ہیں کہ داخل ہوا میں مسلمہ کے پاس اور ان کے ساتھ سالم بن عبداللہ بھی تھے سو پایا ایک شخص کو کہ اس نے چوری کی تھی غنیمت کے مال میں۔ سو بیان کی سالم نے یہی حدیث تو حکم کیا مسلمہ نے تو جلایا گیا اسباب

وَتَصَدَّقَ بِثَمَنِهِ۔

اس کا اور پایا اس کے سامان میں ایک قرآن تو کہا سالم نے اس کو بدیہ کر ڈالو اور خیرات کر دی اس کی قیمت۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے اوزاعی اور احمد اور اسحاق کا اور پوچھا میں نے محمد سے حال اس حدیث کا کہا انہوں نے روایت کی ہے یہ حدیث صالح نے جو بیٹے ہیں محمد بن زبیر کے اور کنیت ان کی ابو واقد لیثی ہے اور وہ منکر الحدیث ہیں اور کہا محمد نے اور مروی ہے کئی روایتوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مال غنیمت کے چرانے والے کا مگر اس میں حکم نہیں اس کے مال و اسباب جلا دینے کا اور کہا یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَقُولُ لِلْآخَرِ يَا مُخَنَّثُ

باب اس بیان میں جو کسی کو مخنث کہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا يَهُودِيُّ فَاضْرِبُوهُ عِشْرِينَ وَإِذَا قَالَ يَا مُخَنَّثُ فَاضْرِبُوهُ عِشْرِينَ وَمَنْ وَقَعَ عَلٰى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوهُ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی آدمی کسی مسلمان کو کہے اے یہودی تو مارو اس کو بیس یعنی کوڑے اور جب کہے کسی کو اے مخنث تو مارو اس کو بیس کوڑے اور جو صحبت کرے ناتے والی محرم عورت سے یعنی جس سے نکاح حرام ہے تو اس کو قتل کرو۔

ف اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور ابراہیم بن اسمٰعیل ضعیف ہیں حدیث میں اور مروی ہے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے روایت کیا اس کو براء بن عازب نے قرہ بن ایاس مزنی سے کہ ایک مرد نے نکاح کیا اپنے باپ کی جورو سے تو حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کا اور اس حدیث پر عمل ہے ہمارے اصحاب کا یعنی شافعیہ کا کہ کہتے ہیں جو صحبت کرے ناتے والی محرم سے تو اس کو قتل کرنا چاہیے اور امام احمد نے کہا جس نے نکاح کیا اپنی ماں سے وہ قتل کیا جاوے اور اسحاق نے کہا جو صحبت کرے اپنی ناتے والی محرم سے وہ قتل کیا جاوے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعْزِيرِ۔

باب تعزیر کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ۔

روایت ہے ابی بردہ بن نیار سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مارے جاویں دس کوڑے سے زیادہ مگر کسی حد میں حدود اللہ سے۔

ف روایت کی ہے یہ حدیث ابن لہیعہ نے بکیر سے سو خطا کی اس میں اور کہا روایت ہے عبد الرحمٰن بن جابر بن عبد اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ روایت خطا ہے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی لیث بن سعد نے اور اس میں یوں ہے کہ روایت کی عبد الرحمٰن بن جابر نے جو بیٹے ہیں عبد اللہ کے ابی بردہ بن نیار سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ روایت غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر بکیر بن اشج کی روایت سے اور اختلاف ہے علماء کا تعزیر میں اور سب سے بہتر جو مروی ہے تعزیر کے باب میں یہ حدیث ہے۔

اَبْوَابُ الصَّيْدِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں صید کے جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَآءَ مَا يُؤْكَلُ مِنْ صَيْدِ الْكَلْبِ وَمَا لَا يُؤْكَلُ۔

باب اس بیان میں کہ کتے کا کونسا شکار کھایا جاوے اور کونسا نہ کھایا جاوے۔

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُرْسِلُ كِلَابًا لَنَا مُعَلَّمَةً قَالَ كُلْ مَا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ مِّنْ غَيْرِهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ مَا خَزَقَ فَكُلْ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَاْكُلْ۔

روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا یا رسول اللہ ہم چھوڑتے ہیں اپنے شکاری کتے سکھائے ہوئے کو تو فرمایا آپ نے کھا تو اس شکار کو کہ جس کو روک رکھا ہے اس نے تیرے لیے کہا میں نے یا رسول اللہ اگر وہ کتا اس شکار کو مار ڈالے فرمایا آپ نے اگرچہ مار ڈالے یعنی جب بھی کھانا درست ہے جب تک کہ نہ شریک ہوا اس شکار کے قتل میں دوسرا کتا بے سکھایا ہوا کہا انہوں نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ ہم تیر مارتے ہیں ساتھ معراض کے فرمایا آپ نے جو تیر کی نوک سے شکار چھٹ جاوے وہ کھالے اور جو تیر کی چوڑان لگ کر مرے اسے نہ کھا۔

ف روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن یوسف نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور سے اسی روایت کی مانند مگر اس میں یہ لفظ ہے وسُئل عن المعراض اور سوال کیا گیا حضرت سے معراض کے مارے ہوئے شکار کا اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَائِذِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا اَهْلُ صَيْدٍ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَاَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلَ قَالَ وَاِنْ قَتَلَ قُلْتُ اِنَّا اَهْلُ رَمْيٍ قَالَ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ فَكُلْ قَالَ قُلْتُ اِنَّا اَهْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَالْمَجُوْسِ فَلَا نَجِدُ غَيْرَ اٰنِيَتِهِمْ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَآءِ ثُمَّ كُلُوْا فِيْهَا وَاشْرَبُوْا۔

روایت ہے عائذ اللہ بن عبد اللہ سے کہ انہوں نے سنا ابو ثعلبہ خشنی سے کہ کہا انہوں نے کہا میں نے یا رسول اللہ ہم شکار والے لوگ ہیں سو فرمایا جب تو چھوڑے اپنا کتا اور یاد کرے اس پر نام اللہ کا اور وہ کتا روک رکھے شکار کو تیرے لیے یعنی آپ نہ کھانے لگے تو اس کو کھا میں نے کہا اگرچہ وہ کتا مار ڈالے شکار کو کہا کچھ مضائقہ نہیں۔ اگر مار ڈالے کہا راوی نے کہا ہم تیر مارنے والے لوگ ہیں فرمایا آپ نے جو پھیر لاوے تجھ پر کمان وہ کھالے یعنی جو تیرے تیر سے مرے کہا راوی نے کہا میں نے ہم سفر والے لوگ ہیں گذر کرتے ہیں یہود و نصاریٰ پر اور مجوس پر اور نہیں پاتے ان کے برتنوں کے سوا فرمایا اگر نہ پاؤ تم ان کے سوا اور برتن تو اس کو دھو لو پانی سے اور پھر اس میں کھاؤ پیو۔

ف اس باب میں عدی بن حاتم سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے اور عائذ اللہ ابو ادریس خولانی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ صَيْدِ الْكَلْبِ الْمَجُوْسِيِّ

باب کلب مجوسی کے شکار کے بیان میں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ صَیْدِ الْمَجُوْسِیِّ ۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے منع کیے گئے ہم کلب مجوسی کے شکار سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ رخصت نہیں دیتے ہیں کلب مجوسی کے شکار میں اور قاسم بن ابی بزہ وہ قاسم بن نافع مکی ہیں۔

بَابٌ فِیْ صَیْدِ الْبُزَاةِ — باب باز کے شکار کے بیان میں

عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَیْدِ الْبَازِیْ فَقَالَ مَا اَمْسَكَ فَكُلْ ۔

روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے باز کے شکار کو تو فرمایا جو روک لے تیرے لیے وہ کھا۔

ف اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر مجالد کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ نہیں دیکھتے ہم باز کے اور صقور کے شکار میں کچھ مضائقہ اور مجاہد نے کہا بزاۃ وہ پرندہ ہے کہ شکار کرتے ہیں اس سے اور وہ داخل ہے جوارح میں جو اس آیت کریمہ میں مذکور ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے "وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ" تو انہوں نے کہا مراد جوارح سے کتے اور پرندہ ہیں کہ جن سے شکار کیا جاوے اور رخصت دی ہے علماء نے باز کے شکار کی اور اس میں سے اگر وہ کھا بھی جاوے تو درست ہے اور کہا ہے کہ اس کی تعلیم فقط یہی ہے کہ وہ حکم قبول کرے یعنی جب چھوڑیں شکار پر تو جاوے اور مکروہ کہا ہے اس کو بعضوں نے اور اکثر فقہا نے کہا ہے اس کا شکار کھانا درست ہے اگرچہ وہ اس میں سے کچھ کھا بھی جاوے۔

بَابٌ فِی الرَّجُلِ یَرْمِی الصَّیْدَ فَیَغِیْبُ عَنْهُ — باب اس بیان میں کہ آدمی شکار کو تیر مارے اور وہ گم ہو جاوے

عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْمِی الصَّیْدَ فَاَجِدُ فِیْهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِیْ قَالَ اِذَا عَلِمْتَ اَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَ فِیْهِ اَثَرَ سَبُعٍ فَكُلْ ۔

روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ میں تیر مارتا ہوں شکار کو اور پاتا ہوں میں اس میں دوسرے دن اپنا تیر فرمایا آپ نے جب جانے تو کہ تیرے ہی تیر نے مارا ہے اس کو اور نہ دیکھے تو اس میں اثر کسی درندے کا تو اسے کھالے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور روایت کرتے ہیں یہ حدیث شعبہ نے ابی بشیر اور عبدالملک بن میسرہ سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے عدی بن حاتم سے اور دونوں روایتیں صحیح ہیں اور اس باب میں ابوثعلبہ خشنی سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَنْ یَرْمِی الصَّیْدَ فَیَجِدُهٗ مَیْتًا فِی الْمَاءِ — باب اس کے بیان میں جو تیر مارے شکار کو اور پھر پاوے اس کو مرا ہوا پانی میں۔

عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَیْدٍ فَقَالَ اِذَا رَمَیْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ وَجَدْتَهٗ قَدْ قُتِلَ فَكُلْ اِلَّا اَنْ تَجِدَهٗ قَدْ وَقَعَ فِیْ مَاءٍ فَلَا تَاْكُلْ

روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے شکار کا مسئلہ تو فرمایا آپ نے جب تو مارے شکار کو تو یاد کر اس پر نام اللہ کا سو اگر پاوے تو اس کو مرا ہوا تو کھالے مگر یہ کہ جب پاوے تو اسے پانی میں گرا ہوا۔ سو نہ کھا

فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي الْمَاءُ قَتَلَهُ أَوْ سَهْمُكَ ۔

اس کو کہ تو نہیں جانتا کہ پانی نے اسے قتل کیا یا تیرے تیر نے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مَا أَمْسَكَ عَلَيْكَ فَإِنْ أَكَلَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ خَالَطَتْ كِلَابَنَا كِلَابٌ أُخْرَى قَالَ إِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْ عَلَى غَيْرِهِ قَالَ سُفْيَانُ كَرِهَ لَهُ أَكْلَهُ

روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سکھائے ہوئے کتے کے شکار کا مسئلہ تو فرمایا آپ نے جب چھوڑے تو اپنا سکھایا ہوا کتا اور یاد کرے اس پر نام اللہ تعالیٰ کا تو کھا جو روک رکھے وہ تیرے لیے سو اگر اس کتے نے اس شکار سے کچھ لیا تو نہ کھا اس لیے کہ اس نے اپنے واسطے شکار پکڑا عرض کیا میں نے یا رسول اللہ بھلا دیکھیے تو اگر مل جاوے ہمارے کتوں میں دوسرا کتا یعنی شکار مارتے ہیں دوسرا کتا بھی کسی کا ایسا شریک ہو جاوے کہ اس پر نام نہ لیا ہو اللہ تعالیٰ کا اپنے کتے کو چھوڑتے وقت اور نہیں ذکر کیا تو نے نام اللہ تعالیٰ کا دوسرے کتے پر یعنی اس شکار کا کھانا درست نہیں کہا سفیان ثوری نے جو راوی حدیث کے ہیں اس کا کھانا درست نہیں۔

ف اور اسی پر عمل ہے بعض صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم کا شکار اور ذبیحہ کے بیان میں کہ جب گر جاوے پانی میں تو نہ کھاوے اور بعضوں نے کہا ذبیحہ کا حلقوم جب کٹ جاوے اور پانی میں گر پڑے اور مر رہے تو اس کا کھانا درست ہے اور یہی قول ابن مبارک کا ہے۔ اور اختلاف ہے علماء کا کتے کے شکار میں کہ جب وہ شکار کو کھا جاوے سو اکثر اہل علم نے کہا ہے جب کتا شکار میں سے کچھ کھا لے تو اس کا کھانا درست نہیں اور یہی قول ہے سفیان اور عبداللہ بن مبارک کا اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور رخصت دی ہے بعض علماء نے صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سوا ان کے اور علماء نے اس کے کھانے کی اگرچہ کتا اس میں سے کھا لیوے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

باب معراض کے شکار کے بیان میں۔

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَمَا أَصَبْتَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ ۔

روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے شکار کا مسئلہ تو فرمایا آپ نے جو مارے تو اس کی نوک سے تو کھا اس کو اور جو مارے تو اس کو چوڑان سے تو وہ وقیذ ہے۔

ف روایت کی ہم سے ابن عمر نے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے زکریا سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند۔

ف یہ حدیث صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا مترجم کہتا ہے معراض کے معنی کو بعضوں نے کہا وہ بھاری لاٹھی ہے کہ اس کے کنارے میں نوک دار لوہا لگا ہوتا ہے اس کو پھینک کر شکار مارتے ہیں تو جو نوک سے مرے اس کو مذبوح اور حلال فرمایا اور جو لاٹھی کے زور سے مرے لوہے کی تیزی سے نہ کٹے تو اس کو وقیذ فرمایا۔ اور یہی معنی معراض کے صحیح ہیں۔ اور ہروی نے کہا ہے وہ ایسا تیر ہے کہ اس میں گانسے بھی نہیں اور پر بھی نہیں۔ اور بعضوں نے کہا وہ ایک لکڑی ہے کہ دونوں

گوشے اس کے پتلے ہوتے ہیں اور بیچ سے موٹی ہوتی ہے جب اس کو پھینکو تو سیدھی جاتی ہے غرض بہر نوع جو شکار کہ اس کی تیزی سے مذبوح ہو جاوے اور خون بہہ جاوے وہ حلال ہے اور جو چوٹ سے مرے وہ حرام ہے۔

بَابُ فِي الذَّبْحِ بِالْمَرْوَةِ ۔ باب پتھر سے ذبح کرنے کے بیان میں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مِنْ قَوْمِهٖ صَادَ اَرْنَبًا اَوِ اثْنَتَيْنِ فَذَبَحَهُمَا بِمَرْوَةٍ فَتَعَلَّقَهُمَا حَتّٰى لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهِمَا۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ ایک مرد نے ان کی قوم سے شکار کیا ایک یا دو خرگوشوں کو اور ذبح کیا ان کو پتھر سے اور لٹکا لیا ان دونوں کو یہاں تک کہ ملاقات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور پوچھا آپ سے سو حکم کیا آپ نے اس کے کھانے کا۔

ف اس باب میں محمد بن صفوان اور رافع اور عدی بن حاتم سے بھی روایت ہے اور رخصت دی ہے بعضوں نے اہل علم سے پتھر سے ذبح کرنے کی اور نہیں تجویز کیا خرگوش کھانے میں کچھ مضائقہ اور یہی قول ہے اکثر علماء کا اور مکروہ کہا بعضوں نے خرگوش کو اور اختلاف ہے اصحاب شعبی کا اس حدیث کی روایت میں سو روایت کی داؤد بن ابی ہند نے شعبی سے انہوں نے محمد بن صفوان سے اور روایت کی عاصم احول نے شعبی سے انہوں نے صفوان بن محمد سے یا محمد بن محمد سے اور محمد بن صفوان زیادہ صحیح ہے اور روایت کی جابر جعفی نے شعبی سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے جیسے روایت قتادہ کی ہے شعبی سے اور احتمال ہے کہ شعبی نے روایت کی ہو ان دونوں سے کہا محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث شعبی کی جو جابر سے مروی ہے وہ غیر محفوظ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اَكْلِ الْمَصْبُوْرَةِ باب اس بیان میں کہ مصبورہ کا کھانا مکروہ ہے۔

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْمُجَثَّمَةِ وَهِيَ الَّتِيْ تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ۔

روایت ہے ابی درداء سے کہا انہوں نے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجثمہ کے کھانے سے اور مجثمہ وہ جانور ہے کہ اس کو باندھ کر تیر ماریں یہاں تک کہ مر جاوے یعنی اس کو نشانہ بناویں۔

ف اس باب میں عرباض بن ساریہؓ اور انسؓ اور ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ اور جابرؓ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابی الدرداء کی غریب ہے۔

عَنْ وَهْبِ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ اُمُّ حَبِيْبَةَ بِنْتُ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ اَبِيْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِيْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنِ الْخَلِيْسَةِ وَاَنْ تُوْطَاَ الْحَبَالٰى حَتّٰى يَضَعْنَ مَا فِيْ بُطُوْنِهِنَّ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى هُوَ الْقُطَعِيُّ فَسُئِلَ اَبُوْ عَاصِمٍ

روایت ہے وہب بن ابی خالد سے کہا روایت کی مجھ سے ام حبیبہ بن عرباض بن ساریہ نے انہوں نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا خیبر فتح ہونے کے دن ہر جانور دانت والے درندے سے اور ہر پنجے والے پرندے سے اور پالے ہوئے گدھوں کے گوشت سے اور منع فرمایا مجثمہ کے کھانے سے اور خلیسہ کے کھانے سے اور منع فرمایا اس سے کہ وطی کی جاوے حاملہ عورتوں سے جب تک کہ وہ جن نہ لیوے جو ان کے پیٹوں میں ہے کہا محمد بن یحییٰ نے اور وہ قطعی ہیں اور سوال کیا گیا ابو عاصم

عَنِ الْمُجَثَّمَةِ فَقَالَ اَنْ يُنْصَبَ الطَّيْرُ اَوِ الشَّيْءُ فَيُرْمٰى وَسُئِلَ عَنِ الْخَلِيْسَةِ فَقَالَ الذِّئْبُ اَوِ السَّبُعُ يُدْرِكُهُ الرَّجُلُ فَيَاْخُذُ مِنْهُ فَيَمُوْتُ فِىْ يَدِهٖ قَبْلَ اَنْ يُّذَكِّيَهَا۔

سے کہ مجثمہ کیا ہے تو کہا وہ جانور پرندہ ہے یا کوئی اور چیز کہ سامنے رکھی جاوے اور اس کو تیر یا پتھر ماریں یعنی اس کو نشانہ بنا دیں اور پوچھا ان سے کہ خلیسہ[1] کیا ہے تو فرمایا کہ خلیسہ وہ جانور ہے کہ جس کو بھیڑیئے یا کسی اور درندے نے پکڑا ہو اور کوئی آدمی اس کو دیکھ کر اس سے چھین لیوے اور وہ جانور قبل ذبح کے مر جاوے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّتَّخَذَ شَيْءٌ فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ مقرر کی جاوے وہ چیز کہ جس میں جان ہو نشانہ یعنی جاندار چیز کو نشانہ نہ بنایا جاوے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ فِىْ ذَكٰوةِ الْجَنِيْنِ

باب جنین کے حلال کرنے کے بیان میں۔

عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَكٰوةُ الْجَنِيْنِ ذَكٰوةُ اُمِّهٖ

روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال کرنا بچہ شکم کا یہی ہے کہ اس کی ماں حلال کی جاوے یعنی جب کوئی جانور حلال کیا اور اس کے پیٹ سے بچہ نکلا تو اس کو دوبارہ حلال کرنا کچھ ضرور نہیں۔

ف اس باب میں جابرؓ اور ابی امامہؓ اور ابی الدرداءؓ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابی سعید سے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد کا اور اسحاق کا اور ابو الوداک کا نام جبیر بن نوف ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ كُلِّ ذِىْ نَابٍ وَّ ذِىْ مِخْلَبٍ

باب حرمت میں ہر ذی ناب و ذی مخلب کے۔

عَنْ اَبِىْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كُلِّ ذِىْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ۔

روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہا انہوں نے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے کے کھانے سے مانند شیر اور بھیڑیئے وغیرہ کے۔

ف روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن اور کئی لوگوں نے کہا ان سب نے روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے زہری سے اسی اسناد سے اسی روایت کی مانند ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو ادریس خولانی کا نام عائذ بن عبداللہ ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِىْ يَوْمَ خَيْبَرَ الْحُمُرَ الْاِنْسِيَّةَ وَلُحُوْمَ الْبِغَالِ وَكُلَّ ذِىْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ وَذِىْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ۔

روایت ہے جابر سے کہا حرام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی جس دن خیبر فتح ہوا پلے ہوئے گدھوں کا گوشت اور گوشت خچروں کا اور ہر کچلی والا جانور درندہ اور چنگل سے پکڑنے والا پرندوں میں کا۔

---

[1] خلیسہ یعنی خلوسہ اختلاس سے اور اختلاس کہتے ہیں چھیننے کو یعنی وہ جانور کہ درندے سے چھینا گیا ہو۔

ف اس باب میں ابوہریرہؓ اور عرباض بن ساریہ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے اور حدیث جابرؓ کی حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ كُلَّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام فرمایا ہر کچلی والا جانور یعنی درندوں میں کا مثل شیر اور کتے کے۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی قول ہے عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

بَابُ مَاجَآءَ مَاقُطِعَ مِنَ الْحَیِّ فَهُوَ مَیِّتٌ

باب اس بیان میں کہ زندہ جانور سے جو عضو کاٹا جاوے وہ مردار ہے۔

عَنْ اَبِیْ وَاقِدٍ اللَّیْثِیِّ قَالَ قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَهُمْ یَجُبُّوْنَ اَسْنِمَةَ الْاِبِلِ وَیَقْطَعُوْنَ اَلْیَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ مَا یُقْطَعُ مِنَ الْبَهِیْمَةِ وَهِیَ حَیَّةٌ فَهُوَ مَیْتَةٌ۔

روایت ہے ابی واقد لیثی سے کہا انہوں نے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں اور وہاں کے لوگ کاٹ لیتے تھے اونٹوں کی کوہانوں کو اور کاٹ لیتے تھے سرین بکریوں کے یعنی بغیر ذبح ان جانوروں کے سو فرمایا حضرت نے جو کاٹا جاوے جانور سے اور وہ جانور زندہ ہے تو وہ کاٹا ہوا ٹکڑا مردار ہے۔

ف روایت کی ابراہیم بن یعقوب نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابوالنضر نے انہوں نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار سے اسی کے مانند۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر زید بن اسلم کی روایت سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور ابوواقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

بَابُ فِی الذَّكٰوةِ فِی الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ

باب اس بیان میں کہ ذبح کرنا حلق اور لبہ میں چاہیئے۔

عَنْ اَبِی الْعُشَرَاءِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا تَكُوْنُ الذَّكَاةُ اِلَّا فِی الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ قَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِیْ فَخِذِهَا لَاَجْزَاَ عَنْكَ قَالَ اَحْمَدُ ابْنُ مَنِیْعٍ قَالَ یَزِیْدُ بْنُ هَارُوْنَ هٰذَا فِی الضَّرُوْرَةِ۔

روایت ہے ابی العشراء سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے یا رسول اللہ کیا حلال نہیں ہوتا جانور جب تک حلق اور لبہ میں ذبح نہ کرے تو فرمایا آپ نے اگر نیزہ مار دیوے تو اس کے ران میں تو بھی کفایت کرتا ہے تجھ کو کہا احمد بن منیع نے کہا یزید بن ہارون نے یہ حکم ضرورت کے وقت کا ہے۔

ف اس باب میں رافع بن خدیج سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے اور نہیں جانتے ہم کوئی روایت ابی العشراء سے ان کے باپ سے اس حدیث کے سوا اور اختلاف ہے نام میں ابی العشراء کے سو بعضوں نے کہا ہے ان کا نام اسامہ بن قہطم ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ ان کا نام یسار بن برز ہے اور بعضے کہتے ہیں ابن بلز اور بعضے کہتے ہیں عطارد۔

بَابُ فِیْ قَتْلِ الْوَزَغِ

باب چھپکلی کے مارنے کے بیان میں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ وَزَغَةً بِالضَّرْبَةِ الْاُوْلٰی

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو قتل کرے چھپکلی کو پہلی چوٹ میں ہوگا اس کو اتنا ثواب

كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً فَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّانِيَةِ كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً فَإِنْ قَتَلَهَا فِي الضَّرْبَةِ الثَّالِثَةِ كَانَ لَهُ كَذَا وَكَذَا حَسَنَةً

پھر اگر مارا اس کو دوسری چوٹ میں تو ہو گا اس کو اتنا اتنا ثواب یعنی پہلے سے کم پھر اگر مارا تیسری چوٹ میں تو ہو گا اس کو ثواب اتنا اتنا یعنی دوسری چوٹ سے بھی کم۔

ف اس باب میں ابن مسعود اور سعد اور عائشہ اور ام شریک سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ فِي قَتْلِ الْحَيَّاتِ باب سانپوں کے مارنے کے بیان میں۔

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْأَبْتَرَ فَإِنَّهُمَا يَلْتَمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ الْحَبَلَ

روایت ہے سالم بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرو سانپوں کو اور قتل کرو اس سانپ کو کہ جس کی پشت پر دو نقطے سیاہ ہوں اور قتل کرو اس سانپ کو کہ جس کی دم چھوٹی ہوتی ہے گویا وہ دم کٹا ہے اس لیے کہ یہ دونوں اندھا کر دیتے ہیں بینائی کو اور گرا دیتے ہیں حمل کو یعنی ان کے دیکھنے سے آدمی اندھا ہو جاتا ہے اور حاملہ کا حمل گر جاتا ہے بسبب زہر کے جو ان میں خداوند تعالیٰ نے رکھا ہے۔

ف اس باب میں ابن مسعودؓ اور عائشہؓ اور ابی ہریرہؓ اور سہل بن سعد سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عمرؓ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی لبابہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بعد اس فرمانے کے پتلے سانپوں کے مارنے سے جو گھروں میں رہتے ہیں اور ان کو عوامر کہتے ہیں یعنی بستیوں میں رہنے والے اور مروی ہے یہ ابن عمرؓ سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن خطاب سے بھی اور عبداللہ بن مبارک نے کہا سانپوں میں سے اس سانپ کا مارنا بھی مکروہ ہے کہ وہ پتلا اور سفید رنگ کا ہوتا ہے جیسے چاندی اور چلنے میں سیدھا چلتا ہے بل کھاتا نہیں۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِبُيُوتِكُمْ عُمَّارًا فَحَرِّجُوا عَلَيْهِنَّ ثَلَاثًا فَإِنْ بَدَا لَكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ شَيْءٌ فَاقْتُلُوهُ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تمہارے گھروں میں گھریلو سانپ ہیں سو ان کو آگاہ کر دو تین بار سو اگر پھر ان میں کا کوئی نکلے تو اس کو قتل کر دو۔

ف ایسی ہی روایت کی ہم سے عبیداللہ بن عمر نے یہی حدیث صیفی سے انہوں نے ابی سعید سے روایت کی مالک بن انس نے یہ حدیث صیفی سے انہوں نے ابی سائب سے جو مولی ہیں ہشام بن زہرہ کے ابی سعید سے اور اس روایت میں ایک قصہ بھی ہے روایت کی ہم سے یہ حدیث انصاری نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے معن نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے مالک نے اور یہ روایت عبیداللہ بن عمرو کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور روایت کی محمد بن عجلان نے صیفی سے مالک کی روایت کی مانند۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ قَالَ أَبُو لَيْلَى قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ظَهَرَتِ الْحَيَّةُ فِي الْمَسْكَنِ فَقُولُوا لَهَا إِنَّا نَسْأَلُكِ

روایت ہے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے کہا انہوں نے کہ کہا ابو لیلی نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب نکلے سانپ گھر میں تو اس سے کہو ہم تجھ سے چاہتے ہیں اس اقرار کی رو سے جو نوح

بَعْضِ نُوحٍ وَبَعْضِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ اَنْ لَا تُؤْذِيَنَا فَاِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوْهَا۔

علیہ السلام سے تھا اور اس اقرار کی رو سے جو سلیمان بن داؤد علیہما السلام سے تھا کہ تو ہم کو نہ ستا پھر اگر وہ دوبارہ نکلا تو اس کو قتل کرو۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے بروایت ثابت بنانی مگر اسی سند سے ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ قَتْلِ الْكِلَابِ

باب کتوں کے مارنے کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنَّ الْكِلَابَ اُمَّةٌ مِنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِهَا كُلِّهَا فَاقْتُلُوْا مِنْهَا كُلَّ اَسْوَدَ بَهِيْمٍ۔

روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر کتے ایک گروہ نہ ہوتے اللہ کے پیدا کیے ہوئے گروہوں میں تو حکم کرتا میں ان کے سب کے مار ڈالنے کا سو مارو اس میں سے ہر کالے سیاہ رنگ کو۔

ف اس باب میں جابرؓ اور ابن عمرؓ اور ابی رافع اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے اور حدیث عبد اللہ بن مغفل کی حسن ہے صحیح ہے اور بعض روایتوں میں ہے کہ کلب اسود بہیم شیطان ہے اور کلب اسود بہیم وہی کالا کتا ہے کہ جس میں کہیں سفیدی نہ ہو اور بعضے علماء نے مکروہ کہا ہے کلب اسود بہیم کے شکار کو۔

بَابُ مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا مَا يَنْقُصُ مِنْ اَجْرِهٖ۔

باب اس کے بیان میں کہ جو کتا پالے اس کے لئے نیک عمل گھٹتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا اَوِ اتَّخَذَ كَلْبًا لَيْسَ بِضَارٍ وَلَا كَلْبَ مَاشِيَةٍ نُقِصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پالا کتا یا رکھا راوی کو شک ہے کہ اقتنی فرمایا یا اتخذ کہ نہیں ہے وہ دوڑنے والا یعنی شکاری اور نہ جانوروں کی حفاظت کرنے والا گھٹایا جاوے گا اس کی نیکیوں کا ثواب ہر ایک دن میں دو دو قیراط۔

ف اس باب میں عبد اللہ بن مغفل اور ابی ہریرہ اور سفیان بن ابی الزبیر سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا اَوْ كَلْبَ زَرْعٍ یعنی یا کتا کھیت کی حفاظت کرنے والا یعنی اس کا پالنا بھی جائز ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ قَالَ قِيْلَ لَهٗ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اَوْ كَلْبَ زَرْعٍ فَقَالَ اِنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ لَهٗ زَرْعٌ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کتوں کے مارنے کا مگر شکار کا کتا اور جانوروں کی حفاظت کا کتا کہا راوی نے کہا گیا ابن عمر سے کہ ابو ہریرہ رضؓ کہتے تھے او کلب زرع بجائے او کلب ماشیۃ کے یعنی کتا کھیت کا کہ اس کا مارنا بھی ضرور نہیں تو فرمایا ابن عمرؓ نے کہ ابا ہریرہ رضؓ کے کھیت تھے۔ یعنی اس لیے انہوں نے کھیت کا کتا روایت کیا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پالے کتا مگر کتا چرائی کا یا کتا شکار کا یا کھیت کا یعنی اس کے سوا جو کتا پالے گھٹتے جاتے ہیں اس کے ثواب حسنات ہر دن میں ایک قیراط۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے عطاء بن رباح سے کہ انہوں نے رخصت دی کتا پالنے کی اگرچہ آدمی کے پاس ایک بکری بھی ہو روایت کی ہم سے یہ حدیث اسحق بن منصور نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے حجاج بن محمد نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عطاء سے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ إِنِّي لَمِمَّنْ يَرْفَعُ أَغْصَانَ الشَّجَرَةِ عَنْ وَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ لَوْلَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوا مِنْهَا كُلَّ أَسْوَدَ بَهِيمٍ وَمَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ يَرْتَبِطُونَ كَلْبًا إِلَّا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِمْ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ كَلْبَ غَنَمٍ

روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہا انہوں نے میں ان لوگوں میں تھا جو شاخیں اٹھا رہے تھے درخت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے اور آپ خطبہ پڑھ رہے تھے سو فرمایا آپ نے اگر کتے ایک گروہ نہ ہوتے سب گروہوں میں سے یعنی جو اللہ تعالے نے پیدا کیے ہیں تو البتہ میں حکم کرتا ان کے قتل کا سو قتل کرو اس میں سے ہر کالے سیاہ رنگ کو اور کوئی گھر والے ایسے نہیں کہ باندھیں کتے کو مگر گھٹتے جاویں گے ان کے عملوں میں سے ہر دن میں ایک قیراط مگر کتا شکار کا یا کھیت یا بکریوں کی حفاظت کا یعنی تین کتے پالنا جائز ہے باقی سب حرام ہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے حسن سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن مغفل سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابٌ فِي الذَّكَاةِ بِالْقَصَبِ وَغَيْرِهِ

باب بانس وغیرہ سے ذبح کرنے کے بیان میں۔

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوا مَا لَمْ يَكُنْ سِنٌّ أَوْ ظُفُرٌ وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ۔

روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا انہوں نے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم مقابلہ کریں گے دشمن سے کل کے روز اور نہیں ہے ہمارے پاس چھری یعنی ذبح کرنے کی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خون بہادے اور نام لیا جاوے اللہ تعالیٰ کا اس پر اسے کھاؤ جب تک کہ وہ دانت اور ناخن نہ ہو یعنی دانت اور ناخن سے ذبح نہ کرو اور میں اب بیان کرتا ہوں تم سے اس کا حال سو دانت وہ تو ہڈی ہے اور ناخن وہ تو چھری ہے حبشیوں کی۔

ف روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا سفیان نے روایت کی مجھ سے میرے باپ نے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے رافع سے اور اسی پر عمل ہے علماء کے نزدیک نہیں تجویز کرتے ہیں یہ کہ ذبح کیا جاوے کوئی ذبیحہ دانت سے اور نہ کسی ہڈی سے

عَنْ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَدَّ بَعِيرٌ مِنْ إِبِلِ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ مَعَهُمْ خَيْلٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا فَعَلَ مِنْهَا هَذَا فَافْعَلُوا بِهِ هَكَذَا

روایت ہے رافع سے کہا ہم ساتھ تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں سو بھاگا ایک اونٹ قوم کے اونٹوں میں سے اور ان لوگوں کے پاس گھوڑے بھی نہ تھے کہ اس پر سوار ہو کر پکڑ لیویں سو مارا اس کو ایک مرد نے تیر سو روک دیا اللہ تعالیٰ نے اس اونٹ کو سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان چارپایوں میں بعض بھگوڑے ہوتے ہیں مثل وحشی جانوروں کے سو جو ایسا کام کرے ان میں سے یعنی بھاگے اس کے ساتھ ایسا ہی کرو یعنی اسے تیر مارو یا جس طرح قادر ہو

ف روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے دادا سے جو رافع بن خدیج ہیں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند اور نہیں ذکر کیا اس میں کہ روایت کی عبایہ نے اپنے باپ سے اور یہ صحیح تر ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کے نزدیک اور ایسے ہی روایت کی یہ حدیث شعبہ نے انہوں نے سعید بن مسروق سے سفیان کی روایت سے

اٰخِرُ اَبْوَابِ الصَّيْدِ

اَبْوَابُ الْاَضَاحِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں قربانیوں کے جو وارد ہوئے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الْاُضْحِيَّةِ

باب قربانی کی فضیلت کے بیان میں۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَمِلَ آدَمِيٌّ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَى اللهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ اِنَّهُ لَيَاْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَقَعَ مِنَ الْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کیا آدمی نے کوئی عمل نحر کے دن زیادہ دوست اللہ کے نزدیک خون بہانے سے یعنی قربانی ذبح کرنے سے اور جانور قربانی کا آوے گا قیامت کے دن اپنے سینگوں اور بالوں اور کھروں سمیت اور خون گرتا ہے اللہ تعالیٰ کے آگے مکان قبولیت میں اس سے پہلے کہ زمین پر گرے سو خوش دل ہو تم اس بشارت سے

ف اس باب میں عمران بن حصین اور زید بن ارقم سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو ہشام بن عروہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور ابو المثنیٰ کا نام سلیمان بن یزید ہے اور روایت کی ہے ان سے ابن ابی فدیک

نے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا اضحیہ کی فضیلت ہیں کہ اس کے کرنے والے کو ہر بال میں ایک نیکی ہے اور بعض روایت میں بقرد نہا ہے۔

بَابٌ فِي الْأُضْحِيَةِ بِكَبْشَيْنِ

باب دو مینڈھوں کی قربانی کے بیان میں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَمْلَحَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ قربانی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں سینگ والوں ابلق کی ذبح کیا ان کو اپنے ہاتھ سے اور نام لیا اللہ تعالیٰ کا یعنی بسم اللہ اللہ اکبر کہا اور پیر رکھا اس کے پہلو یا گلے پر وقت ذبح کے۔

ف اس باب میں حضرت علی اور عائشہؓ اور ابی ہریرہؓ اور جابرؓ اور ابی ایوبؓ اور ابی الدرداء اور ابی رافع اور ابن عمر اور ابی بکرہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهٗ كَانَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهٖ فَقِيْلَ لَهٗ فَقَالَ أَمَرَنِيْ بِهٖ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا أَدَعُهٗ أَبَدًا۔

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ وہ ہمیشہ قربانی کرتے تھے دو مینڈھوں کی ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اور ایک اپنی طرف سے سو لوگوں نے ان سے کہا کہ کیوں ایسا کرتے ہیں آپ تو جواب دیا انہوں نے کہ حکم کیا مجھ کو یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کا پس نہ چھوڑوں گا میں اسے کبھی۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے اور رخصت دی ہے بعضے اہل علم نے میت کی طرف سے قربانی کرنے کی اور نہیں کہا بعضوں نے قربانی کرنا میت کی طرف سے اور عبداللہ بن مبارک نے کہا میرے نزدیک یہ بہت خوب ہے کہ میت کی طرف سے صدقہ دیوے اور قربانی نہ کرے اور اگر اس کی طرف سے قربانی کی تو آپ اس میں سے نہ کھاوے کچھ بھی اور صدقہ دے دے اس کا سب گوشت وغیرہ۔

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَضَاحِيِّ

باب قربانی جس جانور کی مستحب ہے اس کا بیان۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحِيْلٍ يَأْكُلُ فِيْ سَوَادٍ وَيَمْشِيْ فِيْ سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے کہ قربانی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مینڈھے نر کی کہ کھاتا تھا وہ سیاہی میں یعنی اس کا منہ سیاہ تھا اور چلتا تھا وہ سیاہی میں یعنی چاروں پیر سیاہ تھے اور دیکھتا تھا وہ سیاہی میں یعنی آنکھوں کے کنارے سیاہ تھے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر حفص بن غیاث کی روایت سے۔

بَابُ مَا يَجُوْزُ مِنَ الْأَضَاحِيِّ

باب اس جانور کے بیان میں جس کی قربانی درست نہیں ہے

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَفَعَهٗ قَالَ لَا يُضَحّٰى بِالْعَرْجَاءِ بَيِّنٌ ظَلَعُهَا وَلَا بِالْعَوْرَاءِ بَيِّنٌ عَوَرُهَا

روایت ہے براء بن عازب سے مرفوع کرتے ہیں وہ اس روایت کو کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ قربانی کی جاوے لنگڑے

وَلَا بِالْمَرِيضَةِ بَيِّنٌ مَرَضُهَا وَلَا بِالْعَجْفَاءِ الَّتِي لَا تُنْقِيْ .

جانور کی کہ ظاہر ہو لنگڑاپن اس کا اور نہ کانی کی کہ ظاہر ہو کانا پن اس کا اور نہ بیمار کی ظاہر ہو بیماری اس کی اور نہ اس قدر دبلی کی کہ اس کی ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔

ف روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابی زائدہ سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلمان بن عبدالرحمن سے انہوں نے عبید بن فیروز سے انہوں نے براء سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند اور ہم معنی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبید بن فیروز کی روایت سے انہوں نے روایت کی براء سے اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کے نزدیک۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَضَاحِيِّ

باب اس جانور کے بیان میں جس کی قربانی مکروہ ہے

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ وَأَنْ لَا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ .

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ حکم دیا ہم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خوب دیکھ لیویں ہم آنکھ کو اور کان کو یعنی تاکہ اس میں کچھ نقص نہ ہو اور حکم دیا اس کا کہ قربانی نہ کریں ہم اس کی جس کا کان پیچھے سے کٹا ہو اور نہ شرقاء اور نہ خرقاء۔

روایت کی ہم سے حسن بن علی نے انہوں نے عبید اللہ بن موسے سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابی اسحٰق سے انہوں نے شریح بن نعمان سے انہوں نے علی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مثل اسی روایت کے اور زیادہ کیا اس میں یہ لفظ بھی قَالَ الْمُقَابَلَةُ مَا قُطِعَ طَرَفُ أُذُنِهَا وَالْمُدَابَرَةُ مَا قُطِعَ مِنْ جَانِبِ الْأُذُنِ وَالشَّرْقَاءُ الْمَشْقُوقَةُ وَالْخَرْقَاءُ الْمَثْقُوبَةُ ... یعنی کہا راوی نے کہ مقابلہ وہ جانور ہے کہ جس کا ایک کنارہ کان کا کٹا ہوا ہو اور مدابرہ وہ ہے کہ کان کی جانب سے کچھ کٹا ہو اور شرقاء وہ ہے کہ جس کا کان چرا ہو اور خرقاء وہ ہے کہ جس کا کان چھدا ہو۔ ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور شریح بن نعمان صائدی کوفہ کے رہنے والے ہیں اور شریح بن حارث کندی یعنی قبیلہ بنی کندہ کے کوفہ کے رہنے والے ہیں کہ کنیت ان کی شریح بن امیہ ہے اور شریح بیٹے ہانی کے وہ بھی کوفی ہیں اور ہانی کو صحبت بھی ہے یعنی رسول مطہر شافع روز محشر صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تینوں شریح جن کی تفصیل اوپر مذکور ہوئی اصحاب ہیں حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کے۔

بَابٌ فِي الْجَذَعِ مِنَ الضَّانِ فِي الْأَضَاحِيِّ

باب اس بیان میں کہ جذع بھیڑ میں سے قربانی درست ہے

عَنْ أَبِي كِبَاشٍ قَالَ جَلَبْتُ غَنَمًا جُذْعَانًا إِلَى الْمَدِينَةِ فَكَسَدَتْ عَلَيَّ فَلَقِيتُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نِعْمَ أَوْ نِعْمَتِ الْأُضْحِيَّةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّانِ قَالَ فَانْتَهَبَهُ النَّاسُ .

روایت ہے ابی کباش سے کہا سوداگری کو لایا دنبے میں چھ چھ مہینے کے سو کھوٹے ہو گئے وہ یعنی نہ بکے سو ملاقات کی میں نے ابو ہریرہؓ سے اور پوچھا میں نے تو کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کیا خوب ہے قربانی جذع کی بھیڑوں میں سے کہا راوی نے پھر جلدی جلدی خرید لے گئے ان کو لوگ۔ راوی کو شک ہے کہ نعم الاضحیۃ فرمایا یا نعمت الاضحیۃ معنی دونوں کے ایک ہی ہیں۔

ف اس باب میں ابن عباسؓ اور ام بلال بنت بلال سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور جابرؓ اور عقبہ بن عامر اور ایک مرد صحابی سے بھی روایت ہے اور حدیث ابوہریرہؓ کی غریب ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی ہریرہؓ سے موقوفاً بھی اور اسی پر عمل ہے علماء کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ جذع بھیڑ سے درست ہے قربانی میں۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا فِيْ أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُوْدٌ أَوْ جَدْيٌ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ أَنْتَ۔

روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیں ان کو بکریاں کہ بانٹ دیویں اس کو حضرت کے صحابہ میں قربانی کے لیے سو باقی رہ گئی اس میں سے ایک عتود یا ایک جدی سو ذکر کیا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آپؐ نے اس کی تم قربانی کر دو۔

ف مترجم کہتا ہے عتود اس بکری کو کہتے ہیں کہ قوی ہو جاوے اور ایک سال اس پر گزر جاوے اور جمع اس کی اعتدہ ہے اور جدی جو بکری کا بچہ ہو نر ہو یا مادہ اور چھ مہینے کا ہووے ف وکیع نے کہا جذع چھ مہینے کا بچہ ہے یا سات مہینے کا یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے اور مروی ہے اور سند سے بھی اس سند کے سوا عقبہ بن عامر سے کہ انہوں نے کہا تقسیم کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانیاں اور باقی رہ گیا جذعہ سو میں نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپؐ نے اس کی تم قربانی کرو روایت کی ہم سے یہ محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے یزید بن ہارون نے اور ابی داؤد دونوں نے کہا روایت کی ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے بعجہ بن عبداللہ سے جو بیٹے ہیں بدر کے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث۔

فِي الْاِشْتِرَاكِ فِي الْأُضْحِيَّةِ
باب قربانی میں شریک ہونے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَضْحٰى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَفِي الْبَعِيْرِ عَشَرَةً۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے ہم تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں اور آگئی عید قربان تو شریک ہو گئے گائے میں سات آدمی اور اونٹ میں دس آدمی۔

ف اس باب میں ابی ایوب اور ابی الاشد اسلمی سے بھی روایت ہے وہ روایت کرتے ہیں اپنے دادا سے اور حدیث ابن عباسؓ کی حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر فضل بن موسیٰ کی روایت سے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ۔

روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے ذبح کیا ہم نے قربانی میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور گائے سات آدمیوں کی طرف سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کے نزدیک اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور اسحٰق نے کہا اونٹ دس آدمیوں کو بھی کفایت کرتا ہے اور سند پکڑی انہوں نے ابن عباسؓ کی حدیث سے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ قُلْتُ فَإِنْ وَلَدَتْ قَالَ اذْبَحْ وَلَدَهَا مَعَهَا قُلْتُ فَالْعَرْجَاءُ

روایت ہے حضرت علیؓ سے کہ فرمایا آپؐ نے گائے کافی ہے سات آدمیوں کی طرف سے کہا حجیہ نے کہا میں نے اگر وہ بچہ جنے بعد اس

قَالَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَنْسَكَ ثُلُثٌ فَمَكْسُوْرَةُ الْقَرْنِ فَقَالَ لَا بَاْسَ اُمِرْنَا اَوْ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَيْنِ وَالْاُذُنَيْنِ۔

کے قربانی کے لیے اس کو خریدا یا مقرر کیا تو فرمایا ذبح کر اس بچے کو بھی ساتھ اس کے کہا میں نے اور عرجا یعنی لنگڑی فرمایا درست ہے اگر پہنچ سکے قربانی کی جگہ تک کہا میں نے سینگ ٹوٹے ہوئے کہا آپ نے کچھ مضائقہ نہیں اس میں حکم کیے گئے ہیں ہم یا حکم کیا ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوب دیکھ لیں ہم دونوں آنکھوں کو یعنی کانی اور اندھی نہ ہو اور خوب دیکھ لیں کانوں کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اس کو سفیان ثوری نے سلمہ بن کہیل سے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُضَحَّى بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ قَالَ قَتَادَةُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ الْعَضَبُ مَا بَلَغَ النِّصْفَ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ۔

روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا انہوں نے منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ قربانی کرے سینگ ٹوٹے اور کان کٹے کی کہا قتادہ نے ذکر کیا میں نے اس کا سعید بن مسیب سے تو کہا انہوں نے ٹوٹنا وہی مانع ہے جو آدھے سینگ تک پہنچے یا اس سے زیادہ ہو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الشَّاةَ الْوَاحِدَةَ تُجْزِئُ عَنْ اَهْلِ الْبَيْتِ

باب اس بیان میں کہ ایک بکری کافی ہے ایک گھر والوں کو۔

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ يَقُوْلُ سَاَلْتُ اَبَا اَيُّوْبَ كَيْفَ كَانَتِ الضَّحَايَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُضَحِّيْ بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ فَيَاْكُلُوْنَ وَيُطْعِمُوْنَ حَتّٰى تَبَاهَى النَّاسُ فَصَارَتْ كَمَا تَرٰى۔

روایت ہے عطا بن یسار سے کہ کہتے تھے پوچھا میں نے ابو ایوب سے کیونکر ہوتی تھیں قربانیاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو کہا انہوں نے ایک آدمی قربانی کرتا تھا ایک بکری اپنی طرف سے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے سو آپ بھی کھاتے تھے اور لوگوں کو بھی کھلاتے تھے یہاں تک کہ فخر کرنے لگے سو ہو گئی جیسے تو دیکھتا ہے یعنی بہت جانور قربانی کرنے لگے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمارہ بن عبداللہ مدینی ہیں اور روایت کی ہے ان سے مالک بن انس نے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور دلیل ان کی وہی حدیث ہے کہ قربانی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بھیڑ کی اور فرمایا یہ اس کی طرف سے ہے جس نے قربانی نہیں کی میری امت سے اور بعض علماء نے کہا کہ نہیں کافی ہے ایک بکری مگر ایک آدمی کو اور یہی قول ہے عبداللہ بن مبارک کا اور سوا ان کے اور علماء کا۔

عَنْ جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْاُضْحِيَّةِ اَوَاجِبَةٌ هِيَ فَقَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ فَاَعَادَهَا

روایت ہے جبلہ بن سحیم سے کہ ایک مرد نے پوچھا ابن عمر سے حال قربانی کا کہ واجب ہے یا نہیں تو کہا انہوں نے قربانی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور مسلمانوں نے پھر پوچھا اس

عَلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْقِلُ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ۔

نے دوبارہ تو کہا ابن عمر نے تو سمجھتا نہیں قربانی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور قربانی کی مسلمانوں نے۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ قربانی واجب نہیں ہے لیکن سنت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں میں سے مستحب ہے کہ آدمی اسے ادا کرے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ يُضَحِّيْ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں دس برس قربانی کرتے تھے یعنی ہر سال۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ فِي الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ

باب اس بیان میں کہ قربانی بعد نماز عید کے ذبح کرنا چاہیے۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ يَوْمِ نَحْرٍ فَقَالَ لَا يَذْبَحَنَّ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُصَلِّيَ قَالَ فَقَامَ خَالِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا يَوْمٌ اَللَّحْمُ فِيْهِ مَكْرُوْهٌ وَإِنِّيْ عَجَّلْتُ نَسِيْكَتِيْ لِأُطْعِمَ أَهْلِيْ وَأَهْلَ دَارِيْ أَوْ جِيْرَانِيْ قَالَ فَأَعِدْ ذِبْحَكَ بِآخَرَ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِيْ عَنَاقُ لَبَنٍ خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ أَفَأَذْبَحُهَا قَالَ نَعَمْ وَهُوَ خَيْرُ نَسِيْكَتِكَ وَلَا تُجْزِئُ جَذَعَةٌ بَعْدَكَ۔

روایت ہے براء بن عازب سے کہا خطبہ پڑھا ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن سو فرمایا ہرگز نہ کرے ذبح کوئی تم میں سے جب تک عید کی نماز نہ پڑھ لے کہا براء نے کہ کھڑے ہو گئے ماموں میرے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ ایسا دن ہے کہ گوشت سے اس دن نفرت ہوتی ہے یعنی بسبب کثرت کے تو اسی لیے جلدی ذبح کی ہیں نے قربانی اپنی کہ کھلا دوں اپنے گھر والوں کو اور اپنے محلہ کے لوگوں کو یا اپنے ہمسائے کے لوگوں کو سو فرمایا حضرت نے پھر دوبارہ ذبح کرو دوسری قربانی سو کہا میرے ماموں نے یا رسول اللہ میرے پاس ایک بکری ہے ایک سال سے کم کی دودھ دیتی ہوئی کہ بہتر ہے میرے نزدیک گوشت کھانے کی دو بکریوں سے کیا اس کو ذبح کروں آپ نے فرمایا ہاں وہ تو تمہاری قربانیوں سے بہتر ہے اور نہیں درست ہے جذعہ قربانی میں کسی کو بعد تیرے۔

ف اس باب میں جابرؓ اور جندبؓ اور عویمر بن اشقر اور ابن عمر اور ابی زید انصاری سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ قربانی نہ کرے شہر کے اندر جب تک نماز عید کی نہ پڑھ لیوے امام اس مقام کا اور رخصت دی ہے بعض علماء نے گاؤں والوں کو ذبح کرنے کی جب فجر طلوع ہو جاوے اور یہی قول ہے ابن مبارک کا اور اجماع ہے علماء کا کہ جائز نہیں جذعہ یعنی چھ مہینے سے زیادہ کا بکری کا بچہ قربانی میں اور جائز ہے جذعہ اگر دنبہ کا ہو۔

بَابُ فِيْ كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الْأُضْحِيَةِ فَوْقَ ثَلٰثَةِ أَيَّامٍ

باب اس بیان میں کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ کھاوے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ

قَالَ لَا يَاكُلُ اَحَدُكُمْ مِّنْ لَّحْمِ اُضْحِيَتِهٖ فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ۔

کھاوے کوئی تم میں سے گوشت اپنی قربانی کا تین دن سے زیادہ۔

ف اس باب میں عائشہؓ اور انس سے بھی روایت ہے اور حدیث ابن عمر کی حسن ہے اور یہ حکم یعنی منع اس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ابتداء میں تھا بعد اس کے اجازت ہوئی اب جب تک چاہے گوشت رکھے۔

بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِيْ اَكْلِهَا بَعْدَ ثَلٰثٍ

باب تین دن سے زیادہ گوشت رکھ کر کھانے کی رخصت میں

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلَاثٍ لِيَتَّسِعَ ذُوْالطَّوْلِ عَلٰى مَنْ لَّا طَوْلَ لَهٗ فَكُلُوْا مَا بَدَا لَكُمْ وَاَطْعِمُوْا وَادَّخِرُوْا۔

روایت ہے سلیمان بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں تم کو منع کرتا تھا قربانیوں کے گوشت سے کہ تین دن سے زیادہ گوشت نہ رکھو اس لیے کہ کشادگی کریں طاقت والے لوگ بے طاقت والوں پر سو اب کھاؤ تم جس طرح چاہو تم اور کھلاؤ اور جمع کرو۔

ف اس باب میں ابن مسعود اور عائشہؓ اور نبیشہ اور ابی سعید اور قتادہ بن نعمان اور انس اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے اور حدیث بریدہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا۔

عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيْعَةَ قَالَ قُلْتُ لِاُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ قَالَتْ لَا وَلٰكِنْ قَلَّ مَنْ كَانَ يُضَحِّيْ مِنَ النَّاسِ فَاَحَبَّ اَنْ يُّطْعِمَ مَنْ لَّمْ يَكُنْ يُّضَحِّيْ فَلَقَدْ كُنَّا نَرْفَعُ الْكُرَاعَ فَنَاْكُلُهٗ بَعْدَ عَشَرَةِ اَيَّامٍ۔

روایت ہے عابس بن ربیعہ سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے ام المومنین سے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے قربانیوں کے گوشت کھانے سے تو فرمایا انہوں نے نہیں مگر اتنا تھا کہ قربانی کرنے والے لوگ کم تھے۔ تو حضرت نے چاہا کہ ان کو بھی کھلا دیں جنہوں نے قربانی نہیں کی اور ہم اٹھا رکھتے تھے ایک وسعت کو سو کھاتے تھے اس کو دس دن کے بعد۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ام المومنین وہ حضرت عائشہؓ ہیں بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہ حدیث ان سے کئی سندوں سے مروی ہے۔

بَابٌ فِي الْفَرَعِ وَالْعَتِيْرَةِ

باب فرع اور عتیرہ کے بیان میں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ وَالْفَرَعُ اَوَّلُ النِّتَاجِ كَانَ يُنْتَجُ لَهُمْ فَيَذْبَحُوْنَهٗ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ فرع ہے نہ عتیرہ ہے یعنی اسلام میں اور فرع وہ پہلا بچہ ہے جانور کا کہ پیدا ہوتا تھا کافروں کے یہاں۔ اور وہ اپنے بتوں کیلیے اس کو ذبح کرتے تھے۔

ف اس باب میں نبیشہ اور مخنف بن سلیم سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عتیرہ وہ جانور ہے کہ ذبح کرتے تھے اس کو رجب میں اس مہینے کی تعظیم کے واسطے اس لیے کہ وہ پہلا مہینہ ہے حرام کے مہینوں میں سے اور حرام کے مہینے رجب ہے اور ذوالقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم اور مہینہ حج کے شوال ہے اور ذوالقعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے

ایسا ہی مروی ہے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعَقِيقَةِ

باب عقیقہ کے بیان میں۔

عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهِكٍ أَنَّهُمْ دَخَلُوا عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَسَأَلُوا عَنِ الْعَقِيقَةِ فَأَخْبَرَتْهُمْ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ۔

روایت ہے یوسف بن ماہک سے کہ وہ آئے حفصہ بن عبدالرحمٰن کی بیٹی کے پاس اور پوچھا ان سے مسئلہ عقیقہ کا، تو خبر دی انہوں نے کہ خبر دی ان کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا لڑکے کے عقیقہ میں دو بکریوں کا کہ سن میں برابر ہوں۔ اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکری کا۔

ف اس باب میں علی اور ام کرز اور بریدہ اور سمرہ اور ابی ہریرہؓ اور عبداللہ بن عمرو اور انس اور سلیمان بن عامر اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث عائشہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور حفصہ یہ بیٹی ہیں عبدالرحمٰن کی اور وہ بیٹے ہیں ابو بکر کے۔

عَنْ أُمِّ كُرْزٍ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيقَةِ فَقَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ وَاحِدَةٌ لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ أَمْ إِنَاثًا۔

روایت ہے ام کرز سے کہ پوچھا انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم عقیقہ کا تو فرمایا آپؐ نے لڑکے کی طرف سے دو بکریاں ہیں۔ اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کچھ نقصان نہیں ہے تم کو نر ہو یا مادہ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ دَمًا وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذٰى۔

روایت ہے سلیمان بن عامر ضبی سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے تو بہاؤ اس کی طرف سے خون یعنی جانور ذبح کرو اور دور کرو اس سے تکلیف کی چیزوں کو یعنی بال مونڈو ناخن کترو۔

ف روایت کی ہم سے حسن نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابن عیینہ نے انہوں نے عاصم بن سلیمان احول سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے سلیمان بن عامر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ الْأَذَانِ فِي أُذُنِ الْمَوْلُودِ

باب بچہ کے کان میں اذان کہنے کے بیان میں۔

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَّنَ فِي أُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِينَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلٰوةِ۔

روایت ہے عبیداللہ بن ابی رافع سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اذان دی آپؐ نے حسن بن علی کے کان میں جب جنیں ان کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جیسے اذان ہوتی ہے نماز کی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے باب میں کئی سندوں سے

کہ آپ نے فرمایا کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں کافی ہیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی کہ آپ نے عقیقہ کیا حسن بن علی سے ایک بکری کا اور بعضے علماء کا یہی مذہب ہے۔

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْاُضْحِيَّةِ الْكَبْشُ وَخَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ۔

روایت ہے ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر قربانی کے جانوروں میں مینڈھا ہے اور بہتر سب کفنوں میں حلہ ہے یعنی ایک ازار اور ایک چادر قمیص کے سوا۔

ف یہ حدیث غریب ہے اور عفیر بن معدان ضعیف ہیں حدیث میں۔

عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ كُنَّا وُقُوْفًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ عَلٰى كُلِّ اَهْلِ بَيْتٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اُضْحِيَّةٌ وَعَتِيْرَةٌ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْعَتِيْرَةُ هِيَ الَّتِيْ تُسَمُّوْنَهَا الرَّجَبِيَّةَ۔

روایت ہے مخنف بن سلیم سے کہا ہم کھڑے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں اور سنا میں نے کہ فرماتے تھے۔ اے آدمیوں ہر گھر والے پر ہر سال میں قربانی ہے اور عتیرہ ہے۔ تم جانتے ہو عتیرہ کیا ہے عتیرہ وہ ہے جس کا نام تم رجبیہ رکھتے ہو۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے ابن عوف کی روایت سے مترجم رجبیہ وہ جانور ہے کہ رجب میں ذبح کرتے تھے کفار بتوں کی تعظیم کے لیے اور اہل اسلام اللہ تعالےٰ کے لیے اور وہ ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَصَدَّقِيْ بِزِنَةِ شَعْرِهٖ فِضَّةً فَوَزَنَتْهُ فَكَانَ وَزْنُهٗ دِرْهَمًا اَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ۔

روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ فرمایا انہوں نے کہ عقیقہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسنؓ کا ایک بکری کا فرمایا اے فاطمہ مونڈدو اس کا سر اور صدقہ دو اس کے بالوں کے برابر چاندی تول کر سو تولا انہوں نے بالوں کو سو اس کا وزن ہوا ایک درہم کے برابر یا کچھ اس سے کم۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسناد اس کی کچھ متصل نہیں کہ ابو جعفر محمد بن علی نے نہیں پایا علی بن ابی طالب کو۔

عَنْ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِكَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا۔

روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا پھر اترے اور منگائے دو مینڈھے پھر ذبح کیا ان کو یعنی عید قربان میں۔

ف یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَضْحٰى بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى خُطْبَتَهٗ نَزَلَ عَنْ مِنْبَرِهٖ فَاُتِيَ بِكَبْشٍ

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے حاضر ہوا میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید قربان کے دن عید گاہ میں پھر جب پورا کر چکے حضرت خطبہ اترے اپنے منبر سے اور لایا

فَذَبَحَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِیَدِہٖ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ ھٰذَا عَنِّیْ وَعَمَّنْ لَّمْ یُضَحِّ مِنْ اُمَّتِیْ۔

گیا ایک دنبہ تو ذبح کیا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اور فرمایا بسم اللہ واللہ اکبر سے اخیر تک اور معنی اس کے یہ ہیں کہ ذبح کرتا ہوں میں اس کو ساتھ نام اللہ کے اور اللہ بہت بڑائی والا ہے یہ قربانی ہے میری طرف سے اور اس کی طرف سے جس نے قربانی نہیں کی میری امت سے۔

ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور عمل اسی پر ہے علمائے صحابہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سوا ان کے اور لوگوں کا کہ آدمی جب ذبح کرے تو یہی کہے بسم اللہ اللہ اکبر اور یہی قول ہے ابن مبارک اور مطلب بن عبداللہ بن حنطب کو کہتے ہیں کہ سماع نہیں ہے جابر سے۔

عَنْ سَمُرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْغُلَامُ مُرْتَھَنٌ بِعَقِیْقَتِہٖ یُذْبَحُ عَنْہُ یَوْمَ السَّابِعِ وَیُسَمّٰی وَیُحْلَقُ رَاْسُہٗ۔

روایت ہے سمرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکا رہن ہے اپنے عقیقہ کے ساتھ چاہیے کہ ذبح کیا جاوے جانور عقیقہ کا اس کی طرف سے ساتویں دن اور نام رکھا جاوے اور سر اس کا مونڈا جاوے۔

ف روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے کہا روایت کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا روایت کی ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے جو بیٹے ہیں جندب کے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور کہتے ہیں مستحب ہے کہ ذبح کیا جاوے جانور عقیقہ کا لڑکے کی طرف سے ساتویں دن نہ ہو سکے تو چودھویں دن اور اگر اس دن بھی میسر نہ ہو تو اکیسویں دن اور کہتے ہیں کہ درست نہیں جانور عقیقہ میں مگر وہی جانور جو قربانی میں درست ہے یعنی جیسے قربانی کے جانور میں شرطیں ہیں ویسی ہی اس میں بھی ہوں۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰی ھِلَالَ ذِی الْحِجَّۃِ وَاَرَادَ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَاْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِہٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِہٖ۔

روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دیکھا چاند ذی الحجہ کا اور ارادہ رکھتا ہے قربانی کرنے کا۔ تو نہ مونڈے اپنے بال اور نہ کاٹے اپنے ناخن یعنی جب تک قربانی نہ کرے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہ سند میں اس حدیث کے عمرو بن مسلم ہے کہ روایت کی ہے ان سے محمد بن عمرو بن علقمہ اور کئی لوگوں نے اور مروی ہے یہ حدیث سعید بن مسیب سے وہ روایت کرتے ہیں ام سلمہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے سوا اور سند سے اسی کی مانند اور یہی قول ہے بعض علماء کا اور اسی کے قائل تھے سعید بن مسیب اور اسی حدیث کی طرف گئے ہیں احمد اور اسحٰق اور رخصت دی ہے بعض علماء نے بال مونڈنے اور ناخن تراشنے کی اور کہا ہے اس میں کچھ مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے امام شافعی کا اور حجت پکڑی ہے انہوں نے حضرت عائشہ رض کی حدیث سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھیجتے تھے قربانی مدینہ سے اور پرہیز نہیں کرتے تھے کسی چیز سے کہ جس سے محرم پرہیز کرتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَبْوَابُ النُّذُوْرِ وَالْاَیْمَانِ

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں نذروں اور قسموں کے جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَۃٍ

باب اس بیان میں ہے کہ نذر درست نہیں معصیت الٰہی میں۔

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَۃٍ وَکَفَّارَتُہٗ کَفَّارَۃُ یَمِیْنٍ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر منعقد نہیں ہوتی گناہ کے امور میں اور کفارہ اس کا کفارہ قسم کا ہے۔

ف اس باب میں ابن عمر اور جابر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث صحیح نہیں ہے اس لیے کہ زہری نے نہیں سنی یہ حدیث ابی سلمہ سے اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے کہ روایت کی انہوں نے کئی لوگوں سے انہیں میں ہیں موسےٰ بن عقبہ اور ابن ابی عتیق کہ وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ سلیمان بن ارقم سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ ابی سلمہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا محمد نے حدیث تو یہی ہے یعنی یہ حدیث صحیح تر ہے روایت کی ہم سے ابو اسمٰعیل محمد بن اسمٰعیل بن یوسف ترمذی نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ایوب بن سلیمان نے جو بیٹے ہیں بلال کے انہوں نے کہا روایت کی مجھ سے ابوبکر بن ابی اویس نے انہوں نے سلمان بن بلال سے انہوں نے موسےٰ بن عقبہ سے اور عبداللہ بن ابی عتیق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سلیمان بن ارقم سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ وَکَفَّارَتُہٗ کَفَّارَۃُ یَمِیْنٍ۔ یعنی نذر درست نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی بات میں اور کفارہ اس کا کفارہ یمین کا ہے یہ حدیث غریب ہے اور زیادہ صحیح ہے ابی صفوان کی حدیث سے جو یونس سے مروی ہے اور ابو صفوان مکی ہیں نام ان کا عبداللہ بن سعید ہے اور روایت کی ہے ان سے حمید نے اور کئی لوگوں نے جو حدیث کے بڑے عالموں میں سے ہیں اور کہا بعض علماء نے صحابہؓ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سوا ان کے اور لوگوں نے کہ نذر درست نہیں اس کام کی جس میں نافرمانی ہو اللہ تعالیٰ کی اور کفارہ اس کا کفارہ یمین کا ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور انہوں نے حجت پکڑی ہے زہری کی حدیث سے جو مروی ہے ابی سلمہ سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ سے اور کہا بعض علمائے صحابہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سوا ان کے اور لوگوں نے کہ نذر درست نہیں اس کام میں کہ جس میں نافرمانی ہو اللہ تعالےٰ کی اور کچھ کفارہ بھی نہیں اس کا اور یہی قول ہے مالک اور شافعی رحمہم اللہ کا۔

عَنْ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ اَنْ یُّطِیْعَ اللّٰہَ فَلْیُطِعْہُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ یَّعْصِیَ اللّٰہَ فَلَا یَعْصِہٖ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے وہ روایت کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو نذر کرے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی تو چاہیے کہ فرمانبرداری کرے اس کی یعنی پورا کرے اپنی نذر کو اور جو نذر کرے اللہ

تعالیٰ کی نافرمانی کی تو نافرمانی نہ کرے اس کی یعنی نذر پوری نہ کرے۔

ف روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبداللہ بن نمیر نے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے طلحہ بن عبدالملک ایلی سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر نے قاسم بن محمد سے اور یہی قول ہے بعض علمائے صحابہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سوا ان کے اور لوگوں کا اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا کہتے ہیں کہ نافرمانی نہ کرے اللہ تعالیٰ کی اور کہتے ہیں کہ کفارہ یمین کا نہیں اگر اس شخص نے نذر مانی ہے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔

بَابُ لَا نَذْرَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ

باب اس بیان میں کہ نذر صحیح نہیں ہوتی اس میں جو شئے آدمی کے اختیار میں نہیں۔

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ۔

روایت ہے ثابت بن ضحاک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے پر وہ نذر واجب نہیں ہوتی جو اس کے اختیار میں نہیں۔

ف اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ فِي كَفَّارَةِ النَّذْرِ إِذَا لَمْ يُسَمِّ

باب نذر غیر معین کے کفارہ کے بیان میں۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ إِذَا لَمْ يُسَمِّ كَفَّارَةُ يَمِينٍ۔

روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کفارہ اس نذر کا کہ جس کا نام نہ لیا ہو، کفارہ قسم کا ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے مترجم کہتا ہے نام نہ لیا یعنی اتنا ہی کہا کہ اگر یہ مراد میری برآوے تو مجھ پر نذر ہے۔

بَابُ فِي مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا

باب کسی امر پر قسم کھا کر اس سے بہتر امر تجویز کرنے کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أَتَتْكَ عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنَّكَ إِنْ أَتَتْكَ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْتُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ۔

روایت ہے عبداللہ بن سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عبدالرحمٰن مت مانگ حکومت کو اس لیے کہ اگر آئے تیرے پاس حکومت تیرے مانگنے سے تو سونپ دیا گیا تو اسی کی طرف یعنی تائید غیبی نہ ہوگی اور اگر آئے تیرے پاس بغیر مانگے تو مدد کیا جاوے گا تو اس کے اوپر یعنی خدا کی طرف سے اور جب قسم کھاوے تو کسی کام پر پھر دیکھے تو اس سے بہتر دوسرا کام تو کر اس کام کو یعنی جو بہتر ہے اور کفارہ دے اپنی قسم کا۔

ف اس باب میں عدی بن حاتم اور ابی الدرداء اور انس رض اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبداللہ بن عمرو اور ابی ہریرہ رض اور ام سلمہ رض اور ابی موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے، حدیث عبدالرحمٰن بن سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ فِی الْکَفَّارَۃِ قَبْلَ الْحِنْثِ

باب بیان میں ادائے کفارہ کے قبل حنث کے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی غَیْرَهَا خَیْرًا مِّنْهَا فَلْیُکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَلْیَفْعَلْ۔

روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے قسم کھائی کسی کام پر پھر دیکھا اس سے بہتر دوسرا کام تو چاہیے کہ کفارہ دے دے اپنی قسم کا پھر کرے وہ کام یعنی جو بہتر نظر آیا۔

اس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے اکثر اہل علم کے نزدیک اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم سے کہتے ہیں کہ کفارہ قبل حنث کے ادا کر دینا بھی کافی ہے اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علماء نے کہ ادائے کفارہ قبل حنث جائز نہیں اور سفیان ثوری نے فرمایا اگر کفارہ دے بعد حنث کے تو مستحب ہے میرے نزدیک اگر قبل حنث دے تو بھی جائز ہے۔

بَابُ فِی الْاِسْتِثْنَاءِ فِی الْیَمِیْنِ

باب قسم میں استثناء کرنے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَا حِنْثَ عَلَیْهِ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قسم کھاوے کسی کام پر اور کہے انشاء اللہ پس اس پر حنث نہیں آتا یعنی انشاء اللہ کہنے سے قسم منعقد نہیں ہوتی کہ اس کے خلاف معصیت ہو یا کفارہ آوے۔

اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث عبید اللہ بن عمرو وغیرہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے موقوفاً یعنی انہی کا قول ہے اور ایسی ہی روایت کی سالم نے ابن عمر سے موقوفاً اور ہم نہیں جانتے کسی کو کہ مرفوع کی ہو یہ روایت سوا ایوب سختیانی کے اور کہا اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہ ایوب کبھی اس روایت کو مرفوع کرتے تھے اور کبھی مرفوع نہ کرتے تھے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے اصحاب نبی وغیرہم کے کہتے ہیں کہ انشاء اللہ جب ملایا جاوے قسم کے ساتھ تو حنث نہیں آتا اس پر اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اوزاعی کا اور مالک بن انس اور عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ یَحْنَثْ۔

روایت ہے ابی ہریرہ رضہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے قسم کھائی اور کہا انشاء اللہ وہ حانث نہ ہوگا۔

پوچھا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے حال اس حدیث کا تو کہا انہوں نے اس حدیث میں خطا ہے خطا کی اس میں عبد الرزاق نے مختصر کیا اس کو معمر کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابن طاؤس سے وہ اپنے باپ سے وہ ابو ہریرہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے کہا طواف کروں گا میں آج کی رات ستر بیویوں پر یعنی جماع کروں گا ان سے پھر جنے گی ہر ایک عورت ایک لڑکا پھر طواف کیا انہوں نے ان پر اور نہ جنی ان میں سے کوئی عورت مگر ایک کہ وہ جنی نصف لڑکا پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر فرماتے سلیمان علیہ السلام انشاء اللہ تو ویسا ہی ہوتا جیسا کہ انہوں نے کہا تھا اسی طرح

روایت کی عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے یہ روایت اپنی طول کے ساتھ اور ذکر کیا اس میں ستر عورتوں کا اور مروی ہے یہ حدیث کئی وجہوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابی ہریرہؓ کے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا سلیمان بن داؤد نے میں طواف کروں گا آج کی رات سو عورتوں پر آخر حدیث تک۔

بَابُ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْحَلْفِ بِغَيْرِ اللهِ

باب اس بیان میں کہ غیر خدا کی قسم کھانا حرام ہے۔

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ وَهُوَ يَقُوْلُ وَاَبِيْ وَاَبِيْ فَقَالَ اَلَا اِنَّ اللهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِكُمْ فَقَالَ عُمَرُ فَوَاللهِ مَا حَلَفْتُ بِهٖ بَعْدَ ذٰلِكَ ذَاكِرًا وَلَا اٰثِرًا۔

روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو اور وہ کہتے تھے کہ قسم ہے میرے باپ کی فرمایا آپ نے بے شک اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے تم کو اس سے کہ قسم کھاؤ تم اپنے باپ دادوں کی کہا عمر نے قسم ہے اللہ کی پھر قسم نہ کھائی میں باپ کی بعد اس کے نہ اپنی طرف سے اور نہ کسی اور کی طرف سے۔

ف اور اس باب میں ثابت بن ضحاکؓ اور ابن عباسؓ اور ابی ہریرہؓ اور قتیلہ اور عبدالرحمٰن بن سمرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا ابو عبیدہ نے مطلب ان کے قول کا ولا اثرا کا یہ ہے کہ نہیں نقل کی میں نے قسم باپ کی کسی اپنے غیر سے اس لیے کہ عرب کہتے ہیں اثرہ عن غیری یعنی نقل کرتا ہوں میں... اس بات کو اپنے غیر سے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْرَكَ عُمَرَ وَهُوَ فِيْ رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِاَبِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ لِيَحْلِفْ حَالِفٌ بِاللهِ اَوْ لِيَسْكُتْ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور وہ ایک قافلہ میں تھے اور وہ قسم کھا رہے تھے اپنے باپ کی سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے تم کو اس سے کہ قسم کھاؤ اپنے باپ دادوں کی چاہیے کہ کھاوے قسم اللہ تعالیٰ کی یا چپ رہے یعنی سوا اللہ کے اور کسی کی قسم نہ کھاوے

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُوْلُ لَا وَالْكَعْبَةِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَا يُحْلَفُ بِغَيْرِ اللهِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللهِ فَقَدْ كَفَرَ اَوْ اَشْرَكَ۔

روایت ہے سعد بن عبیدہ سے کہ ابن عمر نے سنا ایک مرد کو قسم کھاتے ہوئے کعبہ کی تو کہا ابن عمر نے قسم نہ کھانی چاہیے سوا خدا کے اس لیے کہ میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جو کھائے قسم غیر اللہ کی بے شک اس نے کفر کیا یا شرک کیا۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور تفسیر اس حدیث کی بعض اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ فرمانا آپؐ کا فقد کفر او اشرک تغلیظاً ہے اور حجت اس باب میں حدیث ابن عمر کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا حضرت عمر کو قسم کھاتے اپنے باپ کی اور فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے تم کو باپ دادوں کی قسم کھانے سے یعنی اس روایت میں باپ کی قسم کو شرک نہ فرمایا پس حدیث مذکور میں شرک کا اطلاق تنبیہاً کیا گیا اور اسی طرح حدیث ابی ہریرہؓ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو شخص کہہ بیٹھے اپنی قسم میں کہ قسم ہے لات و عزیٰ کی تو اس کو چاہیے کہ کہے لا الہ الا اللہ یعنی اس سے بھی ثابت ہوا کہ اطلاق شرک کا غیر خدا کی

قسم پر تنبیہاً ہے اور اسی طرح جو مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے ریا شرک ہے اور تفسیر کی ہے بعض اہل علم نے اس آیت مبارکہ کی فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا اور کہا ہے کہ مراد شرک سے ریا ہے یعنی یہ بھی فرمایا تنبیہاً ہے۔

بَابُ فِيْمَنْ يَحْلِفُ بِالْمَشْيِ وَلَا يَسْتَطِيْعُ

باب اس کے بیان میں جو قسم کھاوے چلنے کی اور نہ چل سکے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَذَرَتِ امْرَأَةٌ اَنْ تَمْشِيَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ فَسُئِلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ مَشْيِهَا مُرُوْهَا فَلْتَرْكَبْ۔

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ نذر کی ایک عورت نے کہ چل کر جاوے بیت اللہ تک سو پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا حکم فرمایا آپؐ نے بیشک اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے اس کے چلنے سے حکم کرو اس کو کہ سوار ہو کر جاوے۔

ف اس باب میں ابی ہریرہؓ اور عقبہ بن عامر اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْخٍ كَبِيْرٍ يُهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ يَمْشِيَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ قَالَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَرْكَبَ۔

روایت ہے انسؓ سے کہا کہ گزرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک بڑے بوڑھے پر کہ چلا جاتا تھا اپنے دونوں بیٹوں کے بیچ میں سو فرمایا آپؐ نے کیا حال ہے اس کا کہا لوگوں نے نذر کی ہے اس نے اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلنے کی فرمایا آپؐ نے اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے اس کے عذاب کرنے سے اپنے نفس کو کہا راوی نے پھر حکم کیا اس کو کہ سوار ہو جاوے۔

ف روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے ابی عدی سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے مثل اس کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک مرد کو آخر حدیث تک یہ حدیث صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا کہتے ہیں کہ جب نذر کرے عورت کہ پیادہ جاوے تو چاہیے کہ سوار ہووے اور ایک بکری قربانی کرے۔

بَابُ فِيْ كَرَاهِيَةِ النُّذُوْرِ

باب کراہت نذر میں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنْذُرُوْا فَاِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نذر مت کرو اس لیے کہ نذر نہیں کام آتی ہے آگے تقدیر کے کچھ یعنی بنظر تبدیل تقدیر یہ نذر کرنا بے سود ہے بلکہ نکالا جاتا ہے بخیلہ نذر بخیل سے کچھ مال۔

ف اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے ۔ حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ مکروہ کہا انہوں نے نذر کو اور فرمایا عبد اللہ بن مبارک نے کہ معنی کراہت نذر کے یہ ہیں کہ جب نذر کی آدمی نے ساتھ طاعت الٰہی کے اور وفا کی وہ نذر تو اسے اجر ہے وفا کا مگر نذر کرنا مکروہ تھا اور اگر نذر کی معصیت کی تو اس میں تو وفا درست ہی نہیں۔

بَابُ فِي وَفَاءِ النَّذْرِ

باب نذر کے پورا کرنے کے بیان میں۔

عَنْ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ۔

روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے یا رسول اللہ میں نے نذر مانی تھی کہ اعتکاف کروں گا میں ایک رات مسجد الحرام میں ایام جاہلیت میں تو فرمایا آپؐ نے پوری کر اپنی نذر۔

ف اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے، حدیث عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں اس حدیث کی طرف بعض اہل علم کہا ہے انہوں نے کہ جب آدمی مشرف بالاسلام ہوا اور اس پر نذر طاعت ہے یعنی ایسے کام کی نذر ہے کہ اس میں اطاعت الٰہی ہو تو ضرور ہے کہ اسے پورا کرے اور کہا ہے بعض اہل علم نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سوا ان کے اور علماء نے کہ اعتکاف نہیں ہوتا مگر ساتھ روزے کے اور بعضوں نے کہا اہل علم سے کہ نہیں واجب معتکف پر روزہ مگر جب وہ اپنے اوپر واجب کرے یعنی اگر نذر میں روزہ کا بھی ذکر کیا ہے تو ضرور ہے ورنہ کچھ ضرور نہیں اور حجت پکڑی انہوں نے حدیث عمر رضی اللہ عنہ سے یعنی جو اوپر مذکور ہوئی کہ انہوں نے نذر کی تھی رات کے اعتکاف کی جاہلیت میں اور حکم کیا ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا کرنے کا یعنی حکم روزہ کا نہ دیا آپؐ نے فقط اعتکاف کو فرمایا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

بَابُ كَيْفَ كَانَ يَمِيْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب اس بیان میں کہ کیسی تھی قسم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَثِيْرًا مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ بِهٰذِهِ الْيَمِيْنِ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا کہ اکثر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے تھے ساتھ اس قسم کے لا ومقلب القلوب یعنی قسم ہے دلوں کے بدلنے والے کی یعنی اللہ تعالیٰ کی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ فِي ثَوَابِ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً

باب غلام آزاد کرانے کے ثواب کے بیان میں۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً أَعْتَقَ اللّٰهُ مِنْهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتّٰى يُعْتِقَ فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جس نے آزاد کی ایک گردن مومنہ آزاد کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے ایک ایک عضو کو اس کے ایک ایک عضو کے بدلے دوزخ کی آگ سے یہاں تک کہ آزاد کرے گا فرج اسکا عوض میں اسکے فرج کے۔

ف اس باب میں عائشہؓ اور عمرو بن عبداللہ اور ابن عباسؓ اور واثلہ بن اسقع اور ابی امامہ اور کعب بن مرہ اور عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابن ہاد کا نام یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد ہے اور وہ مدینی ہیں اور ثقہ ہیں اور روایت کی ان سے مالک بن انس اور بہت لوگوں نے اہل علم سے۔

بَابُ فِي الرَّجُلِ يَلْطِمُ خَادِمَهُ

باب اس کے بیان میں جو طمانچہ مارے اپنے خادم کو۔

عَنْ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا سَبْعَ إِخْوَةٍ مَا لَنَا خَادِمٌ إِلَّا وَاحِدَةٌ فَلَطَمَهَا

روایت ہے سوید بن مقرن مزنی سے کہا دیکھا ہم نے اپنے کو کہ ہم سات بھائی تھے اور کوئی خادم ہمارا نہ تھا مگر ایک پھر طمانچہ مارا

أَحَدُنَا قَامَ نَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُعْتِقَهَا۔

ہم سے ایک نے اس کو سو حکم فرمایا ہم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آزاد کر دیں ہم اس کو۔

ف اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے حصین بن عبدالرحمن سے اور ذکر کیا بعضوں نے اس حدیث میں کہ طمانچہ مارا اس ہانڈی کے منہ پر۔

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ۔

روایت ہے ثابت بن ضحاک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے قسم کھائی ساتھ کسی ملت کے سوا اسلام کے جھوٹی مثلاً کہا کہ اگر میں نے یہ کام کیا ہو تو میں نصرانی ہوں پس وہ ویسا ہی ہو گیا جیسا اس نے کہا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے اس مسئلہ میں کہ جس نے قسم کھائی ساتھ کسی ملت کے سوا اسلام کے مثلاً اس نے کہا کہ اگر میں یہ کام کروں تو یہودی ہوں یا نصرانی تو پھر کیا اس نے یہ کام تو کہا بعضوں نے کہ اس نے بہت بڑی خطا کی مگر اس پر کفارہ نہیں اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور مالک بن انس کا اور اسی طرف گئے ہیں ابو عبیدہ اور کہا بعضوں نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تابعین وغیرہم سے کہ اس پر کفارہ ہے اور یہی قول ہے سفیان اور احمد اور اسحاق کا۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ إِلَى الْبَيْتِ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ أُخْتِكَ فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَصُمْ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ۔

روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا کہ عرض کیا میں نے یا رسول اللہ میری بہن نے نذر کی ہے کہ جاوے بیت اللہ تک ننگے پاؤں بغیر چادر کے تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اللہ تعالیٰ کچھ نہ کرے گا تیری بہن کی بدبختی کے ساتھ یعنی اللہ کو کیا پرواہ ہے۔ پس چاہیے کہ سوار ہو جاوے اور چادر اوڑھے اور تین روزے رکھے یعنی لعوض اس نذر کے۔

ف اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعضے اہل علم کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلْفِهِ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قسم کھاوے اور اپنی قسم میں کہے قسم ہے لات و عزیٰ کی پس چاہیے کہ کہے لا الہ الا اللہ اور جو کہے کسی شخص سے آ تو جوا کھیلیں ہم تجھ سے تو چاہیے کہ صدقہ دیوے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو المغیرہ وہ خولانی حمصے ہیں اور نام ان کا عبد القدوس ہے اور بیٹے ہیں حجاج کے۔

بَابُ قَضَاءِ النَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتِ

باب میت کی طرف سے قضائے نذر کا بیان۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلٰى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

روایت ہے ابن عباس سے کہ سعد بن عبادہ نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم اس نذر کا کہ تھی ان کی ماں پر اور وہ وفات کر گئی تھیں قبل ادا کرنے کے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتُّقِيَ عَنْهَا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

ادا کرو ان کی طرف سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ أَعْتَقَ

باب غلام ولونڈی آزاد کرنے کے ثواب کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَغَيْرِهِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَءًا مُسْلِمًا كَانَ فِكَاكَهُ مِنَ النَّارِ يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ وَأَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ أَعْتَقَ امْرَأَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ كَانَتَا فِكَاكَهُ مِنَ النَّارِ يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُمَا عُضْوًا مِنْهُ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ مُسْلِمَةٍ أَعْتَقَتِ امْرَأَةً مُسْلِمَةً كَانَتْ فِكَاكَهَا مِنَ النَّارِ يُجْزِئُ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْوًا مِنْهَا۔

روایت ہے ابی امامہ وغیرہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ سب روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جو شخص آزاد کرے ایک مرد مسلمان کو ہوگا چھوڑا وا اس کا دوزخ سے فدیہ ہو جاوے گا ہر عضو اس غلام کا اس کے عضو کے بدلے ہیں اور جو شخص مرد مسلمان آزاد کرے دو عورتیں مسلمان ہو ویں گی وہ دونوں چھوڑائی اس کی دوزخ سے فدیہ ہو جاوے گا ہر عضو ان کا بدلے ہیں اس کے ہر عضو کے اور جو عورت مسلمان آزاد کرے ایک عورت مسلمان کو ہو جاوے گی وہ چھوڑائی اس کی دوزخ سے فدیہ ہو جاوے گا ایک ایک عضو اس کا بدلے ہیں اس کے ایک ایک عضو کے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

أَبْوَابُ السِّيَرِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں جہاد کے بیان میں جو وارد ہیں رسول اللہ صلعم سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدَّعْوَةِ قَبْلَ الْقِتَالِ

باب بیان میں دعوت کے قبل قتال کے۔

عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ أَنَّ جَيْشًا مِنْ جُيُوشِ الْمُسْلِمِينَ كَانَ أَمِيرُهُمْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيَّ حَاصَرُوا قَصْرًا مِنْ قُصُورِ فَارِسَ فَقَالُوا يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ أَلَا نَنْهَدُ إِلَيْهِمْ قَالَ دَعُونِي أَدْعُهُمْ كَمَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُمْ فَأَتَاهُمْ سَلْمَانُ فَقَالَ لَهُمْ إِنَّمَا أَنَا رَجُلٌ مِنْكُمْ فَارِسِيٌّ تَرَوْنَ الْعَرَبَ يُطِيعُونِي فَإِنْ أَسْلَمْتُمْ فَلَكُمْ مِثْلُ الَّذِي لَنَا وَعَلَيْكُمْ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْنَا وَإِنْ أَبَيْتُمْ إِلَّا دِينَكُمْ تَرَكْنَاكُمْ عَلَيْهِ وَأَعْطُونَا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَأَنْتُمْ صَاغِرُونَ قَالَ وَرَطَنَ إِلَيْهِمْ بِالْفَارِسِيَّةِ وَأَنْتُمْ غَيْرُ مَحْمُودِينَ وَإِنْ أَبَيْتُمْ نَابَذْنَاكُمْ

روایت ہے ابی البختری سے کہ ایک لشکر نے مسلمانوں کے لشکروں سے کہ امیر اس کے سلمان فارسی تھے محاصرہ کیا ایک قلعہ کا فارس کے قلعوں میں سے پس کہا لوگوں نے اے ابا عبداللہ اور یہ کنیت ہے سلمان کی کیا نہ دھاوا کریں ہم ان پر فرمایا انہوں نے چھوڑ دو مجھ کو کہ میں دعوت کروں ان کو جیسا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ دعوت کرتے تھے ان کی یعنی کافروں کی پس آئے ان کے پاس سلمان اور کہا ان سے تحقیق میں ایک آدمی ہوں تم میں سے رہنے والا فارس کا دیکھتے ہو تم عرب کو کہ اطاعت کرتے ہیں میری پس اگر اسلام لائے تم پس تمہارے لیے مثل ہے اس چیز کے کہ ہمارے لیے ہے یعنی حصہ غنائم اور رتبے سے اور تم پر ہے مثل اس کے کہ ہم پر ہے اور اگر انکار کیا تم نے اور نہ قبول کیا تم

عَلٰی سَوَآءٍ قَالُوْا مَا نَحْنُ بِالَّذِیْ یُعْطِی الْجِزْیَةَ وَلٰکِنْ نُقَاتِلُکُمْ فَقَالُوْا یَا عَبْدَ اللّٰهِ اَلَا نَنْهَدُ اِلَیْهِمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَدَعَاهُمْ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ اِلٰی مِثْلِ هٰذَا ثُمَّ قَالَ انْهَدُوْا اِلَیْهِمْ قَالَ فَنَهَدْنَا اِلَیْهِمْ فَفَتَحْنَا ذٰلِكَ الْقَصْرَ۔

نے مگر دین اپنا چھوڑ دیں گے ہم تم کو اسی دین پر اور دو ہم کو جزیہ ہاتھ سے اور تم ذلیل ہو کہا راوی نے بیان کیا سلمان نے یہ مضمون ان سے فارسی میں اور یہ بھی کہا کہ تم اچھے نہیں یعنی بصورت عدم قبول ایمان کے اور اگر نہ مانوں گے تم تو لڑیں گے ہم تم سے تم کو آگاہ کر کے جواب دیا انہوں نے کہ نہیں ہیں ہم ایسے کہ جزیہ دیویں ولیکن لڑتے ہیں ہم تم سے پھر کہا مسلمانوں نے اے ابا عبداللہ کیا نہ دھاوا کریں ہم ان پر کہا انہوں نے نہیں کہا راوی نے پھر بلایا ان کو سلمان نے اسلام کی طرف تین دن مثل اسی کے پھر حکم دیا کہ دھاوا کرو ان پر کہا راوی نے پھر دھاوا کیا ہم نے ان پر اور فتح کیا اس قلعہ کو۔

ف اور اس باب میں روایت ہے بریدہ اور نعمان بن مقرن اور ابن عمر اور ابن عباس سے اور حدیث سلمان کی حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر عطاء بن سائب کی روایت سے اور سنا میں نے محمد بخاری سے کہتے تھے ابو البختری نے نہیں پایا سلمان کو اس لیے کہ نہیں پایا انہوں نے علی کو اور سلمان انتقال کر چکے تھے قبل علی کے اور گئے ہیں بعض اہل علم صحابہ وغیرہم سے اس حدیث کی طرف اور تجویز کیا انہوں نے کہ دعوت کی جاوے قبل قتال کے اور یہی قول ہے اسحاق بن ابراہیم کا کہا انہوں نے اگر پیشتر سے کر دی جائے ان کو دعوت تو بہتر ہے اور سبب ہے ان کے ڈرنے کا اور کہا بعض علماء نے کہ اس زمانے میں دعوت کی حاجت نہیں اور کہا احمد نے نہیں جانتا میں آج کے دن کسی کو کہ ضرور ہو اس کو دعوت یعنی سب لوگ جان گئے ہیں کہ اہل اسلام اس لیے لڑتے ہیں لہذا دعوت ضرور نہیں اور کہا امام شافعی نے کہ لڑائی شروع نہ کی جاوے دشمن سے جب تک کہ دعوت نہ کر لیں مگر یہ کہ وہ خود آپڑیں۔ مسلمانوں پر قبل دعوت کے اس صورت میں اگر دعوت نہ کی تو کچھ مضائقہ نہیں اس لیے کہ پہلے پہنچ چکی ہے ان کو دعوت۔

عَنْ عِصَامٍ الْمُزَنِیِّ وَکَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَعَثَ جَیْشًا اَوْ سَرِیَّةً یَقُوْلُ لَهُمْ اِذَا رَاَیْتُمْ مَسْجِدًا اَوْ سَمِعْتُمْ مُؤَذِّنًا فَلَا تَقْتُلُوْا اَحَدًا۔

روایت ہے عصام مزنی سے اور ان کو صحبت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا انہوں نے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھیجتے کسی چھوٹے لشکر کو فرماتے ان سے کہ جب دیکھو تم مسجد یا سنو تم اذان موذن کی یعنی کسی قریہ میں پس نہ قتل کرو وہاں کسی کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مروی ہے ابن عیینہ سے۔

بَابٌ فِی الْبَیَاتِ وَالْغَارَاتِ

باب شب خون اور لوٹ کے بیان میں۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حِیْنَ خَرَجَ اِلٰی خَیْبَرَ اَتَاهَا لَیْلًا وَکَانَ اِذَا جَآءَ قَوْمًا بِلَیْلٍ لَمْ یُغِرْ عَلَیْهِمْ حَتّٰی یُصْبِحَ فَلَمَّا اَصْبَحَ خَرَجَتْ یَهُوْدُ بِمَسَاحِیْهِمْ وَمَکَاتِلِهِمْ فَلَمَّا رَاَوْهُ قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَافَقَ وَاللّٰهِ مُحَمَّدٌ وَالْخَمِیْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُ اَکْبَرُ خَرِبَتْ

روایت ہے حضرت انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نکلے خیبر کی طرف پہنچے وہاں رات کو اور تھے آپ جب پہنچتے کسی قوم پر رات کو نہ لوٹتے ان کو یہاں تک کہ صبح ہو جاتی پھر جب صبح ہوئی نکلے یہود پھاوڑہ اور ٹوکرہ اپنے لے کر پھر جب دیکھا انہوں نے آپ کو کہا برابر آ گئے محمد قسم ہے اللہ کی برابر آ گئے محمد ساتھ لشکر کے سو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر خیبر تک یعنی اللہ بڑی

خَیْبَرُ اِنَّا اِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ ۔

بزرگی والا ہے خراب ہوا خیبر تحقیق کہ جب ہم اترے ہیں آنگن میں کسی قوم کے پس بری ہے صباح ڈرائے گیوں کو۔

عَنْ اَبِیْ طَلْحَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا ظَهَرَ عَلٰی قَوْمٍ اَقَامَ بِعَرْصَتِهِمْ ثَلَاثًا ۔

روایت ہے ابی طلحہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب غالب آتے کسی قوم پر ٹھیرتے ان کے میدان میں تین دن تک۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث حمید کی جو مروی ہے انس سے یعنی جو اس کے اوپر مروی ہوئی حسن ہے صحیح ہے اور تحقیق رخصت دی ایک قوم نے اہل علم سے لوٹ کی رات کو اور شب خون کی اور مکروہ کہا اس کو بعضوں نے اور کہا احمد اور اسحاق نے کچھ مضائقہ نہیں شب خون میں دشمن پر رات کے وقت اور مراد خمیس سے جو حدیث میں وارد ہوا ہے لشکر ہے یعنی چونکہ لشکر کے پانچ حصے ہوتے ہیں مقدمہ جو آگے چلے اور میمنہ جو داہنی طرف ہو اور میسرہ جو بائیں طرف ہو اور ساقہ جو پیچھے آدے اور قلب جو درمیان میں ہو جہاں سردار رہتا ہے اس لیے عرب بڑے لشکر کو خمیس کہتے تھے۔

بَابُ فِی التَّحْرِیْقِ وَالتَّخْرِیْبِ

باب کافروں کے گھر جلانے اور ویران کرنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَرَّقَ نَخْلَ بَنِی النَّضِیْرِ وَقَطَعَ وَهِیَ الْبُوَیْرَةُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِّیْنَةٍ اَوْ تَرَکْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰی اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِیُخْزِیَ الْفَاسِقِیْنَ ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلادیئے کھجور کے درخت بنی نضیر کے اور کٹوا ڈالے اور یہ معاملہ بویرا میں گزرا پھر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ماقطعتم سے آخر تک یعنی جو کاٹ ڈالا تم نے کوئی درخت کھجور کا یا چھوڑ دیا اس کو قائم اور پر جڑوں ان کی کے پس حکم سے اللہ تعالیٰ کے اور اس لیے کہ ذلیل کرے اللہ فاسقوں کو۔

ف اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور گئی ہے ایک قوم اہل علم سے اس طرف اور کہا کچھ مضائقہ نہیں درختوں کے کاٹنے میں اور قلعوں کے خراب کرنے میں یعنی بوقت جہاد اور مکروہ کہا بعضوں نے اس کو اور یہی قول ہے اوزاعی کا اور کہا اوزاعی نے اور منع کیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پھل والے درخت کے کاٹنے سے اور مکانوں کے ویران کرنے سے اور عمل کیا اس پر مسلمانوں نے بعد ان کے اور کہا شافعی نے کچھ مضائقہ نہیں آگ لگانے میں اور درخت اور پھل کاٹنے میں دشمن کے ملک میں اور احمد نے کہا کہ بعضے جگہ اس کی ضرورت ہوتی ہے لیکن بے ضرورت آگ نہ لگائی جاوے اور کہا اسحاق نے آگ لگانا سنت ہے جب کافر اس سے ذلیل ہوں

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْغَنِیْمَةِ

باب غنیمت کے بیان میں۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَنِیْ عَلَی الْاَنْبِیَآءِ اَوْ قَالَ اُمَّتِیْ عَلَی الْاُمَمِ وَاَحَلَّ لَنَا الْغَنَآئِمَ ۔

روایت ہے ابی امامہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بے شک اللہ نے فضیلت دی مجھ کو پیغمبروں پر یا فرمایا میری امت کو امتوں پر حلال کیں ہمارے لیے غنیمتیں۔

ف اس باب میں علی اور ابو ذر اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عباس سے بھی روایت ہے حدیث ابی امامہ کی حسن ہے صحیح ہے اور سیار کو سیار مولے بنی معاویہ کہتے ہیں روایت لیتے ہیں ان سے سلیمان تیمی اور عبداللہ بن بحیر اور کئی لوگ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وَسَلَّمَ قَالَ فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ۔

دی گئیں مجھے پیغمبروں پر چھ فضیلتیں پہلی یہ کہ دیا گیا میں جوامع الکلم دوسرے یہ کہ مدد کیا گیا میں ساتھ رعب کے یعنی کافروں کے دل میں میرا رعب ڈالا گیا تیسرے حلال کی گئیں میرے لیے غنیمتیں چوتھے بنائی گئی میرے لیے ساری زمین مسجد اور پاک کرنے والی یعنی بوقت تیمم کے پانچویں بھیجا گیا میں تمام خلق کی طرف چھٹی ختم کیے گئے میرے ساتھ انبیاء۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مراد جوامع الکلم سے وہ حدیثیں ہیں کہ جن کے لفظ تھوڑے ہوں اور معانی بہت ہوں۔

بَابٌ فِي سَهْمِ الْخَيْلِ
باب گھوڑے کے حصے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ فِي النَّفَلِ لِلْفَرَسِ بِسَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ بِسَهْمٍ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم کیا غنیمت کو اور دو حصے دیے گھوڑے کے اور ایک حصہ دیا مرد کو۔

ف روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سلیم بن اخضر سے مانند اسی کے اس باب میں مجمع بن جاریہ اور ابن عباس اور ابن ابی عمرہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اوزاعی اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور اسحاق کہ سوار کو تین حصے ملیں دو گھوڑے کے اور ایک سوار کا اور واسطے پیدل کے ایک حصہ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّرَايَا
باب لشکروں کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُ مِائَةٍ وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ وَلَا يُغْلَبُ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین صحابہ چار ہیں یعنی خلفائے راشدین اور بہترین لشکر جو چار سو ہیں اور بہترین فوج بڑی چار ہزار ہیں اور مغلوب نہ ہوں گے بارہ ہزار بسبب قلت کے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں مرفوع کیا اس کو کسی بڑے محدث نے سوا جریر بن حازم کے اور روایت کی یہ حدیث زہری نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور روایت کی یہ حبان بن علی عنزی نے عقیل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی لیث بن سعد نے عقیل سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

بَابُ مَنْ يُعْطَى الْفَيْءَ
باب اس بیان میں کہ مال غنیمت کن پر تقسیم ہوتا ہے۔

عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ أَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُورِيَّ كَتَبَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِالنِّسَاءِ وَهَلْ كَانَ

روایت ہے یزید بن ہرمز سے کہ نجدہ حروری نے لکھا ابن عباسؓ کو اور پوچھا کہ آیا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کرتے عورتوں کو ساتھ لے کر اور حصہ لگاتے ان کے لیے بھی سو جواب لکھا ان کی

يَغْزُوبُ لَهُنَّ بِسَهْمٍ فَكَتَبَ اِلَيْهِ ابْنُ عَبَّاسٍ كَتَبْتَ اِلَيَّ تَسْأَلُنِيْ هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُوْا بِالنِّسَاءِ وَكَانَ يَغْزُوْ بِهِنَّ فَيُدَاوِيْنَ الْمَرْضٰى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ وَاَمَّا السَّهْمُ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ بِسَهْمٍ۔

طرف ابن عباس نے کہ تم نے جو لکھا طرف میری اور پوچھا مجھ سے کہ کیا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کرتے تھے ان کو ساتھ لے کر تو تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ جہاد کرتے ان کو ساتھ لے کر پس وہ خدمت اور علاج کرتیں بیماروں کا اور کچھ ملتا تھا ان کو غنیمت سے بطریق انعام کے ولیکن مقرر نہیں کیا ان کے لیے کوئی حصہ۔

ف اس باب میں انس اور ام عطیہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پہ عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا اور بعضوں نے کہا ہے عورت اور لڑکی کو بھی حصہ دینا چاہیے اور یہی قول ہے اوزاعی کا کہا اوزاعی نے حصہ لگایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکوں کا خیبر میں اور حصہ مقرر کیا اماموں نے مسلمانوں کے ہر مولود کے لیے جو پیدا ہوا ارض حرب میں اور کہا اوزاعی نے حصہ لگایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کا خیبر میں اور تمسک کیا اس کے ساتھ مسلمانوں نے بعد آپ کے روایت کیا ہم سے یہ قول اوزاعی کا علی بن خشرم نے انہوں نے عیسٰی بن یونس سے انہوں نے اوزاعی سے اور یہ جو انہوں نے کہا یحذین من الغنیمۃ مراد اس سے یہ ہے کہ بطریق انعام عورتوں کو کچھ ملتا تھا۔

بَابُ هَلْ يُسْهَمُ لِلْعَبِيْدِ

باب غلام کے حصے کے بیان میں۔

عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اٰبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِيْ فَكَلَّمُوْا فِيَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمُوْهُ اَنِّيْ مَمْلُوْكٌ قَالَ فَاَمَرَ بِيْ فَقُلِّدْتُ السَّيْفَ فَاِذَا اَنَا اَجُرُّهُ فَاَمَرَ لِيْ بِشَيْءٍ مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ اَرْقِيْ بِهَا الْمَجَانِيْنَ فَاَمَرَنِيْ بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا۔

روایت ہے عمیر مولے ابی اللحم سے کہا حاضر ہوا میں خیبر میں اپنے آقاؤں کے ساتھ انہوں نے شفاعت کی میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا انہوں نے کہ میں غلام ہوں کہا عمیر نے پھر حکم کیا آپ نے کہ لٹکائی گئی میری تلوار اور میں لے کھینچتا تھا یعنی بسبب دراز ہونے پر تلے کے اور کوتاہی قامت کے پھر حکم کیا حضرت نے میرے لیے کچھ اسباب خانگی کا یعنی مال غنیمت سے اور عرض کیا میں نے آپ کے سامنے ایک منتر کہ میں جھاڑتا تھا اس سے دیوانوں کو سو حکم کیا مجھ کو اس میں سے کچھ چھوڑ دینے کا اور کچھ یاد رکھنے کا۔

ف اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ حصہ نہ لگا دیں غلام کا ولیکن کچھ دیویں اس کو بطریق انعام کے اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اَهْلِ الذِّمَّةِ يَغْزُوْنَ مَعَ الْمُسْلِمِيْنَ هَلْ يُسْهَمُ لَهُمْ

باب ذمی اگر شریک جہاد ہوں تو ان کے حصہ کے بیان میں۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى بَدْرٍ حَتّٰى اِذَا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرِ لَحِقَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ يَذْكُرُ مِنْهُ جُرْاَةً

روایت ہے عائشہ رضی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے بدر کی طرف اور جب پہنچے حرۃ الوبر میں کہ نام ہے ... ایک مقام کا ملا آپ سے ایک مرد مشرکوں میں سے کہ مشہور تھی اس کی دلیری اور شجاعت تو فرمایا

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَرَسُولِهِ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْ فَلَنْ اَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا۔

اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان لاتا ہے تو اللہ اور اس کے رسول پر اس نے کہا نہیں۔ فرمایا آپؐ نے پھر جا میں مدد نہیں لیتا مشرک سے اور اس حدیث میں اور بھی بیان ہے اس سے زیادہ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہ کہتے ہیں کہ حصہ نہ دیا جاوے مشرک کو مال غنیمت سے اگرچہ وہ لڑائی میں شریک ہو مسلمانوں کے ساتھ مقابلہ میں دشمن سے اور بعض اہل علم نے کہا حصہ دیا جاوے اگر وہ حاضر ہو قتال میں مسلمانوں کے ساتھ اور مروی ہے زہری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ دیا ایک قوم کو یہود سے کہ لڑے تھے وہ آپؐ کے ساتھ شریک ہو کر روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے انہوں نے عبدالوارث بن سعید سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے زہری سے۔

عَنْ اَبِي مُوسٰى قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّينَ خَيْبَرَ فَاَسْهَمَ لَنَا مَعَ الَّذِينَ افْتَتَحُوهَا۔

روایت ہے ابوموسیٰ سے کہ آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جماعت میں اشعریوں کے خیبر میں پس حصہ لگایا ہمارے لیے بھی آپؐ نے ساتھ ان لوگوں کے جنہوں نے فتح کیا تھا اس کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے کہا ہے اوزاعی نے جو کہ ملے مسلمانوں سے قبل تقسیم غنیمت کے اس کا بھی حصہ لگایا جاوے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِنْتِفَاعِ بِاٰنِيَةِ الْمُشْرِكِينَ۔ باب ظروف مشرکین کے استعمال میں۔

عَنْ اَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُدُورِ الْمَجُوسِ قَالَ اَنْقُوهَا غَسْلًا وَاطْبُخُوا فِيهَا وَنَهٰى عَنْ كُلِّ سَبُعٍ ذِي نَابٍ۔

روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہا پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجوس کی ہانڈیوں سے یعنی اسے استعمال کریں یا نہ کریں فرمایا آپؐ نے صاف کرو اس کو دھو کر پھر پکاؤ اس میں اور منع فرمایا ہر درندے ذی ناب[1] کے کھانے سے۔

ف اور مروی ہے یہ حدیث اور کئی سندوں سے بھی ابی ثعلبہ سے روایت کی یہ ابوادریس خولانی نے ابی ثعلبہ سے اور ابوقلابہ کو سماع نہیں ابی ثعلبہ سے سوا اس کے کہ روایت کی یہ حدیث بواسطہ ابی اسماء کے ابی ثعلبہ سے۔

عَنْ اَبِي اِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَائِذِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُولُ اَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَهْلِ الْكِتَابِ نَاْكُلُ فِي اٰنِيَتِهِمْ قَالَ اِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ اٰنِيَتِهِمْ فَلَا تَاْكُلُوا فِيهَا فَاِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا۔

روایت ہے ابوادریس خولانی سے کہا انہوں نے سنا میں نے ابوثعلبہ خشنی سے کہتے تھے آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میں نے یا رسول اللہ ہم لوگ ایسی قوم کی زمین میں ہیں اہل کتاب سے کہ کھاتے ہیں ہم ان کے برتنوں میں فرمایا آپؐ نے اگر پاؤ تم ان کے سوا اور برتن تو مت کھاؤ ان کے برتنوں میں اور اگر نہ پاؤ اور برتن تو دھو لو اس کو اور کھاؤ اسی میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

---

[1] کچلی والا جو دانتوں سے پھاڑ کر کھا دے۔

بَابُ فِي النَّفَلِ

باب نفل کے بیان میں۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ فِي الْبَدْأَةِ الرُّبُعَ وَفِي الْقُفُولِ الثُّلُثَ۔

روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نفل دیتے تھے چوتھائی حصہ غنیمت کے مال سے ابتدائے جہاد میں اور تہائی حصہ لوٹنے کے وقت میں۔

ف اس باب میں ابن عباس اور حبیب بن مسلمہ اور معن بن یزید اور ابن عمر اور سلمہ بن اکوع سے روایت ہے اور حدیث عبادہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی السلام سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ الَّذِي رَأَى فِيهِ الرُّؤْيَا يَوْمَ أُحُدٍ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نفل میں لے لی تلوار اپنی ذوالفقار دن بدر کے اور اسی کا حال دیکھا خواب میں دن احد کے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم اسی سند سے جانتے ہیں مروی ہونا اس کا ابی الزناد سے اور اختلاف ہے اہل علم کا نفل میں خمس غنیمت سے سو کہا مالک بن انس نے نہیں پہنچا ہم کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفل دیا ہو ہر جہاد میں مگر نفل دیا ہے آپ نے بعض میں اور یہ مفوض ہے رائے پر امام کے کہ اول و آخر میں جہاد کے جیسا مناسب جانے نفل دے کہا ابن منصور نے پوچھا میں نے احمد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نفل دیا جب نکلے جہاد کو چوتھائی بعد خمس کے اور جب لوٹے تب وہی تہائی بعد خمس کے تو فرمایا انہوں نے کہ نکالتے تھے غنیمت سے پانچواں حصہ پھر دیتے تھے نفل مابقی سے اور نہیں تجاوز کرتے تھے اس سے یعنی ثلث سے اور ابن مسیب نے کہا نفل خمس میں سے ہے اور اسحاق نے بھی ایسا ہی کہا مترجم کہتا ہے نفل مال غنیمت ہے اور تنفیل مال غنیمت میں سے کسی کو سہام سے کچھ زیادہ دینا ہے امام کو جائز ہے اگر مصلحت دیکھے تو کسی کو غنیمت سے زیادہ دے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بعض غازیوں کو نفل سے سرفراز فرماتے تھے مگر اس میں ائمہ کا اختلاف ہے کہ تنفیل اصل غنیمت سے دی جاوے یا خمس الخمس سے خطابی نے کہا اصل روایات دال ہیں اس پر کہ اصل غنیمت سے ہے۔ انتہی اور اصح شافعیہ کے نزدیک یہ ہے کہ خمس الخمس سے دی جاوے اور مالک نے کہا نفل نہیں مگر خمس سے اور اوزاعی اور احمد اور ابوثور نے کہا اصل غنیمت سے دی جاوے کذا فی مسک الختام اور عبادہ کی روایت میں جہاں ابتدائے جہاد اور لوٹنا مذکور ہے مراد اس سے یہ ہے کہ جب ایک ٹکڑا لشکر کا ابتدائے جنگ میں دشمنوں پر جاگرتا اور داد شجاعت دیتا ان سے آپ ربع غنیمت کا وعدہ فرماتے بطور نفل کے اور تین ربع سب لشکر پر تقسیم فرماتے اور جب لشکر مقابلہ عدو سے لوٹتا اس وقت میں جو گروہ دوبارہ دشمن پر جاکر مار دھاڑ کرتا اس کو ثلث غنیمت عنایت فرماتے اور مابقی میں انہیں شریک کرتے اس لیے کہ مقابلہ دشمن کا بعد رجوع لشکر کے زیادہ دشوار ہے اور امید مدد کی بھی اپنے لشکر سے نہیں ہے کہ وہ لوٹ چکا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ

باب اس بیان میں کہ جو قتل کرے کسی کافر کو اس کا سامان اسی کیلئے ہے

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ

روایت ہے ابی قتادہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے قتل کیا کسی مقتول یعنی کافر کو اور اس کے لیے اس پر کوئی گواہ بھی ہے

سَلَبُهُ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ ۔ پس اس کے لیے ہے سامان اس مقتول کا اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

ف روایت کی ہم سے ابن عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے اسی اسناد سے مانند اس کے اور اس باب میں عوف بن مالک اور خالد بن ولید سے اور انس اور سمرہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو محمد کا نام نافع ہے۔ اور وہ مولے ہیں ابو قتادہ کے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے صحابہ وغیرہم سے اور یہی قول ہے اوزاعی اور شافعی اور احمد کا اور کہا بعض علماء نے کہ امام نکالے سلب میں سے خمس کو یعنی قاتل کو سلب کامل نہ دے اور ثوری نے کہا نفل یہی ہے کہ امام لڑائی میں کہہ دے کہ جو چھین لاوے کافروں سے وہ اس کا ہے یا جو مارے کافروں کو اس کے لیے ہے سامان اس کا اور امام کا یہ حکم دینا جائز ہے اور اس میں خمس نہیں اور اسحاق نے کہا سلب قاتل کا ہے مگر جب کہ بہت سی چیز ہو اور امام تجویز کرے کہ اس میں سے خمس لے جیسا کیا عمر بن خطاب نے مترجم کہتا ہے مراد سلب سے سواری ہے کپڑے ہتھیار اور جو کچھ کافر مقتول کے پاس ہو اور اس میں اختلاف ہے علماء کا کہ سلب کا مستحق کون ہے امام شافعی وغیرہ کا مذہب ہے کہ مستحق اس کا قاتل ہے خواہ امام کہے یا نہ کہے اور یہ حکم سب لڑائیوں میں ہے اور ابو حنیفہ اور مالک نے کہا مستحق نہیں قاتل سلب کا بمجرد قتل کے بلکہ وہ سب مجاہدوں کا حق ہے بمنزلہ غنیمت کے مگر یہ کہ حاکم جیش حکم دے کہ جو مارے کافر کو وہ اس کا سلب لے لے مگر یہ مذہب ضعیف ہے سبل میں کہا ہے کہ یہ قول موافق اوّلہ نہیں ہے اور اختلاف ہے کہ سلب سے خمس لیا جاوے شافعی کے اس میں دو قول ہیں صحیح قول ان کے اصحاب کے نزدیک یہی ہے کہ خمس نہ لیا جاوے اور یہی ظاہر احادیث ہے اور یہی قول ہے احمد کا اور ابن منذر وغیرہ کا اور مکحول اور مالک اور اوزاعی نے کہا خمس لیا جاوے اور شافعی کا بھی ایک قول ضعیف یہی ہے خلاصہ ما فی النووی ومسک الختام۔

بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ

باب کراہیت بیع مغانم میں قبل تقسیم کے۔

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِرَاءِ الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کی چیزیں خریدنے سے یہاں تک کہ تقسیم ہو۔

ف اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ وَطْيِ الْحَبَالٰى مِنَ السَّبَايَا

باب کراہت میں وطی کے حاملہ عورتوں سے جو قید میں آویں

عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ تُوْطَأَ السَّبَايَا حَتّٰى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُوْنِهِنَّ ۔

روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ جماع کیا جاوے قیدی عورتوں سے یہاں تک کہ جنیں وہ جو ان کے پیٹوں میں ہے۔

ف اس باب میں رویفع بن ثابت سے بھی روایت ہے اور حدیث عرباض کی غریب ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے اور اوزاعی نے کہا کہ جب کوئی شخص لونڈی خریدے اور وہ حاملہ ہو تو مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ وطی نہ کی جاوے حاملہ سے جب تک وہ نہ جنے اور کہا اوزاعی نے کہ آزاد عورتوں کے لیے تو جاری ہے سنت کہ ان کو حکم ہے عدت کا اور کہا ابو عیسےٰ نے روایت کی ہم سے یہ علی بن خشرم نے انہوں نے عیسےٰ بن یونس سے انہوں نے اوزاعی سے مترجم کہتا ہے یہ حکم تو حاملہ کا ہے۔ اور غیر حاملہ اگر

قید میں آوے تو استبرا ایک حیض سے ضرور ہے بعد ایک حیض کے جماع کرے چنانچہ سنن میں مرفوعاً مروی ہے کہ حلال نہیں کسی مرد کو جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ جماع کرے کسی عورت قیدی میں سے جب تک کہ اس کو پاک نہ کرے یعنی ساتھ ایک حیض کے روایت کیا اس کو احمد نے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي طَعَامِ الْمُشْرِكِينَ

باب طعام مشرکین کے حکم میں

عَنْ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارٰى فَقَالَ لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعْتَ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةَ۔

روایت ہے ہلب سے کہا پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم طعام نصاریٰ کا تو فرمایا آپ نے شک نہ ڈالے تیرے سینے میں وہ کھانا جس میں مشابہت کی تو نے نصرانیت کی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا محمود نے اور عبید اللہ بن موسیٰ نے روایت کی انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے سماک سے انہوں نے قبیصہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے اور روایت کی محمود اور وہب نے شعبہ سے انہوں نے سماک سے انہوں نے مری بن قطری سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے کہ رخصت ہے طعام اہل کتاب کی مترجم کہتا ہے اجماع ہے جواز طعام میں حربیوں کے جب تک اہل اسلام دار الحرب میں ہوں کہ بقدر ضرورت کھالیں اور اس میں اذن امام بھی ضرور نہیں اور حلال ہیں ذبائح اہل کتاب کے اور اجماع ہے اس پر نہیں خلاف کیا اس پر ہمارا مگر شیعوں نے اور مذہب ہمارا اور جمہور کا اباحت اس کی ہے خواہ وہ نام لیویں اللہ کا یا نہ لیویں اور ایک قوم نے کہا حلال نہیں مگر یہ کہ نام لیویں اللہ کا مگر جو ذبح کریں نام پر مسیح کے یا اور پر کنیت ان کے کہ پس وہ حرام ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور جماہیر علماء کا انتہیٰ مافی النووی فقیر کہتا ہے جب ذبائح اہل کتاب کے حلال ہیں تو عجب ہے ان پر جو مسلمانوں کے ذبائح سے جو بنام خدا ذبح ہوتے ہیں محترز رہیں ہاں البتہ جو بنام اولیاء یا بہ نیت نذر ان کی کے ذبح ہوں وہ البتہ حرام ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّفْرِيقِ بَيْنَ السَّبْيِ

باب کراہت میں تفریق کے درمیان قیدیوں کے

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

روایت ہے ابی ایوب سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو جدائی ڈالے درمیان لڑکے اور اس کی ماں کے جدائی ڈالے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے دوستوں کے درمیان قیامت کے دن۔

ف اور اس باب میں علی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سوا ان کے مکروہ رکھتے تھے جدائی ڈالنے کو درمیان لڑکے اور اس کی ماں کے قیدیوں میں اور درمیان لڑکے اور اس کے باپ کے اور درمیان بھائیوں کے یعنی تقسیم اور بیع وغیرہ میں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْأُسَارٰى وَالْفِدَاءِ

باب قیدیوں کے قتل اور فدیہ کے بیان میں

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ جِبْرَئِيلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ خَيِّرْهُمْ

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک جبرئیل اترے مجھ پر اور کہا اختیار دو تم اپنے اصحاب

يَعْنِيْ اَصْحَابَكَ فِيْ اُسَارٰى بَدْرٍ اَلْقَتْلَ اَوِ الْفِدَاءَ عَلٰى اَنْ يُقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلَ مِثْلُهُمْ قَالُوا الْفِدَاءَ وَيُقْتَلَ مِنَّا۔

کو اساریٰ بدر کے قتل اور فدیہ میں اور اگر اختیار کریں فدیہ کو تو قتل کیے جاویں گے سال آئندہ مثل ان اساریٰ کے کہا انہوں نے اختیار کیا ہم نے فدیہ لے کر چھوڑ دینا کافروں کا اور قتل کیے جاویں ہم میں سے۔

اس باب میں ابن مسعود اور انس اور ابی برزہ اور جبیر بن مطعم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت سے ثوری کے نہیں جانتے ہم مگر ابن ابی زائدہ کی روایت سے ابو اسامہ نے ہشام سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے علی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور روایت کی ابن عون نے ابن سیرین سے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے علی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور ابو داؤد حضرمی کا نام عمر بن سعد ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدٰى رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ بِرَجُلٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔

روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فدیہ دیا دو مردوں کا مسلمانوں سے ساتھ ایک مرد سے مشرکوں کے یعنی ایک مشرک دے کر دو مسلمان چھڑا لیے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عم ابو قلابہ کی کنیت ابو المہلب ہے اور نام ان کا عبد الرحمٰن بن عمرو ہے اور ان کو معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں اور ابو قلابہ کا نام عبد اللہ بن زید الجرمی ہے اور عمل اسی روایت پر ہے نزدیک اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کے کہ امام کو اختیار ہے کہ قیدیوں میں سے جس کو چاہے مفت چھوڑ دے اور جس کو چاہے قتل کرے اور جس کو چاہے کچھ مال لے کر چھوڑ دے اور بعض علماء نے قتل ہی کو اختیار کیا ہے فدا پر اور اوزاعی نے کہا کہ خبر پہنچی مجھ کو کہ یہ آیت منسوخ ہے فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً اور ناسخ اس کی آیت قتال ہے فَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ روایت کی ہم سے یہ بات اوزاعی کی ہناد نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے اوزاعی سے کہا اسحٰق بن منصور نے کہا میں نے احمد سے جب قید ہوں قیدی قتل کیے جاویں یا فدیہ دیے جاویں فرمایا انہوں نے اگر قدرت پاویں کفار فدیہ دینے پر تو کچھ مضائقہ نہیں یعنی فدیہ لے کر چھوڑ دیا جاوے اور اگر قتل کیے جاویں تو اس میں بھی کچھ مضائقہ نہیں کہا اسحٰق نے خون بہانا میرے نزدیک اولیٰ ہے مگر یہ کہ ہووے معروف اور طمع کریں اس میں اکثر لوگ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ

باب قتل نساء اور صبیان کی نہی میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ امْرَاَةً وُجِدَتْ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُوْلَةً فَاَنْكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ وَنَهٰى عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْيَانِ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ ایک عورت ملی بعض لڑائیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل ہوئی پس برا جانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل کو اور منع فرمایا عورتوں اور لڑکوں کے قتل سے۔

ف اس باب میں بریدہ اور رباح سے بھی روایت ہے اور ان کو رباح بن ربیعہ کہتے ہیں اور روایت ہے اسود بن سریع اور ابن عباس اور صعب بن جثامہ سے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض صحابہ وغیرہم کے کہ حرام کہتے ہیں عورتوں اور لڑکوں کے قتل کو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا اور رخصت دی ہے بعض اہل علم نے شبخون کی اور عورتوں اور لڑکوں کو شبخون میں قتل کرنے کی اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا کہ رخصت دی ہے ان دونوں نے شبخون میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ خَيْلَنَا اَوْطَئَتْ مِنْ نِسَآءِ الْمُشْرِكِيْنَ وَاَوْلَادِهِمْ قَالَ هُمْ مِنْ اٰبَائِهِمْ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے خبر دی مجھ کو صعب بن جثامہ نے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ بیشک گھوڑوں ہمارے نے روند ڈالا بہت سی عورتوں اور لڑکوں کو مشرکوں سے فرمایا آپؐ نے وہ اپنے باپ دادوں کی قسم سے ہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم کہتا ہے خلاصہ باب یہ ہے کہ قصداً عورت اور بچوں کو نہ مارے اور اگر شبخون یا دھاوے میں بغیر قصد کے قتل ہو جاویں تو مضائقہ نہیں آخر وہ بھی مشرکوں میں سے ہیں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَعْثٍ فَقَالَ اِنْ وَجَدْتُّمْ فُلَانًا وَفُلَانًا لِرَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ فَاَحْرِقُوْهُمَا بِالنَّارِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ اَرَدْنَا الْخُرُوْجَ اِنِّيْ كُنْتُ اَمَرْتُكُمْ اَنْ تُحْرِقُوْا فُلَانًا وَفُلَانًا بِالنَّارِ وَاِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا اِلَّا اللهُ فَاِنْ وَجَدْتُّمُوْهُمَا فَاقْتُلُوْهُمَا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہوں نے کہ بھیجا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر میں سو فرمایا انہوں نے اگر پاؤ تم فلانے فلانے مردوں کو قریش سے تو جلا دو ان کو آگ سے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہم نے ارادہ کیا نکلنے کا میں نے حکم کیا تھا تم کو کہ جلانا تم نے فلانے فلانے کو آگ میں اور آگ ایسی ہے کہ نہیں عذاب کرتا ساتھ اس کے مگر اللہ تعالیٰ پس اگر تم پاؤ ان دونوں کو تو قتل کرو ان کو۔

ف اس باب میں ابن عباسؓ اور حمزہ بن عمرو اسلمی سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے اور ذکر کیا محمد بن اسحٰق نے درمیان سلمان بن لیسار اور ابی ہریرہؓ کے ایک مرد کا اسی اسناد میں اور روایت کی کئی شخصوں نے مثل روایت لیث کے اور حدیث لیث بن سعد کی اشبہ اور اصح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْغُلُوْلِ

باب غلول کے بیان میں۔

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِّنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

روایت ہے ثوبان سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مرا اور وہ پاک ہے تکبر اور غلول اور قرض سے داخل ہوا جنت میں۔

ف اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہؓ اور زید بن خالد جہنی سے۔

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَارَقَ الرُّوْحُ الْجَسَدَ وَهُوَ بَرِيْءٌ مِّنْ ثَلٰثٍ الْكَنْزِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ هٰكَذَا قَالَ سَعِيْدٌ الْكَنْزُ وَقَالَ اَبُوْ عَوَانَةَ فِيْ حَدِيْثِهِ الْكِبْرُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهَا عَنْ مَعْدَانَ وَرِوَايَةُ سَعِيْدٍ اَصَحُّ۔

روایت ہے ثوبان سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کی روح جدا ہوئی بدن سے اور وہ پاک ہے تین چیزوں سے کنز اور غلول اور قرض سے داخل ہوا جنت میں ایسا ہی کہا سعید نے لفظ کنز کا اور ابو عوانہ نے اپنی حدیث میں لفظ کبر کا اور نہیں ذکر کیا معدان کا اور روایت سعید کی اصح ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ فُلَانًا قَدِ اسْتُشْهِدَ قَالَ كَلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ بِعَبَاءَةٍ قَدْ غَلَّهَا قَالَ قُمْ يَا عُمَرُ فَنَادِ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ ثَلَاثًا ۔

روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہ تحقیق کہ فلانا شخص شہید ہوگیا آپؐ نے فرمایا ہرگز نہیں میں نے دیکھا اس کو آگ میں یعنی دوزخ کے بسبب ایک عبا کی کہ چرایا اس کو مال غنیمت سے پھر فرمایا آپؐ کھڑے ہو اے عمر اور پکار تین بار کہ نہیں داخل ہونگے جنت میں مگر مومن لوگ ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے مترجم کہتا ہے غلول غنیمت کے مال میں سے کچھ چرانا ہے اور کنز وہ مال ہے کہ باوصف کامل ہونے نصاب کے اس کی زکوٰۃ نہ دی جاوے ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ النِّسَاءِ فِي الْحَرْبِ

باب عورتوں کے جہاد میں جانے کے بیان میں ۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِأُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مَعَهَا مِنَ الْأَنْصَارِ يَسْقِينَ الْمَاءَ وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى ۔

روایت ہے انس سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جہاد میں ساتھ رکھتے ام سلیم اور چند عورتوں کو ان کے ہمراہ انصار سے کہ پلاتی تھیں پانی اور علاج کرتی تھیں زخمیوں کا ۔

ف اس باب میں ربیع بنت معوذ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ۔

بَابٌ فِي قُبُولِ هَدَايَا الْمُشْرِكِينَ

باب مشرک کے ہدیہ قبول کرنے کے بیان میں

عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ كِسْرَى أَهْدَى لَهُ فَقَبِلَ وَأَنَّ الْمُلُوكَ أَهْدَوْا إِلَيْهِ فَقَبِلَ مِنْهُمْ ۔

روایت ہے حضرت علی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہدیہ بھیجا کسریٰ نے پس قبول کیا آپؐ نے اور بادشاہ ہدیہ بھیجتے تھے آپؐ کو اور آپؐ قبول کرتے ۔

ف اس باب میں جابر سے روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ثویر بیٹے ہیں ابی فاختہ کے نام ان کا سعید بن علاقہ ہے اور کنیت ان کی ابوجہم ہے ۔

عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ أَنَّهُ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيَّةً لَهُ أَوْ نَاقَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتَ فَقَالَ لَا فَقَالَ إِنِّي نُهِيتُ عَنْ زَبْدِ الْمُشْرِكِينَ ۔

روایت ہے عیاض بن حمار سے کہ انہوں نے ہدیہ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ ہدیہ یا کوئی اونٹ راوی کو شک ہے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا اسلام لایا تو کہا عیاض نے نہیں فرمایا آپؐ نے میں منع کیا گیا ہوں مشرکین کے ہدیوں سے یعنی ان کے قبول سے ۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معنی انی نھیت عن زبد المشرکین کے یہ ہیں کہ منع کیا گیا ہوں میں مشرکوں کے ہدایا قبول کرنے سے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ قبول کرتے تھے ہدایا مشرکین کے اور مذکور ہے حدیث میں کراہیت اس کی اور احتمال ہے کہ شاید پہلے قبول کرتے ہوں پھر منع فرمایا اس سے مترجم کہتا ہے عیاض بکسر اول و تخفیف تحتانیہ تمیمی مجاشعی صحابی ہیں کہ بعد اس قصہ کے جو مذکور ہوا مشرف باسلام ہوئے اور بصرہ میں رہے اور سنہ پچاس تک زندہ رہے خطابی نے کہا ہے شاید یہ حدیث منسوخ ہو اس لیے کہ قبول کرنا ہدایائے مشرکین کا بہت احادیث میں وارد ہوا ہے اور شاید

ہدیہ عیاض کا اس لیے واپس کیا کہ ان کو رغبت ہو اسلام کی اور نفرت ہو شرک سے اور اکیدر دومہ اور مقوقس کے ہدایا آپ نے قبول فرمائے ہیں اور بیہقی نے کہا اخبار قبول ہدایا میں اصح اور اکثر ہیں انتہی ماقال فی المرقات مختصراً۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي سَجْدَةِ الشُّكْرِ — باب سجدہ شکر کے بیان میں۔

عَنْ اَبِي بَكْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَاهُ اَمْرٌ فَسُرَّ بِهٖ فَخَرَّ سَاجِدًا۔

روایت ہے ابی بکرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آئی خوشخبری کسی کام کی تو خوش ہوئے آپ اس سے پس گر پڑے آپ سجدے میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے روایت سے بکار بن عبدالعزیز کی اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہ تجویز کیا انہوں نے سجدہ شکر کو مترجم کہتا ہے اسی طرف گئے ہیں شافعی اور احمد اور کہتے ہیں کہ سجدہ شکر مشروع ہے بخلاف مالک اور ابوحنیفہ کے اور اس میں بھی اختلاف ہے کہ طہارت شرط ہے سجدہ شکر میں یا نہیں تو بعضی اشتراط طہارت کے قائل ہیں قیاساً علی الصلوٰۃ اور بعضے عدم اشتراط کے اس لیے کہ یہ نماز نہیں ہو ہو الاقرب اور سفر السعادت میں ہے کہ عادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی کہ جب نعمت تازہ یا دفع عذاب کی خبر سنتے سجدہ شکر بجالاتے انتہی مافی مسک الختام۔

بَابٌ فِي اَمَانِ الْمَرْاَةِ وَالْعَبْدِ — باب عورت اور غلام کے امان دینے کے بیان میں۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ لَتَاْخُذُ لِلْقَوْمِ يَعْنِي تُجِيْرُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے تحقیق کہ عورت لیتی ہے واسطے قوم کے یعنی پناہ مراد اس سے یہ کہ پناہ دلواتی ہے مسلمانوں سے۔

ف اس باب میں ام ہانی سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ اُمِّ هَانِئٍ اَنَّهَا قَالَتْ اَجَرْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ اَحْمَائِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَمَّنَّا مَنْ اَمَّنْتِ۔

روایت ہے ام ہانی سے کہا انہوں نے پناہ دلوائی میں نے اپنے شوہر کی قرابت والوں میں سے دو شخصوں کو سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے امن دی ہم نے جس کو امن دی تو نے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے کہ جائز کہا ہے انہوں نے عورت کے امان دینے کو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا کہ جائز کہا ہے انہوں نے عورت اور غلام کی امان دینے کو اور مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ انہوں نے جائز رکھا امان کو غلام کے اور ابومرہ مولے ہے عقیل بن ابی طالب کا اور ان کو ام ہانی کے مولے بھی کہتے ہیں اور نام ان کا یزید ہے اور روایت کی انہوں نے علی بن ابی طالب اور عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ذمہ مسلمانوں کا واحد ہے چلتا ہے ساتھ اس کے ادنے ان کا اور مراد اس کی اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ جس نے امن دی مسلمانوں میں سے کسی شخص کو پس وہ جائز ہے اور رعایت اس کی سب کو ضرور ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغَدْرِ — باب اقرار توڑنے کے بیان میں۔

عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ يَقُوْلُ كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ اَهْلِ الرُّوْمِ عَهْدٌ وَكَانَ يَسِيْرُ فِي بِلَادِهِمْ

روایت ہے سلیم بن عامر سے کہتے تھے وہ کہ درمیان معاویہ رضی اللہ عنہ کے اور اہل روم کے صلح تھی اور یہ چلے ان کے شہر ول

حَتّٰی إِذَا انْقَضَی الْعَهْدُ أَغَارَ عَلَيْهِمْ فَإِذَا رَجُلٌ عَلٰی دَابَّةٍ أَوْ عَلٰی فَرَسٍ وَهُوَ يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْرٌ فَإِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ فَسَأَلَهُ مُعَاوِيَةُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَحُلَّنَّ عَهْدًا وَلَا يَشُدَّنَّهُ حَتّٰی يَمْضِيَ أَمَدُهُ أَوْ يَنْبِذَ إِلَيْهِمْ عَلٰی سَوَاءٍ قَالَ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ۔

میں اس ارادہ سے کہ جس وقت تمام ہو مدت صلح کی لوٹیں ان کو پس ناگہاں ایک مرد آیا دابہ یا فرس پر یعنی راوی کو شک ہے کہ دابتہ کہا یا فرس اور وہ کہتا تھا اللہ اکبر تم کو وفا ضرور ہے نہ عہد شکنی پھر دیکھا تو وہ عمرو بن عبسہ تھے پوچھا ان سے حضرت معاویہ نے سبب اس کا فرمایا سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جس کا اور کسی قوم کے درمیان عہد ہو تو نہ توڑے عہد کو اور نہ شدت کرے اس میں یعنی کچھ تغیر نہ کرے یہاں تک کہ گزر جاوے مدت اس کی یا پھینک دیوے وہ عہد ان کی طرف برابر یعنی ان کو آگاہ کر دے کہ ہمارے تمہارے درمیان اب صلح نہیں تاکہ علم وصلح میں دونوں برابر ہو جاویں پھر لوٹے حضرت معاویہ لوگوں کو لے کر۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے دمترجم حضرت معاویہ قبل انقضائے مدت صلح کے چلے تھے اس لیے کہ فوراً الوقت اتمام مدت ان کو لوٹیں حضرت عمرو بن عبسہ کو یہ امر بھی ناپسند ہوا۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءً يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب اس بیان میں کہ ہر عہد شکن کے لیے ایک نیزہ ہے قیامت کے دن۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ہر عہد شکن کے لیے گاڑا جاوے گا۔ ایک نیزہ قیامت کے دن۔

ف اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود اور ابی سعید خدری اور انس سے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي النُّزُولِ عَلَی الْحُكْمِ

باب کسی کے حکم پر پورے اترنے کے بیان میں۔

عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ رُمِيَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَطَعُوا أَكْحَلَهُ أَوْ أَبْجَلَهُ فَحَسَمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّارِ فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ فَتَرَكَهُ فَنَزَفَهُ الدَّمُ فَحَسَمَهُ أُخْرٰی فَانْتَفَخَتْ يَدُهُ فَلَمَّا رَأَی ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَا تُخْرِجْ نَفْسِي حَتّٰی تُقِرَّ عَيْنِي مِنْ بَنِي قُرَيْظَةَ فَاسْتَمْسَكَ عِرْقُهُ فَمَا قَطَرَ قَطْرَةً حَتّٰی نَزَلُوا عَلٰی حُكْمِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَحَكَمَ أَنْ يُقْتَلَ رِجَالُهُمْ وَتُسْتَحْيٰی نِسَاؤُهُمْ يَسْتَعِينُ بِهِنَّ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ

روایت ہے جابر سے کہا کہ تیر لگا جنگ احزاب میں سعد بن معاذ کے اور کٹ گئی رگ اکحل ان کی یا ابجل پس داغ دیا اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ سے سو سوج گیا ان کا ہاتھ پھر چھوڑ دیا سو بہنے لگا خون پھر دوبارہ داغا اس کو پھر سوج گیا ہاتھ پھر جب دیکھا انہوں نے یہ حال یعنی یقین ہوا موت کا کہا یا اللہ نہ نکال جان میری یہاں تک کہ ٹھنڈی کر آنکھیں میری بنی قریظہ سے یعنی ان کا ہلاک دیکھ لوں پس رک گئی ان کی رگ اور نہ ٹپکا اس میں سے ایک قطرہ یہاں تک کہ اترے وہ حکم پر سعد بن معاذ کے پس پیغام بھیجا حضرت نے ان کی طرف یعنی بلایا اور حکم کیا سعد نے کہ قتل کیے جاویں مرد ان کے اور زندہ رکھی جاویں عورتیں

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَبْتَ حُكْمَ اللّٰهِ فِيْهِمْ وَكَانُوْا اَرْبَعَ مِائَةٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَتْلِهِمْ انْفَتَقَ عِرْقُهُ فَمَاتَ۔

ان کی کہ مدد ہو مسلمانوں کو فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پایا تم نے حکم اللہ کا ان کے باب میں یعنی جو حکم خدا تعالیٰ ہی تم نے حکم دیا اور تھے بنی قریظہ چار سو پھر جب فارغ ہوئے حضرت ان کے قتل سے کھل گئی سعد کی رگ اور مر گئے وہ۔

ف اس باب میں ابی سعید اور عطیہ قرظی سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلُوْا شُيُوْخَ الْمُشْرِكِيْنَ وَاسْتَحْيُوْا شَرْخَهُمْ وَالشَّرْخُ الْغِلْمَانُ الَّذِيْنَ لَمْ يُنْبِتُوْا۔

روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قتل کرو شیوخ مشرکین کو اور زندہ چھوڑ دو ان کے لڑکوں کو مراد اس سے وہ ہیں کہ جن کے زیر ناف کے بال نہ نکلے ہوں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کیا حجاج بن ارطاۃ نے قتادہ سے مانند اس کے۔

عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ عُرِضْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقُرَيْظَةِ فَكَانَ مَنْ اَنْبَتَ قُتِلَ وَمَنْ لَمْ يُنْبِتْ خُلِّيَ سَبِيْلُهُ فَكُنْتُ فِيْ مَنْ لَمْ يُنْبِتْ فَخُلِّيَ سَبِيْلِيْ

روایت ہے عطیہ قرظی سے کہا کہ سامنے لائے گئے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دن قریظہ کے اور حکم یہ تھا کہ جس کے موئے زہار نکلے ہوں قتل کیا جاوے اور جس کے نہ نکلے ہوں وہ چھوڑ دیا جاوے پھر میں ان میں .... تھا کہ جن کے زہار نہ نکلے تھے پس چھوڑ دیا مجھ کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے ان کے نزدیک نکلنا موئے زہار کا علامت بلوغ ہے اگرچہ معلوم نہ ہو احتلام اور سن اس کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحِلْفِ — باب حلف کے بیان میں۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ اَوْفُوْا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُهٗ يَعْنِي الْاِسْلَامَ اِلَّا شِدَّةً وَلَا تُحْدِثُوْا حِلْفًا فِي الْاِسْلَامِ۔

روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے خطبہ میں کہ پورا کرو حلف ایام جاہلیت کی اس لیے کہ وہ نہ بڑھا وے گی یعنی اسلام میں مگر مضبوطی اور نئی حلف اب نہ کرو اسلام میں۔

ف اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف اور ام سلمہ اور جبیر بن مطعم اور ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور قیس بن عاصم سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم کہتا ہے عرب میں دستور تھا کہ ایک قوم دوسری قوم سے اسباب پر حلف کرتی کہ ہم تمہاری مدد کریں گے لڑائی میں اور تم ہماری اور ایک دوسرے کا حلیف کہتے تھے تو آپؐ نے فرمایا جس کی قسم سابق کی ہو وہ اس کا حق ادا کرے کہ اس میں اسلام کی مضبوطی اور نیک نامی ہے کہ اہل اسلام وفائے عہد کے ساتھ مشہور ہوں گے اور اب بعد اسلام کے تازہ حلف کسی سے نہ کرے۔

بَابٌ فِيْ اَخْذِ الْجِزْيَةِ مِنَ الْمَجُوْسِيِّ — باب مجوسی سے جزیہ لینے کے بیان میں۔

عَنْ بَجَالَةَ بْنِ عَبْدَةَ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا

روایت ہے بجالہ سے کہا انہوں نے تھا میں کاتب جزء بن

لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَلٰى مَنَاذِرَ فَجَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ انْظُرْ مَجُوْسَ مَنْ قِبَلَكَ فَخُذْ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ فَاِنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اَخْبَرَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ۔

معاویہ کا مناذر میں کہ نام ہے ایک مقام کا پھر آیا ہمارے پاس خط حضرت عمر کا لکھا انہوں نے نظر کرو مجوس کو جو تمہاری طرف ہیں پس لو ان سے جزیہ اس لیے کہ عبدالرحمٰن بن عوف نے خبر دی مجھ کو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جزیہ لیا مجوس ہجر سے کہ نام ہے ایک مقام کا۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ بَجَالَةَ اَنَّ عُمَرَ كَانَ لَا يَاْخُذُ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى اَخْبَرَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنْ مَجُوْسِ هَجَرَ وَفِي الْحَدِيْثِ كَلَامٌ اَكْثَرُ مِنْ هٰذَا۔

روایت ہے بجالہ سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہیں لیتے تھے مجوس سے جزیہ یہاں تک کہ خبر دی ان کو عبدالرحمٰن بن عوف نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جزیہ لیا مجوس ہجر سے اور اس حدیث میں اور بھی ذکر ہے اس سے زیادہ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَحِلُّ مِنْ اَمْوَالِ اَهْلِ الذِّمَّةِ

باب ذمیوں کے مال میں سے جو حلال ہے اس کے بیان میں

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ فَلَا هُمْ يُضَيِّفُوْنَ وَلَا هُمْ يُؤَدُّوْنَ مَا لَنَا عَلَيْهِمْ مِنَ الْحَقِّ وَلَا نَحْنُ نَاْخُذُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَبَوْا اِلَّا اَنْ تَاْخُذُوْا كَرْهًا فَخُذُوْا۔

روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ ہم گزرتے ہیں ایک قوم پر کہ وہ نہیں ضیافت کرتی ہماری اور نہ ادا کرتی ہے جو کچھ ہمارا حق ہے ان پر یعنی مہمانداری کا اور نہ ہم ان سے لیتے ہیں۔ سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ مانیں وہ مگر یہ کہ لو تم ان سے زبردستی پس لے لو جب بھی۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے بھی یہ حدیث اور مراد اس حدیث کی یہ ہے کہ صحابہ نکلتے تھے جہاد کو پس گزرتے تھے ایک قوم پر اور نہ پاتے تھے ایسا کھانا کہ خرید لیں اس کو قیمت دے کر سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر وہ انکار کریں کھانے کے بیچنے سے بھی اور نہ دیویں تم کو مگر زبردستی تو لے لو زبردستی ایسا ہی مروی ہے بعض حدیث میں اسی تفسیر سے اور مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ وہ حکم کرتے تھے مانند اس کے یعنی جب نہ بھیجے کوئی قوم کھانا تو زبردستی لے لیں ان سے مجاہد۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْهِجْرَةِ

باب ہجرت کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔

روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن نہیں ہجرت بعد اس فتح کے ولیکن جہاد ہے اور نیت اور جب طلب کیے جاؤ تم جہاد کے لیے تو کوچ کرو۔

ف اس باب میں ابی سعید اور عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن حبشی سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث سفیان ثوری نے منصور بن معتمر سے اسی کے مانند مترجم کہتا ہے اس حدیث میں خطاب ہے اہل مکہ کو کہ بعد فتح کے دار الحرب نہ رہا بلکہ دار الاسلام ہو گیا اب ہجرت فرض نہیں جیسے پہلے تھی اور ہجرت واجب ہے دار الحرب سے اگر آدمی مامون نہ ہو

اپنے دین پر ورنہ مستحب ہے اور باقی ہے استحباب اس کا قیامت تک واسطے دور رہنے کے کفار سے اور واسطے جہاد اور حصول صحبت نیک اور تحصیل علم کے اور کبھی بر سبیل کفایہ فرض ہوتی ہے ایک گروہ پر مسلمانوں کے واسطے حصول تفقہ فی الدین کے جیسا فرمایا اللہ تعالیٰ نے فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ الْآيَةَ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب بیعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ قَالَ جَابِرٌ بَايَعْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ وَلَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے تفسیر میں آیت مذکورہ کے یعنی اللہ تعالیٰ راضی ہوا مومنوں سے جبکہ بیعت کرتے تھے وہ تجھ سے نیچے درخت کے کہا جابرؓ نے بیعت کی ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر نہ بھاگنے کے نہیں بیعت کی ہم نے اوپر موت کے۔

ف اس باب میں سلمہ بن اکوع اور ابن عمر اور عبادہ اور جریر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے اور مروی ہے یہ حدیث عیسیٰ بن یونس سے وہ روایت کرتے ہیں اوزاعی سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا یحییٰ نے کہا جابر بن عبداللہ نے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابوسلمہ کا یعنی جیسا پہلی سند میں ہے نام ابوسلمہ کا بعد یحییٰ کے۔

عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ۔

روایت ہے یزید بن ابی عبید سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے سلمہ بن اکوع سے کس پر بیعت کی تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دن حدیبیہ کے کہا انہوں نے اوپر موت کے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَيَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہا تھے ہم بیعت کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم سننے اور فرمانبرداری پر پس فرماتے تھے آپؐ ہم سے جہاں تک ہو سکے تم سے یعنی اطاعت بقدر استطاعت ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمْ نُبَايِعْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَوْتِ إِنَّمَا بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ۔

روایت ہے جابر سے کہا نہیں بیعت کی ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے موت پر بلکہ بیعت کی ہم نے ان سے نہ بھاگنے پر۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معنی دونوں حدیثوں کے صحیح ہیں اور ایک قوم نے بیعت کی آپؐ سے موت پر اور کہا تھا کہ ہم لڑیں گے آپؐ کے سامنے یہاں تک کہ قتل کیے جاویں اور ایک قوم نے بیعت کی اور کہا ہم نہ بھاگیں گے۔

بَابٌ فِي نَكْثِ الْبَيْعَةِ

باب بیعت توڑنے کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ رَجُلٌ بَايَعَ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ نہ کلام کرے گا ان سے اللہ تعالیٰ اور نہ پاک کرے گا ان کو اور ان کے لیے دکھ کی مار ہے۔ ایک وہ مرد

إِمَامًا فَإِنْ أَعْطَاهُ وَفَى لَهُ وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ لَمْ يَفِ لَهُ۔

کہ بیعت کی اس نے کسی امام سے پھر اگر دیا امام نے اس کو تو پوری کی بیعت اور نہ دیا تو پوری نہ کی یعنی غرض اس کی بیعت سے دنیا تھی نہ کہ للہ اطاعت کی ورنہ نہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم کہتا ہے مصنف نے دو شخصوں کا ذکر نہ کیا اختصاراً ایک ان میں کا وہ ہے کہ اس کے پاس پانی ہے حاجت سے زیادہ اور نہ دیا اس نے مسافر کو دوسرا وہ کہ بیچ ڈالے کسی کے ہاتھ کوئی چیز جھوٹی قسم کھا کر۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعَةِ الْعَبْدِ

باب غلام کی بیعت کے بیان میں۔

عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ وَلَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدُ حَتَّى يَسْأَلَهُ أَعَبْدٌ هُوَ۔

روایت ہے جابر سے کہا کہ آیا ایک غلام پس بیعت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کی اور نہ جانتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وہ غلام ہے سو آیا مالک اس کا۔ تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچو اس کو پھر خریدا اس کو دو غلام کالے دے کر اور پھر کسی سے بیعت نہ لی جب تک نہ پوچھا اس سے کہ کیا وہ غلام ہے۔

ف اس باب میں ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن زبیر کی (مترجم) خریدنا آپ کا اس غلام کو بطریق تبرع تھا کہ اس کی ہجرت میں خلل نہ آوے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعَةِ النِّسَاءِ

باب عورتوں کی بیعت کے بیان میں۔

عَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ تَقُولُ بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَأَطَقْتُنَّ قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَرْحَمُ بِنَا مِنْ أَنْفُسِنَا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ بَايِعْنَا قَالَ سُفْيَانُ تَعْنِي صَافِحْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَوْلِي لِمِائَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِي لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ

روایت ہے امیمہ بنت رقیقہ سے کہا بیعت کی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ کئی عورتوں کے سو فرمایا ہم سے اطاعت اس میں ضرور ہے جو تم سے ہو سکے اور جس کی تمہیں طاقت ہو کہا میں نے اللہ و رسول ہم پر زیادہ مہربان ہے ہم سے ہماری جانوں پر پھر عرض کی میں نے یا رسول اللہ بیعت لیجیے ہم سے کہا سفیان نے یعنی مصافحہ کیجیے ہم سے سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قول میرا سو عورتوں کو برابر ہے قول میرے کے ایک عورت کو یعنی قول ہی سے بیعت لینا عورتوں سے کافی ہے مصافحہ کی ضرورت نہیں۔

ف اس باب میں عائشہؓ اور عبداللہ بن عمرو اور اسماء بنت یزید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے محمد بن منکدر کے اور روایت کی سفیان ثوری اور مالک بن انس اور کئی لوگوں نے محمد بن منکدر سے مانند اس کے۔

بَابٌ فِي عِدَّةِ أَصْحَابِ بَدْرٍ

باب بدر والوں کی تعداد میں۔

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ أَصْحَابَ بَدْرٍ يَعِدَّةِ أَصْحَابِ طَالُوتَ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ۔

روایت ہے براء سے کہا انہوں نے کہ ہم کہا کرتے تھے کہ بدری لوگ جنگ بدر میں برابر گنتی طالوت والوں کے تھے یعنی جنہوں نے نہر سے عبور کیا تھا تین سو تیرہ آدمی۔

ف اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور تحقیق روایت کی ثوری وغیرہ نے ابی اسحاق سے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي الْخُمُسِ

باب خمس کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ اٰمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسَ مَاغَنِمْتُمْ۔

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد القیس کے قاصدوں کو حکم کرتا ہوں میں تم کو کہ ادا کرو پانچواں حصہ غنیمت سے۔

ف اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ابی حمزہ سے انہوں نے ابن عباس سے مانند اس کے مترجم کہتا ہے پانچواں حصہ غنیمت کے مال سے جو نکالا جاوے وہ یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت والوں پر تقسیم ہوا اور قرابت والے سب پر مقدم کیے جاویں اور جو لوگ کہ ان میں سے غنی ہوں ان کا حق اس خمس میں نہیں ہے اور ذکر اللہ تعالیٰ کا آیت وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ۔ میں تبرکاً ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک حصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعد وفات کے جاتا رہا اور امام شافعی کے نزدیک مال غنیمت کے پانچ حصے کریں ایک حصہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور وہ خلیفہ کو ملے گا اور ایک حصہ خاص ذوی القربیٰ کا یعنی بنی ہاشم اور بنی مطلب کا غنی ہوں یا فقیر اور چار حصہ جو بعد خمس کے باقی رہیں وہ غازیوں پر تقسیم ہوں پیادہ کو ایک حصہ اور سوار کو حنفیہ کے نزدیک دو حصہ اور شافعی اور صاحبین کے نزدیک تین حصہ اور ابن عباس اور مجاہد اور حسن اور ابن سیرین اور عمر بن عبدالعزیز اور مالک اور شافعی اور ثوری اور لیث اور احمد اور اسحاق اور ابو عبیدہ اور ابن جریر کا مذہب شافعی کے موافق ہے اور پوری روایت عبد قیس کے وفد کی بخاری میں مذکور ہے اور مشکوۃ کی کتاب الایمان کے فصل اول میں بھی مذکور ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النُّهْبَةِ

باب نہبہ کی حرمت میں۔

عَنْ رَافِعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَتَقَدَّمَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَتَعَجَّلُوْا مِنَ الْغَنَائِمِ فَاطَّبَخُوْا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُخْرَى النَّاسِ فَمَرَّ بِالْقُدُوْرِ فَاَمَرَ بِهَا فَاُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَهُمْ فَعَدَلَ بَعِيْرًا بِعَشْرِ شِيَاهٍ۔

روایت ہے رافع سے کہا تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں پس آگے بڑھ گئے جلد باز لوگ اور جلدی لیا انہوں نے غنیمت سے اور پکانے لگے یعنی قبل تقسیم کے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آدمیوں کے پیچھے تھے سو گزرے آپ ہانڈیوں پر اور حکم کیا کہ اوندھا ڈالی گئیں پھر تقسیم کی ان میں سو برابر کیا ایک اونٹ دس بکریوں کے اور روایت کی سفیان ثوری نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبایہ سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے۔

ف اور نہیں ذکر کیا انہوں نے اپنے باپ کا روایت کی ہم سے یہ حدیث محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے اور یہ اصح ہے اور عبایہ بن رفاع کو سماع ہے اپنے دادا رافع بن خدیج سے اس باب میں ثعلبہ بن حکم اور انس اور ابی ریحانہ اور ابی الدرداء اور عبدالرحمن بن سمرہ اور زید بن خالد اور ابی ہریرہ اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

وَسَلَّمَ مَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا ۔

نے جو نہب کرے وہ ہم میں سے نہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے روایت سے انس کے مترجم کہتا ہے نہب کے معنی لغت میں اچک لے جانا ہے اور یہاں اخذ مال مشترک غنیمت سے قبل تقسیم کے مراد ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى أَهْلِ الْكِتٰبِ

باب اہل کتاب پر سلام کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَءُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيتُمْ أَحَدَهُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاضْطَرُّوهُ إِلٰى أَضْيَقِهِ ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابتداء نہ کرو یہود و نصاریٰ سے ساتھ سلام کے اور جب ملاقات کرو کسی ایک کی ان میں سے راہ میں تو بے قرار کرو اس کو تنگ راہ میں۔

ف اس باب میں ابن عمر اور انس اور ابی بصرہ غفاری صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ تم خود ان سے سلام نہ کرو بلکہ جواب دو جیسا آگے آتا ہے کہا بعض اہل علم نے سبب اس کا یہ ہے کہ سلام میں ابتداء کرنا تعظیم ہے اور مامور ہیں اہل اسلام ساتھ ذلیل کرنے ان کے سے اور اسی طرح جب ملے کوئی ان میں کا راہ میں تو راستہ نہ خالی کرے ان کے واسطے اس لیے کہ اس میں تعظیم ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدُهُمْ فَإِنَّمَا يَقُولُ السَّامُ عَلَيْكَ ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود و نصاریٰ جب سلام کرتا ہے تم میں سے کسی پر تو کہتا ہے السام علیک پس جواب میں کہے علیک۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم السام علیک کے معنی موت ہو تجھ پر یہود عداوت سے مسلمانوں کو ایسا کہتے تھے حضرتؐ نے فرمایا تم بھی وعلیک کہہ دیا کرو یعنی تجھی پر۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُقَامِ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ ۔

باب مشرکوں میں رہنے کی کراہت میں۔

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً إِلٰى خَثْعَمَ فَاعْتَصَمَ نَاسٌ بِالسُّجُودِ فَأَسْرَعَ فِيهِمُ الْقَتْلَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ لَهُمْ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِنْ كُلِّ مُسْلِمٍ يُقِيمُ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلِمَ قَالَ لَا تَرَاءَى نَارَاهُمَا ۔

روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک لشکر طرف خثعم کی پس پناہ چاہی بعضے لوگوں نے ساتھ سجدے کے پس جلدی کی مسلمانوں نے ان کے قتل میں پھر پہنچی یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حکم کیا آپؐ نے ان کے لیے نصف دیت کا اور کہا آپؐ نے میں بیزار ہوں اس مسلمان سے کہ رہے مشرکوں کے درمیان میں کہا یا رسول اللہ کیوں فرمایا آپؐ نے ضرور ہے کہ مسلمان مشرک سے اتنی دور رہے کہ دکھائی نہ دے ایک کو آگ دوسرے کی۔

ف روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے

مثل حدیث ابی معاویہ کے اور نہیں ذکر کیا اس میں جریر کا اور یہ صحیح تر ہے اور اس باب میں روایت ہے سمرہ سے اور اسماعیل کے اکثر اصحاب نے کہا ہے کہ روایت ہے اسمٰعیل سے انہوں نے روایت کی قیس بن ابی حازم سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک لشکر اور نہیں ذکر کیا اس میں جریر کا اور روایت کی حماد نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس سے انہوں نے جریر سے ابی معاویہ کی حدیث کی مانند اور سنا میں نے محمد بخاری سے کہتے تھے حدیث صحیح قیس کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور روایت کی سمرہ بن جندب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مت ساتھ رہو مشرکوں کے اور مت اکٹھا ہو ساتھ ان کے اس لیے کہ جو رہا ان کے ساتھ اور اکٹھا ہوا ان کے ساتھ وہ مثل ان کے ہے۔ مترجم کہتا ہے ابن حجر مکی نے فتاوی حدیثیہ میں کہا ہے معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ لازم ہے مسلمانوں کو کہ دور رکھے منزل اپنی منزل مشرکین سے یعنی حربیوں سے اور ایسی جگہ نہ اترے کہ ایک کو دوسرے کی آگ نظر آوے اس لیے کہ اس صورت میں وہ بھی ان کے ساتھ معدود ہوگا اور مقرر ہو چکا ہے کہ ہجرت دار الحرب سے واجب ہے اور جب مسلمان ان میں مقیم ہو تو ان کی تکثیر سواد کی اور اگر کوئی لشکر غازیوں کا ان کا قصد کرے اور ان کے فرودگاہ پر پہنچ جاوے اور دیکھا آگ کا اس کو مانع جہاد ہوا اس لیے کہ عرب مقدار لشکر کا آگ سے معلوم کرتے تھے پس اس محذور عظیم کے سبب سے اقامت اور مسکنت کفار کے ساتھ منع ہوئی انتہی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذًا مِثْلُهُمْ یعنی نہ بیٹھو ساتھ ان کے یہاں تک کہ وہ مشغول ہوں اور باتوں میں اس لیے کہ تحقیق تم اس وقت انہی کے مثل ہو اور نسائی میں ہے لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْ مُشْرِكٍ عَمَلًا بَعْدَمَا أَسْلَمَ أَوْ يُفَارِقَ الْمُشْرِكِينَ۔ مسک الختام مختصراً

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِخْرَاجِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

باب جزیرۂ عرب سے یہود و نصاریٰ کے نکالنے کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَلَا أَتْرُكُ إِلَّا مُسْلِمًا۔

روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہتے تھے خبر دی مجھ کو عمر بن خطاب نے کہ سنا انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے البتہ میں نکال دوں گا یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے اور نہ چھوڑوں گا میں اس میں مگر مسلمان۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَئِنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ۔

روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر میں زندہ رہا انشاء اللہ تعالیٰ نکال دوں گا یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے پھر بعد وفات حضرت کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو نکال دیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرِكَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب ترکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ مَنْ يَرِثُكَ قَالَ أَهْلِي وَوَلَدِي قَالَتْ فَمَا لِي لَا أَرِثُ أَبِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ آئیں حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس اور فرمایا کون وارث ہوگا تمہارا کہا ابو بکر نے میرے گھر والے

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا نُوْرَثُ وَلٰکِنْ اَعُوْلُ مَنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْلُہٗ وَاُنْفِقُ عَلٰی مَنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُنْفِقُ عَلَیْہِ۔

اور اولاد میری فرمایا حضرت فاطمۃ الزہراؓ نے پھر کیا ہے کہ میں وارث نہ ہوں اپنے باپؐ کی سو کہا ابوبکرؓ نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے نہیں وارث ہوتا ہمارا کوئی ولیکن روٹی کپڑا دوں گا میں جس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیتے تھے اور خرچ دوں گا میں جس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیتے تھے۔

ف اس باب میں عمر اور طلحہ اور زبیر اور عبدالرحمن بن عوف اور سعد اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے مرفوع کیا ہے اسکو صرف حماد بن سلمہ اور عبدالوہاب بن عطاء نے دونوں روایت کرتے ہیں محمد بن عمرو سے انہوں نے روایت کی ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے ابوبکر صدیقؓ سے انہوں نے روایت کی آنحضرت صلعم سے

عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَدَخَلَ عَلَیْہِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَالزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ ثُمَّ جَآءَ عَلِیٌّ وَالْعَبَّاسُ یَخْتَصِمَانِ فَقَالَ عُمَرُ لَھُمْ اَنْشُدُکُمْ بِاللّٰہِ الَّذِیْ بِاِذْنِہٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَاہُ صَدَقَۃٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ اَنَا وَلِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجِئْتَ اَنْتَ وَھٰذَا اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ تَطْلُبُ اَنْتَ مِیْرَاثَکَ مِنِ ابْنِ اَخِیْکَ وَیَطْلُبُ ھٰذَا مِیْرَاثَ امْرَاَتِہٖ مِنْ اَبِیْھَا فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَاہُ صَدَقَۃٌ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِنَّہٗ صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّۃٌ طَوِیْلَۃٌ۔

روایت ہے مالک بن اوس بن حدثان سے کہا داخل ہوا میں پاس عمر بن خطاب کے اور داخل ہوئے ان کے پاس عثمان بن عفان اور زبیر بن عوام اور عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص پھر آئے حضرت علیؓ اور عباسؓ تکرار کرتے ہوئے سو فرمایا حضرت عمرؓ نے قسم دیتا ہوں میں اس خدا کی جس کے حکم سے ٹھیرا ہے آسمان اور زمین کیا جانتے ہو تم کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو چھوڑا ہم نے صدقہ ہے کہا سب حاضرین نے ہاں فرمایا حضرت عمرؓ نے پھر جب وفات ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا ابوبکرؓ نے میں خلیفہ ہوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پھر آئے تم اور یہ ابوبکرؓ کے پاس طلب کرنے لگے تم میراث اپنے بھتیجے کی اور طلب کرنے لگے یہ میراث اپنی بی بی کی ان کے باپ سے کہا ابوبکرؓ نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہم نے جو چھوڑا ہے صدقہ ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ سچے تھے اور سیدھی راہ پر حق کے تابع تھے۔ اور اس حدیث میں ایک قصہ طویل ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے مالک بن انس کی روایت سے مترجم کہتا ہے باقی قصہ بروایت بخاری ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علیؓ سے اور عباسؓ سے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس مال سے یعنی فدک وغیرہ سے نفقہ اپنی ازواج کا موافق ایک سال کے لے لیتے تھے اور باقی صلاح اور مصالح مومنین میں خرچ کرتے تھے پھر ابوبکرؓ بھی بعد وفات آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی طرح خرچ کرتے رہے اور میں اسی طرح کرتا ہوں اگر تم دونوں موافق عادت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کے خرچ کرنے کا وعدہ کرو اور تصرف مالکانہ اس پر نہ سمجھو تو اس کا متولی تم کو کردوں جب یہ دونوں راضی ہوئے تو حضرت عمر نے ان کو سونپ دیا پھر انہوں نے چاہا کہ وہ آپس میں ان دونوں کے تقسیم ہو جاوے تاکہ ہر ایک حصے پر بخوبی متصرف ہو حضرت عمر نے فرمایا لاَ اَقْضِیْ فِیْھَا قَضَاءً غَیْرَ ذٰلِکَ یعنی اس حکم سابق کے سوا میں دوسرا حکم نہ دوں گا اگر تم دونوں اس کے تکفل سے عاجز ہو تو پھر مجھے پھیر دو یہ خلاصہ مضمون ہے بخاری کا اور اس میں ایک اشکال ہے وہ یہ ہے کہ حضرت علیؓ اور عباسؓ اگر جانتے تھے کہ حضرت نے فرمایا لانورث ماترکناہ صدقۃ تو پھر حضرت ابوبکر صدیق کے پاس طلب میراث کو کیوں حاضر ہوئے اور ابوبکرؓ کی زبان سے یہ حدیث سنی تھی تو پھر حضرت عمرؓ کے پاس کیوں حاضر ہوئے خلاصہ جواب یہ ہے کہ حضرت فاطمہؓ اور علیؓ اور عباسؓ سے ہر ایک نے یہ خیال کیا کہ لانورث ماترکناہ صدقۃ کا حکم بعض افراد کے ساتھ خاص ہے جمیع افراد ترکہ کو شامل نہیں خطابی نے کہا کہ ایک اور اشکال یہ ہے کہ جب حضرت عمرؓ نے اس شرط پر کہ مصارف صدقات میں اسے صرف کریں وہ مال حضرت علیؓ اور عباسؓ کو تفویض کر دیا اور انہوں نے حدیث ماترکناہ صدقۃ کی بخوبی سن لی اور مہاجرین کی گواہی اس حدیث پر پہنچ گئی پھر دوبارہ حضرت عمرؓ کے پاس کیوں حاضر ہوئے خلاصہ جواب یہ ہے کہ مقصود ان کا اس بار آنے سے تصرف مالکانہ نہ تھا بلکہ یہ چاہتے تھے کہ اگر یہ تقسیم ہو جاوے تو ہر ایک اپنے حصہ کی تدبیر اور حفاظت بآسانی کرے۔ اور حضرت عمرؓ نے اس تقسیم کو بھی گوارا نہ کیا اور نہ چاہا کہ کسی طرح اس پر تقسیم کا لفظ آوے کہ ایسا نہ ہو بعد چند مدت کے اس تقسیم کے سبب سے لوگ اسے میراث اور ترکہ سمجھ لیں چنانچہ ابوداؤد میں مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں بھی اسے حالت اولی پر باقی رکھا اور کچھ تغیر نہ کیا یہ صریح دلیل ہے ان کی رضا کی حضرت عمرؓ کے فرمانے پر اور رفع ہو گئے اس ہماری تقریر سے اکثر اعتراضات باطلہ فرقہ شیعہ شنیعہ کے الحمد للہ علی ذلک۔

بَابُ مَا جَاءَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هٰذِهٖ لَا تُغْزٰى بَعْدَ الْيَوْمِ

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بَرْصَاءَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ يَقُوْلُ لَا تُغْزٰى هٰذِهٖ بَعْدَ الْيَوْمِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

باب اس بیان میں کہ فرمایا آپؐ نے فتح مکہ میں کہ اب جہاد نہ کیا جاوے گا اس پر آج کے بعد۔

روایت ہے حارث بن مالک سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فتح مکہ کے دن فرماتے تھے نہ جہاد کیا جاوے گا اس پر آج کے دن کے بعد قیامت کے دن تک یعنی کبھی ایسا نہ ہوگا کہ یہ مسکن کفار و دار الحرب ہو

ف اس باب میں ابن عباسؓ اور سلیمان بن صرد اور مطیع سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے یعنی یہ حدیث زکریا بن ابی زائدہ کی شعبی سے جو ابھی مذکور ہوئی نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی روایت سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّاعَةِ الَّتِي تُسْتَحَبُّ فِيهَا الْقِتَالُ

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ مُقَرِّنٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ أَمْسَكَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَإِذَا طَلَعَتْ قَاتَلَ فَإِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ أَمْسَكَ حَتّٰى تَزُوْلَ الشَّمْسُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَاتَلَ حَتَّى الْعَصْرِ ثُمَّ أَمْسَكَ حَتّٰى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ ثُمَّ

باب قتال کے مستحب وقت میں۔

روایت ہے نعمان بن مقرن سے کہا انہوں نے جہاد کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر جب نکلتی صبح ٹھہر جاتے یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہوتا پھر جب نکل آتا آفتاب لڑتے پھر جب دوپہر ہوتی ٹھہر جاتے یہاں تک کہ ڈھلتا آفتاب پھر لڑتے عصر تک پھر ٹھہر جاتے یہاں تک کہ پڑھ لیتے عصر پھر لڑتے اور فرماتے تھے

يُقَاتِلَ وَكَانَ يُقَالُ عِنْدَ ذٰلِكَ تَهِيجُ رِيَاحُ النَّصْرِ وَيَدْعُو الْمُؤْمِنُونَ لِجُيُوشِهِمْ فِي صَلٰوتِهِمْ

اس وقت یعنی بعد عصر کے چلتی ہے ہوا مدد الٰہی کی اور دعا کرتے مومن اپنے لشکروں کیلئے نمازوں میں۔

ف اور مروی ہے یہ حدیث نعمان بن مقرن سے اور اسناد سے کہ وہ اس سے زیادہ لوصل ہے اور قتادہ نے نہیں پایا نعمان بن مقرن کو وفات پائی نعمان نے خلافت میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے روایت کی ہم سے حسن بن خلال نے انہوں نے عفان اور حجاج سے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے حماد بن سلمہ نے انہوں نے ابو عمران جونی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے معقل بن لیسار سے کہ عمر بن خطاب نے بھیجا نعمان بن مقرن کو ہرمزکی طرف پھر ذکر کی حدیث طویل سو کہا نعمان نے حاضر ہوا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب اول نہار میں نہ لڑتے انتظار کرتے زوال شمس کا اور ہوائے مدد اور نزول نصر کا ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور علقمہ بن عبداللہ بھائی ہیں بکر بن عبداللہ مزنی کے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الطِّيَرَةِ

باب طیرہ کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطِّيَرَةُ مِنَ الشِّرْكِ وَمَا مِنَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدفالی پر عمل کرنا شرک ہے اور نہیں کوئی ہم میں سے جس کو خیال نہ آوے بدفالی کا مگر اللہ دور کر دیتا ہے اس کو ساتھ توکل کے۔

ف کہا ابو عیسیٰ نے سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے کہتے تھے کہ سلیمان بن حرب کہتے تھے کہ میرے نزدیک وما منا سے اخیر تک قول عبداللہ بن مسعود کا ہے اور اس باب میں سعد اور ابی ہریرہؓ اور حابس تمیمی اور عائشہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سلمہ بن کہیل کی روایت سے اور روایت کی شعبہ نے بھی سلمہ سے یہ حدیث۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَأُحِبُّ الْفَأْلَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْفَأْلُ قَالَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ ۔

روایت ہے انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ عدوی ہے نہ بدفالی اور دوست رکھتا ہوں میں نیک فال کو کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہے فال نیک فرمایا کوئی بات اچھی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعْجِبُهُ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ أَنْ يَسْمَعَ يَا رَاشِدُ يَا نَجِيحُ ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے جب نکلتے تھے کسی اپنے کام کو کہ سنیں یا راشد یا نجیح۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے مترجم عدوی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا عرب کا عقیدہ باطل تھا کہ جب کھجلی والا اونٹ اچھے اونٹوں میں آجاتا ہے تو سب کو کھجلی ہو جاتی ہے اور آدمیوں میں بھی ایسا ہی تھا ہند کے حمقا چیچک کھجلی ہیضہ میں ایسا ہی عقیدہ رکھتے ہیں اور بتتبع نصاریٰ طرح طرح کے ظلم اس عقیدۂ باطلہ کے سبب سے جاری ہوتے ہیں اور راشد راہ یافتہ اور نجیح مراد کو پہنچا ہوا حضرت ان ناموں سے نیک فال لیتے تھے اور بدفالی کو شرک فرماتے تھے جیسے ہند کے حمقا میں عقیدہ ہے کہ جب گھر سے نکلے اور بلی سامنے آگئی یا خالی مشک یا کسی نے چھینکا تو لوٹ آئے اور سمجھے کہ اگر اس وقت جائیں گے تو بے انجاح مرام گھر آئیں گے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَصِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِتَالِ

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا وَقَالَ اغْزُوا بِسْمِ اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللهِ وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تُمَثِّلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا فَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ أَيَّتُهَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَالتَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَإِنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ وَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُوا كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ مَا يَجْرِي عَلَى الْأَعْرَابِ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللهِ عَلَيْهِمْ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ حِصْنًا فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللهِ وَلَا ذِمَّةَ نَبِيِّهِ وَاجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَمَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ أَصْحَابِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ وَلَكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَتُصِيبُ حُكْمَ اللهِ فِيهِمْ أَمْ لَا أَوْ نَحْوَ ذَلِكَ۔

باب وصیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتال میں۔

روایت ہے بریدہ سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب بھیجتے کسی امیر کو کسی لشکر پر وصیت کرتے خاص اس کے نفس کو اللہ سے ڈرنے کی اور ہمراہ کے مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کرنے کی اور فرماتے جہاد کرو اللہ کے نام سے لڑو اللہ کی راہ میں مارو اس کو جو منکر ہو اللہ کا اور غنیمت میں چوری نہ کرو اور اقرار نہ توڑو اور مثلہ نہ کرو اور قتل نہ کرو بچوں کو پھر جب مقابل ہو تم اپنے دشمن کے مشرکوں سے تو بلاؤ ان کو تین خصلتوں کی طرف راوی کو شک ہے کہ خلال فرمایا یا خصال اگر وہ ایک کو بھی مان لیں ان تینوں میں سے تو قبول کر ان سے اور باز رہ ان کے قتل اور قمع سے بلا ان کو اسلام کی طرف اور اٹھ آنے کی اپنے گھروں سے مہاجروں کے گھروں کی طرف اور خبر دے ان کو کہ اگر وہ یہ کریں کہا راوی نے تو ہے واسطے ان کے جو ہے واسطے مہاجروں کے یعنی حصہ مال غنیمت اور فئے سے اور ہے ان پر جو ہے مہاجروں پر یعنی تائید دین سے اور اگر وہ تحول سے انکار کریں بعد اسلام کے تو خبر دے ان کو کہ ہوویں گے وہ مانند گنوار مسلمانوں کے جاری ہوگا ان پر جو جاری ہوگا گنواروں پر نہ ہوگا حصہ ان کا غنیمت اور فئے میں مگر یہ کہ وہ جہاد کریں پھر اگر اسلام سے بھی انکار کریں تو مدد مانگ اللہ سے ان کے ہلاک پر اور لڑ ان سے اور جب گھیرے تو کسی قلعہ کو اور وہ ارادہ کریں کہ تو دے ان کو پناہ اللہ کی اور اس کے رسول کی تو مت دے ان کو پناہ اللہ کی اور اس کے رسول کی اور دے ان کو پناہ اپنی اور اپنے ساتھ والوں کی اس لیے کہ اگر تم توڑو پناہ اپنی اور اپنے ہمراہ والوں کی یعنی نقض عہد کرو بہتر ہے اس سے کہ توڑو پناہ اللہ کی اور اس کے رسول کی اور اسی طرح جب گھیرے تو کسی قلعہ والوں کو اور ارادہ کریں وہ کہ اتریں اوپر حکم اللہ کے تو نہ اتار ان کو اللہ تعالیٰ کے حکم پر و لیکن اتار ان کو اپنے حکم پر اس لیے کہ تو نہیں جانتا کہ پہنچے تو اللہ کے حکم کو ان کے باب میں یا نہیں اور اسی کے مانند اور کچھ فرمایا۔

ف اس باب میں نعمان بن مقرن سے بھی روایت ہے حدیث بریدہ کی حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں

نے ابو احمد سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے علقمہ سے مانند روایت مذکور کے اور زیادہ کیے اس میں یہ لفظ یعنی وسط حدیث میں فَاِنْ اَبَوْا فَخُذْ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ فَاِنْ اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ عَلَيْهِمْ۔ یعنی اگر وہ انکار کریں اسلام سے تو لو ان سے جزیہ اور اگر وہ انکار کریں جزیہ سے بھی تو مدد مانگو اللہ سے ان پر یعنی اور لڑو مترجم یہ تیسری خصلت ہے جو روایت سابقہ میں مذکور نہیں ہوئی تھی انتہی اس طرح روایت کی وکیع وغیرہ اور لوگوں نے سفیان سے اور روایت کی محمد بن بشار کے سوا اور لوگوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے اور ذکر کیا اس میں امر جزیہ کا۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُغِيرُ اِلَّا عِنْدَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَاِنْ سَمِعَ اَذَانًا اَمْسَكَ وَاِلَّا اَغَارَ وَاسْتَمَعَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ اللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ لوٹتے تھے مگر نماز صبح کے وقت پھر اگر سن لی آپ نے اذان ٹھہر جاتے تھے ورنہ لوٹ لیتے تھے اور کان لگایا ایک دن تو سنا کہ ایک مرد کہتا تھا۔ اللہ اکبر اللہ اکبر سو فرمایا آپ نے ہے تو فطرت اسلام پر پھر کہا اس نے اشہد ان لا الہ الا اللہ فرمایا آپ نے نکلا تو دوزخ کی آگ سے۔

ف کہا حسن نے روایت کی ہم سے ولید نے انہوں نے حماد سے اسی سند سے مثل اسی روایت کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

اَبْوَابُ فَضَائِلِ الْجِهَادِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں فضائل جہاد کے جو مروی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ

باب فضیلت جہاد میں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ اِنَّكُمْ لَا تَسْتَطِيْعُوْنَهُ فَرَدُّوْا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ لَا تَسْتَطِيْعُوْنَهُ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَثَلُ الْقَائِمِ الصَّائِمِ الَّذِيْ لَا يَفْتُرُ مِنْ صَلٰوةٍ وَلَا صِيَامٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہؐ کیا چیز برابر ہے جہاد کے یعنی ثواب و اجر میں فرمایا آپؐ نے تم طاقت نہیں رکھتے اس کی پھر دوبارہ پوچھا آپؐ سے یا سہ بارہ ہر بار آپؐ فرماتے تھے تم اس کی طاقت نہیں رکھتے پھر فرمایا تیسری بار میں مثال مجاہد فی سبیل اللہ کی مانند اس روزہ دار اور نمازی کی ہے کہ نہیں قصور کرتا نماز میں اور نہ روزہ میں یہاں تک کہ پھرے مجاہد فی سبیل اللہ۔

ف اس باب میں شفا اور عبداللہ بن حبشی اور ابوموسیٰ اور ابوسعید اور ام مالک بہزیہ اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابی ہریرہؓ کے کئی سندوں سے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِيْ هُوَ عَلَيَّ ضَمَانٌ اِنْ قَبَضْتُهُ اَوْرَثْتُهُ الْجَنَّةَ وَاِنْ رَجَعْتُهُ رَجَعْتُهُ بِاَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ۔

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی فرماتا ہے اللہ عزوجل کہ مجاہد میرے راہ میں اس کی ضمانت مجھ پر ہے اگر قبض کروں میں اس کی روح وارث کروں اس کو جنت کا اور اگر پھیرے جاؤں اس کو یعنی اس کے گھر کی طرف پھیرے جاؤں ساتھ اجر اور غنیمت کے۔

ف یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے اس سند سے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا

باب مرابط کی موت کی فضیلت کے بیان میں۔

عَنْ فُضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍ یُحَدِّثُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ کُلُّ مَیِّتٍ یُخْتَمُ عَلٰی عَمَلِہٖ اِلَّا الَّذِیْ مَاتَ مُرَابِطًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاِنَّہٗ یُنْمٰی لَہٗ عَمَلُہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَیَاْمَنُ فِتْنَۃَ الْقَبْرِ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلْمُجَاھِدُ مَنْ جَاھَدَ نَفْسَہٗ۔

روایت ہے فضالہ بن عبید سے وہ روایت کرتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا مہر کر دی جاتی ہے ہر میت کے عمل پر یعنی تمام ہو جاتے ہیں اور بڑھتے نہیں مگر جو مرے مرابط اللہ کی راہ میں پس بڑھائے جاتے ہیں اس کے لیے عمل اس کے قیامت کے دن تک اور امن میں رہتا ہے وہ فتنۂ قبر سے اور سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے مجاہد وہ ہے جو مجاہدہ کرے اپنے نفس سے یعنی طاعت الٰہی میں صبر اور نفس کی پیروی نہ کرے اور یہ جہاد اکبر ہے۔

ف اس باب میں عقبہ بن عامر اور جابرؓ سے بھی روایت ہے حدیث فضالہ بن عبید کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ الصَّوْمِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

باب جہاد میں روزہ رکھنے کی فضیلت کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ زَحْزَحَہُ اللّٰہُ عَنِ النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا اَحَدُھُمَا یَقُوْلُ سَبْعِیْنَ وَالْاٰخَرُ یَقُوْلُ اَرْبَعِیْنَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزہ رکھے ایک دن اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں دور کر دے گا اللہ تعالیٰ اس کو آگ سے دوزخ کی ستر برس کی مسافت تک ایک راوی کہتا ہے ستر برس دوسرا چالیس برس یعنی عروہ اور سلیمان بن یسار دونوں نے گنتی میں اختلاف کیا۔

ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور ابوالاسود کا نام محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل اسدی ہے اور وہ مدینی ہیں اس باب میں ابی سعید اور انس اور عقبہ بن عامر اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَصُوْمُ عَبْدٌ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلَّا بَاعَدَ ذٰلِکَ الْیَوْمُ النَّارَ عَنْ وَجْھِہٖ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں روزہ رکھتا ہے کوئی بندہ ایک دن اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں مگر دور کرتا ہے وہ دن دوزخ کی آگ اس کے منہ سے ستر برس کی مسافت تک۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ جَعَلَ اللّٰہُ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّارِ خَنْدَقًا کَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ۔

روایت ہے ابی امامہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزہ رکھے ایک دن اللہ کی راہ میں بنا دیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان میں خندق ایسے جیسے آسمان و زمین۔

ف یہ حدیث غریب ہے ابی امامہ کی روایت سے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ النَّفَقَۃِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

باب جہاد میں خرچ کرنے کی فضیلت میں۔

عَنْ خُرَیْمِ بْنِ فَاتِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ

روایت ہے خریم بن فاتک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيْلِ اللهِ كُتِبَتْ لَهُ سَبْعُ مِائَةِ ضِعْفٍ۔

وسلم نے جس نے خرچ کیا کچھ نقد و جنس اللہ کی راہ میں لکھا جاتا ہے اس کے لیے اس کا سات گناہ

ف اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے رکین بن ربیع کی۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي فَضْلِ الْخِدْمَةِ فِي سَبِيْلِ اللهِ

باب عطیہ کی فضیلت میں جہاد میں۔

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ اَنَّهُ سَاَلَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الصَّدَقَةِ اَفْضَلُ قَالَ خِدْمَةُ عَبْدٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ اَوْ ظِلُّ فُسْطَاطٍ اَوْ طَرُوْقَةُ فَحْلٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ۔

روایت ہے عدی بن حاتم طائی سے کہ انہوں نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کون سا صدقہ افضل ہے فرمایا دینا غلام کا اللہ کی راہ میں یا سایہ خیمہ کا یا اونٹنی جوان اللہ کی راہ میں۔

ف اور مروی ہے معاویہ بن صالح سے یہ حدیث مرسلاً اور خلاف کیا گیا زید پر بعض اسناد میں اس حدیث کے اور روایت کی ولید بن جمیل نے یہ حدیث قاسم ابی عبدالرحمن سے انہوں نے امامہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہم سے یہ حدیث زیاد بن ایوب نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ولید بن جمیل سے انہوں نے قاسم ابی عبدالرحمن سے انہوں نے ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افضل صدقوں میں کا سایہ خیمہ کا ہے اللہ کی راہ میں دینا خادم کا ہے اللہ کی راہ میں یا دینا اونٹنی کا ہے اللہ کی راہ میں

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور وہ صحیح تر ہے میرے نزدیک معاویہ بن صالح کی روایت سے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِيْمَنْ جَهَّزَ غَازِيًا۔

باب غازی کا سامان طیار کرنے کی فضیلت میں

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيْلِ اللهِ فَقَدْ غَزَى وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي اَهْلِهِ فَقَدْ غَزَى۔

روایت ہے زید بن خالد جہنی سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے جو تیاری کر دے غازی کی یعنی ہتھیار وغیرہ دے اللہ کی راہ میں سو اس نے بھی جہاد کیا اور جو خلیفہ رہے غازی کا اس کے گھر والوں میں یعنی خبر گیری ان کی کرے اس نے بھی جہاد کیا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے سوا اس کے روایت کی ہم سے ابن عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے عطار سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تیاری کر دے غازی کی اللہ کی راہ میں یا خلیفہ ہو اس کا اس کے گھر والوں میں پس اس نے جہاد کیا۔ ف یہ حدیث حسن ہے۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے حرب سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے تیاری کی غازی کی اللہ کی راہ میں اس نے جہاد کیا۔ ف یہ حدیث صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبدالملک سے انہوں نے عطار سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

بَابُ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيْلِ اللهِ

باب جس کے قدم گرد آلود ہوں جہاد میں اس کی فضیلت کے بیان میں

عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِي مَرْيَمَ قَالَ لَحِقَنِيْ عَبَايَةُ

روایت ہے یزید بن ابی مریم سے کہا کہ مجھ کو عبایہ بن رفاعہ اور میں جاتا

ابن رفاعۃ بن رافع و انا ماش الی الجمعۃ فقال ابشر فان خطاک ھذہ فی سبیل اللہ سمعت ابا عبس یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغبرت قدماہ فی سبیل اللہ فھما حرام علی النار۔

تھا جمعہ کی نماز کو سو کہا بیشک تمہارے یہ قدم ہیں اللہ کی راہ میں سنا میں نے ابا عبس سے کہتے تھے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے گرد آلود ہوں دونوں قدم اللہ کی راہ میں پس وہ حرام ہیں آگ پر۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ابو عبس کا نام عبدالرحمٰن بن جبیر ہے اور اس باب میں روایت ہے ابی بکر سے اور ایک مرد صحابی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یزید بن ابی مریم ایک مرد ہیں شامی روایت کی ان سے ولید بن مسلم اور یحییٰ بن حمزہ اور کئی لوگوں نے شام کے اور بریذ بن ابی مریم کوفی ہیں ان کے باپ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں اور نام ان کے باپ کا مالک بن ربیعہ ہے۔

باب ما جاء فی فضل الغبار فی سبیل اللہ

باب جہاد کے غبار کی فضیلت کے بیان میں۔

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یلج النار رجل بکی من خشیۃ اللہ حتی یعود اللبن فی الضرع ولا یجتمع غبار فی سبیل اللہ ودخان جھنم۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ داخل ہوگا آگ میں وہ شخص کہ رو دیا خوف سے اللہ کے یہاں تک کہ لوٹ جاوے دودھ تھن میں اور نہ جمع ہوگا غبار اللہ کی راہ کا اور دھواں جہنم کا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد بن عبدالرحمٰن مولے ہیں آل طلحہ مدینی کے۔

باب ما جاء من شاب شیبۃ فی سبیل اللہ

باب اس کے بیان میں جو بوڑھا ہو اللہ کی راہ میں

عن سالم بن ابی الجعد ان شرحبیل بن السمط قال یا کعب بن مرۃ حدثنا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واحذر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من شاب شیبۃ فی الاسلام کانت لہ نورا یوم القیمۃ۔

روایت ہے سالم بن ابی الجعد سے کہ شرحبیل بن سمط نے کہا اے کعب بن مرہ روایت کرو ہمارے سامنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بچو زیادت و نقصان سے کہا انہوں نے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو بوڑھا ہوا اسلام میں اس کے لیے ایک نور ہوگا قیامت کے دن پھر جو جہاد میں بوڑھا ہو تو اس کا کیا کہنا۔

ف اس باب میں فضالہ بن عبید اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے۔ حدیث کعب بن مرہ کی حسن ہے اسی طرح روایت کی اعمش نے عمرو بن مرہ سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث منصور سے بروایت سالم بن ابی الجعد اور داخل کیا گیا درمیان سالم اور کعب کے ایک مرد اس اسناد میں اور کبھی کعب بن مرہ کو مرہ بن کعب بہزی بھی کہتے ہیں اور مشہور صحابی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مرہ بن کعب بہزی ہیں اور روایت کی ہیں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثیں۔

عن عمرو بن عبسۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من شاب شیبۃ فی سبیل اللہ کانت لہ نورا یوم القیمۃ۔

ترجمہ اوپر گذرا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور حیوہ بن شریح بیٹے ہیں یزید حمصی کے۔

بَابُ مَاجَآءَ مَنِ ارْتَبَطَ فَرَسًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

باب گھوڑا رکھنے کی فضیلت میں بہ نیت جہاد کے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْخَیْلُ مَعْقُوْدٌ فِیْ نَوَاصِیْھَا الْخَیْرُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اَلْخَیْلُ لِثَلٰثَۃٍ ھِیَ لِرَجُلٍ اَجْرٌ وَھِیَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَھِیَ عَلٰی رَجُلٍ وِزْرٌ فَاَمَّا الَّذِیْ ھِیَ لَہٗ اَجْرٌ فَالَّذِیْ یَتَّخِذُھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَیُعِدُّھَا لَہٗ ھِیَ لَہٗ اَجْرٌ لَا یُغَیِّبُ فِیْ بُطُوْنِھَا شَیْئًا اِلَّا کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ اَجْرًا۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی پیشانی میں بندھی ہے خیر قیامت کے دن تک اور گھوڑے تین قسم کے ہیں ایک آدمی کے لیے اجر ہیں اور دوسرے پردہ پوشی اور تیسرے وزر یعنی عذاب و گناہ پس جو گھوڑا کہ اجر ہے وہ وہ ہے کہ لیا اسکو اللہ کی راہ میں اور تیار کیا اس کو اسی واسطے سو وہ اس کے لیے اجر ہے نہیں ڈالتا وہ اپنے پیٹ میں کوئی چیز یعنی دانہ چارہ وغیرہ مگر لکھتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اس کے اجر۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی مالک نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے مانند اس کے مترجم کہتا ہے اور دو گھوڑوں کا ذکر مصنف نے یہاں نہیں فرمایا بنظر اختصار کے پہلا اس میں کا جو سبب ہے پردہ پوشی یعنی اس کے عیب ڈھانپنے کا وہ گھوڑا ہے کہ باندھا اس کو اللہ کی راہ میں اور نہ بھولا حق اللہ کا اس کی سواری میں یعنی دوست آشنا سے مواسات بھی کی پس وہ سبب ہے مالک کے ستر کا اور وہ جو وزر عذاب ہے سو گھوڑا ہے کہ باندھا اس کو فخر اور ریا کے واسطے پس وہ اس پر بار ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ الرَّمْیِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

باب تیر پھینکنے کی فضیلت میں واسطے جہاد کے

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ حُسَیْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَیُدْخِلُ بِالسَّھْمِ الْوَاحِدِ ثَلٰثَۃً الْجَنَّۃَ صَانِعَہٗ یَحْتَسِبُ فِیْ صَنْعَتِہِ الْخَیْرَ وَالرَّامِیَ بِہٖ وَالْمُمِدَّ بِہٖ قَالَ ارْمُوْا وَارْکَبُوْا وَلَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ تَرْکَبُوْا کُلُّ مَا یَلْھُوْ بِہِ الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ اِلَّا رَمْیَہٗ بِقَوْسِہٖ وَتَادِیْبَہٗ فَرَسَہٗ وَمُلَاعَبَتَہٗ اَھْلَہٗ فَاِنَّھُنَّ مِنَ الْحَقِّ۔

روایت ہے عبداللہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ داخل کرتا ہے ایک تیر میں تین شخصوں کو جنت میں بنانے والا اس کا کہ ثواب چاہتا ہے اس کے بنانے میں اور خیر اور تیر پھینکنے والا اور اٹھانے والا پھر فرمایا تیر پھینکو اور سواری سیکھو اور اگر تیر پھینکوگے تو پیارا ہے میرے نزدیک سواری سے ہر چیز کہ جس سے کھیلتا ہے مرد مسلمان باطل ہے مگر تیر پھینکنا اس کا کمان سے اور ادب سکھانا اس کا اپنے گھوڑے کو اور کھیلنا اس کا اپنی بیوی سے پس یہ تینوں حق میں داخل ہیں۔

ف روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلام سے انہوں نے عبداللہ بن ازرق سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے اور اس باب میں کعب بن مرہ اور عمرو بن عبسہ اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ اَبِیْ نَجِیْحِ السُّلَمِیِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ رَمٰی بِسَھْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَھُوَ لَہٗ عِدْلُ مُحَرَّرٍ۔

روایت ہے ابی نجیح سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جس نے مارا ایک تیر اللہ کی راہ میں پس اس کو ثواب ہے برابر ایک غلام آزاد کرنے کے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابونجیح کا نام عمرو بن عبسہ سلمی ہے اور عبداللہ بن ازرق وہ عبداللہ بن زید ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي فَضْلِ الْحَرَسِ فِي سَبِيلِ اللهِ

باب جہاد میں پہرہ دینے کی فضیلت میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيْلِ اللهِ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے دو آنکھیں کبھی نہ لگے گی ان کو آگ ایک وہ آنکھ کہ روئی ہے اللہ کے خوف سے دوسری وہ کہ رات کاٹی اس نے پہرہ دیتے ہوئے اللہ کی راہ میں۔

ف اس باب میں عثمان اور ابی ریحانہ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے شعیب بن زریق کے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي ثَوَابِ الشَّهِيْدِ

باب شہید کے ثواب میں۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِي طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ اَوْ شَجَرِ الْجَنَّةِ۔

روایت ہے کعب بن مالک سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ارواح شہداء کی سبز چڑیوں کے اندر ہے جو لٹکائی جاتی ہیں پھلوں میں جنت کے یا درختوں میں راوی کو شک ہے کہ پھل کہا یا درخت۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ اَوَّلُ ثَلٰثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ شَهِيْدٌ وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ وَعَبْدٌ اَحْسَنَ عِبَادَةَ اللهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِيْهِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیے گئے میرے اوپر تین شخص جو جنت میں سب سے پہلے جانے والے ہیں ایک شہید دوسرا پرہیز کرنے والا حرام سے بچنے والا شبہات سے تیسرا وہ بندہ جو اچھی عبادت بجالاوے اللہ کی اور خدمت اپنے آقاؤں کی۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْقَتْلُ فِي سَبِيْلِ اللهِ يُكَفِّرُ كُلَّ خَطِيْئَةٍ فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ اِلَّا الدَّيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الدَّيْنَ۔

روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل ہونا اللہ کی راہ میں کفارہ ہو جاتا ہے ہر گناہ کا کہا جبرئیل نے مگر قرض کا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر قرض کا۔

ف اس باب میں کعب بن عجرہ اور ابی ہریرہؓ اور ابی قتادہ سے بھی روایت ہے اور حدیث انس کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم ابوبکر کی روایت سے مگر اسی شیخ کی روایت سے اور پوچھا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے حال اس حدیث کا سو نہ پہچانا انہوں نے اس کو اور کہا یعنی ابوعیسیٰ نے گمان کرتا ہوں میں کہ محمد بن اسماعیل نے ارادہ کیا ہو اس حدیث کا جو مروی ہے حمید سے وہ روایت کرتے ہیں انس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نہیں کوئی اہل جنت سے کہ دوست رکھتا ہو لوٹنا طرف دنیا کے مگر شہید یعنی بسبب اس کرامت کے کہ دیکھتا ہے وہ شہادت میں۔

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوْتُ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يُحِبُّ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَاَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اِلَّا الشَّهِيْدُ لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ فَاِنَّهُ يُحِبُّ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً اُخْرٰى۔

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بندہ ایسا نہیں کہ مرے اور اللہ کے نزدیک اس کے لیے خیر ہو پھر دوست رکھے لوٹنا دنیا کی طرف اگرچہ ہو اس کی ساری دنیا اور جو کچھ ہے اس میں مگر شہید کو دوست رکھتا ہے لوٹنا دنیا میں بسبب اس بزرگی شہادت کے کہ دیکھتا ہے پس وہ دوست رکھتا ہے کہ لوٹے دنیا میں اور مارا جاوے دوبارہ۔

ف یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ

باب شہداء کی بزرگی جو اللہ کے نزدیک ہے اس کے بیان میں

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الشُّهَدَاءُ اَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَالِكَ الَّذِيْ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهِ اَعْيُنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰكَذَا وَرَفَعَ رَاْسَهُ حَتّٰى وَقَعَتْ قَلَنْسُوَتُهُ فَلَا اَدْرِيْ قَلَنْسُوَةَ عُمَرَ اَرَادَ اَمْ قَلَنْسُوَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَكَاَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهُ بِشَوْكِ طَلْحٍ مِنَ الْجُبْنِ اَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهُ فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَاٰخَرَ سَيِّئًا لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَالِكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ اَسْرَفَ عَلٰى نَفْسِهِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَالِكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ۔

روایت ہے عمر بن خطاب سے فرماتے تھے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے شہداء چار ہیں۔ پہلا وہ مرد مومن اچھے ایمان والا کہ ملا دشمن سے اور تصدیق کی اللہ کی یعنی یقین کیا ثواب کا یہاں تک کہ قتل کیا گیا پس وہ ایسا بلند رتبہ ہے کہ اٹھاویں گے لوگ اس کی طرف آنکھیں اپنی قیامت کے دن اس طرح اور بلند کیا آپ نے سر اپنا یہاں تک کہ گر گئی ٹوپی آپ کی راوی کہتا ہے نہیں جانتا میں کہ ٹوپی عمر کی گری یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دوسرا وہ مرد مومن اچھے ایمان والا کہ ملا دشمن سے گویا کہ ماری گئی جلد اس کی ساتھ کانٹے طلح کے جبن سے آیا اس پر تیر ازغیب سو مار ڈالا اس کو پس وہ دوسرے درجہ میں ہے اور تیسرا وہ مومن کہ ملائے اس نے نیک عمل اور بد ملاقات کی دشمن سے اور تصدیق کی اللہ کی یہاں تک کہ قتل کیا گیا پس وہ تیسرے درجہ میں ہے اور چوتھا مرد مومن کہ اسراف کیا اس نے اپنی جان پر یعنی بہت گنہگار تھا ملا دشمن سے پھر تصدیق کی اللہ کی یہاں تک کہ قتل کیا گیا اور وہ چوتھے درجہ میں ہے

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عطاء بن دینار کی روایت سے اور سنا میں نے محمد سے فرماتے تھے کہ روایت کی سعید بن ابی ایوب نے یہ حدیث عطاء بن دینار سے انہوں نے اشیاخ خولان سے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابی یزید کا اور کہا عطاء بن دینار میں کچھ مضائقہ نہیں۔ مترجم طلح ایک درخت ہے کانٹے دار اور مارے جلد اس کی ساتھ کانٹے طلح کے یعنی پھڑک رہی ہے کھال اس کی اور کھڑے ہو رہے ہیں رونگٹے اس کے مارے خوف کے اور تیر غیبی یعنی اس کا مارنے والا معلوم نہیں اور حاصل تقسیم یہ ہے کہ مجاہد یا تو متقی شجاع ہے اور وہ درجہ اول میں ہے یا متقی غیر شجاع ہے اور وہ دوسرے درجہ میں ہے یا شجاع ہے غیر متقی پھر اگر نیکی اور بدی دونوں اس میں ہیں تو درجہ ثالث ہے اور اگر فاسق مسرف ہے تو وہ چوتھے درجہ میں ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي غَزْوِ الْبَحْرِ

عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ وَحَبَسَتْهُ تَفْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكٌ عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلُ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ لَهُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ نَحْوَ مَا قَالَ فِي الْأَوَّلِ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبَتْ أُمُّ حَرَامٍ الْبَحْرَ فِي زَمَنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ ۔

باب دریا کے جہاد کے بیان میں۔

روایت ہے اسحٰق بن عبداللہ سے کہ انس بن مالک سے سنا انہوں نے کہ کہتے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوتے تھے ام حرام بنت ملحان کے گھر میں اور وہ کھلاتی تھی ان کو کھانا اور وہ نکاح میں تھیں عبادہ بن صامت کے پس داخل ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز پس انہوں نے کھانا کھلایا اور روک رکھا آپؐ کو اور جوئیں دیکھنے لگیں آپؐ کے سر مبارک کی پس سو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر جاگے اور ہنسنے لگے کہا حرام نے پوچھا میں نے کس چیز نے ہنسایا آپؐ کو اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا آپؐ نے چند لوگ میری امت کے میرے سامنے لائے گئے یعنی خواب میں کہ جہاد کرنے والے ہیں اللہ کی راہ میں سوار ہیں بیچ دریا کے یعنی جہازوں پر پادشاہ ہیں اوپر تختوں کے یا فرمایا مثل بادشاہوں کے ہیں تختوں پر کہا میں نے یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ تعالیٰ سے کہ کر دیوے اللہ مجھے ان میں پس دعا کی آپؐ نے ان کے لیے پھر رکھا سر مبارک اور سو گئے پھر جاگے اور ہنسنے پھر کہا میں نے کس نے ہنسایا آپؐ کو اے رسول اللہ کے کہا چند لوگ میری امت کے عرض کیے گئے میرے اوپر کہ جہاد کر رہے ہیں وہ اللہ کی راہ میں پھر فرمایا ویسا ہی جیسا فرمایا تھا پہلی بار یعنی تشبیہ دی ان کو ساتھ بادشاہوں کے پھر عرض کی میں نے یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ تعالیٰ سے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں کر دے فرمایا آپؐ نے تم پہلے گروہ میں ہو پھر سوار ہوئیں ام حرام دریا میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں پس گر گئیں اپنے جانور پر سے جبکہ نکلیں دریا سے اور شہید ہو گئیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ام حرام بنت ملحان بہن ہیں ام سلیم کی اور خالہ ہیں انس بن مالک کی۔

بَابُ مَا جَاءَ مَنْ يُقَاتِلُ رِيَاءً أَوْ لِلدُّنْيَا

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَاتِلُ شَجَاعَةً وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً وَيُقَاتِلُ رِيَاءً فَأَيُّ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۔

باب اس کے بیان میں جو ریا اور دنیا کے لیے لڑے۔

روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس مرد سے کہ لڑتا ہے واسطے اظہار شجاعت کے یا واسطے حمیت کے یا واسطے ریا کے سو کون ان میں کا اللہ کی راہ میں ہے فرمایا آپؐ نے جو لڑے خاص اس لیے کہ ہو جاوے کلمہ اللہ کا بلند پس وہ اللہ کی راہ میں ہے۔

ف اس باب میں عمرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّۃِ وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوٰی فَمَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَ اِلٰی رَسُوْلِہٖ فَھِجْرَتُہٗ اِلَی اللّٰہِ وَاِلٰی رَسُوْلِہٖ وَ مَنْ کَانَتْ ھِجْرَتُہٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُھَا اَوِامْرَاَۃٍ یَتَزَوَّجُھَا فَھِجْرَتُہٗ اِلٰی مَا ھَاجَرَ اِلَیْہِ۔

روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ثواب عملوں کا موقوف ہے نیت پر اور آدمی کو وہی ملتا ہے جو نیت کی پھر جس کی ہجرت ہووے واسطے اللہ کے اور اس کے رسول کے پس ہجرت اس کی ہے طرف اللہ کے اور طرف رسول اس کے کے اور جس کی ہجرت ہووے واسطے دنیا کے کہ لیوے اس کو یا واسطے کسی عورت کے کہ نکاح کرے اس سے پس ہجرت اس کی اسی کے لیے ہے جس کے لیے ہجرت کی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی مالک بن انس نے اور سفیان ثوری اور کئی اماموں نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے اور نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے یحییٰ بن سعید کے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْغُدُوِّ وَالرَّوْحِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ

باب جہاد میں صبح اور شام چلنے کی فضیلت میں

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَغَدْوَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ رَوْحَۃٌ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَ مَا فِیْھَا وَلَقَابُ قَوْسِ اَحَدِکُمْ اَوْ مَوْضِعُ یَدِہٖ فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا وَلَوْ اَنَّ امْرَاَۃً مِّنْ نِّسَآءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ اطَّلَعَتْ اِلَی الْاَرْضِ لَاَضَآءَتْ مَا بَیْنَھُمَا وَ لَمَلَاَتْ مَا بَیْنَھُمَا رِیْحًا وَلَنَصِیْفُھَا عَلٰی رَاْسِھَا خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا۔

روایت ہے انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صبح کو چلنا اللہ کی راہ میں یا شام کو چلنا بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اس میں ہے اور موافق ایک کمان تمہاری کے یا موافق ایک ہاتھ کے جگہ جنت سے بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اس میں ہے اور اگر ایک عورت جنت کی عورتوں سے نکل آوے طرف زمین کے تو چمک جاوے جو کچھ ہے آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور بھر جاوے خوشبو سے اور اوڑھنی جو اس کے سر پر ہے بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اس کے اندر ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَدْوَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِی الْجَنَّۃِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا۔

روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صبح کو چلنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو کچھ اس کے اندر ہے اور جگہ ایک کوڑا رکھنے کی جنت میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو کچھ اس میں ہے۔

ف اس باب میں ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور ابی ایوبؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدْوَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَوْ

روایت ہے ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صبح کو چلنا اللہ کی راہ میں اور ایک شام کو چلنا بہتر

رَوْحَۃٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا۔

ہے تمام دنیا سے اور جو اس کے اندر ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوحازم جنہوں نے روایت کی ہے ابوہریرہؓ سے کوفی ہیں اور نام ان کا سلیمان ہے اور مولیٰ ہیں عزہ اشجعیہ کے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِعْبٍ فِيْهِ عُيَيْنَةٌ مِّنْ مَّاءٍ عَذْبَةٍ فَاَعْجَبَتْهُ لِطِيْبِهَا فَقَالَ لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ فَاَقَمْتُ فِیْ هٰذَا الشِّعْبِ وَلَنْ اَفْعَلَ حَتّٰى اَسْتَاْذِنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ مَقَامَ اَحَدِكُمْ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِهٖ فِیْ بَيْتِهٖ سَبْعِيْنَ عَامًا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ اُغْزُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ قَاتَلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَّجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا گزرے ایک مرد اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک گھاٹی میں پہاڑ کی کہ اس میں ایک چھوٹا چشمہ تھا میٹھے پانی کا سو بہت پسند آیا ان کو بسبب لطافت کے سو کہا انہوں نے کاش کہ میں جدا ہو کر آدمیوں سے رہا کرتا اس گھاٹی میں اور نہ کروں گا ایسا جب تک نہ پوچھ لوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر ذکر کیا آپؐ سے تو فرمایا آپؐ نے مت کر یعنی اعتزال و خلوت خلق سے اس لیے کہ ایک بار کھڑے ہونا تمہارے ایک کا اللہ کی راہ میں افضل ہے اس کی نماز پڑھنے سے اپنے گھر میں ستر برس تک کیا دوست نہیں رکھتے ہو تم کہ بخش دیوے تم کو اللہ تعالیٰ اور داخل کرے جنت میں جہاد کرو اللہ کی راہ میں جو لڑا اللہ کی راہ میں فواق ناقہ کے برابر واجب ہو گئی اس کے لیے جنت۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ اَیُّ النَّاسِ خَيْرٌ

باب اس بیان میں کہ کون لوگ بہتر ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُّمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِالَّذِیْ يَتْلُوْهُ رَجُلٌ مُّعْتَزِلٌ فِیْ غُنَيْمَةٍ لَّهٗ يُؤَدِّیْ حَقَّ اللّٰهِ فِيْهَا اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ يُّسْاَلُ بِاللّٰهِ وَلَا يُعْطِیْ بِهٖ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تم کو بہترین مردم کے بہتر سب سے وہ مرد ہے کہ پکڑی ہے لگام گھوڑے اپنے کی اللہ کی راہ میں کیا نہ خبر دوں میں اس کی جو درجہ میں مرد اول کے قریب ہے کہ جدا ہو گیا خلق سے اپنی بکریاں لے کر ادا کرتا ہے حق اللہ تعالیٰ کے بیچ اس کے کیا نہ میں خبر دوں میں تم کو بدترین مردم کی بدترین مردم وہ ہے کہ مانگتا ہے اللہ تعالیٰ کے نام سے اور نہیں دیا جاتا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے اور مروی ہے یہ حدیث کئی وجہوں سے ابن عباسؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ سَاَلَ الشَّهَادَةَ

باب اس کے بیان میں جو شہادت مانگے۔

عَنْ مُّعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْقَتْلَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَادِقًا مِّنْ قَلْبِهٖ اَعْطَاهُ اللّٰهُ اَجْرَ الشَّهِيْدِ۔

روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مانگے اللہ سے قتل ہونا اس کی راہ میں سچے دل سے دے گا اللہ تعالیٰ اس کو ثواب شہید کا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے سہل بن حنیف سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الشَّهَادَةَ مِنْ قَلْبِهٖ صَادِقًا بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ۔

فرمایا جو مانگے اللہ سے شہادت اپنے سچے دل سے پہنچادے گا۔ اسے اللہ تعالیٰ مرتبوں پر شہیدوں کے اگرچہ مرے بچھونے پر۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سہل بن حنیف کی روایت سے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر عبدالرحمٰن بن شریح کی روایت سے اور روایت کی یہ عبداللہ بن صالح نے عبدالرحمٰن بن شریح سے اور عبدالرحمٰن بن شریح کی کنیت ابا شریح ہے اور وہ اسکندرانی ہیں اور اس باب میں معاذ بن جبل سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُجَاهِدِ وَالْمُكَاتَبِ وَالنَّاكِحِ وَعَوْنِ اللّٰهِ إِيَّاهُمْ

باب مجاہد اور مکاتب اور ناکح پر مدد الٰہی کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمُ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْمُكَاتَبُ الَّذِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر براہ فضل کے حق ہے ان کی مدد کرنا مجاہد اللہ کی راہ میں اور مکاتب کہ ارادہ رکھتا ہے ادائے زر کتابت کا اور نکاح کرنے والا کہ چاہتا ہے پرہیزگاری۔

ف یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِيحُهَا كَالْمِسْكِ۔

روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد مسلمان لڑے اللہ کی راہ میں فواق ناقہ کے برابر واجب ہو اس کے لیے جنت اور جس کو ایک زخم لگا اللہ کی راہ میں یا کوئی چوٹ کھائی پس وہ آوے گا قیامت کے دن بڑے سے بڑا زخم کہ جیسا دنیا میں تھا رنگ اس کا زعفران کا سا اور خوشبو اس کی مشک کی سی ہوگی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

باب زخمی فی سبیل اللہ کی فضیلت میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُكْلَمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهٖ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيحُ رِيحُ الْمِسْكِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں زخمی ہوتا اللہ کی راہ میں کوئی اور اللہ خوب جانتا ہے جو زخمی ہو اس کی راہ میں مگر آئے گا قیامت کے دن رنگ اس کا ہوگا خون کا سا اور خوشبو مشک کی سی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابی ہریرہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ

باب اس بیان میں کہ کون سا عمل افضل ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ وَأَيُّ

روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کسی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کون سا عمل افضل ہے فرمایا آپ

الْاَعْمَالِ خَيْرٌ فَقَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ قِيْلَ ثُمَّ اَيُّ شَيْءٍ قَالَ الْجِهَادُ سَنَامُ الْعَمَلِ قِيْلَ ثُمَّ اَيُّ شَيْءٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ۔

نے ایمان لانا اللہ اور اس کے رسول پر پھر پوچھا پھر کون سا فرمایا جہاد کو ہان ہے نیکیوں کا پوچھا پھر کون سا یا رسول اللہ فرمایا حج مقبول۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابو ہریرہؓ کے۔

عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ رَثُّ الْهَيْئَةِ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَرَجَعَ اِلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَقْرَأُ عَلَيْكُمُ السَّلَامَ وَكَسَرَ جَفْنَ سَيْفِهٖ فَضَرَبَ بِهٖ حَتّٰى قُتِلَ۔

روایت ہے ابو موسیٰ اشعری سے کہتے تھے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق جنت کے دروازے تلواروں کے سایہ کے نیچے ہیں سو کہا ایک مرد نے قوم میں سے کہ میلا کچیلا تھا تم نے سنا ہے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ذکر کرتے تھے انہوں نے کہا ہاں کہا راوی نے پھر گیا وہ اپنے لوگوں میں اور کہا میں تمہیں سلام کرتا ہوں اور توڑ ڈالا میان اپنی تلوار کا پھر مارا اس سے کافروں کو یہاں تک کہ قتل ہوا۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر جعفر بن سلیمان کی روایت سے اور ابو عمران جونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے اور ابی بکر بن موسیٰ کا نام احمد بن حنبل نے عمر یا عامر کہا۔

بَابُ مَا جَاءَ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ

باب اس بیان میں کہ کون سا آدمی افضل ہے۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ رَجُلٌ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالُوْا ثُمَّ مَنْ قَالَ مُؤْمِنٌ فِيْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَتَّقِيْ رَبَّهٗ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کسی نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کون سا آدمی بہتر ہے فرمایا وہ شخص کہ جہاد کرے اللہ کی راہ میں پوچھا پھر کون کہا مومن کہ جو کسی گھاٹی میں ہو۔ گھاٹیوں سے کہ ڈرتا ہو اپنے رب سے اور بچاتا ہو لوگوں کو اپنے شر سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهٗ فِيْ اَوَّلِ دُفْعَةٍ وَيُرٰى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَاْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ وَيُوْضَعُ عَلٰى رَاْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوْتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ وَيُشَفَّعُ فِيْ سَبْعِيْنَ مِنْ اَقَارِبِهٖ۔

روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہید کے لیے اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھ باتیں ہیں بخشے جاتے ہیں اس کے گناہ پہلے ہی خون گرنے میں یعنی اس کے بدن سے اور دکھائی جاتی ہے بیٹھک اس کی جنت سے اور بچایا جاتا ہے قبر کے عذاب سے اور بے خوف رہتا ہے فزع اکبر سے اور رکھا جاتا ہے اس کے سر پر وقار کا تاج کہ ایک یاقوت اس کا بہتر ہے ساری دنیا سے جو کچھ اس میں ہے اور بیاہ دیا جاتا ہے بہتر بیبیوں بڑی آنکھ والیوں گوریوں سے اور شفاعت قبول کی جاتی ہے اس کی ستر قرابت والوں میں۔

ف یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ يَسُرُّهٗ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا غَيْرُ الشَّهِيْدِ فَاِنَّهٗ يُحِبُّ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا يَقُوْلُ حَتّٰى اُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مِمَّا يَرٰى مِمَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ مِنَ الْكَرَامَةِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نہیں ہے اہل جنت سے کہ چاہتا ہو لوٹنا دنیا میں سوا شہید کے اور وہ دوست رکھتا ہے کہ لوٹے طرف دنیا کی اور کہتا ہے یہاں تک کہ قتل کیا جاؤں میں دس بار اللہ تعالیٰ کی راہ میں بسبب اس کے کہ دیکھتا ہے وہ اس بزرگی کو کہ دی اسے اللہ تعالیٰ نے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے معنی میں۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَالرَّوْحَةُ يَرُوْحُهَا الْعَبْدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْغَدْوَةُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ اَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا۔

روایت ہے سہل بن سعد سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثغور اسلام پر گھوڑے باندھنا اور حدود کی حفاظت کرنا ایک دن اللہ کی راہ میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اس پر ہے اور ایک شام کو چلنا کہ چلتا ہے بندہ اللہ کی راہ میں یا صبح کو چلنا ساری دنیا سے بہتر ہے اور اس سے جو زمین پر ہے اور ایک کوڑے کی جگہ تمہارے ایک کی جنت میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو زمین پر ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ مَرَّ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ بِشُرَحْبِيْلَ بْنِ السِّمْطِ وَهُوَ فِيْ مُرَابِطٍ لَهٗ وَقَدْ شَقَّ عَلَيْهِ وَعَلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَالَ اَلَا اُحَدِّثُكَ يَا ابْنَ السِّمْطِ بِحَدِيْثٍ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَفْضَلُ وَرُبَّمَا قَالَ خَيْرٌ مِنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهٖ وَمَنْ مَاتَ فِيْهِ وُقِيَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَنُمِّيَ لَهٗ عَمَلُهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔

روایت ہے محمد بن منکدر سے کہا گزرے سلمان فارسی شرحبیل پر اور وہ اپنے مرابط میں تھے اور بار گراں تھا ان پر اور ان کے ساتھ والوں پر یعنی مرابط میں رہنا سو کہا سلمان فارسی نے کیا نہ بیان کروں میں تم سے ایک حدیث سنی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا شرحبیل نے ہاں کہا سلمان نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے پہرہ ایک دن کا اللہ کی راہ میں افضل ہے اور کبھی کہا بہتر ہے سارے مہینے روزے رکھنے سے اور رات کو نماز پڑھنے سے اور جو مر گیا اسی حالت میں بچا یا جاوے گا قبر کے فتنہ سے اور بڑھائے جاویں گے اس کے عمل قیامت کے دن تک۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ بِغَيْرِ اَثَرٍ مِنْ جِهَادٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَفِيْهِ ثُلْمَةٌ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ملے اللہ سے بغیر جہاد کے اثر کے ملے گا وہ اس سے اور اس میں ایک سوراخ ہو گا یعنی نقصان دین میں۔

ف یہ حدیث غریب ہے مسلم کی روایت سے کہ وہ اسماعیل بن رافع سے روایت کرتے ہیں اور اسماعیل کو ضعیف کہا ہے بعض اہلحدیث نے سنا میں نے محمد بخاری سے وہ کہتے تھے اسماعیل ثقہ ہیں مقارب الحدیث اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث اور سند سے بھی ابی ہریرہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سلمان فارسی کی حدیث کی اسناد متصل نہیں محمد بن منکدر نے نہیں پایا سلمان کو اور مروی ہوئی یہ حدیث ابو موسیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں مکحول سے وہ شرحبیل بن سمط سے وہ سلمان سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

عَنْ اَبِیْ صَالِحٍ مَوْلٰی عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ وَھُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ اِنِّیْ کَتَمْتُکُمْ حَدِیْثًا سَمِعْتُہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَرَاھِیَۃَ تَفَرُّقِکُمْ عَنِّیْ ثُمَّ بَدَا لِیْ اَنْ اُحَدِّثَکُمُوْہُ لِیَخْتَارَ امْرُءٌ لِنَفْسِہٖ مَا بَدَا لَہٗ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ رِبَاطُ یَوْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ یَوْمٍ فِیْمَا سِوَاہُ مِنَ الْمَنَازِلِ۔

روایت ہے صالح سے جو مولیٰ ہیں عثمان بن عفان کے کہا سنا میں نے عثمان سے اور وہ منبر پر تھے یعنی خطبہ پڑھتے تھے فرماتے تھے میں چھپاتا تھا تم سے ایک حدیث کہ سنی تھی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس لیے چھپاتا تھا کہ تم جدا ہو جاؤ گے مجھ سے پھر پیچھے سوچا میں نے کہ میں بیان کر دوں وہ تم سے اور آدمی کرلے اپنے واسطے وہ ہی جو اس کی سمجھ میں آوے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے پہرا دینا ایک دن اللہ کی راہ میں بہتر ہے ہزار دن سے اور منزلوں میں یعنی مکانوں میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے کہا محمد نے ابو صالح مولے عثمان کا نام ترکان ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَجِدُ الشَّھِیْدُ مِنْ مَسِّ الْقَتْلِ اِلَّا کَمَا یَجِدُ اَحَدُکُمْ مِنْ مَسِّ الْقَرْصَۃِ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پاتا ہے شہید صدمہ قتل کا مگر اتنا جتنا پاتا ہو ایک تم میں سے صدمہ چیونٹی کے کاٹنے کا۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ شَیْءٌ اَحَبَّ اِلَى اللّٰہِ مِنْ قَطْرَتَیْنِ وَاَثَرَیْنِ قَطْرَۃُ دُمُوْعٍ مِنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ وَقَطْرَۃُ دَمٍ تُھَرَاقُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَمَّا الْاَثَرَانِ فَاَثَرٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاَثَرٌ فِیْ فَرِیْضَۃٍ مِنْ فَرَائِضِ اللّٰہِ۔

روایت ہے ابی امامہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پیارے اللہ کے نزدیک دو قطرے اور دو اثر ہیں پہلا قطرہ آنسو کا جو اللہ کے خوف سے نکلے دوسرا قطرہ خون کا جو اللہ کی راہ میں بہے اور پہلا اثر وہ اثر ہے کہ پہنچے اللہ کی راہ میں یعنی چوٹ چپیٹ وغیرہ اور دوسرا اثر جو پہنچے اللہ کے کسی فرض ادا کرنے میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

اَبْوَابُ الْجِھَادِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں جہاد میں جو وارد ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابٌ فِیْ اَھْلِ الْعُذْرِ فِی الْقُعُوْدِ

باب اہل عذر کو جہاد سے بیٹھ رہنے کی رخصت میں۔

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ

روایت ہے براء بن عازب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ائْتُونِي بِالْكَتِفِ أَوِ اللَّوْحِ فَكَتَبَ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَعَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَقَالَ هَلْ لِي رُخْصَةٌ فَنَزَلَتْ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ۔

فرمایا میرے پاس شانہ شتر یا تختی لاؤ پس لکھوایا لَا يَسْتَوِي الآية اور عمرو بن ام مکتوم پیچھے تھے آنحضرتؐ کے سو پوچھا کیا میرے لیے رخصت ہے پس اترا یہ لفظ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ

ف اس باب میں ابن عباسؓ اور جابرؓ اور زید بن ثابتؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے روایت سے سلیمان تیمی کے وہ روایت کرتے ہیں ابی اسحٰق سے اور روایت کی شعبہ نے اور ثوری نے ابی اسحاق سے یہ حدیث مترجم پوری آیت یہ ہے لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً" یعنی برابر نہیں بیٹھنے والے مسلمان جن کو بدن کا نقصان نہیں اور لڑنے والے اللہ کی راہ میں اپنے مال سے اور جان سے اللہ نے بڑائی دی ہے لڑنے والے کو اپنے مال اور جان سے ان پر جو بیٹھتے ہیں درجہ میں ف جب یہ آیت اتری غیر اولی الضرر کا لفظ نہ تھا عمرو بن ام مکتوم نے جب پوچھا کہ میں نابینا ہوں مجھے ترک جہاد کی رخصت ہے یا نہیں تب یہ لفظ بھی اترا اور اس میں رخصت مذکور ہوئی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ خَرَجَ إِلَى الْغَزْوِ وَتَرَكَ أَبَوَيْهِ۔

باب اس کے بیان میں جو والدین کو چھوڑ کر جہاد میں جاوے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْذِنُهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَلَكَ وَالِدَانِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا کہ آیا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اجازت مانگتا تھا جہاد کی پوچھا آپ نے کیا تیرے ماں باپ ہیں کہا ہاں فرمایا پس انہیں کی خدمت میں کوشش کر۔

ف اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو العباس شاعر اعمٰی کی ہیں اور نام ان کا سائب بن فروخ ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُبْعَثُ سَرِيَّةً وَحْدَهُ

باب ایک مرد کو بطور سریہ بھیجنے کے بیان میں۔

عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ فِي قَوْلِهِ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ السَّهْمِيُّ بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً أَخْبَرَنِيهِ يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

روایت ہے حجاج بن محمد سے کہا انہوں نے کہ کہا ابن جریج نے تفسیر میں آیت مذکورہ کی کہ کہا عبداللہ بن حذافہ نے کہ بھیجا ان کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیلا بطور سریہ کے خبر دی اس کی ان کو یعلیٰ بن مسلم نے انہوں نے روایت کی سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباسؓ سے اور سریہ وہ چھوٹی ٹکڑی ہے جو بڑے لشکر سے جدا کر کے بھیجی جاوے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابن جریج کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُسَافِرَ الرَّجُلُ وَحْدَهُ

باب اکیلے سفر کرنے کی کراہت میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَنَّ النَّاسَ يَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ مِنَ الْوَحْدَةِ مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ يَعْنِي وَحْدَهُ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ جانتے جو میں جانتا ہوں تنہائی کے نقصان سے تو نہ چلتا کوئی سوار اکیلا رات کو۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلاثَةُ رَكْبٌ۔

روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں ان کے باپ سے وہ ان کے دادا سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوار یعنی رات کا چلنے والا ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہیں اور تین سوار لشکر ہے۔

ف حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے یعنی عاصم کی روایت سے اور وہ بیٹے ہیں محمد بن زید بن عبداللہ بن عمر کے اور حدیث عبداللہ بن عمرو کی حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْكَذِبِ وَالْخَدِيعَةِ فِي الْحَرْبِ

باب لڑائی میں جھوٹ اور مکر کی رخصت میں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خُدْعَةٌ۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہتے تھے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی میں فریب جائز ہے۔

ف اس باب میں علی اور زید بن ثابت اور عائشہؓ اور ابن عباسؓ اور ابی ہریرہؓ اور اسماء بنت یزید اور کعب بن مالک اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي غَزَوَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ غَزَا

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عدد غزوات میں۔

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ كُنْتُ إِلَى جَنْبِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ فَقِيلَ لَهُ كَمْ غَزَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَزْوَةٍ قَالَ تِسْعَ عَشْرَةَ فَقُلْتُ كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ قَالَ سَبْعَ عَشْرَةَ قُلْتُ أَيَّتُهُنَّ كَانَ أَوَّلُ قَالَ ذَاتُ الْعُشَيْرَاءِ أَوِ الْعُسَيْرَاءِ۔

روایت ہے ابی اسحٰق سے کہا تھا میں بازو میں زید بن ارقم کے سو کسی نے ان سے پوچھا کتنے جہاد کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انیس۱۹ میں نے پوچھا تم نے کتنوں میں رفاقت کی کہا سترہ میں کہا پہلا ان میں کون غزوہ تھا فرمایا انہوں نے ذات العشیراء یا ذات العسیراء اور راوی کو شک ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّفِّ وَالتَّعْبِئَةِ عِنْدَ الْقِتَالِ۔

باب صف بندی اور ترتیب لشکر کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ عَبَّأَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَدْرٍ لَيْلًا۔

روایت ہے عبدالرحمٰن بن عوف سے کہا انہوں نے کھڑا کر دیا ہم کو اپنے اپنے مقامات مناسبہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں رات سے۔

ف اس باب میں ابی ایوب سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے حال اس حدیث کا تو نہ پہچانا انہوں نے اس کو اور کہا محمد بن اسحاق کو سماع ہے عکرمہ سے اور جب کہ دیکھا میں نے ان کو تو وہ اچھا جانتے تھے محمد بن حمید رازی کو پھر ضعیف کہنے لگے ان کو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الْقِتَالِ

باب لڑائی کے وقت دعا کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عَلَى الْأَحْزَابِ

روایت ہے ابن ابی اوفیٰ سے کہا انہوں نے سنا میں نے یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے اور بددعا کرتے تھے

فَقَالَ اَللّٰھُمَّ مُنْزِلَ الْکِتَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اھْزِمِ الْاَحْزَابَ وَزَلْزِلْھُمْ۔

کفاروں کے لشکروں پر ان لفظوں سے اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ اتارنے والے کتاب کے جلد کرنے والے حساب کے شکست دے ان لشکروں کو اور پیر پھسلا دے ان کے۔

ف اس باب میں ابن مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاَلْوِیَةِ

باب لشکر کے نیزوں کے بیان میں۔

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَکَّةَ وَلِوَآؤُہٗ اَبْیَضُ۔

روایت ہے جابر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مکہ میں اور نیزہ آپؐ کا سفید تھا۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے یحیٰی بن آدم کی وہ روایت کرتے ہیں شریک سے اور پوچھی میں نے محمد سے یہ حدیث سو نہ جانی انہوں نے مگر روایت سے یحیٰی بن آدم کے کہ وہ روایت کرتے ہیں شریک سے اور کئی لوگوں نے کہا روایت ہے شریک سے وہ روایت کرتے ہیں عمار سے وہ ابی زبیر سے وہ جابر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ داخل ہوئے آپؐ مکہ میں اور آپؐ پر عمامہ سیاہ تھا کہا محمد نے وہی حدیث ہے اور دھن ایک بطن ہے بجیلہ کے قبیلہ سے اور عمار دھنی بیٹے ہیں معاویہ دھنی کے اور کنیت ان کی ابو معاویہ ہے اور وہ کوفی ہیں ثقہ ہیں نزدیک اہل حدیث کے۔

بَابُ فِی الرَّایَاتِ

باب لشکر کے نیزوں کے بیان میں۔

عَنْ یُوْنُسَ بْنِ عُبَیْدٍ مَوْلٰی مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ بَعَثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ اِلَی الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَسْاَلُہٗ عَنْ رَایَةِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ کَانَتْ سَوْدَآءَ مُرَبَّعَةً مِّنْ نَمِرَةٍ۔

روایت ہے یونس بن عبید سے جو مولے ہیں محمد بن القاسم کے کہا بھیجا مجھ کو محمد بن القاسم نے براء بن عازب کی طرف تاکہ پوچھوں میں کیسا تھا جھنڈا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمایا براءؓ نے سیاہ تھا پھریرا اس کا چوکور ایک چادر نقطوں والی سے۔

ف اس باب میں علیؓ اور حارث بن حسان اور ابن عباسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابی زائدہ کے اور ابو ایوب ثقفی کا نام اسحاق بن ابراہیم ہے اور روایت کی ہے عبید اللہ بن موسے نے بھی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَتْ رَایَةُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَوْدَآءَ وَلِوَاؤُہٗ اَبْیَضُ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے تھا رایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سیاہ اور لوا آپؐ کا سفید۔

ف مترجم رایت نشان ہے لشکر کا اور اسے ام الحرب کہتے ہیں کہ افواج اسی کے نیچے لڑتی ہیں اور وہ لوا سے بڑا ہوتا ہے۔ ف یہ حدیث غریب ہے اس سند سے یعنی ابن عباسؓ کی روایت سے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِی الشِّعَارِ

باب پہ ول کے بیان میں۔

عَنِ الْمُھَلَّبِ بْنِ اَبِیْ صُفْرَةَ عَمَّنْ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنْ بَیَّتَکُمُ الْعَدُوُّ فَقُوْلُوْا حٰمٓ لَا یُنْصَرُوْنَ۔

روایت ہے مہلب بن ابی صفرہ سے انہوں نے روایت کی کسی ایسے شخص سے کہ سنا اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اگر آجاوے رات کو تمہارے اوپر دشمن تو پہ ول تمہارا حٰمٓ لا ینصرون ہے۔

ف اس باب میں سلمہ بن اکوع سے بھی روایت ہے اور ایسی ہی روایت کی بعضوں نے ابی اسحاق سے مثل روایت ثوری کے اور روایت کی گئی ہے ان سے اس طرح بھی کہ روایت ہے مہلب بن ابی صفرہ سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ سَيْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شمشیر کے بیان میں

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ صَنَعْتُ سَيْفِي عَلَى سَيْفِ سَمُرَةَ وَزَعَمَ سَمُرَةُ أَنَّهُ صَنَعَ سَيْفَهُ عَلَى سَيْفِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَنَفِيًّا۔

روایت ہے ابن سیرین سے کہا انہوں نے بنائی میں نے اپنی تلوار سمرہ کی تلوار پر اور بنائی سمرہ نے اپنی تلوار رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار پر اور تھی تلوار آپ کی بنی حنیف کی جو ایک قبیلہ ہے عرب میں۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور کلام کیا ہے یحییٰ بن سعید قطان نے عثمان بن سعد کاتب میں اور ضعیف کہا حافظہ کی طرف سے

بَابُ فِي الْفِطْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ

باب لڑائی میں افطار کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا بَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مَرَّ الظَّهْرَانِ فَآذَنَنَا بِلِقَاءِ الْعَدُوِّ فَأَمَرَنَا بِالْفِطْرِ فَأَفْطَرْنَا أَجْمَعِينَ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا پہنچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مرالظہران میں جس سال مکہ فتح ہوا اور خبر دی ہم کو آپ نے دشمن کے مقابلہ کی تو حکم کیا افطار کا پس افطار کیا ہم سب نے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُرُوجِ عِنْدَ الْفَزَعِ

باب گھبراہٹ کے وقت باہر نکلنے کے بیان میں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا سوار ہوگئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ کے گھوڑے پر کہ اسے مندوب کہتے تھے پھر فرمایا کہ نہ تھی کچھ گھبراہٹ اور پایا ہم نے اس کو سبک رو مانند دریا کے۔

ف اس باب میں عمرو بن عاص سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَنَا يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا تھی مدینہ میں کچھ گھبراہٹ سو مانگ لیا ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا گھوڑا کہ اسے مندوب کہتے تھے پھر فرمایا دیکھی ہم نے کچھ گھبراہٹ اور پایا اس گھوڑے کو تیز رو مانند دریا کے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ فِي الْاِسْتِقَامَةِ عِنْدَ الْقِتَالِ

باب لڑائی کے وقت ثابت قدمی کے بیان میں

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ لَهُ رَجُلٌ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا عُمَارَةَ قَالَ لَا وَاللهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ وَلَّى سَرَعَانُ النَّاسِ تَلَقَّتْهُمْ هَوَازِنُ

روایت ہے براء بن عازب سے کہا اس سے ایک شخص نے کیا بھاگ گئے تھے تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اے ابا عمارہ کہا انہوں نے نہیں قسم ہے اللہ کی پیٹھ نہیں موڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیکن پیٹھ موڑی بعضے جلد باز لوگوں نے

بِالنَّبْلِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى بَغْلَتِهٖ وَاَبُوْ سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اٰخِذٌ بِلِجَامِهَا وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ۔

کہ مقابلہ کیا ان سے کفار ہوازن نے ساتھ تیروں کے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر تھے اور ابوسفیان اس کی لگام پکڑے ہوئے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یہ کڑکا فرماتے تھے انا النبی سے آخر تک یعنی میں نبی ہوں اس میں کچھ جھوٹ نہیں اور میں پوتا ہوں عبدالمطلب کا۔

اس باب میں علی اور ابن عمر سے بھی روایت ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم خلاصہ جواب براء کا یہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو سردار تھے لشکر کے انہوں نے جب پیٹھ نہ موڑی تو اصحاب کے بھاگنے کا اعتبار نہ رہا اور وہ ذرا ہٹ کر پھر حضرت سے آملے اور قرآن عظیم الشان میں صاف اللہ تعالیٰ نے ان کے اس پیچھے ہٹنے کو بھی معاف فرمایا پھر کیا جائے اعتراض ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا يَوْمَ حُنَيْنٍ وَاِنَّ الْفِئَتَيْنِ لَمُوَلِّيَتَانِ وَمَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةُ رَجُلٍ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہا دیکھا ہم نے اپنے تئیں یعنی اصحاب کو کہ دونوں گروہ پیٹھ موڑنے والے تھے اور نہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو آدمی بھی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبیداللہ کی روایت سے اور نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسَنَ النَّاسِ وَاَجْوَدَ النَّاسِ وَاَشْجَعَ النَّاسِ قَالَ وَلَقَدْ فَزِعَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَيْلَةً سَمِعُوْا صَوْتًا قَالَ فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَرَسٍ لِاَبِيْ طَلْحَةَ عُرْيٍ وَهُوَ مُتَقَلِّدٌ سَيْفَهٗ فَقَالَ لَمْ تُرَاعُوْا لَمْ تُرَاعُوْا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدْتُهٗ بَحْرًا يَعْنِي الْفَرَسَ۔

روایت ہے انس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہترین ہر دم اور سخی زیادہ لوگوں سے اور بہادر زیادہ سب لوگوں سے کہا اور ایک رات گھبرا گئے اہل مدینہ کسی دشمن کی خبر سن کر اور سنی لوگوں نے ایک آواز پھر ملے ان کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوار تھے ایک گھوڑے پر ابوطلحہ کے ننگی پیٹھ اور لٹکائے تھے آپ اپنی تلوار کو اور فرماتے تھے لوگوں سے مت ڈرو مت ڈرو پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے پایا اس کو چال میں مانند دریا کے یعنی گھوڑے کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم یہ کمال شجاعت تھی آپ کی کہ اکیلے آپ جس طرف دشمن کا خوف تھا ننگی پیٹھ گھوڑے پر سوار ہو کر سب سے اول چلے گئے اور لوگ مدینہ کے جب ہوشیار ہو کر ادھر کا قصد کیا آپ لوٹ آئے اور ان کی تسکین فرمائی اور وہ گھوڑا نہایت اڑیل تھا آپ کی برکت سے بحر رواں ہو گیا سبحان اللہ یہ آپ کا معجزہ تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السُّيُوْفِ وَحِلْيَتِهَا

باب تلوار کی زینت کے بیان میں۔

عَنْ مَزِيْدَةَ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلٰى سَيْفِهٖ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ قَالَ طَالِبٌ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْفِضَّةِ فَقَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ السَّيْفِ فِضَّةً۔

روایت ہے مزیدہ سے کہا داخل ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن یعنی مکہ میں اور ان کی تلوار پر سونا چاندی لگا ہوا تھا کہا طالب نے پوچھا میں نے مزیدہ سے چاندی کو کہا انہوں نے قبیعہ آپ کی تلوار کی چاندی کی تھی۔

ف یہ حدیث حدیث حسن ہے غریب ہے اور ایسی ہی روایت کی ہمام نے قتادہؓ سے انہوں نے انسؓ سے اور روایت کی بعضوں نے

قتادہ سے انہوں نے سعید بن ابی الحسن سے کہا تھی قبیعہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی چاندی سے مترجم قبیعہ ٹوپی ہے قبضہ تلوار کی اور اس حدیث سے زینت ہتھیار کی چاندی سے جائز ہوئی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الدِّرْعِ
باب زرہ کے بیان میں۔

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعَانِ يَوْمَ اُحُدٍ فَنَهَضَ اِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَاَقْعَدَ طَلْحَةَ تَحْتَهُ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَةُ۔

روایت ہے زبیر بن عوام سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہیں احد کے دن سو چڑھنے لگے پتھر پر بس نہ چڑھ سکے پھر بیٹھ گئے طلحہ آپ کے نیچے اور چڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ سیدھے ہو گئے آپ پتھر پر پھر سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ واجب ہوئی طلحہ کے لیے یعنی جنت یا شفاعت۔

ف اس باب میں صفوان بن امیہ اور سائب بن یزید سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر محمد بن اسحاق کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمِغْفَرِ
باب خود کے بیان میں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ فَقِيْلَ لَهٗ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ قَالَ اقْتُلُوْهُ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ میں اور آپ کے سر مبارک پر خود تھا کسی نے آپ سے کہا کہ ابن خطل لپٹا ہوا ہے کعبہ شریف کے پردوں میں فرمایا آپ نے قتل کرو اس کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم کسی بڑے شخص کو کہ روایت کی اس نے یہ حدیث سوا مالک کے کہ انہوں نے روایت کی زہری سے

بَابُ مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الْخَيْلِ
باب گھوڑوں کی فضیلت میں۔

عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ الْاَجْرُ وَالْمَغْنَمُ۔

روایت ہے عروہ بارقی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانی سے قیامت کے دن تک یعنی اجر اور غنیمت۔

ف اس باب میں ابن عمر اور ابی سعید اور جریر اور ابی ہریرہؓ اور اسماء بنت یزید اور مغیرہ بن شعبہ اور جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عروہ بیٹے ہیں ابی الجعد بارقی کے اور ان کو عروہ بن الجعد کہتے ہیں کہا احمد بن حنبل نے مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ جہاد ہر ایک کے ساتھ قیامت تک باقی ہے مترجم گھوڑوں سے بڑی تائید ہے مجاہدوں کو اللہ تعالیٰ والعادیات میں ان کی قسم کھاتا ہے اور ثواب جہاد اور مال غنیمت گویا ان کے سو ئے پیشانی میں معلق ہے۔

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْخَيْلِ
باب بہتر گھوڑوں کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْنُ الْخَيْلِ فِي الشُّقْرِ۔

نے برکت گھوڑوں کی سرخ رنگ گھوڑوں میں ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر شیبان کی روایت سے مترجم اشقر وہ گھوڑا ہے کہ جس میں سرخی صاف ہو اور اس کے ایال اور دم بھی سرخ ہوں اور اگر ایال اور دم سیاہ ہوئے تو وہ کمیت ہے۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الْخَيْلِ الْأَدْهَمُ الْأَقْرَحُ الْأَرْثَمُ ثُمَّ الْأَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ طَلْقُ الْيَمِينِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَدْهَمَ فَكُمَيْتٌ عَلَى هٰذِهِ الشِّيَةِ۔

روایت ہے ابی قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بہتر گھوڑوں میں سیاہ رنگ ہیں جن کی پیشانی اور اوپر کا ہونٹ سفید ہو پھر پنج کلیاں یعنی جن کے چاروں پیر اور پیشانی سفید ہو پھر اگر سیاہ رنگ نہ ہوں تو کمیت اسی صورت کا یعنی سیاہی سرخی ملی ہوں یا دم اور ایال اس کے سیاہ ہوں اور باقی سرخ ہوں۔

ف روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے وہب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے یحییٰ بن ایوب سے انہوں نے یزید بن حبیب سے مانند اسی روایت کے معنوں میں یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخَيْلِ

باب بری قسم کے گھوڑوں میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَرِهَ الشِّكَالَ فِي الْخَيْلِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکروہ کہتے تھے شکال کو گھوڑوں میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ شعبہ نے عبداللہ سے انہوں نے ابی زرعہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے مانند اس کے اور ابوزرعہ بیٹے ہیں عمرو بن جریر کے نام ان کا ہرم ہے روایت کی ہم سے محمد بن حمید رازی نے انہوں نے جریر سے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے کہا کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے جب بیان کرتے تو مجھ سے حدیث تو بیان کر ابوزرعہ سے اس لیے کہ انہوں نے بیان کی مجھ سے ایک حدیث پھر پوچھی میں نے ان سے کئی برسوں بعد وہی حدیث تو نہ چھوڑا انہوں نے ایک حرف یعنی ایسے قوی الحافظہ تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّهَانِ

باب گھوڑوں کی شرط کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْرَى الْمُضَمَّرَ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَبَيْنَهُمَا سِتَّةُ أَمْيَالٍ وَمَا لَمْ يُضَمَّرْ مِنَ الْخَيْلِ مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَبَيْنَهُمَا مِيلٌ وَكُنْتُ فِيمَنْ أَجْرَى فَوَثَبَ بِي فَرَسِي جِدَارًا۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مضمر گھوڑے دوڑائے حفیہ سے ثنیۃ الوداع تک اور دونوں میں چھ میل کا فاصلہ ہے اور جو غیر مضمر گھوڑے تھے ان کو دوڑایا ثنیۃ الوداع سے بنی زریق کی مسجد تک اور دونوں میں ایک میل کا فاصلہ تھا۔ اور ابن عمرؓ کہتے ہیں میں بھی ان میں تھا جنہوں نے گھوڑے دوڑائے تھے سو کود گیا میرا گھوڑا ایک دیوار مجھے لے کر۔

ف اس باب میں ابی ہریرہؓ اور جابرؓ اور انسؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ثوری کی روایت سے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي نَصْلٍ أَوْ خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سبق نہیں ہے مگر تیر میں یا اونٹ میں یا گھوڑے میں۔

ف مترجم مضمرہ وہ گھوڑے ہیں جن کو ضمار سے تیار کیا ہو اور ضمار یہ ہے کہ پہلے گھوڑے کو خوب دانہ چارہ دے کر فربہ کرنا پھر بتدریج دانہ چارہ کم کرنا کہ لاغر ہو جائے اور قوت غذائی سابق باقی رہے اور وہ نہایت تیز رو ہوتا ہے اور سبق وہ مال ہے کہ سابق کو یعنی وہ سوار کو شرط میں آگے بڑھ جائے اس کو ملے اور شرط مال کی انہیں تین میں درست ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُنْزِيَ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ
باب گھوڑی پر گدھے چھوڑنے کی کراہت میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدًا مَأْمُورًا مَا اخْتَصَّنَا دُونَ النَّاسِ بِشَيْءٍ إِلَّا بِثَلَاثٍ أَمَرَنَا أَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوءَ وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَأَنْ لَا نُنْزِيَ حِمَارًا عَلَى فَرَسٍ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بندہ مامور کسی چیز میں خاص نہ کیا ہم کو اور لوگوں سے مگر تین چیزوں میں حکم کیا ہم کو کہ وضو پورا کریں اور زکوٰۃ مال کی نہ کھاویں اور گھوڑی پر گدھا نہ چھوڑیں۔

ف اس باب میں علی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ثوری نے جہضم سے یہی حدیث سو کہا انہوں نے روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے روایت کی ابن عباسؓ سے اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے حدیث ثوری کی غیر محفوظ ہے اور وہم کیا ہے اس میں ثوری نے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی اسمٰعیل بن علیہ نے اور عبد الوارث بن سعید نے ابی جہضم سے انہوں نے عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباسؓ سے انہوں نے ابن عباس سے مترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعویٰ شیعہ کا باطل ہے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز امت سے چھپا کر اہل بیت کو نہیں بتائی ورنہ ابن عباس البیانہ فرماتے اور وضو پورا کرنا اگرچہ سب کو ضرور ہے مگر اہل بیت کو بہ ضرور اور گھوڑی پر اگر گدھے بہت چھوڑے جائیں گے تو گھوڑوں کی قلت ہوگی اور جہاد میں تکلیف ہوگی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِسْتِفْتَاحِ بِصَعَالِيكِ الْمُسْلِمِينَ
باب فقرائے مومنین سے دعائے خیر چاہنے کا بیان۔

عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ابْغُونِي فِي ضُعَفَائِكُمْ فَإِنَّمَا تُرْزَقُونَ وَتُنْصَرُونَ بِضُعَفَائِكُمْ۔

روایت ہے ابی الدرداء سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ڈھونڈو مجھ کو اپنے ضعیفوں میں اس لیے کہ تم کو رزق ملتا ہے اور مدد ملتی ہے بسبب ضعیفوں کے تمہارے یعنی ان پر رحم کرنے کے سبب سے تم کو برکت اور فتح ہوتی ہے

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَجْرَاسِ عَلَى الْخَيْلِ
باب گھوڑوں میں گھنٹے لٹکانے کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا كَلْبٌ وَلَا جَرَسٌ۔

روایت ہے ابی ہریرہ رضؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساتھ نہیں ہوتے فرشتے ان رفیقوں کے جن میں کتا ہو اور گھنٹی ہو۔

ف اس باب میں عمرؓ اور عائشہؓ اور ام حبیبہؓ اور ام سلمہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم بعض اوقات منظور ہوتا ہے کہ لشکر دشمن پر ایچانک جا پڑے اور ان کو خبر نہ ہو اس وقت گھنٹی یا گھنگرو مخل مقصود ہوتے ہیں یہ بھی ایک وجہ کراہت کی ہے علاوہ اس کے اور بھی کچھ حکمت ہوگی واللہ اعلم۔

بَابُ مَنْ يُسْتَعْمَلُ عَلَى الْحَرْبِ
باب جنگ کا امیر مقرر کرنے میں۔

عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَى أَحَدِهِمَا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ

روایت ہے براء سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا دو لشکروں کو اور امیر کیا ایک پر علی بن ابی طالب کو اور دوسرے پر خالد بن

وَعَلَی الْاٰخَرِ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَقَالَ اِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلِیٌّ قَالَ فَافْتَتَحَ عَلِیٌّ حِصْنًا فَاَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً فَكَتَبَ مَعِی خَالِدٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشِی بِهٖ فَقَدِمْتُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ الْكِتَابَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُهٗ ثُمَّ قَالَ مَا تَرٰی فِی رَجُلٍ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ قُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاِنَّمَا اَنَا رَسُوْلٌ فَسَكَتَ ۔

ولید کو اور فرمایا جب لڑائی ہو تو علیؓ امیر ہے کہا راوی نے فتح کیا علیؓ نے ایک قلعہ اور لی اس میں سے ایک لونڈی سو خط بھیجا میرے ساتھ خالد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چغلی کھائی اس میں حضرت علیؓ کی سو آیا میں آنحضرتؐ کے پاس اور پڑھا آپؐ نے خط سو بدل گیا آپؐ کا رنگ مبارک یعنی بسبب غصے کے پھر فرمایا کیا دیکھتا ہے تو اس شخص میں کہ دوست رکھتا ہے اللہ اور اس کے رسولؐ کو اور دوست رکھتا ہے اللہ اور رسولؐ اس کو عرض کیا میں نے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کے غصے سے اور اس کے رسولؐ کے غصے سے اور میں تو فقط پیغام لانے والا ہوں پس چپ رہے آپؐ۔

ف اس باب میں ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر احوص بن جواب کی روایت سے اور معنی یشی بہ کے چغلخوری ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْاِمَامِ
باب امام کے مسئول ہونے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ فَالْاَمِيْرُ الَّذِیْ عَلَی النَّاسِ رَاعٍ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰی اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُمْ وَالْمَرْاَةُ رَاعِيَةٌ فِیْ بَيْتِ بَعْلِهَا وَهِیَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُ وَالْعَبْدُ رَاعٍ عَلٰی مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص چرواہا ہے اور ہر ایک سے سوال ہونے والا ہے اس کی رعیت سے پس وہ امیر جو لوگوں پر حاکم ہے چرواہا ہے اور اس سے سوال ہونے والا ہے اس کی رعیت سے اور مرد چرواہا ہے اوپر گھر والوں اپنے کے اور اس سے پوچھ ہونے والی ہے ان کی اور عورت چرانے والی ہے اپنے شوہر کے گھر میں اور وہ اس سے پوچھی جائے گی اور غلام چرانے والا ہے اپنے آقا کے مال کو اور وہ اس سے پوچھا جائیگا آگاہ ہو تحقیق ہر ایک تم میں چرواہا ہے اور ہر ایک سے سوال ہوگا اس کی رعیت سے

ف اس باب میں ابی ہریرہؓ اور انسؓ اور ابی موسےٰؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمرؓ کی حسن ہے صحیح ہے اور حدیث ابی موسیٰ کی غیر محفوظ ہے اور حدیث انسؓ کی غیر محفوظ ہے اور روایت کی یہ حدیث ابراہیم بن بشار نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے برید سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے ابی موسیٰ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی مجھ کو اس روایت کی محمد بن ابراہیم بن بشار نے کہا محمد نے اور روایت کی کتنے لوگوں نے سفیان سے انہوں نے برید بن ابی بردہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور یہ صحیح تر ہے کہا محمد نے اور روایت کی اسحٰق بن ابراہیم نے معاذ بن ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے بیشک اللہ تعالیٰ پوچھنے والا ہے ہر چرواہے سے حال اس کا کہ جس کو چرایا اس نے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے یہ غیر محفوظ ہے کہ صحیح یہ ہے کہ روایت ہے معاذ بن ہشام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ قتادہ سے وہ حسن سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ طَاعَةِ الْاِمَامِ
باب اطاعت امام کے بیان میں۔

عَنْ اُمِّ الْحُصَيْنِ الْاَحْمَسِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

روایت ہے ام حصین سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑھتے تھے حجۃ الوداع میں اور آپؐ پر ایک چادر تھی کہ اسے

وَعَلَيْهِ بُرْدٌ قَدِ الْتَفَعَ بِهِ مِنْ تَحْتِ إِبْطِهِ قَالَتْ وَ أَنَا أَنْظُرُ إِلَى عَضَلَةِ عَضُدِهِ تَرْتَجُّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللَّهَ وَإِنْ أُمِّرَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا مَا أَقَامَ لَكُمْ كِتَابَ اللَّهِ۔

لپٹے ہوئے تھے آپ اپنی بغل کے نیچے سے کہا ام حصین نے اور میں نظر کرتی تھی آپ کے بازو کی بوٹی پر کہ وہ پھڑکتی تھی سنا میں نے کہ فرماتے تھے اے آدمیوں ڈرو اللہ سے اور اگر حاکم کیا جاوے تم پر ایک غلام حبشی چھوٹے کان والا یا کن کٹا تو سنو اس کی بات اور مانو اس کا حکم جب تک قائم کرے تمہارے لیے کتاب اللہ کی یعنی موافق قرآن کے حکم دے۔

ف اس باب میں ابی ہریرہؓ اور عرباض بن ساریہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مروی ہے کئی وجہوں سے ام حصین سے۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوقٍ فِي مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ۔

باب اس بیان میں کہ معصیت خالق میں کسی مخلوق کی اطاعت نہیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ مَا لَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَإِنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ عَلَيْهِ وَلَا طَاعَةَ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بات سننا اور حکم ماننا مرد مسلمان پر واجب ہے خواہ دوست رکھے یا مکروہ جانے جب تک کہ حکم نہ کیا جاوے ساتھ معصیت کے پھر اگر حکم کیا گیا ساتھ معصیت کے تو پھر بات سننا اور اطاعت ضرور نہیں۔

ف اس باب میں علی اور عمران بن حصین اور حکم بن عمرو غفاری سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ وَالْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ

باب جانوروں کے لڑانے اور منہ پر داغ دینے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّحْرِيشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے لڑانے سے۔

ف روایت کی ہم سے محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی یحییٰ سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع فرمایا آپ نے جانوروں کے لڑانے سے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابن عباس کا اور کہا جاتا ہے یہ صحیح تر ہے قطبہ کی روایت سے اور روایت کی یہ حدیث شریک نے اعمش سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور اس باب میں طلحہ اور جابر اور ابی سعید اور عکراش بن ذویب سے بھی روایت ہے۔

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ وَالضَّرْبِ۔

روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا منہ پر داغ دینے اور مارنے سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حَدِّ بُلُوغِ الرَّجُلِ وَمَتَى يُفْرَضُ لَهُ

باب حصہ غنیمت کے وقت اور حد بلوغ کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُرِضْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ سامنے لائے مجھے حضرت کے ایک

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَيْشٍ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يَقْبَلْنِي ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ مِنْ قَابِلٍ فِي جَيْشٍ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَقَبِلَنِي قَالَ نَافِعٌ فَحَدَّثْتُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَ هَذَا حَدُّ مَا بَيْنَ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ ثُمَّ كَتَبَ أَنْ يُفْرَضَ لِمَنْ بَلَغَ الْخَمْسَ عَشْرَةَ۔

لشکر میں اور میں چودہ برس کا تھا سو قبول نہ کیا مجھ کو پھر سامنے لائے مجھے سال آئندہ میں ایک لشکر میں اور میں پندرہ برس کا تھا سو قبول کیا مجھ کو جہاد کے لیے اور مال غنیمت دینے کو کہا نافع نے پھر بیان کی میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کے آگے سو کہا انہوں نے یہ حد ہے چھوٹے بڑے کی پھر لکھ بھیجا انہوں نے کہ حصہ دو غنیمت سے اس کو جو پہنچا ہو پندرہ برس کو۔

ف روایت کی ہم سے ابن عمر نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبیداللہ سے مانند اسی روایت کے معنی میں مگر اس میں اتنا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا هذا احد ما بين الذرية والمقاتلة یعنی یہ حد ہے چھوٹوں اور لڑنے والوں کے درمیان اور نہیں ذکر کیا اس میں کتابت حصہ غنیمت کا حدیث اسحاق بن یوسف کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے سفیان ثوری کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يُسْتَشْهَدُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ

باب شہید کے قرض کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَامَ فِيهِمْ فَذَكَرَ لَهُمْ أَنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَالْإِيمَانَ بِاللهِ أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللهِ يُكَفِّرُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللهِ أَيُكَفِّرُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ إِلَّا الدَّيْنَ فَإِنَّ جِبْرَئِيلَ قَالَ لِي ذٰلِكَ۔

روایت ہے ابو قتادہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے ان کے درمیان یعنی خطبہ پڑھنے پھر نصیحت کی ان کو اور فرمایا کہ جہاد اللہ کی راہ میں اور ایمان سب عملوں سے افضل ہے سو کھڑا ہوا ایک شخص اور عرض کیا اس نے یا رسول اللہ خبر دو مجھ کو کہ اگر قتل ہوں میں اللہ کی راہ میں کفارہ ہوگا میرے گناہوں کا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں اگر قتل ہو تو اللہ کی راہ میں اور تو صابر ہو طالب ثواب آگے بڑھنے والا نہ پیچھے ہٹنے والا پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہا تم نے کہا اس نے خبر دیجئے مجھ کو کہ اگر قتل ہوں میں اللہ کی راہ میں کفارہ ہوگا میرے سب گناہوں کا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں جب تو صابر ہو اور طالب ثواب آگے بڑھنے والا نہ پیچھے ہٹنے والا بخشے جائیں گے تیرے سب گناہ مگر قرض خبر دی مجھے جبرئیل نے۔

ف اس باب میں انس رضی اور محمد بن جحش اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند اور روایت کی یحییٰ بن سعید اور کئی لوگوں نے مانند اس کے سعید مقبری سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ صحیح تر ہے سعید مقبری کی حدیث سے جو مروی ہے ابی ہریرہؓ سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي دَفْنِ الشُّهَدَاءِ

باب شہیدوں کے دفن کے بیان میں۔

عَنْ هِشَامِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ شُكِيَ إِلَى رَسُولِ اللهِ

روایت ہے ہشام بن عامر سے کہا شکایت کی گئی رسول خدا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجِرَاحَاتِ يَوْمَ أُحُدٍ فَقَالَ احْفِرُوا وَأَوْسِعُوا وَأَحْسِنُوا وَادْفِنُوا الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ وَقَدِّمُوا أَكْثَرَهُمْ قُرْآنًا فَمَاتَ أَبِي فَقُدِّمَ بَيْنَ يَدَيْ رَجُلَيْنِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے زخموں سے احد کے دن اور فرمایا آپ نے کھودو یعنی قبر اور وسیع کرو یعنی اچھی بناؤ اور دفن کردو دو یا تین کو ایک قبر میں اور آگے کرو یعنی قبلہ کی طرف جسے قرآن زیادہ ہو پھر وفات پائی میرے والد نے بھی پس آگے کیا ان کو دو شخصوں کے۔

ف اس باب میں خباب اور جابر اور انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی سفیان وغیرہ نے یہ حدیث ایوب سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے ہشام بن عامر سے انہوں نے ابو الدہما سے کہ نام ان کا قرفہ بن بہیس ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَشُوْرَةِ

باب مشورہ کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَجِيءَ بِالْأُسَارَى فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُولُونَ فِي هَؤُلَاءِ الْأُسَارَى وَذَكَرَ قِصَّةً طَوِيلَةً۔

روایت ہے عبداللہ سے کہا جب ہوا بدر کا دن اور لائے قیدیوں کو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے کیا کہتے ہو تم ان قیدیوں کے باب میں اور ذکر کیا قصہ طویل۔

ف اس باب میں عمر بن ابی ایوب اور انس اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور ابو عبیدہ کو سماع نہیں اپنے باپ سے اور مروی ہے ابی ہریرہؓ سے کہا نہیں دیکھا میں نے کسی کو زیادہ مشورہ لیتے ہوئے اپنے اصحاب سے رسول اللہ صلعم سے بڑھ کر مترجم خلاصہ قصہ عبداللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ بدر کے دن جب قیدی آئے اور حضرت نے اصحاب سے مشورہ لیا ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ قوم آپ کی ہے ان کو باقی رکھو اور نرم دلی کرو ان پر اور ان سے فدیہ لو کہ ہم کو قوت ہو کفار پر اور عمر بن خطاب نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم انہوں نے جھٹلایا آپ کو اور نکالا آپ کو آگے بھیجیے ان کو کہ گردنیں ماریں ہم ان کی اور حکم دیجیے حضرت علیؓ کو کہ گردن مارے عقیل کی اور اسی طرح مجھے حکم دیجیے کہ میں اپنے فلانے عزیز کی گردن ماروں اس لیے کہ یہ سردار ہیں کافروں کے عبداللہ بن رواحہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایک جنگل سوکھی لکڑیوں کا دیکھیے اس میں انہیں ڈال کر آگ لگا دیجیے عباسؓ نے ان سے کہا قطع رحم کیا تو نے غرض حضرت چپ رہے اور لوگ آپس میں کہنے لگے دیکھیے حضرت کس کی عرض قبول کریں غرض فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ نرم کرتا ہے بعضے دلوں کو یہاں تک کہ وہ مثل دودھ کے ہو جاتے ہیں اور سخت کرتا ہے بعضے دلوں کو یہاں تک کہ وہ مثل پتھروں کے ہو جاتے ہیں اے ابوبکر مثال تیری مثل ابراہیم کے ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَحِيمٌ اور مثل عیسیٰ علیہ السلام کے کہ انہوں نے عرض کی إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ اور مثال تیری اے عمر مانند نوح کے ہے کہا انہوں نے رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا اور مانند موسیٰ علیہ السلام کے کہا انہوں نے رَبَّنَا اطْمِسْ عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَى قُلُوبِهِمْ الآیۃ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج کل تم تنگدست ہو پس نہ چھوڑو ان میں سے کسی کو مگر فدیہ لے کر یا مار کر گردنیں ان کی عرض کیا عبداللہ بن مسعود نے مگر سہیل بن بیضاء کی یا رسول اللہ اس لیے کہ میں نے سنا اس کو کہ ذکر کرتا تھا اسلام کا سو چپ ہو رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پھر مجھے ایسا ڈر معلوم ہوا کہ اگر آسمان سے پتھر برستے تو بھی اتنا خوف نہ ہوتا یہاں تک کہ حضرت نے فرمایا مگر سہیل بن بیضاء یعنی اس کے مستثنیٰ ہونے کو قبول فرمایا کہا ابن عباس نے کہا عمر بن خطاب نے کہ پسند کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رائے ابوبکرؓ کی اور نہ پسند کی رائے میری پھر جب دوسرا دن ہوا تو میں آیا تو دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کہ بیٹھے رو رہے ہیں۔

عرض کی میں نے یا رسول اللہ خبر دیجئے مجھ کو اپنے رونے کی اور اپنے صاحب یعنی ابو بکرؓ کے رونے کی کہ کس نے رلایا آپ کو پھر مجھے اگر رونا آوے تو روؤں ورنہ رونے کی صورت بناؤں فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں روتا ہوں اس عذاب کو دیکھ کر جو بسبب فدیہ لینے کے تیرے لوگوں پر آیا اور قریب ہو گیا تھا وہ عذاب اس درخت سے اشارہ کیا آپ نے ایک درخت کا جو بہت قریب تھا پس اتاری اللہ صاحب نے یہ آیت کریمہ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ (الآیۃ) لغوی۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا تُفَادَى جِيفَةُ الْأَسِيرِ — باب جیفہ کافر کے عدم فدیہ میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْمُشْرِكِينَ أَرَادُوا أَنْ يَشْتَرُوا جَسَدَ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَهُمْ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ مشرکین نے چاہا خریدنا لاش ایک شخص کی مشرکوں میں سے سو انکار کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بیچنے سے۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے حکم کے اور روایت کی یہ حجاج بن ارطاۃ نے بھی حکم سے اور کہا احمد بن حسن نے سنا میں نے احمد بن حنبل سے فرماتے تھے ابن ابی لیلیٰ کی حدیث قابل احتجاج نہیں کہا محمد بن اسمٰعیل نے ابن ابی لیلیٰ صدوق ہیں و لیکن نہیں معلوم ہوتیں صحیح حدیثیں ان کی سقیم سے اور میں ان سے کچھ روایت نہیں کرتا اور ابن ابی لیلیٰ صدوق ہیں فقیہ ہیں اور اکثر وہم کر جاتے ہیں اسنادوں میں روایت کی ہم سے نصر بن علی نے انہوں نے عبد اللہ بن داؤد سے انہوں نے سفیان سے کہا سفیان نے فقہا ہمارے ابن ابی لیلیٰ اور عبد اللہ بن شبرمہ ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفِرَارِ مِنَ الزَّحْفِ — باب جہاد سے بھاگنے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاخْتَبَأْنَا بِهَا وَقُلْنَا هَلَكْنَا ثُمَّ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَحْنُ الْفَرَّارُونَ قَالَ بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ وَأَنَا فِئَتُكُمْ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا بھیجا مجھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹے لشکر میں پس شکست کھا کر آ گئے ہم مدینہ میں اور چھپ رہے ہم یعنی بسبب شرم کے اور کہا ہم نے ہلاک ہوئے ہم پھر آئے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا ہم نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بھگوڑے ہیں فرمایا آپ نے نہیں بلکہ تم پیچھے ہٹ کر مارنے والے ہو اور میں تمہارا پشت پناہ ہوں۔

ف یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر یزید بن ابی زیاد کی روایت سے اور معنی فحاص الناس حیصۃ" کے یہ ہیں کہ بھاگے لوگ لڑائی سے اور حضرت نے فرمایا بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ تو عکارون جمع ہے عکار کی اور عکار اسے کہتے ہیں کہ جو لوٹ کر اپنے امیر کے پاس آ جاوے تا کہ اس سے مدد لے کر پھر لڑے اور ارادہ بھاگنے کا نہ رکھتا ہو مترجم وَأَنَا فِئَتُكُمْ جو حضرت نے فرمایا تو فئۃ" اس جماعت کو کہتے ہیں کہ لشکر کے پیچھے مستعد رہے کہ جب لشکر پر ہزیمت ہو تو اس کی مدد کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے أَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَىٰ فِئَةٍ حضرت نے اس قول سے ان کی تسکین فرما دی اور تسلی کی سبحان اللہ یہ آپ کی خوش خلقی تھی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِي بِأَبِي لِتَدْفِنَهُ فِي مَقَابِرِنَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلَى

روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا جبکہ ہوا دن احد کا آئی میری پھوپھی میرے باپ کو لے کر تا کہ دفن کریں ہمارے ہی ہڑواڑے میں سو پکارا پکارنے والے نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ

إِلَى مَصَارِعِهَا

پھیر لے جاؤ مقتولوں کو ان کی قتل گاہوں میں یعنی ان کو وہیں دفن کرو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَلَقِّي الْغَائِبِ إِذَا قَدِمَ

باب آنے والے کے استقبال میں۔

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ خَرَجَ النَّاسُ يَتَلَقَّوْنَهُ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ السَّائِبُ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ وَأَنَا غُلَامٌ۔

روایت ہے سائب بن یزید سے کہا کہ جب آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تبوک سے نکلے لوگ آپ کے لینے کو ثنیۃ الوداع تک کہا سائب نے اور میں بھی نکلا ساتھ لوگوں کے اور میں لڑکا تھا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَيْءِ

باب فئے کے بیان میں۔

عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِصًا فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْزِلُ نَفَقَةَ أَهْلِهِ سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

روایت ہے مالک بن اوس بن حدثان سے کہا انہوں نے سنا میں نے عمر بن خطاب سے فرماتے تھے کہ اموال بنی نضیر کے ان میں سے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے بطور فئے کے دیا تھا اپنے رسول کو اور نہیں دوڑائے تھے اس پر مسلمانوں نے اپنے گھوڑے اور نہ اپنے اونٹ سو وہ سب خالصہ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تھے حضرت کہ نکالتے تھے اس میں سے خرچہ اپنے گھر والوں کا ایک سال کا اور باقی خرچ کرتے تھے گھوڑوں میں جو سامان تھا اللہ کی راہ کا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم فئے وہ مال ہے جو حاصل ہو مسلمانوں کو اموال کفار سے بغیر حرب و جہاد کے۔

أَبْوَابُ اللِّبَاسِ

یہ باب ہیں لباس کے بیان میں جو وارد ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ

باب ریشم اور سونے کے حرام ہونے میں مردوں پر۔

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي وَأُحِلَّ لِإِنَاثِهِمْ۔

روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حرام کیا گیا پہننا ریشمی کپڑوں کا اور سونے کا اوپر مردوں امت میری کے اور حلال کیا گیا ان کی عورتوں پر۔

ف اس باب میں عمر اور علی اور عقبہ بن عامر اور ام ہانی اور انس اور حذیفہ اور عبداللہ بن عمر اور عمران بن حصین اور عبداللہ بن زبیر اور جابر اور ابو ریحانہ اور ابن عمر اور براء سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَرِيْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ۔

روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ انہوں نے خطبہ پڑھا جابیہ میں کہ نام ہے مقام کا اور کہا منع کیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے سے یعنی مردوں کو مگر بقدر دو انگشت کے یا تین یا چار کے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ فِي الْحَرْبِ

باب ریشمی کپڑے لڑائی میں پہننے کے بیان میں۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ ابْنَ الْعَوَّامِ شَكَيَا الْقَمْلَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ لَهُمَا فَرَخَّصَ لَهُمَا فِيْ قُمُصِ الْحَرِيْرِ قَالَ وَرَاَيْتُهٗ عَلَيْهِمَا۔

روایت ہے انسؓ سے کہ عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام دونوں نے شکایت کی جوؤں کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جہاد میں پس اجازت دی آپؐ نے ریشمی کرتوں کی کہا راوی نے اور دیکھا میں نے کرتوں کو ان کے بدنوں پر۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ

باب اسی بیان میں۔

عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ قَدِمَ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ فَاَتَيْتُهٗ فَقَالَ مَنْ اَنْتَ فَقُلْتُ اَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ فَبَكٰى وَقَالَ اِنَّكَ لَشَبِيْهٌ بِسَعْدٍ وَاِنَّ سَعْدًا كَانَ مِنْ اَعْظَمِ النَّاسِ وَاَطْوَلَ وَاِنَّهٗ بُعِثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبَّةٌ مِنْ دِيْبَاجٍ مَنْسُوْجٍ فِيْهَا الذَّهَبُ فَلَبِسَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَامَ اَوْقَعَدَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمُسُوْنَهَا فَقَالُوْا مَا رَاَيْنَا كَالْيَوْمِ ثَوْبًا قَطُّ فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا لَمَنَادِيْلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَرَوْنَ۔

روایت ہے واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ سے کہا کہ آئے انس بن مالک پس گیا میں ان کے پاس سو پوچھا انہوں نے تو کون ہے کہا میں نے میں واقد بن عمرو ہوں کہا واقد نے پھر روئے انس اور کہا تمہاری صورت ملتی ہے سعد سے اور سعد بہت بڑے آدمیوں میں تھے اور دراز قد اور انہوں نے بھیجا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ایک جبہ ریشمی کہ اس میں سونا بنا ہوا تھا سو پہنا اس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور چڑھے منبر پر پھر بیٹھے یا کھڑے ہوئے یعنی راوی کو شک ہے سو لوگ اس کو چھونے لگے اور کہنے لگے ہم نے نہیں دیکھا آج کی مانند کوئی کپڑا کبھی سو فرمایا آپؐ نے کیا تعجب کرتے ہو اس میں بیشک رومال سعد کے جنت میں اس سے بہتر ہیں جیسے تم دیکھتے ہو۔

ف اس باب میں اسماء بنت ابی بکرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم وہ جبہ بالکل ریشم کا نہ تھا بلکہ ریشم کے تار اور اسی طرح کچھ دور دور سونے کے تار بنے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الثَّوْبِ الْاَحْمَرِ

باب سرخ کپڑے کے جواز میں مردوں کے لیے۔

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ

روایت ہے براءؓ سے کہا انہوں نے نہ دیکھا میں نے کسی لمبے بالوں والوں کو سرخ جوڑے میں خوبصورت زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کے بال تھے کہ لگتے تھے شانوں میں دور تھے

يَكُنْ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ۔ دونوں شانے ان کے نہ تھے آپ کوتاہ قد اور نہ لمبے۔

ف اس باب میں جابر بن سمرہ اور ابی رمثہ اور ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم دور تھے دونوں شانے ان کے یعنی سینہ چوڑا تھا اور یہ دلالت کرتا ہے اوپر وسعت صدر اور فراخ حوصلگی کے جرأت اور بہادری کے اور لمہ وہ بال ہیں جو شانوں سے لگیں اس سے زیادہ آپ کے بال دراز نہ ہوتے اور سرخ جوڑے سے مراد یہ ہے کہ دو چادریں تھیں یعنی کہ اس میں خطوط سرخ اور سیاہ ہوتے ہیں نہ یہ کہ بالکل سرخ تھا اور قد آپ کا متوسط تھا مگر جب لوگوں میں کھڑے ہوتے تو سب سے بلند نظر آتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ
باب مردوں کے لیے کسم کا رنگ مکروہ ہونے کے بیان میں

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ۔ روایت ہے حضرت علی سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑا پہننے سے اور کسم کے رنگے ہوئے سے یعنی مردوں کے لیے۔

ف اس باب میں انس اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے اور حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْفِرَاءِ
باب پوستین پہننے کے بیان میں۔

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ السَّمْنِ وَالْجُبْنِ وَالْفِرَاءِ فَقَالَ الْحَلَالُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ وَالْحَرَامُ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ مِمَّا عَفَا عَنْهُ۔ روایت ہے سلمان سے کہا کسی نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گھی اور پنیر اور پوستین کو سو فرمایا حلال وہی ہے جو حلال کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور حرام وہی ہے جو حرام کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور جس سے وہ چپ ہو رہا وہ معاف ہے۔

ف اس باب میں مغیرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور روایت کی سفیان وغیرہ نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابی عثمان سے انہوں نے سلمان سے انہیں کا قول اور گویا کہ حدیث موقوف اصح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ
باب مردار جانوروں کی کھالوں میں جب دباغت ہو۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ مَاتَتْ شَاةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِهَا أَلَا نَزَعْتُمْ جِلْدَهَا ثُمَّ دَبَغْتُمُوْهُ فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ۔ روایت ہے ابن عباسؓ سے فرماتے تھے کہ مر گئی ایک بکری سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لوگوں سے کیوں نہ نکال لی تم نے کھال اس کی کہ بعد دباغت کے کام میں لاتے تم اس کو۔

ف اس باب میں سلمہ بن محبق اور میمونہؓ اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور تحقیق کہ مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے ابن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور مروی ہے ابن عباسؓ سے وہ روایت کرتے ہیں میمونہؓ سے اور بواسطہ ابن عباسؓ سے بھی مروی ہے اور سنا میں نے محمد سے کہ صحیح کہتے تھے حدیث ابن عباس کو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور حدیث ابن عباسؓ کی میمونہؓ سے وہ کہتے تھے کہ شاید ابن عباسؓ نے میمونہ سے بھی روایت کی ہو اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہوئی ہے ابن عباسؓ سے بغیر واسطہ میمونہؓ کے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ۔ وسلم نے جو چمڑا کہ دباغت کیا گیا پاک ہو گیا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور کہا ہے کہ کھالیں مردہ جانوروں کی جب دباغت کی جاویں پاک ہو جاتی ہیں اور کہا امام شافعی نے جو کھال دباغت دی جاوے پاک ہو جاتی ہے مگر کھال کتے اور سور کی اور مکروہ رکھا ہے بعض اہل علم نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سوا ان کے اور علماء نے درندوں کی کھالوں کو اور بہت برا کہا ہے اس کے پہننے کو اور اس میں نماز پڑھنے کو اور اسحاق بن ابراہیم نے کہا حضرت نے جو فرمایا کہ اہاب مدبوغ پاک ہے مراد اس سے حلال جانور کی کھال ہے یہی تفسیر کی ہے نضر بن شمیل نے بھی اور کہا مراد اس سے وہ ہی جانور ہے جس کا گوشت کھایا جاتا ہے اور مکروہ کہا ابن مبارک اور احمد اور اسحٰق اور حمیدی نے نماز پڑھنا درندوں کی کھالوں میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ اَتَانَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِاِهَابٍ وَّلَا عَصَبٍ۔

روایت ہے عبد اللہ بن عکیم سے کہا کہ خط آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمارے پاس کہ نفع نہ لو مردہ کی کھالوں سے اور نہ پٹھوں سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے عبد اللہ بن عکیم سے بواسطہ ان کے شیوخ کے اور اس پر عمل نہیں اکثر اہل علم کا اور مروی ہے یہ حدیث عبد اللہ بن عکیم سے اس طرح بھی کہ آئی میرے پاس کتاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کی وفات کے دو ماہ پیشتر یعنی باقی وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے کہ احمد بن حنبل اسی حدیث کی طرف جاتے تھے یعنی جلود میتہ کے استعمال کو منع فرماتے تھے اس لیے کہ اس روایت میں مذکور ہے کہ دو ماہ قبل وفات حضرت نے یہ حکم دیا اور فرماتے تھے یہ اخیر حکم ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی اور حکم منسوخ ہیں یہ ناسخ ہے پھر چھوڑ دی احمد نے یہ حدیث بسبب اس اضطراب کے جو اس کی اسناد میں ہے کہ روایت کی بعضوں نے اور کہا روایت ہے عبد اللہ بن عکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اشیاخ جہینہ سے۔

بَابٌ فِيْ كَرَاهِيَةِ جَرِّ الْاِزَارِ
باب تہبند ٹخنوں سے نیچے رکھنے کی برائی میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ۔

روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر نہ کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف جو لٹکا دے ازار اپنی تکبر کے راہ سے۔

ف اس باب میں حذیفہؓ اور ابی سعیدؓ اور ابی ہریرہؓ اور سمرہؓ اور ابی ذرؓ اور عائشہؓ اور ھبیب بن معقلؓ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ ذُيُوْلِ النِّسَاءِ
باب عورتوں کے دامنوں کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَكَيْفَ يَصْنَعُ النِّسَاءُ بِذُيُوْلِهِنَّ قَالَ يُرْخِيْنَ شِبْرًا فَقَالَتْ اِذًا تَنْكَشِفُ اَقْدَامُهُنَّ قَالَ

روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے لٹکایا اپنا کپڑا تکبر سے نہ نظر کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی طرف قیامت کے دن سو عرض کی ام سلمہ نے عورتیں کیا کریں اپنے دامنوں کو کہا لٹکا دیں ایک بالشت انہوں نے عرض کی کہ کھل جاویں گے

فَيُرْخِينَهُ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ۔ قدم ان کے فرمایا لٹکادیں ایک ہاتھ نہ بڑھائیں اس سے زیادہ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس حدیث میں رخصت ہے عورتوں کو ازار لٹکانے کی اس میں ان کا ستر بخوبی ہے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَّرَ لِفَاطِمَةَ شِبْرًا مِنْ نِطَاقِهَا۔ روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اندازہ کر دیا فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے نطاق کا ایک بالشت۔

ف اور روایت کی بعضوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے علی بن زید سے انہوں نے حسن سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے ام سلمہ سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الصُّوفِ باب صوف پہننے کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَإِزَارًا غَلِيظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَيْنِ۔ روایت ہے ابی بردہ سے کہا کہ نکالی ہماری طرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک چادر موٹی صوف کی اور ایک تہبند موٹی اور کہا کہ وفات پائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دو کپڑوں میں۔

ف اس باب میں علی اور ابن مسعود سے بھی روایت ہے حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ عَلَى مُوسَى يَوْمَ كَلَّمَهُ رَبُّهُ كِسَاءُ صُوفٍ وَجُبَّةُ صُوفٍ وَكُمَّةُ صُوفٍ وَسَرَاوِيلُ صُوفٍ وَكَانَتْ نَعْلَاهُ مِنْ جِلْدِ حِمَارٍ مَيِّتٍ۔ روایت ہے ابن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس دن کلام کیا اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے ان پر تھی ایک چادر صوف کی اور ایک جبہ اور ایک ٹوپی اور ایک سراویل صوف کی اور جوتیاں ان کی مردہ گدھے کی کھال سے تھیں۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حمید اعرج کی روایت سے اور حمید بیٹے ہیں علی اعرج کے اور منکر الحدیث ہیں اور حمید بن قیس اعرج مکی رفیق مجاہد کے ثقہ ہیں اور کمہ ٹوپی ہے چھوٹی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعِمَامَةِ السَّوْدَاءِ باب عمامہ سیاہ کے بیان میں۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ۔ روایت ہے جابر سے کہا داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں فتح کے دن اور آپ پر عمامہ سیاہ تھا۔

ف اس باب میں عمرو بن حریث اور ابن عباس رضی اللہ عنہ اور رکانہ سے روایت ہے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَسْدِلُ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ وَرَأَيْتُ الْقَاسِمَ وَسَالِمًا يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ۔ روایت ہے ابن عمر سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب عمامہ باندھتے لٹکاتے شملہ اپنے عمامہ کا دونوں شانوں کے درمیان کہا نافع نے اور تھے ابن عمر لٹکاتے شملہ اپنا دونوں شانوں کے درمیان کہا عبید اللہ نے اور دیکھا میں نے قاسم کو اور سالم کو دونوں یہی ایسا کرتے تھے۔

ف اس باب میں علی سے بھی روایت ہے اور نہیں صحیح روایت علی کی من قبیل اسناد مترجم۔ عمامہ باندھنا سنت ہے احادیث متعددہ اس کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں مروی ہے کہ دو رکعت عمامہ سے بہتر ہے ستر رکعت بلا عمامہ سے اور چھوڑنا شملہ کا افضل ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کبھی چھوڑتے اور کبھی بغیر شملہ کے باندھتے اور کبھی شملہ کو گردن میں لپیٹ لیتے کہ تحنیک کی صورت یہی ہے اور کبھی ایک شملہ

کو کھونس لیتے اور ایک کو لٹکا دیتے اور اکثر شملہ آپؐ کا پس پشت لٹکتا اور کبھی آپؐ دو شملہ بھی لٹکاتے درمیان دونوں شانوں کے اور کبھی جانب راس لٹکاتے اور جانب چپ لٹکانا بدعت ہے اور اقل مقدار شملہ کی چار انگل ہے اور اکثر ایک دست اور تطویل اسکی نصف پشت سے زیادہ بدعت ہے اور داخل اسبال اور شامل اسراف ممنوع ہے اور اگر بطریق تکبر اور خیلاء کے ہو تو حرام ہے والا مکروہ خلاف سنت ہذا ما قال الشیخ فی شرح مشکوٰۃ اقول اور تحنیک یہ ہے کہ ایک پیچ عمامہ کا گردن کے نیچے سے لیوے کہ یہ بھی سنت ہے اور امام مالک سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا ایک جماعت کو مسجد میں کہ اگر پانی مانگتے وہ اللہ سے تو پانی دیئے جاتے وہ سب کے سب تحنیک کیئے ہوئے تھے اور اکثر تابعان سنت بھی اس زمانہ میں اس سے غافل ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خَاتَمِ الذَّهَبِ

باب سونے کی انگوٹھی کی کراہت میں۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لِبَاسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ۔

روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ منع کیا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی سے اور قسی کے پہننے سے اور رکوع اور سجدہ میں قرآن پڑھنے سے اور کسم کے رنگے ہوئے کپڑے سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ۔

روایت ہے عمران بن حصین سے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے۔

ف اس باب میں علیؓ اور ابن عمرؓ اور ابی ہریرہؓ اور معاویہؓ سے بھی روایت ہے حدیث عمران کی حسن ہے صحیح ہے اور ابو التیاح کا نام یزید بن حمید ہے مترجم قسی منسوب ہے طرف قس کے کہ نام ہے ایک قریہ کا ساحل بحر پر وہ کپڑا وہیں بنتا تھا یہاں مطلق ریشمی کپڑا مراد ہے اور نہی اس کی مخصوص برجال ہے اور بعض نے کہا ہے کہ وہ منسوب ہے طرف قز کے کہ ایک قسم ہے ابریشم کی اور زے اس کی سین سے بدل ہوگئی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَاتَمِ الْفِضَّةِ

باب چاندی کی انگوٹھی کے بیان میں۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا۔

روایت ہے انسؓ سے کہ تھی انگوٹھی آپؐ کی چاندی کی اور نگینہ اس کا حبشی تھا۔

ف اس باب میں ابن عمر اور بریدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ فَصِّ الْخَاتَمِ

باب چاندی کے نگینہ کے بیان میں۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ فَصُّهُ مِنْهُ۔

روایت ہے انسؓ سے کہ تھی انگوٹھی آپؐ کی چاندی کی اور نگینہ اس کا چاندی سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْخَاتَمِ فِي الْيَمِينِ

باب داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَتَخَتَّمَ بِهٖ فِي يَمِينِهٖ ثُمَّ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنِّي كُنْتُ اتَّخَذْتُ هٰذَا الْخَاتَمَ فِي يَمِينِي ثُمَّ نَبَذَهٗ وَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ

روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنائی انگوٹھی سونے کی اور پہنا اس کو داہنے ہاتھ میں پھر بیٹھے اوپر منبر کے اور فرمایا میں نے پہنی تھی اپنے داہنے ہاتھ میں پھر پھینک دی آپ نے وہ اور پھینک دی لوگوں نے اپنی انگوٹھیاں یعنی جو سونے کی تھیں۔

ف اس باب میں علی اور جابر اور عبداللہ بن جعفر اور ابن عباس اور عائشہؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے اور حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث نافع سے انہوں نے روایت کی ابن عمر سے مانند اسی کے اسی سند سے اور نہیں ذکر کیا اس میں داہنے ہاتھ میں پہننے کا۔

عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهٖ وَلَا اِخَالُهٗ اِلَّا قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهٖ۔

روایت ہے صلت بن عبداللہ بن نوفل سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے ابن عباس کو کہ انگوٹھی پہنتے اپنے داہنے ہاتھ میں اور مجھے یہی خیال ہے کہ انہوں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو انگوٹھی پہنے ہوئے اپنے داہنے ہاتھ میں۔

ف کہا محمد بن اسمٰعیل نے حدیث محمد بن اسحاق کی جو مروی ہے صلت بن عبداللہ بن نوفل سے حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ يَتَخَتَّمَانِ فِي يَسَارِهِمَا۔

روایت ہے جعفر بن محمد سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا کہ تھے حسنؓ اور حسینؓ انگوٹھی پہنتے بائیں ہاتھ میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ اَبِي رَافِعٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهٖ فَسَاَلْتُهٗ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهٖ وَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهٖ۔

روایت ہے حماد بن سلمہ سے کہا دیکھا میں نے ابن ابی رافع کو کہ انگوٹھی پہنی تھی انہوں نے اپنے داہنے ہاتھ میں پھر پوچھا میں نے ان سے تو انہوں نے کہا دیکھا میں نے عبداللہ بن جعفر کو کہ انگوٹھی پہنی تھی انہوں نے اپنے داہنے ہاتھ میں اور کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھی پہنتے تھے اپنے داہنے ہاتھ میں۔

ف کہا محمد نے اور یہ صحیح ہے ان سب سے جو مروی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي نَقْشِ الْخَاتَمِ

باب نقش خاتم کے بیان میں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُوْلٌ سَطْرٌ وَاللّٰهُ سَطْرٌ وَلَمْ يَقُلْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى فِي حَدِيْثِهٖ ثَلَاثَةَ اَسْطُرٍ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا تھا نقش رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر کا تین سطر محمد ایک سطر میں اور رسول ایک اور اللہ ایک سطر میں اور محمد بن یحیی نے اپنی حدیث میں تین سطر نہیں کہا۔

ف اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ

روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوائی ایک انگوٹھی چاندی کی اور نقش کروایا اس میں (محمد رسول اللہ)

ثُمَّ قَالَ لَا تَنْقُشُوا عَلَيْهِ۔

پھر فرمایا کہ اور کوئی یہ نقش نہ کروائے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مراد آپؐ کی اس فرمانے سے کہ نقش نہ کراؤ یہ ہے کہ منع کیا آپؐ نے کہ کوئی محمد رسول اللہ اپنی مہر پر کھدوائے

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جاتے پائخانے میں اپنی انگوٹھی اتارے جاتے اس لیے کہ اس میں اللہ کا نام تھا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصُّورَةِ

باب تصویروں کے بیان میں۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصُّوَرِ فِي الْبَيْتِ وَنَهَى أَنْ يَصْنَعَ ذَلِكَ۔

روایت ہے جابر سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویر رکھنے سے گھروں میں اور منع کیا اس کے بنانے سے۔

ف اس باب میں علی اور ابن طلحہ اور عائشہؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابی ایوب سے روایت ہے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أَبِي طَلْحَةَ الْأَنْصَارِيِّ يَعُودُهُ فَوَجَدَ عِنْدَهُ سَهْلَ ابْنَ حُنَيْفٍ قَالَ فَدَعَا أَبُو طَلْحَةَ إِنْسَانًا يَنْزِعُ نَمَطًا تَحْتَهُ فَقَالَ لَهُ سَهْلٌ لِمَ تَنْزِعُهُ قَالَ لِأَنَّ فِيهَا تَصَاوِيرَ وَقَالَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتَ قَالَ سَهْلٌ أَوَلَمْ يَقُلْ إِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِي ثَوْبٍ قَالَ بَلَى وَلَكِنَّهُ أَطْيَبُ لِنَفْسِي۔

روایت ہے عبید اللہ سے کہ داخل ہوئے وہ ابو طلحہ انصاری کے پاس عیادت کو سو پایا ان کے نزدیک سہل بن حنیف کو کہا عبید اللہ نے پھر بلایا ابو طلحہ نے ایک آدمی کو کہ نکال لے وہ چادر جو ان کے نیچے بچھی تھی سو کہا سہل نے کیوں نکالتے ہو کہا طلحہ نے اس میں تصویریں ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویروں کے باب میں جو فرمایا ہے وہ تمہیں معلوم ہے کہا سہل نے حضرت نے یہ بھی تو کہا ہے مگر جو رقم ہو کپڑے کی کہا انہوں نے کہ ہاں یعنی حضرت نے اس کی اجازت دی ہے مگر میرے دل کو یہی بھاتا ہے یعنی میں چاہتا ہوں کہ عزیمت پر عمل کروں کہ رخصت سے بہتر ہے

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُصَوِّرِينَ

باب مصوّروں کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً عَذَّبَهُ اللَّهُ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهَا يَعْنِي الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ يَفِرُّونَ مِنْهُ صُبَّ فِي أُذُنِهِ الْآنُكُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کوئی تصویر بنائی اللہ عذاب کرے گا اس کو قیامت کے دن یہاں تک کہ پھونکے وہ اس میں یعنی روح اور کبھی پھونکنے والا نہیں یعنی اس طرح کبھی عذاب سے چھوٹنے والا نہیں اور جس نے کان لگائے کسی قوم کی بات پر اور وہ اس سے بھاگتے ہوں ڈالا جاوے گا اس کے کان میں سیسہ پگھلا ہوا قیامت کے دن۔

ف اس باب میں عبد اللہ بن مسعود اور ابی ہریرہؓ اور ابی جحیفہ اور عائشہؓ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِضَابِ

باب خضاب کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ۔ نے صورت بدل دو بڑھاپے کی اور مشابہت مت کرو یہود کی یعنی وہ کبھی خضاب نہیں کرتے تم کرو۔

ف اس باب میں زبیر اور ابن عباس اور جابر اور ابی ذر اور انس اور ابی رمثہ اور جہدمہ اور ابی الطفیل اور جابر بن سمرہ اور ابی جحیفہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غُيِّرَ بِهِ الشَّيْبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ۔ روایت ہے ابی ذر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر شے کہ بدلتے ہو اس سے صورت بڑھاپے کی مہندی اور نیل کے پتے ہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالاسود دیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجُمَّةِ وَاتِّخَاذِ الشَّعْرِ باب بال رکھنے کے بیان میں۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبْعَةً لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ حَسَنَ الْجِسْمِ أَسْمَرَ اللَّوْنِ وَكَانَ شَعْرُهُ لَيْسَ بِجَعْدٍ وَلَا سَبْطٍ إِذَا مَشَى يَتَكَفَّأُ۔ روایت ہے انس سے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد نہ بہت لانبے اور نہ بہت کوتاہ سڈول بدن گندم گون بال ان کے نہ بالکل گھونگریالے نہ سیدھے یعنی متوسط جب چلتے پیر اٹھا کر چلتے جیسا کوئی اوپر سے نیچے اترتا ہے۔

ف اس باب میں عائشہؓ اور براءؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور ابی سعیدؓ اور وائل بن حجرؓ اور جابرؓ اور ام ہانیؓ سے بھی روایت ہے حدیث انسؓ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے یعنی حمید کی روایت سے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ لَهُ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُونَ الْوَفْرَةِ۔ روایت ہے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا کہ میں غسل کرتی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے اور آپ کے بال جمہ سے اوپر اور وفرہ سے کم تھے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے فرمایا نہاتی تھی میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے اور نہیں ذکر کیا اس میں بالوں کا کہ جمہ سے اوپر تھے اور فقط ذکر کیا ہے اس کا عبدالرحمن ابوالزناد نے اور وہ ثقہ ہیں حافظ ہیں مترجم جمہ وہ بال ہیں سر کے جو کندھوں میں لگتے ہوں اور وفرہ وہ ہیں جو کانوں کی لو سے لگیں اور لمہ جمہ سے ذرا کم ہیں اور مراد حدیث یہ ہے کہ بال آپ کے وفرہ سے لانبے اور جمہ سے چھوٹے تھے اور یہ اکثر حال ہے کبھی اس سے کم و بیش بھی ہوتے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا باب ہر روز کنگھی کرنے کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا۔ روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روز کنگھی کرنے سے مگر ایک دن بیچ کر کے۔

ف روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ہشام سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاِكْتِحَالِ

باب سرمہ لگانے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اكْتَحِلُوْا بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَةً فِي هٰذِهٖ وَثَلَاثَةً فِي هٰذِهٖ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرمہ لگاؤ اثمد اس لیے کہ وہ صاف کرتا ہے بینائی کو اور اگاتا ہے پلکوں کو اور کہا انہوں نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سرمہ دانی تھی کہ اس سے سرمہ لگاتے تھے آپ ہر رات میں تین تین سلائی اس آنکھ میں اور تین سلائی اس آنکھ میں۔

ف روایت کی ہم سے علی بن حجر نے اور محمد بن یحییٰ نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے یزید بن ہارون نے انہوں نے عباد بن منصور سے اور اس باب میں جابر رضہ اور ابن عمر رضہ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس کی حسن ہے۔ نہیں پہچانتے ہم اس لفظ سے مگر عباد بن منصور کی روایت سے اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے لازم کرو تم لگانا اثمد کا۔ اس لیے کہ وہ صاف کرتا ہے بینائی کو اور اگاتا ہے پلکوں کو مترجم اثمد بکسر ہمزہ وسکون ثاء مثلثہ وکسر میم نام ہے سرمہ سنگ کا اور کحل بضم کاف بھی اسی کو کہتے ہیں (قاموس) ابوداؤد میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اثمد مروح کے لگانے کا سونے کے وقت اور مروح وہ اثمد ہے کہ خوشبو کیا ہو ساتھ مشک کے اور مروی ہے کہ چشم راست میں تین بار اور چپ میں دو بار لگاتے۔ اور ابتداء اور ختم دونوں چشم راست پر فرماتے اس طرح کہ پہلے دو میل چشم راست میں لگاتے۔ اور پھر دو میل چشم چپ میں لگاتے اور پھر ایک میل چشم راست میں اور اس میں رعایت فضیلت یمین بھی ہے ان دونوں طریقوں میں ایتار حاصل ہے جیسا کہ فرمایا ہے من اکتحل فلیوتر یعنی طریق اول میں جو مولف نے ذکر کیا اس طرح پر کہ ہر آنکھ میں تین بار اور طریق ثانی اس طرح پر پانچ بار ہوا کذا نقل الشیخ من سفر السعادۃ۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ بِالثَّوْبِ الْوَاحِدِ

باب اشتمال صماء اور ایک کپڑے میں احتباء کی نہی میں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسَتَيْنِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ بِثَوْبِهٖ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ منع فرمایا آپ نے دو پہناووں سے ایک صماء اور دوسرے یہ کہ احتباء کرے آدمی ساتھ ایک کپڑے کے کہ اس کے فرج پر اس میں سے کچھ نہ ہو۔

ف اس باب میں علی رضہ اور ابن عمر رضہ اور عائشہ رضہ اور ابی سعید رضہ اور جابر رضہ اور ابی امامہ رضہ سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ رضہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی گئی ہے یہ کئی سندوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابو ہریرہ رضہ کے مترجم صماء یہ ہے کہ بڑی چادر کو لے

کر آدمی اپنے کندھوں پر سے دونوں کونے لٹکا دے پھر داہنی طرف کا کونا بائیں شانے پر اور بائیں طرف کا داہنے شانے پر ڈال کر اپنے ہاتھ وغیرہ اعضاء اسی طور پر لپیٹے گویا صخرہ صماء ہو گیا اور صخرہ صماء اس پتھر کو کہتے ہیں جس میں خرق و صدع نہ ہو اور یہ تفسیر صماء کی با اعتبار اہل لغت کے ہے۔ اور فقہا کے نزدیک صماء یہ ہے کہ لپیٹ لیوے آدمی ایک کپڑا اپنے اوپر اور ایک طرف سے اٹھا کر اس کے دونوں کنارے ایک شانہ پر رکھ لیوے اور بعض عورت اس کے کھل جاوے اور صورت اول مکروہ ہے اس لیے کہ بعض ضرورت کے واسطے ہاتھ نکالنا چاہے تو نہیں نکال سکتا اور صورت ثانی میں اگر کشف عورت ہے تو حرام ہے ورنہ مکروہ ہے اور احتباء یہ ہے کہ آدمی اکڑوں بیٹھ کر چوتڑ زمین پر رکھے اور کسی کپڑے کو گھٹنوں اور کمر پر لپیٹ لے یہ اس صورت میں مکروہ ہے کہ سوا ایک کپڑے کے اور کوئی کپڑا اس کے ستر پر نہ ہو تو سامنے سے اسے عورت نظر آوے گی اور اگر دوسرا کپڑا اس کے ستر پر ہے تو مکروہ نہیں۔

بَابُ مَاجَآءَ فِيْ مُوَاصَلَةِ الشَّعْرِ — باب بالوں کے جوڑ لگانے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ قَالَ نَافِعٌ اَلْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ لعنت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واصلہ اور مستوصلہ اور واشمہ اور مستوشمہ کو کہا نافع نے اور وشم لثہ میں ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابن مسعود اور عائشہؓ اور اسماء بنت ابی بکر اور معقل بن یسار اور ابن عباس اور معاویہ سے بھی روایت ہے مترجم باستقرار روایات معلوم ہوا ہے کہ اس قسم کی لعنت سات عورتوں کے واسطے آئی ہے چار جو حدیث بالا میں مذکور ہوئی ہیں تین یہ ہیں نامصات متنمصات متفلجات للحسن واصلہ وہ عورت ہے جو بالوں میں جوڑ لگا دے اور مستوصلہ جو جوڑ لگوا دے اور واشمہ وہ جو گدنا گوندے اور مستوشمہ جو گدوا دے اور نامصہ وہ جو پیشانی کے بال چنے تا کہ ماتھا چوڑا نظر آوے اور متنمصہ جو اپنے بال چنوا دے اور متفلجہ جو اپنے دانتوں میں ریت کر سوراخ بڑھا دے کہ یہ فعل عورتیں خوبصورتی کے لیے کرتی ہیں کہ کم سن نظر آویں اور حسن کی قید متفلجات میں جو ہے اشارہ ہے اس طرف کہ حرام ہے یہ فعل واسطے حصول حسن کے اور واسطے کسی ضرورت یا بیماری کے ہو تو مضائقہ نہیں۔

بَابُ مَاجَآءَ فِيْ رُكُوْبِ الْمَيَاثِرِ — باب ریشمی زین پوش کی نہی میں۔

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رُكُوْبِ الْمَيَاثِرِ۔

روایت ہے براء ابن عازب سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زین پوشوں پر سوار ہونے سے۔

ف اس باب میں علی اور معاویہ سے بھی روایت ہے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شعبہ نے اشعث بن ابی شعثاء سے مانند اس کے اور اس حدیث میں قصہ ہے مترجم میاثر جمع ہے میثرہ کی بکسر میم و سکون یائے تحتانی و فتح ثانی مثلثہ اور

رائے مہملہ ایک فرش ہے چھوٹا سا مثل مالبش وسادہ کے روئی یا پشم سے بھرا ہوا کہ واسطے نرمی کے اس کو زین یا پیٹ پالان شتر پر ڈالتے ہیں اور بعضے حریر سرخ سے بناتے ہیں اور بعضے جلد سباع سے اور مراد نہی سے اس حدیث میں نہی ریشمی کی ہے یا سرخ کی جیسے دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے لا ارکب الارجوان یعنی حضرتؐ نے فرمایا میں سوار نہیں ہوتا ہوں ارجوان پر اور ارجوان سے مراد بھی میثرہ ہے اکثر علماء کے نزدیک کہ اصل اس کی ارغوان ہے اور وہ ایک درخت ہے کہ شگوفہ اس کا سرخ رنگ ہے مراد اس سے مطلق سرخ رنگ ہے یا نہی وارد ہوئی بسبب جلد ہونے کے جیسے دوسری روایت میں ہے نہی عن رکوب النمور یعنی منع فرمایا چیتوں کی کھالوں پر سوار ہونے سے یا بیٹھنے سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فِرَاشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بچھونے کے بیان میں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ أَدَمٌ حَشْوُهُ لِيفٌ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تھا بچھونا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جس پر آپؐ سوتے تھے چمڑے کا بھرتی اس میں تھی پوست خرما کی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس باب میں حفصہ اور جابر سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَمِيصِ

باب کرتوں کے بیان میں۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَمِيصُ۔

روایت ہے ام سلمہ سے کہ بہت پیارا کپڑوں میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتا تھا۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم جانتے ہیں اس کو فقط روایت سے عبدالمومن بن خالد کے وہ متفرد ہوئے اس کے ساتھ اور وہ مروزی ہیں اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث ابی تمیلہ سے انہوں نے ابی مومن سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے ام سلمہ سے اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے فرماتے تھے حدیث ابن بریدہ کی ام سلمہ سے اصح ہے اور مذکور ہے اس میں ابوتمیلہ کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنی ماں سے روایت کی ہم سے زیاد بن ایوب نے انہوں نے ابوتمیلہ سے انہوں نے عبدالمومن سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے ام سلمہ سے کہا سب کپڑوں سے پیارا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتا روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے فضل بن موسیٰ سے انہوں نے عبدالمومن بن خالد سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ سب کپڑوں سے زیادہ پیارا آپؐ کو کرتا تھا روایت کی ہم سے علی بن نصر بن علی الجہضمی نے انہوں نے عبدالصمد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پہننے کرتا شروع کرتے اپنی داہنی طرف سے اور روایت کی کئی شخصوں نے یہ حدیث شعبہ سے اسی اسناد سے اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور مرفوع کیا فقط عبدالصمد نے۔

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ السَّكَنِ الْأَنْصَارِيَّةِ

روایت ہے اسماء بنت یزید سے کہا انہوں

قَالَتْ كَانَ كُمُّ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى الرُّسْغِ۔

نے کہ تھیں باہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ و سلم کی گٹوں تک۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا لَبِسَ ثَوْبًا جَدِيْدًا

باب نیا کپڑا پہننے کے بیان میں۔

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهٖ عِمَامَةً اَوْ قَمِيْصًا اَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ اَنْتَ كَسَوْتَنِيْهِ اَسْئَلُكَ خَيْرَهٗ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا تھے آنحضرت صلی اللہ وسلم جب نیا کپڑا پہنتے اس کا نام لیتے جیسے عمامہ یا قمیص یا چادر پھر فرماتے یا اللہ تیرے ہی لیے ہے تعریف تو نے پہنایا مجھے یہ مانگتا ہوں میں تجھ سے خیر اس کی اور خیر اس کام کی جس کے لیے یہ بنا اور پناہ مانگتا ہوں میں اس کے شر سے اور اس کام کے شر سے جس کے لیے یہ بنا۔

ف اس باب میں ابن عمر اور عمر سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے ہشام نے انہوں نے قاسم بن مالک مزنی سے انہوں نے جریری سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ لُبْسِ الْجُبَّةِ

باب جبہ کے بیان میں۔

عَنِ الْمُغِيْرَةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ جُبَّةً رُوْمِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ۔

روایت ہے مغیرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنا جبہ رومیہ تنگ باہوں کا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَهْدٰى دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ فَلَبِسَهُمَا وَقَالَ اِسْرَآئِيْلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ وَجُبَّةً فَلَبِسَهُمَا حَتّٰى تَخَرَّقَا لَا يَدْرِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذَكِيٌّ هُمَا اَمْ لَا۔

روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ ہدیہ بھیجا دحیہ کلبی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جوڑا موزے کا پھر پہنا آپ نے اور کہا اسرائیل نے اپنی روایت میں جابر سے وہ روایت کرتے ہیں عامر سے کہ بھیجا انہوں نے ایک کرتہ بھی پھر پہنا آپ نے یہاں تک کہ پھٹ گئے وہ دونوں اور آپ نہ جانتے تھے کہ وہ جانور مذبوح کی کھال کے تھے یا غیر مذبوح کے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو اسحاق جو روایت کرتے ہیں یہ حدیث شعبی سے وہ ابو اسحاق شیبانی ہیں اور نام ان کا سلیمان ہے اور حسن بن عیاش بھائی ہیں ابی بکر بن عیاش کے مترجم سخت حمقا ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے علم غیب ثابت کرتے ہیں سبحان اللہ عقائد صحابہ کس قدر پاکیزہ تھے کہ وہ کہتے ہیں کہ حضرت کو اپنے موزوں کا بھی حال معلوم نہ تھا کہ جلد مذبوح کے ہیں یا غیر مذبوح کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ شَدِّ الْاَسْنَانِ بِالذَّهَبِ

باب سونے سے دانت باندھنے کے بیان میں۔

عَنْ عُرْفَجَةَ ابْنِ اَسْعَدٍ قَالَ اُصِيْبَ اَنْفِيْ يَوْمَ الْكُلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاتَّخَذْتُ اَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَاَنْتَنَ عَلَيَّ فَاَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَتَّخِذَ اَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ۔

روایت ہے عرفجہ بن سعد سے کہا کٹ گئی میری ناک دن کلاب کے ایام جاہلیت میں سو بنائی میں نے ایک ناک چاندی کی اور وہ بدبودار ہوگئی اور حکم کیا مجھ کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بنالوں میں ایک ناک سونے سے کہ اس میں بدبو نہیں آتی۔

ف روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے ربیع بن بدر سے اور محمد بن یزید واسطی سے انہوں نے ابی الاشہب سے مانند اس روایت کے یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے عبدالرحمن بن طرفہ کے اور روایت کی سلم بن زریر نے عبدالرحمن بن طرفہ سے مانند حدیث ابی الاشہب کے جیسے روایت کی انہوں نے عبدالرحمن بن طرفہ سے اور کہا ابن مہدی نے سلم بن رزین سے اور وہ وہم ہے اور زریر برابر مہملتیں اصح ہے اور مروی ہے کئی لوگوں سے کہ باندھے انہوں نے دانت اپنے سونے سے اور یہ حدیث ان کی دلیل ہے مترجم کلاب ایک پانی کا نام ہے درمیان کوفہ اور بصرہ کے ایام جاہلیت میں وہاں لڑائی ہوئی تھی اس میں عرفجہ کی ناک کٹ گئی تھی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ

باب درندوں کی کھال کی نہی میں۔

عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ اَنْ تُفْتَرَشَ۔

روایت ہے ابی الملیح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا درندوں کی کھال بچھانے سے۔

ف روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحیی بن سعید سے انہوں نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابی الملیح سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا درندوں کی کھالوں سے اور ہم کسی کو نہیں جانتے کہ اس نے کہا ہو روایت ہے ابوالملیح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے سوائے سعید بن ابی عروبہ کے اور روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے یزید رشک سے انہوں نے ابی الملیح سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع فرمایا آپ نے درندوں کی کھالوں سے اور یہ صحیح تر ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي نَعْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب نعل مبارک کے بیان میں۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ نَعْلَاهُ لَهُمَا قِبَالَانِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعلوں میں دو تسمے تھے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم جزری نے کہا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعل مبارک میں کہ جسے اہل ہند تلے یا چپل کہتے ہیں اس میں دو تسمے تھے ایک تسمہ انگوٹھے اور اس کے پاس کی انگلی کے بیچ میں رہتا اور دوسرا بیچ کی اور اس کی پاس کی انگلی میں رہتا اسی طرح دونوں نعل میں اور اسے شراک اور زمام نعل بھی کہتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمَشْيِ فِي النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

باب ایک نعل کے ساتھ چلنے کی کراہت۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمْشِيْ اَحَدُكُمْ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ چلے کوئی تم میں سے ایک نعل پہن کر بلکہ چاہیے دونوں نعل پہن کر چلے یا ننگے پاؤں چلے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوئے نعل پہننے سے۔

ف یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی عبیداللہ بن عمرو رقی نے یہ حدیث معمر سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے اور دونوں حدیثیں صحیح نہیں ہیں نزدیک اہل حدیث کے اور حارث بن نبہان ان کے نزدیک حافظ نہیں اور قتادہ کی حدیث انس سے تو ہم ہرگز نہیں جانتے روایت کی ہم سے ابوجعفر سمنانی نے انہوں نے سلیمان بن عبیداللہ رقی سے انہوں نے عبیداللہ بن عمرو سے انہوں نے معمر سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھڑے کھڑے نعل پہننے کو۔ یہ حدیث غریب ہے کہا محمد بن اسماعیل نے نہیں صحیح یہ حدیث اور نہ حدیث معمر کی جو مروی ہے عمار سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہؓ سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الرُّخْصَةِ فِی النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ

باب ایک نعل سے چلنے کی اجازت میں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا مَشَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کبھی چلتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک نعل پہن کر۔

ف روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آپ چلیں ایک نعل پہن کر اور یہ صحیح تر ہے ایسی ہی روایت کی سفیان ثوری وغیرہ نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے موقوفاً اور یہ صحیح تر ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ بِاَیِّ رِجْلٍ یَبْدَأُ اِذَا انْتَعَلَ

باب جوتی پہلے کس پیر میں پہنے اس بیان میں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَبْدَأْ بِالْیَمِیْنِ وَاِذَا نَزَعَ فَلْیَبْدَأْ بِالشِّمَالِ فَلْتَکُنِ الْیُمْنٰی اَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَهُمَا تُنْزَعُ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی نعل پہنے تمہیں کا تو شروع کرے داہنے پیر سے اور جب اتارے تو شروع کرے بائیں پیر سے کہ داہنا پیر پہننے میں پہلے ہو اور اتارنے میں پیچھے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ تَرْقِیْعِ الثَّوْبِ

باب کپڑوں میں پیوند لگانے کے بیان میں۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْ اَرَدْتِ اللُّحُوْقَ بِیْ فَلْیَکْفِكِ مِنَ الدُّنْیَا کَزَادِ الرَّاکِبِ وَاِیَّاكِ وَمُجَالَسَةَ الْاَغْنِیَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِیْ ثَوْبًا حَتّٰی تُرَقِّعِیْهِ۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا فرمایا مجھ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر چاہے تو مجھ سے ملنا تو کفایت کر تو دنیا سے سوار کے توشہ کے برابر اور بچ تو امیروں کے ساتھ بیٹھنے سے اور پرانا نہ جان کسی کپڑے کو جب تک پیوند نہ لگائے تو اس میں۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر صالح بن حسان کی روایت سے سنا میں نے محمد سے فرماتے تھے صالح

بن حسان منکر الحدیث ہے اور صالح بن ابی الحسان کہ روایت کی ان سے ابن ابی ذئب نے ثقہ ہیں اور مراد وَاِیَّاکِ وَمُجَالَسَۃَ الْاَغْنِیَاءِ سے یہ ہے کہ جیسا کہ مروی ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دیکھے ایسے شخص کو کہ فضیلت رکھتا ہے اس سے صورت میں اور رزق میں تو چاہیے کہ دیکھ لے اپنے سے کم کو تو لیقین ہے کہ حقیر نہ ہو اس کی نظر میں نعمت اللہ کی اور مروی ہے عون بن عبداللہ سے کہا انہوں نے صحبت میں رہا میں اغنیاء کے پس نہ دیکھا میں نے کسی کو زیادہ غمگین اور زیادہ فکر مند اپنے سے دیکھتا تھا میں اوروں کی سواری بہتر اپنی سواری سے اور اوروں کے کپڑے بہتر اپنے کپڑوں سے پھر صحبت میں رہا فقراء کے تو راحت پائی میں نے۔

عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ مَکَّةَ وَلَهٗ اَرْبَعُ غَدَائِرَ۔

روایت ہے ام ہانی سے کہ آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی مکہ میں اور آپ کی چار چوٹیاں تھیں۔

ف یہ حدیث غریب ہے۔

عَنْ اُمِّ هَانِیءٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَکَّةَ وَلَهٗ اَرْبَعُ ضَفَائِرَ۔

ضفائر کے معنی بھی چوٹی۔ باقی ترجمہ اوپر گزرا۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور عبداللہ بن ابی نجیح مکی ہیں اور ابو نجیح کا نام لیسار ہے کہا محمد نے نہیں جانتا میں مجاہد کو کہ سماع ہو ام ہانی سے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا کَبْشَةَ الْاَنْمَارِیَّ یَقُوْلُ کَانَتْ کِمَامُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُطْحًا۔

روایت ہے عبداللہ بن بسر سے کہا سنا میں نے ابو کبشہ انماری سے کہ تھیں ٹوپیاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحاب کی چوڑی ملی ہوئیں سروں سے نہ اونچی تھیں یا نہیں ان کی چوڑی ڈھیلی۔

ف یہ حدیث منکر ہے اور عبداللہ بن بسر بصری ضعیف ہیں نزدیک اہل حدیث کے ضعیف کہا ان کو یحییٰ بن سعید وغیرہ نے اور مراد بطح سے وسیع ہے مترجم کمام جمع ہے کمہ کی جیسے قباب جمع ہے قبہ کی تو مراد اس سے ٹوپیاں مدور ہیں۔ اور اگر جمع ہے کم کی تو مراد اس سے بانہیں ہیں۔

عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِعَضَلَةِ سَاقِیْ اَوْ سَاقِهٖ وَقَالَ هٰذَا مَوْضِعُ الْاِزَارِ فَاِنْ اَبَیْتَ فَاَسْفَلَ فَاِنْ اَبَیْتَ فَلَا حَقَّ لِلْاِزَارِ فِی الْکَعْبَیْنِ۔

روایت ہے حذیفہ سے کہ پکڑی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بوٹی میری پنڈلی یا اپنی پنڈلی کی اور فرمایا یہ موضع ازار کا ہے پھر اگر تیرا جی نہ مانے یعنی زیادہ لٹکا دے تو اس سے نیچے پھر اگر تیرا جی نہ مانے تو ملا تہبند کو ٹخنوں تک یعنی اس سے نیچے نہ کر۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی یہ شعبہ نے اور ثوری نے ابو اسحاق سے۔

عَنْ اَبِیْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ رُکَانَةَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رُکَانَةَ صَارَعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے ابی جعفر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رکانہ نے کشتی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تو پیچ ڈالا

فَصَرَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُكَانَةُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ فَرْقَ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُشْرِكِيْنَ الْعَمَائِمُ عَلَى الْقَلَانِسِ۔

اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ فرق ہمارے اور مشرکوں میں عماموں کا ہے ٹوپیوں پر۔

ف یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اس کی کچھ قائم نہیں اور نہیں جانتے ہم ابا الحسن العسقلانی کو اور نہ ابن رکانہ کو مطلب یہ ہے کہ مشرکین بغیر ٹوپی کے عمامہ باندھتے ہیں اور ہم ٹوپی پر کذا فی شرح مشکوٰۃ وغیرہ۔

بَابٌ فِي خَاتَمِ الْحَدِيْدِ

باب لوہے کی انگوٹھی کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ مَالِي أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ النَّارِ ثُمَّ جَاءَهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ صُفْرٍ فَقَالَ مَالِي أَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الْأَصْنَامِ ثُمَّ أَتَاهُ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ مَالِي أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَتَّخِذُهُ قَالَ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا۔

روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا آیا ایک مرد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اس پر انگوٹھی تھی لوہے کی فرمایا آپؐ نے کیا ہے میں دیکھتا ہوں تجھ پر زیور دوزخیوں کا پھر آیا وہ اس پر تھی انگوٹھی پیتل کی فرمایا آپؐ نے کیا ہے میں پاتا ہوں تجھ سے بو بتوں کی، پھر آیا وہ اور اس پر انگوٹھی تھی سونے کی پھر فرمایا آپؐ نے کیا ہے مجھے پاتا ہوں تجھ پر زیور جنت کا زیور دنیا میں پہنا گیا ضرور ہے پوچھا اس نے کس کی انگوٹھی بناؤں فرمایا آپؐ نے چاندی کی اور مثقال پوری نہ کر یعنی اس سے کم ہو۔

ف یہ حدیث غریب ہے اور عبداللہ بن مسلم کی کنیت ابوطیبہ ہے اور وہ مروزی ہیں۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَأَنْ أَلْبَسَ خَاتَمِي فِي هٰذِهِ وَهٰذِهِ وَأَشَارَ إِلَى السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى۔

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ منع کیا مجھے آپ نے ریشمی کپڑے سے اور سرخ زین پوش سے اور اس میں انگوٹھی پہننے سے اور اشارہ کیا طرف سبابہ اور بیچ کی انگلی کے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابن ابی موسیٰ ابوبردہ بن ابی موسیٰ ہیں نام ان کا عامر ہے۔

بَابٌ

حبرہ کے بیان میں۔

عَنْ أَنَسٍ كَانَ أَحَبُّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا الْحِبَرَةُ۔

روایت ہے انس سے کہا بہت پیارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑا جسے آپؐ پہنتے تھے حبرہ تھا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم حبرہ چادر خط دار ہے کہ رنگ برنگ کے خطوط اس میں ہوتے ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ الْاَطْعِمَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں کھانوں کے جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَآءَ عَلٰی مَا کَانَ یَاْکُلُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

باب اس بیان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کس پر کھانا کھاتے تھے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَا اَکَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی خِوَانٍ وَّلَا سُکُرُّجَةٍ وَّلَا خُبِزَ لَہٗ مُرَقَّقٌ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ فَعَلٰی مَا کَانُوْا یَاْکُلُوْنَ قَالَ عَلٰی ھٰذِہِ السُّفَرِ۔

روایت ہے انس سے کہا نہیں کھایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خوان پر اور نہ چھوٹی تشتریوں میں اور نہ پکائی گئی آپ کے لیے چپاتی پتلی پھر کہا میں نے قتادہ سے کس پر کھاتے تھے فرمایا انھوں نے انہیں دستر خوانوں پر۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے کہا محمد بن بشار نے یونس جو مذکور ہیں یونس اسکاف ہیں اور روایت کی ہے عبدالوارث نے سعید بن ابی عروبہ سے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے انس سے مانند اس کے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَکْلِ الْاَرْنَبِ

باب خرگوش کے کھانے میں

عَنْ ھِشَامِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا یَقُوْلُ اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّھْرَانِ فَسَعٰی اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَلْفَھَا فَاَدْرَکْتُھَا فَاَخَذْتُھَا فَاَتَیْتُ بِھَا اَبَا طَلْحَةَ فَذَبَحَھَا بِمَرْوَةٍ فَبَعَثَ مَعِیْ بِفَخِذِھَا اَوْ بِوَرِکِھَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَکَلَہٗ فَقُلْتُ اَکَلَہٗ قَالَ قَبِلَہٗ

روایت ہے ہشام بن زید سے کہا سنا میں نے انس سے کہتے تھے کہ بھگایا ہم نے ایک خرگوش کا مرالظہران میں کہ نام ایک مقام کا ہے قریب مکہ کے سو دوڑے اصحاب آنحضرت کے اس کے پیچھے اور میں نے پالیا اس کو اور پکڑ لیا پھر اس کو ابوطلحہ کے پاس لایا سو ذبح کیا اس کو پتھر سے اور بھیجا میرے ساتھ سُرین اس کا یا ران اس کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سو کھایا آپ نے راوی کہتا ہے میں نے پوچھا اپنے شیخ سے کیا کھایا اس کو کہا قبول کیا اس کو۔

ف: اس باب میں جابر اور عمار اور محمد بن صفوان اور محمد بن صیفی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہ اکل خرگوش میں کچھ مضائقہ نہیں اور بعضوں نے مکروہ کہا ہے خرگوش کو اس لیے کہ اس کو خون آتا ہے یعنی حیض کا مترجم کہتا ہے مگر عمل حدیث پر اولیٰ ہے اور حلت اسکی بحدیث ثابت ہے۔

بَابٌ فِیْ اَکْلِ الضَّبِّ

باب ضب کھانے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ اَکْلِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا اٰکُلُہٗ وَلَا اُحَرِّمُہٗ

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرتؐ سے کسی نے پوچھا گوہ کے کھانے کو فرمایا آپ نے میں اسے نہیں کھاتا اور اسے حرام بھی نہیں کہتا۔

ف: اس باب میں عمر اور ابی سعید اور ابن عباس اور ثابت بن ودیعہ اور جابر اور عبدالرحمن بن حسنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا اہل علم نے گوہ کے کھانے میں سو رخصت دی ہے بعض اہل علم نے اصحاب وغیرہم سے اور مکروہ کہا

بعضوں نے اور مروی ہوا ابن عباس سے کہ فرمایا انہوں نے کھائی گئی گوہ دستر خوان پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور چھوڑ دی آپ نے بسبب نفرت طبعی کے یعنی نہ بسبب حرمت شرعی کے۔ مترجم غرض اس کی حلت میں کسی طرح شک نہیں اور حضرتؐ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا ہمارے ملک میں نہیں ہوتی اسلیے ہم کو اچھی نہیں معلوم ہوتی باقی اصحاب نے آپ کے دستر خوان پر کھائی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الضَّبُعِ — باب کفتار[1] کے بیان میں

عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرٍ اَلضَّبُعُ أَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ آكُلُهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَقَالَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ۔

روایت ہے ابی عمار سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے جابر سے کہ چرغ شکار ہے کہا ہاں یعنی اس کے مارنے سے محرم پر جزا آتی ہے کہا میں نے کیا کھاؤں میں کہا انہوں نے ہاں پوچھا میں نے کیا فرمایا ہے آنحضرتؐ نے؟ کہا ہاں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں بعض اہل علم اسی طرف اور کہا انہوں نے چرغ کھاتے میں کچھ مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور مروی ہے آنحضرتؐ سے ایک حدیث کراہت میں چرغ کے اور اسناد اس کی قوی نہیں اور بعضوں نے اہل علم سے مکروہ کہا اس کو اور یہی قول ہے ابن مبارک کا کہا یحییٰ بن سعید قطان نے اور روایت کی جریر بن حازم نے یہ حدیث عبد اللہ بن عبید بن عمیر سے انہوں نے ابن ابی عمار سے انہوں نے جابر سے انہوں نے عمرؓ سے قول ان کا۔ حدیث ابن جریج کی اصح ہے یعنی جو ابتدائے باب میں مذکور ہوئی۔ مترجم ضبع ایک مشہور جانور ہے فارسی میں اسے کفتار اور ہندی میں ہنڈار اور چرغ کہتے ہیں۔

عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَكْلِ الضَّبُعِ قَالَ أَوَيَأْكُلُ الضَّبُعَ أَحَدٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ أَكْلِ الذِّئْبِ فَقَالَ وَيَأْكُلُ الذِّئْبَ أَحَدٌ فِيهِ خَيْرٌ۔

روایت ہے خزیمہ بن جزء سے کہا پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے چرغ کے کھانے کو فرمایا آپ نے چرغ بھی کوئی کھاتا ہے پھر پوچھا میں نے بھیڑیئے کے کھانے کو، فرمایا آپ نے بھیڑیا بھی کوئی نیک آدمی کھاتا ہے۔

ف: اس حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں، نہیں جانتے ہم اسے مگر اسماعیل بن مسلم کی روایت سے کہ وہ عبد الکریم ابی امیہ سے روایت کرتے ہیں اور کلام کیا ہے بعض محدثین نے اسماعیل اور عبد الکریم میں اور عبد الکریم بیٹے ہیں قیس کے وہ بیٹے ہیں ابی المخارق کے اور عبد الکریم بن جزری ثقہ ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ — باب گھوڑوں کے کھانے کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ۔

روایت ہے جابر سے کہا کھلایا ہم کو آنحضرتؐ نے گھوڑوں کا گوشت اور منع کیا گدھوں کے گوشت سے۔

ف: اس باب میں اسماء بنت ابی بکر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسے ہی مروی ہے کئی شخصوں سے کہ وہ روایت کرتے ہیں عمرو بن دینار سے وہ جابر سے اور روایت کی حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے انہوں نے محمد بن علی

---

[1] ایک جنگلی جانور ہے جس کے منہ میں دانتوں کی بجائے ایک ہی ہڈی ہے جس کی شکل شباہت کفتار جیسی ہے۔ منہ

سے انہوں نے جابر سے اور روایت ابن عیینہ کی اصح ہے یعنی جو ابتدا لئے باب میں ہے اور سُنا میں نے محمد سے فرماتے تھے کہ سفیان بن عیینہ احفظ ہیں حماد بن زید سے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ

باب اہلی گدھوں کے بیان میں

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ زَمَنَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ۔

روایت ہے حضرت علی سے کہ منع فرمایا آنحضرتؐ نے عورتوں کے متعہ سے جب خیبر فتح ہوا تھا اور پلے ہوئے گدھوں کے گوشت سے۔

ف: روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبدالرحمٰن اور حسن سے کہ دونوں بیٹے ہیں محمد بن علی کے کہا زہری نے پسندیدہ تر ان دونوں میں حسن بن محمد ہیں اور کہا غیر سعید بن عبدالرحمٰن نے روایت ہے ابن عیینہ سے اور تھے پسندیدہ تر ان دونوں میں عبداللہ بن محمد۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ كُلَّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَالْمُجَثَّمَةَ وَالْحِمَارَ الْاِنْسِيَّ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا خیبر کی فتح کے دن ہر کچلی والے تیز دندان درندے سے اور ہر مجثمہ سے اور پلے ہوئے گدھوں سے۔

ف: کچلی والے جانور سے وہ جانور مراد ہے کہ جو دانت شکاری رکھتا ہو اور اس کے تیز دانت مانند نشتر کے ہوں اور اس سے چیر پھاڑ کر کھاوے مثل شیر گرگ چیتا، بلی کے اور مجثمہ وہ جانور ہے کہ جس کو باندھ کر ہدف بنادیں اور تیر لگاویں یعنی ذبح نہ کریں انتہی قول المترجم ف اس باب میں علی اور جابر اور براء اور ابن ابی اوفی اور انس اور عرباض بن ساریہ اور ابی ثعلبہ اور ابن عمر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے، حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی عبدالعزیز بن محمد وغیرہ نے محمد بن عمرو سے یہ حدیث اور ذکر کیا اس میں فقط اتنا کہ منع فرمایا آنحضرتؐ نے ہر ذی ناب سے درندوں میں سے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي الْاَكْلِ فِيْ اٰنِيَةِ الْكُفَّارِ

باب کفار کے برتنوں کے حکم میں

عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُدُوْرِ الْمَجُوْسِ فَقَالَ اَنْقُوْهَا غَسْلًا وَّاطْبُخُوْا فِيْهَا وَنَهٰى عَنْ كُلِّ سَبُعٍ ذِيْ نَابٍ

روایت ہے ابی ثعلبہ سے کہا کسی نے پوچھا آنحضرتؐ سے مجوس کی ہانڈیوں کو فرمایا آپ نے صاف کر دان کو دھو کر اور پکاؤ ان میں اور منع فرمایا ہر جانور درندہ کچلی والے سے۔

ف: یہ حدیث مشہور ہے ابو ثعلبہ کی روایت سے اور روایت کی گئی ان سے کئی سندوں سے سوا اس سند کے اور ابو ثعلبہ کا نام جرثوم ہے اور ان کو جرہم بھی کہتے ہیں اور ناشب بھی اور مروی ہوئی یہ حدیث ابی قلابہ سے انہوں نے روایت کی ابی اسماء الرحبی سے انہوں نے ابی ثعلبہ سے۔

عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا بِاَرْضِ اَهْلِ كِتَابٍ فَنَطْبُخُ فِيْ قُدُوْرِهِمْ وَنَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَتِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے ابو قلابہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی اسماء سے وہ ابی ثعلبہ سے کہا انہوں نے یا رسول اللہ ہم ایک ملک میں ہیں یہود اور نصاریٰ کے کہ پکاتے ہیں ان کی ہانڈیوں میں اور پیتے ہیں ان کے برتنوں میں فرمایا آپ نے اگر نہ پاؤ تم سوا اس کے

إِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَارْحَضُوهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا بِأَرْضِ صَيْدٍ فَكَيْفَ نَصْنَعُ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُكَلَّبَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ فَكُلْ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ مُكَلَّبٍ فَذُكِّيَ فَكُلْ وَإِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ فَكُلْ۔

تو دھو لو اس کو پانی سے پھر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم ایک ملک میں ہیں کہ وہاں شکار بہت ملتا ہے پھر کیا کریں ہم فرمایا آپ نے جب چھوڑے تو اپنا کتا سدھایا ہوا ہو اور لے تو نام اللہ کا پھر مارے وہ تو کھا اُسے یعنی ذبح کی ضرورت نہیں اور اگر سدھایا ہوا نہ ہو تو ذبح کرلے جس کو وہ پکڑے پھر کھا اور جب مارے تو اپنے تیر سے اور نام لے تو اس پر اللہ کا پھر قتل ہو وہ جانور تو کھا یعنی ضرورت ذبح کی نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم مروی ہے عدی سے کہ انہوں نے عرض کیا ہم شکار کرتے ہیں ساتھ معراض کے فرمایا آپ نے جو پھٹ جاوے اس کے لگنے سے اسے کھاؤ اور جو اس کے چوڑان کے لگنے سے مرے اسے مت کھا کہ وہ وقیذ ہے متفق علیہ اور معراض ایک تیر ہوتا ہے چھوٹا کہ اس کے بال و پر نہیں ہوتا اور وقیذ وہ جانور ہے جو غیر محدود چیز سے مثل لاٹھی وغیرہ کے مرے اور اس میں اتفاق ہے کہ جب شکار کرے معراض سے اور شکار اس کی تیزی کی طرف سے قتل ہو تو پاک ہے اور اگر اس کے عرض کی طرف سے مرے تو ناپاک ہے اور کہا ہے فقہاء نے حلال نہیں جو مارا جاوے گولی سے مطلقاً بنظر حدیث مذکور کے اور مکحول اور اوزاعی وغیرہما فقہائے شام نے کہا ہے کہ حلال ہے جو مرے معراض سے اور گولی سے۔ (مرقات)

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَأْرَةِ تَمُوتُ فِي السَّمْنِ

باب چوہے کے بیان میں جو گھی میں مر جاوے

عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ عَنْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا فَكُلُوهُ۔

روایت ہے میمونہ سے کہ ایک چوہا گر گیا گھی میں پھر پوچھا کسی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے پھینک دو اس کو جو گرد اس کے ہے یعنی گھی سے پھر کھاؤ باقی کو۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث زہری سے انہوں نے روایت کی عبید اللہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سوال کیا آپ سے کسی نے اور ذکر نہیں کیا اس میں میمونہ کا اور روایت ابن عباس کی میمونہ سے صحیح تر ہے اور مروی ہے معمر سے روایت کی انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور یہ روایت غیر محفوظ ہے سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے فرماتے تھے حدیث معمر کی زہری سے جو مروی ہے سعید بن مسیب سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ہریرہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں خطا ہے اور صحیح روایت زہری کی ہے عبید اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے وہ میمونہ سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ وَالشُّرْبِ بِالشِّمَالِ

باب بائیں ہاتھ سے کھانے پینے کی نہی میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَأْكُلْ أَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ کھاوے کوئی تم میں کا اپنے بائیں ہاتھ سے اور نہ پیوے بائیں ہاتھ سے اس لیے کہ شیطان کھاتا ہے اپنے بائیں ہاتھ سے اور پیتا ہے بائیں ہاتھ سے۔

ف اس باب میں جابر اور عمر بن ابی سلمہ اور سلمہ بن اکوع اور انس بن مالک اور حفصہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی طرح روایت کی مالک اور ابن عیینہ نے زہری سے انہوں نے ابی بکر بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عمر سے اور روایت کی معمر نے اور عقیل نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر سے اور روایت مالک اور ابن عیینہ کی صحیح تر ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي لَعْقِ الْاَصَابِعِ
باب انگلیاں چاٹنے کے بیان میں

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهُ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ فِيْ اَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کھائے تم میں کا کوئی تو چاہیے کہ چاٹ لیوے انگلیاں اپنی اس لیے کہ وہ نہیں جانتا کس میں برکت ہے۔

ف: اس باب میں جابر اور کعب بن مالک اور انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے سہیل کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اللُّقْمَةِ تَسْقُطُ
باب گرے ہوئے لقمہ کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَسَقَطَتْ لُقْمَتُهُ فَلْيُمِطْ مَا رَابَهُ مِنْهَا ثُمَّ لِيَطْعَمْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ

روایت ہے جابرؓ سے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جب کھاوے کوئی کھانا اور گر پڑے اس کا ایک نوالہ تو چاہیے کہ دور کر دے جس میں اس کو شک ہے پھر کھالے اسے اور نہ چھوڑ دے اسے شیطان کے لیے۔

ف: اس باب میں انس سے بھی روایت ہے۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلٰثَ وَقَالَ اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْاَذٰى وَلْيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ وَاَمَرَنَا اَنْ نَسْلُتَ الصَّحْفَةَ وَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ۔

روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب کھانا کھاتے چاٹتے اپنی تینوں انگلیوں کو اور فرماتے جب گر پڑے کسی کا لقمہ تو دور کرے اس سے جو بھر گیا ہو اور کھالیوے اس کو اور نہ چھوڑے اس کو شیطان کے لیے اور حکم کیا ہم کو کہ پونچھ لیں ہم رکابی کو اور فرماتے تم نہیں جانتے کس کھانے میں تمہارے لیے برکت ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اُمِّ عَاصِمٍ وَكَانَتْ اُمَّ وَلَدٍ لِسِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ نُبَيْشَةُ الْخَيْرِ وَنَحْنُ نَاْكُلُ فِيْ قَصْعَةٍ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَكَلَ فِيْ قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ۔

روایت ہے ام عاصم سے کہ ام ولد میں وہ سنان کی کہا آئے ہمارے پاس نبیشۃ الخیر اور ہم کھانا کھاتے تھے ایک پیالہ میں سو حدیث بیان کی ہم سے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کھاوے کسی برتن میں پھر پونچھ لے یعنی چاٹ لے مغفرت مانگتا ہے اس کے لیے وہ برتن۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر معلی بن راشد کی روایت سے اور روایت کی یزید بن ہارون اور کئی اماموں نے معلی بن راشد سے یہ حدیث۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْاَكْلِ مِنْ وَسَطِ الطَّعَامِ
باب کھانے کے بیچ سے کھانے کی کراہت میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ وَسَطَ الطَّعَامِ فَكُلُوا مِنْ حَافَتَيْهِ وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسَطِهِ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ برکت نازل ہوتی ہے کھانے کے بیچ سے سو کھاؤ کناروں سے اور نہ کھاؤ بیچ سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے معروف ہے فقط روایت سے عطاء بن السائب کے اور روایت کی یہ شعبہ اور ثوری نے عطاء بن السائب سے اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الثُّومِ وَالْبَصَلِ

باب لہسن اور پیاز کھانے کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهٖ قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ الثُّومِ ثُمَّ قَالَ الثُّومِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَلَا يَقْرَبْنَا فِي مَسَاجِدِنَا

روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کھاوے راوی نے پہلے لہسن کہا پھر کہا لہسن اور پیاز اور گندنا سو نزدیک نہ آئے ہماری مسجدوں کے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عمر اور ابی ہریرہ اور ابی ایوب اور ابی سعید اور جابر بن سمرہ اور قرہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي أَكْلِ الثُّومِ مَطْبُوخًا۔

باب لہسن کی اباحت میں جب پکا ہوا ہو

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَقُولُ نَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى أَبِي أَيُّوبَ وَكَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا بَعَثَ إِلَيْهِ بِفَضْلِهٖ فَبَعَثَ إِلَيْهِ يَوْمًا بِطَعَامٍ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَتَى أَبُو أَيُّوبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ الثُّومُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّي أَكْرَهُهٗ مِنْ أَجْلِ رِيحِهٖ۔

روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہتے تھے کہ اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی ایوب کے مکان پر اور جب کھانا کھاتے تو آپ بھیجتے تھے بقیہ اس کا ابو ایوب کے پاس سو بھیجا ایک دن آپ نے ایک کھانا اور نہیں کھایا تھا اس میں سے آنحضرت نے پھر جب آئے ابو ایوب آنحضرت کے پاس اور ذکر کیا انہوں نے اس کا تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں لہسن ہے سو عرض کی انہوں نے یا رسول اللہ کیا حرام ہے وہ فرمایا نہیں ولیکن میں اسے مکروہ کہتا ہوں بسبب بو اس کی کے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نُهِيَ عَنْ أَكْلِ الثُّومِ إِلَّا مَطْبُوخًا۔

روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہا منع ہے کھانا لہسن کا مگر یہ کہ پکا ہوا ہو۔

ف اور مروی ہوا ہے یہ علی سے کہ کہا انہوں نے منع ہے کھانا لہسن کا مگر پکا ہوا ہو، قول انہیں کا یعنی موقوفاً روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے شریک بن حنبل سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے کہ مکروہ کہا انہوں نے کھانا لہسن کا مگر یہ کہ پکا ہوا ہو اس حدیث کی اسناد کچھ قوی نہیں اور مروی ہوئی شریک بن حنبل سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

عَنْ أُمِّ أَيُّوبَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِمْ فَتَكَلَّفُوا لَهٗ طَعَامًا فِيهِ

روایت ہے ام ایوب سے خبر دی انہوں نے کہ آنحضرت اترے ان کے مکان پر یعنی جب ہجرت کرکے مدینہ میں داخل

مِنْ بَعْضِ هٰذِهِ الْبُقُوْلِ فَكَرِهَ اَكْلَهُ فَقَالَ لِاَصْحَابِهِ كُلُوْهُ فَاِنِّیْ لَسْتُ كَاَحَدِكُمْ اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ اُوْذِیَ صَاحِبِیْ۔

ہوئے تھے پھر تیار کیا لوگوں نے آپ کے لیے کھانا کہ اس میں بعض سبز چیزیں تھیں مثل گندنا وغیرہ کے پس مکروہ جانا آپ نے اس کا کھانا اور فرمایا اپنے اصحاب سے تم کھاؤ اس لیے کہ میں تمہارے کسی کے برابر نہیں ہوں میں ڈرتا ہوں کہ تکلیف دوں اپنے رفیق کو یعنی فرشتے کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ام ایوب بی بی ہیں ابوایوب انصاری کی، روایت کی ہم سے محمد بن حمید نے انھوں نے یزید بن حباب سے انھوں نے ابی خلدہ سے انھوں نے ابی العالیہ سے کہا ابوالعالیہ نے الثوم من طیبات الرزق یعنی لہسن بھی ایک پاکیزہ رزق ہے یعنی حلال ہے اور ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور وہ ثقہ ہیں نزدیک اہل حدیث کے اور ملاقات کی انھوں نے انس بن مالک سے اور سُنی ہیں ان سے حدیثیں اور ابوالعالیہ کا نام رفیع ہے اور وہ ریاحی ہیں کہا عبدالرحمٰن بن مہدی نے ابوخلدہ نیک مسلمان تھے۔

بَابٌ فِیْ تَخْمِيْرِ الْاِنَاءِ وَاِطْفَاءِ السِّرَاجِ وَالنَّارِ عِنْدَ الْمَنَامِ

باب برتنوں کے ڈھانپنے اور چراغ اور آگ بجھانے میں سوتے وقت۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاَوْكُوا السِّقَاءَ وَاَكْفِئُوا الْاِنَاءَ اَوْ خَمِّرُوا الْاِنَاءَ وَاَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلَقًا وَلَا يَحُلُّ وِكَاءً وَلَا يَكْشِفُ اٰنِيَةً فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَی النَّاسِ بَيْتَهُمْ۔

روایت ہے جابر سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بند کرو دروازہ اور باندھو دو مشک اور اوندھا کر دو برتن یا ڈھانپ دو یعنی راوی کو شک ہے کہ اکفئوا کہا یا خمروا کہا اور بجھا دو چراغ اس لیے کہ شیطان نہیں کھولتا بند دروازہ کو اور نہیں کھولتا کسی برتن کو اور چراغ بجھانا اس لیے کہ چھوٹا فاسق یعنی چوہا جلا دیتا ہے گھر لوگوں کے۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر سے۔

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِیْ بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ۔

روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت چھوڑو آگ اپنے گھروں میں جب سوؤ۔ یعنی بجھا دو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الْقِرَانِ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ

باب دو کھجور کا ایک لقمہ کرنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّقْرَنَ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰی يَسْتَاْذِنَ صَاحِبَهُ

روایت ہے ابن عمر سے کہا منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کھجور ملا کر کھانے سے یہاں تک کہ اجازت لے اپنے ساتھی سے جو اس کے ساتھ کھجور کھاتا ہے۔

ف: اس باب میں سعد مولی ابی بکر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم اس حدیث میں تعلیم ادب ہے کہ کھانے میں اپنے رفیقوں سے زیادہ کھانے کا قصد نہ کرے سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات نہ چھوڑی جو اپنی امت کو تعلیم نہ کی ر واللہ آپ کے تابع کو کسی معلم کی قیامت تک حاجت نہیں، جزاء اللہ عنا خیر الجزاء اللھم ارزقنا اتباعہ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی اسْتِحْبَابِ التَّمْرِ

باب فضیلت میں تمر کے۔

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهُ۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں تمر نہیں بھوکے ہیں اس کے لوگ۔

ف اور اس باب میں سلمیٰ ابی رافع کی بیوی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسے بروایت ہشام بن عروہ مگر اسی سند سے۔

بَابٌ فِي الْحَمْدِ عَلَى الطَّعَامِ إِذَا فُرِغَ مِنْهُ — باب کھانے کے بعد حمد الٰہی کے بیان میں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا۔

روایت ہے انس سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے اپنے بندے سے کہ کھاوے ایک لقمہ یا پیوے ایک گھونٹ پھر تعریف کرے اللہ کی اس کے اوپر۔

ف اس باب میں عقبہ بن عامر اور ابی سعید اور عائشہؓ اور ابی ایوب اور ابی ہریرہؓ سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ہے کئی لوگوں نے زکریا ابن ابی زائدہ سے مانند اس کے اور ہم نہیں جانتے مگر ابن ابی زائدہ کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ مَعَ الْمَجْذُومِ — باب جذامی کے ساتھ کھانا کھانے کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ مَجْذُومٍ فَأَدْخَلَهُ فِي الْقَصْعَةِ ثُمَّ قَالَ كُلْ بِسْمِ اللهِ ثِقَةً بِاللهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ۔

روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پکڑا ہاتھ کوڑھی کا اور داخل کیا اپنے ساتھ پیالے میں پھر فرمایا کھا اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ اللہ پر بھروسہ اور توکل کر کے۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت یونس بن محمد کے وہ روایت کرتے ہیں مفضل بن فضالہ سے اور مفضل بن فضالہ یہ شیخ بصری ہیں اور مفضل بن فضالہ مصری دوسرے شخص ہیں ان سے اوثق اور مشہور زیادہ اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث حبیب بن شہید سے انہوں نے ابن بریدہ سے کہ عمر نے ہاتھ پکڑا مجذوم کا اور حدیث شعبہ کی میرے نزدیک اشبہ اور اصح ہے مترجم۔ مجذوم کے باب میں کئی روایات وارد ہوئی ہیں اور بادی النظر میں اختلاف معلوم ہوتا ہے مگر محققین نے اس میں کئی طرح پر تطبیق دی ہے اس کا خلاصہ ہم اس مقام پر ذکر کرتے ہیں۔ جابر بن عبداللہ سے صحیح مسلم میں مروی ہے کہ وفد ثقیف میں ایک مرد مجذوم تھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کہلا بھیجا کہ ہم نے تجھ سے بیعت لی تو لوٹ جا اور اپنے پاس نہ بلایا اور بخاری نے تعلیقاً روایت کی ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فر من المجذوم کما یفر من الاسد یعنی بھاگ تو مجذوم سے جیسا بھاگتا ہے آدمی شیر سے اور سنن ابن ماجہ میں ابن عباس سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ لا تدیموا النظر الی المجذومین یعنی بہت نظر نہ کرو طرف مجذومین کے اور صحیحین میں ابی ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا لا یورد ممرض علی مصح یعنی کوئی مریض اونٹوں والا کسی تندرست اونٹوں والے کے گھر نہ اترے اور مذکور ہے کلم المجذوم بینک وبینہ قدر رمح او رمحین یعنی کلام کر مجذوم سے اور درمیان تیرے اور اس کے ایک یا دو نیزے کا فرق ہو اور اس مرض کو اطباء کی اصطلاح میں داء الاسد کہتے ہیں اس لیے کہ یہ مرض اکثر شیر کو ہوا کرتا ہے یا مریض اس کا شیر کی طرح یا فتراش یدین بیٹھتا ہے اور یہ مرض اطباء کے نزدیک علل متعدیہ سے ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبب کمال شفقت کے اپنی امت پر یہ اسباب وصول عیب سے منع فرمایا اور سد باب فساد کے ارادہ یہ احادیث ارشاد فرمائے کہ ابدان کے علل اور امراض سے محفوظ رہیں اور بیشک آنحضرت طبیب الابدان ہیں جیسے طبیب الارواح

ﻪ الاکلۃ بالفتح یکبار خوردن تا سیری اکلہ بالضم لقمہ ۱۲ صراح یہ پہلا ترجمہ موافق ہے باب سے یعنی کہ حمد کرے بعد فارغ ہونے کھانے سے شربۃ یک خوردن از آب و جز آن و یکبار خوردن ۱۲ صراح

ہیں اور کبھی رائحہ علیل کا صحیح کو پہنچتا ہے اور اس کو بیمار کر دیتا ہے چنانچہ اکثر امراض میں اس کا معاینہ ہوتا ہے پھر ہم کہتے ہیں کہ حدیث باب میں
اور ان روایات میں کسی طرح کا تعارض نہیں بحمد اللہ اور احادیث صحیحہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کبھی تعارض نہیں ہوتا اور معاذاللہ
کلام صادق ومصدوق میں تعارض کیونکر واقع ہو کہ جس کی زبان فیض ترجمان سے سوائے حق کے کچھ نہیں نکلتا وَمَا یَنطِقُ عَنِ الْهَوٰی
اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوحٰی جس کی شان ہے پھر جہاں تعارض معلوم ہو تین حال سے خالی نہیں یا یہ کہ احد الحدیثین کلام نبی نہیں اور سستی کی
اس میں بعض رواۃ نے اور ایسا ہوتا ہے کہ کبھی راوی ثقہ سے بھی غلطی واقع ہو جاتی ہے یا ایک ناسخ ہے دوسری منسوخ اگر وہ قابل نسخ
ہے یا تعارض فہم سامع میں ہوتا ہے فی الواقع تعارض نہیں۔ اب ہم کہتے ہیں کہ عدوے دو قسم ہے ایک عدوی جذام کا کہ طول
مجالست اور کثرت اختلاط سے تاثیر کرتا ہے اور سل ودق بھی اسی کے مانند ہے اور جرب رطب جو اونٹوں میں ہوتی ہے وہ
بھی اسی جنس سے ہوتی ہے اور اسی معنی سے آپ نے فرمایا کہ مریض اونٹوں والا تندرست اونٹوں والے کے پاس نہ اترے۔ اور
دوسرا طاعون کہ ایک شہر میں واقع ہو تو آپ نے فرمایا کہ جب کہیں ہو تو وہاں سے مت نکلو اور جب کسی شہر میں سنو تو وہاں مت
جاؤ اس لیے کہ تم خیال کرو گے کہ فرار تقدیر الٰہی سے نجات دیتا ہے اللہ کے حکم سے اور نہ جاؤ طاعون کے شہر میں یعنی اقامت
تمہاری جہاں طاعون نہیں ہے تمہارے اطمینان دل اور خاطر جمعی کا سبب ہے۔ پس یہ وہ عدوی ہے کہ جس کے واسطے آپ نے فرمایا لَا
عدوی اور بعضوں نے کہا امر اجتناب مجذوم کا استحباباً ہے اور کھانا اس کے ساتھ بیان جواز کے لیے اور دوسرا قول ہے اس کی تطبیق میں
اور بعضوں نے کہا یہ دونوں حکم باعتبار بعض افراد کے ہے کہ بعضے لوگ قوی الایمان اور قوی التوکل ہوتے ہیں ان کے واسطے ساتھ
کھانے کی اجازت دی اور بعضے ضعیف الایمان ضعیف التوکل ان کو اجتناب کا حکم فرمایا کہ بے فائدہ خلجان میں نہ پڑیں اور یہ تیسرا قول
ہے اور ابن قیمؒ نے اسی تطبیق کو بہت پسند فرمایا اور بعضوں نے کہا تاثیر جذام کی کثرت مخالطت اور وفور مجالست پر موقوف ہے
اور یہ احادیث نہی اسی پر محمول ہیں اور ایک دو بار اس کے ساتھ کھانا پینا مضر نہیں جیسا کہ روایت باب میں واقع ہوا ہے اور یہ چوتھا
قول ہے اور بعضوں نے کہا ہر مجذوم کا مرض متعدی نہیں شاید جس کے ساتھ آپؐ نے کھایا اس کی ابتدائی مرض ہو گی اور جس سے منع فرمایا
اس سے قدیم المرض لوگ مراد ہیں کہ تعدی ان کے مرض کی یقینی ہو اور یہ پانچواں قول ہے اور بعضوں نے کہا کہ اہل جاہلیت کے اعتقاد میں
تھا کہ امراض خود بخود متعدی ہوتے ہیں بغیر اس کے کہ اس تعدی کو مضاف کریں قادر مطلق کی طرف، پس آنحضرتؐ نے باطل کیا اس
عدوی کو اور کھالیا مجذوم کے ساتھ تاکہ یقین ہو جاوے کہ مؤثر وہی اللہ ہے لاغیر اور نہی کی اس کے قرب سے تاکہ معلوم ہو جاوے
کہ یہ اسباب مفضیہ سے ہے کہ افضاء اس کا بامر الٰہی ہوتا ہے اور ترتب مسببات کا انہیں اسباب پر موقوف ہے مگر اللہ تعالیٰ قادر
ہے کہ جاہے تاثیر اس کی سلب کرے اور چاہے باقی رکھے اور یہ چھٹا قول ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ روایات ناسخ ومنسوخ ہیں پھر
اگر تاریخ سے تقدم احدہما کا علی غیرہا معلوم ہو جاوے تو ہم قائل ہوں گے ساتھ نسخ کے ورنہ توقف کریں گے ہم اس میں اور بعضوں
نے کہا کہ ان روایات میں بعض غیر محفوظ ہیں اور کلام کیا حدیث لا عدوی میں اور کہا انہوں نے کہ ابوہریرہؓ پہلے روایت کرتے تھے
پھر رجوع کیا اس کی روایت سے۔ ابوسلمہ کہتے ہیں میں نہیں جانتا کہ ابوہریرہؓ بھول گئے یا احد الحدیثین منسوخ ہو گئی اور حدیث جابر
کی جو باب میں مذکور ہے پس وہ ثابت نہیں ہے نہ صحیح غایت مافی الباب یہ ہے کہ ترمذی نے اس کو غریب کہا ہے نہ حسن نہ صحیح
اور شعبہ نے کہا بچو ان غرائب سے اور کہا ترمذی نے کہ مروی ہوا یہ فعل حضرت عمرؓ سے اور وہ اثبت ہے سو یہ حال ہے ان دو حدیثوں کا

جو معارض ہوئیں احادیث نہی کے کہ ایک سے تو رجوع کیا ابو ہریرہؓ نے اور دوسری ثابت نہیں آنحضرتؐ سے پس احادیث نہی اختلاط کی ساتھ مجذوم کے اولیٰ بالاتباع اور یہ آٹھواں قول ہے (ہذا خلاصہ ما فی زاد المعاد لابن القیم)

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْمُؤْمِنَ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ

باب اس بیان میں کہ مومن ایک آنت میں کھاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْكَافِرُ يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ وَّالْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نے فرمایا کافر کھاتا ہے سات آنتوں میں اور مومن کھاتا ہے ایک آنت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابی سعید اور ابی نضرہ اور ابی موسیٰ اور جہجاہ الغفاری اور میمونہ اور عبداللہ بن عمروؓ سے بھی روایت ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهُ ضَيْفٌ كَافِرٌ فَاَمَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ ثُمَّ اُخْرٰى فَحُلِبَتْ فَشَرِبَهٗ ثُمَّ اُخْرٰى فَشَرِبَهٗ حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ اَصْبَحَ مِنَ الْغَدِ فَاَسْلَمَ فَاَمَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ اَمَرَ لَهٗ بِاُخْرٰى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِيْ مِعًى وَّاحِدٍ وَّالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ آنحضرتؐ کے یہاں ایک مہمان آیا کافر پھر آپؐ نے حکم فرمایا اس کے لیے ایک بکری کا کہ وہ دوہی گئی سو پی لیا اس نے پھر دوسری دوہی اور پی لیا پھر تیسری دوہی اور پی لیا یہاں تک کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا پھر دوسرے دن اسلام لایا تو حکم کیا آپ نے اس کے لیے ایک بکری کا کہ دوہی گئی سو پی لیا اس نے اس کا دودھ پھر حکم کیا آپ نے دوسری کا تو تمام نہ کر سکا اس کے دودھ کو پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن پیتا ہے ایک آنت میں اور کافر پیتا ہے سات آنتوں میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے، غریب ہے۔ مترجم اس حدیث میں کئی وجہوں کا احتمال ہے (۱) یہ کہ یہ فرمانا آپ کا اسی شخص خاص کی نسبت تھا جس کا قصہ اوپر مذکور ہوا (۲) یہ کہ مومن بسم اللہ کہتا ہے اور شیطان اس کا شریک نہیں ہوتا کھانے پینے میں بخلاف کافر کے (۳) یہ کہ مومن قدر کفایت پر قناعت کرتا ہے اور کافر بوفور حرص و شرہ سے تھوڑے پر قانع نہیں ہوتا (۴) یہ کہ یہ ارشاد آپ کا بعض مومنین اور بعض کفار کے واسطے ہے نہ ہر ایک کے لیے۔ (۵) یہ کہ مراد سات آنتوں سے سات خصلتیں ہیں یعنی حرص، شرہ، طول امل، طمع، سوء طبع، حسد، سمن کہ کافر کو طعام و شراب سے یہ ساتوں مقصود ہیں بخلاف مومن کے کہ اس کو فقط ایک دفع حاجت مطلوب ہے (۶) یہ کہ مومن سے کامل الایمان معرض عن الشہوات نافر عن اللذات مقتصر علیٰ قدر الضرورت مراد ہے (۷) یہ کہ بعض مومن معا واحد میں کھاتے ہیں اور اکثر کفار سبعہ امعاء میں، نہ یہ کہ یہ حکم ہر فرد کا ہے مومن و کافر سے اور اصل مقصود حدیث سے یہ ہے کہ مومن کو دنیا میں زہد اور بے رغبتی اس کی لذتوں سے ہے اور کافر کو انہماک اور استغراق اسی میں ہے (طیبی)

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ طَعَامِ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْاِثْنَيْنِ

باب اس بیان میں کہ ایک شخص کا کھانا دو کو کفایت کرتا ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا آپ نے کھانا دو شخصوں کا

.... طَعَامُ الْاِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلٰثَةِ وَطَعَامُ الثَّلٰثَةِ كَافِي الْاَرْبَعَةِ۔ تین کو کافی ہے اور تین کا چار کو۔

ف اس باب میں ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی جابر نے آپ سے کہ فرمایا آپؐ نے کھانا ایک کا کافی ہے دو کو اور چار کا آٹھ کو اور روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی سفیان سے انہوں نے جابر سے یہی حدیث۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اَكْلِ الْجَرَادِ — باب ٹڈی کھانے کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي اَوْفٰى اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْجَرَادِ فَقَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ نَاْكُلُ الْجَرَادَ

روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے کہ کسی نے پوچھا ان سے ٹڈی کھانے کو کہا انہوں نے چھ جہاد کیے ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھاتے رہے ٹڈی۔

ف ایسی ہی روایت کی سفیان بن عیینہ نے ابو یعفور سے یہ حدیث اور ذکر کیا چھ جہادوں کا اور روایت کی سفیان ثوری نے ابو یعفور سے یہ حدیث اور کہا اس میں سات غزوات اس باب میں ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو یعفور کا نام واقد ہے اور وقدان بھی کہتے ہیں اور دوسرے ابو یعفور کا نام عبدالرحمٰن بن عبید بن نسطاس ہے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابو احمد اور مومل سے دونوں نے سفیان سے انہوں نے ابو یعفور سے انہوں نے ابن ابی اوفیٰ سے کہا سات جہاد کیے ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھاتے تھے ٹڈی اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث ابو یعفور سے انہوں نے ابن ابی اوفیٰ سے کہا کئی جہاد کیے ہم نے آنحضرتؐ کے ساتھ کھاتے تھے ہم ٹڈی روایت کی ہم سے یہ حدیث محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اَكْلِ لُحُوْمِ الْجَلَّالَةِ وَاَلْبَانِهَا — باب جلالہ کے گوشت اور دودھ کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَاَلْبَانِهَا۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ کے کھانے سے اور اس کے دودھ سے۔

ف اس باب میں عبداللہ بن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ابن ابی نجیح نے مجاہد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنْ لَبَنِ الْجَلَّالَةِ وَعَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مجثمہ کے کھانے سے اور جلالہ کے دودھ سے اور مشک کے منہ سے پانی پینے کو۔

ف کہا محمد بن بشار نے روایت کی ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے مترجم جلالہ جلہ سے مشتق ہے جلہ مینگنی کو کہتے ہیں جلالہ وہ جانور ہے جو نجاست خوار ہو اکثر اوقات اس کی خوراک نجاست ہو مثل گوہ وغیرہ کے یہاں تک کہ اس کے دودھ اور پسینے میں اس کا اثر بو ظاہر کرے پس حرام

ہے اس کا کھانا اس حال میں جب تک چند روز نجاست خواری سے روکا نہ جائے کہ اثر اس کا دور ہو جاوے (مجمع البحار) اور مجثمہ وہ جانور ہے کہ اسے باندھ کر تیروں سے یا اور کسی ہتھیار سے نشانہ ٹھہرا کر ہلاک کریں اور ذبح شرعی اس میں نہ ہو اس کا بھی کھانا حرام ہے اس لیے کہ باوصف قدرت کے ذبح نہیں کیا گیا۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي أَكْلِ الدَّجَاجِ — باب مرغی کھانے کے بیان میں

عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي مُوسَى وَهُوَ يَأْكُلُ دَجَاجَةً فَقَالَ ادْنُ فَكُلْ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ۔

روایت ہے زہدم جرمی سے کہا داخل ہوا میں ابی موسیٰ کے پاس اور وہ مرغی کھا رہے تھے کہا انہوں نے نزدیک ہو اور کھاؤ اس لیے کہ میں نے دیکھا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کھاتے ہوئے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے زہدم سے اور ہم نہیں جانتے اس روایت کو مگر زہدم سے اور ابو العوام کا نام عمران قطان ہے۔

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ

روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے آنحضرت کو کہ کھاتے تھے گوشت مرغی کا۔

ف: اور اس حدیث میں اور بھی ذکر ہے اس سے زیادہ، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ایوب سختیانی نے یہ حدیث قاسم سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے زہدم جرمی سے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي أَكْلِ الْحُبَارَى[1] — باب حُباری[1] کے کھانے کے بیان میں

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ الْحُبَارَى۔

روایت ہے ابراہیم بن عمر بن سفینہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا سے کہا کھایا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گوشت حباری کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور ابراہیم بن عمر بن سفینہ سے روایت کی عمر بن ابی فدیک سے اور کہتے ہیں ان کو بُرَیْہ[2] بن عمر بن سفینہ۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي أَكْلِ الشِّوَاءِ — باب بھنا ہوا گوشت کھانے کے بیان میں

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا قَرَّبَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِيًّا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَمَا تَوَضَّأَ۔

روایت ہے ام سلمہ سے کہ انہوں نے خبر دی راوی کو کہ لائیں آنحضرت کے پاس گوشت بھنا ہوا یا دو کا سو کھایا آپ نے پھر کھڑے ہوئے نماز کی طرف اور وضو نہ کیا۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن حارث اور مغیرہ اور ابی رافع سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے

[1] حباریٰ بالضم اول وفتحہ رائے مہملہ والف مقصورہ العبوری نام طائر لیست برابر مرغابی و رنگ او زرد و سیاہ باشد بفارسی آن را چرز گویند ۱۲ مصباح اللغات [2] تصغیر ابراہیم ہے۔

اس سند سے ۔ مترجم بخاری میں خالد بن ولید سے مروی ہے کہ حضرت کے پاس ایک ضب مشوی لائے اور آپ نے قصد کیا کھانے کا پھر خبر دی آپ کو کہ وہ ضب ہے تو آپ باز رہے اور خالد نے پوچھا کیا وہ حرام ہے فرمایا نہیں ہمارے ملک میں نہیں ہوتی اس لیے مجھے پسند نہیں آتی پھر خالد کھاتے تھے اور آنحضرت ﷺ دیکھتے تھے ابن شہاب کی روایت میں ضب محنوذ کا لفظ ہے اور مسلم میں بھی یہی ہے اور محنوذ کہتے ہیں اس گوشت کو کہ عرب گرم پتھروں پر رکھ کر بھونتا ہے اور حنیذ بھی اسی کو کہتے ہیں اور اسی قبیل سے ہے فجاءَ بعجل حنیذ۔

بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَكْلِ مُتَّكِئًا

باب تکیہ لگا کر کھانے کی کراہت میں

عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَنَا فَلَا آكُلُ مُتَّكِئًا۔

روایت ہے ابی جحیفہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو کہ میں نہیں کھاتا ہوں تکیہ لگا کر۔

ف اس باب میں علی اور عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر ابن اقمر کی روایت سے اور روایت کی زکریا ابن ابی زائدہ اور سفیان بن سعید اور کئی لوگوں نے علی بن اقمر سے یہ حدیث اور روایت کی شعبہ نے سفیان ثوری سے یہ حدیث انہوں نے علی ابن اقمر سے

مترجم یہ حدیث بخاری میں بھی علی بن اقمر سے مروی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حُبِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلوا اور عسل دوست رکھنے کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے میٹھی چیز اور شہد کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کی یہ علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے اور اس حدیث میں کلام ہے اس سے زیادہ۔

باب إِكْثَارِ الْمَرَقَةِ

باب شوربا زیادہ کرنے کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ... الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَى أَحَدُكُمْ لَحْمًا فَلْيُكْثِرْ مَرَقَتَهُ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ لَحْمًا أَصَابَ مَرَقَةً وَهُوَ أَحَدُ اللَّحْمَيْنِ۔

روایت ہے عبداللہ المزنی سے کہ فرمایا آپ نے جب خریدے کوئی تم میں کا گوشت تو زیادہ کرے اس میں شوربا اس کا اس لیے کہ اگر نہ پاوے گوشت تو ملے اس کو شوربا اس کا کہ وہ بھی دو گوشتوں میں کا ایک ہے۔

ف اس باب میں ابی ذر سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے محمد بن فضا کی روایت سے اور محمد بن فضا معبّر[1] ہے اور کلام کیا ہے اس میں سلیمان بن حرب نے اور علقمہ بھائی ہیں بکر بن عبداللہ مزنی کے۔

---

[1] یعنی خواب کی تعبیر کہنے والا۔

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحْقِرَنَّ اَحَدُکُمْ شَیْئًا مِنَ الْمَعْرُوْفِ وَ اِنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیَلْقَ اَخَاہُ بِوَجْہٍ طَلِیْقٍ وَ اِذَا اشْتَرَیْتَ لَحْمًا اَوْ طَبَخْتَ قِدْرًا فَاَکْثِرْ مَرَقَتَہٗ وَاغْرِفْ لِجَارِکَ مِنْہُ۔

روایت ہے ابوذر سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ حقیر سمجھے کوئی کسی نیک کام کو اور اگر نہ پاوے کچھ تو ملاقات کرے اپنے بھائی سے یکشادہ روئی اور جب خریدے تو گوشت یا پکاوے تم ہانڈی تو زیادہ کر اس میں شوربا اس کا اور ایک چلّو دے اس میں سے اپنے ہمسایہ کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ شعبہ نے ابی عمران جونی سے یہ روایت حسن ہے۔

مترجم سبحان اللہ! یہ کیا عمدہ سنت ہے کہ جس میں ہمیشہ بآسانی ہمسایہ سے حسن سلوک ہو سکتا ہے اور اس کی راہ میں اور کوئی مانع نہیں ہے سوائے غفلت کے یا یہ خیال ہے کہ شوربا زیادہ کریں گے تو مزہ کم ہو گا۔ ارے بھائیو! اتباع سنت کا مزہ اس سے صدچنداں بڑھ کر ہے کہ یہ باقی ہے اور وہ فانی ہے اگر اس سے کام و دہاں شیریں ہے تو اس سے کام جان

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ فَضْلِ الثَّرِیْدِ

باب، ثرید کی فضیلت میں

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ وَّ لَمْ یَکْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَ اٰسِیَۃُ امْرَاَۃُ فِرْعَوْنَ وَ فَضْلُ عَائِشَۃَ عَلَی النِّسَاءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ۔

روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کامل ہوئے مردوں میں بہت لوگ اور نہیں کامل ہوئیں عورتوں سے مگر مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بی بی اور فضیلت عائشہ رضی کی سب عورتوں پر ایسی ہے جیسے روٹی گوشت کو فضیلت ہے سب کھانوں پر۔

ف : اس باب میں عائشہ رضی اور انس رضی سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ فِیْ نَہْشِ اللَّحْمِ

باب گوشت دانت سے نوچ کر کھانے کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ زَوَّجَنِیْ اَبِیْ فَدَعَا اُنَاسًا فِیْہِمْ صَفْوَانُ بْنُ اُمَیَّۃَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ انْہَشُوا اللَّحْمَ نَہْشًا فَاِنَّہٗ اَہْنَاُ وَ اَمْرَاُ۔

روایت ہے عبداللہ بن حارث سے کہا نکاح کیا میرا میرے باپ نے سو دعوت کی گئی لوگوں کی کہ ان میں صفوان بن امیہ بھی تھے سو کہا انہوں نے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دانت سے گوشت نوچ کر کھاؤ کہ یہ بہت رچتا پچتا ہے۔

ف اس باب میں عائشہ رضی اور ابی ہریرہ رضی سے بھی روایت ہے اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر عبدالکریم کی روایت سے اور عبدالکریم میں بعض علماء نے کلام کیا ہے بسبب حافظہ کے کہ انہیں میں ہیں ایوب سختیانی۔

مترجم نہس بسین مہملہ کناروں سے دانت کے نوچنا اور بشین معجمہ پورے دانتوں سے اور طیبی نے کہا بسین مہملہ اس گوشت کو کہ ہڈیوں پر ہے کناروں سے دانت کے نوچنا اور بشین معجمہ ڈاڑھوں سے نوچنا اور دونوں طرح مروی ہے اور بخاری میں کہا ہے باب النہش و انتشال اللحم اور انتشال کے معنی نکالنا اور لیسنا اور کاٹنا ہے۔

باب مَا جَاءَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي قَطْعِ اللَّحْمِ بِالسِّكِّيْنِ

باب چھری سے گوشت کاٹ کر کھانے کی رخصت میں

عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَزَّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَأَكَلَ مِنْهَا ثُمَّ مَضَى إِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ۔

روایت ہے عمرو سے کہ انہوں نے دیکھا آنحضرت ﷺ کو کہ کاٹا آپ نے چھری سے کچھ گوشت بکری کے شانے سے پھر کھایا اس میں سے پھر چلے گئے نماز کو اور وضو نہ کیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں مغیرہ بن شعبہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم: اگرچہ حز بھی چھری سے کاٹنے کو کہتے ہیں مگر بخاری میں تصریحاً سکین کا لفظ وارد ہوا ہے چنانچہ عبارت بخاری یہ ہے مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ فَدُعِيَ إِلَى الصَّلٰوةِ فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّيْنَ الَّتِي يَحْتَزُّ بِهَا یعنی آپ کاٹ رہے تھے گوشت بکری کے شانے کا جو ان کے ہاتھ میں تھا پھر بلائے گئے نماز کی طرف اور رکھ دیا شانہ اور چھری کو کہ جس سے کاٹ رہے تھے۔ اور بعض روایتوں میں جو چھری سے کاٹنا منع آیا ہے وہ محمول ہے اس پر کہ بے ضرورت نہ کاٹے اور ضرورت کے وقت منع نہیں اور بعضوں نے حدیث لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّكِّيْنِ فَإِنَّهُ مِنْ صَنِيْعِ الْأَعَاجِمِ کو منکر کہا ہے چنانچہ ابی داؤد نے کہا وہ حدیث کچھ قوی نہیں اور ابی معشر جو اس کا راوی ہے۔ بخاری نے کہا وہ منکر الحدیث ہے اس کی مناکیر میں سے یہ حدیث بھی ہے۔

باب مَا جَاءَ أَيُّ اللَّحْمِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب اس بیان میں کہ کونسا گوشت آپ کو پسند تھا؟

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَ يُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت ﷺ پاس لائے گوشت اور دیا آپ کو ہاتھ اور وہ بہت پسند آتا تھا آپ کو پھر نوچ کر دانتوں سے کھایا آپ نے۔

ف: اور اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور عبداللہ بن جعفر اور ابوعبیدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوحیانؒ کا نام یحییٰ بن سعید بن حیان تیمی ہے اور ابوزرعہ بن عمرو بن جریر کا نام ہرم ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ الذِّرَاعُ أَحَبَّ اللَّحْمِ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ كَانَ لَا يَجِدُ اللَّحْمَ إِلَّا غِبًّا فَكَانَ يَعْجَلُ إِلَيْهِ لِأَنَّهُ أَعْجَلُهَا نُضْجًا۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نہ تھا دست سب گوشتوں میں دوست زیادہ آنحضرت کی طرف مگر اس واسطے کہ نہ پاتے تھے آپ گوشت لیکن ایک دن بیچ دے کر اور جلدی کرتے تھے آپ اس کے کھانے کی طرف اور وہ سارے گوشت سے جلدی گلتا ہے۔

ف: اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اس روایت سے۔

مترجم: ابن ماجہ میں ہے يَقُوْلُ أَطْيَبُ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ یعنی آپ فرماتے تھے کہ پاکیزہ تر گوشتوں سے پیٹھ کا گوشت ہے اور دست کا گوشت آپ اس لیے دوست رکھتے تھے کہ وہ نجاست سے دور ہوتا ہے اور پشت بھی ایسے ہی۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْخَلِّ
باب سرکہ کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ۔

روایت ہے جابر سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کیا خوب سالن ہے سرکہ۔

ف: روایت کی ہم سے عبیدہ بن عبداللہ خزاعی بصری نے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے محارب بن وثار سے انہوں نے جابر سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کیا خوب سالن ہے سرکہ اور اس باب میں عائشہؓ اور ام ہانی سے بھی روایت ہے اور یہ صحیح تر ہے مبارک بن سعید کی روایت سے۔ روایت کی ہم سے محمد بن سہل نے انہوں نے یحییٰ بن حسان سے انہوں نے سلمان سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ حضرت نے فرمایا کیا خوب سالن ہے سرکہ۔ روایت کی ہم سے عبداللہ بن عبدالرحمن نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے سلیمان سے اسی سند سے مانند اس کے مگر اس میں یہ کہا نِعْمَ الْاِدَامُ اَوِ الْاُدْمُ الْخَلُّ۔ یعنی ادام اور ادم میں راوی کو شک ہے اور معنی دونوں کے ایک ہیں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے نہیں معروف ہے ہشام بن عروہ کی سند مگر سلیمان بن بلال کی روایت سے۔

عَنْ اُمِّ ھَانِیٍٔ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ھَلْ عِنْدَکُمْ شَیْءٌ فَقُلْتُ لَا اِلَّا کِسَرٌ یَابِسَۃٌ وَخَلٌّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرِّبِیْہِ فَمَا اَقْفَرَ بَیْتٌ مِنْ اُدُمٍ فِیْہِ خَلٌّ۔

روایت ہے ام ہانی سے کہا انہوں نے کہ داخل ہوئے میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور پوچھا کچھ ہے تمہارے پاس عرض کیا انہوں نے کہ نہیں مگر چند ٹکڑے ہیں روٹی کے اور سرکہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس لاؤ اس لیے کہ نہیں محتاج ہوا سالن کا وہ گھر جس میں سرکہ ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اس کو ام ہانی کی روایت سے مگر اسی سند سے اور ام ہانی کا انتقال بعد علی بن ابی طالب کے ہے۔

مترجم: ابن ماجہ میں روایت ہے کہ آنحضرتؐ داخل ہوئے حضرت عائشہؓ کے پاس اور پوچھا کچھ ناشتہ ہے انہوں نے عرض کی ہمارے پاس روٹی اور تمر اور خل ہے آپ نے فرمایا نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ اللّٰھُمَّ بَارِکْ فِی الْخَلِّ فَاِنَّہٗ کَانَ ...... ادام الانبیاء قبلی یعنی کیا خوب سالن ہے سرکہ یا اللہ برکت دے سرکہ میں اس لیے کہ وہ سالن تھا ان پیغمبروں کا جو مجھ سے پہلے تھے (الحدیث) اور ابن ماجہ میں انس سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا سید ادامکم الملح یعنی نمک سردار ہے تمہارے سالنوں کا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اَکْلِ الْبِطِّیْخِ بِالرُّطَبِ
باب خربوزہ تر کھجور کے ساتھ کھانے کا بیان

عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْکُلُ الْبِطِّیْخَ بِالرُّطَبِ۔

روایت ہے عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے تھے تربوزہ کھجور کے ساتھ۔

ف: اس باب میں انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا اس میں عائشہ رضی اللہ عنہا کا اور روایت کی یزید بن

ہارون نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الْقِثَّاءِ بِالرُّطَبِ

باب ککڑی کھجور کے ساتھ کھانے کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ۔

روایت ہے عبداللہ بن جعفر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھاتے تھے ککڑی ساتھ کھجور کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر روایت سے ابراہیم بن سعد کے

مترجم سبحان اللہ! اس ترکیب میں بڑی منفعت طبی ہے کہ کھجور کی گرمی اور ککڑی کی سردی ملکر اعتدال مزاج حاصل ہوتا ہے۔

بَابُ فِي شُرْبِ أَبْوَالِ الْإِبِلِ

باب اونٹوں کا پیشاب پینے کے بیان میں

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا۔

روایت ہے انس سے کہ کچھ لوگ عرینین آئے مدینہ میں اور پانی لگا ان کو مدینہ کا سو بھیجا ان کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کے اونٹوں میں اور فرمایا کہ پیو دودھ اور پیشاب اونٹوں کا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ثابت کی روایت سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث انس سے کئی سندوں سے روایت کی ابوقلابہ نے انس سے اور روایت کی سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے۔

مترجم:- اس قصہ میں دلیل ہے پاک و حلال ہونے پر بول مایوکل لحمہ کے اور جائز ہونے پر تداوی کے ساتھ اس کے اسلیے کہ دوا کرنا محرمات کے ساتھ جائز نہیں اور آں حضرت نے ان کو حکم نہیں کیا کہ اپنا منہ دھوڈالنا بعد پینے کے یا کپڑے اپنے جہاں وہ بول لگ جاوے حالانکہ وہ لوگ نومسلم تھے اور شرائع اسلام سے اور احکام اس کے سے ناواقف تھے اور تاخیر بیان سے وقت حاجت کے جائز نہیں یہ کلیہ اصول کا ہے کذا فی زادالمعاد لابن القیم اور ابن رسلان نے فی شرح سنن میں کہا ہے کہ صحیح مذہب سے شافعیہ کے جواز تداوی ہے ساتھ جمیع نجاسات کے سکر وغیرہ اس حکم میں برابر ہے اینا پر حدیث عرنیین کے جو صحیحین میں مروی ہے کہ امر کیا آنحضرت نے ان کو ابوال ابل پینے کے واسطے تداوی کے اور کہا کہ وہ احادیث جن میں نہی وارد ہے حرام سے دوا کرنے کی وہ محمول ہیں اوپر عدم حاجت کے یعنی جب تک دوائے طاہر موجود ہو علاج حرام سے درست نہیں اور اگر موجود نہ ہو تو درست ہے بیہقی نے کہا… احادیث نہی از تداوی بحرام محمول ہیں ضرورت نہ ہونے پر اور جب ضرورت ہو تو جائز ہے تاکہ جمع ہو جاوے احادیث نہی اور حدیث عرنیین میں۔ یہ خلاصہ ہے مسک الختام کا، اور کرمانی میں ہے کہ اختلاف ہے بول مایوکل لحمہ میں سو بعضوں نے کہا کہ وہ طاہر ہے اسی حدیث سے استدلال کر کے اور ابو حنیفہ اور شافعی نے کہا کہ ابوال سب نجس ہیں اور اباحت ہوئی ان کے لیے فقط واسطے مرض کے، انتہی اور استدلال کیا ہے اصحاب مالک اور احمد نے ساتھ اسی حدیث کے اوپر پاک ہونے بول اور روث مایوکل لحمہ کے (نووی)

بَابُ الْوُضُوْءِ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهٗ

باب وضو کا قبل طعام اور بعد اس کے

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّ

روایت ہے سلیمان سے کہا پڑھا میں نے توراۃ میں کہ

بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهُ۔

برکت طعام کی ہے وضو بعد اس کے اور ذکر کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خبر دی میں نے آپ کو جو پڑھا تھا میں نے توراۃ میں سو فرمایا آپ نے برکت کھانے کی ہے وضو قبل اس کے اور بعد اس کے۔

ف اس باب میں انس اور ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر قیس بن ربیع کی روایت سے اور قیس ضعیف ہیں حدیث میں اور ابو ہاشم رومانی کا نام یحییٰ بن دینار ہے۔

بَابٌ فِي تَرْكِ الْوُضُوْءِ قَبْلَ الطَّعَامِ

باب قبل طعام ترک وضو کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فَقَالُوْا أَلَا نَأْتِيْكَ بِوَضُوْءٍ قَالَ إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلٰوةِ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ آنحضرتؐ نکلے پاخانے سے اور لائے ان کے پاس کھانا سو لوگوں نے عرض کی کہ وضو کا پانی لادیں۔ فرمایا آپ نے مجھے حکم وضو کا جب سے ہوا ہے کہ کھڑا ہوں میں نماز کے لیے

ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ عمرو بن دینار نے سعید بن حویرث سے انہوں نے ابن عباس سے اور کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے تھے سفیان ثوری مکروہ جانتے ہاتھ دھونا قبل طعام کے اور مکروہ جانتے روٹی رکھنا نیچے پیالی کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الدُّبَّاءِ

باب کدو کھانے کے بیان میں

عَنْ أَبِي طَالُوْتَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ يَأْكُلُ الْقَرْعَ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا لَكِ شَجَرَةً مَا أُحِبُّكِ إِلَّا لِحُبِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكِ۔

روایت ہے ابوطالوت سے کہا داخل ہوا میں انس بن مالک کے پاس اور وہ کدو کھاتے تھے اور کہتے اے درخت کس قدر ہے مجھے محبت تیری بسبب دوست رکھنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تجھ کو۔

ف: اس باب میں حکیم بن جابر سے بھی روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ فِي الصَّحْفَةِ يَعْنِي الدُّبَّاءَ فَلَا أَزَالُ أُحِبُّهُ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈتے تھے رکابی میں یعنی کدو کو جب سے میں ہمیشہ دوست رکھتا ہوں کدو کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے انس بن مالک سے۔

مترجم: ابن ماجہ میں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ھٰذا القرع وھو الدُّبَّاءُ نکثر بہ طعامنا۔ یعنی یہ قرع ہے یعنی کدو ہے کہ بڑھاتے ہیں ہم اس سے اپنا کھانا اور صحیحین میں انس سے مروی ہے کہ ایک درزی نے آپ کی دعوت کی اور جو کی روٹی اور خشک گوشت آپ کے [illegible] کیا اور آپ حوالی قصعہ سے تتبع دُبّاء فرماتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ [illegible] الزَّيْتِ

باب زیت کے بیان میں

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُوا الزَّیْتَ وَادَّہِنُوْا بِہٖ فَاِنَّہٗ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبَارَکَۃٍ۔

روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھاؤ تم روغن زیتون اور تیل لگاؤ اس کا وہ درخت مبارک سے ہے۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر عبدالرزاق کی روایت سے کہ معمر سے روایت کرتے ہیں اور عبدالرزاق اضطراب کرتے ہیں اس روایت میں پھر کبھی ذکر کرتے تھے کہ روایت ہے آنحضرتؐ سے بواسطہ عمرؓ کے اور کبھی بعینہٖ شک کہتے تھے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ روایت ہے آنحضرتؐ سے بواسطہ عمرؓ کے اور کبھی کہتے روایت ہے زید بن اسلم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کی ہم سے ابوداؤد نے انہوں نے معمر سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی اور نہیں ذکر کیا اس میں عمرؓ کا۔

عَنْ اَبِیْ اُسَیْدٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُوا الزَّیْتَ وَادَّہِنُوْا بِہٖ فَاِنَّہٗ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبَارَکَۃٍ۔

روایت ہے ابی اُسید سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے کھاؤ روغن زیتون اور تیل لگاؤ اس کا کہ وہ درخت مبارک سے ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبداللہ بن عیسیٰ کی روایت سے۔

مترجم: شجرۂ مبارکہ میں اشارہ ہے طرف سورۂ نور کے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یُوْقَدُ مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبَارَکَۃٍ زَیْتُوْنَۃٍ لَّا شَرْقِیَّۃٍ وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْاَکْلِ مَعَ الْمَمْلُوْکِ
باب لونڈی غلام جب کھانا پکا کر لائے اُسکے بیان میں

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ یُخْبِرُہُمْ بِذٰلِکَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا کَفٰی اَحَدَکُمْ خَادِمُہٗ طَعَامَہٗ حَرَّہٗ وَدُخَانَہٗ فَلْیَاْخُذْ بِیَدِہٖ فَلْیُقْعِدْہُ مَعَہٗ فَاِنْ اَبٰی فَلْیَاْخُذْ لُقْمَۃً فَلْیُطْعِمْہُ اِیَّاہَا۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے وہ خبر دیتے تھے لوگوں کو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اٹھاوے تم میں سے کسی کا خادم گرمی اور دھواں اس کے کھانے کا یعنی پکاوے تو چاہیے کہ ہاتھ پکڑ کر اس کو اپنے ساتھ بٹھالے پھر اگر اس کا دل نہ مانے تو لیوے ایک لقمہ اور اسے کھلاوے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوخالد والد ہیں اسمٰعیل کے نام ان کا سعد ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ فَضْلِ اِطْعَامِ الطَّعَامِ
باب کھانا کھلانے کی فضیلت میں

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْشُوا السَّلَامَ وَاَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاضْرِبُوا الْہَامَ تُوْرَثُوا الْجِنَانَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظاہر کرو سلام کو اور کھلاؤ طعام کو اور مارو ہام کو وارث ہو جنان کے۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمر اور ابن عمر اور انس اور عبداللہ بن سلام اور عبدالرحمٰن بن عائش اور شریح بن ہانی سے بھی روایت ہے کہ شریح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے روایت سے ابوہریرہ کی۔

مترجم: ظاہر کرو سلام کو یعنی ہر مسلمان سے سلام کرو خواہ اس سے تعارف ہو یا نہ ہو اور ہام یعنی کھوپری یعنی مارو کھوپری کافروں کی اور جہاد کرو کہ جنت کے وارث ہو جاؤ گے کہ وطن اصلی تمہارے دادا کا وہی تھا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُعْبُدُوا الرَّحْمٰنَ وَ اَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت کرو رحمان کی اور کھانا کھلاؤ اور جاری کرو سلام کو کہ داخل ہو جاؤ جنت میں سلامتی سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: ابن ماجہ کی روایت میں افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا الارحام وصلوا باللیل والناس نیام مروی ہے یعنی اور سلوک نیک کرو ناتے داروں سے اور نماز پڑھو رات کو جب لوگ سوتے ہوں (الحدیث)

بَابُ مَاجَآءَ فِيْ فَضْلِ الْعَشَآءِ
باب طعام شب کی فضیلت میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَشَّوْا وَلَوْ بِكَفٍّ مِّنْ حَشَفٍ فَاِنَّ تَرْكَ الْعَشَآءِ مَهْرَمَةٌ

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طعام شب کی عادت رکھو اگرچہ ایک مٹھی کھجور ناقص ہو اسلیے کہ طعام شب کا چھوڑ دینا موجب ہے بڑھاپے کا۔

ف: یہ حدیث منکر ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور عنبسہ ضعیف ہیں حدیث میں اور عبدالملک بن علاق مجہول ہیں۔

مترجم: یہ حدیث ابن ماجہ نے بھی ایراد کی ہے اور رواۃ اس کے ماموں ہیں مگر ابراہیم بن عبدالسلام بن عبداللہ بن باباہ کہ وہ ضعیف ہیں۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الطَّعَامِ
باب کھانے پر بسم اللہ کہنے کا بیان

عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهٗ طَعَامٌ قَالَ اُدْنُ يَا بُنَيَّ فَسَمِّ اللّٰهَ وَكُلْ بِيَمِيْنِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيْكَ۔

روایت ہے عمر بن ابی سلمہ سے کہ داخل ہوئے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ان کے آگے کھانا تھا فرمایا آپ نے اے چھوٹے بیٹے میرے نزدیک ہو اور نام لے اللہ کا اور کھا اپنے داہنے ہاتھ سے اور کھا اپنے نزدیک سے۔

ف: اختلاف کیا اصحاب ہشام ابن عروہ نے اس حدیث کی روایت میں اور ابو وجزہ سعدی کا نام یزید بن عبید ہے۔

عَنْ عِكْرَاشِ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ بَعَثَنِيْ بَنُوْ مُرَّةَ ابْنُ عُبَيْدٍ بِصَدَقَاتِ اَمْوَالِهِمْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَوَجَدْتُهٗ جَالِسًا بَيْنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِيْ فَانْطَلَقَ بِيْ اِلٰى بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ هَلْ مِنْ طَعَامٍ فَاُتِيْنَا بِجَفْنَةٍ كَثِيْرَةِ الثَّرِيْدِ وَالْوَذْرِ فَاَقْبَلْنَا نَاْكُلُ مِنْهَا فَخَبَطْتُ بِيَدِيْ فِيْ نَوَاحِيْهَا

روایت ہے عکراش بن ذویب سے کہا کہ بھیجا مجھ کو بنی مرہ نے اپنی زکوٰۃ کے مالوں کے ساتھ آنحضرت کی طرف سو میں آیا مدینہ میں اور ان کو بیٹھا پایا مہاجرین اور انصار میں پھر پکڑا آپ نے میرا ہاتھ اور لے گئے مجھ کو ام سلمہ کے گھر کی طرف اور پوچھا آپ نے کچھ کھانا ہے سو لائے ہمارے پاس ایک بڑا پیالہ کہ اس میں بہت ثرید تھا اور گوشت کی بوٹیاں پھر متوجہ ہوئے اور ہم کھانے لگے اس میں سے پھر مارنے لگا میں اپنے ہاتھ سے کناروں

وَاَکَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ فَقَبَضَ بِیَدِہِ الْیُسْرٰی عَلٰی یَدِیَ الْیُمْنٰی ثُمَّ قَالَ یَاعِکْرَاشُ کُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَاِنَّہُ طَعَامٌ وَاحِدٌ ثُمَّ اُتِیْنَا بِطَبَقٍ فِیْہِ اَلْوَانُ التَّمْرِ اَوِ الرُّطَبِ شَکَّ عُبَیْدُ اللّٰہِ فَجَعَلْتُ اٰکُلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَجَالَتْ یَدُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الطَّبَقِ قَالَ یَاعِکْرَاشُ کُلْ مِنْ حَیْثُ شِئْتَ فَاِنَّہُ غَیْرُ لَوْنٍ وَاحِدٍ ثُمَّ اُتِیْنَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدَیْہِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ کَفَّیْہِ وَجْہَہٗ وَذِرَاعَیْہِ وَرَاْسَہٗ وَقَالَ یَاعِکْرَاشُ ھٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّا غَیَّرَتِ النَّارُ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّۃٌ۔

میں پیالہ کے اور کھانے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آگے سے پھر پکڑا آپ نے اپنے بائیں ہاتھ سے میرا سیدھا ہاتھ پھر فرمایا اے عکراش کھاؤ تم اس جگہ سے کہ یہ ایک قسم کا کھانا ہے پھر لائے ہمارے پاس ایک طباق کہ اس میں کھجور تھے کئی قسم کے یا رطب، شک کیا عبیداللہ راوی نے پھر کہا عکراش نے کہ میں کھانے لگا اپنے آگے سے اور گھومنے لگا ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طباق میں پھر فرمایا آپ نے اے عکراش کھاؤ تم جہاں سے چاہو یہ کھانا ایک طرح کا نہیں پھر لائے ہمارے پاس پانی اور دھوئے دونوں ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پونچھ لی تری ہتھیلیوں کی اپنے منہ پر اور دونوں بانہوں پر اور سر پر اور فرمایا اے عکراش یہ وضو ہے اس چیز سے جو پکی ہو آگ میں اور اس حدیث میں اور قصہ بھی ہے۔

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ طَعَامًا فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ فَاِنْ نَسِیَ فِیْ اَوَّلِہٖ فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ فِیْ اَوَّلِہٖ وَاٰخِرِہٖ وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ طَعَامًا فِیْ سِتَّۃٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ فَجَاءَ اَعْرَابِیٌّ فَاَکَلَ بِلُقْمَتَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّہٗ لَوْ سَمّٰی لَکَفَاکُمْ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا آنحضرت نے جب کھاوے کوئی تم میں کا کچھ کھانا تو چاہیئے کہ بسم اللہ کہہ لے پھر اگر بھول جاوے تو کہے بِسْمِ اللّٰہِ فِیْ اَوَّلِہٖ وَاٰخِرِہٖ یعنی شروع ہے اللہ کے نام سے اول و آخر اس کھانے کا اور اسی اسناد سے مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھا رہے تھے کھانا چھ آدمیوں میں اپنے اصحاب سے پھر آگیا ایک گنوار اور کھالیا اس نے سب کھانا دو لقمے میں سو فرمایا آنحضرتؐ نے اگر یہ نام لیتا اللہ کا تو یہ کھانا تم سب کو کفایت کرتا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم بسم اللہ ابتدائے طعام میں مستحب ہے باجماع امت اور ایسے ہی حمد بھی آخر میں اور اور ایسے ہی پہننے کی ابتداء میں بلکہ ہر امر ذی بال کی ابتداء میں، اور علماء نے کہا ہے مستحب ہے بجہر کہنا بسم اللہ کا کہ اوروں کو تنبیہ ہو جائے اور کافی ہے لفظ بسم اللہ کا اگرچہ پوری پڑھنا مستحسن ہے اور جنب اور حائض وغیرہما اس میں سب برابر ہیں اور چاہیئے کہ ہر ایک شخص جماعت سے بسم اللہ کہے مگر ایک شخص نے بھی کہہ لی تو سنت ادا ہو گئی نص کیا ہے اس پر شافعیؒ نے اور استدلال کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ شیطان قابو پا لیتا ہے کھانے سے جب کہ اس پر نام اللہ کا نہ لیا جاوے اور اس لیے کہ مقصود حاصل ہو جاتا ہے ایک کے نام لینے سے (نووی) فقیر کہتا ہے اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ طَعَامًا فَلْیَقُلْ بِسْمِ اللّٰہِ کا عموم مقتضی ہے کہ ہر آدمی کو بسم اللہ کہنا سنت ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَيْتُوتَةِ وَفِي يَدِهِ غَمَرٌ

باب چکنے ہاتھ سو جانے کی کراہت میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ حَسَّاسٌ لَحَّاسٌ فَاحْذَرُوهُ عَلَى أَنْفُسِكُمْ مَنْ بَاتَ وَفِي يَدِهِ رِيحُ غَمَرٍ فَأَصَابَهُ شَيْءٌ فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شیطان بڑا پانے والا اور ناکنے والا ہے سو بچاؤ اس سے اپنی جانوں کو، جو سویا اور ہاتھ میں اس کے چکنائی کی بو ہے پھر پہنچی اس کو کچھ بلا مجھانہ کہے مگر اپنی جان کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اس سند سے اور مروی ہے سہیل بن ابی صالح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہؓ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے، روایت کی ہم سے محمد بن اسحاق نے انہوں نے ابوبکر بغدادی سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے منصور بن ابی الاسود سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے جو رات کو سووے اور اس کے ہاتھ میں چکنائی ہو پھر اسے کچھ بلا پہنچے تو ملامت نہ کرے مگر اپنی جان کو یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو اعمش کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

مترجم: یہ تو ظاہر ہے کہ ہاتھ میں چکنائی ہوگی تو ہوام اور حشرات الارض قصد کریں گے اور اکثر ایسا ہی ہوا ہے کہ چوہوں نے لوگوں کی انگلیاں کتر لی ہیں اور سوا اس کے جن اور شیاطین کی بھی کچھ ایذا ہوتی ہوگی بہرحال اطاعت آپ کی ضرور ہے اور احتراز آپ کی مناہی سے لازم۔ اٰخِرُ اَبْوَابِ الْاَطْعِمَةِ۔

مترجم: چند سنن و مستحبات طعام باختصار لکھے جاتے ہیں اور اس پر ابواب مذکورہ کا ختم کیا جاتا ہے۔ اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا اِتِّبَاعَ نَبِيِّكَ الْكَرِيْمِ (۱) شروع کرنا غسل ید اور اکل کا شخص فاضل و کبیر سے مستحب ہے (۲) تین انگلیوں سے کھانا سنت ہے (۳) غیر مدعو شخص اگر مدعوین کے ساتھ آجاوے تو اجازت صاحب خانہ ضرور ہے اور صاحب خانہ کو مستحب ہے اجازت دینا (۴) آنحضرتؐ کی عادت مبارک تھی کہ کھانے کا نام دریافت فرماتے جب کھاتے (۵) کلی کرنا بعد طعام کے مسنون ہے اور رومالوں کے بدلے ہتھیلیاں اپنی سواعد اور اقدام میں پونچھ لینا مسنون ہے (۶) رفع مائدہ کے وقت یہ دعا مسنون ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانَا وَاٰوَانَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَكْفُوْرٍ۔ (۷) جب سفر سے گھر آدے تو اطعام طعام مسنون ہے (۸) دعوت کے گھر میں کوئی امر منکر دیکھے تو لوٹ جانا مسنون ہے، حضرتؐ ایک پردہ دیکھ کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے لوٹ گئے۔ (۹) جب داعی آدمی کے کئی ایک ہوں تو جس کا دروازہ قریب ہو اس کی دعوت قبول کرے یا جس کی دعوت پہلے پہنچے (۱۰) الگ الگ کھانا پیٹ نہ بھرنے کا سبب ہے اور مل کر کھانا موجب برکت ہے (۱۱) جب مکھی کھانے میں گرے تو اسے ڈبو کر نکالنا مسنون ہے۔ (۱۲) مہمان میزبان کے لیے یہ دعا کرے اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰئِكَةُ (۱۳) پہلا پھل دیکھے تو یہ دعا مسنون ہے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَفِيْ ثِمَارِنَا وَفِيْ مُدِّنَا وَفِيْ صَاعِنَا بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ (۱۴) آنحضرتؐ کے جب گھی گوشت دونوں سامنے ہوتے تو ایک کھاتے ایک صدقہ کر دیتے (۱۵) مسکہ اور کھجور ملا کر کھانا مسنون ہے اسی طرح رطب و قثاء اور رطب و بطیخ (۱۶) سات کھجوریں عجوہ ہر روز کھانا دافع سم و سحر ہے (۱۷) طاعم شاکر ثواب میں مثل

صائم صابر کے ہے (۱۸) مہمان کو دیکھ کر خوشی ظاہر کرنا اور شکر الٰہی بجالانا اور مرحبا وسہلاً کہنا مستحب ہے (۱۹) تقدیم فواکہ کی خبز ولحم پر مستحب ہے (۲۰) طعمہ مسنونہ جن کا ذکر احادیث میں وارد ہوا ہے وہ کئی کھانے ہیں (۱) حیس گھی اور کھجور ملا ہوا (۲) قسط چھاچھ سکھا کر بناتے ہیں (۳) سویق ستو (۴) خزیرہ چھوٹی بوٹیاں گوشت کی روا ملا کر پکاتے ہیں اگر اس میں گوشت نہ ہو تو وہ عصیدہ ہے اور اگر میٹھا اور آٹا ہو تو حریرہ (۵) تلبینہ آش جو اور حریرہ (۶) شریدہ روٹی سالن میں چوری ہوئے (۷) دُبّاء کدو ہے کہ آنحضرتؐ کو محبوب تھا (۸) قدید گوشت جو نمک لگا کر سکھایا ہو (۹) ساق چکندر اور جو ملا کر ایک صحابیہ پکاتی تھیں اور بروز جمعہ اصحابؓ آنحضرتؐ کو کھلاتی تھیں (۱۰) ذراع وکتف وجنب وظہر یعنی دست وشانہ وپسلی اور پیٹھ کا گوشت بکری کا آنحضرتؐ کو پسند تھا (۱۱) حسف ای ردی تمر یعنی ادنیٰ قسم کی کھجور، چھوار کھجور ککڑی کا بجا نیات بیلو کا پھل کہ اس میں اچھا ہوتا ہے یہ سب پھل آنحضرتؐ نے کھائے ہیں، جبن پنیر چھری سے کاٹ کر کھانا بھی ثابت ہے (۲۱) پیٹ بھر کر کھانا اچھا نا روا ہے دواماً مکروہ ہے اور خبز مرقق یعنی پتلی چپاتی کھانا بدعت ہے حضرت نے کبھی نہیں کھائی (۲۲) خوان پر کھانا مکروہ ہے دسترخوان پر سنت (۲۳) تکیہ لگا کر کھانا پینا مکروہ ہے (۲۴) عیب کرنا طعام کو مکروہ ہے (۲۵) آٹا چھاننا بدعت ہے آنحضرت کے زمانہ میں جو پیس کر پھونک لیا کرتے تھے (۲۶) مناخل یعنی چھلنیاں گھر میں رکھنا خلاف سنت ہے۔ (۲۷) چھوٹی چھوٹی تشتریوں اور پیالیوں میں کھانا خلاف سنت ہے (۲۸) کھجور میں اقران یعنی دو دو ملا کر کھانا مکروہ ہے مگر ساتھ کھانے والوں کی اجازت ہو تو جائز ہے (۲۹) اوندھے لیٹ کر کھانا مکروہ ہے (۳۰) جس دسترخوان پر شراب ہو اس پر کھانا حرام ہے (۳۱) مسجد میں کھانا روا ہے (۳۲) کھانا پھینکنا منع ہے۔

اَبْوَابُ الْاَشْرِبَةِ

یہ باب ہیں پینے کی چیزوں اور اسکے آداب کے بیان میں

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ شَارِبِ الْخَمْرِ

باب شارب خمر کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نشہ کرنے والی چیز خمر ہے اور نشہ کرنے والی چیز حرام ہے اور جس نے پی شراب دنیا میں اور مرا اور وہ اس کی عادت رکھتا ہے نہ پیئے گا وہ شراب آخرت میں یعنی جنت میں۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابی سعید اور عبداللہ بن عمر اور عبادہ اور ابی مالک اشعری اور ابن عباس سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی طرح سے اس سند سے عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت کی مالک بن انس نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے موقوفاً اور مرفوع نہ کیا اس کو

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلْ لَهُ صَلٰوةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پی شراب نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نماز چالیس دن تک پھر اگر اس نے توبہ کی توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پھر

فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلٰوةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلٰوةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهٗ صَلٰوةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ قِيْلَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَا نَهْرُ الْخَبَالِ قَالَ نَهْرٌ مِنْ صَدِيْدِ اَهْلِ النَّارِ۔

اگر اس نے دوبارہ پی نہیں قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نماز چالیس دن تک پھر اگر اس نے توبہ کی قبول کرے گا اللہ اس کی پھر اگر اس نے سہ بار پی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نماز چالیس دن تک پھر اگر توبہ کرے تو توبہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی پھر اگر اس نے چوتھی بار پی لی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نماز چالیس دن تک پھر اگر اس نے توبہ کی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ توبہ اس کی یعنی ایسی قبول نہ ہوگی کہ کچھ سزا نہ ہو بلکہ سزا اس کی یہ[1] ہوگی کہ پلاوے گا اس کو اللہ تعالیٰ نہر سے کیچڑ کے پوچھا لوگوں نے اے ابا عبدالرحمٰن اور یہ کنیت ہے عبداللہ بن عمر کی کیا ہے نہر کیچڑ کی فرمایا نہر ہے پیپ دوزخیوں کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے مثل اس کے عبداللہ بن عمرو سے اور ابن عباس سے کہ وہ دونوں روایت کرتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مترجم: خمر اور اس کے شارب کی برائی میں بہت احادیث وارد ہوئی ہیں بخاری میں ہے جس نے شراب پی اور توبہ نہ کی حرام ہے اس پر شراب آخرت کی اور ابوہریرہ سے مروی ہے کہ شب معراج میں آنحضرتؐ پر شراب اور دودھ عرض کیے گئے آپ نے دودھ اختیار کیا حضرت جبرئیل نے فرمایا اگر آپ شراب پی لیتے تو گمراہ ہو جاتی امت آپ کی اور انس سے مروی ہے کہ جب حرام ہوا شراب نہیں پاتے تھے ہم خمر انگور کا بلکہ اکثر خمر ہمارا بسر اور تمر سے تھا اور ابی مالک یا ابی عامر اشعری سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا میری امت سے ایک قوم حلال کرلے گی فرجیں عورتوں کی یعنی یہ زنا اور ریشمی کپڑے اور شراب اس طرح استعمال کریں گے جیسے حلال کو اور اتریں گی ان میں سے کچھ قومیں نزدیک ایک علم[1] کے شام کو آئے گا ان کے پاس کوئی آنے والا کسی حاجت کو وہ کہیں گے آج لوٹ جا کل ہمارے پاس آنا پھر مسخ کر دے گا اللہ تعالیٰ ان میں سے کچھ لوگوں کو سور اور بندر۔ اور خمر باجماع امت حرام ہے بتحریم اللہ و تحریم رسولہ و بسوال الصحابہ اختلاف نہیں ہے اس میں کسی کا مگر اختلاف کیا ہے اس میں کہ حرمت خمر کی لذاتہا ہے یعنی بغیر کسی علت کے یا بسبب کسی علت کے پس حنفیہ اس طرف گئے ہیں کہ حرمت اس کی لذاتہا ہے اور سائر علماء کا مذہب ہے کہ حرمت اس کی بعلت سکر ہے اور یہی مذہب صحیح اور موافق احادیث اور روایات کے ہے اور بیان کی ہے اللہ تعالیٰ نے یہی علت اس کی چنانچہ فرمایا اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ۔ پس فرمائیں اس میں دو خرابیاں ایک وقوع عداوت فیما بینہا دوسرے روکنا ذکر الٰہی سے اور نماز سے اور یہ دونوں ہوتی ہیں حالت سکر میں اور قصہ حمزہ کا مشہور ہے کہ بسبب سکر کے انہوں نے حضرت علی کی دو اونٹنیاں ماریں اور آنحضرت اور صحابہ کو کہا هَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِيْدٌ لِّيْ اَوْ لِاٰبَآئِيْ یعنی نہیں ہو تم مگر غلام میرے یا میرے باپ دادوں کے اور علی ہذا القیاس قصہ

[1] کنارہ پہاڑ کا۔

سعد کا اور یہ جو فرمایا کہ نہ پیئے گا شارب خمر شراب آخرت کو تو شارب دو حال سے خالی نہیں یا تو توبہ کرے گا یا نہیں پھر اگر توبہ کی تو شارب نہ رہا بلکہ بمنطوق التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ تائب ہو گیا۔ پھر اگر توبہ نہ کی تو مذہب اہلسنت یہی ہے کہ اللہ مختار ہے خواہ اسے بخشے خواہ عذاب کرے پھر اگر عذاب کیا مخلد فی النار نہ ہو گا اور خواہ مخواہ بہ برکت توحید بفضل اللہ نار سے نکلے گا اور جنت میں جاوے گا پھر جب جنت میں پہنچا تو مذہب ایک گروہ صحابہ کا ہے کہ وہ جنت میں بھی شراب نہ پیئے گا اور ظاہر حدیث یہی ہے اس لیے کہ جلدی کی اس نے اس میں کہ تاخیر درکار تھی جیسے کہ قاتل وارث حصول میراث کے لیے جلدی کرتا ہے پھر اس کی سزا یہ ہوتی ہے کہ مطلقاً میراث سے محروم ہو جاتا ہے اور مراد عدم قبول توبہ سے چوتھی بار میں شاید یہ ہو کہ اس نے جو بار بار توبہ توڑی اور گویا حکم شرعی سے استہزا کی تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں قساوت قلب ایسی دیتا ہے کہ توفیق توبہ مقبولہ نہیں پاتا اور انوار و برکات توبہ سے محروم رہتا ہے۔ اور حنفیہ قائل ہیں کہ حرمت خمر انگوری کی قطعی ہے اور باقی مسکرات کی حرمت ظنی حالانکہ یہ مذہب بغایت ضعیف ہے اور خلاف احادیث معتبرہ اس لیے کہ روایات معتبرہ میں وارد ہے کل مسکر خمر و کل مسکر حرام جیسا کہ آگے آتا ہے اور مذہب جمہور کا انہی احادیث کے موافق ہے یعنی حرمت ہر مسکر کی قطعی ہے۔ (احوذی)

بَابُ مَا جَاءَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ
باب ہر مسکر کی حرمت قطعی کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کسی نے حکم بتع کا فرمایا آپ نے جو پینے کی چیز میں نشہ کرے وہ حرام ہے۔

مترجم بتع بکسر موحدہ و سکون فوقانیہ شراب ہے کہ شہد سے بنائی جاتی ہے اور شراب ہے اہل یمن کی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے سنا میں نے آنحضرتؐ سے فرماتے تھے ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عمر اور علی اور ابن مسعود اور ابی سعید اور ابی موسیٰ اور اشج عصری سے اور دیلم اور میمونہ اور عائشہؓ اور ابن عباس اور قیس بن سعد اور نعمان بن بشیر اور معاویہ اور عبداللہ بن مغفل اور ام سلمہ اور ابی بریدہؓ اور وائل بن حجر اور قرہ مزنی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ابی سلمہ نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور روایت ہے ابی سلمہ سے انہوں نے روایت کی ابن عمرؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

اس حدیث میں صاف دلالت ہے کہ حرمت جمیع اشیاء مسکرہ کی برابر ہے نہ جیسا کہ مذہب حنفیہ ہے اور اس حدیث کے مضمون کو اتنے صحابہ نے روایت کیا و دون ہٰذا خرط القتاد۔

بَابُ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ
باب اس بیان میں کہ جس کے بہت پینے سے نشہ ہو اسکا تھوڑا بھی حرام ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ۔

روایت ہے جابرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے بہت سے نشہ ہو اس کا تھوڑا بھی حرام ہے۔

ف: اس باب میں سعد اور عائشہؓ اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عمر اور خوات بن جبیر سے بھی روایت ہے، یہ حدیث

حسن ہے غریب ہے عائشہ کی روایت سے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ مَا أَسْكَرَ الْفَرَقُ مِنْهُ فَمِلْأُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ۔

روایت ہے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا آنحضرت ؐ نے ہر نشہ کی چیز حرام ہے جس کی ایک فرق بھر سے نشہ ہو اس کا ایک چلو بھر بھی حرام ہے۔

اور عبداللہ یا محمد بن بشار ان دونوں میں سے کسی نے اپنی روایت میں کہا الحسوة منه حرام یعنی ایک گھونٹ بھی اس میں سے حرام ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے روایت کی یہ لیث بن ابی سلیم اور ربیع بن صبیح نے ابی عثمان انصاری سے روایت مہدی کی مانند اور ابو عثمان انصاری کا نام عمرو بن سالم ہے اور کبھی ان کو عمر بن سالم بھی کہتے ہیں۔

مترجم فرق بفاء وسکون را ایک برتن ہے کہ تین صاع اس میں آتے ہیں اور ابن قتیبہ نے کہا اٹھائیس رطل سماتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ نَبِيْذِ الْجَرِّ

باب مٹکوں میں نبیذ بنانے کے بیان میں

عَنْ طَاوُسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ طَاوُسٌ وَاللّٰهِ إِنِّيْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ۔

روایت ہے طاؤس سے کہ آیا ایک مرد ابن عمرؓ کے پاس اور کہا اس نے کہ منع کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹکوں کی نبیذ سے کہا انہوں نے ہاں سو کہا طاؤس نے کہ قسم ہے اللہ کی میں نے بھی سنا ان سے۔

ف: اس باب میں ابن ابی اوفی اور سعید اور سوید اور عائشہؓ اور ابن زبیر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: اس جگہ مٹکے سے لاکھی برتن مراد ہیں کہ ان میں نبیذ جلدی نشہ لاتی ہے اور نبیذ یہ ہے کہ کھجور تر یا خشک رات کو پانی میں بھگو دے دن کو پی لے وہ جب تک نشہ نہ لاوے حلال ہے نشہ لاوے تو حرام ہے پھینک دینا چاہیے۔

بَابٌ فِيْ كَرَاهِيَةِ أَنْ يُنْبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ

باب دباء اور نقیر اور حنتم کی نبیذ کی کراہت میں

عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ زَاذَانَ يَقُوْلُ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَمَّا نَهَى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَوْعِيَةِ وَأَخْبِرْنَاهُ بِلُغَتِكُمْ وَفَسِّرْهُ لَنَا بِلُغَتِنَا قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمَةِ وَهِيَ الْجَرَّةُ وَنَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ وَهِيَ الْقَرْعَةُ وَنَهَى عَنِ النَّقِيْرِ وَهِيَ أَصْلُ النَّخْلِ يُنْقَرُ نَقْرًا أَوْ يُنْسَجُ نَسْجًا وَنَهَى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ

روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہا سنا میں نے زاذان کو کہتے تھے پوچھا میں نے ابن عمر سے حال ان برتنوں کا کہ منع کیا ہے آنحضرتؐ نے اس کے استعمال سے اور کہا ابن عمر سے کہ خبر دو ہم کو ان کی اپنی زبان میں پھر تفسیر کرو ان کی ہماری زبان میں کہا ابن عمرؓ نے منع فرمایا آنحضرتؐ نے حنتمہ سے اور وہ مٹکا ہے اور منع فرمایا دُبّاء سے اور وہ کدو کی تونبی ہے اور منع فرمایا نقیر سے اور وہ جڑ ہے کھجور کی کہ اسکو اندر سے کھود لیتے ہیں یا یوں کہا کہ آثار لیتے ہیں چھلکا اس کا اور صاف کر لیتے ہیں اور منع فرمایا مزفت سے اور وہ برتن ہے کہ جس پر روغن

وَ اَمَرَ اَنْ يُّنْتَبَذَ فِي الْاَسْقِيَةِ۔

قیر لگا ہوا ہو یعنی لاکھی برتن اور حکم فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نبیذ بنائی جاوے مشکوں میں۔

ف: اس باب میں عمر اور علی اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی ہریرہؓ اور عبدالرحمن بن یعمر اور سمرہ اور انس اور عائشہ اور عمران بن حصین اور عائذ بن عمرو اور حکم غفاری اور میمونہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم ان برتنوں میں نبیذ بنانے سے اس لیے منع فرمایا کہ جلد سڑ جاتی ہے اور خوف نشہ کا ہے اور استعمال ان کا مخصوص تھا شراب کے لیے، اس لیے بھی منع فرمایا تھا کہ ان کی مشابہت نہ ہو اب استعمال جائز ہے، مسلم میں مروی ہے کہ آپ نے فرمایا وَلٰكِنِ اشْرَبْ فِي سِقَائِكَ وَاَوْكِهٖ یعنی نبیذ بنا تو اپنی مشک میں اور باندھ دے اس کو اور حکمت اس میں یہ ہے کہ مشک میں جب جوش آجاوے گا اور سکر پیدا ہوگا تو پھٹ جائے گی اور مالک کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ مسکر ہو گئی بخلاف ظروف مذکورہ کے کہ اس میں سکر کا علم نہیں ہوتا۔ تنبیہ نَسْنَجًا جو روایت میں وارد ہوا ہے صحیح حائے مہملہ سے ہے اور معنی نسنج کے چھلکا اتارنا اور جیم مہملہ غلط ہے کہ منقول نسخ مسلم وغیرہ میں بحائے مہملہ واقع ہوا ہے اور یہ نبیذ بنانا ان برتنوں میں بھی جو حدیث میں منہی عنہ ہے اس کی نہی منسوخ ہے چنانچہ مسلم میں مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا میں تم کو منع کرتا تھا اس میں نبیذ بنانے سے اب بناؤ مگر مسکر نہ پیو، یعنی اختیار ارکھو (نووی)

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ اَنْ يُّنْتَبَذَ فِي الظُّرُوْفِ

باب ظروف مذکورہ وغیرہا میں نبیذ بنانے کی اجازت میں

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوْفِ وَ اِنَّ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَّ لَا يُحَرِّمُهٗ وَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے منع کرتا تھا میں تم کو برتنوں میں نبیذ بنانے سے اور بیشک ظرف کسی چیز کو حلال نہیں کرتا اور نہ حرام کرتا ہے اور ہر نشہ کرنے والی چیز حرام ہے یعنی حرمت بسبب نشہ کے ہے نہ بسبب ظرف کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوْفِ فَشَكَتْ اِلَيْهِ الْاَنْصَارُ فَقَالُوْا لَيْسَ لَنَا وِعَآءٌ قَالَ فَلَا اِذًا

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برتنوں سے پھر شکوہ کیا انصار نے اور کہا ہمارے پاس اور برتن نہیں فرمایا آپؐ نے ایسا ہے تو میں منع نہیں کرتا۔

ف: اس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہؓ اور ابی سعید اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نہی انتباذ جو باب مقدم میں مذکور ہوئی منسوخ ہے اور بخاری میں ایک عورت سے مروی ہے کہ اس نے کہا انقعت له تمرات من الليل في تور، یعنی بھگو رکھے تھے میں نے آنحضرتؐ کے لیے چند کھجوریں لوٹے میں اور تور لوٹے کو کہتے ہیں خواہ پتھر کا ہو خواہ تانبے کا یا لکڑی کا سو پھر پلایا آنحضرت کو

بَابُ مَا جَآءَ فِي السِّقَاءِ

باب مشک میں نبیذ بنانے کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ يُوكَأُ أَعْلَاهُ لَهُ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهُ غُدْوَةً وَيَشْرَبُهُ عِشَاءً وَنَنْبِذُهُ عِشَاءً وَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً۔

روایت ہے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ ہم نبیذ بنایا کرتے تھے آنحضرتؐ کے لیے مشک میں کہ باندھ دیا جاتا تھا اس کے اوپر کا منہ اور اس کے نیچے ایک چھوٹا سا منہ تھا بھگوتے تھے ہم صبح کو تو پیتے تھے آپ شام کو اور بھگوتے تھے ہم شام کو تو پیتے تھے آپؐ صبح کو۔

ف: اس باب میں جابر اور ابی سعید اور ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے یونس بن عبید کی روایت سے مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث عائشہؓ سے اور سند سے بھی۔

مترجم عَزْلَاءُ توشہ دان چرمی کے نیچے کے منہ کو کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اس مشک کے اوپر کا منہ تو باندھ دیتے تھے اور نیچے جو چھوٹا سوراخ بمنزلہ عزلاء کے تھا اس سے پیتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحُبُوبِ الَّتِي يُتَّخَذُ مِنْهَا الْخَمْرُ

باب ان دانوں کے بیان میں جن سے شراب بنتی تھی

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَمِنَ الشَّعِيرِ خَمْرًا وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَمِنَ الزَّبِيبِ خَمْرًا وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا۔

روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا فرمایا آنحضرتؐ نے کہ دانے گیہوں سے شراب ہوتی ہے اور جو سے شراب ہوتی ہے اور کھجور سے شراب ہوتی ہے اور انگور سے شراب ہوتی ہے اور شہد سے شراب ہوتی ہے یعنی ان سب میں جو چیز بنے اس میں نشہ ہو جاوے سب خمر ہے۔

ف: اس باب میں ابوہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے اسرائیل سے مانند اس کی اور روایت کی ابی حیان تیمی نے یہ حدیث شعبی سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے عمر سے کہا حضرت عمرؓ نے اور بیشک گیہوں سے خمر ہے پھر ذکر کی یہ حدیث خبر دی ہم کو اس روایت کی احمد بن منیع نے انہوں نے روایت کی عبداللہ بن ادریس سے انہوں نے ابی حیان تیمی سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے عمر بن خطاب سے کہ خمر گیہوں سے بھی ہوتی ہے اور یہ صحیح تر ہے ابراہیم بن مہاجر کی روایت سے اور کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے نہ تھے ابراہیم بن مہاجر کچھ قوی یعنی علم حدیث میں از روئے روایت کے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہتے تھے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خمر ان دو درختوں سے ہے کھجور اور انگور سے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو کثیر سحیمی غبری ہیں نام ان کا عبدالرحمن بن غفیلہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَلِيطِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

باب بسر و تمر کو ملا کر نبیذ بنانے کے بیان میں

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّنْتَبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيْعًا

روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا گدر کھجور اور تر دونوں کو ملا کر نبیذ بنانے سے

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ اَنْ يُّخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَنَهٰى عَنِ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ اَنْ يُّخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَنَهٰى عَنِ الْجِرَارِ اَنْ يُّنْتَبَذَ فِيْهَا

روایت ہے ابی سعید سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا گدر اور سوکھی کھجور ملا کر نبیذ بنانے سے اور منع فرمایا انگور خشک اور سوکھی کھجور دونوں کو ملا کر نبیذ بنانے سے اور منع کیا مٹکوں میں نبیذ بنانے سے۔

اور اس باب میں انس اور جابر اور ابی قتادہ اور ابن عباس اور ام سلمہ اور معبد بن کعب سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: مٹکوں اور ظرفوں کی تحقیق اوپر گذری، غرض یہ بھی منسوخ ہے یا محمول ہے احتیاط پر کہ احتمال ہے ان میں جلد نشہ ہو جانے کا۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الشُّرْبِ فِیْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ۔

باب سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا حرام ہونے کے بیان میں

عَنِ الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِیْ لَيْلٰى يُحَدِّثُ اَنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقٰى فَاَتَاهُ اِنْسَانٌ بِاِنَآءٍ مِّنْ فِضَّةٍ فَرَمَاهُ بِهٖ وَقَالَ اِنِّیْ كُنْتُ قَدْ نَهَيْتُهٗ فَاَبٰى اَنْ يَّنْتَهِیَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ فِیْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَقَالَ هِیَ لَهُمْ فِی الدُّنْيَا وَلَكُمْ فِی الْاٰخِرَةِ۔

روایت ہے حکم سے کہا سنا میں نے ابن ابی لیلیٰ سے بیان کرتے تھے کہ حذیفہ نے پانی مانگا پھر ایک آدمی پانی لایا ایک برتن میں چاندی کے سو پھینک دیا اس کو حذیفہ نے اور کہا میں منع کر چکا تھا اس کو مگر نہ مانا اس نے کہ باز رہے بیشک آنحضرت نے منع فرمایا ہے سونے چاندی کے برتن میں پینے سے اور حریر و دیباج کے پہننے سے اور فرمایا کافروں کے لیے ہے دنیا میں اور تمہارے لیے ہے آخرت میں۔

ف: اس باب میں ام سلمہ اور براء اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی النَّهْیِ عَنِ الشُّرْبِ قَآئِمًا

باب کھڑا ہو کر پینے کی نہی میں

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَّشْرَبَ الرَّجُلُ قَآئِمًا فَقِيْلَ الْاَكْلُ قَالَ ذَاكَ اَشَدُّ۔

روایت ہے انس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ پیوے آدمی کھڑے ہو کر پھر پوچھا آپ سے اور کھانا، فرمایا وہ تو اور زیادہ برا ہے۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنِ الْجَارُوْدِ بْنِ الْعَلَآءِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

روایت ہے جارود سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا۔ منع فرمایا کھڑے ہو کر پینے سے۔

ف اس باب میں ابی سعید اور ابی ہریرہ اور انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ایسے ہی روایت کی کئی لوگوں نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابی مسلم سے انہوں نے جارود سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ یعنی گری ہوئی چیز مسلمان کی اٹھا لینا سبب ہے دوزخ میں جلنے کا یعنی جب ہضم کرنے کی نیت سے اٹھاوے اور بتانے کا قصد نہ ہو اور جارود بن المعلیٰ کو ابن العلاء بھی کہتے ہیں اور صحیح ابن معلیٰ ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الشُّرْبِ قَائِمًا باب کھڑے ہو کر پینے کی رخصت میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَمْشِيْ وَنَشْرَبُ وَنَحْنُ قِيَامٌ۔ روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا انہوں نے کھاتے پیتے تھے ہم زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چلتے اور کھڑے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبید اللہ بن عمرؓ کی روایت سے وہ نافع سے روایت کرتے ہیں وہ ابن عمرؓ سے اور روایت کی عمران بن حدیر نے یہ حدیث ابی البزری سے انہوں نے ابن عمرؓ سے اور ابو البزری کا نام یزید بن عطارد ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ۔ روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم پیا کھڑے ہو کر۔

ف اس باب میں علی اور سعد اور عبد اللہ بن عمر اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْرَبُ قَائِمًا وَّقَاعِدًا۔ روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہا دیکھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیتے تھے کھڑے اور بیٹھے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم تطبیق احادیث مابین میں اس طرح ہے کہ نہی کو کراہت تنزیہی پر محمول کریں اور فعل کو بیان جواز پر یا احدہما کو ناسخ ٹھہراویں اگر تقدم و تاخر احدہما کا زمانہ معلوم ہو جاوے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ باب برتن میں دم لینے کے بیان میں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا وَيَقُوْلُ أَمْرَأُ وَأَرْوٰى۔ روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دم لیتے تھے برتن میں پانی پیتے وقت تین بار اور فرماتے تھے یہ گوارا ہے اور زیادہ سیر کرنے والا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ ہشام دستوائی نے ابی عصام سے انہوں نے انسؓ سے اور روایت کی عزرہ بن ثابت نے انہوں نے ثمامہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تھے آپ دم لیتے برتن میں تین بار اور روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہوں نے عزرہ بن ثابت انصاری سے انہوں نے ثمامہ بن انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دم لیتے تھے برتن میں تین بار یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبُوْا وَاحِدًا كَشُرْبِ الْبَعِيْرِ وَلٰكِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰى وَثُلَاثَ وَسَمُّوْا إِذَا أَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْمَدُوْا إِذَا أَنْتُمْ رَفَعْتُمْ ـ

روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا آنحضرت نے مت پیو ایک دم میں جیسا اونٹ پیتا ہے و لیکن پیو تم دو دم میں یا تین میں اور نام لو اللہ کا جب پینے لگو اور تعریف کرو اس کی جب کھانا اٹھاؤ ۔

ف یہ حدیث غریب ہے اور یزید بن سنان جزری کی کنیت ابو فروہ ہاوی ہے ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّرْبِ بِنَفَسَيْنِ

باب دو دم میں پینے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا شَرِبَ يَتَنَفَّسُ مَرَّتَيْنِ

روایت ہے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب پیتے دو دم لیتے ۔

ف : یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر رشدین بن کریب کی روایت سے کہا یعنی مؤلف نے اور پوچھا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے رشدین بن کریب کا حال کر وہ قوی ہیں یا محمد بن کریب کہا بہت قریب ہیں وہ دونوں مرتبہ میں اور رشدین بن کریب ارجح ہیں میرے نزدیک اور پوچھا میں نے محمد بن اسماعیل بخاری سے اسی امر کو تو کہا انہوں نے محمد بن کریب ارجح ہیں رشدین بن کریب سے اور پسندیدہ قول میرے نزدیک ابو محمد عبداللہ بن عبدالرحمٰن کا ہے کہ رشدین بن کریب ارجح ہیں اور بڑے ہیں اور پایا ہے انہوں نے ابن عباس کو اور دیکھا ہے اور وہ بھائی ہیں اور دونوں کے نزدیک مناکیر روایتیں ہیں ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ

باب پینے کی چیز میں دم لینے کی کراہت میں

عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّفْخِ فِي الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلٌ الْقَذَاةُ أَرَاهَا فِي الْإِنَاءِ فَقَالَ أَهْرِقْهَا فَقَالَ فَإِنِّي لَا أَرْوٰى مِنْ نَفَسٍ وَاحِدٍ فَقَالَ فَأَبِنِ الْقَدَحَ إِذًا عَنْ فِيْكَ

روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پینے کی چیز میں پھونکنے سے عرض کیا ایک شخص نے کچھ کوڑا دیکھتا ہوں میں برتن میں یعنی پھر اسے کیونکر نکالوں فرمایا آپ نے بہا دے پھر عرض کی میں سیر نہیں ہوتا ہوں ایک دم میں آپ نے فرمایا تو دور کر دے پیالہ اپنے منہ سے یعنی دم لیتے وقت ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يُتَنَفَّسَ فِي الْإِنَاءِ وَأَنْ يُنْفَخَ فِيْهِ ـ

روایت ہے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دم سے برتن میں اور اس میں پھونکنے سے یعنی اگر دم لینا ہو تو برتن منہ سے جدا کر کے دم لے ۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ

باب برتن میں دم لینے کی کراہت میں

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ ـ

روایت ہے ابی قتادہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب پیوے کوئی تم میں کا تو دم نہ لیوے برتن میں ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

بَابُ مَاجَآءَ فِي اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ
باب مشک کے منہ میں پانی پینے کی کراہت میں

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رِوَايَةً اَنَّهُ نَهٰى عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِيَةِ۔

روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا انہوں نے بطریق روایت کے کہ منع کیا آپ نے مشک کے منہ سے پانی پینے کو

ف اس باب میں جابر اور ابن عباس اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ
باب اس کی رخصت میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَيْسٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ اِلٰى قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ فَخَنَثَهَا ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فِيْهَا

روایت ہے عبداللہ بن انیس سے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوئے ایک مشک کی طرف جو لٹکی ہوئی تھی، پھر جھکایا اس کو اور پی لیا اس کے منہ سے۔

ف اس باب میں ام سلیم سے بھی روایت ہے اس حدیث کی اسناد صحیح نہیں اور عبداللہ بن عمر ضعیف ہیں از روئے حافظہ کے اور معلوم نہیں مجھ کو کہ ان کو عیسیٰ سے سماع ہے یا نہیں۔

عَنْ كَبْشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ اِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهُ۔

روایت ہے کبشہ سے کہا داخل ہوئے میرے پاس آنحضرتؐ سو پیا آپ نے ایک لٹکی ہوئی مشک کے منہ سے کھڑے کھڑے پھر میں کھڑی ہوئی اور کاٹ لیا میں نے اس مشک کا منہ یعنی تاکہ تبرکاً اسے اپنے پاس رکھوں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور یزید بن یزید بھائی ہیں عبدالرحمٰن بن یزید کے اور وہ بیٹے ہیں جابر کے اور وہ عبدالرحمٰن سے مقدم ہے موت میں۔

بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ الْاَيْمَنِيْنَ اَحَقُّ بِالشُّرْبِ
باب اس بیان میں کہ داہنے والے زیادہ مستحق ہیں پینے کے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلَبَنٍ قَدْ شِيْبَ بِمَاءٍ وَعَنْ يَمِيْنِهِ اَعْرَابِيٌّ وَعَنْ يَسَارِهِ اَبُوْبَكْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ اَعْطَى الْاَعْرَابِيَّ وَقَالَ الْاَيْمَنُ فَالْاَيْمَنُ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ آنحضرتؐ کے پاس لائے دودھ کہ ملایا گیا تھا پانی کے ساتھ اور ان کی داہنی طرف ایک اعرابی تھا اور بائیں طرف ابوبکر پھر دیا آپ نے اعرابی کو اور فرمایا داہنے والا مستحق ہے چنانچہ آنحضرتؐ نے اعرابی کو ابوبکر پر مقدم کیا اور یہی مسنون ہے جمیع تقسیمات میں۔

بَابُ مَاجَآءَ اَنَّ سَاقِيَ الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ شُرْبًا
باب اس بیان میں کہ ساقی قوم سب کے آخر میں پیوے

عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَاقِي الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ شُرْبًا۔

روایت ہے ابی قتادہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساقی قوم کو سب سے آخر میں پینا چاہیے۔

ف: اس باب میں ابن ابی اوفیٰ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ اَیُّ الشَّرَابِ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

باب اس بیان میں کہ مشروبات میں آنحضرت کو محبوب کیا تھا

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ۔

روایت ہے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہ بہت پیاری پینے کی چیزوں میں آنحضرتؐ کو میٹھی اور ٹھنڈی تھی۔

ف: ایسی ہی روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے ابن عیینہ سے مثل اس کے یعنی کہا روایت ہے معمر سے انہوں نے روایت کی زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے اور صحیح وہی ہے کہ روایت کی زہری نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الشَّرَابِ اَطْیَبُ قَالَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ۔

روایت ہے زہری سے کہ آنحضرت سے پوچھا کسی نے کونسی چیز پینے کی سب سے عمدہ ہے فرمایا جو میٹھی اور ٹھنڈی ہو۔

ف: اسی طرح روایت کی عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور یہ زیادہ صحیح ہے ابن عیینہ کی روایت سے۔

مترجم: مشروبات میں سب چیز سرد ہو محبوب ہوتی ہے حدیث میں وارد ہوا ہے کہ آنحضرتؐ نے دعا کی کہ یا اللہ مجھے اپنی محبت دے ٹھنڈے پانی سے زیادہ اور جب حلاوت اور شیرینی بھی اس کے ساتھ ہو تو دو سبب پسندیدگی کے اس میں جمع ہو گئے اس لیے کہ حدیث میں آیا ہے یُحِبُّ الْحُلْوَ یعنی آپ دوست رکھتے تھے شیرینی کو۔ اب چند مسائل متعلقہ کتاب بیان کیے جاتے ہیں۔

مسئلہ: صحیح مسلم میں انس سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ سے پوچھا گیا خمر کا خل بنا لیویں آپ نے فرمایا نہیں اور طارق سے مروی ہے کہ آپ سے سوال ہوا اس کا پھر مکروہ جانا آپ نے اس کو اور یہ دلیل ہے شافعی اور جمہور کی کہ جائز نہیں ان کے نزدیک سرکہ بنانا خمر کا اور پاک نہیں ہوتا وہ سرکہ خمر سے بنا ہوا جب اس میں کوئی چیز ڈال کر بنایا ہو مثل پیاز وغیرہ کے اور وہ ہمیشہ نجس رہتا ہے۔ اور اگر فقط نقل سے سایہ کی طرف یا آفتاب کی طرف سرکہ ہو جاوے تو اس میں شافعیہ کے دو قول ہیں اصح یہ ہے کہ پاک ہے غرض بغیر کسی چیز ڈالنے کے اگر بنے تو پاک ہے یہی مذہب ہے شافعی کا اور کسی چیز کے ڈالنے سے بنے تو ان کے نزدیک ناپاک ہے اور احمد اور جمہور اور اوزاعی اور لیث اور ابو حنیفہ کہتے ہیں وہ بھی پاک ہے اور مالک سے اس میں تین قول مروی ہیں۔ اصح یہ ہے کہ خود سرکہ بنانا حرام ہے۔

پھر اگر کسی نے بنایا تو وہ گنہگار ہوا مگر سرکہ پاک ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ حرام ہے سرکہ بنانا اور جو بنایا وہ ناپاک ہے تیسرا قول یہ ہے کہ حلال ہے سرکہ پاک ہے غرض اس پر اجماع ہے کہ اگر خود بخود سرکہ ہو جائے طاہر ہے اور مروی ہے سحنون مالکی سے کہ انہوں نے اسے بھی ناپاک کہا ہے۔ اگر یہ روایت صحیح ہے تو قابل حجت نہیں بسبب مخالفت اجماع کے (نووی)

مسئلہ: تداوی بالخمر حرام ہے اور مذہب شافعیہ کا یہی ہے۔ مسلم میں طارق بن سوید سے مروی ہے کہ انہوں نے اجازت چاہی دوا کے

لیے شراب کے سرکہ بنانے کی حضرت نے اسے پسند نہ کیا اور فرمایا انہ لیس بدواء ولکنہ داء اور اسی طرح پینا خمر کا دوا کے لیے حرام ہے مگر نوالہ اٹک جائے اور کوئی چیز سوائے خمر کے نہ ہو تو اتارنے کو پینا جائز ہے اسی قدر کہ اس میں نوالہ اتر جاوے کہ اس میں اس کا فائدہ یقینی ہے اور نوبت اضطرار کی ہے بخلاف دوا کے کہ فائدہ اس میں یقینی نہیں (نووی)

مسئلہ تغطیۂ[1] الاوانی لیلاً سنت ہے اور اسی طرح باندھ دینا مشکوں کا اور بند کرنا دروازوں کا اور بجھا دینا چراغوں کا سوتے وقت اور آگ کا اور کفت[2] صبیان اور مواشی بعد مغرب کے اس میں احادیث بہت مروی ہیں کہ ذکر کرنا ان کا موجب طول ہے۔

مسئلہ اشیائے ملعونہ میں شراب کے برابر کوئی چیز نہیں اس لیے کہ کسی پر لعنت ایک وجہ سے کسی پر دو وجہ سے جائز ہوئی ہے بخلاف شراب کے کہ اس پر دس وجوہ سے لعنت ہے چنانچہ ابن ماجہ میں مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے لعنت کی گئی ہے شراب پر دس وجہوں سے اس کی ذات[1] پر لعنت ہے اور اسکے عاصر[3] اور معتصر[4] پر اور بائع[5] پر اور مشتری[6] پر اور حامل[7] پر اور محمول الیہ[8] پر اور اس کے آکل ثمن[9] پر اور شارب پر اور ساقی پر فکیف لبشاربھا ومدمنھا نعوذ باللہ منہا۔

مسئلہ: شیشے کے برتنوں سے پینا جائز ثابت بالسنت ہے چنانچہ ابن ماجہ میں ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت کا ایک قدح تھا قواریر کا کہ آپ اس میں پیتے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابواب البر والصلۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہیں بر والدین اور صلہ رحم کے بیان میں جو وارد ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب ماجاء فی بر الوالدین

باب بر والدین کے بیان میں

عن حکیم عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ من ابر قال امک قال قلت ثم من قال امک قال قلت ثم من قال امک قال قلت ثم من قال ثم اباک ثم الاقرب فالاقرب۔

روایت ہے حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا عرض کی میں نے یا رسول اللہ کس سے نیکی کروں میں فرمایا اپنی ماں سے عرض کی میں نے پھر کس سے فرمایا اپنی ماں سے عرض کی میں نے پھر کس سے فرمایا اپنی ماں سے عرض کی میں نے پھر کس سے فرمایا اپنے باپ سے پھر اور قریبیوں سے پھر اور قریبوں سے درجہ بدرجہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ شیبانی اور شعبہ اور کئی لوگوں نے ولید بن عیزار سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے ابی عمرو شیبانی سے انہوں نے روایت کی ابن مسعود سے اور ابو عمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔

مترجم: اس روایت میں صلوٰۃ کو مقدم فرمایا اعمال فاضلہ میں اور ابی ذر کی روایت میں ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کو افضل

---

[1] ڈھانپ دینا برتنوں کو رات کے وقت ۱۲ [2] روکنا لڑکوں اور جانوروں کا ۱۲ [3] نچوڑنے والا [4] جس کے لیے نچوڑی جائے ۱۲ [5] ... [7] اٹھانے والا ۱۲ [8] جس کی طرف لے جاویں ۱۲ [9] قیمت کھانے والا۔

اعمال فرمایا اور ابی سعید کی روایت میں رجل مجاھد فی سبیل اللہ فرمایا وجہ توفیق ان احادیث میں کئی طور ہے اولاً یہ کہ فرمانا آپ کا باعتبار سائلین مختلف ہوتا تھا کہ جس میں لیاقت جس عمل کی ملاحظہ فرماتے اس کے لیے اسی عمل کو افضل اور اعلیٰ ٹھہراتے جسے بہادر اور شجیع پاتے اُسے جہاد کی فضیلت سناتے جسے مالدار دیکھتے اسے انفاق فی سبیل اللہ، جس کے والدین محتاج خدمت اولاد ہوتے اسے بر والدین کی تعلیم فرماتے۔ ثانیاً یہ کہ اس فرمانے میں فضیلت اور تقدم ایک عمل کا دوسرے پر مقصود نہیں بلکہ فقط تبلیغ اس امر کی منظور ہے۔ یہ امر بھی اُمور خیر میں داخل ہے۔ چنانچہ قائل جب کسی چیز کی خوبی بیان کرتا ہے اس کو سب سے افضل فرماتا ہے جیسے کبھی فرماتا ہے سکوت و خاموشی سب سے عمدہ ہے اور کہتا ہے کہ کلام حق و صدق سب سے افضل ہے علیٰ ہذا القیاس۔ تیسرے یہ فرمانا آپ کا مختلف ہوتا تھا باختلاف احوال کہ جس وقت میں تائید اسلام میں جس کی ضرورت ہوتی صحابہ میں اس کی فضیلت بیان فرماتے۔

بَابُ الْفَضْلِ فِیْ رِضَا الْوَالِدَیْنِ
باب رضائے والدین کی فضیلت میں

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ اِنَّ رَجُلًا اَتَاہُ فَقَالَ اِنَّ لِی امْرَاَۃً وَاِنَّ اُمِّی تَاْمُرُنِی بِطَلَاقِہَا فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ فَاِنْ شِئْتَ فَاَضِعْ ذٰلِکَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْہُ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْیَانُ اِنَّ اُمِّی وَرُبَّمَا قَالَ اَبِیْ

روایت ہے ابودرداء سے کہ آیا اُن کے پاس ایک مرد اور کہا اس نے میری ایک عورت ہے اور میری ماں حکم کرتی ہے اس کو طلاق دینے کا سو کہا ابوالدرداء نے سنا میں نے آنحضرتؐ سے فرماتے تھے باپ بیچ کا دروازہ ہے جنت کا پس تو ضائع کر اس کو یا حفاظت کر اور سفیان نے اس روایت میں کبھی ماں کا ذکر کیا اور کبھی باپ کا۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے اور عبدالرحمن اسلمی کا نام عبداللہ بن حبیب ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رِضَا الرَّبِّ فِیْ رِضَا الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدِ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا خوشی رب کی والد کی خوشی میں ہے اور غصہ رب کا والد کے غصہ میں ہے۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے یعلیٰ بن عطاء سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے مانند اس کے اور مرفوع نہ کیا اس کو اور یہ صحیح تر ہے اور ایسے ہی روایت کی اصحاب شعبہ نے شعبہ سے انہوں نے یعلیٰ بن عطاء سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے موقوفاً اور نہیں جانتے ہم کسی کو کہ مرفوع کی ہو اس نے یہ روایت سوائے خالد بن حارث کے وہ شعبہ سے راوی ہیں اور خالد بن حارث ثقہ ہیں مامون ہیں سنا میں نے محمد بن مثنیٰ سے فرماتے تھے کہ نہ دیکھا میں نے بصرہ میں کسی کو خالد کے برابر اور نہ کوفہ میں عبداللہ بن ادریس کے برابر اور اس باب میں ابن مسعود سے بھی روایت ہے۔

مترجم: پوری ہوتی ہے بر والدین کے ساتھ کئی امور کے ان کے کھانے کپڑے کی خبر گیری سے اور خدمت سے اگر محتاج ہوں اور جب بلاویں جواب دے اور حاضر ہو اور جب حکم فرماویں بجا لاوے جب تک کہ حکم ان کا معصیت نہ ہو اور بہت کرے زیارت

ان کی اور کلام کرے ان کے ساتھ بہ نرمی اور کشادہ پیشانی اور ملے ان سے جھک کر اور اُف نہ کہے اور ان کا نام لے کر نہ پکارے اور راہ میں پیچھے چلے مگر جہاں ضرورت ہو آگے چلنے کی اور برائت کرے ان کی جب کوئی غیبت کرے اور مدد کرے ان کی جب کوئی انہیں اذیت دے اور توقیر کرے ان کی مجلس میں اور آداب نشست و برخاست بجا لاوے اور دعا کرے ان کی مغفرت کی (رحمۃ اللہ)

بَابُ مَا جَآءَ فِي عُقُوقِ الْوَالِدَيْنِ

باب عقوق والدین کی مذمت میں

عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ بِاَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ قَالَ وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا قَالَ وَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ اَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهَا حَتّٰى قُلْنَا لَيْتَهٗ سَكَتَ۔

روایت ہے ابی بکرہ سے کہا فرمایا آنحضرت ؐ نے کیا نہ بیان کروں میں تم سے بڑے سے بڑے گناہ کا عرض کی لوگوں نے کہ ہاں اے رسول اللہ کے فرمایا شریک کرنا یعنی اللہ کی ذات وصفات میں اور ناراض کرنا ماں باپ کا، کہا راوی نے اور اُٹھ بیٹھے آپ اور تھے تکیہ لگائے ہوئے اور فرمایا گواہی جھوٹی یا فرمایا بات جھوٹی یعنی راوی کو شک ہے پھر یہی فرماتے رہے آنحضرت ؐ یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ چپ ہوتے اور یہ فرمانا تاکیداً تھا۔

ف: اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوبکرہ کا نام نفیع ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكَبَائِرِ اَنْ يَّشْتِمَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَشْتِمُ اُمَّهٗ فَيَشْتِمُ اُمَّهٗ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا آنحضرت نے کبیرہ گناہوں میں سے ہے گالی دینا مرد کا اپنے ماں باپ کو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ بھلا کوئی اپنے ماں باپ کو بھی گالی دے گا فرمایا ہاں گالی دیتا ہے کسی کی ماں کو پھر وہ گالی دیتا ہے اسکے باپ کو اور گالی دیتا ہے کسی کی ماں کو پھر وہ گالی دیتا ہے اسکی ماں کو یعنی جب یہ گالی کا سبب ہوا تو گویا خود اس نے اپنے ماں باپ کو گالی دی۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ فِيْ اِكْرَامِ صَدِيْقِ الْوَالِدِ

باب اکرام دوست پدر کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ اَنْ يَّصِلَ الرَّجُلُ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ سب سے بہتر سلوک یہ ہے کہ سلوک کرے آدمی اپنے باپ کے دوست سے۔

ف اس باب میں ابی اسید سے بھی روایت ہے اس حدیث کی اسناد صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابن عمرؓ سے کئی سندوں سے۔

بَابٌ فِيْ بِرِّ الْخَالَةِ

باب خالہ کے ساتھ حسن سلوک کے بیان میں

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ

روایت ہے براء بن عازب سے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا خالہ بمنزلہ ماں کے ہے

ف اس حدیث میں ایک قصہ طویل ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيمًا فَهَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ قَالَ لَا قَالَ هَلْ لَكَ مِنْ خَالَةٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّهَا۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ ایک مرد آیا آنحضرتؐ کے پاس اور کہا یا رسول اللہ میں نے ایک بڑا گناہ کیا ہے پس آیا میرے لیے توبہ ہے پوچھا آپ نے تیری ماں ہے کہا نہیں پوچھا آپ نے تیری خالہ ہے اس نے کہا ہاں فرمایا آپ نے اس سے نیکی کر۔

ف: اس باب میں علی رضؓ سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے ابن عمرؓ نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے محمد بن سوقہ سے انہوں نے ابی بکر بن حفص سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے مانند اور نہیں ہے ذکر اس میں ابن عمر کا اور یہ صحیح تر ہے ابی معاویہ کی حدیث سے اور ابوبکر بن حفص وہ ابن عمر بن سعد بن ابی وقاص ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ۔

حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت ہے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دُعائیں مقبول ہیں ان میں شک نہیں بددعا مظلوم کی دُعا مسافر کی بددعا باپ کی بیٹے پر۔

ف اور روایت کی حجاج صواف نے یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر سے ہشام کی روایت کے مانند اور ابوجعفر جو راوی ہیں ابی ہریرہؓ سے ان کو ابوجعفر مؤذن کہتے ہیں اور ہم نام ان کا نہیں جانتے اور روایت کی ان سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کئی حدیثیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي حَقِّ الْوَالِدَيْنِ
باب حق والدین کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْزِي وَلَدٌ وَالِدًا إِلَّا أَنْ يَجِدَهُ مَمْلُوكًا فَيَشْتَرِيَهُ فَيُعْتِقَهُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی لڑکا باپ کے حق سے ادا نہیں ہوتا مگر یہ کہ اُسے غلام پاوے اور خرید کر کے آزاد کر دے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر سہیل بن ابی صالح کی روایت سے اور روایت کی سفیان اور کئی لوگوں نے سہیل سے یہی حدیث۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي قَطِيعَةِ الرَّحِمِ
باب قطع رحم کی مذمت میں

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا اللّٰهُ وَأَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِي فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ

روایت ہے عبدالرحمٰن سے کہا سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میں اللہ ہوں اور میں رحمٰن ہوں پیدا کیا میں نے رحم کو اور چیرا میں نے اس کو اپنے نام سے پھر جس نے ملایا اس کو ملاؤں گا میں اس کو اور جس نے کاٹا

وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ۔ اس کو کاٹوں گا میں اس کو۔

ف اور اس باب میں ابی سعید اور ابی اوفیٰ اور عامر بن ابی ربیعہ اور ابی ہریرہؓ اور جبیر بن مطعم سے بھی روایت ہے حدیث سفیان کی جو زہری سے مروی ہے صحیح ہے اور روایت کی معمر نے زہری سے یہ حدیث انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے رواد لیثی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عوف سے اور معمر نے ایسا ہی کہا کہ کہا محمد نے اور حدیث معمر کی خطا ہے۔

مترجم بخاری کی روایت میں الرحم شجنۃ من الرحمٰن یعنی لفظ رحم کا اشتقاق کیا ہوا ہے اور لیا ہوا ہے لفظ رحمٰن سے، غرض یہ کہ رحم و رحمٰن کا مادہ ایک ہے اور اشتقاق ایک کا دوسرے سے ظاہر ہے اور محتمل ہے کہ مراد دونوں لفظوں سے معنی ہوں یعنی قرابت رحم کہ جس کی رعایت واجب ہے ایک شاخ اور شعبہ ہے رحمٰن کی رحمت سے اور ملانا رحم کا یہ ہے کہ رعایت کرے اور احسان کرے ناطے داروں سے اور کاٹنا اس کا بدسلوکی کرنا ہے اہل قرابت سے۔ اور قطع رحم کی مذمت میں بہت احادیث وارد ہوئی ہیں بیہقی میں عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے رحمت نہیں اترتی اس قوم پر کہ جس میں ایک قاطع رحم ہو اور نسائی اور دارمی میں عبداللہ بن عمروؓ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا داخل نہ ہوگا جنت میں منان اور نہ عاق اور نہ مدمن خمر اور بیہقی میں ابی بکرہ سے مروی ہے کہ ہر گناہ میں سے اللہ جو چاہتا ہے بخش دیتا ہے مگر عقوق والدین کی جلدی سزا دیتا ہے اس کے مرتکب کو زندگی میں قبل موت کے اور اکثر مفسرین نے اس آیت میں رحم ہی مراد لیا ہے جو فرمایا ہے باری تعالیٰ نے وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ کہ خسران اور ضلال ہے ان لوگوں کو کہ قطع کرتے ہیں جس کے ملانے کا حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ نے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِلَةِ الرَّحِمِ
باب صلہ رحم کی فضیلت میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِئِ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا انْقَطَعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا۔

روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا صلہ رحم کرنے والا وہ نہیں کہ بدلہ دے نیکی کا بلکہ وہ ہے کہ جب کاٹا جاوے ناتا اس کا وہ جوڑے اس کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں سلمان اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے۔

مترجم یہ یعنی صلہ رحم یہ نہیں کہ جو ناتے دار تم سے احسان اور بھلائی کرے تم بھی اس کا بدلہ کرو بلکہ صلہ رحم یہ ہے کہ جو ناتے دار تم سے بدسلوکی کرے اور قرابت کا حق نہ سمجھے اس سے بھی تم حق قرابت ادا کرو۔

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي قَاطِعَ رَحِمٍ

روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے داخل نہ ہوگا جنت میں کوئی کاٹنے والا کہا ابن ابی عمر نے کہا سفیان نے یعنی کاٹنے والا قرابت کا یعنی اس کا حق نہ ادا کرنے والا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حُبِّ الْوَلَدِ
باب لڑکوں کی محبت کے بیان میں

عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ

روایت ہے خولہ بنت حکیم سے کہ نکلے آنحضرتؐ ایک دن

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ وَھُوَ مُحْتَضِنٌ اَحَدَ ابْنَیْ ابْنَتِہٖ وَیَقُوْلُ اِنَّکُمْ لَتُبَخِّلُوْنَ وَتُجَبِّنُوْنَ وَتُجَھِّلُوْنَ وَ اِنَّکُمْ لَمِنْ رَیْحَانِ اللّٰہِ۔

اپنی صاحبزادی کے ایک بیٹے کو یعنی حسن یا حسین کو گود میں لیے ہوئے اور وہ فرماتے تھے کہ تم بخیل کر دیتے ہو اور تم بودا کر دیتے ہو اور تم جاہل کر دیتے ہو اور بیشک تم اللہ کے پیدا کیے ہوئے پھولوں سے ہو۔

ف: اور اس باب میں ابن عمر اور اشعث بن قیس سے بھی روایت ہے حدیث ابن عیینہ کی جو ابراہیم بن میسرہ سے مروی ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر انہیں کی سند سے اور عمر بن عبد العزیز کو ہم نہیں جانتے کہ سماع ہو خولہ سے یعنی بیچ میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہوگا۔

مترجم یعنی بسبب اولاد کی محبت کے آدمی مال خرچ کرنے میں بخیلی کرتا ہے کہ مال رہے گا تو میری اولاد کے کام آئے گا اور جرأت اور شجاعت کے مقام میں بخوف ضرر اولاد نامردی اور جبن کر جاتا ہے اور ان کی پرورش اور بہبودی کے خیال میں ہزاروں نادانیوں اور جہالت میں گرفتار ہوتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَ اَوْلَادُکُمْ فِتْنَةٌ یہ کہ تحقیق مال اور اولاد تمہارے آزمانے کو دی گئی ہے پھر دیندار متقی اس فتنہ سے بچتا ہے اور ضعیف الایمان اس میں پھنس جاتا ہے اور بے ایمان تو ان کے پیچھے اپنا جنم گنواتا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی رَحْمَةِ الْوَلَدِ
باب بچوں کے پیار کرنے کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ اَبْصَرَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُقَبِّلُ الْحَسَنَ وَقَالَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ الْحُسَیْنَ اَوِ الْحَسَنَ فَقَالَ اِنَّ لِیْ مِنَ الْوَلَدِ عَشَرَةً مَا قَبَّلْتُ اَحَدًا مِنْھُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّہٗ مَنْ لَا یَرْحَمُ لَا یُرْحَمُ۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ دیکھا اقرع بن حابس نے آنحضرت کو اور بوسہ لیتے تھے حسن کو اور کہا ابن ابی عمر نے کہ حسینؓ کو یا حسینؓ کو سو کہا اقرع نے میرے دس بیٹے ہیں کہ نہیں بوسہ لیا میں نے ان میں سے ایک کو بھی سو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو رحم نہیں کرتا ہے اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

ف: اس باب میں عائشہ رضی سے روایت ہے اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن کا نام عبد اللہ بن عبد الرحمن ہے اور یہ حدیث حسن ہے۔

مترجم لڑکوں کو پیار کرنا گود میں لینا کندھے پر بٹھانا ان کو گود میں لے کر نماز پڑھنا، سجدہ میں گردن پر سوار ہوں تو سجدہ کا طول کرنا سنت ہے اور یہ امور منافی دین اور خلاف محبت الٰہی نہیں، جیسا کچے صوفی خیال کرتے ہیں بلکہ اللہ کی رحمت کا اثر ہے کہ مومنوں کے دل میں ظہور فرماتا ہے حدیث میں آیا ہے من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا فلیس منا یعنی جو شخص شفقت اور پیار نہ کرے ہمارے چھوٹوں پر اور عزت اور وقار نہ کرے ہمارے بوڑھے بڑوں کا وہ ہمارے سے نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی النَّفَقَاتِ عَلَی الْبَنَاتِ
باب لڑکیوں اور بہنوں کی پرورش کی فضیلت میں

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ ن الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ ثَلَاثُ بَنَاتٍ

روایت ہے ابی سعید خدری سے فرمایا آنحضرت م نے جس کی ہوں تین بیٹیاں یا تین بہنیں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں پھر اچھی

أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوِ ابْنَتَانِ أَوْ أُخْتَانِ فَأَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللّٰهَ فِيهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ۔

طرح ان کا ساتھ دیا اور ڈرا اللہ سے ان کی پرورش کرنے میں سو اس کے لیے جنت ہے۔

مترجم: اللہ سے ڈرا ان کی پرورش میں موافق شرع کے پالا یہ نہیں کہ چھٹی چلّہ کیا ہو یا سالگرہ میں روپیہ دیا ہو یا پیر کی چوٹی بیڑی ان کے بدن میں رکھے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدِنِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَكُونُ لِأَحَدِكُمْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِنَّ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کسی کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں پھر احسان کرے ان پر مگر داخل ہوگا جنت میں۔

ف: اس باب میں عائشہ اور عقبہ بن عامر اور انس اور جابر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے ابوسعید خدری کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے اور سعد بن ابی وقاص وہ سعید بن مالک بن وہیب ہیں اور زیادہ کیا ہے بعض راویوں نے اس اسناد میں ایک مرد کو۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْبَنَاتِ فَصَبَرَ عَلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ حِجَابًا مِنَ النَّارِ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا جو گرفتار ہوا ان لڑکیوں کے بلا میں پھر صبر کرے ان کی پرورش کی مصیبتوں پر ہو ویں گی وہ اس کا پردہ دوزخ کی آگ سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا فَسَأَلَتْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ۔

روایت ہے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ آئی میرے پاس ایک عورت کہ اس کے ساتھ دو لڑکیاں تھیں پھر سوال کیا اس نے سو نہ پایا اس نے میرے پاس سے کچھ سوا ایک کھجور کے پھر دے دی میں نے اس کو اور اس نے بانٹ دی اپنی دونوں لڑکیوں کو اور آپ نہ کھائی پھر اٹھ کر چلی گئی اور تشریف لائے میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خبر دی میں نے آپ کو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو گرفتار ہوا ان لڑکیوں میں ہو ویں گی یہ اس کیلئے پردہ دوزخ سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ دَخَلْتُ أَنَا وَهُوَ الْجَنَّةَ كَهَاتَيْنِ وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پالے دو لڑکیوں کو داخل ہوں گا میں اور وہ جنت میں مانند ان کی اور اشارہ کیا آپ نے اپنی دو انگلیوں سے یعنی کلمہ اور بیچ کی انگلی سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ہے محمد بن عبید نے محمد بن عبدالعزیز سے کئی حدیثیں اسی سند سے اور کہا ان میں روایت ہے ابی بکر بن عبداللہ بن انس سے اور صحیح عبیداللہ بن ابی بکر بن انس ہے۔

مترجم: ابن ماجہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت آئی دو لڑکیوں کو لے کر آپ نے اس کو تین کھجوریں

عنایت کیں اور اس نے پہلے ایک ایک دونوں کو دی پھر ایک کو چیر کر دونوں پر تقسیم کر دیا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کیا اچھا کام کیا اس نے داخل ہو گئی وہ بسبب اس حسنہ کے جنت میں اور عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جس کی تین بیٹیاں ہوں وہ ان کی پرورش پر صبر کرے اور ان کو کھلاوے پلاوے اور پہناوے اپنے مقدور کے موافق اس کے لیے پردہ ہوں گی وہ دوزخ کی آگ سے قیامت کے دن اور ابن عباس سے مروی ہے کہ جس کی دو لڑکیاں ہوں پس اچھی طرح اس نے ان کا ساتھ دیا داخل کریں گی وہ اس کو جنت میں، غرض فضائل بیٹیوں کی پرورش کے ایسے زیادہ آئے ہیں کہ اس میں ماں باپ کو صبر کرنا پڑتا ہے اول پرورش میں بعد جوانی کے سودا مادوں کے غم و زیادتی پر اور بہر حال سوائے صبر و ثبات کے کچھ چارہ نہیں ہوتا اور سوائے بار کے کسی طرح کی امید اعانت کی ان سے نہیں ہوتی۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي رَحْمَةِ الْيَتِيْمِ
باب یتیم پر مہربانی کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَبَضَ يَتِيْمًا مِنْ بَيْنِ الْمُسْلِمِيْنَ اِلٰى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ اَلْبَتَّةَ اِلَّا اَنْ يَعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لے جاوے یتیم کو مسلمانوں میں سے اپنے کھانے اور پینے کی طرف داخل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں بلاشک وشبہ مگر یہ کہ وہ ایسا گناہ کرے کہ بخشا نہ جاوے یعنی شرک۔

ف: اور اس باب میں مرۃ الفہری اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ اور سہیل بن سعد سے بھی روایت ہے اور حنش کا نام حسین بن قیس اور کنیت ان کی ابو علی رحبی ہے اور سلیمان تیمی کہتے تھے کہ حنش ضعیف ہیں حدیث میں نزدیک اہل حدیث کے

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ فِي الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعَيْهِ يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطٰى۔

روایت ہے سہل بن سعد سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میں اور کفالت کرنے والا یتیم کی مانند ان دو انگلیوں کے ہیں جنت میں، اور اشارہ کیا آپ نے دو انگلیوں سے یعنی کلمہ اور بیچ کی انگلی سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم**: یہ ایک تشبیہ ہے اس کے رفع درجہ کی نہ یہ کہ وہ شخص درجات انبیاء پر یا درجہ سید الانبیاء علیہم التحیۃ والثناء پر فائز ہو جائے گا اور آخر دونوں انگلیوں میں کچھ فرق بھی ہے انتہٰی، اور ابو داؤد اور بخاری میں بھی روایت آئی ہے اور ابن ماجہ میں ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا یا اللہ میں حرام کرتا ہوں حق دو ضعیفوں کا ایک یتیم کا دوسرے عورت کا یعنی ان کا حق کسی طرح تلف نہ کرنا چاہیے اور ان ہی سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا بہتر گھر مسلمانوں کا وہ ہے جس میں یتیم ہو اور وہ اس پر احسان کرتے ہوں اور بدتر گھر وہ ہے کہ اس میں یتیم ہو اور اس پر ظلم کرتے ہوں اور ابن عباس سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جو پرورش کرے تین یتیموں کو اس کو ثواب ہوگا مانند قائم اللیل وصائم النہار کے اور مانند اس شخص کے کہ صبح و شام چلا تلوار نکالے ہوئے اللہ کی راہ میں اور ہوں گا میں اور وہ جنت میں مانند دو بھائیوں کے اور مانند ان دونوں بہنوں کے اور ملائیں آپ نے دونوں انگلیاں سبابہ اور وسطیٰ۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي رَحْمَةِ الصِّبْيَانِ
باب لڑکوں پر مہربانی کرنے کے بیان میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ جَاءَ شَيْخٌ يُرِيْدُ

روایت ہے انس بن مالک سے کہ وہ فرماتے تھے آیا ایک

النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَبْطَأَ الْقَوْمُ عَنْہُ اَنْ یُّوَسِّعُوْا لَہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَلَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا۔

بوڑھا کہ ارادہ رکھتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے اور دیر لگائی لوگوں نے اسے رستہ دینے میں سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے نہیں جو رحم نہ کرے ہمارے چھوٹے پہ اور نہ توقیر کرے ہمارے بڑے کی۔

ف اس باب میں عبداللہ بن عمر اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اور زرابی جو راوی ہیں ان کی منکر حدیثیں بہت ہیں انس بن مالک وغیرہ سے، روایت کی ہم سے ابوبکر محمد بن ابان نے انہوں نے محمد بن فضیل سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ان کے دادا سے کہ فرمایا آنحضرتؐ نے ہم میں سے نہیں جو رحم نہ کرے ہمارے چھوٹے پر اور نہ پہنچانے شرف ہمارے بڑے کا۔ روایت کی ہم سے ابوبکر بن محمد بن ابان نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے شریک سے انہوں نے لیث سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے نہیں جو رحم نہ کرے ہمارے چھوٹے پہ اور توقیر نہ کرے ہمارے بڑے کی اور امر معروف اور نہی منکر نہ کرے یہ حدیث غریب ہے اور حدیث محمد بن اسحاق کی جو عمرو بن شعیب سے مروی ہے حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے عبداللہ بن عمرو سے اور سندوں سے بھی سوا اس سند کے اور فرمایا بعض اہل علم نے کہ حضرت نے جو فرمایا کہ وہ ہم میں سے نہیں مراد یہ ہے کہ وہ ہماری سنت اور ادب کے موافق نہیں۔ اور علی بن مدینی نے کہا کہ یحییٰ بن سعید نے کہا کہ سفیان ثوری اس تفسیر کو قبول نہ کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ لیس منا سے مراد لیس مثلنا ہے یعنی وہ ہماری مثل نہیں۔

مترجم بخاری میں ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے سو حصے کیے اور رکھے اپنے پاس ننانوے حصے اور اتارا ایک حصہ زمین پر کہ اسی کے سبب سے مہربانی کرتی ہے خلق ایک دوسرے پر یہاں تک کہ گھوڑی اپنا کھر اٹھا لیتی ہے کہ اس کے بچے کو چوٹ نہ لگے اور تراجم ابواب بخاری میں تقبیل[1] اور معانقہ[2] اور شم[3] اور وضع صبی فی الحجر[4] وعلی الفخذ[5] مذکور ہے یہ سب حقوق صغار ہیں کبار پر۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امامہ بنت ابی العاص کو کندھے پر بٹھا کر امامت کی ہے کہ جب رکوع کرتے ان کو زمین پہ رکھ دیتے اور جب سجدہ سے اٹھتے اٹھا لیتے۔

عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَرْحَمِ النَّاسَ لَا یَرْحَمْہُ اللّٰہُ۔

روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے رحم نہ کیا آدمیوں پر رحم نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عبدالرحمن بن عوف اور ابی سعید اور ابن عمر اور ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کہا انہوں نے سنا میں

[1] بوسہ لینا [2] گلے لگانا [3] سونگھنا ۱۲ [4] گود میں لینا لڑکے کو ۱۲ [5] بٹھانا ران پر لڑکے کو ۱۲

أَبَا الْقَاسِمِ يَقُولُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ إِلَّا مِنْ شَقِيٍّ

نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ رحمت نہیں نکال لی جاتی کسی کے دل سے مگر جو شقی ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوعثمان جس نے ابوہریرہؓ سے روایت کی ان کا نام ہم نہیں جانتے اور کہتے ہیں کہ وہ والد ہیں موسیٰ بن ابی العثمان کے جن سے ابوالزناد نے روایت کی ہے اور روایت کی ابوالزناد نے موسیٰ بن ابی عثمان سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی حدیثیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاحِمُونَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ ارْحَمُوا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ الرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللّٰهُ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رحم کرنے والوں پر رحم کرتا ہے رحمٰن، رحم کرو زمین والوں پر رحم کرے گا تم پر آسمان والا یعنی اللہ تعالیٰ جو اوپر ہے رحم شاخ ہے رحمٰن کی جس نے اس کو ملایا اللہ تعالیٰ اس کو ملا دیگا اور جس نے اسے کاٹا اللہ اسے کاٹے گا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم شجنہ بہ تثلیث معجمہ وسکون جیم وبنون عروق شجر جو آپس میں گتھی ہوئی ہوں۔ مراد یہ ہے کہ لفظ رحم رحمٰن سے مشتق ہے جس نے ملایا یعنی رعایت و مدارات کی عزیزوں کی اور کاٹا یعنی ان کے حقوق ادا نہ کیے۔

بَابٌ فِي النَّصِيحَةِ
باب نصیحت کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدِّينُ النَّصِيحَةُ ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِأَئِمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَعَامَّتِهِمْ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دین نصیحت ہے فرمایا آپ نے تین بار، عرض کیا یا رسول اللہ کس کے لیے فرمایا اللہ کے لیے اور اس کی کتاب کے لیے اور مسلمانوں کے حاکموں کے لیے اور عوام الناس کے لیے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اس باب میں ثوبان اور ابن عمر اور تمیم اور جریر اور حکیم بن ابی یزید سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ مترجم نصیحت ایک کلمہ ہے کہ بارادۂ خیر کہا جاوے منصوح لہ کے لیے اور اصل میں خلوص اور خیر خواہی ہے پس نصیحت اللہ کے لیے صحت اعتقاد ہے ساتھ وحدانیت اس کے ہر فعل وحال وقال میں اور نصیحت ائمہ کی اطاعت ان کی امر حق میں اور خروج وبغی نہ کرنا ان پر عند الظلم اور نصیحت عامہ مسلمان کی سیدھی راہ بتلانا اور اچھی صلاح دینا اور عمدہ مشورہ سکھلانا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى إِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہا بیعت کی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز قائم کرنے پر اور زکوٰۃ دینے پر اور ہر مسلمان کی خیر خواہی پر۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي شَفَقَةِ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ
باب مسلمان کی شفقت مسلمان پر کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَخُوْنُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عِرْضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُهُ التَّقْوٰى هٰهُنَا بِحَسْبِ امْرِءٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْتَقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ۔

علیہ وسلم نے کہ مسلمان دینی بھائی ہے مسلمان کا نہ خیانت کرے اس کی اور نہ جھوٹ بولے اس سے اور نہ محروم کرے اس کو اپنی تائید اور مدد سے مسلمان کی مسلمان پر سب چیز حرام ہے عزت اسکی اور مال اس کا اور خون اس کا تقویٰ یہاں ہے یعنی اشارہ کیا آپ نے دل کی طرف، کافی ہے آدمی کو شر سے یہ کہ حقیر سمجھے اپنے مسلمان[1] بھائی کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا۔

روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن مومن کے لیے مانند مکان کے ہے کہ مضبوط کرتا ہے[2] بعض اس کا بعض کو۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ اس باب میں علی اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ مِرْاٰةُ اَخِيْهِ فَاِنْ رَاٰى بِهِ اَذًى فَلْيُمِطْهُ عَنْهُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر ایک تم میں کا آئینہ ہے اپنے بھائی کا پھر اگر دیکھے اس میں کچھ عیب تو دور کر دے اس کو یعنی اطلاع کر دے اس کے عیب پر جیسے آئینہ اطلاع کر دیتا ہے۔

ف: اور یحییٰ بن عبید نے ضعیف کہا ہے شعبہ کو اس باب میں انس سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ

باب مسلمانوں کے عیب ڈھانپنے کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ فِي الدُّنْيَا يَسَّرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلٰى مُسْلِمٍ فِي الدُّنْيَا سَتَرَ اللهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کھول دی کسی مسلمان سے ایک تکلیف دنیا کی تکلیفوں سے کھول دے گا اللہ تعالیٰ اس کی ایک تکلیف کو تکلیفوں سے قیامت کے دن کے اور جس نے آسانی کی کسی تنگدست پر دنیا میں آسانی کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر دنیا میں اور آخرت میں اور جس نے ڈھانپا عیب مسلمان کا دنیا میں ڈھانپے گا اللہ تعالیٰ عیب اس کے دنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد میں ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہے۔

---

[1] یہ حدیث جوامع الکلم سے ہے کہ سب قسم کی ایذا مسلمان کی آپ نے حرام فرما دی تھوڑے سے لفظوں میں ۱۲

[2] یعنی مسلمانوں کو بھی چاہیے کہ آپس میں تقویت اور تائید ایک دوسرے کی کرتے رہیں ۱۲

ف: اس باب میں ابن عمر اور عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ابوعوانہ اور کئی لوگوں نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور نہیں ذکر کیا اس میں اعمش کے اس قول کا کہا انہوں نے کہ روایت کیا ابی صالح سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الذَّبِّ عَنِ الْمُسْلِمِ

باب مسلمان سے عیب دور کرنے کے بیان میں

عَنْ أَبِي الدَّرْدَآءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ أَخِيهِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

روایت ہے ابی الدرداء سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رد کرے اپنے بھائی کی عزت سے وہ چیز کہ خلل ڈالتی ہے اس کی عزت میں رد کر دے گا اللہ تعالیٰ اس کے منہ سے آگ دوزخ کی قیامت کے دن۔

ف: اس باب میں اسماء بنت یزید سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْهَجْرِ

باب ترک ملاقات کی برائی میں

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِلْمُسْلِمِ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ۔

روایت ہے ابوایوب انصاری سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہیں مسلمان کو کہ چھوڑ دے اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ ملیں وہ دونوں راہ میں پس وہ رک کے اس سے اور یہ رکے اس سے اور ان میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور انس اور ابی ہریرہؓ اور ہشام بن عامر اور ابی ہند الداری سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم**۔ صدّ کے معنی کنارہ اور اعراض کرنے کے بھی ہیں یعنی وہ اپنی جانب چلا جاوے اور یہ اپنی جانب اور صُدّ بضم صاد بمعنی جانب بھی آیا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي مُوَاسَاةِ الْأَخِ

باب بھائی کے ساتھ مروت و مدارات کرنے کے بیان میں

عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الْمَدِينَةَ آخَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ لَهُ هَلُمَّ أُقَاسِمْكَ مَالِي نِصْفَيْنِ وَلِي امْرَأَتَانِ فَأُطَلِّقُ إِحْدَاهُمَا فَإِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّونِي عَلَى السُّوقِ فَدَلُّوهُ عَلَى السُّوقِ فَمَا رَجَعَ يَوْمَئِذٍ إِلَّا وَمَعَهُ شَيْءٌ مِنْ أَقِطٍ وَسَمْنٍ قَدِ اسْتَفْضَلَهُ فَرَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ

روایت ہے انس سے کہا جب آئے عبدالرحمٰن بن عوف مدینہ میں تو بھائی چارہ کر دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں اور سعد بن ربیع میں پھر کہا ان سے سعد نے آؤ بانٹ دوں میں تم کو اپنا مال آدھا اور میری دو بیبیاں ہیں سو طلاق دے دیتا ہوں ان میں سے ایک کو پھر جب گزر جاوے اس کی عدت تو نکاح کر لینا تم اس سے سو جواب دیا عبدالرحمٰن نے برکت دے اللہ تعالیٰ تمہارے اہل و مال میں۔ بتلا دو مجھے بازار سو بتلا دیا ان کو بازار سو نہ پھرے وہ اس دن مگر ساتھ ان کے تھوڑا اقط تھا اور تھوڑا گھی اور وہ نفع میں لائے تھے یہ سب پھر دیکھا ان کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد اور ان

فَقَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ فَمَا أَصْدَقْتَهَا قَالَ نَوَاةً قَالَ حُمَيْدٌ أَوْ قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

پر نشان تھا زردی کا سو پوچھا آپ نے کیا ہے یہ عرض کیا انہوں نے میں نے نکاح کیا انصار کی ایک عورت سے فرمایا آپ نے کیا مہر باندھا عرض کیا انہوں نے ایک گٹھلی کہا حمید نے یا یہ کہا راوی نے کہ کھجور کی گٹھلی کے برابر سونا فرمایا آپ نے ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کہا احمد بن حنبل نے گٹھلی بھر سونا تین درہم ہوتا ہے وزن میں اور ثلث درہم کا اور اسحٰق نے کہا وہ وزن ہے پانچ درہم کا مجھے خبر دی اس کی اسحاق بن منصور نے انہوں نے نقل کیا یہ قول احمد بن حنبل اور اسحاق سے۔

مترجم: جب اصحاب مکہ سے مدینہ کو ہجرت کر کے آئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک انصار کے ساتھ ان کا بھائی چارہ کروا دیتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَارْضَ عَنْھُمْ۔ جب عبدالرحمٰن بن عوف آئے اور سعد کے بھائی ہوئے انہوں نے اپنی بی بی اور مال تقسیم کرنا چاہا انہوں نے قبول نہ کیا اور تجارت شروع کی اَقِط ایک چیز ہوتی ہے کہ دہی سکھا کر بناتے ہیں، اور اثر زردی سے مراد خوشبو کا دھبہ ہے کہ عروسی کی حالت میں لگاتے تھے اور مہیم کلمہ یمانیہ ہے بمعنی ماشانک وما امرک کے یعنی کیا حال ہے تیرا اور نواۃ ایک وزن کا نام ہے جیسے ہمارے ہاں تولہ ماشہ، چنانچہ وزن اس کا مؤلف کے قول میں گذرا اور بعضوں نے کہا ہے مراد اس سے گٹھلی ہے کھجور کی اور یہ جو فرمایا کہ ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہو ظاہر ہے کہ ایک بکری کا ولیمہ اس وقت میں بہت کچھ تھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغِيبَةِ — باب غیبت کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْغِيبَةُ قَالَ ذِكْرُكَ أَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ قَالَ إِنْ كَانَ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهَتَّهُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا کہ پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ کیا ہے غیبت فرمایا آپ نے ایسا یاد کرنا تیرا اپنے بھائی کو کہ وہ برا جانے، کہا بھلا فرمایئے اگر اس میں وہ عیب ہووے جو میں کہتا ہوں فرمایا اگر اس میں وہ عیب ہے جو تو کہتا ہے جب ہی تو غیبت کی تو نے اس کی اور اگر وہ عیب نہ ہو جو تو کہتا ہے تو بہتان کیا تو نے اس پر۔ یعنی موافق واقع کسی کا عیب بیان کرنا غیبت ہے اور مخالف واقع بہتان۔

ف: اور اس باب میں ابی ہریرہ اور ابی برزہ اور ابن عمر اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: مسلم میں بھی یہی روایت ہے اور غیبت گناہ کبیرہ ہے چنانچہ ابی سعید اور جابر سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا یعنی غیبت سخت تر ہے زنا سے۔ اور آفاتِ لسان کئی چیزیں ہیں کہ اگر آدمی اس سے محفوظ رہے تو بڑی بشارت ہے۔ چنانچہ سہل سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ضامن ہو میرے لیے مابین لحییہ اور مابین رجلیہ میں اس کے لیے ضامن ہوں گا جنت کا۔ اول گالی دینا حدیث میں آیا ہے سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ" متفق علیہ دوسرے کافر کہنا کسی کو کہ ایک ان میں سے ضرور کافر ہوتا ہے متفق علیہ۔ اور یہی حال ہے فاسق کہنے کا یا عدو اللہ کہنے کا۔ مسلم میں انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَی الْبَادِیْ مَا لَمْ یَعْتَدِ الْمَظْلُوْمُ یعنی دو گالیاں دینے والے جو کچھ انہوں نے کہا اس کا وبال شروع کرنے والے پر ہے جب تک مظلوم زیادتی نہ کرے۔ تیسرے لعنت کرنا آنحضرتؐ نے فرمایا صدیق کو لائق نہیں کہ لعّان ہووے (مسلم) اور فرمایا

تعا بین شہداء اور شفعاء نہ ہوں گے قیامت کے دن (مسلم) چوتھے ھلک الناس کہنا کہ مسلم میں مروی ہے جو ایسا کہے وہ ہلاک تر ہے سب لوگوں کا، پانچویں سخن چینی فرمایا آپ نے لا یدخل الجنۃ قتات چھٹے مدح۔ فرمایا آپ نے احثوا التراب فی وجوہ المداحین یعنی خاک ڈالو مداحوں کے منہ میں، ساتویں ثنائے رجل اس کے منہ پر، آپ نے فرمایا اس شخص سے جس نے اپنے بھائی کی تعریف سامنے کی تھی ویلک قطعت عنق اخیک یعنی خرابی ہے تیری کاٹی ہے تو نے گردن اپنے بھائی کی، آٹھویں مراء یعنی جھگڑنا حضرت ؐ نے فرمایا من ترک المراء وھو محق بنی لہ فی وسط الجنۃ یعنی جو چھوڑ دے جھگڑنا اور وہ حق پر ہو بنایا جاوے گا اس کے لیے ایک مکان اوسط جنت میں۔ نویں تضحیک با قوال کا ذبہ حدیث میں آیا ہے ویل لمن یحدث ویکذب لیضحک بہ القوم ویل لہ ویل لہ یعنی خرابی ہے اس کی جو جھوٹی باتیں بنادے تاکہ ہنسے قوم سے خرابی ہے اس کی خرابی ہے اسکی دسویں کلمات غیر ضروری حدیث میں ہے من حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ یعنی خوبی اسلام کی ہے مالا یعنی کا چھوڑنا گیارھویں کذب، ابن عمر رض سے مروی ہے کہ حضرت ؐ نے فرمایا جب بندہ جھوٹ بولتا ہے فرشتہ اس کے منہ کی بدبو سے ایک کوس بھاگتا ہے۔ بارھویں ذی وجہین ہونا آپ نے فرمایا اس کے لیے ایک زبان ہوگی دوزخ کی آگ سے قیامت کے دن۔ تیرھویں طعن و فحش و بدی کہ آپ نے فرمایا لیس المؤمن بالطعان ولا الفاحش ولا البذی۔ چودھویں کسی تائب کو اس کے منہ پر عار دلانا من عیر اخاہ بذنب لم یمت حتی یعملہ یعنی جس نے عار دلائی اپنے بھائی کو کسی گناہ کے ساتھ نہ مرے گا جب تک اس میں گرفتار نہ ہو۔ پندرھویں شماتت یعنی خوشی ظاہر کرنا کسی بلا پر کہ حدیث میں آیا ہے لا تظھر الشماتۃ لاخیک فیرحمہ اللہ ویبتلیک یعنی شماتت ظاہر نہ کر اپنے بھائی کے لیے کہ اللہ اس پر رحم کرے گا اور تجھے بلا میں گرفتار کرے گا معاذ اللہ من ذٰلک اور ان سب کی دوا ہے سکوت و خاموشی کہ اس کے فضائل بے شمار ہیں ایک حدیث میں ہے آپ نے فرمایا مقام مرد کا خاموشی میں افضل ہے ساٹھ برس کی عبادت سے اور آپ نے فرمایا اے ابوذر دو خصلتیں ہیں کہ پشت پر ہلکی میزان میں گراں ایک طول صمت دوسرے حسن خلق اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر کو وصیت کی علیک بطول الصمت فانہ مطردۃ للشیطان وعون لک علی امر دینک یعنی لازم پکڑ تو طول صمت کہ اس میں بھاگنا ہے شیطان کا اور مدد ہے تجھے تیرے دین پر اور فرمایا آپ نے من صمت نجا جس نے خاموشی اختیار کی نجات پائی بلیات لسانی اور آفات دوجہانی سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَسَدِ

باب حسد کے بیان میں

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰہِ اِخْوَانًا وَلَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلَاثٍ

روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاقاتیں نہ توڑو اور پیٹھ پیچھے برا مت کہو اور آپس میں بغض مت رکھو اور آپس میں حسد مت کرو اور ہو جاؤ خالص غلام اللہ کے۔ بھائی ایک دوسرے کے اور حلال نہیں مسلمان کو کہ چھوڑے ملاقات اپنے بھائی کی تین دن سے زائد۔

لہ منہ دیکھے بات کہنا ۱۲ سلہ فحش درکلام ۱۲

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی بکر الصدیق اور زبیر بن عوام اور ابن عمر ابن مسعود اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ یُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ یَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ۔

روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رشک نہ کرنا چاہیے مگر دو شخصوں پر ایک وہ مرد کہ دیا اللہ تعالٰی نے اسے مال اور وہ خرچ کرتا ہے اس میں سے رات کے وقتوں میں اور دن کے وقتوں میں اور دوسرا مرد کہ دیا اللہ نے اسکو قرآن اور وہ ادا کرتا ہے اسکے حق کو رات کے وقتوں میں اور دن کے وقتوں میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ابن مسعود اور ابی ہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند۔

مترجم: ایک حسد ہے کہ آدمی دوسرے کی نعمت کو دیکھ کر جلے اور یہ چاہے کہ یہ نعمت اس سے زائل ہو کر مجھے مل جاوے یہ معیوب ہے۔ اور حدیث اول اسی سے نہی میں واقع ہوئی ہے اور ایک رشک ہے کہ آدمی دوسرے کی نعمت کو دیکھ کر اس کا زوال نہ چاہے بلکہ یہ ارادہ کرے کہ یہ نعمت اس پر قائم رہے اور مجھے بھی عنایت ہو اور یہ امور اخروی میں محمود ہے اور انبیاء اور صلحاء میں جو لفظ حسد کا مروی ہوا ہے اس سے یہی مراد ہے اور اسی کو غبطہ بھی کہتے ہیں اس حدیث میں اسی طرف اشارہ ہے کہ مال حلال اور توفیق انفاق دونوں کا جمع ہونا بڑی نعمت ہے۔ قولہٗ اور دیا اللہ نے اُسے قرآن یعنی علم قرآن عنایت فرمایا اور توفیق عمل اور قرات کمشتی اور رات کا حق یہ ہے کہ تہجد میں پڑھے اور دن کو اس پر عمل کرے یا رات کو تفکر اور دن کو مجاہدہ یا رات کو اشتغال بخلوت اور دن کو قرات اور تبلیغ اس کی بجلوت۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی التَّبَاغُضِ
باب آپس میں بغض رکھنے کی بُرائی میں

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطَانَ قَدْ اَیِسَ اَنْ یَّعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ وَلٰكِنْ فِی التَّحْرِیْشِ بَیْنَهُمْ۔

روایت ہے جابرؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شیطان مایوس ہوگیا اس سے کہ پوجیں اسے نمازی لوگ ولیکن لڑائی جھگڑا ڈالے گا ان میں۔

ف: اس باب میں انس اور سلیمان بن عمرو بن الاحوص سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں یہ حدیث حسن ہے، ابوسفیان کا نام حسن بن نافع ہے اور روایت میں یہ لفظ وارد ہوئے ہیں ان الشیطان قد ایس ان یعبد فی جزیرۃ العرب ولکن فی التحریش بینھم یعنی مایوس ہوگیا شیطان اس سے کہ پوجیں اسے جزیرہ عرب میں ولیکن لڑائی جھگڑا ڈالے گا ان کے درمیان اور شیطان کے پوجنے سے مراد غیر خدا کی عبادت ہے اور اس روایت میں خاص کیا آپ نے جزیرہ عرب کو اس لیے کہ ایمان اس وقت اسی جزیرہ میں پھیلا تھا ایسا ہی کہا طیبی نے اور جدال و قتال امت میں قیامت تک ظاہر ہے حاجت بیان نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی اِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَیْنِ۔
باب آپس میں صلح کے بیان میں

عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ الْكَذِبُ اِلَّا فِیْ ثَلَاثٍ یُحَدِّثُ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ لِیُرْضِیَهَا

روایت ہے اسماء بنت یزید سے کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں ہے جھوٹ مگر تین مقاموں میں ایک تو بات کرے آدمی اپنی عورت سے تاکہ راضی کرے اس کو اور دوسرے جھوٹ

وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ وَقَالَ مَحْمُودٌ فِي حَدِيثِهِ لَا يَصْلُحُ الْكَذِبُ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ۔

بولنا لڑائی میں اور تیسرے جھوٹ بولنا تاکہ صلح کرے آدمیوں میں اور محمود نے اپنی روایت میں کہا درست نہیں جھوٹ مگر تین جگہ میں۔

ف اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم اسماء کی روایت سے مگر ابن خثیم کی سند سے اور روایت کی داؤد بن ابی ھند نے یہ حدیث شہر بن حوشب سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا اس میں اسماء کا۔ خبر دی ہم کو اس کی ابو کریب نے انہوں نے روایت کی ابن ابی زائدہ سے انہوں نے داؤد بن ابی ھند سے اور اس باب میں ابوبکرؓ سے بھی روایت ہے۔

عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ أَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا أَوْ نَمَا خَيْرًا

روایت ہے ام کلثوم بنت عقبہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جھوٹا نہیں ہے وہ جو صلح کرائے آدمیوں میں اور کہے نیک بات یا بڑھایا خیر کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم نمی الحدیث عرب جب کہتا ہے کہ کوئی بات کرے اصلاح کے واسطے اور طلب خیر اور اگر میم کو تشدید دیں تو چغل خوری اس کے معنی ہوں گے اور بات کہنا واسطے فساد کے اس سے مراد ہوگا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِيَانَةِ وَالْغِشِّ۔

باب خیانت اور دغا کے بیان میں

عَنْ أَبِي صِرْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ۔

روایت ہے ابی صرمہ سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ضرر پہنچاوے کسی کو ضرر پہنچاوے اسے اللہ تعالیٰ اور جو تکلیف دے کسی کو تکلیف دیوے اسے اللہ تعالیٰ۔

ف: اور اس باب میں ابی بکر سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلْعُونٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا أَوْ مَكَرَ بِهِ

روایت ہے ابی بکر صدیق سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ملعون ہے جو ضرر پہنچا دے کسی مومن کو یا مکر کرے اس کے ساتھ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حَقِّ الْجِوَارِ

باب حق ہمسایہ کے بیان میں

عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو ذُبِحَتْ لَهُ شَاةٌ فِي أَهْلِهِ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ أَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُودِيِّ أَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُودِيِّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا زَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ۔

روایت ہے مجاہد سے کہ عبداللہ بن عمرو کے لیے ان کے گھر میں ایک بکری ذبح کی گئی پھر جب وہ آئے تو کہا ہدیہ بھیجا تم نے ہمارے ہمسایہ یہودی کو کیا ہدیہ بھیجا تم نے ہمارے ہمسایہ یہودی کو سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے ہمیشہ رہے جبرئیل مجھے وصیت کرتے احسان کی ساتھ ہمسایہ کے یہاں تک کہ گمان کیا میں نے کہ وہ وارث کردیں گے اس کو۔

ف: اس باب میں عائشہ اور ابن عباس اور عقبہ بن عامر اور ابی ہریرہؓ اور انس اور عبداللہ بن عمرو اور مقداد بن اسود اور ابی شریح اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث مجاہد سے انہوں نے روایت کی عائشہؓ اور ابی ہریرہؓ سے دونوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ جِبْرَئِيْلُ صَلَوٰتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ۔

روایت ہے حضرت عائشہ ام المومنینؓ سے کہ بیشک فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہے جبرئیل اللہ کی رحمتیں ہوں ان پر وصیت کرتے مجھے ہمسایہ کے ساتھ احسان کی یہاں تک کہ گمان کیا میں نے کہ وہ وارث ٹھہرا دیں گے اس کو۔[1]

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ

روایت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین ساتھ والے اللہ کے نزدیک بہتر ہیں اپنے ساتھی کے واسطے اور بہترین ہمسایوں کے نزدیک اللہ کے بہتر ہیں اپنے ہمسایہ کے لیے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابوعبدالرحمن حبلی کا نام عبداللہ بن یزید ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِحْسَانِ اِلَى الْخَادِمِ
باب خادم پر احسان کرنے کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ فِتْيَةً تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِهٖ وَلْيُلْبِسْهُ مِنْ لِبَاسِهٖ وَلَا يُكَلِّفْهُ مَا يَغْلِبُهٗ فَاِنْ كَلَّفَهٗ مَا يَغْلِبُهٗ فَلْيُعِنْهُ۔

روایت ہے ابی ذرؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی تمہارے ہیں کہ کر دیا ہے اللہ نے ان کو جوان تمہارے ہاتھوں کے نیچے پھر جس کا بھائی اس کے ہاتھ کے نیچے ہو سو چاہیے کہ کھلا دے اس کو اپنے کھانے میں سے اور پہنا دے اس کو اپنے پہناوے سے اور تکلیف نہ دے اس کو ایسے کام کی جو غالب آجاوے اس پر پھر اگر تکلیف دی اسکو ایسے کام کی جو غالب آوے اس پر تو مدد کرے اس کی یعنی آپ بھی ہاتھ لگا دے۔

ف: اس باب میں علی اور ام سلمہ اور ابن عمر اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ۔

روایت ہے ابوبکر الصدیقؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا داخل نہ ہوگا جنت میں بدخلق یعنی سائقین کے ساتھ۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا ہے ابوایوب سختیانی اور کئی لوگوں نے فرقد سبخی میں ان کے حافظہ کی طرف سے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْخُدَّامِ وَشَتْمِهِمْ
باب خادموں کے مارنے اور برا کہنے کی نہی میں

[1] اگر فرضاً توریث آنحضرتؐ سے مراد رکھیں تو کہہ سکتے ہیں کہ یہ حدیث اس کے قبل کی ہیں کہ آپ پر وحی ہوئی کہ انبیاء کا کوئی وارث نہیں ہوتا ہے ۱۲

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَبِیُّ التَّوْبَةِ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْکَهٗ بَرِیْئًا مِّمَّا قَالَ لَهٗ اَقَامَ اللّٰهُ عَلَیْهِ الْحَدَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ کَمَا قَالَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نبی ہیں توبہ کے جس نے زنا کی تہمت لگائی اپنے لونڈی غلام کو جو پاک ہے اس بات سے جو اس نے کہی قائم کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر حد قذف کی قیامت کے دن مگر یہ کہ وہ مملوک ویسا ہے جیسا اس کے آقا نے کہا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس باب میں سوید بن مقرن اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور ابن ابی نعم کا نام عبدالرحمٰن بن ابی نعم البجلی ہے اور کنیت ان کی ابوالحکم ہے مترجم شیخ نے لمعات میں کہا ہے کہ اس حدیث میں اشارہ ہے کہ سید اگر اپنی لونڈی غلام کو زنا کی تہمت لگاوے تو اس پر حد قذف نہیں بلکہ جو کہ عبد کو زنا کی تہمت لگاوے اس پر حد نہیں اس لیے کہ عبد اہل احصان سے نہیں۔

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ کُنْتُ اَضْرِبُ مَمْلُوْکًا فَسَمِعْتُ قَائِلًا مِّنْ خَلْفِیْ یَقُوْلُ اِعْلَمْ یَا اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ یَا اَبَا مَسْعُوْدٍ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَللّٰهُ اَقْدَرُ عَلَیْکَ مِنْکَ عَلَیْهِ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ فَمَا ضَرَبْتُ مَمْلُوْکًا لِّیْ بَعْدَ ذٰلِکَ۔

روایت ہے ابی مسعود سے کہ کہا مارتا تھا میں اپنے ایک غلام کو کہ سنا میں نے ایک کہنے والے کو میرے پیچھے سے کہتا تھا جان لے اے ابومسعود جان لے اے ابومسعود سو پھر کر دیکھا میں نے تو اچانک میرے پاس تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، پھر فرمایا آپ نے بیشک اللہ تعالیٰ تجھ پر زیادہ قادر ہے اس سے کہ تو اس غلام پر ہے، کہا ابومسعود نے پھر نہ مارا میں نے کسی لونڈی غلام کو اس کے بعد۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابراہیم تیمی بیٹے ہیں یزید بن شریک کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ اَدَبِ الْخَادِمِ
باب خادم کے سکھانے کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ضَرَبَ اَحَدُکُمْ خَادِمَهٗ فَذَکَرَ اللّٰهَ فَارْفَعُوْا اَیْدِیَکُمْ۔

روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مارے کوئی اپنے خادم کو پھر یاد کرے وہ اللہ کو تو چاہیے فوراً اپنا ہاتھ اٹھالے یعنی پھر نہ مارے۔

ف: اور ابو ہارون عبدی کا نام عمارہ بن جوین ہے اور کہا یحییٰ بن سعید نے ضعیف کہا شعبہ نے ابو ہارون عبدی کو کہا یحییٰ نے اور ہمیشہ رہے ابن عون روایت کرتے ابو ہارون سے یہاں تک انتقال فرمایا انہوں نے مترجم لوگ اس وقت میں اپنے لونڈی غلاموں پر بہت ظلم کرتے ہیں حالانکہ احادیث میں بہت ان کے ادائے حقوق کی تاکید آئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب وفات کے فرمایا الصلوٰۃ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ یعنی خیال رکھو نماز کا اور جس کے مالک ہوئے ہیں تمہارے ہاتھ اور ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تم کو بدترین لوگوں کی جو اکیلا کھاتا ہے اور اپنے غلام کو مارتا ہے اور اپنے مال کو مستحقوں سے روکتا ہے... علی الخصوص جو لونڈی غلام کہ مقید صوم وصلوٰۃ ہو اسے ایذا دینا اور زیادہ ممنوع ہے چنانچہ ابی امامہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو ایک غلام عنایت فرمایا اور تاکید کی کہ اس کو مارتا نہیں اس لیے کہ منع کیا گیا ہوں نمازیوں کے مارنے سے اور میں نے دیکھا اس کو نماز پڑھتے اور غلاموں کے بیع میں ضرور ہے کہ ایک قریب کو دوسرے سے جدا کر کے نہ بیچے کہ ابوایوب سے مروی ہے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جس نے جدا کیا والدہ کو اس کے ولد سے جدا

کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو اس کے دوستوں سے قیامت کے دن روایت کیا اس کو ترمذی نے اور دارمی نے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ أَعْفُوْا عَنِ الْخَادِمِ فَصَمَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ أَعْفُوْا عَنِ الْخَادِمِ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً۔

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا آیا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اس نے کتنی بار عفو کروں میں قصور اپنے خادم سے سوچپ ہو رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر عرض کی اس نے یا رسول اللہ کتنی بار عفو کروں میں قصور اپنے خادم کا کہا ہر دن میں ستر بار

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی یہ عبداللہ بن وہب نے ابو ہانی سے اسی اسناد سے مانند اس کی روایت کی ہم سے قتیبہ نے انھوں نے عبداللہ بن وہب سے انھوں نے ابو ہانی خولانی سے اسی اسناد سے مانند اس کی اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث عبداللہ بن وہب سے اسی اسناد سے اور کہا اس میں کہ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ أَدَبِ الْوَلَدِ — باب اولاد کے ادب دینے کے بیان میں

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يُّؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهُ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ يَّتَصَدَّقَ بِصَاعٍ۔

روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ادب دیوے آدمی اپنے لڑکے کو بہتر ہے ایک صاع صدقہ دینے سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور ناصح بن علاء کوفی اہل حدیث کے نزدیک قوی نہیں اور یہ حدیث نہیں معلوم ہوتی مگر اسی سند سے اور ناصح بصری ایک دوسرے شیخ ہیں کہ روایت کرتے ہیں عمار بن ابی عمار وغیرہ سے اور وہ اثبت ہیں ان سے۔

عَنْ أَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِّنْ نُّحْلٍ أَفْضَلَ مِنْ أَدَبٍ حَسَنٍ۔

روایت ہے ایوب بن موسیٰ سے انھوں نے روایت کی اپنے باپ سے انھوں نے ایوب کے دادا سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ انعام دیا کسی باپ نے کسی بیٹے کو بہتر حسن ادب سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عامر بن ابی عامر خزار کی روایت سے اور ایوب بن موسیٰ وہ ابن عمرو بن سعید بن العاص ہیں اور یہ روایت میرے نزدیک مرسل ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ قُبُوْلِ الْهَدِيَّةِ وَالْمُكَافَاةِ عَلَيْهَا — باب ہدیہ قبول کرنے اور اس کا بدلہ دینے کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبول فرماتے تھے ہدیہ کو اور بدلہ دیتے تھے اس کا۔

ف: اس باب میں جابر اور ابی ہریرہ اور انس اور ابن عمر سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسے مرفوع مگر عیسیٰ بن یونس کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الشُّكْرِ لِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْكَ۔ — باب محسن کے لوائے شکر کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّا یَشْکُرُ النَّاسَ لَا یَشْکُرُ اللّٰهَ۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آدمیوں کا شکر ادا نہ کرے وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہ کرے گا۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ یَشْکُرِ النَّاسَ لَمْ یَشْکُرِ اللّٰهَ۔

روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے لوگوں کا شکر ادا نہ کیا اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہ کیا۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ اور اشعث بن قیس اور نعمان بن بشیر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صَنَائِعِ الْمَعْرُوْفِ

باب امور احسان کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُكَ فِیْ وَجْهِ اَخِیْكَ لَكَ صَدَقَةٌ وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْیُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِیْ اَرْضِ الضَّلَالِ لَكَ صَدَقَةٌ وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِیِّ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِیْقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِیْ دَلْوِ اَخِیْكَ لَكَ صَدَقَةٌ

روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرانا تیرا اپنے بھائی کے آگے تیرے لیے صدقہ ہے اور حکم کرنا تیرا اچھی بات کو اور منع کرنا تیرا بری بات سے صدقہ ہے اور راہ بتلا دینا کسی مرد کو بھولی ہوئی جگہ میں تیرے لیے صدقہ ہے اور راہ دیکھنا تیرا واسطے اس مرد کے کہ جس کی آنکھ نہ ہو صدقہ ہے اور دور کر دینا پتھر اور کانٹے اور ہڈی کا راہ سے تیرے لیے صدقہ ہے اور پانی ڈال دینا اپنے بھائی کے ڈول میں تیرے لیے صدقہ ہے۔

مترجم: یعنی یہ سب نیکیاں صدق ایمان اور تصدیق رحمٰن پر دلالت کرتی ہیں اس لیے ہر امر اس میں سے گویا صدقہ ہے اور راہ دیکھنا تیرا واسطے اس کے جس کی آنکھ نہ ہو یعنی اس کی دست گیری کر کے راہ میں لے چلنا یہ بھی صدقہ ہے دوسری روایت میں اماطۃ الاذی عن الطریق کو شعبۂ ایمان فرمایا ہے۔

ف: اس باب میں ابن مسعود اور جابر اور حذیفہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو زمیل کا نام سماک بن الولید حنفی ہے اور نضر بن محمد جرشی یمامی ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْمِنْحَةِ

باب منیحہ کی فضیلت میں

عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ مَنَحَ مَنِیْحَةَ لَبَنٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْ هَدٰی زُقَاقًا کَانَ لَهٗ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ۔

روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہتے تھے سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جس شخص نے دیا ایک منیحہ دودھ کا یا منیحہ چاندی کا یا بتائی کسی کو راہ ہوگا اس کو ثواب مثل آزاد کرنے لونڈی یا غلام کے۔

مترجم: منیحہ دودھ کا یہ کہ اونٹنی یا بکری دودھ والی کسی کو دینا اس شرط پر کہ جب تک وہ چاہے اس کے دودھ سے منتفع ہو اور پھر مالک کو پھیر دے اور منیحہ چاندی کا روپیہ پیسہ قرض دینا اور بتانا راہ کا یہ کہ کسی بھولے ہوئے کو راستہ بتا دیا۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے غریب ہے ابی اسحاق کی روایت سے کہ وہ طلحہ بن مصرف سے روایت کرتے ہیں نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور منصور بن معتمر اور شعبہ نے بھی طلحہ بن مصرف سے یہ روایت کی ہے اس باب میں نعمان بن بشیر سے بھی روایت ہے اور من منح منیحۃ ورق کا معنی قرض دینا دراہم کا اور ھدی زقاقا سے مراد ہے ہدایت طریق یعنی راستہ بتانا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِمَاطَةِ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ

باب راہ سے تکلیف کی چیز دور کرنے کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي فِي الطَّرِيقِ إِذْ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس درمیان میں کہ ایک شخص چلا جاتا تھا راہ میں پائی اس نے ایک شاخ کانٹے دار سو اسے ہٹا دیا پس جزا دی اس کی اللہ تعالٰے نے اور بخش دیا اس کو۔

ف اس باب میں ابی برزہ اور ابن عباس اور ابی ذر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمَجَالِسَ بِالْأَمَانَةِ

باب اس بیان میں کہ مجالس میں امانت ضرور ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِيَ أَمَانَةٌ

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بات کہے تجھ سے کوئی آدمی اور پھر ادھر ادھر التفات کرے پس وہ بات تیرے پاس امانت ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور نہیں جانتے ہم اسے مگر ابن ابی ذئب کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّخَاءِ

باب سخاوت کی فضیلت میں

عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنْ شَيْءٍ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ أَفَأُعْطِي قَالَ نَعَمْ لَا تُوكِي فَيُوكَى عَلَيْكِ۔

روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سے کہا انہوں نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ نہیں ہے میرے پاس کوئی چیز مگر لاتے ہیں میرے پاس زبیر یعنی جو کچھ ہے انہیں کی کمائی ہے کیا دوں میں اس میں سے یعنی صدقات وخیرات میں فرمایا آپ نے ہاں مت گرہ لگا تو ورنہ گرہ لگائی جاوے گی تجھ پر یعنی تو خلق کو نہ دے گی تو خدا تجھے نہ دے گا۔

ف اس باب میں عائشہ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث اسی اسناد سے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عباد بن عبداللہ سے انہوں نے اسماء بنت ابی بکر سے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ایوب سے اور نہیں ذکر کیا اس میں عباد بن عبداللہ بن الزبیر کا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّخِيُّ قَرِيبٌ مِنَ اللهِ قَرِيبٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِيلُ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخی قریب ہے اللہ سے قریب ہے جنت سے قریب ہے آدمیوں سے، بعید ہے دوزخ سے اور بخیل بعید ہے اللہ سے

بَعِیْدٌ مِّنَ اللّٰهِ بَعِیْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِیْدٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِیْبٌ مِّنَ النَّارِ وَالْجَاهِلُ السَّخِیُّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِیْلٍ۔

بعید ہے جنت سے بعید ہے آدمیوں سے قریب ہے دوزخ سے اور جاہل سخی پیارا ہے اللہ کے نزدیک عابد بخیل سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر یحییٰ بن سعید کی روایت سے کہ وہ اعرج سے روایت کرتے ہیں، وہ ابی ہریرہؓ سے اور نہیں مروی ہوئی یہ حدیث اس سند سے مگر سعید بن محمد کی روایت سے اور خلاف کیا گیا سعید بن محمد کا اس حدیث کی روایت میں یحییٰ بن سعید کی سند سے یہ تحقیق مروی ہوئی ہے حضرت عائشہؓ سے بواسطہ یحییٰ بن سعید کے کچھ چیز مرسلاً۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبُخْلِ — باب بخل کی برائی میں

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِیْ مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں مومن میں کبھی جمع نہیں ہوتیں ایک بخل دوسرے بدخلقی۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر صدقہ بن موسیٰ کی روایت سے۔

عَنْ عَنْ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَّلَا بَخِیْلٌ وَّلَا مَنَّانٌ۔

روایت ہے ابی بکر صدیقؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، داخل نہ ہوگا جنت میں یعنی سابقین کے ساتھ فریب کرنے والا اور نہ بخیل اور نہ احسان رکھنے والا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ[1] کَرِیْمٌ وَّالْفَاجِرُ خَبٌّ لَئِیْمٌ۔

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن بھولا عزت والا ہے اور فاجر فریبی بخیل ہے۔

ف: نہیں جانتے ہم اس روایت کو مگر اسی سند سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْاَهْلِ — باب نفقہ اہل کی فضیلت میں

عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰی اَهْلِهٖ صَدَقَةٌ۔

روایت ہے ابی مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرچ آدمی کا اپنے گھر والوں پر صدقہ ہے۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمر اور عمرو بن امیہ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ ثَوْبَانَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الدِّیْنَارِ دِیْنَارٌ یُنْفِقُهٗ

روایت ہے ثوبان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل دینار وہ دینار ہے کہ خرچ کرتا ہے اس کو آدمی اپنے

[1] یعنی بسبب بھولے پن کے فریب میں آجاتا ہے اور بسبب کرم و حسن ظن کے ہے کہ لوگوں سے بدگمان نہیں ہے ۱۲

الرَّجُلُ عَلٰی عِیَالِهٖ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰی دَابَّتِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَدِیْنَارٌ یُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰی اَصْحَابِهٖ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْقِلَابَةَ بَدَاَ بِالْعِیَالِ ثُمَّ قَالَ وَاَیُّ الرَّجُلِ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنْ رَّجُلٍ یُنْفِقُ عَلٰی عِیَالٍ لَّهٗ صِغَارٍ یُعِفُّهُمُ اللّٰهُ بِهٖ وَیُغْنِیْهِمُ اللّٰهُ بِهٖ۔

لڑکے بالوں پر اور وہ دینار کہ خرچ کرتا ہے آدمی اس کو اپنے جانور پر اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں اور وہ دینار ہے کہ خرچ کرتا ہے اس کو آدمی اپنے رفیقوں پر اللہ کی راہ میں۔ ابو قلابہ نے کہا ذکر کیا لڑکے بالوں کا پھر کہا اور کس آدمی کو ثواب زیادہ ہوگا اس شخص سے کہ جو خرچ کرتا ہے اپنے چھوٹے لڑکوں پر کہ محنت سے بچاتا ہے ان کو اللہ بسبب اس کے اور بے پرواہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان کو بسبب اس کے۔ **ف**: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی الضِّیَافَةِ
باب ضیافت کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْعَدَوِیِّ اَنَّهٗ قَالَ اَبْصَرَتْ عَیْنَایَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَتْهُ اُذُنَایَ حِیْنَ تَکَلَّمَ بِهٖ قَالَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیُکْرِمْ ضَیْفَهٗ جَآئِزَتَهٗ قَالُوْا وَمَا جَآئِزَتُهٗ قَالَ یَوْمٌ وَّلَیْلَةٌ قَالَ وَالضِّیَافَةُ ثَلٰثَةُ اَیَّامٍ وَّمَا کَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَّمَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْیَقُلْ خَیْرًا اَوْ لِیَسْکُتْ۔

روایت ہے شریح عدوی سے کہ کہا انہوں نے دیکھا میری آنکھوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اور سنا میرے کانوں نے جب آپ نے یہ کلام فرمایا، فرمایا آپ نے جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر چاہیے کہ خاطر کرے اپنے مہمان کی اور بتکلف بناوے جائزہ اس کا کہا صحابہ نے کیا ہے جائزہ کہا ایک دن اور ایک رات اور فرمایا کہ ضیافت تین دن ہے اور جو اس کے بعد ہو صدقہ ہے اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر تو بات نیک کہے یا چپ رہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم**: قولہ بتکلف بناوے جائزہ اس کا یعنی ایک دن اور رات عمدہ مکلف کھانا اسے کھلاوے عادت سے کچھ بڑھ کر اور تین دن ضیافت واجب ہے اور زیادہ مستحب ہے اور اگر صاحب خانہ پر بار ہو تو تین دن کے بعد اسے تکلیف دینا جائز نہیں۔ شاید یہ مثل یہیں سے ہو۔ ایک دن مہمان تین دن مہمان چوتھے دن کا وبال جان۔

عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْکَعْبِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الضِّیَافَةُ ثَلٰثَةُ اَیَّامٍ وَّجَآئِزَتُهٗ یَوْمٌ وَّلَیْلَةٌ وَّمَا اُنْفِقَ عَلَیْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَّلَا یَحِلُّ لَهٗ اَنْ یَّثْوِیَ عِنْدَهٗ حَتّٰی یُحْرِجَهٗ وَمَعْنٰی قَوْلِهٖ لَا یَثْوِیْ عِنْدَهٗ یَعْنِی الضَّیْفَ لَا یُقِیْمُ عِنْدَهٗ حَتّٰی یَشْتَدَّ عَلٰی صَاحِبِ الْمَنْزِلِ وَالْحَرَجُ هُوَ الضِّیْقُ اِنَّمَا قَوْلُهٗ حَتّٰی یُحْرِجَهٗ وَیَقُوْلُ حَتّٰی یُضَیِّقَ عَلَیْهِ۔

روایت ہے ابو شریح کعبی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضیافت تین دن ہے اور جائزہ ایک دن اور ایک رات اور جو اس کے بعد خرچ کرے صاحب خانہ وہ صدقہ ہے اور حلال نہیں مہمان کو کہ ٹھہرا رہے اس کے پاس یہاں تک کہ حرج میں ڈالدے اس کو اور معنی اس کے یہی ہیں کہ قیام نہ کرے میزبان کے نزدیک یہاں تک کہ شاق گزرے اس پر اور حرج میں نہ ڈالے یعنی تنگ نہ کرے اسکو اور یحرجہ کے معنی یہی ہیں کہ تنگی میں نہ ڈالے اس کو۔

ف: اس باب میں عائشہؓ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے اور روایت کی یہ حدیث مالک بن انس اور لیث بن سعد نے انہوں نے سعید مقبری سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو شریح خزاعی وہ کعبی ہیں اور وہ عدوی ہیں اور نام ان کا خویلد بن عمرو ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْيَتِيمِ

باب یتیموں اور رانڈوں کے حوائج میں سعی کرنے کے بیان میں

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ كَالَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ۔

روایت ہے صفوان سے وہ پہنچاتے ہیں اس حدیث کو آنحضرت تک کہ فرمایا آپ نے سعی کرنے والا رانڈوں اور مسکینوں کی حاجتوں میں مانند جہاد کرنے والے کے ہے اللہ کی راہ میں یا مانند اس کی کہ روزہ رکھے دن کو اور نماز پڑھے رات کو۔

ف: روایت کی ہم سے انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ثور بن یزید سے انہوں نے ابی الغیث سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے مانند اسکے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ابو الغیث کا نام سالم ہے وہ مولی ہیں عبداللہ بن مطیع کے اور ثور بن یزید شامی ہیں اور ثور بن زید مدنی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي طَلَاقَةِ الْوَجْهِ وَحُسْنِ الْبِشْرِ[1]

باب کشادہ پیشانی اور بشاش چہرہ سے ملنے کا بیان

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ وَإِنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَأَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِي إِنَاءِ أَخِيكَ۔

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نیک کام صدقہ ہے اور نیک کاموں سے یہ بھی ہے کہ ملے تو اپنے بھائی سے بکشادہ پیشانی اور ڈال دے تو اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں۔

ف: اس باب میں ابی ذر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصِّدْقِ وَالْكَذِبِ

باب صدق اور کذب کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَإِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللهِ صِدِّيقًا وَإِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو تم صدق کو اسلیے کہ صدق راہ بتاتا ہے نیکی کی اور نیکی راہ بتاتی ہے جنت کی اور آدمی ہمیشہ سچ بولتا ہے اور ڈھونڈتا ہے سچ کو یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے اللہ کے نزدیک صدیق اور بچو تم جھوٹ سے اس لیے کہ جھوٹ راہ بتاتا ہے بدی کی اور بدی راہ بتاتی ہے دوزخ کی اور آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور ڈھونڈتا ہے جھوٹ

---

[1] بشر بالکسر روئے مردم حسن البشر طلق الوجہ ۱۲ صراح ۱۲

إِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَّابًا۔

کو یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے اللہ کے نزدیک کذّاب یعنی بہت جھوٹ بولنے والا۔

ف: اس باب میں ابی بکر اور عمر اور عبداللہ بن شخیر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهِ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جھوٹ بولتا ہے بندہ دور ہو جاتا ہے اس سے فرشتہ ایک میل تک اس بدبو کے سبب سے جو اس کے پاس سے آتی ہے۔

ف: کہا یحییٰ نے جب بیان کی میں نے یہ حدیث عبدالرحیم بن ہارون سے تو کہا انہوں نے ہاں یہ حدیث حسن ہے جید ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور منفرد ہوئے ہیں اس کی روایت کے ساتھ عبدالرحیم بن ہارون۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفُحْشِ

باب بدگوئی کی برائی میں

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ۔

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ہوئی بدگوئی کسی چیز میں مگر خراب کر دیا اس کو اور نہ ہوئی حیا کسی چیز میں مگر زینت دے دی اس کو۔

ف: اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبدالرزاق کی روایت سے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارُكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں بہتر لوگ وہ ہیں جو اچھے خلق والے ہیں اور نہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدگوئی کی عادت رکھنے والے اور نہ احیاناً بدگوئی کرنے والے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اللَّعْنَةِ

باب لعنت کے بیان میں

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَاعَنُوا بِلَعْنَةِ اللَّهِ وَلَا بِغَضَبِهِ وَلَا بِالنَّارِ۔

روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسرے کو مت کہو کہ تجھ پر لعنت ہو اللہ کی اور نہ یہ کہ تجھ پر غضب ہو اللہ کا اور نہ یہ کہ تو دوزخ میں جاوے

ف: اس باب میں ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ۔

روایت ہے عبداللہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے مومن طعن کرنے والا اور نہ لعنت کرنے والا اور نہ فحش بکنے والا اور نہ بیہودہ گو۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی ہے عبداللہ سے اس سند کے سوا اور سندوں سے بھی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيحَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَلْعَنِ الرِّيحَ فَاِنَّهَا مَأْمُورَةٌ وَاِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِاَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ ایک مرد نے لعنت کی ہوا کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے تو فرمایا آپ نے مت لعنت کرو ہوا کو اس لیے کہ وہ تو فرمانبردار ہے اور بیشک جس نے لعنت کی ایسی چیز کو جو لعنت کے لائق نہیں تو لوٹ آتی ہے لعنت اوپر اس کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ مرفوع کیا ہو اس کو مگر بشر بن عمر نے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ النَّسَبِ
باب تعلیم نسب کے بیان میں

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَلَّمُوا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُونَ بِهِ اَرْحَامَكُمْ فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْاَهْلِ مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ مَنْسَاَةٌ فِي الْاَثَرِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیکھو تم ناتوں سے اس قدر کہ حسن سلوک کر سکو تم اپنے ناتے داروں سے اس لیے کہ حسن سلوک کرنا ناتے داروں سے موجب ہے محبت کا گھر والوں میں اور سبب ہے زیادتی مال کا اور سبب ہے تاخیر موت کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الْاَخِ لِاَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ
باب پیٹھ پیچھے اپنے بھائی کے لیے دعا کرنے کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا دَعْوَةٌ اَسْرَعُ اِجَابَةً مِنْ دَعْوَةِ غَائِبٍ لِغَائِبٍ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دعا ایسی جلد قبول ہونے والی نہیں، جیسی دعا غائب کی غائب کے لیے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے اور افریقی جو راوی حدیث ہیں وہ ضعیف ہیں اور نام ان کا عبدالرحمن بن زیادہ بن انعم افریقی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الشَّتْمِ
باب سخت گوئی کے بیان میں

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي مِنْهُمَا مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو گالی گلوچ کرنے والوں نے جو کچھ کہا وبال اس کا شروع کرنے والے پر ہے ان دونوں میں سے جب تک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے یعنی بڑھ کر نہ بولے۔

ف: اس باب میں سعد اور ابن مسعود اور عبداللہ بن مغفل سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْاَحْيَاءَ۔

روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہتے تھے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت گالی دو مردوں کو کہ ایذا دو گے تم بسبب اسکے زندوں کو۔

لے حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیو۔

ف: اختلاف کیا ہے اصحاب سفیان نے اس حدیث میں سو روایت کی بعضوں نے حضری کی مانند اور روایت کی بعضوں نے سفیان سے انہوں نے زیاد بن علاقہ سے کہا زیاد نے کہ سنا میں نے ایک مرد سے کہ روایت کرتا تھا نزدیک مغیرہ بن شعبہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ قَالَ زُبَيْدٌ قُلْتُ لِاَبِیْ وَائِلٍ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ۔

روایت ہے عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گالی دینا مسلمانوں کو فسق ہے اور قتل اس کا کفر ہے کہا زبید نے کہا میں نے ابی وائل سے تم نے سنا ہے عبد اللہ سے انہوں نے کہا کہ ہاں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ قَوْلِ الْمَعْرُوْفِ

باب شیریں زبانی کے بیان میں

عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرٰى ظُهُوْرُهَا مِنْ بُطُوْنِهَا وَبُطُوْنُهَا مِنْ ظُهُوْرِهَا فَقَامَ اَعْرَابِیٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِیَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لِمَنْ اَطَابَ الْكَلَامَ وَاَطْعَمَ الطَّعَامَ وَاَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ۔

روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت میں جھروکے ہیں کہ دکھائی دیتی ہیں پشتیں ان کی ان کے اندر سے اور باطن ان کے باہر سے سو کھڑا ہوا ایک اعرابی اور عرض کی اس نے کہ کس کے لیے ہیں وہ یا رسول اللہ! فرمایا جو اچھی طرح کرے بات یعنی نرمی سے اور کھلاوے کھانا اور اکثر رکھے روزہ اور رات کو جب لوگ سوتے ہوں نماز پڑھے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبد الرحمٰن بن اسحاق کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ فَضْلِ الْمَمْلُوْكِ الصَّالِحِ۔

باب مملوک نیک کی فضیلت میں

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعِمَّا لِاَحَدِهِمْ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ وَيُؤَدِّیَ حَقَّ سَيِّدِهٖ يَعْنِی الْمَمْلُوْكَ وَقَالَ كَعْبٌ صَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔

روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا خوب ہے ایک ان میں سے کے لیے کہ اطاعت کرے اللہ کی اور ادا کرے حق اپنے آقا کا، مراد رکھتے تھے آپ اس قول سے لونڈی غلام کو اور کہا کعب نے سچ کہا اللہ نے اور اس کے رسول نے۔

ف: اس باب میں ابی موسیٰ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ ثَلٰثَةٌ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ اُرَاهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ وَرَجُلٌ اَمَّ

روایت ہے ابن عمر رض سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں مشک کے ٹیلوں پر گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا قیامت کے دن ایک وہ بندہ کہ ادا کیا اس نے حق اللہ کا اور حق اپنے موالی کا اور

لہ وصف الرجل بما فیہ ادراء ونقص سیما فیما یتعلق بالنسب ۱۲

قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُوْنَ وَرَجُلٌ يُنَادِي بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ۔

دوسرا وہ مرد کہ امامت کی اس نے ایک قوم کی اور وہ اس سے راضی ہیں اور تیسرا وہ مرد کہ اذان دیتا ہے پانچوں نماز کی رات اور دن میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر سفیان کی روایت سے اور ابو الیقظان کا نام عثمان بن قیس ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مُعَاشَرَةِ النَّاسِ
باب معاشرت مردم کے بیان میں

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقِ اللهَ حَيْثُ مَا كُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ۔

روایت ہے ابی ذر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈر اللہ سے تو جہاں کہیں ہو اور پیچھے کر ہر برائی کے ایک بھلائی کہ مٹا دے اس کو اور مل ساتھ لوگوں کے نیک خلقی سے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابو احمد اور ابو نعیم سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے حبیب سے اسی اسناد سے کہا محمود نے اور روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے میمون سے انہوں نے معاذ بن جبل سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند کہا محمود نے اور صحیح حدیث ابی ذر کی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي ظَنِّ السُّوْءِ
باب بدگمانی کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيْثِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم گمان سے کہ گمان سب باتوں سے زیادہ جھوٹ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے سنا میں نے عبد بن حمید سے ذکر کرتے تھے بعض اصحاب سفیان سے کہ کہا سفیان نے کہ گمان دو قسم ہے ایک گناہ ہے ایک گناہ نہیں، سو گناہ وہ ہے کہ گمان کرے اور زبان پر لاوے اور فقط دل میں گمان کرنا اور زبان سے ذکر نہ کرنا یہ کچھ گناہ نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمِزَاحِ
باب خوش طبعی کے بیان میں

عَنْ أَنَسٍ قَالَ إِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتَّى إِنْ كَانَ لَيَقُوْلُ لِأَخٍ لِي صَغِيْرٍ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ۔

روایت ہے انسؓ سے کہا انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے اختلاط کرتے تھے یہاں تک کہ فرماتے تھے میرے چھوٹے بھائی سے اے ابا عمیر کیا کیا نغیر نے؟

مترجم ابا عمیر براہ ظرافت آپ انس کے بھائی کو فرماتے تھے اور نغیر ایک چڑیا ہے لال چونچ کی کہ ہندی میں اسے لال کہتے ہیں اس حدیث سے گاہ گاہ مزاح مسنون ہوا اور دوام اس کا موجب قساوت قلب اور زوال ہیبت ہے اور وہ چڑیا ان صحابی نے پالی تھی، پھر وہ مرگئی اور وہ رنجیدہ تھے حضرت نے اس طرح ان کا دل بہلایا اور اس حدیث سے پکڑنا جانور مدینہ کا لڑکوں کے لیے جائز ہوا جب کہ وہ ایذا نہ دیں اس کو اور استمالت صغیر کی اور دلجوئی اس کی مسنون ہوئی۔ روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی التیاح سے انہوں نے انس سے مانند اس کے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ابو التیاح کا نام یزید بن حمید ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّیْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا عرض کیا ہم نے کہ یا رسول اللہ آپ ہم سے خوش طبعی کرتے ہیں فرمایا آپ نے میں نہیں کہتا ہوں مگر سچ بات۔

ف یہ حدیث حسن ہے اور مراد تداعبنا سے تمازحنا ہے یعنی مزاح کرتے ہیں آپ ہم سے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ یَا ذَا الْاُذُنَیْنِ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ اِنَّمَا یَعْنِیْ بِهٖ اَنَّهٗ یُمَازِحُهٗ

روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا اے دو کان والے کہا محمود نے کہا اسامہ نے مراد اس سے مزاح تھا۔

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ حَامِلُكَ عَلٰی وَلَدِ نَاقَةٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ۔

روایت ہے انس سے کہ ایک مرد نے سواری مانگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے میں تجھے سوار کروں گا اونٹنی کے بچہ پر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اونٹنی کا بچہ لے کر کیا کروں گا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا اونٹوں کو کوئی اور بھی جنتا ہے سوا اونٹنیوں کے یعنی جتنے اونٹ ہیں سب اونٹنیوں ہی بچے ہیں

ف یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْمِرَاءِ
باب تکرار کرنے کے بیان میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِیَ لَهٗ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِیَ لَهٗ فِیْ وَسَطِهَا وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهٗ بُنِیَ لَهٗ اَعْلَاهَا۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے چھوڑ دیا جھگڑا اور تکرار کرنا اور وہ باطل تھا بنایا جائے گا اس کے لیے ایک مکان کنارہ جنت میں اور جس نے چھوڑا جھگڑا اور وہ حق پر تھا بنایا جائے گا اس کے لیے ایک گھر جنت کے بیچ میں اور جس نے اپنے خلق اچھے کیے بنایا جاویگا اس کیلئے ایک گھر اعلیٰ جنت میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اس کو مگر سلمہ بن وردان کی روایت سے کہ وہ انسؓ سے روایت کرتے ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَفٰی بِكَ اِثْمًا اَنْ لَا تَزَالَ مُخَاصِمًا

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کافی ہے تجھ کو یہ گناہ کہ ہمیشہ رہے تو جھگڑتا ہوا۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے مثل اس کی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُمَارِ اَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهٗ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت جھگڑ تو اپنے بھائی سے اور مت دل لگی کر اس سے اور نہ وعدہ کر تو اس کے ساتھ ایسا کہ خلاف کرے تو اس کا۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُدَارَاةِ

باب مدارات احباب کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ أَخُو الْعَشِيرَةِ ثُمَّ أَذِنَ لَهُ فَأَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهُ مَا قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ قَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ اجازت مانگی ایک مرد نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آنے کی اور میں آپ کے پاس تھی سو فرمایا آپ نے برا ہے بیٹا قوم کا یا فرمایا بھائی قوم کا پھر اجازت دی اسے اور نرم کیں اس سے باتیں پھر جب کہ نکلا وہ عرض کیا میں نے کہ یا رسول پہلے تو آپ نے فرمایا اس کو جو کچھ فرمایا یعنی برا کہا اسے پھر نرم کی اس سے بات، فرمایا آپ نے اے عائشہ رض بدترین آدمیوں کا وہ ہے جس کو چھوڑ دیا ... ہو لوگوں نے یا فرمایا جس کو رخصت کر دیا ہو لوگوں نے اس کے بک بک کے خوف سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ فِي الْاِقْتِصَادِ فِي الْحُبِّ وَالْبُغْضِ

محبت اور بغض میں میانہ روی کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أُرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ أَحْبِبْ حَبِيبَكَ هَوْنًا مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ بَغِيضَكَ يَوْمًا مَا وَأَبْغِضْ بَغِيضَكَ هَوْنًا مَا عَسَى أَنْ يَكُونَ حَبِيبَكَ يَوْمًا مَا

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے گمان کرتا ہوں میں کہ مرفوع کیا انہوں نے اس حدیث کو یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپ نے دوست رکھو اپنے دوست کو آسانی اور توسط سے کہ شاید ہو جاوے وہ تیرا دشمن کسی دن اور دشمنی کرو دشمن سے آسانی توسط کے ساتھ کہ شاید ہو جاوے تیرا دوست کسی دن یعنی دوست کی دوستی اور دشمن کی دشمنی پر اعتماد کلی نہ کر۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو اس اسناد سے مگر اسی وجہ سے اور روایت کی گئی یہ حدیث ایوب سے اور اسناد سے روایت کیا اس کو حسن بن ابی جعفر نے اور وہ بھی روایت ضعیف ہے اور حسن نے روایت کی اپنے اسناد سے جو پہنچتی ہے علی تک انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحیح یہ ہے کہ مروی ہے یہ حضرت علی رض سے موقوفاً

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكِبْرِ

باب تکبر کی مذمت میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ۔

روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا جنت میں جس کے دل میں ایک رائی کے دانے کے برابر تکبر ہے اور نہیں داخل ہوگا دوزخ میں جس کے دل میں رائی کے دانے برابر ایمان ہے۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ اور ابن عباس اور سلمہ بن اکوع اور ابی سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ إِيمَانٍ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّهُ يُعْجِبُنِي أَنْ يَكُونَ ثَوْبِي حَسَنًا وَنَعْلِي حَسَنًا قَالَ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْجَمَالَ وَلَكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطَرَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ۔

روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل نہ ہوگا جنت میں جس کے دل میں ایک ذرہ ہے کبر سے اور داخل نہ ہوگا دوزخ میں جس کے دل میں ایک ذرہ ہے ایمان سے کہا راوی نے عرض کیا ایک مرد نے کہ پسند آتا ہے مجھے کہ ہووے کپڑا میرا اچھا اور جوتا میرا اچھا فرمایا آپ نے بیشک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے جمال کو ولیکن کبر اس میں ہے جس نے رد کر دیا حق کو اور حقیر سمجھا لوگوں کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **مترجم** یعنی حلال چیزوں کے ساتھ زینت کرنا مثلاً نئے کپڑے نیا خوبصورت جوتا پہننا یہ تکبر نہیں تکبر یہی ہے کہ آدمی احکام الٰہی کو کسی طرح قبول نہ کرے بلکہ قبول کرنے والوں پر ملامت کرے حقارت سے دیکھے البتہ ایسا شخص جب تک اس حال پر ہے لائق جنت نہیں۔

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهِ حَتّٰى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِينَ فَيُصِيبُهُ مَا أَصَابَهُمْ۔

روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ لیے جاتا ہے آدمی اپنے نفس کو یہاں تک کہ لکھا جاتا ہے جبارین میں پھر پہنچتا ہے اس کو وہ عذاب جو انہیں پہنچا تھا۔

مترجم: ہمیشہ لیے جاتا ہے اپنے نفس کو یعنی اپنے درجے سے بلندی ڈھونڈتا ہے اور بڑائی چاہتا ہے تکبر کی راہ سے لکھا جاتا ہے جبارین میں شاید جبارین سے مراد وہ قوم کفار ہیں جو ملک شام پر مسلط تھے قوم عمالقہ سے جب جہاد کیا تھا بنی اسرائیل نے ان پر اور گرفتار ہوئے عذاب الٰہی میں اور یہ عذاب ان کو دنیا میں پہنچا ہے یا آخرت میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ يَقُولُونَ فِيَّ التِّيهُ وَقَدْ رَكِبْتُ الْحِمَارَ وَلَبِسْتُ الشَّمْلَةَ وَقَدْ حَلَبْتُ الشَّاةَ وَقَدْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا فَلَيْسَ فِيهِ مِنَ الْكِبْرِ شَيْءٌ۔

روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہا انہوں نے لوگ کہتے ہیں کہ مجھ میں تکبر ہے حالانکہ میں چڑھتا ہوں گدھے پر اور پہنتا ہوں چادر موٹی اور دوہتا ہوں دودھ بکری کا اور فرمایا مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے یہ کام کیے اس میں تکبر کچھ نہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم**: کچھ عوام نے ان پر بسبب زینت حلال کے تکبر کا خیال کیا ہوگا اس پر انہوں نے یہ جواب دیا غرض حلال سے زینت کرنا داخل تکبر نہیں اور یہ کام جو حدیث میں مذکور ہوئے مسنون ہیں اور جو تابع سنت ہے تکبر سے بدرجہا دور ہے تکبر یہی ہے کہ افعال نبوی کو اور اس کے عاملوں کو بنظر حقارت دیکھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حُسْنِ الْخُلُقِ
باب حسن خلق کے بیان میں

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا شَیْئٌ اَثْقَلُ فِیْ مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ۔

روایت ہے ابی الدرداء سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی چیز بھاری نہیں مومن کے ترازو میں یعنی کفہ حسنات میں قیامت کے دن خلق حسن سے زیادہ اس لیے کہ اللہ تعالےٰ دشمن رکھتا ہے بے حیا بدگو کو۔

ف: اس باب میں عائشہ اور ابی ہریرہؓ اور انس اور اسامہ بن شریک سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ شَیْئٍ یُوْضَعُ فِی الْمِیْزَانِ اَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ وَاِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ الْخُلُقِ لَیَبْلُغُ بِہٖ دَرَجَۃَ صَاحِبِ الصَّوْمِ وَالصَّلٰوۃِ۔

روایت ہے ابی الدرداء سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ کوئی شے نہیں کہ جو رکھی جاوے میزان میں بھاری زیادہ حسن خلق سے اور تحقیق صاحب خلق پہنچتا ہے صاحب صوم و صلوٰۃ کے درجہ کو بسبب خلق حسن کے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْثَرِ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّۃَ قَالَ تَقْوَی اللّٰہِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَسُئِلَ عَنْ اَکْثَرِ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ قَالَ الْفَمُ وَالْفَرْجُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ کسی نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چیز کو کہ بہت داخل کرتی ہے لوگوں کو جنت میں فرمایا اللہ سے ڈرنا اور حسن خلق اور پوچھا اس چیز کو جو بہت داخل کرتی ہے دوزخ میں فرمایا منہ اور فرج۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اور عبداللہ بن ادریس پوتے ہیں یزید بن عبدالرحمٰن اودی کے **مترجم** یعنی منہ سے کلمات کفر نکلتے ہیں اور غیبت اور بہتان اور سب و شتم اور کذب و افترا اور حرام خوری، حرام نوشی واقع ہوتی ہے اور فرج سے زنا لواطت سحاق زلق ہوتا ہے اور یہ سب دوزخ میں جانے کا سبب ہے اور اس کا روکنا بھی بہ نسبت اور اعضا کے مشکل ہوتا ہے جب زبان پر چسکا حرام کا لگ جاتا ہے چھوڑنا اس کا دشوار ہوتا ہے علیٰ ہذا القیاس فرج میں، معاذ اللہ من ذٰلک کلھا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْمُبَارَکِ اَنَّہٗ وَصَفَ حُسْنَ الْخُلُقِ فَقَالَ ھُوَ بَسْطُ الْوَجْہِ وَبَذْلُ الْمَعْرُوْفِ وَکَفُّ الْاَذٰی

روایت ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ انہوں نے کہا حسن خلق یہ ہے کشادہ پیشانی سے ملنا لوگوں سے خرچ کرنا اس چیز کا کہ مسلمانوں کو نفع دیوے مال سے یا اور چیز سے اور دور کرنا تکلیف آدمیوں کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْاِحْسَانِ وَالْعَفْوِ

باب احسان اور عفو کے بیان میں

عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ الرَّجُلُ اَمُرُّ بِہٖ فَلَا یَقْرِیْنِیْ وَلَا یُضَیِّفُنِیْ فَیَمُرُّ بِیْ اَفَاَجْزِیْہِ قَالَ لَا اَقْرِہٖ قَالَ وَرَاٰنِیْ رَثَّ الثِّیَابِ فَقَالَ ھَلْ لَکَ مِنْ مَالٍ قَالَ

روایت ہے ابوالاحوص سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے کہا: ان کے باپ نے کہ عرض کی میں نے یا رسول اللہ بعض شخص ایسا ہے کہ میں گزرتا ہوں اس پر یعنی سفر میں اور ضیافت نہیں کرتا میری اور میزبانی پھر کبھی وہ گزرتا ہے مجھ پر کیا میں بدلہ لوں اس سے یعنی میں بھی اسکی میزبانی

قُلْتُ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ اَعْطَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ قَالَ فَلْيُرَ عَلَيْكَ۔

نہ کروں فرمایا آپ نے نہیں مہمانی کرتا اسکی کہا راوی نے اور دیکھا مجھے حضرت نے میلے کپڑوں میں تو پوچھا کیا تیرے پاس مال ہے عرض کی میں نے ہر قسم کا مال اللہ تعالیٰ نے مجھے دیا ہے اونٹ بکریاں فرمایا آپ نے پھر چاہیے کہ دیکھا جاوے تجھ پر یعنی اثر مال کا کپڑوں کی سفیدی اور زینت سے۔

ف: اس باب میں عائشہؓ اور جابر اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوالاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے اور مراد اقرہ سے اُضِیفُہ ہے۔ کیا ضیافت کروں میں اس کی اور قری بمعنی ضیافت ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكُوْنُوْا اِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰكِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَكُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا۔

روایت ہے حذیفہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مت ہو تم اِمَّعَہ یعنی کہو کہ اگر احسان کریں گے لوگ احسان کریں گے ہم بھی اور اگر ظلم کریں گے لوگ ظلم کریں گے ہم بھی ولیکن خوگر کرو اپنے نفسوں کو اس امر کا کہ اگر احسان کریں تو تم بھی احسان کرو اور اگر بُرائی کریں لوگ تمہارے ساتھ تو ظلم نہ کرو تم۔

ف: یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے مترجم اِمَّعَہ بکسر ہمزہ وتشدید وفتحہ عین مہملہ وآخرہ ہاء وہ شخص ہے کہ ہر پکارنے والے کے پیچھے دوڑے اور بُرا بھلا نہ سمجھے گویا ہر پکارنے والے سے وہ کہتا ہے اَنَا مَعَكَ یعنی میں تیرے ساتھ ہوں اور یہ لفظ عورتوں کے لیے مستعمل نہیں ہوتا انہیں کہتے ہیں اِمْرَاَةٌ اِمَّعَةٌ اور ترجمہ میں "یعنی کہو کہ اگر احسان کریں گے" الخ اس کی تفسیر ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي زِيَارَةِ الْاِخْوَانِ

باب بھائیوں کی ملاقات میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِيْضًا اَوْ زَارَ اَخًا لَهٗ فِي اللّٰهِ نَادَاهُ مُنَادٍ اَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے عیادت کی کسی بیمار کی یا ملاقات کی کسی بھائی کی اللہ کے لیے پکارتا ہے اسے ایک پکارنے والا یعنی فرشتوں میں سے کہ مبارکبادی ہو تجھے اور مبارک ہو تیرا چلنا اور جگہ بنائی تو نے جنت میں اترنے کی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور ابوسنان کا نام عیسیٰ بن سنان ہے اور روایت کی حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے ابی رافع سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس میں سے کچھ تھوڑا سا مضمون۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْحَيَاءِ

باب حیاء کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْاِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حیا ایک ٹکڑا ہے ایمان کا اور ایمان کا انجام جنت ہے اور بے حیائی ظلم ہے اور ظلم کا انجام دوزخ ہے۔

ف: اس باب میں ابن عمر اور ابی بکرہ اور ابو امامہ اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّأَنِّي وَالْعَجَلَةِ
باب تامل اور جلدی کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ الْمُزَنِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلسَّمْتُ الْحَسَنُ وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِنْ اَرْبَعَةٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءً مِنَ النُّبُوَّةِ۔

روایت ہے عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خصلت اچھی اور تامل اور آہستگی سے ہر کام کرنا اور میانہ روی ایک ٹکڑا ہے نبوت کے چوبیس ٹکڑوں میں کا۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور ابی بکرہ اور ابو عمار اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے، اور روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے نوح بن قیس سے انہوں نے عبد اللہ بن عمران سے انہوں نے عبد اللہ بن سرجس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں عاصم کا اور صحیح حدیث نصر بن علی کی ہے یعنی جس کا متن اوپر گزرا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَشَجِّ عَبْدِ الْقَيْسِ اِنَّ فِيْكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللهُ الْحِلْمُ وَالْاَنَاةُ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشج قاصد عبد القیس سے تم میں دو خصلتیں ہیں کہ دوست رکھتا ہے ان کو اللہ تعالیٰ ایک بردباری اور دوسرے تامل۔

ف: اس باب میں اشج عصری سے بھی روایت ہے۔ مترجم اشج عبد القیس باضافت مروی ہے اور بعضے نسخوں میں بالفتح آیا ہے غیر منصرف ہونے کے سبب سے سو لفظ عبد القیس بدل ہے اس سے اور مضاف محذوف ہے یعنی وافد عبد القیس کے اسے قاصد اس کے اور نام ان کا منذر ہے یہ قائد اور رئیس تھے قبیلہ عبد القیس کے قاصدوں کے۔ مروی ہے کہ جب قاصد اس قبیلہ کے مدینہ میں حاضر ہوئے اپنے کو سواریوں پر سے گرایا اور زمین پر کود کر باظہار شوق دوڑ دوڑ کر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اشج اترے اور غسل کیا اور کپڑے پہنے اور مسجد میں آکر دو رکعت نماز ادا کی پھر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی (لمعات) مروی ہے کہ جب حضرت نے ان دو صفتوں کی ان کو خبر دی انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ صفتیں دونوں میری کسب و محنت سے ہیں یا اللہ تعالیٰ کی خلق سے اور میری جبلت سے فرمایا آپ نے اللہ تعالیٰ کے خلق سے وہ خوش ہوئے اور کہا شکر ہے اس خدا کا جس نے مجھ میں وہ صفتیں پیدا کیں جسے وہ دوست رکھتا ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْاَنَاةُ مِنَ اللهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ۔

روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تامل و تاخیر اور آہستگی اللہ کی طرف سے ہے اور جلدی اور شتابی شیطان کی طرف سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا ہے بعض اہل علم نے عبد المہیمن بن عباس سے اور ضعیف کہا ان کو بسبب قلت حافظہ کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّفْقِ
باب نرم دلی کے بیان میں

عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ اُعْطِيَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ فَقَدْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الْخَيْرِ۔

روایت ہے ابی الدرداء سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو ملا حصہ اس کا نرمی سے بیشک ملا اس کو حصہ خیر سے اور جو محروم رہا نرمی کے حصہ سے وہ محروم رہا خیر کے حصہ سے۔

ف اس باب میں عائشہؓ اور جریر بن عبداللہ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ

باب مظلوم کی دعا کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ کو یمن کی طرف اور فرمایا ڈرتو اور بچ بد دعا سے مظلوم کے اس لیے کہ نہیں ہے اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ یعنی بہت جلد قبول ہوتی ہے

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو معبد کا نام نافذ ہے اور اس باب میں انس اور ابی ہریرہؓ اور عبداللہ بن عمر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي خُلُقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب خلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں

عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِيْنَ فَمَا قَالَ لِي اُفٍّ قَطُّ وَمَا قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَهُ وَلَا لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ لِمَ تَرَكْتَهُ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا وَمَا مَسِسْتُ خَزًّا قَطُّ وَلَا حَرِيْرًا وَلَا شَيْئًا كَانَ اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمَمْتُ مِسْكًا قَطُّ وَلَا عِطْرًا كَانَ اَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت ہے انس سے کہا انہوں نے خدمت کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس سو کبھی نہ کہا مجھے اُف اور نہ کہا کسی کام کو کہ کیا میں نے کیوں کیا تو نے اور نہ کسی چیز کو کہ چھوڑ دیا میں نے کیوں چھوڑا تو نے اور تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سب آدمیوں سے بہتر خلق میں اور نہ چھوا میں نے کوئی ریشم کبھی اور نہ حریر اور نہ کوئی چیز کہ نرم ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے اور نہ سونگھا میں نے مشک کبھی اور نہ کوئی عطر جس کی خوشبو زیادہ ہو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینے سے

ف: اس باب میں عائشہؓ اور براء سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ الْجَدَلِيِّ يَقُوْلُ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا صَخَّابًا فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَعْفُوْ وَيَصْفَحُ۔

روایت ہے ابی عبداللہ جدلی سے کہتے تھے وہ کہ پوچھا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سو فرمایا انہوں نے کہ نہ تھے فحش کی عادت رکھنے والے اور نہ اپنا تا فحش کہنے والے اور نہ بازاروں میں چیخنے والے اور بدلہ نہ دیتے تھے برائی کا برائی سے ولیکن عفو کرتے اور درگزر فرماتے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عبداللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے اور ان کو عبدالرحمن بن عبد بھی کہتے ہیں۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي حُسْنِ الْعَهْدِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَمَا بِي أَنْ أَكُونَ أَدْرَكْتُهَا وَمَا ذَاكَ إِلَّا لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيَتَتَبَّعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِيجَةَ فَيُهْدِيهَا لَهُنَّ۔

باب خوبی سے نباہ کرنے کے بیان میں

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہوں نے نہیں رشک آیا مجھے کسی بی بی پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیوں میں سے اتنا جتنا کہ رشک آیا مجھے خدیجہ رضی اللہ عنہا پر اور کیا حال ہوتا میرا اگر میں ان کے زمانہ کو پاتی اور کوئی سبب نہ تھا اس رشک کا مگر بہت یاد کرتا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو اور بیشک تھے آنحضرت ؐ کہ ذبح کرتے بکری پھر ڈھونڈتے خدیجہ کی کسی دوست کو عورتوں میں سے اور ہدیہ دیتے ان کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، غریب ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي مَعَالِي الْأَخْلَاقِ

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أَحَبِّكُمْ إِلَيَّ وَأَقْرَبِكُمْ مِنِّي مَجْلِسًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَاسِنَكُمْ أَخْلَاقًا وَإِنَّ مِنْ أَبْغَضِكُمْ إِلَيَّ وَأَبْعَدِكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ الثَّرْثَارُونَ[1] وَالْمُتَشَدِّقُونَ[2] وَالْمُتَفَيْهِقُونَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارُونَ وَالْمُتَشَدِّقُونَ فَمَا الْمُتَفَيْهِقُونَ[3] قَالَ الْمُتَكَبِّرُونَ۔

باب عمدہ اخلاق کے بیان میں

روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہت پیارے میرے نزدیک اور بہت قریب بیٹھنے میں میرے نزدیک قیامت کے دن وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں اور بہ تحقیق کہ تم میں سے دشمن زیادہ میرے اور دور تر مجھ سے قیامت کے دن بڑے باتونی بڑ مارنے والے دہن دراز ہیں، عرض کی لوگوں نے کہ یا رسول اللہ معلوم کیا ہم نے ثرثارین اور متشدقین کیا ہیں متفیہقون؟ آپ نے فرمایا تکبر سے باتیں کرنے والے۔

ف اس باب میں ابوہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے اور ثرثار کے معنی کثیر الکلام اور متشدق جو لوگوں میں بڑھ بڑھ کر باتیں کرے یعنی لاف زنی اور بیہودہ گوئی کرے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث مبارک بن فضالہ سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ذکر نہ کیا اس سند میں عبدربہ کا جو بیٹے ہیں سعید کے اور یہ حدیث صحیح تر ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي اللَّعْنِ وَالطَّعْنِ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُونُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا۔

باب لعن اور طعن کے بیان میں

روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن نہیں ہوتا لعنت کرنے والا۔

---

[1] المتوسعون فی الکلام بلا احتیاط ۱۲ مجمع [2] ہم الذین یکثرون الکلام تکلفا وخروجا عن الحق والثرثرۃ کثرۃ الکلام وتردیدہ [3] ہم الذین یتوسعون فی الکلام ویفتحون بافواہہم من الفہق وہو الامتلاء والاتساع من انفہقت الاناء نفہق ۱۲

ف اس باب میں ابن مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث اسی اسناد سے اور کہا اس میں کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لا ینبغی للمؤمن ان یکون لعانا یعنی لائق نہیں ہے مومن کو کہ لعنت کرنے والا ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي كَثْرَةِ الْغَضَبِ
باب کثرت غضب کے بیان میں

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِيْ شَيْئًا وَّلَا تُكْثِرْ عَلَيَّ لَعَلِّيْ اَعِيْهِ فَقَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ ذٰلِكَ مِرَارًا كُلَّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا تَغْضَبْ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ آیا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ کچھ سکھایئے مجھ کو اور بہت نہ فرمایئے شاید کہ میں یاد کرلوں فرمایا آپ نے غصہ مت کر وہ کئی بار یہی پوچھتا تھا آپ یہی فرماتے تھے غصہ مت کر۔

ف اس باب میں ابی سعید اور سلیمان بن صرد سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے۔ اور ابوحصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَظَمَ غَيْظًا وَهُوَ يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّنَفِّذَهٗ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيِّرَهٗ فِيْ اَيِّ الْحُوْرِ شَآءَ

روایت ہے معاذ بن انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ضبط کر جاوے غصہ کو اور وہ طاقت رکھتا ہو اس کے جاری کرنے کی بلاوے گا اسے اللہ تعالیٰ سب لوگوں کے سامنے تاکہ پسند کرلیوے وہ جس حور کو چاہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي اِجْلَالِ الْكَبِيْرِ
باب بڑوں کی تعظیم میں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا لِسِنِّهٖ اِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهٗ مَنْ يُّكْرِمُهٗ عِنْدَ سِنِّهٖ۔

روایت ہے مالک بن انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں تعظیم کی کسی جوان نے کسی بوڑھے کی بسبب سن و سال اس کے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مقرر کرے گا اس کے لیے ایسا شخص کہ تعظیم کرے اس کی وقت بڑھاپے کے۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر یزید بن بیان اور ابوالرجال انصاری کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْمُتَهَاجِرِيْنَ۔
باب تارکان ملاقات کے بیان میں

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ فِيْهِمَا لِمَنْ لَّا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ اِلَّا الْمُتَهَاجِرَيْنِ يَقُوْلُ رُدُّوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھولے جاتے ہیں دروازے جنت کے دوشنبہ اور پنجشنبہ کو اور بخش دیئے جاتے ہیں وہ لوگ کہ شرک نہ کیا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ مگر وہ دونوں شخص جنہوں نے ترک ملاقات کی ہو فرماتا ہے اللہ پھیر دو ان دونوں کو یہاں تک کہ صلح کریں آپس میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے بعضے روایتوں میں لفظ ذ سدا کا بجائے سدا کے اور مراد متھاجرین سے متصارمین ہیں ۔ اور یہ روایت مثل اس روایت کے ہے کہ مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے لا یحل لمسلم ان یھجر اخاہ فوق ثلثۃ یعنی حلال نہیں مسلمان کو کہ ترک ملاقات اور قطع محبت کرے اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ۔

مترجم متصارمین صرم سے ہے بمعنی قطع کے یعنی متھاجرین سے وہ دو شخص مراد ہیں کہ جنہوں نے قطع ملاقات کی ہو اور صاحب سلامت چھوڑ دی ہو نہ یہ کہ بسبب کسی ضروریات کے مثل سفر وغیرہ کے ملاقات نہ ہوئی ہو کہ وہ مورد طعن نہیں اور قطع ملاقات سے وہ قطع مراد ہے کہ بغیر عذر شرعی ہو یعنی بغیر اس کے کہ اپنے بھائی سے کوئی امر خلاف شرع فسق وفجور و بدعت ظہور میں آوے ترک ملاقات کی ہو اور بصورت وقوع ان امور کے مہاجرت جائز ہے قابل ملامت نہیں اور سلف سے ثابت ہے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تین شخصوں سے جنہوں نے غزوہ تبوک میں تخلف کیا تھا پچاس روز تک صحابہ کو ترک ملاقات کا حکم فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں سے ایک ماہ تک کامل ترکِ ملاقات کی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے ایک مدت تک بات نہ کی، اور امام احمد بن حنبل نے حارث محاسبی سے ترک صحبت کی بسبب اس کے کہ اس نے ایک کتاب تصنیف کی تھی علم کلام میں مگر ان سب میں نیت بخیر چاہیے جیسے کہ ان بزرگوں کی تھی (کذا ذکرہ الشیخ فی شرح المشکوۃ)

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصَّبْرِ
باب صبر کے بیان میں

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوا فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ قَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ يَسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ شَيْئًا هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ

روایت ہے ابی سعید سے کہ چند لوگوں نے انصار سے کچھ مانگا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر آپ نے ان کو دیا پھر مانگا پھر دیا پھر فرمایا جو ہوتا ہے میرے پاس کچھ مال تو جمع نہیں رکھتا میں اس کو تم سے چھپا کر اور جو غنا ظاہر کرے یعنی قناعت کرے غنی کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ اور جو ترک سوال کرے لوگوں سے اس کو سوال سے بچاتا ہے اللہ تعالیٰ اور جو صبر کی عادت ڈالے اس کو صبر کی توفیق دیتا ہے اللہ تعالیٰ اور کسی کو کوئی چیز نہ ملی بہتر اور کشادہ زیادہ صبر سے۔

ف: اس باب میں انسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث مالک سے اور دونوں لفظ مروی ہیں فلن ادخرہ اور فلم ادخرہ معنی دونوں کے ایک ہیں غرض یہی ہے کہ تم سے روکتا نہیں مال کو جو آتا ہے تمہیں کو دیتا ہوں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِي الْوَجْهَيْنِ
باب منہ دیکھے بات کہنے والے کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدترین آدمیوں کا قیامت کے دن ذاالوجہین ہے۔

[1] ذی الوجہین وہ ہے کہ دو دشمنوں میں ہر ایک سے ظاہر کرے کہ میں تیرا دوست ہوں اور معاون ہوں ۱۲

ف : اس باب میں عمار اور انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي النَّمَّامِ

باب چغلخور کے بیان میں

عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ فَقِيْلَ لَهُ هٰذَا يُبَلِّغُ الْاُمَرَآءَ الْحَدِيْثَ عَنِ النَّاسِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ قَالَ سُفْيَانُ وَالْقَتَّاتُ النَّمَّامُ ۔

روایت ہے ہمام بن الحارث سے کہا گزرا ایک مرد حذیفہ بن یمان کے پاس سے سو کہا ان سے کسی نے یہ لوگوں کی باتیں لگاتا ہے امیروں کے پاس سو کہا حذیفہ نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے داخل نہ ہوگا جنت میں قتات، کہا سفیان نے قتات چغلخور ہے ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْعِيِّ[1]

باب تامل سے کلام کرنے کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَيَآءُ وَالْعِيُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْبَذَآءُ وَالْبَيَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ ۔

روایت ہے ابی امامہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیا اور تامل کرنا کلام میں دو شاخیں ہیں ایمان کی اور بے ہودہ گوئی اور بہت کلام کرنا دو شاخیں ہیں نفاق کی ۔

ف : یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر ابی غسان محمد بن مطرف کی روایت سے ، کہا ابو عیسیٰ نے اور عی کے معنی قلت کلام کے ہیں اور بذاء فحش گوئی اور بیان کثرت کلام جیسے کہ خطباء خطبہ پڑھتے ہیں اور بہت باتیں بناتے ہیں اور لوگوں کی تعریف کرتے ہیں کہ جس سے اللہ تعالیٰ راضی نہیں یعنی فساق کی مدح وثنا کرتے ہیں ۔

بَابُ مَا جَآءَ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا

باب اس بیان میں کہ بعض بیان جادو ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلَيْنِ قَدِمَا فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِهِمَا فَالْتَفَتَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا اَوْ اِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ سِحْرٌ

روایت ہے ابن عمر سے کہ دو مرد آئے زمانہ میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور خطبہ پڑھا ان دونوں نے سو تعجب کیا لوگوں نے ان کے کلام پر سو مخاطب ہوئے ہماری طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا بعض بیان جادو ہے یعنی موثر ہے مثل جادو کے ۔ راوی کو شک ہے کہ بعض البیان فرمایا یا من البیان ۔

ف : اس باب میں عمار اور ابن مسعود اور عبداللہ بن الشخیر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّوَاضُعِ

باب تواضع کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ گھٹایا صدقہ نے کسی مال کو اور نہ بڑھی معاف کرنے والے مرد کی مگر عزت

---

[1] بکسر العین المہملہ والتشدید التحبتہ تم المعات

اللّٰهُ رَجُلًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ۔

اور تواضع نہ کی کسی نے اللہ تعالیٰ کے واسطے مگر بلند کیا اس کو اللہ تعالیٰ نے۔

ف اس باب میں عبدالرحمٰن بن عوف اور ابن عباس اور ابی کبشہ الانماری سے بھی روایت ہے اور ابوکبشہ کا نام عمر بن سعد ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الظُّلْمِ

باب ظلم کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم تاریکیوں کا سبب ہے قیامت کے دن۔

ف اس باب میں عبداللہ بن عمر اور عائشہ رض اور ابی موسیٰ اور ابی ہریرہ رض سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عمر کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْعَيْبِ

باب نعمت کے عیب نہ کرنے کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ إِذَا اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِلَّا تَرَكَهُ

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ عیب نہیں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے کو عادت مبارک یہ تھی کہ اگر پسند ہوتا تو کھاتے نہیں تو چھوڑ دیتے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوحازم اشجعی کا نام سلمان ہے اور مولیٰ ہیں عزۃ اشجعیہ کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ الْمُؤْمِنِ

باب تعظیم مومن کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَعِدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادَى بِصَوْتٍ رَفِيعٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُفْضِ الْإِيمَانُ إِلَى قَلْبِهِ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تُعَيِّرُوهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ تَتَبَّعَ اللّٰهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ رَحْلِهِ قَالَ وَنَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا إِلَى الْبَيْتِ أَوْ إِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ مَا أَعْظَمَكِ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكِ وَالْمُؤْمِنُ أَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللّٰهِ مِنْكِ

روایت ہے ابن عمر سے کہا چڑھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر اور پکارا آواز بلند سے اور فرمایا اے گروہ ان لوگوں کے کہ اسلام لائے ہو اپنی زبان سے اور نہیں پہنچا ایمان ان کے دل تک مت ایذا دو مسلمانوں کو اور مت عار دلاؤ ان کو اور مت ڈھونڈو عیب ان کے اسلیے کہ جو ڈھونڈے اپنے بھائی مسلمان کا عیب ڈھونڈے گا اللہ تعالیٰ عیب اس کے اور جس کے عیب اللہ ڈھونڈے گا ذلیل کر دے گا اس کو اگرچہ وہ اپنے مکان میں ہو کہا راوی نے اور نظر کی ابن عمر نے ایک دن طرف بیت اللہ کے یا کہا طرف کعبہ کے اور کہا کیا بڑی ہے شان اور کیا بڑی ہے عزت تیری اور مومن تجھ سے اللہ کے نزدیک بڑھ کر ہے بزرگی میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر حسین بن واقد کی روایت سے اور روایت کی اسحاق بن ابراہیم سمرقندی نے حسین بن واقد سے مثل اس کے اور مروی ہے ابی برزہ اسلمی سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّجَارِبِ — باب تجربہ کے بیان میں

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَلِيمَ إِلَّا ذُو عَثْرَةٍ وَلَا حَكِيمَ إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ

روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حلیم نہیں مگر صاحب زلت اور حکیم نہیں مگر صاحب تجربہ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر اسی سند سے۔

مترجم حلیم نہیں مگر صاحب زلت یعنی حلیم کامل نہیں ہوتا جب تک خطا و خلل اس سے واقع نہ ہو اور وہ خجالت کھینچ کر لوگوں سے امیدوار مغفرت نہ ہو پھر جب وہ خجل ہوتا ہے اور چاہتا ہے کہ لوگ اس کی خطا بخشیں تب وہ اوروں کی خطا بھی بخشتا ہے اور حکیم کامل نہیں ہوتا ہے اور حکیم حکمت سے ہے حکمت کے معنی محکم کرنا کسی چیز کا اور اصلاح کرنا اس کا خلل سے اور اور یہ حاصل نہیں ہوتا کسی کو جب تک معرفت اشیاء کی اور نفع اس کا اور مصالح و مفاسد کاموں کے تجربہ نہ جانے اور بغیر تجربہ امور کے محال ہے پس حکیم وہی ہے کہ جس کو ان امور کا تجربہ کامل ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَهُ — باب اپنے پاس جو چیز نہ ہو اس پر اترانے کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ فَإِنَّ مَنْ أَثْنَى فَقَدْ شَكَرَ وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ تَحَلَّى بِمَا لَمْ يُعْطَهُ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ۔

روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو دی گئی کوئی چیز پھر پائی اس نے قدرت تو چاہیے اس کا بدلہ دے اور اگر نہ پائی قدرت بدلے کی تو چاہیے کہ تعریف کرے یعنی دینے والے کی اسلیے کہ جس نے تعریف کی وہ شکر بجالایا اور جس نے نعمت کو چھپایا پالا اس نے کفران نعمت کیا اور جس نے اپنے کو اراستہ کیا اس کے ساتھ جو اسے نہیں ملی وہ گویا مکر کے دو کپڑے پہننے والا ہے۔

ف: اس باب میں اسماء بنت ابی بکر اور عائشہ رض سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مراد قول من کتم فقد کفر کی یہ ہے کہ ناشکری کی اس نے اس نعمت کی مترجم قولہ پائی اس نے قدرت یعنی طاقت بدلہ دینے کی قولہ جس نے اپنے کو اراستہ کیا اس کے ساتھ الخ یعنی مثلاً علم و فضل و تفقہ اس کو نہ تھا اور علماء کے کپڑے پہن کر قصد کرتا ہے کہ لوگ اس کی تعظیم و توقیر مثل علماء کے کریں اور بسبب ظاہر داری کے زمرۂ علماء میں معدود ہو پس جو شخص اپنے پاس ایک چیز نہ رکھتا ہو اور لوگوں میں اس کا ہونا ظاہر کرے اس کی مثال بھی ویسی ہی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّنَاءِ بِالْمَعْرُوفِ — باب احسان کے عوض میں ثنا کرنے کا بیان

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ جَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ

روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کے ساتھ کسی نے احسان کیا اور اس نے محسن سے کہا جزاک اللہ خیرا یعنی بدلہ دے اللہ تعالیٰ تجھ کو نیک تو اس نے پوری پوری کر دی تعریف اس کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے جید ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو بروایت اسامہ بن زید کے مگر اسی سند سے مروی ہوئی

ابی ہریرہؓ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کی۔

مترجم بعون اللہ وقدرتہ چند مسائل متعلقہ کتاب بطریق سوال وجواب تحریر ہوتے ہیں کہ ان کے مطالعہ سے مزید بصیرت حاصل ہو۔

سوال: ماں باپ اگر مشرک ہوں تو صلہ رحم ان سے کرے یا نہیں؟ جواب صلہ رحم کرے اس باب میں اسماء بنت ابی بکر سے مروی ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میری ماں آئی ہے اور وہ راغبہ ہے یعنی میرے صلہ اور بر کی طرف راغبہ ہے یا دین اسلام سے بیزار ہے کیا میں احسان کروں اس کے ساتھ آپ نے فرمایا احسان کر (رواہ البخاری)

سوال برادر مشرک کے صلہ کا کیا حکم ہے؟ جواب اس سے بھی صلہ رحم جائز ہے حضرت عمرؓ نے ایک حلہ سیرا خریدا اور اسے ایک بھائی مشرک کے پاس ہدیۃً بھیج دیا کہ جو مکے میں تھا۔ (رواہ البخاری)

سوال: غیبت اہل فساد کا کیا حکم ہے؟ جواب: غیبت اہل فساد کی اور فاسق معلن کی جائز ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے آنے کی اجازت مانگی آپ نے اسے فرمایا بِئْسَ اَخُو الْعَشِیْرَۃِ اَوِ ابْنُ الْعَشِیْرَۃِ الحدیث (بخاری)

سوال غصہ میں کونسے الفاظ حضرتؐ سے مروی ہیں کہ ان کا بولنا سنت ہے۔ جواب کئی لفظ ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصہ میں انہیں استعمال فرماتے تھے اور متبع سنت کو ضرور ہے کہ اپنے تئیں اور فحش باتوں سے بہت بچاوے اور ان کا خوگر بناوے کہ سنت نبوی اس وقت بھی ہاتھ سے جانے نہ پاوے چنانچہ وہ لفظ یہ ہیں تربت یمینك وتربت یداك یعنی تیرے داہنے ہاتھ میں خاک بھرے یا دونوں ہاتھوں میں۔ عورتوں کو فرماتے عقرای حلقی یعنی بنجوٹی مرمنڈی وَیْلَكَ خرابی ہے تیری وَیْحَكَ ابن صائد سے آپ نے فرمایا اِخْسَأْ یعنی پھٹکار ہے تجھ پر۔ رَغِمَ اَنْفُكَ یعنی تیری ناک میں خاک بھرے۔

سوال: حق ہمسایہ جو قرآن وحدیث میں مذکور ہے اس کی حد کہاں تک ہے؟ جواب: حد جوار میں کئی قول ہیں علماء کے حضرت علیؓ سے مروی ہے من سمع النداء فھو جار یعنی جہاں تک آواز جاوے وہاں تک ہمسایہ ہے اور بعضوں نے کہا ہے من صلی معك صلوٰۃ الصبح فی المسجد فھو جار یعنی جس نے تیرے ساتھ صبح کی نماز پڑھی مسجد میں وہ تیرا جار ہے اور حضرت عائشہؓ سے مروی ہے حق جار چالیس گھر تک ہے ہر جانب سے اور اوزاعی سے ایسا ہی مروی ہے اور بخاری نے ادب المفرد میں حسن سے ایسا ہی روایت کیا ہے اور طبرانی نے بسند ضعیف کعب بن مالک سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا الا ان اربعین دارًا جار یعنی چالیس گھر تک حق جوار ہے اور روایت کیا ہے ابن وہب نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہ چالیس گھر تک داہنے اور بائیں اور آگے اور پیچھے حق جوار ہے اور اس میں دونوں احتمال ہیں یعنی یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ ہر طرف چالیس چالیس گھر تک حق جوار ہے یا توزیع وتقسیم مراد ہے کہ ہر طرف دس دس گھر تک حق جوار ہے کہ مجموعہ ان کا چالیس گھر ہوئے (فتح الباری)

سوال: جواز غیبت کے اسباب کون کون ہیں؟ جواب: چھ سبب ہیں اول تظلم یعنی مظلوم کو غیبت ظالم کی جائز ہے اور روا ہے کہ سلطان اور قاضی کے پاس اپنا حال ظاہر کرے اور کہے کہ فلانے شخص نے مجھ پر یہ ظلم کیا فرمایا اللہ تعالیٰ نے لا یحب اللہ الجھر بالسوء من القول الا من ظلم الآیۃ دوم استغاثہ یعنی تشہیر منکر کے لیے اس کے پاس کہ جو اس کی قدرت رکھتا ہے کہ یہ کہنا اس سے کہ فلاں شخص فلانی معصیت کرتا ہے اسے منع کر دو سوم استفتاء یعنی فتویٰ طلب کرنا کہ مستفتی مفتی سے کہہ سکتا ہے کہ میرے باپ نے یا بھائی نے

مجھ پر یہ ظلم کیا ہے اس پر کیا فتویٰ ہے اور اگر تعیین نہ کرے اور یوں پوچھے کہ اگر کوئی ایسا کرے تو کیا حکم ہے تو یہ اولیٰ اور احسن ہے مگر تعیین بھی جائز ہے بدلیل حدیث ہندہ کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ابوسفیان رجل بخیل ہیں، الحدیث۔ چہارم تحذیر مسلمین عن الشر یعنی بچانا مسلمانوں کا شر و فساد سے اور یہ کئی طرح ہوتا ہے اول یہ کہ جرح کرنا راویوں پر حدیث کے یا گواہوں پر یا مصنفوں پر کہ باجماع مسلمین جائز ہے کہ واجب ہے صونا للشریعۃ۔ دوسرے یہ کہ خبر کر دینا کسی کے عیب سے جب کوئی مشورہ لے اس سے نکاح کرنے کا۔ تیسرے یہ کہ جب کوئی شخص کسی شے کو خریدتا ہو اور اس کے عیب سے آگاہ نہ ہو تو خریدار کو آگاہ کرنا ضرور ہے مثلاً کسی غلام میں چوری کی عادت ہے یا شرابخوری کی یا زنا کی تو اس کے خریدار کو آگاہ کر دے برنیت اصلاح نہ بعزم فساد۔ چوتھے یہ کہ جب کسی طالب علم دفقیہ کو دیکھے کہ کسی بدعقیدہ اہل بدعت کے پاس تحصیل علم کو جاتا ہے اور خوف ہے کہ اس کے عقاید باطلہ اس میں اثر کریں تو ضرور ہے کہ اسے اطلاع کر دے بنظر خیر خواہی پانچویں یہ کہ کسی حاکم نے کسی شخص کو کوئی عہدہ یا خدمت عنایت کی ہے اور اس کے عیب پر آگاہی نہیں رکھتا اور خوف ہے کہ اس سے ضرر پاوے تو اسے آگاہ کرنا بھی ضرور ہے۔ پنجم مجاہرت فسق و بدعت یعنی ظاہر کرنا اپنے فسق و بدعت کا اور فخر کرنا شراب خوری اور زناکاری پر پس جس گناہ میں کہ وہ پردہ پوشی اور ستر نہیں چاہتا اس میں غیبت اس کی درست ہے۔ ششم تعریف یعنی مشہور ہونا کسی شخص کا ساتھ کسی لقب کے جیسے اعمش ہے یا اعرج یا ازرق یا قصیر یا اعمیٰ یا اقطع وغیر ذالک مگر اس کا جواز جب ہی تک ہے کہ صاحب لقب اس سے برا نہ مانے اور جب برا جانے اور ناراض ہو تو جائز نہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ الآیۃ (النووی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الطِّبِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں طب کے جو وارد ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

مترجم: طب بحرکات ثلثہ علاج کرنا اور فارسی میں پجشکی اور طبیب کو فارسی میں پجشک کہتے ہیں اور طب بفتح طاء طبیب اور ہر حاذق اپنے کام میں اور مطبیب علم طب خوانندہ کہ ابھی حاذق نہ ہوا ہو۔ اور طب بکسر بمعنی سحر بھی آیا ہے اور مطبوب یعنی مسحور اور طب جسمانی بھی ہے اور نفسانی بھی جسمانی علاج بدن کا ساتھ حفظ صحت کے اور دفع مرض کے اور نفسانی تخلیہ اخلاق ردیہ سے اور تحلیہ عادات حمیدہ کے ساتھ اور ادویہ بھی دو قسم ہیں حسیہ طبعیہ، مفردہ یا مرکبہ اور روحانیہ ربانیہ کہ قرآن ہے اور اذکار الٰہی مثل تسبیح و تہلیل و تکبیر و تحمید و تمجید وغیرہ کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علاج کرتے تھے اپنی امت مرحومہ کا دونوں قسم کی دواؤں سے اور نصیب نہیں ہوتی یہ بات کسی طبیب کو اور کبھی مرکب کرتے تھے کسی کے علاج کو دونوں قسم کی ادویہ سے اور کبھی منضم فرماتے تھے اس کے ساتھ پرہیز کو بھی اور کبھی اصلاح فرماتے تھے ستہ ضروریہ کی اور تفصیل ان سب کی ابواب کے ضمن میں مذکور ہو گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

بَابٌ فِي الْحِمْيَةِ[1]

باب پرہیز کے بیان میں

عَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

روایت ہے ام منذر سے کہ آئے میرے پاس آنحضرت

[1] الحمیۃ والحموۃ بالکسر پرہیز کردن یقال حمیت المریض الطعام یعنی باز داشتم مریض را از طعام ۱۲

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَعَہٗ عَلِیٌّ وَلَنَا دَوَالِ[1] مُعَلَّقَۃٌ قَالَتْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ وَمَعَہٗ عَلِیٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ مَہْ مَہْ یَا عَلِیُّ اِنَّکَ نَاقِہٌ[2] قَالَ فَجَلَسَ عَلِیٌّ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَہُمْ سِلْقًا وَشَعِیْرًا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ مِنْ ھٰذَا فَاَصِبْ فَاِنَّہٗ اَوْفَقُ لَکَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے ساتھ حضرت علی بھی تھے اور ہماری ایک شاخ کھجور ٹنگی ہوئی تھی کہا ام منذر نے پھر کھانے لگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ساتھ ان کے حضرت علی بھی کھانے لگے سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے ٹھہر جا ٹھہر جا اے علی! اس لیے کہ تم ابھی بیماری سے اٹھے ہو اور ضعیف ہو رہے ہو کہا ام منذر نے پھر بیٹھ گئے حضرت علی اور کھانے لگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا راویہ نے پھر طیار کیا ہم نے ان کے واسطے چقندر اور جو، سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے علی اس میں سے لو کہ یہ تمہارے مزاج کے موافق ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر فلیح بن سلیمان کی روایت سے اور مروی ہے یہ فلیح بن سلیمان سے وہ روایت کرتے ہیں ایوب بن عبدالرحمٰن سے۔

مترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پرہیز کرنا بیمار کو مسنون ہے اور بعد بیماری کے بھی چند روز رعایت پرہیز کی اور خیال رکھنا مزاج کا ضرور ہے کہ پھر بیماری عود نہ کرے اور یقین ہے کہ بیماری حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بسبب حرارت کے تھی کہ کھجور کا مزاج گرم ہے وہ ان کو نقصان کرتی اور چقندر اور جو ان کو مفید تھے۔ اور مہمان بغیر اجازت کے بھی اگر کھانے لگے جو چیز کہ کھانے کے لیے تیار ہے اس صورت میں کہ کسی کا انتظار نہ ہو اور قرینہ سے رضا بھی میزبان کی معلوم ہو تو کچھ مضائقہ نہیں جیسے آپ شاخ سے کھجور کھانے لگے اور یہ بھی ظاہر ہوا کہ حضرت کھڑے کھڑے کھا رہے تھے چنانچہ شاخ کا لٹکنا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا بیٹھ جانا منع کے بعد اس پر دلالت واضح رکھتا ہے۔ اور سلق وشعیر دونوں ملا کر پکاتے ہوں گے یا جو کی روٹی اور سلق کا سالن اور ابوداؤد کی روایت میں اوفق لک کی جگہ انفع لک ہے اور ام منذر کا نام سلمیٰ ہے، انتہی قول مترجم۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابوعامر سے اور ابوداؤد سے دونوں نے روایت کی فلیح سے انہوں نے ایوب بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے یعقوب بن ابی یعقوب سے انہوں نے ام المنذر سے کہا داخل ہوئے میرے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو ذکر کی حدیث مانند حدیث یونس بن محمد کے جو مروی ہے فلیح سے مگر اس میں یہ کہا انفع لک اور کہا محمد بن بشار نے اپنی حدیث میں روایت کی مجھ سے ایوب بن عبدالرحمٰن نے، یہ حدیث جید ہے غریب ہے۔

عَنْ قَتَادَۃَ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا حَمَاہُ الدُّنْیَا کَمَا یَظَلُّ اَحَدُکُمْ یَحْمِیْ سَقِیْمَہُ الْمَاءَ۔

روایت ہے قتادہ بن نعمان سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دوست رکھتا ہے کسی بندے کو اللہ تعالیٰ تو روکتا ہے اس کو دنیا سے جیسے روکتا ہے ایک تم میں کا اپنے بیمار کو پانی سے یعنی مرض استسقاء وغیرہ میں۔

---

[1] جمع دالیۃ وہی العذق من البسر یعلق فاذا ارطب اکل ۱۲

[2] ناقہ بکسر قاف مریضے کہ قریب العہد از مرض بود و بکمال قوت و طاقت خود نرسیدہ باشد یقال نقہ المریض ینقہ فہو ناقہ ۱۲

ف: اس باب میں صہیب سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث محمود بن لبید سے انہوں نے روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسماعیل بن جعفر سے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے انہوں نے عاصم بن قتادہ سے انہوں نے محمود بن لبید سے مانند اس کی اور ذکر نہ کیا اس میں قتادہ بن نعمان کا اور قتادہ بن نعمان ظفری اخیافی بھائی ابی سعید خدری کے ہیں اور محمود بن لبید نے پایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے لڑکپن میں اور دیکھا ہے ان کو۔

مترجم: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو آپ نے سلق وشعیر کھانے کا حکم فرمایا، سلق کا مزاج حار ہے یابس ہے اول درجہ میں اور بعضوں نے کہا ہے رطب ہے اول درجہ میں اور بعضوں نے کہا ہے مرکب ہے دونوں سے اور وہ محلل و مفتح ہے اور اسود اس کا قابض ہے اور نفع دیتا ہے داء الثعلب کو اور کلف اور خوار اور ثالیل کو جب طلا کیا جاوے اور اس کا پانی قتل کرتا ہے قمل کو اور کھولتا ہے سدہ کبد کا اور طحال کا اور سیاہ قسم اس کی قابض بطن ہے خصوصاً عدس کے ساتھ اگر مستعمل ہو اور وہ قلیل الغذاء ردی الکیموس ہے اور محرق دم ہے اور مصلح اس کا سرکہ اور رائی اور اکثار اس کا مولد قبض و نفخ ہے اور جو نافع سعال ہے اور نافع خشونت حلق دافع حدت فضول مدر بول جلا کرنے والا معدہ کا، قاطع عطش ملطف حرارت اور اس میں ایک قوت ہے کہ تلطیف و تحلیل کرتا ہے اور تلبینہ یعنی آش جو کہ اکثر احادیث میں ذکر اس کا آیا ہے اس طرح بناتے ہیں کہ جو عمدہ قسم کے جوکوب ایک حصہ اور پانی شیریں پانچ حصہ ڈال کر آتش نرم میں پکا دیں جب دو خمس باقی رہ جاوے اتاریں اور صاف کرکے بقدر حاجت استعمال کریں۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي الدَّوَاءِ وَالْحَثِّ عَلَيْهِ

باب دوا کرنے اور اس کی فضیلت میں

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَرِيكٍ قَالَ قَالَتِ الْأَعْرَابُ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا نَتَدَاوَى قَالَ نَعَمْ يَا عِبَادَ اللهِ تَدَاوَوْا فَإِنَّ اللهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً إِلَّا وَضَعَ لَهُ شِفَاءً أَوْ دَوَاءً إِلَّا دَاءً وَاحِدًا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا هُوَ قَالَ الْهَرَمُ۔

روایت ہے اسامہ بن شریک سے کہ اعراب نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا دوا نہ کریں ہم فرمایا ہاں اے بندو اللہ کے دوا کرو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے نہیں رکھا کوئی مرض یعنی دنیا میں مگر رکھی ہے اس کے لیے شفا یا دوا مگر ایک مرض، عرض کیا یا رسول اللہ وہ کونسا مرض ہے۔ فرمایا آپ نے بڑھاپا۔

ف اس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور ابی خزاعہ سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے بھائی سے روایت کرتے ہیں اور ابن عباس سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: حقیقت میں بڑھاپے کی کچھ دوا نہیں پیری وصد عیب چنیں گفتہ اند شاعر اکبر آبادی نے بڑھاپے کی حالت لکھی ہے اور احادیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑھاپے سے پناہ مانگی ہے۔

بَابُ مَاجَاءَ مَا يُطْعَمُ الْمَرِيضُ

باب طعام مریض کے بیان میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ أَهْلَهُ الْوَعْكُ أَمَرَ بِالْحَسَاءِ فَصُنِعَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَحَسَوْا مِنْهُ وَكَانَ

روایت ہے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب آتا آپ کے گھر والوں میں سے کسی کو تپ حکم کرتے اس کے لیے ہریرہ کا سو بنایا جاتا اس کے لیے

يَقُوْلُ اِنَّهُ لَيَرْتُوْ فُؤَادَ الْحَزِيْنِ وَيَسْرُوْ عَنْ فُؤَادِ السَّقِيْمِ كَمَا تَسْرُوْ اِحْدٰكُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَآءِ عَنْ وَجْهِهَا۔

پھر ایک چلو لیتے اس میں سے اور فرماتے کہ وہ تسکین دیتا ہے غمگین کے دل کو اور زائل کر دیتا ہے اسکے دل سے الم بیماری کا جیسے دور کرتا ہے ایک تم میں سے میل اپنے منہ پر سے ساتھ پانی کے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا زہری نے عروہ سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مضمون اس میں سے۔ روایت کی ہم سے یہ حدیث حسین جریری نے انہوں نے ابو اسحاق طالقانی سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معنی اس حدیث کے روایت کیا ہم سے یہ ابو اسحاق نے

مترجم حساء بالفتح والمد حریرہ ہے آٹے اور پانی اور گھی سے بناتے ہیں اور کبھی اس کو میٹھا بھی کر دیتے ہیں اور پتلا ہوتا ہے اور تلبینہ[1] بھی اسے کہتے ہیں اور ابن ماجہ میں حدیث حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ اس کی دیگ حضرتؐ کے گھر میں چڑھی رہتی تھی جب کوئی بیمار ہوتا تھا یہاں تک کہ وہ مر جاوے یا اچھا ہو جاوے اور سیدنا ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ زاد المعاد میں فرماتے ہیں کہ وہ آش جو ہے چنانچہ ابن ماجہ میں تصریح بھی آئی ہے کہ حساء شعیر سے ہے اور تاثیر اس کی عنقریب اوپر مذکور ہوئی ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا تُكْرِهُوْا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ

باب مریض پر کھانے اور پینے کے لیے جبر نہ کرنے کے بیان میں

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُكْرِهُوْا مَرْضَاكُمْ عَلَى الطَّعَامِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يُطْعِمُهُمْ وَيَسْقِيْهِمْ۔

روایت ہے عقبہ بن عامر جہنی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے زبردستی مت کرو اپنے بیماروں پر کھانے کے لیے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کھلاتا اور پلاتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔ **مترجم**: یعنی جیسے بعضے نادان کہتے ہیں آدمی اناج کا کیڑا ہے اور یہ سمجھ کر بیماروں کو زبردستی کچھ کھلاتے ہیں اور منت و سماجت کر کے ان کو دق کرتے ہیں حضرتؐ نے ان کے مفہوم باطل کو رد کر دیا واقع میں جس نے کھانے اور پینے سے قوت عنایت کی ہے وہ بے کھائے پیئے بھی قوت دے سکتا ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِى الْحَبَّةِ السَّوْدَآءِ

باب کلونجی کے بیان میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَآءِ فَاِنَّ فِيْهَا شِفَآءً مِّنْ كُلِّ دَآءٍ اِلَّا السَّامَ وَالسَّامُ الْمَوْتُ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم پکڑو تم اس کالے دانہ یعنی کلونجی کو اس لیے کہ اس میں شفا ہے ہر مرض کی مگر سام کی اور سام موت ہے۔

ف: اس باب میں بریدہ اور ابن عمر اور عائشہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ **مترجم** حبۃ السوداء کو فارسی میں شونیز کہتے ہیں، ہندی میں کلونجی اور کمون اسود اور کمون ہندی بھی اسے کہتے ہیں اور حسن سے مروی ہے کہ وہ خردل ہے اور ہروی سے منقول ہے کہ وہ حبہ خضراء ہے مگر یہ دونوں قول غلط ہیں صحیح وہی ہے کہ وہ شونیز ہے اور وہ کثیر المنافع ہے اور یہ جو حضرتؐ نے فرمایا شفاء من

---

[1] تلبینہ ہے لبن سے چونکہ وہ سفیدی میں مشابہ لبن کے ہوتا ہے اس لیے اسے تلبینہ کہتے ہیں ۱۲

کلّ داءٍ پر کلیہ ایسا ہے جیسا کلیہ اس آیہ مبارکہ کا تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍ بِأَمْرِ رَبِّهَا ۔ کہ مراد اس سے وہی اشیاء ہیں جو قابلِ تدمیر تھیں اور نافع ہے جمیع امراض باردہ کو اور کبھی داخل ہوتی ہے بالعرض امراض حارہ یابسہ کے نسخوں میں پس پہنچا دیتی ہے ادویہ باردہ رطبہ کی قوتوں کو طرف اعضاء کی بسرعت تنفیذ اپنے کے جیسے کہ صاحبِ قانون نے تصریح کی ہے کہ زعفران قرص کافور میں اس لیے ڈالی جاتی ہے کہ بسبب سرعت نفوذ اپنی کے تاثیراتِ ادویہ کو جلد اعضاء میں پہنچا دے اور نظائر اس کے بہت ہیں کہ اطباء حذاق اسے خوب جانتے ہیں اور منفعت اس کی امراضِ حارہ میں محل تعجب نہیں اس لیے کہ بعض ادویات بعض امراض کو بالخاصہ نفع بخش ہوتی ہیں جیسے کہ انزروت اور مرکب ہوتی ہیں اس کے ساتھ ادویہ رمد سے مثل سکر وغیرہ کے مفردات حارہ سے حالانکہ رمد ورم حار ہے باتفاق اطباء اور اسی طرح نفع دیتی ہے گندھک کھجلی میں، اور مزاج شونیز کا حار یابس ہے تیسرے درجہ میں اور وہ دافع نفخ ہے کدو دانہ کو پیٹ سے نکال دیتی ہے نافع برص ہے اور چوتھاری بخار اور بلغمی بخاروں کو نفع بخشتی ہے اور سُدّوں کو کھولتی ہے ریاح کو تحلیل کرتی ہے معدہ کی تری کو خشک کرتی ہے اور اگر کوٹ کر شہد میں گوندھ کر گرم پانی ملا کر پیویں تو ان کنکریوں کو گلاتی ہے جو گردہ اور مثانہ میں ہوں اور مدرِ بول وحیض ہے اور مکثر لبن اگر چند روز اس پر التزام کریں اور اگر باریک پیس کر سرکہ میں ملا کر نیم گرم پیٹ پر طلا کریں کدو دانہ کی قاتل ہے پھر اگر آب حنظل تازہ یا مطبوخ حنظل میں تر کریں تو عمل اس کا اخراج کدو دانہ اور کرم بطن میں قوی ہو جاتا ہے اور اگر ایک مثقال پانی کے ساتھ لیں بہر اور ضیق النفس کو نافع ہے اور ضماد اس کا پیشانی پر نافع صداع بارد ہے۔ اور اگر سات دانہ اس کے عورت کے دودھ میں بھگو کر پیس کر ناس لیں تو صاحب یرقان کو نفع بلیغ ہو اور اگر سرکہ میں پکا کر نیم گرم سے کلی کریں درد دندان کو مفید ہے اور اگر پیس کر ناس لیویں تو اس پانی کو نفع دیتا ہے جو آنکھ میں ابتداءً اترا ہو اور اگر پیس کر سرکہ کے ساتھ پھوڑے پر ضماد کریں تو اسے بخوبی توڑے اور جرب متقرح کو نافع ہو اور اورام مزمنہ بلغمیہ کو تحلیل کرے اور اورام صلبہ کو نرم کر دے اور اس کا تیل اگر ناک میں ڈالیں تو لقوہ کو نافع ہو اور اگر باریک کوٹیں اور حبۃ الخضراء کے تیل میں سحق کر کے تین چار قطرے کان میں ٹپکاویں تو سردی کے درد کو اور ریح اور سدہ کو دور کرے اور اگر کوٹ کر روغن زیت میں بھگو کر تین چار قطرے ناک میں ٹپکا دیں تو اس زکام میں نفع دے کہ جس میں کثرت سے چھینکیں آتی ہیں اور اگر جلا کر موم کو گلا کر دہن سوس یا دہن حنا میں ملا کر مرہم بنا دیں اور ان پھوڑوں میں لگا دیں جو رانوں میں نکلتے ہیں بخوبی نافع ہے مگر پہلے ان پھوڑوں کو سرکہ سے دھولیں اور اگر باریک پیس کر سرکہ میں اور طلا کریں تو برص اور بہق اسود کو نافع ہے اور اگر باریک پیسیں اور دو درہم ہر روز ٹھنڈے پانی سے اس شخص کو پھکا دیں جسے کتے نے کاٹا ہو تو نفع بلیغ ہو اور ہلاک سے محفوظ رہے اور اگر اس کے تیل کی ناس لیں تو فالج اور کزاز کو نافع ہے اور ان کا مواد کاٹ دیتا ہے اور اگر اس کی دھونی دی جاوے تو ہوام بھاگ جاویں اور اگر انزروت کو نیم گرم کر کے اوپر اس کے شونیز چھڑکیں تو صاحب بواسیر کو نہایت نافع ہے اور منافع اس کے اس سے دونے چوگنے ہیں ہم نے کچھ تھوڑا سا بیان کیا اور شربت اس کا دو درہم ہے اور زیادہ کا استعمال بعضوں نے کہا قاتل ہے (زادالمعاد)

بَابُ مَا جَاءَ فِي شُرْبِ أَبْوَالِ الْإِبِلِ

باب اونٹوں کے پیشاب پینے کے بیان میں

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا فَبَعَثَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

روایت ہے حضرت انس سے کہ کچھ لوگ آئے عرینہ کے کہ نام ہے ایک قبیلہ کا مدینہ میں پھر پانی لگا ان کو مدینہ کا سو بھیج دیا ان کو

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹوں میں زکوٰۃ کے اور فرمایا پیو ان کے دودھ اور پیشاب

ف اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم تحقیق اونٹوں کے پیشاب کے شرب ابوال الابل کے باب میں گزری

بَابُ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسَمٍّ أَوْ غَيْرِهِ

باب زہر وغیرہ سے اپنے کو مار ڈالنے کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أُرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَتَوَجَّأُ بِهَا بَطْنَهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسَمٍّ فَسَمُّهُ فِي يَدِهِ يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے خیال کرتا ہوں میں کہ مرفوع کیا انہوں نے اس روایت کو یعنی یہ کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے ماری اپنی جان لوہے سے یعنی چھری یا تلوار وغیرہ سے وہ آوے گا قیامت کے دن اور وہ چھری یا تلوار اس کے ہاتھ میں ہو گی گھونپتا رہے گا اسے اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اور جس نے ماری اپنی جان زہر سے وہ زہر کا پیالہ اسکے ہاتھ میں ہے کہ پی رہا ہے اس کو جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِسَمٍّ فَسَمُّهُ فِي يَدِهِ ...... يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا وَمَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَهُوَ يَتَرَدَّى فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے ماری اپنی جان لوہے سے پس وہ لوہا اس کے ہاتھ میں ہو گا اور وہ بھونک رہا ہو گا اسے اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اور جس نے ماری اپنی جان زہر سے پس وہ زہر کا ظرف اس کے ہاتھ میں ہے اور پی رہا ہے وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اور جس نے گرا دیا اپنے تئیں پہاڑ سے اور مار ڈالا اپنے کو پس وہ گر رہا ہے دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ۔

ف: روایت کی ہم سے محمد بن علاء نے انہوں نے وکیع سے اور ابو معاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے

۱؎ فتح الباری میں ہے کہ وہ سب آٹھ آدمی تھے چار قبیلہ عکل سے تین عرینہ سے ایک ان کے اتباع میں پس سب کو عرینین رکھنا باعتبار بعض افراد کے ہے ۱۲

۲؎ عرینہ بضم عین و فتح رائے مہملہ و سکون یائے تحتانیہ و آخرہا ہاء ایک قبیلہ ہے معروف ۱۲ ۳؎ فاجتووہا بجیم مثناۃ فوقانیہ یعنی استوخموہا مراد یہ ہے کہ موافق نہیں ہوئی آب و ہوا مدینہ کی اور مکروہ معلوم ہوا ان کو رہنا وہاں کا اور وہ مشتق ہے جوی سے اور وہ ایک مرض ہے جوف انسان میں ۱۲

۴؎ یعنی روایتوں میں آیا ہے کہ حضرتؐ نے اپنے اونٹوں میں ان کو بھیج دیا اور تطبیق اس طرح ہے کہ اس میں حضرتؐ کے بھی اونٹ تھے اور زکوٰۃ کے بھی۔

ابی صالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث شعبہ کے جو مروی ہے اعمش سے یہ حدیث صحیح ہے اور اصح ہے حدیث اول سے، اسی طرح مروی ہوئی ہے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے روایت کی ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی محمد بن عجلان نے سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس نے ماری اپنی جان زہر سے عذاب کیا جاوے گا وہ نار جہنم میں اور اس میں خالدا مخلدا فیھا ابدا مذکور نہیں اور اسی طرح روایت کی یہ ابو الزناد نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ صحیح تر ہے یعنی جس میں خلود کا ذکر نہیں اس لیے کہ روایات متعددہ آئی ہیں اس مضمون میں کہ اہل توحید معذب ہوں گے دوزخ میں پھر نکلیں گے اس سے اور یہ مذکور نہیں کہ ہمیشہ رہیں گے اس میں غرض یہ ہے کہ ذکر خلود کا ضعف سے خالی نہیں، فقیر کہتا ہے یا خلود سے مدت مدیدہ مراد ہے اور عرصہ طویلہ نہ وہ زمانہ کہ جو کبھی منقطع نہ ہو، یا قاتل سے وہ قاتل مراد ہے کہ جو قتل کو حلال جان کر مرتکب ہوا کہ محلل حرام کا کافر ہے اور کافر مخلد فی النار۔ انتہی قول المترجم۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِیْثِ یَعْنِی السَّمَّ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ منع فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دواء خبیث سے یعنی جس میں سمیت ہو۔

مترجم: دواء خبیث میں داخل ہے نجس اور حرام اور جس سے طبیعت کو تنفر ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی التَّدَاوِیْ بِالْمُسْکِرِ

باب نشہ کی چیز سے دوا کرنے کے بیان میں

عَنْ وَائِلٍ اَنَّہٗ شَھِدَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَاَلَہٗ سُوَیْدُ بْنُ طَارِقٍ اَوْ طَارِقُ بْنُ سُوَیْدٍ عَنِ الْخَمْرِ فَنَھَاہُ فَقَالَ اِنَّا نَتَدَاوٰی بِھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّھَا لَیْسَتْ بِدَوَاءٍ وَلٰکِنَّھَا دَاءٌ

روایت ہے وائل سے کہ وہ حاضر ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا آپ سے سوید بن طارق نے یا طارق بن سوید نے حکم شراب کا سو منع فرمایا آپ نے اس سے کہا انہوں نے کہ ہم دوا کرتے ہیں اس سے فرمایا آپ نے وہ دوا نہیں ہے بلکہ داء ہے یعنی مرض ہے۔

ف: روایت کی ہم سے محمود نے انہوں نے نضر اور شبابہ سے انہوں نے شعبہ سے اسی روایت کے مثل کہا محمود نے کہا نضر نے طارق بن سوید اور کہا شبابہ نے سوید بن طارق، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِی السَّعُوْطِ

باب سعوط کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَیْرَ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِہِ السَّعُوْطُ وَاللَّدُوْدُ وَالْحِجَامَۃُ وَالْمَشِیُّ فَلَمَّا اشْتَکٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَدَّہٗ اَصْحَابُہٗ فَلَمَّا فَرَغُوْا قَالَ لُدُّوْھُمْ قَالَ فَلُدُّوْا کُلُّھُمْ غَیْرُ الْعَبَّاسِ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تمہارے دواؤں میں سعوط اور لدود اور حجامت اور مشی ہے پھر جب بیمار ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منہ میں ڈالی آپ کے دوا اصحاب نے پھر جب فارغ ہوئے فرمایا آنحضرتؐ نے دوا ڈالو ان کے منہ میں پھر سب حاضرین کے منہ میں دوا ڈالی گئی سوا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے۔

مترجم: سعوط بالفتح وہ دوا ہے جو ناک میں ڈالی جائے جسے اہل ہند ناس کہتے ہیں اور لدود بالفتح وہ دوا ہے جو مریض ایک جانب سے منہ کے پلائی جاوے اور حجامت پچھنے لگانا اور مشی سے اور یہ مسہل مراد ہیں اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دہن مبارک میں دوا ڈالنے لگے تو آپ نے منع فرمایا تھا لوگوں نے خیال کیا کہ بسبب مرض کے دواسے کراہت فرماتے ہیں جیسے اکثر مریضوں کو نفرت ہوتی ہے پھر جب دوا ڈال چکے اور آپ ہوشیار ہوئے آپ نے حکم فرمایا کہ ہم نے منع کیا تھا اب تم نے جو دوا ڈالی اس کے قصاص میں جتنے حاضر ہیں سب کے منہ میں دوا ڈالی جاوے اور چونکہ حضرت عباس اس وقت حاضر نہ تھے وہ بچ گئے اور یہ حکم آپ کا کمال شفقت کی راہ سے تھا آپ کو منظور نہ ہوا کہ صحابہ پر اس نافرمانی کا مؤاخذہ رہے (مجمع البحار)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ اللَّدُوْدُ وَالسَّعُوْطُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ وَخَيْرُ مَا اكْتَحَلْتُمْ بِهِ الْاِثْمِدُ فَاِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَ يُنْبِتُ الشَّعْرَ قَالَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ بِهَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلَاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر دوا تمہاری دواؤں کی لدود ہے اور سعوط ہے اور حجامت اور مشی اور تفصیل ہر ایک کی اوپر گزری اور بہتر جس کا سرمہ لگاؤ تم اثمد ہے اس لیے کہ وہ صاف کرتا ہے بصر کو اور اگاتا ہے پلکوں کو کہا راوی نے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سرمہ دانی تھی کہ سرمہ لگاتے تھے آپ ہر روز اس سے سوتے وقت تین سلائیاں ہر آنکھ میں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے یعنی حدیث عباد بن منصور کی جو ابن عباس سے مروی ہے **مترجم** اثمد بکسر ہمزہ پتھر ہے سرمہ کا سیاہ رنگ کہ اصفہان سے لاتے ہیں اور وہ عمدہ ہے اور کبھی مغرب سے بھی لاتے ہیں اور عمدہ تر اس میں وہ ہے کہ جلدی ٹوٹے اور املس ہو اور میل کم ہو بلکہ بالکل نہ ہو اور مزاج اس کا یارد یابس ہے نافع ہے آنکھ کو اور مقوی بصر ہے اور حافظ صحت چشم ہے اور کاٹ دیتا ہے لحم زائد کو کہ آنکھ میں متولد ہو اور مدمل قروح چشم ہے اور مجلی بصر ہے اور دافع صداع ہے اگر ساتھ عسل رقیق کے آنکھ میں کھینچے اور اگر باریک پیس کر چربی میں ملا کر بدن پر لگاویں بہت نافع ہے اور بوڑھوں اور ضعیف البصر لوگوں کو عادت اس سے اکتحال کی بہت مفید ہے اس میں کچھ مشک بھی ملا دیں۔ (زاد المعاد)

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْكَيِّ
باب داغ دینے کی کراہت میں

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْكَيِّ قَالَ فَابْتُلِيْنَا فَاكْتَوَيْنَا فَمَا اَفْلَحْنَا وَلَا اَنْجَحْنَا۔

روایت ہے عمران بن حصین سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا داغ دینے سے کہا راوی نے پھر گرفتار ہوئے ہم یعنی مرض میں پھر داغ دلوایا سو نہ چھٹکارا پایا ہم نے اور نہ مراد کو پہنچے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ نُهِيْنَا عَنِ الْكَيِّ۔

روایت ہے عمران بن حصین سے کہا انہوں نے منع کیے گئے ہم داغ دینے سے۔

ف: اس باب میں ابن مسعود اور عقبہ بن عامر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِی الرُّخْصَةِ فِی ذٰلِكَ — باب داغ دینے کی رخصت میں

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَوٰی سَعْدَ بْنَ زُرَارَةَ مِنَ الشَّوْکَةِ۔

روایت ہے انسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا سعد بن زرارہ کو شوکہ کی بیماری میں۔

ف: اس باب میں ابی ہریرہ اور جابر سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ مترجم کہتا ہے یعنی داغ دینا آگ سے ایک علاج معروف ہے اکثر امراض میں اور روایات اس میں بہت ہیں چنانچہ جابر بن عبداللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ابی بن کعب کی طرف ایک طبیب پس اس نے ایک رگ کاٹی اور اسے داغ دیا اور جب تیر لگا سعد بن معاذ کی رگ اکحل میں داغ دیا ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہ ورم کر گئی پھر داغ دیئے آپ نے اور کہا ابوطیبہ نے ایک مرد آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیان کیا اس نے داغ کا تو فرمایا آپ نے داغ دو اور گرم پتھروں سے سینک دو اور مروی ہے ابی زبیر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا ان کی اکحل میں۔ اور صحیح بخاری میں انس سے مروی ہے کہ انہوں نے داغ دیا ذات الجنب میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے اور احادیث نہی کی بھی کئی ہیں۔ چنانچہ مروی ہے کہ ستر ہزار شخص داخل ہوں گے آپ کی امت سے جنت میں بغیر حساب کے کہ وہ جھاڑ پھونک نہ کرتے ہوں گے اور داغ نہ دیتے ہوں گے اور بدفالی نہ لیتے ہوں گے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہوں گے۔ غرض یہ کہ جمیع روایات اس باب میں چار طرح پر ہیں اوّل میں فعل اس کا، دوسری میں عدم محبت اس کی۔ تیسری میں ثنا اس کی تارک پر، چوتھے میں نہی اس سے اور کچھ تعارض نہیں ان سب روایتوں میں بحمداللہ والمنہ اس لیے کہ فعل اس کا دلالت کرتا ہے جواز پر اور عدم محبت اس کی منع پر دال نہیں اور ثنا اس کی تارک پر دلالت کرتی ہے کہ ترک اس کا اولیٰ اور افضل ہے اور نہی اس سے علی سبیل الاختیار ہے یا نہی محمول ہے اس داغ پر کہ جو بغیر حاجت کے قبل حدوث مرض کے احتیاطاً عمل میں آوے (زادالمعاد) اور نہ پاوے گا تو اس سے بہتر تفصیل اور تطبیق کہیں۔ واللہ اعلم۔

بَابُ مَاجَآءَ فِی الْحِجَامَةِ — باب حجامت کے بیان میں

عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْتَجِمُ فِی الْاَخْدَعَیْنِ وَالْکَاهِلِ وَکَانَ یَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشَرَةَ وَتِسْعَ عَشَرَةَ وَاِحْدٰی وَعِشْرِیْنَ

روایت ہے انس سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پچھنے لگاتے تھے اخدعین میں اور کاہل میں اور پچھنے لگاتے تھے سترھویں، انیسویں، اکیسویں کو۔

ف: اس باب میں ابن عباس اور معقل بن یسار سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

مترجم: اخدعین تثنیہ ہے اخدع کا اور وہ دونوں رگیں ہیں جانبین میں گردن کے اور کاہل دونوں شانوں کے بیچ میں اور حجامت اخدعین پر نفع دیتی ہے امراض سر اور جمیع اجزا کو اس کی مثل منہ اور دانتوں اور کانوں اور آنکھوں کے اور ناک اور حلق کے جب کہ حدوث ان کا کثرت دم کے سبب سے یا فساد خون سے یا دونوں سے ہو اور حجامت کاہل پر نفع دیتی ہے شانوں کے درد کو اور حلق کو، اور صحیحین میں ہے کہ حضرت تین جگہ پچھنے لگاتے تھے ایک شانوں کے بیچ میں اور دو اخدعین پر اور تاریخہائے مذکور میں لگانا مسنون ہے اور خون ان دنوں میں جوش اور تنازید پر ہوتا ہے بخلاف اول ماہ اور آخر اس کے اور حجامت سطح بدن کو زیادہ مفید ہے بہ نسبت فصد کے اور فصد مفید ہے داخل بدن کو اور بلادِ حارہ میں کہ خون رقیق ہوتا ہے مثل خطہ عرب کے

حجامت زیادہ تر مفید ہے اس لیے فرمایا آپ نے اِنَّ خَیْرَ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْفَصْدُ (زاد المعاد)

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِيَ بِهِ أَنَّهُ لَمْ يَمُرَّ عَلَى مَلَاءٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا أَمَرُوْهُ أَنْ مُرْ أُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ۔

روایت ہے ابن مسعود سے کہ بیان کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حال اس شب کا کہ سیر کرائی گئی ان کو یعنی معراج کا کہ نہ گزرے وہ کسی گروہ پر فرشتوں کے مگر حکم کیا انہوں نے کہ آپ حکم کر دیجئے اپنی امت کو حجامت کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن مسعود کی روایت سے۔

عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَ لِابْنِ عَبَّاسٍ غِلْمَةٌ ثَلَاثَةٌ حَجَّامُوْنَ فَكَانَ اثْنَانِ يُغِلَّانِ وَوَاحِدٌ يَحْجُمُهُ وَيَحْجُمُ أَهْلَهُ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ نِعْمَ الْعَبْدُ الْحَجَّامُ يَذْهَبُ بِالدَّمِ وَيُخِفُّ الصُّلْبَ وَيَجْلُوْ عَنِ الْبَصَرِ وَقَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عُرِجَ بِهِ مَا مَرَّ عَلَى مَلَاءٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا قَالُوْا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ وَقَالَ إِنَّ خَيْرَ مَا تَحْتَجِمُوْنَ فِيْهِ يَوْمَ سَبْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمَ تِسْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمَ إِحْدَى وَعِشْرِيْنَ وَقَالَ إِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعُوْطُ وَاللَّدُوْدُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَّهُ الْعَبَّاسُ وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَدَّنِيْ فَكُلُّهُمْ أَمْسَكُوْا فَقَالَ لَا يَبْقَى أَحَدٌ مِمَّنْ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لُدَّ غَيْرُ عَمِّهِ الْعَبَّاسِ قَالَ النَّضْرُ اللَّدُوْدُ الْوَجُوْرُ۔

روایت ہے عکرمہ سے کہ ابن عباسؓ کے تین غلام تھے پچھنے لگانے والے سو دو اس میں سے مزدوری کرتے تھے اور اجرت پر پچھنے لگاتے تھے اور ایک ابن عباس اور ان کے گھر والوں کے پچھنے لگاتا تھا، کہا راوی نے اور کہا ابن عباس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب ہے غلام پچھنے لگانے والا لیجاتا ہے خون کو اور ہلکا کر دیتا ہے پیٹھ کو اور صاف کرتا ہے بصر کو اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج کو تشریف لے گئے نہ گزرے کسی گروہ پر فرشتوں کے مگر کہا انہوں نے لازم پکڑو حجامت کو اور فرمایا حضرت نے بہتر تاریخ جس میں حجامت کرو تم سترہویں، انیسویں، اکیسویں تاریخ ہے اور بہتر دوا سعوط ہے لدود ہے اور حجامت اور مشی اور تحقیق کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لدود کیا عباس اور اصحاب ان کے نے سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کس نے مجھے لدود کیا ہے پس سب خاموش ہو گئے پھر فرمایا نہ رہے کوئی گھر میں مگر لدود کیا جائے سوا عم آنحضرتؐ کے جو عباس ہیں کہا نضر نے لدود معنی وجور ہے اور وجور بھی وہی دوا ہے جو منہ میں ڈالی جاوے (ف) اس باب میں عائشہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر عباد بن منصور کی روایت سے)

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّدَاوِيْ بِالْحِنَّاءِ

باب مہندی سے دوا کرنے کے بیان میں

عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدَّتِهِ وَكَانَتْ تَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا كَانَ يَكُوْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْحَةٌ

روایت ہے علی بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سے کہ خدمت کرتی تھیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا ان کی دادی نے کہ نہ ہوتا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی زخم یا پتھر

وَلَا نَكْبَةٌ إِلَّا أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَضَعَ عَلَيْهِ الْحِنَّاءَ ۔ یا کانٹے کی جراحت مگر یہ کہ حکم فرماتے تھے مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مہندی رکھنے کا۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر فائد کی روایت سے اور بعضوں نے فائد سے یوں روایت کی ہے کہ روایت ہے فائد سے کہکہا فائد نے روایت ہے عبیداللہ بن علی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی دادی سلمٰی سے اور عبیداللہ بن علی اصح ہے یعنی بہ نسبت علی بن عبیداللہ کے روایت کی ہم سے محمد بن علاء نے انھوں نے زید بن حباب سے انھوں نے فائد سے جو مولیٰ ہیں عبیداللہ بن علی کے انھوں نے اپنے مولیٰ سے انھوں نے اپنی دادی سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے معنوں میں۔

مترجم: حنا بارد ہے درجۂ اولیٰ میں یابس ہے ثانیہ میں اور شجر حنا اور اغصان اس کے مرکب ہیں قوۃ محللہ سے کہ جو آئی ہے اس میں بسبب جوہر مائی کے کہ حار ہے باعتدال اور قوتِ قابضہ سے کہ جو آئی ہے اس میں جوہر ارضی سے کہ بارد ہے اور منافع اس کے بہت ہیں منجملہ ان کے یہ ہے کہ وہ محلل ہے نافع ہے آگ جلے ہوئے کو اور مقوی اعصاب ہے ضماداً اور نافع قروح فم کو مضغاً اور نافع ہے اورام حارہ کو ضماداً اور جراحات میں دم الاخوین کی تاثیر رکھتی ہے اور سفوف اس کا اگر موم میں ملاکر باختلاط روغن گل ضماد کریں تو اوجاع جنب کو مفید ہے اور اس کے خواص مجربہ سے ہے کہ اگر کسی لڑکی کو چیچک نکلتی ہو اور اس کے تلووں میں خوب مہندی لگادیں اس کی آنکھیں ضرر سے محفوظ رہیں اور اگر پتے اس کے پانی میں بھگو کر صاف کر کے بیس درہم اور شکر دس درہم ملاکر پیویں اور چالیس دن تک ایسا ہی کریں اور غذا ضان صغیر کا گوشت رکھیں تو ابتدائے جذام میں فائدہ عجیبہ ظاہر ہو اور حکایت کرتے ہیں کہ ایک شخص کے ناخن بگڑ گئے تھے اور اس نے بہت کچھ مال خرچا مگر صحت حاصل نہ ہوئی آخر بتائی اس کو ایک عورت نے حنا کہ دس دن تک پیوے اُسے پانی میں بھگو کر پس پی اس نے اور اچھے ہو گئے ناخن اس کے اور نفع بخشتی ہے ضماداً چھالوں اور پھوڑوں کو جو ساقین اور رجلین میں نکلیں اور یہ مجرب ہے مترجم کا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّقْيَةِ — باب رقیہ کی کراہت میں

مترجم: رقیہ وہ دعا ہے کہ جس کو بیمار پر پھونکیں اور صاحب آفت کو اس سے جھاڑیں جیسے صرع وغیرہ۔ انتہی قول المترجم۔

عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اكْتَوَى أَوِ اسْتَرْقَى فَهُوَ بَرِيءٌ مِنَ التَّوَكُّلِ۔ روایت ہے ابن مغیرہ سے کہ فرمایا آپ نے جس نے داغ دلوایا یا جھاڑ پھونک کی وہ نکل گیا اہل توکل سے۔

ف اس باب میں ابن مسعود اور ابن عباس اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ — باب اس کی رخصت میں

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ۔ روایت ہے انس سے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی رقیہ کی بچھو میں اور نظر بد اور نملہ میں۔

ف: مترجم کہتا ہے نملہ کچھ دانے ہیں نکلتے ہیں پسلی میں اور تحقیق رقیہ کی اور تطبیق احادیث آگے آتی ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ ۔
روایت ہے انس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی رقیہ کی بچھو میں اور نملہ میں ۔

ف: اور یہ میرے[1] نزدیک صحیح تر ہے معاویہ بن ہشام کی روایت سے جو مروی ہے سفیان سے یعنی جو اوپر گذری اس باب میں بریدہ اور عمران بن حصین اور جابر اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور طلق بن علی اور عمرو بن حزم اور ابی خزامہ سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں ،

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ ۔
روایت ہے عمران بن حصین سے کہ فرمایا حضرت نے رقیہ نہیں ہے مگر نظر بد اور بچھو سے ۔

ف: روایت کی شعبہ نے یہ حدیث حصین سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے بریدہ سے ۔ مترجم رقیہ کے باب میں احادیث کئی طور پر وارد ہوئی ہیں بعضی دلالت کرتی ہیں جواز پر چنانچہ احادیث باب اور اسی طرح مسلم میں مروی ہے کہ بیمار ہوئے حضرت ؐ اور رقیہ کیا جبرئیل علیہ السلام نے آپ پر، اور بہت سی روایتیں وارد ہوئیں اس کے جواز میں اور بعضی احادیث دال ہیں اس پر کہ ترک اس کا اولی ہے چنانچہ مروی ہے کہ ستر ہزار آدمی داخل ہوں گے جنت میں بغیر حساب کے کہ رقیہ نہ کرتے ہوں گے اور اسی طرح روایت باب سابق کی اور کچھ مخالفت نہیں ہے ان حدیثوں میں بلکہ جس میں اس کے ترک کی روایت اور تارک کی تعریف اور ثنا وارد ہوئی ہے مراد اس سے وہ رقیہ ہیں جن کے معنی معلوم نہیں یا کلام کفار سے ہیں یا غیر عربی میں ہیں یا کسی اور زبان غیر معلوم میں کہ احتمال ہے اس میں شرک کا اور استعانت بالغیر کا سوائے باری تعالیٰ شانہ کے اور جس میں جواز مذکور ہے مراد اس سے وہ رقی ہیں جو ماخوذ ہیں الفاظ قرآن اور اسمائے الٰہی سے کہ وہ منع نہیں ہیں بلکہ مسنون ہیں اور بعضوں نے کہا کہ نہی محمول ہے افضلیت پر اور بیان توکل کے لیے اور اذن اور فعل رقی کا مذکور ہے بیان جواز کے لیے اور ابن عبدالبر بھی اسی کے قائل ہیں مگر مختار مذہب اول ہے یعنی مسنون ہونا رقی قرآنیہ وغیرہ کا اور نقل کیا ہے بعضوں نے اجماع جواز رقی قرآنیہ پر اور اسی طرح جو ماخوذ ہوں اذکار الٰہی سے اور مازری نے کہا جمیع رقی جائز ہیں جب کتاب اللہ سے ہوں اور منع وہ ہیں جو لغت عجمی میں ہوں یا معنی اس کے معلوم نہ ہوں اس واسطے کہ احتمال ہے اس میں کفر کا اور کہا ہے رقیہ اہل کتاب میں اختلاف ہے پس ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے جائز رکھا اور مکروہ کہا اس کو مالک نے اس خوف سے کہ انہوں نے بدل ڈالا ہو جیسے بدل ڈالا اللہ کی کتابوں کو اور جنہوں نے ان کو جائز رکھا انہوں نے کہا ظاہر یہی ہے کہ بدلا ہوا انہوں نے رقی کو اس لیے کہ غرض ان کی اس کے تبدیل کے ساتھ متعلق نہ تھی بخلاف سائر احکام شرع کے اور مسلم میں مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اعرضوا علی رقاکم لا باس بالرقی مالم یکن فیھا شیئ انتھٰی ما فی النووی فقیر کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول نے جو فیصلہ کر دیا رقی کے باب میں وہ سب سے بہتر ہے ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّقْيَةِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ ۔ باب رقیہ معوذتین کے بیان میں

[1] قول ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَیْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰی نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتْ اَخَذَ بِہِمَا وَتَرَکَ مَا سِوَاھُمَا۔

روایت ہے ابوسعید خدری سے کہ تھے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے جنوں سے اور آدمیوں کی نظر بد سے یہاں تک کہ اتریں معوذتین پھر جب یہ اتریں لے لیا آپ نے اس کو اور چھوڑ دیا اس کے سوا اور دعاؤں کو استعاذہ کی۔

ف اس باب میں انس سے بھی روایت ہے کہا ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے، غریب ہے۔ مترجم معوذتین نام ہے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کا اور فضائل ان دو سورتوں کے بہت ہیں چنانچہ عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ ہم جاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جحفہ اور ابواء کے بیچ میں کہ سخت آندھی اور ظلمت نے ہم کو گھیر لیا سو رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے لگے معوذتین اور فرمایا اے عقبہ پناہ مانگو یہ دو سورتیں پڑھ کر کہ کسی پناہ مانگنے والے نے مثل اس کے پناہ نہ مانگی (ابوداؤد) اور عبداللہ بن خبیب سے روایت ہے کہ ہم ایک اندھیری رات میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈتے نکلے اور ہم نے پایا ان کو تب فرمایا ہم سے آنحضرت کے کہہ دیں میں نے کہا کیا کہوں فرمایا کہ قل ہو اللہ احد اور معوذتین جب صبح کرے تو اور جب شام کرے تو تین تین بار کہ کافی ہوگا تجھے ہر شے سے یعنی پناہ ہوگی تجھے ہر بلا سے (النسائی و ابوداؤد)

بَابُ مَا جَآءَ فِی الرُّقْیَۃِ مِنَ الْعَیْنِ

باب نظر بد کے رقیہ میں

عَنْ عُبَیْدِ بْنِ رِفَاعَۃَ الزُّرَقِیِّ اَنَّ اَسْمَآءَ بِنْتَ عُمَیْسٍ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ وُلْدَ جَعْفَرٍ تُسْرِعُ اِلَیْہِمُ الْعَیْنُ اَفَاَسْتَرْقِیْ لَھُمْ قَالَ نَعَمْ فَاِنَّہٗ لَوْ کَانَ شَیْءٌ سَابِقَ الْقَدَرِ لَسَبَقَتْہُ الْعَیْنُ۔

روایت ہے عبید بن رفاعہ سے کہ اسماء نے کہا یا رسول اللہ جعفر کے لڑکوں کو نظر جلدی لگ جاتی ہے کیا دم جھاڑ کیا کروں ان کے لیے فرمایا آپ نے ہاں اسلیے کہ اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہو جاتی یعنی چونکہ کوئی چیز تقدیر پر غالب نہیں ہو سکتی ورنہ قوت اس میں ایسی ہے کہ تقدیر پر غالب ہو جا سکتی ہے۔

ف اس باب میں عمران بن حصین اور بریدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث ایوب سے انہوں نے روایت کی عمرو بن دینار سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عبید بن رفاعہ سے انہوں نے اسماء بنت عمیس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہم سے یہ حدیث حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ایوب سے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ یَقُوْلُ اُعِیْذُکُمَا بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّۃِ مِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ وَّمِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَامَّۃٍ وَیَقُوْلُ ھٰکَذَا کَانَ اِبْرٰھِیْمُ یُعَوِّذُ اِسْحٰقَ وَاِسْمٰعِیْلَ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ کی دعا کرتے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے لیے ان کلمات سے اعیذکما سے لامّۃ تک اور معنی اس کے یہ ہیں پناہ مانگتا ہوں میں واسطے تمہارے بوسیلہ کلمات خدا کے کہ پورے ہیں یعنی صدق و بلاغت میں ہر شیطان یعنی سرکش سے اور ہر فکر میں ڈالنے والی چیز سے اور ہر آنکھ جنون میں ڈالنے والی سے اور فرماتے تھے کہ ابراہیم علیہ السلام بھی انہیں الفاظ سے تعوذ فرماتے تھے اسحٰق اور اسماعیل کو۔

ف: روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے یزید بن ہارون اور عبدالرزاق سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے ہم معنی اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم: ہامہ کل ذات ہم یعنی وہ چیز کہ فکر و غم میں ڈالے مثل مرض و آفات و بلیات کے اور لامۃ ای ذات لمم یعنی لمم والی چیز اور لمم ایک قسم ہے جنون کی یلم بالانسان ای تقرب منہ اور مراد عین لامۃ سے نظر بد ہے اور مزید تفصیل اور تحقیق اس کی آگے آتی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ

باب اثبات نظر میں

عَنْ حَابِسٍ التَّمِيْمِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا شَيْءَ فِي الْهَامِ وَالْعَيْنُ حَقٌّ۔

روایت ہے حابس تمیمی سے کہ سنا انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے نہیں معتبر ہے وہ حقیقت ہام کی جو عرب میں مشہور ہے اور نظر بد کا اثر سچ ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ لَسَبَقَتْهُ الْعَيْنُ وَاِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کوئی چیز غالب ہوتی تقدیر پر تو نظر بد غالب ہوتی ہے اور جب حکم کریں تم کو لوگ غسل کرنے کا تو غسل کرو۔

ف: اس باب میں عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے اور حدیث حیہ بن حابس کی یعنی حدیث اول غریب ہے اور روایت کی شعبان نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے حیہ بن حابس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور علی بن مبارک اور حرب بن شداد نہیں ذکر کرتے ہیں اس سند میں ابی ہریرہؓ کا۔

مترجم: اثر نظر بد کا حق ہے اور بہت روایات سے اس کا ثبوت ہے اور اجماع امت سے ثابت ہے کسی نے انکار نہ کیا اس کا مگر ایک فرقہ مبتدعہ نے اور کوئی محذور عقلی اس کے ثبوت میں لازم نہیں آتا اور شارع نے اس کی خبر دی ہے پھر وجہ کیا عدم قبول کی مگر جہالت اور غباوت، اور اثر اس کا کئی احتمال رکھتا ہے اوّل یہ کہ عائن کی آنکھ سے ایک قوت سمیہ منبعث ہوتی ہے کہ اس سے دوسرے کو نقصان پہنچتا ہے اور یہ ممتنع نہیں جیسا کہ انبعاث قوت سمیہ کا سانپ کی آنکھ سے ممتنع نہیں بلکہ بعضے سانپوں میں واجب الوجود نے یہ تاثیر رکھی ہے کہ اس کے نگاہ کرنے سے آدمی اندھا ہو جاتا ہے یا حمل گر جاتا ہے چنانچہ ابتر اور ذی الطفیتین کے یہ خاصیت حدیث صحیح میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور اسی طرح حاسد کی آنکھ سے محسود کو ضرر پہنچتا ہے ظاہر ہے دوئم یہ کہ منبعث ہوتے ہیں جواہر جیر مرئیہ اللطیفہ عائن کی آنکھ سے اور نفوذ کر جاتے ہوں مسامات میں معین کے اور باعث ہوتے ہوں اس کے فساد و ہلاک کا۔ سوم یہ کہ پیدا کر دیتا ہو اللہ تعالیٰ ایک قوت سمیہ معین کے جسم میں جبکہ مقابل ہو وہ عائن کے اور نہ ہو کسی قسم کی تاثیر عائن کی آنکھ میں اور یہ قول منکران تاثیرات اشیاء کا ہے اور اس گروہ نے بند کر لیا اپنے اوپر دروازہ اسباب و علل کا ایسا ہی کہا صاحب زاد المعاد نے اور تضعیف کی اس کی اور کہا کہ عاقل کبھی انکار نہ کرے گا تاثیرات ارواح کا اجسام میں اور ارواح قوی ہیں اور طبائع مختلفہ رکھتے ہیں اور ہر ایک میں تاثیر جداگانہ ہے پس مثل تاثیر ارواح کی تاثیر عین کی بھی متعذر نہیں اور صحیح تر قول اوّل ہے اور اس میں اختلاف ہے علماء کا کہ عائن پر جبر کیا جاوے کہ معین کے لیے وضو کرے یا نہیں پس احتجاج کیا ہے جن لوگوں نے واجب کہا ہے ساتھ قول آنحضرتؐ کے جو مروی ہوا ہے اِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوْا اور بروایت موطأ وضو کا امر بھی

آیا ہے اور امر ہوتا ہے وجوب کے لیے اور مازری نے کہا کہ صحیح میرے نزدیک وجوب ہے اور بعید ہے اختلاف کرنا اس کے وجوب میں جبکہ معین کے ہلاک ہونے کا خوف ہو اور عادۃً وضو عائن کا موجب صحت ہووے، اور کیفیت وضو کی جس نے نظر بد لگائی ہو ایک کیفیت خاصہ ہے کہ مسوّی میں مذکور ہے اور وہ یہ ہے کہا زہری نے لاویں ایک پیالہ پانی سے بھرا ہوا عائن کے آگے اور وہ اس میں اپنی ہتھیلیاں ڈال کر دھووے اور اسی میں کلی کرے پھر دھووے اپنا منہ اسی پیالہ میں یعنی غسالہ باہر نہ گراوے پھر بایاں ہاتھ ڈال کر پانی لیوے اور داہنی ہتھیلی پہ ڈالے اس طرح کہ پیالہ ہی میں گرے پھر داہنا ہاتھ ڈال کر پانی لیوے اور بائیں ہاتھ پر ڈالے پھر بایاں ہاتھ ڈال کر داہنی کہنی پہ پانی بہاوے پھر داہنا ہاتھ ڈال کر بائیں کہنی پر پانی بہا دے پھر بایاں ہاتھ ڈال کر داہنے پر پانی بہاوے۔ پھر داہنا ہاتھ ڈال کر بائیں ہاتھ پہ پانی بہاوے پھر بایاں ہاتھ ڈال کر داہنے گھٹنے پہ پانی ڈالے پھر داہنا ہاتھ ڈال کر بائیں گھٹنے پہ پھر دھووے اسی میں داخل ازار اپنا یکبارگی اور وہ پانی معین کے سر پہ ڈال دیا جاوے اور داخل ازار سے یہاں بعضوں نے کہا ہے تہمت مراد ہے یعنی ایک کونا تہمت کا جو اندر کی طرف ہو اور بدن لگا ہوا سے بھی دھووے اور بعضوں نے کہا مراد اس سے وہ بدن ہے جو ازار میں ڈھنپا ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا ہے مراد مذاکیر یعنی خصیہ اور ذکر ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے ورک ہے کہ ازار وہیں باندھی جاتی ہے (ہذا خلاصۃ مافی النووی، زاد المعاد و مسوی) اور حجۃ اللہ میں ہے کہ العین حق اور حقیقت تاثیر ہے الملام نفس عائن اور وہ ایک صدمہ ہے کہ حاصل ہوتا ہے اس کی الملام سے معین کو اور ایسے ہی نظر جن کی انتہی۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ اَخْذِ الْاَجْرِ عَلَی التَّعْوِیْذِ

باب تعویذ پر اجرت لینے کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ سَرِیَّۃٍ فَنَزَلْنَا بِقَوْمٍ فَسَاَلْنَاھُمُ الْقِرٰی فَلَمْ یَقْرُوْنَا فَلُدِغَ سَیِّدُھُمْ فَاَتَوْنَا فَقَالُوْا ھَلْ فِیْکُمْ مَنْ یَّرْقِیْ مِنَ الْعَقْرَبِ قُلْتُ نَعَمْ اَنَا وَلٰکِنْ لَا اَرْقِیْہِ حَتّٰی تُعْطُوْنَا غَنَمًا قَالُوْا فَاِنَّا نُعْطِیْکُمْ ثَلٰثِیْنَ شَاۃً فَقَبِلْنَا فَقَرَاْتُ عَلَیْہِ الْحَمْدُ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَبَرَاَ وَقَبَضْنَا الْغَنَمَ قَالَ فَعَرَضَ فِیْ اَنْفُسِنَا مِنْھَا شَیْئٌ فَقُلْنَا لَا تَعْجَلُوْا حَتّٰی تَاْتُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَیْہِ ذَکَرْتُ لَہُ الَّذِیْ صَنَعْتُ قَالَ وَمَا عَلِمْتَ اَنَّھَا رُقْیَۃٌ اَقْبِضُوا الْغَنَمَ وَاضْرِبُوْا لِیْ مَعَکُمْ بِسَھْمٍ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا بھیجا ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹے لشکر میں پھر اترے ہم ایک قوم کے پاس اور مانگی ہم نے ان سے مہمانی پھر مہمانی نہ کی ہماری انہوں نے سو کاٹ کھایا کسی بچھو نے ان کے سردار کو سو آئے وہ ہم پاس اور کہا کوئی ہے تم میں کہ جھاڑتا ہو بچھو کو۔ کہا ابی سعید نے کہ میں نے کہا ہاں! میں جھاڑتا ہوں ولیکن نہ جھاڑوں گا میں جب تک نہ دو تم ہم کو کچھ بکریاں کہا انہوں نے ہم تم کو دیں گے تیس بکریاں سو قبول کیں ہم نے اور پڑھی میں نے اس پہ الحمد سات بار سو اچھا ہو گیا وہ اور لے لیں ہم نے بکریاں کہا راوی نے کہ پھر ہمارے دل میں خیال آیا سو کہا ہم نے اپنے یاروں سے مت جلدی کرو یہاں تک کہ آؤ تم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا جب آئے ہم آنحضرتؐ کے پاس ذکر کیا میں نے اپنے کام کا فرمایا آپ نے کیونکر معلوم ہوا تم کو کہ سورۂ فاتحہ رقیہ ہے پھر فرمایا آپ نے لو بکریوں کو اور لگاؤ میرا بھی ایک حصہ اپنے ساتھ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو نضرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے اور رخصت دی شافعی نے معلم کو کہ تعلیم قرآن پر

اجرت لیوے اور کہا جائز ہے کہ جو چکا لیوے اور شرط کر لیوے وہ اپنی اجرت کو اور احتجاج کیا ہے اسی حدیث سے اور روایت کی شعبہ نے اور ابو عوانہ اور کئی لوگوں نے ابی المتوکل سے انہوں نے ابی سعید سے یہ حدیث۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا بِحَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوهُمْ وَلَمْ يُضَيِّفُوهُمْ فَاشْتَكَى سَيِّدُهُمْ فَأَتَوْنَا فَقَالُوا هَلْ عِنْدَكُمْ دَوَاءٌ قُلْنَا نَعَمْ وَلٰكِنَّكُمْ لَمْ تَقْرُونَا وَلَمْ تُضَيِّفُونَا فَلَا نَفْعَلُ حَتّٰى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا فَجَعَلُوا عَلٰى ذٰلِكَ قَطِيعًا مِنَ الْغَنَمِ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنَّا يَقْرَأُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَلَمَّا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ قَالَ وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ نَهْيًا مِنْهُ وَقَالَ كُلُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ۔

روایت ہے ابو سعید سے کہ کچھ لوگ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گزرے ایک قبیلہ پہ عرب کے پھر نہ مہمانی کی انہوں نے اور نہ ضیافت کی ان کی پھر کچھ شکایت ہو گئی ان کے سردار کو یعنی بیماری وغیرہ کی سو آئے وہ ہمارے پاس اور پوچھا کہ کوئی دوا تمہارے پاس ہے ہم نے کہا ہاں ولیکن تم نے نہ مہمانی کی ہماری اور نہ ضیافت کی سو ہم دوا نہ کریں گے جب تک تم ہمارے لیے کچھ مزدوری نہ ٹھہرا لو سو مقرر کیا انہوں نے ایک گلہ بکریوں کا سو لگا ایک مرد ہم میں کا اس پہ سورۂ فاتحہ پڑھنے سو اچھا ہو گیا وہ سردار پھر جب حاضر ہوئے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ذکر کیا ہم نے اس کا اور فرمایا آپ نے کس نے بتایا تجھ کو کہ وہ سورہ رقیہ ہے اور نہیں ذکر کیا راوی نے کہ حضرت نے ان بکریوں کے لینے سے کچھ منع کیا ہو یا اس سورت کو رقیہ بنانے سے منع فرمایا ہو اور فرمایا آپ نے کھاؤ وہ بکریاں اور میرا بھی ایک حصہ اس میں لگاؤ۔

ف یہ حدیث صحیح ہے اور یہ روایت صحیح تر ہے اعمش کی روایت سے جو جعفر بن ایاس سے مروی ہے اور اسی طرح روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ابی بشر سے کہ نام جن کا جعفر بن ابی وحشیہ ہے وہ روایت کرتے ہیں ابی المتوکل سے وہ ابی سعید سے اور جعفر بن ایاس وہی جعفر بن ابی وحشیہ ہیں۔

مترجم: اس حدیث میں تصریح ہے رقیہ کی اجرت کے جواز پر اور اس پر کہ اجرت اسکی حلال وطیب ہے کراہت تک بھی اس میں نہیں اور اسی پر قیاس کیا ہے بعضوں نے تعلیم قرآن کی اجرت کو اور جائز کہا ہے اس کو اور یہی مذہب ہے شافعی اور مالک اور احمد اور اسحاق اور ابی ثور اور دوسرے لوگوں کا سلف سے اور جو ان کے بعد تھے اور منع کیا ہے اجرت تعلیم کو ابو حنیفہ نے اور جائز کہا ہے رقیہ کی اجرت کو بمنطوق حدیث مذکور کے اور تقسیم کرنا ان بکریوں کا اپنے یاروں پر تبرعًا اور باعتبار مروت کے تھا ورنہ وہ سب حق تھا انہیں صحابی کا جنہوں نے رقیہ کیا تھا اور حضرت نے جو فرمایا کہ میرا بھی حصہ لگاؤ اس میں مقصود تھا دل خوش کرنا اصحاب کا اور مبالغہ تھا اس کی حلت میں کہ صحابہ کو معلوم ہو جاوے کہ اس میں کوئی شائبہ کراہت بھی نہیں حرمت کا کیا ذکر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک اپنے اصحاب کے ساتھ ایسی ہی تھی۔ چنانچہ عنبر سے جو ایک بڑی مچھلی تھی اور اصحاب نے اس میں سے کھایا تھا اور حمار وحشی جو ابو قتادہ نے شکار کیا تھا اس میں سے بھی آپ نے حصہ اپنا مقرر کر دیا اور قطیعًا من الغنم جو حدیث میں وارد ہے۔ اہل لغت نے کہا ہے کہ قطعیہ غالبًا مستعمل ہے دس سے چالیس تک بکریوں کے لیے اور بعضوں نے کہا ہے پندرہ سے پچیس تک

کے لیے ہے اور جمع اس کی اقطاع اور اقطع اور قطعان اور قطاع اور اقاطیع آتی ہے مثل حدیث واحادیث کے اور مستحب ہے اس حدیث کی رو سے پڑھنا فاتحہ کا لدیغ اور مریض اور آفت رسیدہ پر اور صاحب انتقام پر اور مسلم کی روایت میں ہے سید الحی سلیم یعنی لوگوں نے آن کر کہا سردار ہمارے قبیلہ کا سلیم ہے یعنی لدیغ ہے اور لدیغ یعنی کاٹے ہوئے کو سلیم کہنا باعتبار تفاؤل کے ہے جیسے دار المرضیٰ والمرض کو شفاخانہ کہتے ہیں (کذا ذکرہ النووی فی شرح مسلم)

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّقَى وَالْاَدْوِيَةِ — باب رقی اور ادویہ تقدیر میں داخل ہے اس بیان میں

عَنْ اَبِي خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيْهَا وَدَوَاءً نَتَدَاوٰى بِهٖ وَتُقَاةً نَتَّقِيْهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ۔

روایت ہے ابی خزامہ سے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ پوچھا میں نے یا رسول اللہ بھلا خبر دیجیے مجھ کو یہ رقیہ جس سے جھاڑ پھونک کرتے ہیں ہم اور دوا کہ جس سے علاج کرتے ہیں ہم اور بچاؤ کی چیزیں کہ جس سے اپنا بچاؤ کرتے ہیں یعنی مانند سپر اور قلعہ وغیرہ آیا پھیر دیتے ہیں اللہ کی تقدیر میں سے کچھ فرمایا آپ نے یہ خود تقدیر میں داخل ہیں یعنی ان کا ہونا بھی تقدیر میں لکھا ہے مثلاً فلانی بیماری فلانی دوا سے جاوے گی اور فلانی بیماری اس رقیہ سے دور ہوگی

ف: یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمن نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابن ابی خزامہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور ابن عیینہ سے دونوں روایتیں مروی ہوئی ہیں سو بعضوں نے کہا عن ابی خزامۃ عن ابیہ اور بعضوں نے کہا عن ابی خزامۃ عن ابیہ اور روایت کی ابن عیینہ کی سوا اور لوگوں نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے ابی خزامہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور یہ صحیح تر ہے اور ہم نہیں جانتے ابی خزامہ کی کوئی حدیث سوا اس حدیث کے۔

مترجم: اس حدیث سے اثبات ہوا تقدیر کا اور معلوم ہوا کہ تاثیر ادویات وغیرہ بھی تقدیر الٰہی سے ہے اور دوا کرنا اور اسی طرح اور اسباب کے ساتھ متوسل ہونا خلاف توکل نہیں جیسا کہ بعض نادان کہتے جو تقدیر میں ہوگا وہی ہوگا دوا سے کیا ہوگا بات اصل یہ ہے کہ دوا سے بھی جو ہوگا وہ بھی تقدیر کے موافق ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكَمْاَةِ وَالْعَجْوَةِ — باب کماۃ اور عجوہ کے بیان میں

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيْهَا شِفَاءٌ مِنَ السَّمِّ وَالْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ۔

روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عجوہ جنت کے میووں میں سے ہے اور اس میں شفا ہے زہر سے اور کماۃ ایک قسم کی من ہے جو بنی اسرائیل پر اترا تھا اور پانی یعنی عرق اس کا شفا ہے آنکھ کے درد کی۔

ف: اس باب میں سعید بن زید اور ابی سعید اور جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسے محمد بن عمر کی روایت سے مگر سعد بن عامر کی سند سے۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ — سعید بن زید نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے

قَالَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ۔

فرمایا کماۃ ایک قسم ہے من کی اور پانی یعنی عرق اس کا شفا ہے آنکھ کے درد کی۔

ف : یہ حدیث حسن ہے۔

(۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا الْكَمْأَةُ جُدَرِيُّ الْأَرْضِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ۔

روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ چند لوگوں نے اصحاب میں سے کہا کہ کماۃ چیچک ہے زمین کی اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کماۃ من سے ہے اور عرق اس کا شفا ہے آنکھ کی اور عجوہ جنت کے میووں سے ہے اور شفا ہے اس میں زہر سے۔

(۵) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حُدِّثْتُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَخَذْتُ ثَلَاثَةَ أَكْمُؤٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ فَجَعَلْتُ مَاءَهُنَّ فِي قَارُورَةٍ فَكَحَلْتُ بِهِ جَارِيَةً لِي فَبَرَأَتْ۔

روایت ہے قتادہ سے کہ ابوہریرہ نے کہا لیے میں نے تین کماۃ یا پانچ یا سات اور نچوڑا میں نے ان کا عرق اور رکھ دیا اس کو ایک شیشہ میں پھر آنکھوں میں لگایا ایک لڑکی کے تو اچھی ہوگئی وہ۔

مترجم: کماۃ بفتح کاف وسکون میم وفتح ہمزہ ایک نبات خودرو ہے کہ زمین میں خود بخود بغیر جوتے بوئے اُگتی ہے ہندی میں اسے کھنبی کہتے ہیں، حضرتؐ نے جو فرمایا کہ وہ من میں سے اس سے یہ مراد نہیں کہ حقیقۃً وہ من ہے اس لیے کہ من تو مثل ترنجبین کے ایک شئے آسمان سے برستی تھی بلکہ مراد اس سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بغیر جوتے بوئے جیسے ان کو من عنایت فرمایا ویسے ہی تم کو یہ عنایت کی اور بعضوں نے کہا من المن سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے امتنان اور احسان فرمایا اس کے ساتھ اپنے بندوں پر اور یہ جو فرمایا کہ پانی اس کا شفا ہے آنکھ کے لیے اس میں تین قول ہیں اول یہ کہ عرق اس کا ملاویں اور دوا چشم میں نہ یہ اکیلا اسے استعمال کریں۔ یہ ذکر کیا ابوعبید نے۔ دوسرے یہ کہ اسے گرم کرکے عرق نچوڑ لیویں اور اکیلا ہی استعمال کریں کہ آگ اس سے اخلاطِ فاسدہ کو دور کر دیتی ہے اور باقی رہ جاتے ہیں منافع اس کے گرم کرنے سے۔ تیسرے یہ کہ آبِ کماۃ سے مراد وہ پانی ہے بارش کا کہ جس سے کماۃ پیدا ہوتا ہے اور وہ پہلا پانی ہے کہ ایامِ بارش میں برستا ہے اور اس قول میں اضافت ماء کی اضافت اقترانی ہے نہ اضافت جزئی بخلاف قولین سابقین کے مگر یہ قول نہایت بعید اور ضعیف ہے اور ذکر کیا اس قول کو ابن الجوزیؒ نے اور بعضوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر فقط تبرید آنکھ کی منظور ہو تو صرف اس کا پانی کافی ہے بغیر اختلاط کسی اور دوا کے اور اس کے سوا کچھ مقصود ہو تو مرکب کیا جاوے اور ادویات سے (زاد المعاد) اور عجوہ ایک قسم عمدہ کھجور ہے مدینہ کی۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ حضرتؐ کی بوئی ہوئی ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ جو ہر صبح کو سات عجوہ کھجور کھاوے اس کو سحر وسم اثر نہ کرے (الحدیث) اور دفع سحر وسم کی خاصیت اسی نوع میں ہے یا یہ دعا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور صبح سے مراد نہار منہ کھانا اور اس کے درخت کو لین کہتے ہیں (کرمانی) اور بعضوں نے کہا کہ یہ فقط دعا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی، اس کھجور میں خاصیت دفع سم کی نہیں اور عدد سات کے توقیفی ہیں جیسے عدد رکعاتِ نماز کے یعنی سِر اس کا اللہ ہی کو معلوم ہے یا اس کے رسولؐ کو۔ (نہایہ)

عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ الشُّوْنِيْزُ دَوَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ اِلَّا السَّامَ قَالَ قَتَادَةُ يَاْخُذُ كُلَّ يَوْمٍ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ حَبَّةً فَيَجْعَلُهُنَّ فِىْ خِرْقَةٍ فَيَنْقَعُهُ فَيَسْتَعِطُ بِهٖ كُلَّ يَوْمٍ فِىْ مَنْخَرِهِ الْاَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَالْاَيْسَرِ قَطْرَةً وَالثَّانِىْ فِى الْاَيْسَرِ قَطْرَتَيْنِ وَفِى الْاَيْمَنِ قَطْرَةً وَالثَّالِثِ فِى الْاَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَفِى الْاَيْسَرِ قَطْرَةً

روایت ہے قتادہ سے کہا حدیث پہنچی ہے مجھ کو کہ ابا ہریرہؓ نے کہا شونیز دوا ہے ہر مرض کی مگر موت کا قتادہ نے یعنی ہر روز اکیس دانے کلونجی کے ایک کپڑے میں پوٹلی باندھ کر بھگو دیتے پانی میں پس ناک میں ڈالتے ہر روز داہنے نتھنے میں دو بوندیں اور بائیں میں ایک اور دوسرے دن بائیں میں دو بوندیں اور داہنے میں ایک اور تیسرے دن داہنے میں دو بوندیں اور بائیں میں ایک۔

بَابُ مَا جَاءَ فِىْ اَجْرِ الْكَاهِنِ

باب ثمن کلب اور اجر کاہن کی حرمت میں

عَنْ اَبِىْ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِىِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

روایت ہے ابی مسعود سے کہ منع فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت لینے سے اور زنا کی اجرت سے اور کاہن کی مٹھائی سے یعنی اس کی مزدوری سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہانت کاف کی زیر اور زبر دونوں طرح پڑھنا جائز ہے از باب نصر ینصر و کرم یکرم جب کہا جائے کہ فلاں شخص کاہن ہو گیا تو اس وقت باب کرم سے کہن کہا جاتا ہے اور کہانت عرب میں تین قسم تھی ایک یہ کہ جنوں میں سے کوئی دوست ہوتا تھا کسی آدمی کا اور وہ خبر دیتا امور غیب سے باستراق سمع اور یہ فنا ہو گئی بعثت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے یہ کہ اقطار ارض اور اکناف عالم میں جو وقائع اور حوادث ہوں ان سے خبر دے اور ان دونوں قسموں کا معتزلہ اور بعض متکلمین نے انکار کیا حالانکہ اس میں کسی طرح کا استحالہ نہیں بلکہ ممکن ہے عقلاً اور بعید نہیں وجود اس کا ولیکن وہ جن جھوٹ سے کہتے ہیں اور سچ اور نہی وارد ہوئی ہے ان کی تصدیق سے اور اعتبار کرنے سے ان کے قول کا، اور تیسرے قسم علم نجوم ہے کہ یہ بھی داخل کہانت ہے مگر بھی کذب بہت واقع ہوتا ہے اور عرافت بھی ایک شعبہ ہے اس کا اور وہ یہ ہے کہ استدلال کرے امور پر ساتھ اسباب و مقدمات کے کہ دعویٰ کرے اس کے پہچاننے کا اور کبھی مدد ہوتی ہے ان تینوں علوم کو ایک دوسرے کے زجر اور طرق نجوم اور اسباب معتادہ میں اور یہ سب موسوم ہے کہانت کے ساتھ اور تکذیب کی ان سب کی شرع نے اور منع فرمایا اس کی تصدیق سے (نووی) فقیر کہتا ہے اور داخل ہے اس نہی میں رمال جفار پنڈت اہل فال بدمال جوتشی استثنی اور باطل ہے قول ان سبھوں کا نہیں لائق تصدیق کے ان میں سے کوئی مصدق ان کا منکر ہے قرآن و حدیث کا معاذ اللہ من ذالک اور یہ بلا پھیلی اکثر بلاد اسلام اور خواص و عام میں، اعاذنا اللہ من ذالک کلہا، اور ضرور ہے اہل علم کو انکار ان کے معتقدین بے دین پر اور جملہ اہل بدع و ملحدین پر اہم اللہ رب العالمین ووفقہم لصالح الاعمال والعقائد الی یوم الدین۔

بَابُ مَا جَاءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ التَّعْلِيْقِ

باب گلے میں گنڈہ یا تعویذ لٹکانے کے بیان میں

عَنْ عِيْسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ اَبِىْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِىِّ

روایت ہے عیسیٰ بن عبدالرحمٰن سے کہا انہوں نے گیا میں عبداللہ بن عکیم کے پاس عیادت کو اور ان کے

اَعُوْدُهٗ وَبِهٖ حُمْرَةٌ فَقُلْتُ اَلَا تُعَلِّقُ شَيْئًا قَالَ الْمَوْتُ اَقْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ اِلَيْهِ۔

بدن پر سرخی تھی یعنی مرض کی سو کہا میں نے کیوں نہیں لٹکاتے آپ کچھ تعویذ فرمایا انہوں نے موت اس سے زیادہ قریب ہے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے لٹکائی کوئی چیز وہ سونپ دیا جاوے گا اسی کو یعنی پھر تائید غیبی نہ ہوگی۔

ف: حدیث عبداللہ بن عکیم کی جانتے ہیں ہم اسے فقط ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے ہم معنی اس کی اور اس باب میں عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے۔

مترجم: ابوداؤد میں عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا الرقا والتمائم والتولہ شرک، یعنی رقا اور تولہ اور تمائم سب شرک ہے۔ رقا جمع ہے رقیہ کی، مراد اس سے وہ رقیہ ہے کہ اس میں نام ہوں اصنام کے جیسے اہل ہند لونا چماری اور کلوا بیر وغیرہ کی دوہائی دیتے ہیں، مگر جو خداوند کریم کے اسمائے حسنیٰ یا قرآن کے الفاظ سے ہو وہ یہاں مراد نہیں اور تمائم جمع تمیمہ کی اور تمیمہ کچھ کنکر پتھر اور شیر کے ناخون وغیرہ اسی قسم کی چیزیں ہیں کہ عورتیں مشرکات اس کو گلے میں لڑکوں کے ڈال دیتی ہیں اور خیال کرتی ہیں یہ لغویات دافع بلیات اور رافع آفات ہیں اور تولہ ایک قسم ہے سحر کی کہ عورت اس لیے کرواتی ہے کہ اپنے شوہر کی محبوب ہو جاوے اسے ہندی میں ٹوٹکہ کہتے ہیں اور اکثر مالنیں وغیرہ کیا کرتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کو شرک فرمایا اور اپنی امت کو اس سے روکا آدمیوں کو ان سب سے دور رہنا ضرور ہے ورنہ کمال درجہ کا بے شعوری ہے کہ ایک ادنیٰ توہم منفعت سے رب غفور کو ناراض کرکے عذاب ابدی مول لے اور ثواب سرمدی چھوڑ دے دما ہذا الاحمق خفی او جہل جلی اور ابن ماجہ میں بھی عبداللہ سے مروی ہے کہ وہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور ایک ڈورا ان کے بدن پر پایا پوچھا تو انہوں نے کہا مجھے رقیہ کیا ہے حمرہ سے سو انہوں نے اسے توڑ کر پھینک دیا اور کہا آل عبداللہ غنی ہیں شرک سے پھر یہی حدیث پڑھی جو ہم نے ابوداؤد سے نقل کی اور عمران بن حصین سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے گلے میں پیتل کا حلقہ دیکھا پوچھا یہ کیا ہے اس نے کہا یہ داہنہ سے ہے فرمایا آپ نے اتار ڈال اس کو کہ نہ بڑھاوے گا تیرے لیے مگر وہن اور واہنہ ایک رگ ہے شانہ اور ہاتھ میں کہ اسکے جھاڑنے کو کچھ لٹکاتے ہیں اس کو حرز الواہنہ کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ ایک مرض ہوتا ہے شانہ میں، غرض حضرت نے بڑی فصاحت اور خوش طبعی سے جواب دیا کہ یہ لٹکانا موجب تیرے وہن کا ہے یعنی سستی اور ضعف کا دین میں (ابن ماجہ) اور شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ نے حجۃ اللہ میں لکھا ہے کہ جس حدیث میں رقی، تمائم اور تولہ سے نہی وارد ہوئی ہے محمول ہے او پر ان چیزوں کے جن میں شرک ہو اور انہماک اور استغراق ہو آدمی کو اسباب میں اور غفلت اور اعراض ہو مسبب الاسباب سے جل جلالہ و شانہ، غرض یہ کہ لٹکانا کسی چیز کا تعویذ کا جو اسمائے الٰہی سے ہو شرک نہیں۔ چنانچہ بسند عمرو بن شعیب مروی ہے کہ عبداللہ بن عمرو تعلیم کرتے تھے اپنے بالغ لڑکوں کو اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ اور جو نابالغ ہوتے تھے ان کے گلے میں لکھ کر لٹکا دیتے تھے۔ (ابوداؤد)

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ تَبْرِيْدِ الْحُمّٰى بِالْمَاءِ

باب پانی سے بخار کو ٹھنڈا کرنے کے بیان میں

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى فَوْرُهَا مِنَ النَّارِ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ
نے فرمایا بخار جوشش سے ہے جہنم کے سو ٹھنڈا کرو اس کو پانی سے۔

ف: اس باب میں اسماء بنت ابی بکرؓ اور ابن عمر اور ابن عباس اور زبیر کی بی بی اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوْهَا بِالْمَاءِ۔
روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخار جوشش سے ہے جہنم کے سو ٹھنڈا کرو اس کو پانی سے۔

ف: روایت کی ہم سے ہارون بن اسحاق نے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے فاطمہ سے جو بیٹی ہیں منذر کی انہوں نے اسماء بنت ابی بکر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور اسماء کی حدیث میں کچھ اور بھی ذکر ہے اس سے زیادہ اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ مِنَ الْحُمّٰى وَمِنَ الْاَوْجَاعِ كُلِّهَا اَنْ يَّقُوْلَ بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ۔
روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سکھاتے تھے صحابہ کو بخار اور سب دردوں میں اس دعا کے پڑھنے کو بسم اللہ سے آخر تک معنی اسکے یہ ہیں شروع کرتا ہوں میں جھاڑنا اس مرض کا ساتھ نام اللہ بڑے کے پناہ مانگتا ہوں ساتھ اللہ بزرگ کے ہر بھڑکتی رگ سے اور آگ کی گرمی سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ کی روایت سے اور ابراہیم ضعیف سمجھے جاتے ہیں حدیث میں اور مروی ہے اس حدیث میں عرق نعار یعنی رگ آواز کرتی ہوئی۔

مترجم: اس حدیث کو باب سے کچھ ایسا تعلق نہ تھا مگر مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اس لیے ذکر کر دیا کہ اس میں مذکور ہے کہ پناہ مانگتا ہوں میں آگ کی گرمی سے اور یہ دعا آپ نے بخار کے لیے بتائی تو معلوم ہوا کہ بخار میں اثر ہے نار کا، انتہی۔ اور جس بخار کی تبرید آپ نے پانی سے فرمائی ہے شاید اس سے مراد بخار صفراوی ہووے کہ اطبا اس میں ٹھنڈا پانی پلاتے ہیں اور برف میں ادویات کو سرد کرتے ہیں اور اطراف مریض آب سرد سے دھوتے ہیں، پھر بعید نہیں کہ حضرت نے یہی نوع مراد لی ہو (نووی)
فقیر کہتا ہے اگر سب بخار آپ نے مراد لیے ہوں تو بھی کچھ اشکال نہیں ہے اس لیے کہ آپؐ نے اس کی حرارت کو حرارت جہنم فرمایا اور کیا تعجب ہے کہ جہنم کی حقیقت سے اطباء غافل ہوں اور اسے نہ سمجھیں کہ وہ بغیر نور نبوت کے سمجھ میں نہیں آسکتی، اور ہم نے کلمہ پڑھا ہے آنحضرتؐ کا نہ حکیموں کا، اگر تمام جہان کے حکیم خلاف حضرت کے کہیں سب جھوٹے ہیں اور فرمانا آپ ہی کا قابل تسلیم اور لائق تعلیم ہے۔ الحمد للہ علی ذالک۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغِيْلَةِ۔ باب زن مرضعہ سے صحبت کرنیکے بیان میں

عَنْ بِنْتِ وَهْبٍ وَهِيَ جُدَامَةُ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَرَدْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيَالِ فَاِذَا فَارِسُ وَالرُّوْمُ
روایت ہے بنت وہب سے اور نام ان کا جدامہ ہے، کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ارادہ کیا میں نے کہ منع کروں میں اپنی امت کو غیلہ سے

يَفْعَلُوْنَ وَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ۔ پھر دیکھا میں نے کہ فارس اور روم کے لوگ غیلہ کرتے ہیں اور نہیں ضرر پہنچاتے اپنی اولاد کو یعنی بسبب غیلہ کے ان کی اولاد کو نقصان نہیں ہوتا۔

ف: اس باب میں اسماء بنت یزید سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کی مالک نے ابی الاسود سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے جدامہ بنت وہب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے کہا مالک نے اور غیال اور غیلہ یہ ہے کہ آدمی صحبت کرے اپنی بیوی سے اس زمانہ میں کہ دودھ پلاتی ہو لڑکے کو۔

فقیر کہتا ہے اور اس میں احتمال ہوتا ہے کہ حمل رہ جاوے اور دودھ فاسد ہو اور بسبب فساد دودھ کے رضیع کو ضرر پہنچے، روایت کی ہم سے عیسیٰ بن احمد نے انہوں نے ابن وہب سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابی الاسود سے اور محمد بن عبدالرحمن بن نوفل سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے جدامہ سے جو بیٹی ہیں وہب اسدیہ کی کہ سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ قصد کیا میں نے کہ منع کروں غیلہ سے یہاں تک کہ یاد کیا میں نے فارس و روم کو کہ وہ کرتے ہیں غیلہ اور ان کی اولاد کو کچھ ضرر نہیں ہوتا کہا مالک نے اور غیلہ یہی ہے کہ آدمی صحبت کرے اپنی بیوی سے حالت رضاع میں جیسا اوپر گزرا کہا ابو عیسیٰ بن احمد نے اور روایت کی ہم سے اسحاق بن عیسیٰ نے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابی الاسود سے مانند اسکے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ دَوَاءِ ذَاتِ الْجَنْبِ　　باب ذات الجنب کے علاج میں

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْعَتُ الزَّيْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ قَالَ قَتَادَةُ وَيُلَدُّ مِنَ الْجَانِبِ الَّذِيْ يَشْتَكِيْهِ۔

روایت ہے زید بن ارقم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بتلاتے تھے زیت اور ورس ذات الجنب میں قتادہ نے کہا اور منہ میں ڈال جاوے یہ دوا اسی جانب سے کہ جس طرف درد ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عبداللہ کا نام میمون ہے وہ شیخ بصری ہیں۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَتَدَاوٰى مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ بِالْقُسْطِ الْبَحْرِيِّ وَالزَّيْتِ۔

روایت ہے زید بن ارقم سے کہا انہوں نے حکم فرمایا ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دوا کریں ہم ذات الجنب کی قسط بحری اور زیت سے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور نہیں جانتے ہم اسے مگر میمون کی روایت سے کہ وہ زید بن ارقم سے روایت کرتے ہیں اور روایت کی میمون سے کئی اہل علم نے یہ حدیث اور ذات الجنب سے مراد سل کا مرض ہے۔

مترجم: ذات الجنب اطبا کے نزدیک دو قسم ہے حقیقی اور غیر حقیقی سو حقیقی ایک ورم حار ہے کہ عارض ہوتا ہے نواحی جنب میں اس جھلی میں کہ باطن اضلاع میں ہے اور غیر حقیقی ایک درد ہے کہ مشابہ ہوتا ہے حقیقی کے اور عارض ہوتا ہے وہ نواحی جنب میں ریاح غلیظہ موذیہ سے کہ بند ہو جاتے ہیں صفاقات میں سو پیدا ہوتا ہے اس سے ایک درد مشابہ ذات الجنب الحقیقی کے اور صاحب قانون نے کہا ہے کہ جو درد جنب میں ظاہر ہو مسمی بذات الجنب ہے تسمیۃ للشئی باسم مکانہ اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد اس سے

ہر درد ہے خواہ جنب میں ہو یا ریہ میں سوءِ مزاج سے یا اخلاطِ غلیظہ سے یا اخلاطِ لذاعہ سے اگرچہ ورم اور بخار سے ہو اور ذات الجنب حقیقی کو پانچ چیزیں عارض ہوتی ہیں، حمّٰی یعنی بخار، سعال یعنی کھانسی، وجع ناخس، ضیق النفس یعنی تنگی دم اور نبض منشاری یعنی وہ نبض جو آرہ کی طرح چلے اور علاج مذکور فی الحدیث اس قسم کا علاج نہیں لیکن قسم ثانی جو ریح غلیظ سے پیدا ہو اس کو قسط بحری یعنی عود ہندی مفید ہے جیسا کہ دوسری روایات میں وارد ہوا ہے کہ وہ ایک قسم ہے قسط کی جب اسے باریک پیسیں اور روغن زیت میں ملا کر نیم گرم مقام ریح پر ضماد کریں یا لعوق فرما دیں نہایت نافع ہے اور تحلیل کرتا ہے مادہ کو اور دور کرتا ہے ریح کو، قوی کرتا ہے اعضائے باطنی کو تنقیح کرتا ہے سدوں کی مسیحی نے کہا ہے کہ عود حار یابس قابض ہے قبض کرتا ہے بطن کو، مقوی ہے اعضائے باطنہ کا دور کرتا ہے ریاح کو، کھولتا ہے سدوں کو نافع ہے ذات الجنب کو اور لے جاتا ہے فضل رطوبت کو اور عود مذکور جید ہے اور نافع ہے دماغ کو اور کہا مسیحی نے جائز ہے کہ قسط ذات الجنب حقیقی کو بھی مفید ہو جب کہ حدوث اس کا مادۂ بلغمیہ سے ہو خصوصاً وقت انحطاط علت کے (زاد المعاد)

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِی الْعَاصِ اَنَّہٗ قَالَ اَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبِیْ وَجَعٌ قَدْ کَادَ یُھْلِکُنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ امْسَحْ بِیَمِیْنِکَ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَقُلْ اَعُوْذُ بِعِزَّۃِ اللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ وَسُلْطَانِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ قَالَ فَفَعَلْتُ فَاَذْھَبَ اللّٰہُ مَا کَانَ بِیْ فَلَمْ اَزَلْ اٰمُرُ بِہٖ اَھْلِیْ وَغَیْرَھُمْ۔

روایت ہے عثمان بن ابی العاص سے کہ آئے میرے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مجھے ایسا درد تھا کہ مارے ڈالتا تھا پھر آپ نے فرمایا چھوؤ درد کی جگہ سات بار اپنے داہنے ہاتھ سے اور کہو اَعُوْذُ سے اَجِدُ تک یعنی پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کی عزت اور قدرت اور حکومت کے ساتھ اس چیز کے شر سے جسے میں پاتا ہوں کہا راوی نے ویسا ہی کہا میں نے پس دور کی اللہ تعالیٰ نے جو بلا میرے ساتھ تھی پھر ہمیشہ بتاتا رہا میں یہ دعا اپنے اہل وغیرہ کو

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَسْمَآءَ بِنْتِ عُمَیْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاَلَھَا بِمَا تَسْتَمْشِیْنَ قَالَتْ بِالشُّبْرُمِ قَالَ حَارٌّ جَارٌّ[1] قَالَتْ ثُمَّ اسْتَمْشَیْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ شَیْئًا کَانَ فِیْہِ شِفَآءٌ مِنَ الْمَوْتِ لَکَانَ فِی السَّنَا

روایت ہے اسماء بنت عمیس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا کہ تم کس چیز کا مسہل لیتے ہو تو عرض کی انہوں نے شبرم کا فرمایا آپ نے گرم ہے ظالم ہے کہا اسماء نے پھر مسہل لیا میں نے ... سنا کا تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کسی چیز میں شفا ہوتی موت سے تو سنا میں ہوتی۔

ف: یہ حدیث غریب ہے **مترجم**: شبرم ایک شجر صغیر ہے قد آدم یا اس سے کچھ بڑا اس کی شاخیں سرخ ہیں سفیدی ملی ہوئی اور سر بالائے شاخوں پر گچھا ہے پتوں کا اور اس میں پھول آتا ہے کچھ زردی سفیدی ملا ہوا پھر جب پھول گر جاتا ہے کچھ پھل آتے ہیں چھوٹے چھوٹے کہ اس میں دانے صغیر ہوتے ہیں مثل بطم کے مقدار میں سرخ رنگ اور اس کی شاخوں پر سرخ چھال ہے اور مستعمل اس میں سے چھال ہے یا دودھ اسکی شاخوں کا اور وہ حار یابس ہے چوتھے درجہ میں مسہل ہے سودا کا اور نکالتا ہے کیموسات غلیظہ کو اور ماء اصفر اور بلغم کو اور آکل کو اس سے کرب پیدا ہوتی ہے غشیان ہوتا ہے اور اکثار اس کا قاتل ہے اور چاہیئے کہ جب اسے استعمال

[1] اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

تو خالص دودھ میں بھگو دیں ایک رات اور دن اور دن میں دوبار اس کا دودھ بدل دیویں یا تین بار پھر نکال کر سایہ میں سکھا ئیں اور اس میں ورد یا کتیرا ملا کر استعمال کریں یا ماء عسل کے ساتھ پئیں یا عصارہ انگور کے ساتھ اور شربت اس کا دو دانگ سے چار دانگ تک ہے قوت مریض کے موافق اور بعضے حکماء نے کہا ہے کہ بین شبرم یعنی عرق اس کا اس میں خیر نہیں اگر اسے نہ پیئے تو بہتر ہے۔ کہ نا تجربہ کار لوگ اسے پلا کر ہلاک ڈالتے ہیں خلاصہ یہ کہ مسہل قوی ہے اور چوتھا درجہ سمیات کا درجہ ہے اور اشیائے سمیہ کے استعمال میں احتیاط ضرور ہے ورنہ موت کا سامنا ہے اور سنا دوائے معروف ہے، عمدہ ترین مسہلات سے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کی تعریف فرمائی، ولنعالہ الحمد والثناء

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَسَلِ

باب شہد کے بیان میں

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخِي اسْتَطْلَقَ بَطْنُهُ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ سَقَيْتُهُ عَسَلًا فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِهِ عَسَلًا قَالَ فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ سَقَيْتُهُ فَلَمْ يَزِدْهُ إِلَّا اسْتِطْلَاقًا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللَّهُ وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ فَبَرَأَ ۔ (۵)

روایت ہے ابی سعید سے کہا حاضر ہوا ایک مرد حضرت کے پاس اور عرض کی کہ میرے بھائی کو دست آتے ہیں فرمایا پلاؤ اسے شہد پھر آیا وہ اور عرض کی یا رسول اللہ پلایا اس کو شہد اور دست اور بڑھ گئے فرمایا آپ نے پلاؤ اس کو شہد کہا راوی نے پھر پلایا اسے پھر آیا اور عرض کی یا رسول اللہ پلایا میں نے مگر اس سے اور بڑھ گئے دست فرمایا آپ نے سچا ہے اللہ تعالے اور جھوٹا ہے پیٹ تیرے بھائی کا پلا اس کو شہد پھر پلایا اس کو تیسری بار اور اچھا ہو گیا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: بخاری میں ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفا تین چیزوں میں ہے، شہد پینے میں یا پچھنے لگانے میں یا داغ دینے میں آگ سے اور منع کرتا ہوں میں اپنی امت کو داغ سے۔ ابو عبداللہ مازری نے کہا امراض تین قسم ہیں اول یہ کہ امتلاء دم سے ہوں اس کی دوا حجامت ہے اور فصد بھی اس میں داخل ہے دوسرے یہ کہ امتلاء صفرا یا بلغم و سوداء سے ہو اس کی دوا اسہال مناسب ہے کہ ہر خلط سے نسبت رکھتی ہو سو حضرت نے اشارہ کیا عسل سے گویا مسہلات پر جیسے اشارہ کیا حجامت سے اخراج دم پر اور جب عاجز ہو جاویں ان دواؤں سے تو آخر دوا کی کی ہے یعنی داغ دینا اور بعض الطباء نے کہا ہے کہ اصل امراض مزاجیہ میں جو تابع ہیں کیفیات اخلاط کے حرارت ہے یا برودت پس یہ کلام نبوت وارد ہوا ہے معالجہ میں باردہ و حارہ علی طریق التمثیل سو اگر مرض حار ہے اخراج دم سے اس کی دوا ہو گی، مثل فصد و حجامت کے اس لیے کہ اس میں استفراغ مادہ کا ہے اور تبرید مزاج کی اور اگر مرض بارد ہے علاج ہو گا تسخین سے اور تسخین موجود ہے عسل میں پس اگر حاجت ہو گی

(حاشیہ صفحہ گذشتہ) ؎ حار جار اور بعضی روایتوں میں آیا ہے اور ابو عبید نے کہا اکثر کلام ان کا حار یار ہے اور حار بجیم بمعنی شدید الاسہال یعنی گرم ہے بہت دست لانے والا اور حار جار میں تاکید لفظی ہے جیسے کہتے ہیں حسن بسن اور شیطان لیطان ۱۲ (زاد المعاد)

استفراغ مادہ باردہ کی توسل قوت اسہال بھی رکھتا ہے اور نرمی سے مادہ کو نکالتا ہے اور مادۂ غلیظ مزمنہ ہے تو کئی لینی دافع سے بہتر علاج نہیں اس لیے کہ جو ناری اس کا مشتعل کر دیتا ہے عضو کو اور رقیق کرتا ہے مادۂ غلیظ کو (زاد المعاد بتغییر یسیر)۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مَرِيْضًا لَمْ يَحْضُرْ أَجَلُهُ فَيَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَّشْفِيَكَ إِلَّا عُوْفِيَ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بندہ مسلم ایسا نہیں کہ عیادت کرے کسی مریض کی کہ ابھی اس کی موت آئی نہ ہو اور سات بار کہے اسئال کسے یشفیک تک مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے تندرست کر دے گا اور معنی اس دعا کے یہ ہیں، مانگتا ہوں میں اللہ بزرگ مالک سے بڑے تخت کے کہ شفا دے تجھ کو۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے، غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر منہال بن عمر کی روایت سے۔

عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمُ الْحُمّٰى فَإِنَّ الْحُمّٰى قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْيُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَاءِ فَلْيَسْتَنْقِعْ فِي نَهْرٍ جَارٍ فَلْيَسْتَقْبِلْ جِرْيَتَهُ فَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَقَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلْيَغْمِسْ فِيْهِ ثَلَاثَ غَمَسَاتٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنْ لَّمْ يَبْرَأْ فِي ثَلَاثٍ فَخَمْسٍ فَإِنْ لَّمْ يَبْرَأْ فِي خَمْسٍ فَسَبْعٍ فَإِنْ لَّمْ يَبْرَأْ فِي سَبْعٍ فَتِسْعٍ فَإِنَّهَا لَا تَكَادُ تُجَاوِزُ تِسْعًا بِإِذْنِ اللّٰهِ۔

روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آوے کسی کو تم میں سے بخار اور بخار ایک ٹکڑا ہے نار کا تو چاہیے کہ اسے بجھا دے پانی سے یعنی جیسے آگ بجھائی جاتی ہے۔ سو چاہیے کہ اترے بہتی نہر میں اور منہ کرے جدھر سے پانی آتا ہے اور کہے بسم اللہ سے رسولک تک یعنی شروع اللہ کے نام سے یا اللہ شفا دے اپنے بندے کو اور سچا کر اپنے رسول کو اور نہر میں اترے نماز صبح کے بعد طلوع آفتاب کے قبل اور چاہیے کہ اس میں تین غوطے لگا دے تین دن تک ایسا ہی کرے پھر اگر اچھا نہ ہوا تین دن میں تو پانچ دن، پھر اگر اچھا نہ ہوا پانچ دن میں تو سات دن پھر اگر اچھا نہ ہوا تو نو دن سو لگتا ہے کہ نو دن سے اس کا مرض متجاوز نہ ہو اللہ کے حکم سے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔ **مترجم**: کسی قسم کا بخار ہو فقیر کو یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت دے گا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی تصدیق ضرور کرتا ہے۔ چنانچہ سینکڑوں بار اپنی عادت مبارک اس کی تصدیق کے لیے خرق فرماتا ہے اسی طرح اگر بطور معتاد نہ ہو تو بطور خرق عادت تو صحت ہو گی، الحمد للہ علیٰ ذالک۔

عَنْ أَبِيْ حَازِمٍ قَالَ سُئِلَ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ بِأَيِّ شَيْءٍ دُوْوِيَ جُرْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِيَ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ كَانَ عَلِيٌّ يَأْتِيْ بِالْمَاءِ فِيْ تُرْسِهِ وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْهُ وَأُحْرِقَ لَهُ حَصِيْرٌ

روایت ہے ابی حازم سے کہ پوچھا کسی نے سہل بن سعد کو اور میں سنتا تھا یہ پوچھا کہ کیا دوا ہوئی زخم کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تو فرمایا سہل نے نہیں باقی رہا کوئی اس کا جاننے والا مجھ سے زیادہ اور یہ بیان واقعی تھا نہ تعریف اپنی، پھر یہ کیفیت گزری کہ حضرت علی رض پانی لاتے تھے اپنی سپر میں اور حضرت فاطمہ زخم مبارک

فَحَشَی بِہٖ جُرْحَہٗ۔ دھوتی تھیں اور میں بورہا جلاتا تھا پھر چٹائی کی راکھ بھر دیتے کی آپ کے زخم مبارک پر۔

ف: کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم! کیا عالم بے تکلفی تھا کہ جس کو سلاطین ہدیے بھیجیں اس کے سر میں بوریے کی راکھ لگائی جاوے اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی وقت میں بیان واقعی اپنے علم کا جائز ہے اگر خوف عجب کا نہ ہو جیسا کہ سہل نے کہا مگر عجب سے بچنا سہل نہیں اور پانی سے خون بند بھی ہو جاتا ہے اس لیے دھونا مفید ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَی الْمَرِیْضِ فَنَفِّسُوْا لَہٗ فِیْ اَجَلِہٖ فَاِنَّ ذٰلِکَ لَا یَرُدُّ شَیْئًا وَیُطِیْبُ نَفْسَہٗ

روایت ہے ابی سعید خدریؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہو تم مریض پر تو دُعا کرو اس کی درازی عمر کی اس لیے کہ یہ کچھ تقدیر کو نہیں بدلتی اور اُس کا دل خوش کر دیتی ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے۔

مسائل ملحقہ: (مترجم) مسئلہ: مریض کو تبدیل آب و ہوا کے لیے نقل مکان مسنون ہے چنانچہ بخاری نے اس پر استدلال کیا ہے حدیث عرینین سے کہ ان کو آپ نے حکم دیا مدینہ سے باہر جانے کا۔ مسئلہ محرم کو پچھنے لگانا جائز ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لحی جملؔ میں پچھنے لگائے ہیں اپنے سر مبارک میں اور آپ محرم تھے (رواہ البخاری) مسئلہ بخاری میں حضرت سعدؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سنو تم طاعون کو کسی زمین میں تو داخل نہ ہو اس میں اور جب کسی زمین پر پڑے تو وہاں سے نکلو بھی نہیں، انتہی، اور طاعون بروزن فعول طعن سے ہے اس لفظ میں عرب نے عدل کیا ہے یعنی صیغۂ اصلیہ سے نکال لیا ہے اور دال ہے یہ لفظ موت عام پر مانند وبا کے اور تہذیب النووی میں ہے کہ طاعون ثبور ہیں کہ ورم مؤلم کے ساتھ نکلتے ہیں اور اس کا گرد اگرد سُرخ ہو جاتا ہے یا سبز ہو جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی خفقان و قئے شروع ہوتا ہے اور وہ پھوڑے اکثر بغلوں میں نکلتے ہیں بلکہ سارے بدن میں خلیل نے کہا طاعون وبا ہے اور وبا ہر مرض عام ہے کہ جو موجب ہلاک انسان ہو اور ابو بکر بن عربی ابو الولید کا بھی قول اسی کے قریب ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں جو وبا کہ شام میں واقع ہوئی تھی وہ بھی طاعون تھا پھر آپ بمشورہ مشائخان قریش کے راہ سے لوٹ آئے (بخاری) مسئلہ البان اتن یعنی گدھی کا دودھ ابن شہاب سے مروی ہے کہ پوچھا انہوں نے حکم اس کا ابو ادریس سے سو کہا انہوں نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے گوشت سے منع فرمایا اور خاص اس کے لبن میں کوئی حکم ہمیں نہیں پہنچا۔ (رواہ البخاری) کرمانی نے کہا ہے کہ حرمت لبن بسبب حرمت لحم کے ہے اس لیے کہ متولد ہوتا ہے دودھ گوشت سے۔

مسئلہ حقیقت سحر کی اور تاثیر اس کی ثابت ہے اور گئے ہیں اس کے اثبات کی طرف اہل سنت اور جمہور علمائے امت، اور نہیں منکر اس کے مگر اہل بدعت اور ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مقدس میں اور فرمایا ہے کہ وہ مفرق ہے بین المرء وزوجہ

لہ نام ہے ایک مقام کا مکہ اور مدینہ کے بیچ میں ۱۲

اور اشارہ کیا ہے اس کے مرتکب کی طرف کفر کا اور احادیث متفق علیہ وارد ہوئی ہیں اس کے اثبات تاثیر میں اور جس نے سحر کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نام اس کا لبید بن الاعصم تھا اور ایک مدت تک تھی تاثیر اس کی آپ پر اور بعض مبتدعین معترض ہیں کہ یہ امر منصب نبوت کے خلاف ہے اور تجویز کرنا اس کا منافی نقاہت انبیاء ہے مگر یہ اعتراض ان کا باطل ہے اس لیے کہ دلائل قطعیہ قائم ہوئے ہیں صدق وصحت وعصمت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس چیز میں کہ متعلق ہے تبلیغ احکام الٰہی کے اور خطا کرنا امور دنیا میں یا مؤثر ہو جانا کسی سم سے یا متضرر ہو جانا کسی اور ضرر پہنچانے والی چیز سے ہرگز منافی منصب نبوت نہیں بلکہ یہ کمال منصب نبوت ہے اس لیے کہ یہ لازم بشری ہیں اور بشر افضل ہے تمامی مخلوق سے اور تاثیر سحر میں اختلاف ہے مازری نے کہا ہے کہ بعضوں کا قول ہے کہ تاثیر سحر تفریق بین الزوجین سے زیادہ نہیں ہوتا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اسی کو ذکر کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ اس سے بڑھکر کوئی اثر نہیں اور مذہب اشاعرہ کا یہ ہے کہ اور تاثیر بھی سوا اس کے بلکہ اس سے بڑھ کر ہو سکتی ہے اور یہی صحیح ہے اور اگر کوئی معترض ہو کہ خرق عادت جب ساحر اور نبی و ولی سب کے واسطے ہوئے تو پھر ان میں فرق کیا ہے تو جواب اس کا یہ ہے کہ اگرچہ خرق عادت سب کو شامل ہے مگر نبی تحدی کرتا ہے ساتھ خلق کے اور عاجز کرتا ہے اور خبر دیتا ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ساتھ خرق عادت کے کہ واقع ہوئی ہے وہ اس کی تصدیق کے واسطے پھر اگر وہ جھوٹا ہو تو واقع نہ ہوگا اس کے لیے خرق عادت اور اگر خرق عادت مکذبان رسل کے لیے واقع ہوتے تو جتنے معارضین تھے انبیاء کے سب سے وقت معارضہ کے ظاہر ہوتے ہیں حالانکہ یہ باطل ہے اور ولی وساحر اپنے خرق عادت سے استدلال نبوت پر نہیں کرتے اور اگر دعویٰ نبوت کرتے ہیں تو خرق عادت واقع نہیں ہوتے اور فرق ولی اور ساحر میں دو وجہوں سے ہے اول یہ کہ مشہور ہے اجماع مسلمین کا کہ سحر ظاہر نہیں ہوتا مگر فاسق پر اور کرامت ظاہر نہیں ہوتی فاسق پر اور ظاہر ہوتی ہے ولی اور متقی پر۔ دوسرے یہ کہ سحر اکثر ظاہر ہوتا ہے بفعل ساحر اور مشقت ومحنت بخلاف کرامت کے اور سحر میں اگر کوئی قول وفعل کفر کا نہیں تو گناہ کبیرہ ہے ورنہ کفر ہے۔ پھر جس میں کفر نہیں اس کی توبہ قبول ہے شافعیہ کے نزدیک اور قتل نہ کیا جاوے اگر توبہ کرے اور امام مالکؒ نے فرمایا کہ ساحر قتل کیا جاوے اور توبہ نہ لی جاوے اس سے اور اگر توبہ کرے تو بھی مقبول نہیں بلکہ متحتم ہے قتل اس کا اور احمد بن حنبل نے کہا کہ جب قتل کرے ساحر کسی انسان کو اور اقرار کرے کہ اس کے سحر سے مرا ہے اور اکثر اس کے سحر سے لوگ مر جاتے ہیں تو قصاص واجب ہے اور اگر وہ کہے کہ مر گیا بسبب سحر کے مگر لوگ کبھی مرتے ہیں اس سحر سے اور کبھی نہیں مرتے تو قصاص نہیں اس پر بلکہ دیت اور کفارہ اس پر واجب ہے اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہے کہ ثبوت قتل ساحر پر بینہ ممکن نہیں جب تک وہ اقرار نہ کرے (نووی) مسئلہ ادعیات رقیہ پڑھکر پھونکنا بھی مسنون ہے چنانچہ مسلم میں حضرت عائشہ رضؓ سے مروی ہے کہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی بیمار ہوتا آپ کے گھر والوں میں تو پھونکتے معوذات اور وہ کئی قسم ہے ایک نفث ہے دوسرے نفخ ہے تیسرے تفل ہے اور اجماع ہے جواز نفث پر اور مستحب کہا ہے اسے جمہور صحابہ اور تابعین نے کہا قاضی نے کہ انکار کیا ہے ایک جماعت نے نفث اور تفل پر رقیوں میں اور جائز رکھا ہے نفخ کو اور نفخ وہ ہے جس پھونکنے میں تھوک نہ نکلے بخلاف نفث اور تفل کے وہ بغیر تھوک کے نہیں ہوتے۔ ابو عبید نے کہا کہ تفل کے معنوں میں تھوک کا نکلنا شرط ہے اور نفث میں شرط نہیں اور بعضوں نے اس کے برعکس کہا ہے اور سوال کیا گیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نفث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمایا انہوں نے کہ آپ پھونکتے تھے آپ جیسا کوئی پھونکتا ہے انگور خشک کھاتے وقت کہ اس میں تھوک نہیں نکلتا اور جو بے اختیار کچھ نکلے اس کا

اعتبار نہیں اور جس حدیث میں فاتحۃ الکتاب کا رقیہ مذکور ہے اس میں یہ وارد ہوا ہے کہ وہ جمع کرتے تھے اپنے تھوک کو اور پھینکتے تھے اس بیمار پر۔ قاضی نے کہا اور فائدہ تھوکنے کا برکت لینا ہے ساتھ اس رطوبت اور ہوا اور دم کے کہ جو ملا ہے اس رقیہ اور ذکر کے ساتھ اور امام مالک پھونکتے تھے اپنے رقیہ میں اور مکروہ جانتے تھے رقیہ لوہے اور نمک سے اور وہ رقیہ کہ جس میں گرہ لگائی ہو جیسے گنڈہ وغیرہ اور جس میں لکھے جاتے ہیں خاتم سلیمان کے اور گرہ لگانا ان کے نزدیک نہایت مکروہ ہے اس لیے کہ اس میں مشابہت ہے سحر کی جیسے کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے اَلنَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ واللہ اعلم (نووی باختصار)

مسئلہ مسلم میں مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا لاعدوٰی ولاطیرۃ ولاصفر ولاہامۃ اور مروی ہے وَلَا نَوْءَ وَلَا غول اور عدوی اوپر مذکور ہوا ہے اور طیرہ مشہور ہے بدفالی اور صفر میں دو قول ہیں اول یہ کہ مقدم کرنا صفر کا محرم پر جیسے کفار عرب کیا کرتے تھے اور اسی کو اللہ تعالےٰ نے نسی فرمایا ہے۔ دوسرے یہ کہ عرب کا عقیدہ تھا کہ جانور کے پیٹ میں ایک کیڑا ہے کہ صفر اس کا نام ہے اور وہ ہیجان کرتا ہے بھوک کے وقت اور اکثر مار ڈالتا ہے اس جانور کو اور کھجلی سے زیادہ اس میں عدوی کا خیال رکھتے تھے اور یہی تفسیر صحیح ہے اور اسی کے قائل ہیں مطرف اور ابن وہب اور ابن حبیب اور ابوعبید اور اکثر علمائے حدیث اور ہامہ ایک جانور معروف ہے کہ جسے اُلو کہتے ہیں عرب اس سے بدفالی لیتے تھے اور بعضوں نے یہ سمجھ رکھا تھا کہ میت کی ہڈیاں سڑ کر اُلو بن جاتی ہیں اور یہ تفسیر اکثر علماء کی ہے اور نوء یعنی نچھتر مشہور ہے مراد اس کی نفی سے یہ ہے کہ یہ عقیدہ مت رکھو کہ فلانے نچھتر نے پانی برسایا اور غول کو عرب جانتا تھا کہ وہ بھی ایک قسم شیاطین کی ہیں کہ راہ میں ملتے ہیں اور راہ رد کو بھلاتے ہیں اور متلون بالوان عجیب ہو کر ان کو ہلاک کرتے ہیں حضرتؐ نے ان سب اوہام باطلہ کا ابطال کیا اور اپنی امت کو اس مرض سے نکالا، الحمد للہ علیٰ ذالک۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَبْوَابُ الْفَرَائِضِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب تقسیم ترکہ کے ہیں جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

مترجم:۔ فرائض جمع ہے فریضہ کی اور مشتق ہے فرض سے اور فرض لغت میں تقدیر اور قطع اور بیان کے ہے اور اصطلاح شرع میں فرض وہ ہے جو ثابت ہو دلیل قطعی یقینی سے اس قسم کے مسائل فقہیہ کو فرائض اس واسطے نام رکھا کہ سہام مقدر مقطوع مبین ہیں جو دلیل قطعی سے ثابت ہیں تو اس میں لغوی معنی اور شرعی دونوں یک جا ہو گئے کذا فی غایۃ الاوطار ناقلاً عن العالم اور موضوع علم فرائض کا ترکات ہیں، غرض اس علم کی ایصال حقوق ہے اہل استحقاق کو اور ارکان اس کے تین ہیں وارث اور مورث اور موروث اور شرط اس کی تین ہیں، مورث کی موت اور وارث کی حیات حقیقی ہو یا تقدیری چنانچہ حمل اور علم وجہ ارث کا اور اسباب اور موانع ضمن کتاب میں مذکور ہوں گے انشاء اللہ تعالےٰ اور اس علم کے استخراج کے تین اصول ہیں کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ، چنانچہ نانی کی ارث مغیرہ اور ابن سلمہ کی شہادت سے ثابت ہے اور اصل ثالث اجماع امت ہے چنانچہ دادی کے ارث عمر فاروق رض کے اجتہاد سے ثابت ہے اور اسی پر اجماع ہے اصحاب کرام کا اور قیاس کو فرائض میں کچھ دخل نہیں،

كذا في غاية الاوطار ناقلاً عن الطحاوي مختصراً۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ — باب اس بیان میں کہ ترکہ کے مستحق وارث ہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے چھوڑا مال تو وہ اس کے وارثوں کا ہے اور جو چھوڑ گئے ضیاع تو ان کی پرورش میرے ذمہ ہے۔

ف: حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زہری نے ابی سلمہ سے انھوں نے ابی ہریرہؓ سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث اور اس میں طول ہے اور وہ پوری ہے بہ نسبت اس کے اس باب میں جابر اور انس سے بھی روایت ہے اور مراد من ترک ضیاعًا سے وہ ضیاع ہیں کہ جس کی پرورش کے لیے میت نے کچھ مال نہ چھوڑا ہو تو حضرت نے فرمایا کہ میں اس کی پرورش کروں گا اور خرچ اٹھاؤں گا۔

مترجم: ضیاع مصدر ہے ضَاعَ يَضِيعُ کا بروزن سحاب بمعنی زن و فرزند اور جو آدمی کے نفقہ اور مؤنت میں ہوں اور ہر ضعیف و نیازمند کہ امور و حوائج میں محتاج ہو کسی کا اور بمعنی ہلاک اور ایک قسم خوشبو کی بھی ہے اور یہاں زن فرزند مراد ہیں، نووی نے کہا ہے جو چھوڑ جائے دین اور ضیاع اس کا ادا اور پرورش حضرتؐ کے خصائص میں تھا اور حکام پر واجب نہیں گویا ان کے نزدیک یہ فرمانا حضرتؐ کا تبرعًا تھا۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ — باب تعلیم فرائض کی فضیلت میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْآنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَإِنِّي مَقْبُوضٌ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سیکھو تم فرائض کو اور قرآن کو اور سکھاؤ اسے لوگوں کو اس لیے کہ میں وفات پانے والا ہوں۔

ف: اس حدیث میں اضطراب ہے اور روایت کی اسامہ نے یہ حدیث عوف سے انھوں نے سلمان بن جابر انھوں نے ابن مسعود سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہم سے یہ حدیث حسین نے انھوں نے ابو اسامہ سے اس کے معنوں میں۔

مترجم: دار قطنی اور ابن ماجہ میں ابی ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا سیکھو فرائض کو کہ وہ نصف علم ہے اور بھلایا جاتا ہے اور اول وہی چھینا جائے گا میری امت سے اور ابو داؤد میں ہے کہ علم تین ہیں اور سوا اس کے حاجت سے زیادہ ہے۔ اول آیت محکمہ دوم سنت قائمہ سوم فریضہ عادلہ اور مراد فریضہ سے سہم ہے اصحاب فرائض کا اور فرمایا آپ نے اعلم ترا مت میں علم فرائض میں زید بن ثابت ہیں رواہ احمد وابن ماجہ والترمذی والنسائی، اور مراد نصف علم سے یہ ہے کہ علم دو قسم ہے ایک یہ کہ آدمی اس پر حیات دنیوی میں عمل کرے اور دوسرے وہ کہ اس کے وارث بعد اس کے موت کے اس پر عامل ہوں اور علم میراث ایسا ہے ہی، پس نصف علم ہوا۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي مِيرَاثِ الْبَنَاتِ — باب لڑکیوں کے میراث میں

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةُ سَعْدِ

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا کہ آئیں بی بی سعد بن ربیع

بْنِ الرَّبِيعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قُتِلَ أَبُوهُمَا مَعَكَ يَوْمَ أُحُدٍ شَهِيدًا وَإِنَّ عَمَّهُمَا أَخَذَ مَالَهُمَا فَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا وَلَا تُنْكَحَانِ إِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ قَالَ يَقْضِي اللهُ فِي ذَلِكَ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْمِيرَاثِ فَبَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَمِّهِمَا فَقَالَ أَعْطِ ابْنَتَيْ سَعْدٍ الثُّلُثَيْنِ وَأَعْطِ أُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ۔

کی اپنی دو لڑکیوں کو لے کر جو بیٹیاں تھیں سعد کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ یہ دونوں بیٹیاں ہیں سعد بن ربیع کی شہید ہوئے ان کے باپ آپ کی رفاقت میں احد کے دن اور ان کے چچا نے لے لیا سب مال ان لڑکیوں کا اور نہ چھوڑا ان کے لیے کچھ مال اور ان کا نکاح نہیں ہو سکتا جب تک ان کا کچھ مال نہ ہو فرمایا آپ نے اللہ حکم کر دے گا اس باب میں سو اتری آیت میراث کی اور حکم بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے چچا کو کہ دے دیں سعد کی بیٹیوں کو دو ثلث اور ان کی ماں کو آٹھواں حصہ اور باقی تیرا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبداللہ بن محمد بن عقیل کی روایت سے اور روایت کی یہ شریک نے بھی عبداللہ بن محمد بن عقیل سے۔ مترجم اولاد کی میراث میں اصل یہ آیت ہے جس کا شان نزول اس روایت میں مذکور ہوا۔
قَالَ اللهُ يُوصِيكُمُ اللهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَإِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ الآیۃ یعنی اللہ کہہ رکھتا ہے تم کو تمہاری اولاد میں مرد کو حصہ ہے برابر دو عورتوں کے پھر اگر نری عورتیں ہوں دو سے اوپر تو ان کو دو تہائیاں ہیں جو چھوڑ مرا اور ایک ہے تو اس کو آدھا۔ الآیۃ۔
مترجم کہتا ہے اگر دو لڑکیاں ہوں تو یہ مسئلہ منصوص قرآن عظیم میں نہیں اور اجماع سلف منعقد ہے کہ ان کا حکم بھی وہی ہے جو دو سے زیادہ کا ہے (فتح الرحمٰن) پس میراث اولاد کی باپ سے خواہ ماں سے اس طرح پر ہے کہ جب مر جاوے باپ یا ماں اور چھوڑ جاوے لڑکا اور لڑکی یعنی اولاد ذکور و اناث دونوں قسم پس مرد کو اس میں سے حصہ ہے برابر دو عورتوں کے یعنی مرد کو دو راس اعتبار کریں اور عورت کو ایک راس اور اگر فقط لڑکیاں ہوں اور لڑکا ان کے ساتھ نہ ہو تو دو لڑکیوں یا ان سے زیادہ کو دو ثلث ہیں ترکہ سے اور اگر ایک لڑکی ہے تو اسے نصف ہے کل مال کا پھر اگر شریک ہو جاوے اولاد کے ساتھ کوئی اور اصحاب فرائض اور اولاد میں کوئی نر بھی ہو تو پہلے اسے حصہ دے لیویں مثلاً وہ شریک زوجہ ہے یا زوج یا ماں باپ میت کے واللہ اعلم اور اس کے بعد جو باقی رہے وہ اولاد پر اس طرح تقسیم ہو کہ مرد کو دو حصہ اور عورتوں کو ایک حصہ، حاصل کلام یہ ہے کہ بنات ابناء کے ساتھ مل کر عصبہ بالغیر ہو جاتے ہیں، واللہ اعلم اور اولاد نر کا مرتبہ جبکہ خاص میت کی اولاد نہ ہو مانند حالت اولاد بالواسطہ کے ہے یعنی جیسا بیٹا یا بیٹی میت کے نہ ہو تو پوتا یا پوتی ورثہ لینے میں ان کے قائم مقام ہیں کہ مرد ان کے مثل مردان اولاد بیواسطہ کے ہیں اور عورتیں ان کی مثل زنان بیواسطہ اور وارث ہوتے ہیں یہ جیسے کہ وارث ہوتے ہیں اولاد بے واسطہ اور محجوب کرتے ہیں جیسا کہ محجوب کرتی ہیں اولاد بیواسطہ پس اگر جمع ہو جاویں اولاد بے واسطہ اولاد پسر کے ساتھ اور اولاد بے واسطہ میں کوئی مرد بھی ہو تو حکم یہ ہے کہ اولاد پسر کو میراث نہیں اولاد بے واسطہ کے ہوتے ہوئے اور اگر اولاد بے واسطہ میں کوئی مرد نہ ہو اور ہو دیں اولاد بے واسطہ دو لڑکیاں یا زیادہ تو میراث نہیں ہے دختران پسر کو ان کے ہوتے ہوئے مگر جب کہ ہو وے اولاد پسر میں کوئی مرد کہ برابر ہو

دختران پسر کے درجۂ نسب میں یا نیچے ہوں ان سے تو باز رکھے گا یہ مرد مال زیادہ کو دختران بے واسطہ سے اور تقسیم ہو گا یہ مال زیادہ دختران پسر اور اس مرد پر للذکر مثل حظ الانثیین اور مال زیادہ سے مراد وہ مال ہے جو دختران بے واسطہ سے بچے پھر اگر کچھ نہ بچے تو دختران پسر کو کچھ نہیں اور اگر اولاد بے واسطہ ایک ہے لڑکی ہو تو اسے نصف ہے اور دختر پسر ایک ہو یا زیادہ لڑکوں کی دختر سے یعنی جو بہ نسبت میت کے ایک مرتبہ میں ہیں تو ان کا کچھ مقرر نہیں اس صورت میں جیسا کہ اوپر کی صورت میں چھٹا حصہ تھا ولیکن اہل فرائض سے اگر کچھ باقی رہے گا تو وہ بقیہ اس مرد پر اور جو اس کے مرتبہ میں ہو یا اس سے اوپر ہو دختران پسر سے تقسیم ہو جائے گا مرد کو دو حصہ، عورت کو ایک اور جو اس مرد سے نیچے کے درجے کے ہیں اس کو کچھ نہ ملے گا اور اگر اہل فرائض سے کچھ نہ بچے تو ان کو کچھ نہ ملے گا۔ (مصفیٰ شرح مؤطا)

بَابُ مِيرَاثِ بِنْتِ الِابْنِ مَعَ بِنْتِ الصُّلْبِ

باب پوتیوں کی میراث میں بیٹیوں کے ساتھ

عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي مُوسَى وَسُلَيْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ وَسَأَلَهُمَا عَنِ ابْنَةٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَأُخْتٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ فَقَالَا لِلِابْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ مَا بَقِيَ وَقَالَا لَهُ انْطَلِقْ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَاسْأَلْهُ فَإِنَّهُ سَيُتَابِعُنَا فَأَتَى عَبْدَ اللَّهِ فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ وَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ وَلَكِنِّي أَقْضِي فِيهِمَا كَمَا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلِابْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الِابْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَلِلْأُخْتِ مَا بَقِيَ۔

(۱) روایت ہے ہزیل بن شرحبیل سے کہ آیا ایک مرد ابی موسیٰ اور سلیمان بن ربیعہ کے پاس اور پوچھی ان دونوں سے میراث بیٹی اور پوتی اور حقیقی بہن کی سو انہوں نے کہا بیٹی کو نصف ہے اور بہن کو مابقی، اور کہا دونوں نے کہ تو جا عبداللہ کے پاس اور پوچھ ان سے سو وہ بھی جواب میں ہمارا ساتھ دیں گے سو آیا وہ عبداللہ کے پاس اور ذکر کیا اس کا اور خبر دی ابی موسیٰ اور سلیمان کے قول کی عبداللہ نے کہا میں اگر یہی حکم دوں تو گمراہ ہو گیا میں اور نہ ہوا راہ پانے والوں میں ولیکن فتویٰ دیتا ہوں تجھ کو جیسا فتویٰ دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹی کو نصف اور پوتی کو چھٹا حصہ کہ کامل ہو جاویں یہ دونوں حصہ ملکر دو ثلث اور مابقی بہن کو۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوقیس اودی کا نام عبدالرحمٰن بن ثروان ہے اور وہ کوفی ہیں اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے بھی ابی قیس سے۔ مترجم: لڑکے اور پوتے کے حصوں کی تحقیق ہمارے قول میں اوپر گزر چکی اور بہن حقیقی قائم مقام بیٹی کے ہے یعنی نہ ہو تو حقیقی بہن کا حال بیٹی کا سا ہے کہ ایک کو نصف ملتا ہے اور ایک سے زیادہ کو دو ثلث اور اپنے بھائی کے ساتھ عصبہ ہو جاتے ہیں اور بھائی بہن پر للذکر مثل حظ الانثیین حصہ ہوتا ہے اور علاتی بہن بجائے پوتی کے ہے یعنی جو حکم پوتی کے میراث کا ساتھ بیٹے کے ہے وہی حکم علاتی بہن کا ساتھ حقیقی کے ہے جیسے پوتی بوقت نہ ہونے بیٹی کے بجائے بیٹی کے ہو جاتی ہے اور ایک نصف اور زائد ثلثان اور ساتھ اپنے بھائی کے میراث بعصوبت پاتی ہیں، یہی حال بعینہ علاتی بہنوں کا ہے بروقت نہ ہونے حقیقی بہن کے اور جس طرح ایک بیٹی کے ساتھ پوتے کو سدس ملتا ہے ایسے ہی ایک علاتی بہن کو ساتھ حقیقی بہن کے اور جس طرح دو بیٹیوں کے ساتھ پوتیاں بالکل محروم ہو جاتی ہیں ایسے ہی دو حقیقی بہنوں کے ساتھ علاتی بہن بالکل محروم ہو جاتی ہے اسی طرح باوصف ہونے دو بہنوں حقیقی کے اگر ساتھ علاتی بہنوں کے بھائی

علاتی پایا جاوے تو یہ بہنیں بھی عصبہ ہو جاویں گی

فائدہ: پوتیوں میں مذکر اسفل بھی عصبہ کر دیتا ہے یہاں یہ بات نہیں ہے پس اگر ایک شخص مرے اور دو بہنیں حقیقی اور ایک بہن علاتی اور ایک بھتیجا چھوڑے تو دو ثلث حقیقی بہنوں کو ملیں گے اور باقی ابن الاخ کو اور علاتی بہنوں کو کچھ نہ ملے گا (علم الفرائض)

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْإِخْوَةِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ — باب حقیقی بھائیوں کی میراث میں

عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ هَذِهِ الْآيَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَإِنَّ أَعْيَانَ بَنِي الْأُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَّاتِ الرَّجُلُ يَرِثُ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ دُونَ أَخِيهِ لِأَبِيهِ۔

روایت ہے حضرت علی رضہ سے کہ فرمایا انہوں نے پڑھتے ہو تم یہ آیت من بعد وصیۃ الایۃ اور تحقیق کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ادائے دین کا قبل وصیت کے اور حکم کیا اعیان بنی الام کے کہ بھائی ہیں حقیقی ایک ہی باپ سے وہ وارث ہوتے ہیں نہ برادران اخیافی کہ بھائی ہیں ایک باپ سے یعنی مرد وارث ہوتا ہے اپنے حقیقی بھائی کا کہ ایک ماں باپ سے ہو نہ علاتی بھائی کا کہ ایک باپ سے ہو۔

ف: روایت کی ہم سے بندار نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کے روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی سے کہ حکم فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اعیان بنی الام کہ حقیقی بھائی ہیں وارث ہوتے ہیں، نہ بنی العلات کہ برادران اخیافی ہیں، اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر ابی اسحٰق کی سند سے کہ وہ حارث سے اور وہ حضرت علی سے روایت کرتے ہیں اور کلام کیا بعض اہل علم نے حارث میں اور عمل اسی حدیث پر ہے اہل علم کے نزدیک۔

مترجم: یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شاید تمہیں اس آیت میں شبہ وارد ہو کہ اللہ تعالیٰ نے وصیت کو پہلے ذکر کیا ہے اور دین اس کے بعد مذکور ہے تو اجرائے وصیت قبل ادائے دین ضرور ہے اور حضرت نے ادائے دین مقدم کیا وصیت پر، سو جان لو کہ دین مقدم ہے حکماً اگرچہ موخر ہے ذکراً اور تقدم وصیت کا ذکراً فقط مزید اعتنا کے واسطے ہے کہ وہ حق میت ہے اور نفوس ورثہ پر شاق ہے اور برادران حقیقی کو ایک ماں باپ سے، اگر برادران علاتی کے ساتھ جمع ہوں تو میراث برادران حقیقی کو ہے سو تمہیں وہم نہ ہو کہ قرآن میں تو اللہ تعالیٰ نے سب بھائیوں کو برابر ذکر کیا ہے اور برادران اخیافی کہ ایک ماں سے ہیں اصحاب فرائض سے ہیں یہاں کلام ہے عصبات[1] میں اور الرجل یرث اخاہ سے آخر تک تفسیر و تاکید کلام سابق ہے (شرح مشکوٰۃ)

بَابٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ جَاءَنِي دُخُولُ — روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا آئے میرے پاس آنحضرت

---

[1] اور زیادہ تفصیل اس کی آگے آتی ہے ۱۲

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ وَاَنَا مَرِیْضٌ فِیْ بَنِیْ سَلِمَۃَ فَقُلْتُ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ کَیْفَ اَقْسِمُ مَالِیْ بَیْنَ وُلْدِیْ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ شَیْئًا فَنَزَلَتْ یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ الْاٰیَۃَ

صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کو میری اور میں بیمار تھا بنی سلمہ کے محلہ میں سو عرض کی میں نے اسے نبی اللہ کے کیونکر تقسیم کروں میں اپنا مال اپنی اولاد میں سو جواب نہ دیا آپ نے کچھ اور اتری یہ آیت؛ یوصیکم اللّٰہ فی اولادکم الآیۃ [1]

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ ابن عیینہ وغیرہ نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر رضی اللہ عنہ سے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ مَرِضْتُ فَاَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ فَوَجَدَنِیْ قَدْ اُغْمِیَ عَلَیَّ فَاَتَانِیْ وَمَعَہٗ اَبُوْبَکْرٍ وَھُمَا مَاشِیَانِ فَتَوَضَّأَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ عَلَیَّ مِنْ وَضُوْئِہٖ فَاَفَقْتُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَیْفَ اَقْضِیْ فِیْ مَالِیْ اَوْ کَیْفَ اَصْنَعُ فِیْ مَالِیْ فَلَمْ یُجِبْنِیْ شَیْئًا وَکَانَ لَہٗ تِسْعُ اَخَوَاتٍ حَتّٰی نَزَلَتْ اٰیَۃُ الْمِیْرَاثِ یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰہُ یُفْتِیْکُمْ فِی الْکَلَالَۃِ الْاٰیَۃَ قَالَ جَابِرٌ فِیَّ نَزَلَتْ

روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ بیمار ہوا میں اور آئے میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو اور پایا مجھے کہ بیہوشی آگئی تھی مجھ پر سو آئے آپ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ دونوں پیدل تھے سو وضو کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ڈال دیا وضو کا بچا ہوا پانی یا غسالہ وضو کا مجھ پر سو ہوش میں آیا میں اور عرض کی میں نے یا رسول اللہ کیا حکم کروں میں اپنے مال میں یا یہ کہا کیا کروں میں اپنا مال یعنی یہ شک راوی ہے پھر حضرت نے کچھ جواب نہ دیا مجھ کو اور ان کی یعنی جابر کی نو بہنیں تھیں یہ قول ہے محمد بن منکدر کا یہاں تک کہ نازل ہوئی آیت میراث کی ... یستفتونک سے آخر تک کہا جابر نے یہ آیت میرے باب میں اتری۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم ان دونوں باب میں مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے بھائی بہنوں کا ذکر کیا ہے پہلے ہم ان کا خلاصہ احکام کرتے ہیں بعد اس کے آیت مبارکہ یستفتونک کی شرح کریں گے فاقول بعون اللّٰہ وقوتہ۔ بھائی اگر ایک ماں باپ سے ہیں تو حقیقی ہیں اور اگر باپ ایک ہے تو علاتی ہیں اور اگر ماں ایک ہے تو اخیافی ہیں پس حقیقی اگر میت کا فرزند نرینہ موجود ہے یا فرزند فرزند کہ نر ہو تو اس صورت میں ان کو کچھ نہیں ملتا اور اسی طرح جب کہ میت کا باپ موجود ہو اور وہ وارث ہوتے ہیں میت کی لڑکیوں کے ساتھ یا پوتیوں کے ساتھ مگر جب کہ میت کا دادا نہ ہو اس طرح کہ وہ اس صورت میں عصبہ ہیں کہ پہلے ذوی الفروض یہاں کے حصوں کے موافق ترکہ تقسیم کیا جاوے اور بعد جو باقی رہے وہ ان کو ملے اس طرح سے کہ مرد کو دو حصہ اور عورت کو ایک حصہ اور اگر ذوی الفروض سے کچھ نہ بچے تو ان کو کچھ نہ ملے گا، اور اگر میت نے باپ اور دادا (یعنی بھائی کو دادا) اور فرزند اور اولاد (یعنی بہن کو دادا) فرزند خواہ مرد ہو یا عورت کچھ نہ چھوڑا تو اس صورت میں حقیقی بہن اگر ایک ہے تو اسے آدھا ہے کل مال کا اور اگر دو ہیں یا دو سے زیادہ تو انہیں دو ثلث ہیں اور اگر ان کے ساتھ کوئی بھائی حقیقی ہے میت کا تو پھر یہ بہنیں ذوی الفروض نہیں بلکہ عصبہ ہیں اب جو ذوی الفروض سے بچے گا ان پر للذکر مثل حظ الانثیین کے طور سے بٹے گا اس صورت میں ان کا یہی حکم ہے مگر ایک مسئلہ میں کہ برادران عینی کو کچھ نہیں بچتا اس لیے کہ ان کو شریک کر دیتے ہیں برادران اخیافی میں تاکہ بالکل بے نصیب نہ رہیں اور صورت

[1] اور سہ سات سو ترجمہ اور مرگذری

اس کی یہ ہے کہ مثلاً ہندہ نے وفات پائی اور چھوڑا اپنے شوہر اور ماں اور برادران اخیافی اور عینی کو تو پہنچا شوہر ہندہ کو نصف اور مادر کو سدس اور برادران اخیافی کو ثلث اور باقی نہ رہا برادران عینی کو کچھ تو اس صورت میں برادران عینی کو برادران اخیافی کے شریک کر دیں گے اسی ثلث میں اور مردوں کو دو حصہ اور عورتوں کو ایک ایک حصہ تقسیم کر دیں گے اس لیے کہ یہ سب بھائی ہیں متوفی یعنی ہندہ کی ماں کی طرف سے یہ حکم ہے حقیقی بھائیوں کا۔ اب علاتی کا حکم سنیے کہ حال ان کا مثل برادران حقیقی کے ہے جب کہ میت کا کوئی برادران حقیقی میں سے نہ ہو ان کے مرد برابر ہیں ان کے مردوں کے اور ان کی عورتیں برابر ہیں ان کی عورتوں کے مگر اتنا فرق ہے کہ یہ شریک نہیں ہوتے برادران اخیافی کے پس اگر جمع ہو جاویں برادران علاتی اور عینی، اور عینی میں کوئی نر ہو تو میراث نہیں ہے علاتیوں میں سے کسی کو اور اگر نہ ہووے ان میں سے کوئی نر اور ہووے عینی ایک بہن تو دیا جاوے اسے ایک نصف اور خواہر علاتی کو ایک سدس کہ تمام ہو جاویں دو ثلث کہ انتہا ہے بہنوں کے حصوں کی اور اگر خواہران علاتی کے ساتھ کوئی مرد ہے تو اس صورت میں وہ اصحاب فرائض میں سے نہیں بلکہ عصبہ ہیں اگر اصحاب فرائض سے کچھ بچے گا ان پر للذکر مثل حظ الانثیین کے طور سے تقسیم ہوگا اور اگر نہ بچا تو ان کو کچھ نہ ملے گا اور اگر خواہران عینی دو ہیں یا زیادہ ان کے لیے دو ثلث اور میراث نہیں ان کے ہوتے ہوئے علاتی بہنوں کو مگر جب کہ ہو ان کے ساتھ کوئی بھائی علاتی، پھر اگر ہے ان کے ساتھ علاتی بھائی تو یہ عصبہ ہیں اول اصحاب فرائض پر ترکہ تقسیم ہو پھر جو بچے ان پر تقسیم ہو للذکر مثل حظ الانثیین کے حساب سے اور برادران اخیافی کو حصہ پہنچتا ہے برادران علاتی کے ساتھ اس طرح کہ ایک کو ایک سدس اور دو یا دو سے زیادہ کو ثلث اور اس میں مرد کو ایک عورت کے برابر حصہ ہے نر دو، مرد اور عورت اس میں سب برابر ہیں بخلاف اور مقامات کے یہ حال ہے برادران علاتی کا۔

اب برادران اخیافی کا حال سنو کہ برادران اخیافی جو ایک ماں سے ہوں وارث نہیں ہوتے ساتھ فرزند میت کے نہ ساتھ پوتا پوتی کے اور اسی طرح وارث نہیں ہوتے باپ اور دادا کے ہوتے ہوئے اور ان کے سوا اور صورتوں میں وارث ہوتے ہیں بطریق فرضیت نہ بطریق عصوبت ایک کو ان میں سے سدس ہے۔ بہن ہو یا بھائی اور اگر دو ہوں تو ہر ایک کو ایک سدس اور اگر دو سے زیادہ ہیں تو وہ سب شریک ہیں ثلث میں مرد کو حصہ ہے برابر ایک عورت کے اور آیۂ مبارک اِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً سے یہی مراد ہے اور کلالہ کے باب میں دو آیتیں نازل ہوئیں ایک اول سورۂ نساء میں ایک آخر میں۔ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗۤ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَاِنْ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِی الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَاۤ اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ۔ یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ جل جلالہ وجل شانہٗ نے اور اگر جس مرد کی میراث ہے وہ کلالہ ہے یا عورت ہو اور اس کا ایک بھائی ہے یا بہن تو دونوں میں ہر ایک کو چھٹا حصہ، پھر اگر زیادہ ہووے اس سے تو سب شریک ہیں ایک تہائی میں بعد وصیت کے جو ہو چکی ہے یا قرض کے جب اوروں کا نقصان نہ کیا ہووے کہہ رکھا ہے اللہ نے اور اللہ سب جانتا ہے تحمل والا، انتہیٰ۔

کلالہ مشتق ہے کل سے اور کل لغت میں پشت کارد اور پشت شمشیر اور وکیل اور ستم اور سختی کو کہتے ہیں اور کلالہ بر وزن سحابہ وہ مرد ہے کہ نہ ولد رکھتا ہو نہ والد، قولہ اس کا ایک بھائی ہے یا بہن اور مراد اس جگہ برادر یا خواہر اخیافی ہے باجماع امت قولہ جب اوروں کا نقصان نہ کیا ہو یعنی حصہ زیادہ ثلث سے نہ ہووے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ مِیْرَاثِ الْعَصَبَۃِ　　　باب عصبات کی میراث میں

مترجم: عصبات جمع ہے عصبہ کی اور عصبہ مطلقاً لغت میں عبارت ہے محیط بالشئ سے اور معنی احاطہ عصبہ شرعی میں موجود ہے کیونکہ عصبات کو ہر طرف سے گھیرے ہیں اور تفصیل عصبات کی آخر باب میں مذکور ہوگی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَھْلِھَا فَمَا بَقِیَ فَھُوَ لِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَکَرٍ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو حصے اہل فرائض کو پھر جو باقی رہے وہ اس کا حق ہے جو مرد قریب تر ہو میت سے۔

ف: روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی بعضوں نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

مترجم: عصبہ نسبی ہے یا سببی ہے، نسبی تین قسم ہے عصبہ بنفسہ یا عصبہ بغیرہ یا عصبہ مع غیرہ اور وجہ انحصار عصبات نسبی کے تین قسم میں یہ ہے کہ ثبوت عصبیت میں غیر کے ملنے کی حاجت نہیں تو وہ عصبہ بنفسہ ہے یعنی بذات خود بلا انضمام شخص آخر عصبہ ہے اور ثبوت عصبیت میں اگر غیر کا محتاج ہے اور یہ غیر بھی اس عصوبت میں شریک ہیں تو عصبہ مع غیرہ ہے اور اگر غیر اس کے ساتھ شریک نہیں تو عصبہ بغیرہ ہے اور عصبہ بنفسہ لیتا ہے جمیع مال میت کا عندالانفراد یعنی بصورت نہ ہونے ذوالفروض کے اور عصبہ بنفسہ وہ مرد ہے کہ نہ داخل ہو اس کے نسب میں میت تک کوئی انثیٰ اور وہ چار قسم ہے اول جزء میت پھر اصل میت، پھر جزء اصل میت پھر جزء جد میت الاقرب فالاقرب اسی ترتیب سے کہ مذکور ہوئی اور جزء میت جیسے فرزند میت پھر پوتا اگرچہ سافل ہو یعنی پر پوتا اور پر پوتے کا پوتا مقدم ہے اصل میت پر اس کے بعد مستحق ہے اصل میت جیسے باپ اور وہ ہوتا ہے ایک بیٹی یا اس سے زیادہ کے ساتھ عصبہ اور صاحب فرض پھر اس کے بعد ہے اور جو اس سے اوپر ہو یعنی پر دادا الیٰ غیر ذالک اور نانا جد فاسد ہے اور ذوی الارحام میں ہے، پھر ان کے بعد میت کا جزء اب ہے جیسے سگا بھائی پھر علاتی پھر علاتی بھائی کے بعد سگے بھائی کا بیٹا پھر اس کے بعد سوتیلے بھائی کا بیٹا اگرچہ ابن الاخ سافل ہو یعنی بھتیجے کا بیٹا یا پوتا اور مؤخر کرنا بھائیوں کو دادا سے اگرچہ دادا عالی ہو، امام ابو حنیفہؒ کا قول ہے اور یہی قول مختار ہے، مفتی بہ برخلاف صاحبینؒ اور شافعیؒ کے بعضوں نے کہا کہ صاحبین کے قول پر فتویٰ ہے یعنی بھائی مقدم ہیں دادا پر، طحاوی نے کہا قول امام کا معتمد ہے پھر ان کے بعد میت کا جزء جد یعنی سگا چچا مقدم ہے پھر سوتیلا چچا پھر سگے چچا کا بیٹا مقدم ہے پھر اس کے بعد سوتیلے چچا کا بیٹا اگرچہ چچیرے بھائی سافل ہوں اعمام پدری سے مقدم ہیں پھر بنی اعمام کے بعد باپ کا سگا چچا مقدم ہے پھر اس کا سوتیلا چچا ہے پھر اعمام پدری کے بعد دادا کا سگا چچا مقدم ہے پھر اس کے بعد باپ کے سوتیلے چچا کا بیٹا جد کے اعمام پر مقدم ہے پھر بنی اعمام پدری کے بعد دادا کا سگا چچا مقدم ہے پھر اس کے بعد سوتیلا چچا دادا کا پھر جد کے اعمام کے بعد ان کا بیٹا اسی طرح مقدم ہے یعنی سگا سوتیلے پر مقدم ہے اگرچہ عم پدری کے فرزند اور عم جدی کے فرزند سافل ہوں پس معلوم ہوا کہ عصوبت کے چار سبب ہیں بنوت پھر ابوت پھر اخوت پھر عمومت پھر قرب درجہ کے بعد عصبات میں جب تفاوت ہو سگے کو سوتیلے پر ترجیح دی جاتی ہے قرابت کے قوی ہونے کی وجہ سے سو عصبات میں سے جو عصبہ میت کا سگا ہوگا وہ سوتیلے پر مقدم ہے اگرچہ عصبہ قوی القرابت عورت ہو جیسے سگی بہن بیٹے کے ساتھ مقدم ہے سوتیلے بھائی پر

اور خلاصہ یہ ہے کہ درجہ برابر ہونے کے وقت دو قرابت والے کی تقدیم ہوتی ہے اور درجہ میں تفاوت ہونے سے اعلیٰ یعنی اقرب مقدم ہوتا ہے۔ برابری درجہ کی مثال یہ ہے کہ دو بھائی ایک سگا اور دوسرا سوتیلا تو سگا مقدم ہوگا کہ دو طرح سے قرابت رکھتا ہے باپ کی طرف سے بھی اور ماں کی طرف سے بھی اور سوتیلا فقط ایک قرابت رکھتا ہے باپ کی طرف سے نہ ماں کی طرف سے اور تفاوت درجہ کی مثال جیسے سوتیلا بھائی اور اسی کے بھائی کا بیٹا تو سوتیلا بھائی سگے بھتیجے پر مقدم ہے قریب تر ہونے سے اور عصبہ بغیرہ ہو جاتی ہیں بیٹیاں بیٹوں کے ہونے سے اور پوتیاں پوتوں کے ہونے سے اگرچہ درجات میں سافل ہوں، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد میں وصیت کرتا ہے مرد کے واسطے دو عورتوں کے حصہ کے برابر یعنی اگر ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے تو تین سہم سے قسمت ہوگی دو سہم بیٹا لے گا اور ایک سہم بیٹی اور اگر دو بیٹیاں ہیں تو چار سہم سے قسمت ہوگی ایک ایک سہم ہر ایک بیٹی لے گی اور دو سہم بیٹا لے گا اسی طرح بنین اور بنات ابن کو سمجھنا چاہیئے اور سگی سوتیلی بہنیں عصبہ بغیرہ ہو جاتی ہیں اپنے بھائی کے ہونے سے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَإِن كَانُوا إِخْوَةً رِّجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ تو عصبہ بغیرہ چار عورتیں ہیں نصف اور ثلثین کے حصہ والیاں وہ عصبہ ہو جاتی ہیں اپنے بھائیوں کے ہونے سے اگرچہ ان کا بھائی حکمی ہو نہ حقیقی چنانچہ میت کے ابن الابن کا بیٹا یعنی پر پوتا عصبہ کر دیتا ہے اپنے برابر کے درجہ والی بہن یا اس بہن کو جو اس سے اونچے درجہ والی ہو اور عصبہ مع غیرہ بہنیں ہیں بیٹیوں کے ساتھ یا پوتیوں کے ساتھ حسب قول اہل فرائض کہ بہنوں کو بیٹیوں کے ساتھ عصبہ قرار دو اور ولد الزنا اور ولد الملاعنہ[1] کا عصبہ ان کی ماں کا مولیٰ ہے اور مولیٰ سے مراد اس مقام میں وہ ہے کہ عصبہ اور آزاد کرنے والے دونوں کو شامل ہو اور عصبہ سببی مولیٰ ہے غلام کا آزاد کرنے والا پھر مولی العتاقہ کے بعد اس کا عصبہ بنفسہ مقدم ہے اس کے عصبہ سببی پر اور بموجب ترتیب مقدم کے یہاں بھی لحاظ مندرج ہے چنانچہ ابن معتق مقدم ہے پھر ابن الابن علیٰ ہذا القیاس اور جب کہ غلام آزاد مر گیا اپنے مولیٰ کا یعنی آزاد کرنے والے کا باپ اور بیٹا چھوڑ کر تو سب مال مولیٰ کے فرزند کا ہے اور ابو یوسف نے کہا باپ کے واسطے چھٹا حصہ ہے، یا غلام آزاد نے اپنے مولیٰ کا دادا اور اس کا بھائی چھوڑا تو تمام مال دادا کا ہے بنا بر اس ترتیب کے جو عصبہ بنفسہ میں مذکور ہے اور صاحبین نے کہا کہ دونوں کے مابین مال مقسوم ہوگا میراث کی مانند اور ولاء عتاقت میں عصبہ بغیرہ نہیں نہ عصبہ مع غیرہ بدلیل قول آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ عورتوں کو ولاء میں سے کچھ حصہ نہیں مگر اس غلام کا ولاء ہے جس کو خود عورتوں نے آزاد کیا ہو الیٰ آخر الحدیث، انتہیٰ (از غایۃ الاوطار)

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْجَدِّ

باب دادا کی میراث کے بیان میں

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ ابْنِي مَاتَ فَمَا لِي مِنْ مِيرَاثِهِ فَقَالَ

روایت ہے عمران بن حصین سے کہ آیا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اس نے میرے بیٹے کا بیٹا یعنی پوتا مر گیا ہے سو میرا حصہ کیا ہے اس کے مال سے فرمایا آپ نے

[1] یعنی جس عورت نے لعان کیا ہو اپنے شوہر سے اور جدا ہو گئے ہوں ۱۲

لَكَ السُّدُسُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ لَكَ سُدُسٌ اٰخَرُ فَلَمَّا وَلّٰى دَعَاهُ فَقَالَ اِنَّ السُّدُسَ الْاٰخَرَ لَكَ طُعْمَةٌ

تجھے چھٹا حصہ ہے یعنی باعتبار فرضیت کے پھر جب پیٹھ موڑی اس نے بلایا اسکو اور کہا تجھے چھٹا حصہ اور ہے پھر جب پیٹھ موڑی اس نے بلایا آپ نے اس کو اور فرمایا یہ دوسرا سدس تمہاری خوراک ہے یعنی حصہ مقرر حصہ سے زاید ہے اور بسبیل عصبیت تم کو ملتا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں معقل بن یسار سے بھی روایت ہے، مترجم صورت مسئلہ ملعات میں یوں مرقوم ہے کہ ایک مرد مرا اور اس نے دو بیٹیاں چھوڑیں اور یہ دادا جو حضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دو ثلث بیٹیوں کو پہنچے اور ایک ثلث بچا جس میں سے ایک ثلث دادا کو علی سبیل الفرضیت پھر دوسرا سدس بھی اسی کو دیا علی سبیل العصبیت اور دونوں سدس ایک مرتبہ نہ دیئے کہ کسی کو یہ شبہ نہ پڑے کہ حصہ دادا کا ثلث ہے اور اس واسطے سدس ثانی کو طعمہ فرمایا کہ وہ اصل فرض پر زائد تھا اور باپ اور دادا کے تین حال ہیں، اول فرض مطلق یعنی خالی تعصیب سے اور وہ چھٹا حصہ ہے ولد کے ساتھ یا ولد الابن کے ساتھ، دوسری تعصیب مطلق یعنی خالی فرض سے دونوں کے نہ ہونے کے وقت یعنی جب کہ ولد اور ولد الابن نہ ہو تو بعد ذوی الفروض کے باقی مال کو باپ دادا لے گا بطریق عصوبت، تیسرے یہ کہ فرض اور تعصیب دونوں وہ بیٹی یا پوتے کے ساتھ اور اس صورت میں باپ یا دادا پہلے اپنا حصہ فرض یعنی سدس لے گا اور بیٹی یا پوتی اپنا حصہ فرض یعنی نصف لیگی اور جو باقی رہا اس کو باپ یا دادا بطریق عصوبت کے لے گا انتہیٰ (غایۃ الاوطار)

بَابُ مِيْرَاثِ الْجَدَّةِ

باب دادی اور نانی کے میراث میں

عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ قَالَ جَاءَتِ الْجَدَّةُ اُمُّ الْاُمِّ اَوْ اُمُّ الْاَبِ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَتْ اِنَّ ابْنَ ابْنِيْ اَوْ اِنَّ ابْنَ ابْنَتِيْ مَاتَ وَقَدْ اُخْبِرْتُ اَنَّ لِيْ فِي الْكِتَابِ حَقًّا فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ مَا اَجِدُ لَكِ فِي الْكِتَابِ مِنْ حَقٍّ وَمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى لَكِ بِشَيْءٍ وَسَاَسْاَلُ النَّاسَ قَالَ فَسَاَلَ النَّاسَ فَشَهِدَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهَا السُّدُسَ قَالَ وَمَنْ سَمِعَ ذٰلِكَ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ فَاَعْطَاهَا السُّدُسَ ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الْاُخْرَى الَّتِيْ تُخَالِفُهَا اِلٰى عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ وَزَادَ فِيْهِ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ

روایت ہے قبیصہ بن ذویب سے کہ آئی ایک جدہ یعنی ماں کی ماں یا باپ کی ماں ابوبکرؓ کے پاس اور کہا کہ پوتا میرا یا نواسا میرا مر گیا اور مجھے خبر ملی ہے کہ میرا حق ہے کچھ کتاب اللہ میں سو کہا ابوبکرؓ نے میں نہیں پاتا اللہ کی کتاب میں تیرا کوئی حق اور نہیں سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حکم دیا ہو انہوں نے تمہارے واسطے کچھ اور میں پوچھتا ہوں لوگوں سے، کہا راوی نے پھر پوچھا انہوں نے لوگوں سے پھر گواہی دی مغیرہ بن شعبہ نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا اس کو سدس فرمایا ابوبکرؓ نے اور کس نے سنی یہ حدیث تمہارے ساتھ کہا محمد بن مسلمہ نے کہا راوی نے پھر دے دیا اس کو سدس پھر آئی دوسری جدہ کہ مخالفت رکھتی تھی حضرت عمرؓ کے پاس کہا سفیان نے اور زیادہ روایت کی معمر نے زہری سے مگر مجھے یاد نہیں رہا جو کچھ انہوں نے کہا زہری سے ولیکن

أَحْفَظُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلٰكِنْ حَفِظْتُهُ مِنْ مَعْمَرٍ أَنَّ عُمَرَ قَالَ إِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ لَكُمَا وَأَيَّتُكُمَا انْفَرَدَتْ بِهِ فَهُوَ لَهَا۔

یاد رکھتا ہوں میں معمر سے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا اگر تم دونوں جمع ہو جاؤ تو وہی سدس تم دونوں کو ہے اور جو منفرد ہو تم دونوں سے وہ سدس اسی کا ہے۔

ف: روایت کی ہم سے انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عثمان بن اسحاق بن خرشہ سے انہوں نے قبیصہ بن ذویب سے کہا آئی ایک جدہ ابی بکرؓ کے پاس اور پوچھی اس نے میراث اپنی فرمایا انہوں نے نہیں تیرا کتاب اللہ میں کچھ حصہ اور نہ سنت رسول اللہ صلعم میں کچھ حصہ پھر تو جا یہاں تک کہ میں دریافت کروں لوگوں سے پھر دریافت کیا لوگوں سے تو کہا مغیرہ بن شعبہ نے میں حاضر تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ دیا آپ نے جدہ کو سدس فرمایا ابوبکر نے کوئی تمہارے ساتھ اور بھی ہے تو کھڑے ہوئے محمد بن مسلمہ اور کہا جیسا کہا تھا مغیرہ نے پھر جاری کر دیا سدس جدہ کو ابوبکرؓ نے اکہا راوی نے پھر آئی دوسری جدہ حضرت عمرؓ کے پاس اور پوچھا اس نے اپنی میراث کو سو فرمایا حضرت عمرؓ نے نہیں ہے تیرا اللہ کی کتاب میں کچھ حصہ ولیکن وہی سدس ہے پھر تم دونوں اگر جمع ہو یعنی نانی دادی دونوں وارث ہوں تو وہی تقسیم ہو تم دونوں پہ اور جو ان دونوں میں سے اکیلی ہو تو اس کا وہی سدس ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور وہ اصح ہے ابن عیینہ کی حدیث سے اور اس باب میں بریدہ سے بھی روایت ہے۔

مترجم جدہ کی دو قسم ہے صحیحہ اور فاسدہ۔ جدہ صحیحہ وہ ہے جس کی نسب الی المیت میں ایک باپ دو ماؤں میں داخل نہ ہو، اور جدہ فاسدہ وہ ہے کہ دو ماؤں کے مابین میں باپ داخل ہو اس واسطے کہ جو باپ کہ میت کے ساتھ ناتا رکھتا ہے بواسطہ عورت کے وہ جد فاسد ہے اب اس کی ماں خواہ نخواہ جدہ فاسدہ ہوگی۔ چنانچہ نانا یعنی ماں کا باپ، تو نانا کی ماں جدہ فاسدہ ہے اس واسطے کہ دو ماؤں میں یعنی میت کی ماں اور نانا کی ماں میں نانا واسطہ واقع ہو اور جدہ خواہ دادی ہو یا نانی اس کا چھٹا حصہ ہے، جیسا حدیث میں مذکور ہوا اور دو جدہ یا زیادہ اگر ہوں گی تو شریک ہوں گی اس سدس میں بشرطیکہ جدات صحیحہ ہوں اور جدہ فاسدہ ذوی الارحام میں ہے نہ ذوی الفروض میں دوسری شرط جدات میں یہ ہے کہ جمیع جدات درجہ میں مساوی ہوں اس واسطے کہ جدہ قریبہ جدہ بعیدہ کی حاجب ہوتی ہے مطلقاً خواہ جدہ حاجبہ کی ہو ماں ہو یا باپ کی ماں اسی طرح جدہ بعیدہ محجوبہ خواہ ماں کی طرف ہو یا باپ کی ماں، انتہی (غایۃ الاوطار)

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا

باب جدہ کی میراث اس کے بیٹے کے ہوتے ہوئے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ فِي الْجَدَّةِ مَعَ ابْنِهَا أَنَّهَا أَوَّلُ جَدَّةٍ أَطْعَمَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُدُسًا مَعَ ابْنِهَا وَابْنُهَا حَيٌّ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہ انہوں نے کہا جدہ کی میراث میں اس کے بیٹا ہوتے ہوئے کہ وہ پہلی جدہ تھی کہ اس کو کھلایا یعنی دلوایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سدس اس کے بیٹا ہوتے ہوئے اس وقت میں کہ بیٹا اس کا زندہ تھا۔

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مرفوع مگر اسی سند سے اور وارث کیا ہے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جدہ کو اس کا بیٹا ہوتے ہوئے اور نہیں وارث کیا اس کو بعضوں نے۔

مترجم: مراد یہاں جدہ سے دادی ہے اور بیٹا اس کا یعنی باپ میت کا زندہ تھا، جان تو کہ جدات ابویات ہوں یا امیات محروم و محجوب ہو جاتی ہیں ماں کے ہوتے ہوئے امیات اس لیے کہ ماں قریب ہے میت سے اور سبب کا بھی اتحاد ہے یعنی سبب ارث کا ماں ہونا ہے کہ مشترک ہے نانی اور ماں میں اور ماں میں قرب بھی میت کا ہے نہ نانی میں، پس نانی اس لیے محروم ہو گی اور ابویات اس لیے کہ اتحاد سبب بھی ہے اور زیادت قرب بھی یعنی دادی باپ کی ماں ہے اور میت کی خود ماں موجود ہے پس دادی خود محجوب ہو جاوے گی اور باپ کے ہوتے ہوئے ابویات محروم ہوتی ہیں اس لیے کہ باپ قریب ہے میت سے نہ امیات، اور یہ مذہب ہے عثمان و علی اور زید بن ثابت وغیرہم کا اور حضرت عمرؓ اور ابن مسعود اور ابی موسیٰ اشعری سے منقول ہے کہ دادی وارث ہوتی ہے باپ کے ہوتے ہوئے اور شریح اور ابن سیرین اور حسن بصری نے بھی یہی مذہب اختیار کیا ہے، حدیث باب کو نظر کرتے ہوئے، اور بعضوں کا قول ہے کہ یہ جو حضرتؐ نے اس جدہ کو دلوایا بطور اطعام و انعام کے تھا ورنہ جدہ کے لیے کچھ میراث نہیں، اور اقرب و ابعد تقدیم میراث میں برابر ہیں، مگر یہ قول ضعیف ہے (لمعات) اور امام مالک نے موطأ میں فرمایا ہے کہ ماں کے ہوتے ہوئے نانی محروم اور اگر ماں نہیں ہے تو نانی کو سدس ہے بطریق فرضیت کے اور دادی ماں کے ہوتے ہوئے محروم ہے اور باپ کے ہوتے ہوئے بھی اور اگر ماں باپ دونوں نہیں ہیں تو دادی کو سدس ہے بطریق فرضیت اور اگر جمع ہو جاویں دادی اور نانی اور میت کا قریب ترکوئی ان سے نہ ماں ہے نہ باپ تو اگر نانی قریب تر ہے میت سے بہ نسبت دادی کے تو اسے سدس ہے اور دادی محروم اور اگر دادی نزدیک تر ہے میت سے یا دونوں برابر ہیں قرب میں میت سے تو سدس منقسم ہے دونوں پر اور میراث نہیں اور جدات کو سوائے دو جدہ کے، اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وارث کیا ایک جدہ کو بعد ازاں ابوبکرؓ نے اصحابؓ سے سوال کیا حکم جدہ کا پھر پہنچا ان کو خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دلوایا اسے ایک سدس پھر آئی دوسری جدہ حضرت عمرؓ کے پاس تو آپ نے فرمایا میں بڑھانے والا نہیں فرائض میں خدائے تعالیٰ کے کچھ، اگر تم دونوں جمع ہو جاؤ تو سدس منقسم ہو گا تم پہ ورنہ جو تنہا ہو سدس اسی کا ہے اور کہا مالک نے میں نے نہ جانا کہ کسی نے وارث کیا ہو سوائے دو جدہ کے ابتدائے اسلام سے آج تک (انتہی ما فی الموطا)

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْخَالِ — باب ماموں کی میراث میں

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كَتَبَ مَعِيَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ إِلَى أَبِي عُبَيْدَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ۔

روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا انہوں نے کہ لکھ کر بھیجا میرے ساتھ عمر بن خطاب نے ابوعبیدہ کو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اور رسول رفیق ہے اس کا جس کا کوئی رفیق نہیں اور ماموں وارث ہے اس کا جس کا کوئی وارث نہیں،

ف: اس باب میں عائشہؓ اور مقدام بن معدی کرب سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ۔

روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ماموں وارث ہے اس کا جس کا کوئی وارث نہیں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے اور مرسل روایت کی یہ بعضوں نے اور نہیں ذکر کیا اس میں حضرت عائشہؓ کا اور اختلاف ہے اس میں اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ بعضوں نے وارث کیا ہے خالہ اور ماموں کو اور پھوپھی کو اور گئے ہیں اس حدیث کی طرف اکثر اہل علم ذوی الارحام کے وارث کرنے کے باب میں ولیکن زید بن ثابت نے روایت نہیں کیا ذوی الارحام کو اور میراث کو بیت المال میں بھیجنے کا حکم کیا۔

مترجم: مغرب میں ہے کہ رحم اصل میں منبت ہے ولد کا اور اس کا ظرف پھر قرابت اور وصلت من جہۃ الولاد و سمّی برحم ہو گئی اس واسطے کہ رحم قرابت کا سبب ہے طحطاوی نے کہا ذو رحم عبارت ہے لغت میں صاحب قرابت سے مطلقاً خواہ قرابت من جہۃ الولاد ہو یا نہ ہو۔ مصنف رحمۃ اللہ نے چونکہ خال کا ذکر اس مقام میں کیا ہے اس لیے تفصیل ذوی الارحام کی کہ خال انہیں میں معدود ہے ضرور چاہیے اور معنی لغوی ذوی الارحام کے مذکور ہوئے اور معنی شرعی یہ ہیں کہ ذو رحم وہ قرابت والا ہے جو صاحب فرض اور عصبہ نہ ہو تو ذو رحم وارثوں کی تیسری قسم ٹھہری اس وقت میں اصطلاح شرعی یہی ہے اور اکثر صحابہ کرام مانند حضرت فاروق اور مرتضٰی اور ابن مسعود اور ابو عبیدہ اور معاذ اور ابو الدرداء اور ابن عباس بروایت مشہورہ رضی اللہ عنہم توریث ذوی الارحام کے قائل ہیں اور یہی قول ہے امام اعظمؒ اور صاحبین کا اور جو ان کے اتباع ہیں اور زید بن ثابت اور ابن عباس ایک روایت شاذہ میں میراث ذوی الارحام کے قائل نہیں ان کے نزدیک جب اصحاب فرائض اور عصبات نہ ہوں تو متروکہ بیت المال میں رکھا جائے گا اور یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی کا اور ذو رحم وارث نہیں ہوتا صاحب فرض اور نہ عصبہ کے ساتھ سوائے زوجین کے یعنی زوجین اگرچہ صاحب فرض ہیں مگر ذو رحم ان کے ساتھ وارث ہوتا ہے اس واسطے کہ ان پر رد کرنا فرض کا نہیں پس اکیلا ذو رحم تمام مال کو لے گا قرابت کی وجہ سے اور تمام مال لینے سے مراد یہ ہے کہ ارث ذوی الارحام کی عصبات کی مانند ہے اس میں اقرب فالاقرب کا اعتبار ہے اور ذوی الارحام کا اقرب ابعد کا حاجب ہوتا ہے، عصبات کی ترتیب کی مانند اور کل ذوی الارحام چار قسم ہیں جزء میت پھر اصل میت پھر جزء ابوین پھر جزء جدین یا جدتین اور مراد جزء میت سے بیٹیوں اور پوتیوں کی اولاد ہے خواہ مرد ہوں خواہ عورت اگرچہ درجہ سافل کے ہوں یہ مقدم ہیں اصل میت پر پھر ان کے بعد اصل میت ہیں یعنی جدِ[1] فاسد اور جدات[2] فاسدات اگرچہ بچند درجہ عالی ہوں، پھر ان کے بعد والدین میت کا جزء مقدم ہیں یعنی سگی بہنوں یا سوتیلی بہنوں کی اولاد اور اخیافی بھائیوں اور بہنوں کی اولاد اور سگے بھائیوں یا سوتیلے بھائیوں کی بیٹیاں اگرچہ سافل اور نازل ہوں اور مقدم ہے نانا ان پر یعنی اخوات کی اولاد پر اور بنات اخوہ پر برخلاف صاحبین کے پھر جدین یا جدتین کی اولاد مقدم ہے اور مراد جدین سے باپ کا باپ یعنی دادا ہے یا ماں کا باپ یعنی نانا اور جدتین سے باپ کی ماں یعنی دادی اور ماں کی ماں یعنی نانی مراد ہے۔ اور اولاد ان کی ماموں اور خالہ ہیں اور اخیافی چچا ہیں، یعنی میت کے باپ کے مادری بھائی، اور اخیافی کی قید اس لیے ہے کہ سگا چچا اور سوتیلا عصبات میں داخل ہیں نہ ذوی الارحام میں اور پھوپھیوں میں ذوی الارحام سے مطلقاً سگی ہوں یا سوتیلی

---

[1] جد فاسد وہ ہے جو قرابت رکھے میت کی بواسطہ عورت کے چنانچہ نانا اور نانا کا باپ ۱۲

[2] جدہ فاسدہ وہ ہے جس کی نسبت میں میت کی طرف جد فاسد داخل ہو چنانچہ میت کے نانا کی ماں یا نانا کی نانی۔

یا مادری، خلاصہ یہ کہ اخوال اور خالات اور عمات اور اعمام مادری درجے میں برابر ہیں یہاں کوئی اقرب اور ابعد نہیں اور ان میں حکم یہ ہے کہ ان میں سے جو منفرد ہو گا جمیع مال کا مستحق ہو گا اور اگر چند لوگ ہیں تو دیکھا چاہیئے کہ قرابت ان کی متحد ہے یا نہیں، اگر متحد ہے اس طرح کہ سب کی قرابت جہت پدری سے ہے یا جہت مادری سے تو اقرب اولی ہے باجماع یعنی سگا اولی ہے، سوتیلے پر اور سوتیلا اولی ہے اخیافی سے خواہ اقوی عورت ہو یا مرد اور اگر اقوامیں بھی تعدد ہو یعنی مع اتحاد القرابت فللذکر مثل حظ الانثیین اور اگر قرابت مختلف ہے اس طرح کہ بعض کی قرابت باپ کی جہت سے اور بعض کی ماں کی جہت سے تو قرابت پدری کے واسطے متروکہ کی دو تہائیاں ہیں اور قرابت مادری کے واسطے ایک تہائی ہے اور منجملہ قسم رابع چچاؤں کی بیٹیاں ہیں اور اولاد ان اشخاص مذکورین کی یعنی اخوال اور خالات اور اعمام اخیافی اور عمات اور بنات اعمام کی اولاد بھی ذوی الارحام کی قسم رابع میں داخل ہے، پھر اشخاص مذکورین اگر موجود نہ ہوں تو مستحق ہوں گے میت کے باپوں اور ماؤں کی پھوپھیاں اور ان کے ماموں اور خالائیں اور باپوں کے اخیافی چچا اور ماؤں کے چچا بالکل خواہ سگے ہوں یا سوتیلے یا اخیافی اور اولاد ان اشخاص مذکورین کی اگرچہ بعید ہوں بالعلو والسفول اور مقدم ہو گا میت کا اقرب تر اقسام اربعہ کے ہر قسم میں اور جبکہ ذوی الارحام درجہ میں برابر ہوں اور قرابت کی جہت متحد ہو تو وارث کی اولاد مقدم[1] ہو گی غیر وارث کی اولاد پر اور اگر قرابت کی جہت مختلف ہو تو باپ کے قرابت والوں کے واسطے دو تہائیاں ہیں اور ماں کی قرابت والوں کے واسطے ایک تہائی (انتہی، یہ مضمون ہے غایۃ الاوطار کا)

بَابُ مَا جَآءَ فِی الَّذِیْ یَمُوْتُ وَ لَیْسَ لَہٗ وَارِثٌ

باب لاوارث کی موت میں

عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ مَوْلًی لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَعَ مِنْ عِذْقِ نَخْلَۃٍ فَمَاتَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انْظُرُوْا ھَلْ لَہٗ مِنْ وَارِثٍ قَالُوْا لَا قَالَ فَادْفَعُوْہُ اِلٰی بَعْضِ اَھْلِ الْقَرْیَۃِ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ایک غلام آزاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گر پڑا کھجور کے درخت پر سے اور مر گیا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھو کوئی اس کا وارث ہو عرض کی صحابہؓ نے کوئی اس کا وارث نہیں کہا دیدو اس کا مال اس کے گاؤں والوں کو۔

ف: اس باب میں بریدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔ مترجم: شیخ نے لمعات میں کہا ہے کہ اس کا مال گاؤں والوں کو دلوا نا بطور صدقہ اور تبرعاً تھا یا اس نظر سے کہ وہ مال بیت المال کا تھا اور مصرف اس کا مصالح مومنین ہیں پھر آپ نے اس کے گاؤں والوں میں خرچ کر دیا کہ وہ قریب تر ہے اس میت سے یا اور کوئی مصلحت آپ کی نظر مبارک میں ہو گی اور حاشیہ مشکوٰۃ میں ہے کہ قاضی نے کہا انبیاء کا جیسے کوئی وارث نہیں ہوتا اسی طرح وہ بھی کسی کے وارث نہیں ہوتے اس

[1] اولاد وارث سے مراد صنف اول میں صاحب فرض کی اولاد ہے اور صنف ثالث میں عصبہ کی اولاد مراد ہے اور صنف ثانی اور رابع میں یہ نہیں ہوتا، اول الذکی اولاد میں تقدیم اقرب کی ہوتی ہے پھر قوی تر کی پھر ولد عصبہ کی اتحاد قرابت کے وقت۔

سبب سے آپ نے وہ مال اوروں پر تقسیم کر دیا اور آپ نے نہ لیا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا مَاتَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَدَعْ وَارِثًا اِلَّا عَبْدًا هُوَ اَعْتَقَهٗ فَاَعْطَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِيْرَاثَهٗ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ایک مرد مر گیا زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ چھوڑا اس نے کوئی وارث مگر ایک غلام کہ اسے اس نے آزاد کیا تھا پھر دیا اس کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ترکہ اس کا۔

ف: یہ حدیث حسن ہے اور عمل اس پر ہے نزدیک اہل علم کے اس باب میں کہ جب مر جاوے کوئی شخص اور نہ چھوڑے کوئی عصبہ بھی تو میراث اس کی بیت المال میں مسلمانوں کے داخل ہو۔

مترجم: مصنف نے بھی اس قول میں اشارہ کیا اس بات کی طرف کہ یہ غلام آزاد کو ترکہ دلوانا تبرعًا اور صدقۃً تھا گویا بیت المال میں اسے دلوایا نہ یہ کہ وہ غلام وارث تھا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اِبْطَالِ الْمِيْرَاثِ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْكَافِرِ۔

باب کافر اور مسلمان میں میراث نہ ہونے کے بیان میں

عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ۔

روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وارث نہیں ہوتا مسلمان کافر کا اور نہ کافر مسلمان کا۔

ف: روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے مانند اس کے اور اس باب میں جابر اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ایسی ہی روایت کی معمر وغیرہ نے زہری سے مانند اس کے اور روایت کی مالک نے زہری سے انہوں نے علی بن حسین سے انہوں نے عمر بن عثمان سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور حدیث مالک کے وہم ہے وہم کیا اس میں مالک نے اور روایت کی بعضوں نے مالک سے سو کہا اس سند میں عن عمرو بن عثمان اور اکثر اصحاب مالک نے کہا عن مالک عن عمر بن عثمان اور عمرو بن عثمان بن عفان مشہور ہیں اولاد عثمان سے اور نہیں جانتے ہم عمر بن عثمان کو اور عمل اسی حدیث پر ہے اہل علم کے نزدیک اور اختلاف کیا بعضوں نے مرتد کی میراث میں سو بعض اہل علم نے صحابہ وغیرہم نے داخل کر دیا اس کے مال کو بیت المال میں مسلمانوں کے اور کہا بعضوں نے وارث نہ ہو اس کے مال کا کوئی شخص مسلمانوں میں سے اور استدلال کیا انہوں نے اسی حدیث مذکورہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ وارث ہو کوئی مسلمان کافر کا اور یہی قول ہے شافعی کا۔

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَيْنِ۔

روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وارث نہیں ہوتے دو ملت والے آپس میں۔

ف: یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر جابر کی روایت سے کہ روایت کی ان سے ابن ابی لیلیٰ نے۔

مترجم: موانع ارث چار ہیں، ایک اختلاف ملتین جو اس حدیث میں مذکور ہوا، دوسرے رق یعنی ملک ہونا اگرچہ ملک

ناقص ہو جیسے مکاتب اور اسی طرح جس غلام کا نصف یا ربع آزاد ہو چکا ہو امام اعظم رحمہم اللہ کے نزدیک میراث سے محروم ہے تیسرے قتل جو قصاص اور کفارہ کا موجب ہے اگرچہ قصاص اور کفارہ بسبب حرمت پدری کے ساقط ہو جاوے مگر مانع میراث ہے اور چوتھے اختلاف دارین حنفیہ کے نزدیک خلافاً للشافعی حقیقۃً ہو جیسے حربی اور ذمی میں یا حکماً چنانچہ مستامن اور ذمی دارالاسلام میں یا جیسا کہ دو حربی دو ملکوں مختلف کے چنانچہ ترکی اور ہندی میں کہ ان میں توارث نہیں بسبب عصمت منقطع ہونے کے درمیان ان کے انتہی (غایۃ الاوطار)

بَابُ مَا جَاءَ فِي إِبْطَالِ مِيرَاثِ الْقَاتِلِ

باب قاتل کو میراث نہ ہونے کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قاتل وارث نہیں ہوتا۔

ف: یہ حدیث صحیح نہیں، پہچانی نہیں جاتی مگر اسی سند سے اور اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ کو چھوڑ دیا ہے بعض اہل علم نے یعنی ان سے حدیث لینا اور روایت کرنا ترک کر دیا انہیں میں ہیں احمد بن حنبل اور عمل اسی پر ہے نزدیک اہل علم کے کہ قاتل وارث نہیں ہوتا، قتل خطاء ہو یا عمداً اور بعضوں نے کہا قتل خطا میں وارث ہوتا ہے اور یہی قول ہے مالکؒ کا۔ مترجم: باقی موانع ارث بھی اس باب کے اوپر گزر رہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْمَرْأَةِ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

باب شوہر کی دیت سے بیوی کو میراث ملنے کے بیان میں

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا فَأَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكِلَابِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ وَرِّثِ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا

روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ کہا انہوں نے کہا عمرؓ نے دیت ہے عاقلہ پر اور نہیں وارث ہوتی ہے عورت اپنے شوہر کی دیت میں سے کسی چیز کی خبر دی ان کو ضحاک بن سفیان نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھ بھیجا ان کو کہ وارث کر دا شیم ضبابی کی بیوی کو اس کے شوہر کی دیت میں۔

(ف) یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمِيرَاثَ لِلْوَرَثَةِ وَالْعَقْلَ عَلَى الْعَصَبَةِ

باب اس بیان میں کہ میراث وارثوں کی ہے اور دیت عصبہ پر

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ایک عورت کے جنین کے لیے بنی لحیان میں سے کہ گر گیا تھا اس کے پیٹ سے مردہ ہو کر ایک غرہ کا یعنی ایک (لونڈی یا غلام) پھر وہ عورت کہ جس کے باب میں حکم کیا تھا آپ نے غرہ کا مر گئی سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

مِيْرَاثَهَا لِبَنِيْهَا وَزَوْجِهَا وَاَنَّ عَقْلَهَا عَلٰى عَصَبَتِهَا ۔ نے کہ میراث اس کی اس کے لڑکوں کے لیے اور اس کے شوہر کے لیے ہے اور دیت اس کی عصبہ پر ہے۔

ف: روایت کی یونس نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب اور ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور روایت کی مالک نے زہری سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے اور روایت کی مالک نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مترجم: قولہ پھر وہ عورت جس کے باب میں حکم کیا تھا آپ نے غرہ[1] کا مر گئی اس عبارت کی شرح میں کلام ہے اس طرح کہ عورت سے مراد یہاں وہ عورت ہو کہ جس نے جنین کو ضائع کیا تھا اور اس کی عاقلہ پر آنحضرتؐ نے حکم فرمایا تھا ایک غلام یا لونڈی دینے کا تو اس صورت میں علیہا سے علی عاقلتہا مراد ہے یعنی مضاف یہاں محذوف ہے پس ضمائر بنیہا اور زوجہا میں اسی جانیہ[2] کی طرف راجع ہوں گی اور تخصیص توریث کی اس کے لڑکوں اور زوج کے لیے اس واسطے فرمائی کہ اس کا اور کوئی وارث نہ ہوگا مگر اس میں ایک اشکال یہ ہوتا ہے کہ وفات جانیہ کے ذکر سے یہاں چنداں فائدہ نہیں بلکہ مراد ظاہراً مرنا جنین کا ہے اور اس کی ماں کا چنانچہ ایک روایت میں یہ لفظ وارد ہوا ہے۔ فَقَتَلَهَا وَمَا فِىْ بَطْنِهَا یعنی مار ڈالا اس عورت کو اور اس کے پیٹ کے بچے کو، سو طیبی نے اس کی توجیہ یوں کی ہے کہ مراد قضٰی علیہا سے قضٰی لہا ہے آنحضرتؐ نے لام کے مقام میں علی فرمایا جیسے اس آیت کریمہ میں لِتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ کہ علی بمعنی لام ہے غرضیکہ اس صورت میں مراد وہ عورت ہے کہ جس پر جنایت واقع ہوئی اور موت اس کی بیان ہوئی جس کا حمل گرایا گیا تھا اور سب ضمائر اسی کی طرف راجع ہیں مگر علی عصبتہا میں ضمیر جانیہ کی طرف ہے مگر یہ توجیہ صحیح جب ہوگی کہ دونوں روایتوں میں قضیہ ایک ہی ہو اور طیبی نے کہا یہ توجیہ ظاہر ہے خلاصہ یہ کہ عبارت حدیث میں احتمال ہے کہ حمل گرانے والی عورت مرے یا جس کا حمل گرا تھا، غرض جو مری ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میراث اس کی اس کے وارثوں کو دلوائی اور دیت عاقلہ پر واجب کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِى الرَّجُلِ يُسْلِمُ عَلٰى يَدِ الرَّجُلِ

باب اس شخص کے بیان میں جو کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو

عَنْ تَمِيْمِ نِ الدَّارِيِّ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا السُّنَّةُ فِى الرَّجُلِ مِنْ اَهْلِ الشِّرْكِ يُسْلِمُ عَلٰى يَدِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَقَالَ

روایت ہے تمیم داری سے کہ کیا حکم ہے سنت کا اس اہل شرک کے حق میں جو مسلمان ہو کسی شخص کے ہاتھ پر مسلمانوں میں سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ سب لوگوں سے زیادہ مستحق ہے اس

[1] غرہ ایک لفظ ہے کہ لونڈی غلام دونوں کو شامل ہے جیسے مملوک ۱۲ [2] جانیہ جنایت سے ہے جانیہ وہ عورت ہے کہ جس نے حمل گرا دیا تھا اور جس کا حمل گرا وہ مجنیۃ علیہا ہے ۱۲

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ کی موت اور زندگی میں۔
اَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ

ف: اس حدیث کو نہیں جانتے ہم عبداللہ بن وہب کی روایت سے اور بعضوں نے ابن موہب کہا ہے کہ وہ روایت کرتے ہیں تمیم داری سے اور بعضوں نے عبداللہ بن موہب اور تمیم داری کے بیچ میں قبیصہ بن ذویب کو ذکر کیا ہے اور رعایت کی یحییٰ بن حمزہ نے عبدالعزیز بن عمر سے اور زیادہ کیا اس میں قبیصہ بن ذویب کو اور وہ میرے نزدیک سند متصل نہیں اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے اور بعضوں نے کہا اس کی میراث بیت المال میں رکھی جاوے اور یہی قول ہے شافعی کا اور استدلال کیا انھوں نے اس حدیث سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الولاء لمن اعتق۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ عَاهَرَ بِحُرَّةٍ اَوْ اَمَةٍ فَالْوَلَدُ وَلَدُ الزِّنَا لَا يَرِثُ وَلَا يُوْرَثُ

بسند مذکور مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مرد نے زنا کیا کسی حرہ یا لونڈی سے تو لڑکا لڑکا ہے زنا کا نہ وہ وارث ہوتا ہے کسی کا اور نہ اس کا کوئی وارث ہوتا ہے۔

ف: اور روایت کی یہ حدیث ابن لہیعہ کے سوا اور لوگوں نے بھی عمرو بن شعیب سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کے نزدیک کہ ولد الزنا وارث نہیں ہوتا اپنے باپ کا۔

مترجم یعنی وارث نہیں ہوتا وہ باپ سے مگر وارث ہوتا ہے اپنی ماں سے اور اسی طرح وارث ہوتی ہے اس کی ماں اس سے (کذا ذکر الشیخ فی شرح مشکوٰۃ)

بَابُ مَنْ لَا يَرِثُ الْوَلَاءَ — باب ولاء کی میراث میں

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ يَرِثُ الْمَالَ۔

بسند مذکور مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وارث ہوتا ہے ولاء کا جو شخص کہ وارث ہوتا ہے مال کا۔

ف: اس حدیث کی سند کچھ قوی نہیں۔

عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْاَةُ تَحُوْزُ ثَلَاثَةَ مَوَارِيْثَ عَتِيْقَهَا وَلَقِيْطَهَا وَوَلَدَهَا الَّذِيْ لَاعَنَتْ عَنْهُ۔

روایت ہے واثلہ بن اسقع سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اکٹھا کرتی ہے تین ترکوں کو اپنے آزاد کیے ہوئے غلام کا اور جس لڑکے کو راہ میں سے اٹھا کر پال لیا اور اس لڑکے کا جس کو لے کر اپنے شوہر سے لعان کیا اور جدا ہوگئی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر محمد بن حرب کی روایت سے اسی سند سے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْوَصَايَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں وصیتوں کے جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

مترجم: وصایا جمع ہے وصیۃ کی جیسے خطایا جمع ہے خطیۃ کی اور وصیت اصل میں عہد و قرار اور نصیحت کو کہتے ہیں لغت اور اصطلاح میں وہ عہد و قرار و نصیحت ہے کہ جو قریب موت کے واقع ہو اور شرعاً تملیک بعد الموت کا نام ہے اور وصیت اسم ہے یعنی مصدر کے اور موصی بہ کو یعنی جس کی وصیت کی جائے اس کو بھی وصیت کہتے ہیں اور ایصاء عبارت ہے غیر کو وصی کرتے سے تاکہ غیر اس کی غیبت میں کام کرے خواہ موصی زندہ ہو یا مردہ مثلاً زید نے بکر سے کہا کہ خالد کو یہ مکان دینا تو زید موصی ہے اور بکر وصی ہے اور مکان موصی بہ اور خالد موصی لہٗ اور باقی مسائل وصیت کے ضمن ابواب میں مذکور ہوں گے یہاں اتنا جاننا ضرور ہے کہ وصیت مستحب ہے اور اہل ظواہر اس کے وجوب کی طرف گئے ہیں اور پیش از نزول میراث واجب تھی بعد نزول میراث وجوب منسوخ ہو گیا اس لیے وصیت وارث کو درست نہیں اور فقہاء نے کہا ہے کہ جس پر دَین ہو یا ودیعت کسی کی اس کے پاس ہے تو لازم ہے اس کو وصیت کر کے گواہ کرنا اس پر، (کذا ذکرہ الشیخ فی شرح مشکوٰۃ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ — باب وصیت بالثلث میں

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا أَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَأَتَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيْرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي فَأُوْصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ إِنَّكَ إِنْ تَذَرْ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ إِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً إِلَّا أُجِرْتَ فِيْهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِكَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أُخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِي فَتَعْمَلَ عَمَلًا تُرِيْدُ بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ رِفْعَةً وَدَرَجَةً وَلَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتّٰى

سعد نے کہا میں بیمار ہوا جس سال مکہ فتح ہوا ایسا کہ قریب ہو گیا میں موت کے سو آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو سو میں نے کہا یا رسول اللہ میرا مال بہت ہے اور وارث کوئی نہیں مگر بیٹی میری یعنی عصبات وغیرہ بہت ہیں تو وصیت کر جاؤں میں اپنے سارے مال کی یعنی خدا کی راہ میں فرمایا آپ نے نہیں، کہا میں نے پھر دو ثلث مال کی وصیت کروں فرمایا آپ نے نہیں میں نے کہا پھر نصف مال کی فرمایا آپ نے نہیں کہا پھر تہائی مال فرمایا آپ نے کہ خیر تہائی کافی ہے اور تہائی بھی بہت ہے البتہ اگر تو چھوڑ جاوے اپنے وارثوں کو غنی بہتر ہے کہ چھوڑ جاوے تو ان کو تنگ دست کہ ہاتھ پھیلاتے پھریں لوگوں کے سامنے تو خرچ نہ کرے گا کسی اہل حقوق پہ کوئی خرچ کرنے کی چیز مگر بدلہ دیا جاوے گا تجھ کو اس کا یہاں تک کہ ایک لقمہ کہ اٹھاوے گا اسکو اپنی بی بی کے منہ کی طرف، کہا راوی نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ

يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ... يُنْتَفَعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللّٰهُمَّ امْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ۔

کیا میں پیچھے ہٹ گیا اپنی ہجرت سے فرمایا آپ نے نہ زندہ رہے گا تو بعد میرے کہ عمل کرے تو کچھ کہ ارادہ کرے ساتھ اس کے رضائے الٰہی کا مگر بڑھ جاوے گی تیرے لیے بلندی اور درجہ اور شاید کہ تو جیوے بعد میرے یہاں تک کہ منتفع ہوویں گی تجھ سے کچھ قومیں اور نقصان اٹھاویں گے تجھ سے دوسرے لوگ پھر آپ دعا کرنے لگے اور فرمانے لگے یا اللہ رواں کر دے میرے اصحاب کی ہجرت کو اور مت لوٹا ان کو ایڑیوں پر لیکن بیچارہ سعد بن خولہ کہ افسوس کرتے تھے ان کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر کہ وہ انتقال کر گئے ہیں وہ مکہ میں۔

ف: اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے سعد بن ابی وقاص سے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے کہ آدمی کو جائز نہیں ثلث سے زیادہ میں وصیت کرنا اور مستحب کہا ہے بعض علماء نے ثلث سے کم وصیت کرنے کو اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ثلث کو بہت فرمایا۔

مترجم: قولہ وارث کوئی نہیں یعنی ایسا وارث نہیں کہ جس کی پرورش مجھ کو ضرور ہو ورنہ اور وارث اور عصبات ان کے بہت تھے، قولہ یتکففون کف سے مشتق ہے اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں یعنی سوال کریں دوسرے یہ کہ کف کف طعام مانگتے پھریں، قولہ میں پیچھے ہٹ گیا اپنی ہجرت سے یہ مہاجرین میں سے تھے مکہ سے ہجرت کی تھی اپنی بیماری میں ان کو یہ خوف ہوا کہ اگر میں مکہ میں مر جاؤں تو ہجرت میری قبول نہ ہو حضرت نے ان کو طول حیات کی بشارت دی... ارباب سیر نے لکھا ہے کہ وہ فتح عراق تک زندہ رہے اور کفار کی ہزیمت اور مسلمانوں کی نصرت ان کے ہاتھ پر ہوئی، قولہ لیکن بیچارہ سعد بن خولہ الخ اس قول میں حضرت ان پر افسوس فرماتے تھے کہ وہ ہجرت کر کے پھر حجۃ الوداع میں مکہ میں آکر انتقال فرما گئے اور ترحماً یہ کلمات ارشاد کرتے تھے اکثر کا قول یہی ہے اور بعضوں نے کہا حضرت کی مراد اس قول سے مذمت ان کی تھی کہ انہوں نے ہجرت نہ کی یہاں تک کہ وہیں انتقال فرمایا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْأَةُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ سِتِّينَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِي الْوَصِيَّةِ فَيَجِبُ لَهُمَا النَّارُ ثُمَّ قَرَأَ عَلَيَّ أَبُو هُرَيْرَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصٰى بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِنَ اللّٰهِ إِلَى قَوْلِهِ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ انہوں نے بیان کیا شہر بن حوشب سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد یا عورت عمل کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے موافق ساٹھ برس تک پھر آتی ہے ان کو موت پس وہ نقصان پہنچاتے ہیں وصیت میں یعنی ایسی وصیت کرتے ہیں کہ وارثوں کا نقصان ہو پس واجب ہو جاتی ہے ان دونوں کے لیے دوزخ پھر پڑھی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت من بعد وصیۃ سے الفوز العظیم تک۔

ف: یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور نصر بن علی جو اشعث بن جابر سے راوی ہیں دادا ہیں نصر جہضمی کے۔

مترجم: غیر مضار یعنی وصیت ایسی ہو کہ ضرر نہ دیا ہو بسبب اس کے کسی کو بیضاوی نے کہا ضرر سے مراد یہ ہے کہ وارثوں کو نقصان نہ ہو مثلاً یہ کہ ثلث سے زیادہ وصیت کی کہ وارثوں کو مال کم پہنچا یا کسی کے قرض کا جھوٹ اقرار کر لیا کہ وہ اس کے مال سے ادا کرنا پڑا اس میں بھی وارثوں کا نقصان ہوا اور ابوہریرہ نے اس حدیث کی تائید کے لیے یہ آیت قرأت کی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ

باب وصیت کی ترغیب میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ مَا يُوصِي فِيهِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا آپ نے نہ چاہیے مرد مسلمان کو دو رات رہے اور اس کو وصیت کرنا ہو کسی چیز میں مگر یہ کہ وصیت اس کی لکھی ہوئی ہو اس کے پاس۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زہری نے سالم سے انھوں نے ابن عمر سے انھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُوصِ.

باب اس بیان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت نہ کی۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ أَبِي أَوْفَى أَوْصَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قُلْتُ وَكَيْفَ كُتِبَتِ الْوَصِيَّةُ وَكَيْفَ أَمَرَ النَّاسَ قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى۔

روایت ہے طلحہ سے کہا انھوں نے ابن ابی اوفیٰ سے کیا وصیت کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انھوں نے نہیں پھر پوچھا انھوں نے کیونکر لکھی گئی وصیت اور کیا حکم کیا آپ نے آدمیوں کو فرمایا انھوں نے وصیت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتاب اللہ کی فرمانبرداری اور اطاعت کی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر مالک بن مغول کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ

باب وارث کیلیے وصیت نہ ہونے کے بیان میں

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ

روایت ہے ابی امامہ سے کہا انھوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے اپنے خطبہ حجۃ الوداع میں کہ اللہ بزرگ اور برتر نے مقرر کر دیا ہر ایک کا حصہ یعنی وارثوں میں سے سو اب وصیت نہیں جائز وارث کے لیے اور لڑکا منسوب

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيْهِ أَوِ انْتَمٰى إِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ التَّابِعَةُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تُنْفِقُ امْرَأَةٌ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذٰلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا وَقَالَ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيْمُ غَارِمٌ۔

ہے صاحب فراش کی طرف اور زانی مستحق ہے پتھر کا اور حساب ان کا اللہ تعالیٰ پر ہے اور جس نے اپنے تئیں مشہور کیا ولد کسی اور کا اپنے باپ کے سوا یا منسوب کیا اپنے تئیں اپنے مولیٰ کے سوا اور کی طرف اس پر لعنت ہے اللہ کی پے در پے قیامت کے دن تک نہ خرچ کرے کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے کچھ مگر شوہر کی اجازت سے عرض کیا گیا یارسول اللہ کھانا بھی، فرمایا آپ نے کھانا ہمارے سب مالوں سے افضل ہے یعنی اس کی حفاظت اور زیادہ ضرور ہے اور فرمایا مانگی کی چیز مالک کو پھیر دینی ہے اور منحہ پھیر دینا ہے اور قرض ادا کرنا ہے اور ضامن ذمہ دار ہے یعنی اس چیز کا جس کی ضمانت کی ہے۔

ف: اس باب میں عمرو بن خارجہ اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے ابی امامہ سے اس سند کے سوا اور سند سے بھی اور روایت اسماعیل بن عیاش کی اہل عراق اور اہل حجاز سے کچھ قوی نہیں وہ روایت کہ جس میں وہ متفرد ہوں اس لیے کہ انہوں نے اہل عراق و حجاز سے مناکیر روایتیں کی ہیں اور روایت ان کی اہل شام سے صحیح تر ہے ایسا ہی کہا محمد بن اسماعیل نے سُنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے کہا احمد بن حنبل نے کہا اسماعیل بن عیاش صحیح تر ہیں بدن میں یعنی ہوش و حواس میں بقیہ سے اور بقیہ کی بہت احادیث منکرہ ہیں ثقات سے اور سُنا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے کہتے تھے سُنا میں نے زکریا بن عدی سے کہتے تھے کہا ابو اسحاق فزاری نے تو تم بقیہ سے وہ حدیثیں جو روایت کی ہیں انہوں نے ثقات سے اور نہ لو وہ جو روایت کی ہیں انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے خواہ وہ ثقات سے ہوں یا غیر ثقات سے ہوں۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَلٰى نَاقَتِهِ وَأَنَا تَحْتَ جِرَانِهَا وَهِيَ تَقْصَعُ[1] بِجِرَّتِهَا وَإِنَّ لُعَابَهَا يَسِيْلُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعْطٰى كُلَّ ذِيْ حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

روایت ہے عمرو بن خارجہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اپنی اونٹنی پر اور میں اس کی گردن کے نیچے تھا اور وہ جگالی کر رہی تھی اور اس کا تھوک میرے دونوں شانوں کے بیچ میں بہ رہا تھا اس وقت سُنا میں نے آپ کو کہ فرماتے تھے اللہ عزّ وجلّ نے مقرر کر دیا ہر حق والے کا حصہ سو اب وصیت نہیں ہے وارث کے لیے اور ولد صاحب فراش کی طرف منسوب ہے اور زانی کو پتھر ہیں۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم: قولہ اب وصیت نہیں جائز وارث کے لیے یعنی قبل نزول آیت میراث تو

---

[1] قصع فلان قصعا فرو برد فلاں جرعہ آب را و قصعت الناقۃ بجرتہا فرو برد ناقہ نشخوار خود را یا خائید آں را یا برآورد نشخوار را از شکم و ہنوز نخوائید یا پُر کرد دہن را از اں یا نیکو و نرم خوائید و فی الحدیث انہ خطب علیٰ راحلتہ انہا تقصع بجرتہا منتہی الارب۔

وارثوں کے لیے وصیت واجب تھی اب بعد نزول وجوب نہ رہا اور درصورتیکہ ایک وارث کا نقصان ہو دوسرے کے لیے وصیت کرتے ہیں تو یہ وصیت ناجائز ہو گی بمنطوق قرآن کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے غیر مضار اور اگر کوئی وارث نہ ہو سوا ایک کے تو وصیت اسے جائز ہو گی اس لیے کہ اس میں کسی کا نقصان نہیں جیسے مثلاً وصیت کی زوجہ نے اپنے زوج کو یا زوج نے اپنی زوجہ کو اور وہاں اور کوئی وارث نہیں تو وصیت صحیح ہو گی کذا ذکرہ ابن الکمال، اور مجتبیٰ میں کہا ہے کہ اگر زوجہ نے اپنے زوج کے واسطے نصف مال کی وصیت کی تو تمام مال اس کا ہو گا یعنی جبکہ زوجہ کا کوئی وارث نہ ہو (غایۃ الاوطار) قولہ اور لڑکا منسوب ہے صاحب فراش الخ یعنی جب کسی نے کسی کی زوجہ منکوحہ سے یا امۂ موطوئہ سے زنا کیا اور لڑکا ہوا تو نسب اس کا اس عورت کے زوج اور سید سے لگے گا نہ اس زانی سے بلکہ زانی کو پتھر ہیں، اور اس کے دو مطلب ہیں ایک تو یہ کہ فرمانا زجراً ہے جیسے کہتے ہیں فلانے پر خاک ہے، دوسرے یہ کہ یہ بیان واقعی ہے یعنی وہ مستحق ہے رجم کا، قولہ اور جس نے اپنے کو ولد ٹھہرایا مراد یہ ہے کہ خود انکار کیا اپنے باپ سے کہ یہ میرا باپ نہیں اور کسی کو اپنا باپ مقرر کیا یا یہ کہ جیسے اکثر لوگ شیخ سے سید بن جاتے ہیں یا بزرگوں کی اولاد اپنے تئیں بناتے ہیں، اور منیحہ وہ جانور ہیں کہ کسی کو دیا اس کے واسطے کہ اس کے دودھ سے منتفع ہو پھر مالک جب چاہے اسے پھیر لیوے یا کسی درخت سے پھل کھانے کی یا کسی زمین میں زراعت کی اجازت دے۔

بَابُ مَا جَاءَ يُبْدَأُ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ　　باب اس بیان میں کہ ادائے دین وصیت پر مقدم ہے

عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاَنْتُمْ تَقْرَءُوْنَ الْوَصِيَّةَ قَبْلَ الدَّيْنِ۔

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا انہوں نے حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ادائے دین کا قبل وصیت کے اور تم پڑھتے ہو قرآن میں وصیت کو قبل دین کے یعنی اگرچہ وصیت قراءۃً مقدم ہے مگر اداءً مؤخر ہے۔

ف: اسی حدیث پر عمل ہے تمام اہل علم کے نزدیک کہ ادائے دین ضرور ہے قبل اجرائے وصیت کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَصَدَّقُ اَوْ يُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ　　باب اس کے بیان میں جو صدقہ دے یا غلام آزاد کرے موت کے قریب

عَنْ اَبِيْ حَبِيْبَةَ الطَّائِيِّ قَالَ اَوْصٰى اِلَيَّ اَخِيْ بِطَائِفَةٍ مِنْ مَالِهٖ فَلَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَقُلْتُ اِنَّ اَخِيْ اَوْصٰى اِلَيَّ بِطَائِفَةٍ مِنْ مَالِهٖ فَاَيْنَ تَرٰى لِيْ وَضْعَهٗ فِي الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنِ اَوِ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اَمَّا اَنَا فَلَوْ كُنْتُ لَمْ اَعْدِلْ بِالْمُجَاهِدِيْنَ سَمِعْتُ

روایت ہے ابی حبیبہ طائی سے کہا وصیت کی مجھے میرے بھائی نے ایک ٹکڑے کی اپنے مال میں سے پھر ملاقات کی میں نے ابا الدرداء سے اور کہا میں نے کہ میرے بھائی نے وصیت کی ہے مجھے تھوڑے مال کی اپنے مال سے پھر تم کہاں مناسب دیکھتے ہو خرچ کرنا اس کا فقراء یا مساکین یا مجاہدوں میں جو اللہ کی راہ میں ہوں تو کہا ابو الدرداء نے میں اگر ہوتا یعنی

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَثَلُ الَّذِیْ یُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ کَمَثَلِ الَّذِیْ یُھْدِیْ اِذَا شَبِعَ۔

تمہاری جگہ تو برابر نہ کرتا مجاہدوں کے ساتھ کسی کو یعنی انہیں میں خرچ کرنا اولیٰ ہے پھر بیان کی یہ حدیث کہ سُنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مثال اس کی جو آزاد کرے موت کے وقت مانند مثال اس شخص کے ہے جو ہدیہ دیوے جب اپنا پیٹ بھر جاوے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم: یعنی ثواب اس کا کم ہے اس مال کے ثواب سے جو حالتِ صحت اور عافیت میں اور محبت مال کے وقت میں دیا جاوے۔ جیسا انصار کی فضیلت میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَیُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤی اَنْفُسِھِمْ وَلَوْ کَانَ بِھِمْ خَصَاصَۃٌ

یعنی مقدم رکھتے ہیں اپنے نفسوں پر مہاجرین کو اگرچہ ان کو بھوک ہو۔

اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّیَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا یعنی کھلاتے ہیں کھانا جس وقت میں کہ کھانے کی ان کو محبت ہے مسکین و یتیم و اسیر کو چنانچہ اکثر مفسرین نے حُبِّہٖ کی ضمیر کو طعام کی طرف راجع کیا ہے اور یہی اولیٰ ہے۔

بَابٌ عَنْ عُرْوَۃَ اَنَّ عَائِشَۃَ رض اَخْبَرَتْہُ اَنَّ بَرِیْرَۃَ جَآءَتْ تَسْتَعِیْنُ فِیْ کِتَابَتِھَا وَلَمْ تَکُنْ قَضَتْ مِنْ کِتَابَتِھَا شَیْئًا فَقَالَتْ لَھَا عَائِشَۃُ ارْجِعِیْ اِلٰۤی اَھْلِکِ فَاِنْ اَحَبُّوْۤا اَنْ اَقْضِیَ عَنْکِ کِتَابَتَکِ وَیَکُوْنَ وَلَآؤُکِ لِیْ فَعَلْتُ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ بَرِیْرَۃُ لِاَھْلِھَا فَاَبَوْا وَقَالُوْۤا اِنْ شَآءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَیْکِ وَیَکُوْنَ لَنَا وَلَآؤُکِ فَلْتَفْعَلْ فَذَکَرَتْ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِیْ فَاَعْتِقِیْ فَاِنَّمَا الْوَلَآءُ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَیْسَتْ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَیْسَتْ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ فَلَیْسَ لَہٗ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَۃَ مَرَّۃٍ

روایت ہے عروہ سے کہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے خبر دی ان کو کہ بریرہ آئیں تائید چاہتی تھیں حضرت عائشہ سے اپنی زرِ کتابت ادا کرنے میں اور اس میں سے کچھ ادا نہیں کیا تھا سو فرمایا ان سے حضرت عائشہ رض نے لوٹ جاؤ تم اپنے لوگوں میں پھر کہو ان سے کہ اگر وہ چاہیں کہ ادا کر دوں زرِ کتابت تیرا اور ہو وے ولا میرے لیے تو میں ایسی کر دوں سو ذکر کیا بریرہ نے اپنے لوگوں سے اور نہ مانی انہوں نے یہ بات اور کہنے لگے کہ اگر چاہیں وہ ثواب تجھے زرِ کتابت دے کر اور ہو وے ولا تیری ہمارے لیے تو خیر کریں، سو ذکر کیا میں نے اس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے تم خرید کر کے آزاد کرو اور ولا تو اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے پھر کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی خطبہ پڑھنے اور فرمایا کیا حال ہے ان قوموں کا کہ شرط کرتے ہیں ایسی شرطیں جو نہیں کتاب اللہ میں، جس نے شرط کی ایسی جو نہیں کتاب اللہ میں تو اس کی وفا اس کو نہ ملے گی اگرچہ سو بار اس نے شرط باندھی ہو۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کئی سندوں سے اور عمل اسی پر ہے اہل علم کے نزدیک کہ ولا اسی کا حق ہے جو آزاد کرے۔

مترجم۔ اس میں داخل ہیں وہ شرطیں کہ جو اکثر متفقہین بغیر استدلال شرعی کے عبادات وطاعات میں مقرر فرماتے ہیں جیسے شرائط صحت جمعہ کے یا شرائط طہارت بیر کے یا تفاوت فیما بین ماء قلیل وکثیر کے یا متصوفین وظائف اور اوراد میں یوم و وقت و ثواب و ماکل ومشارب میں شروط بیجا مقرر فرماتے ہیں کہ سب کے سب از قبیل لایلتفت الیہا ولا یعبأ بہا ہیں انتہی اور ولا کی تفصیل آگے آتی ہے۔

مسئلہ۱ وصیت چار قسم ہے۔ واجب ہے وصیت زکوٰۃ وکفارات اور فدیہ صیام اور مسائل ملحقہ، مترجم۔ صلوٰۃ کے جن کے ادا کرنے میں مسلمانوں نے قصور کیا اور وصیت مباح ہے مالدار کے واسطے اور مکروہ ہے فاسق وفاجر کے واسطے اور ان کے سوا مستحب ہے حموی نے قاضی خان سے نقل کیا ہے کہ جب آدمی نے وصیت کا ارادہ کیا اور اس کی اولاد صغار ہے شیخین نے کہا کہ مال کا چھوڑ جانا اپنی اولاد کے واسطے افضل ہے اور اگر اولاد کبار ہے اور مال تھوڑا ہے امام نے کہا کہ اس کو وصیت کرنا لائق نہیں اور اگر مال زیادہ ہے اور وارث غنی ہیں تو امور واجبہ سے وصیت کی ابتداء کرے اور اگر اس پر کچھ واجب نہیں رہا تو اہل قرابت کے واسطے وصیت کرے اور اگر اقرباء اغنیاء ہیں تو پڑوسیوں کے واسطے وصیت کرے۔ (کذا فی غایۃ الاوطار ناقلاً عن الطحاوی)

مسئلہ۲۔ نووی نے شرح مسلم میں کہا ہے کہ اجماع ہے ہمارے زمانہ کے علماء کا کہ جس کا وارث ہو اس کی وصیت جاری نہیں ہوتی ثلث سے زیادہ میں مگر باجازت ورثہ اور اجماع ہے کہ اگر اجازت دے دیں وارث تو نافذ ہو جائے گی اگرچہ جمیع مال میں ہو۔ اور لیکن جس کا کوئی وارث نہ ہو پس مذہب جمہور اور شافعیہ کا یہ ہے کہ صحیح نہیں وصیت اس کی ثلث سے زیادہ میں اور جائز رکھا ہے اسے ابو حنیفہ اور اصحاب ان کے نے اور اسحاق اور احمد نے ایک روایت میں اور یہی مروی ہے علیؓ اور ابن مسعودؓ سے

مسئلہ۳۔ ثواب صدقات میت کو پہنچتا ہے چنانچہ مسلم میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میرے باپ انتقال کر گئے ہیں اور مال چھوڑ گئے ہیں اور کچھ وصیت نہ کی کیا میں اگر صدقہ دوں تو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو گا۔ آپؐ نے فرمایا ہاں اور اسی طرح اور بھی روایتیں آئی ہیں۔ نووی نے کہا ہے ان احادیث سے میت کی طرف سے صدقہ دینا جائز ہوا بلکہ مستحب اور معلوم ہوا کہ ثواب اس کا پہنچتا ہے میت کو اور نفع دیتا ہے اس کو اور اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا اور یہ احادیث مخصص ہیں عموم کو اس آیت کے وَاَنۡ لَّیۡسَ لِلۡاِنۡسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی اور اجماع ہے مسلمانوں کا اس پر کہ واجب نہیں وارث پر صدقہ دینا میت کی طرف سے اور مراد صدقہ تطوع ہے بلکہ مستحب ہے اس کا دینا۔ ولیکن حقوق مالیہ جو میت پر ثابت ہوں ان کی قضا واجب ہے اگر اس کا ترکہ ہو برابر ہے کہ وصیت کی ہو اس نے یا نہ کی ہو اور یہ سب راس المال سے ہوں گے عام ہیں کہ دیون الٰہی ہوں مثل زکوٰۃ اور حج اور نذر و کفارہ کے اور بدل صوم وغیرہ کے یا دیون مردم ہوں پھر اگر میت نے کچھ ترکہ نہ چھوڑا تو وارث پر قضائے دین لازم نہیں مگر استحباباً اور تبرعاً۔

مسئلہ۴۔ وصیت اللہ تعالیٰ کی والدین کے ساتھ نیکی کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَوَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَیۡہِ حُسۡنًا یعنی وصیت کی ہم نے انسان کو والدین کے ساتھ احسان کرنے کی اور ان کی اطاعت اور فرمانبرداری کی مگر یہ کہ شرک میں اُن کی اطاعت نہیں اور اسی طرح اور امور خلاف شرع میں اور وصیت یہاں بمعنی امر وحکم کے ہے اور وصیت ابراہیم و

یعقوب علیہ السلام کی اس آیت میں جو آخر پارہ الٓمٓ میں ہے مذکور ہے وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهِيْمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ اور یہ وصیت ہے توحید پر قائم رہنے کی اور وصیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ تھی الصَّلٰوةُ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ یعنی نماز کی حفاظت کرو اور لونڈی غلام کی رعایت پس مومن متبع سنت کو تعلیم وصیت کی انہیں آیات واحادیث میں ہوگی اور رہا یہ کہ اسی طرح دنیات کی وصیت کرے علی الخصوص اہل پاک کو اس وقت اس امر کی وصیت ضرور ہے کہ عزیز واقارب نوحہ نہ کریں اور تیجہ و سوا اس بطور بدعت نہ کریں پھولوں کی چادر جنازہ اور قبر پر نہ ڈالیں اور اسی طرح جمیع منکرات و بدعات سے محترز رہیں۔ انتہی۔ چنانچہ مترجم کی بھی وصیت یہی ہے۔

اَبْوَابُ الْوَلَاءِ وَالْهِبَةِ یہ باب ہیں ولاء اور ہبہ کے جو وارد ہیں

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ولاء لغت میں بمعنی نصرت اور محبت کے ہیں اور مشتق ہے ولی بفتح واؤ و سکون لام سے اور شرع میں عبارت ہے باہم کی مددگاری سے بسبب ولاء عتاقت کے یا بسبب ولاء موالات کے اور ولاء عتاقت سے مراد وہ حقوق ہیں جو آزاد کرنے والے کو ثابت ہوتے ہیں آزاد کیے ہوئے کی نسبت جیسے وارث ہونا اس کا اور اس کے نکاح کرنے اور اس پر نماز پڑھنے کی ولایت کہ آزاد کرنے والے کو ثابت ہوتی ہے اور ولاء موالات بقول اسبیجابی یہ ہے کہ مرد مسافر دوسرے شخص سے کہے کہ میری برادری نہیں اور نہ کوئی مددگار سو مجھ کو اپنی طرف بلا لے اور اپنی قوم کی طرف تاکہ میں تیری جماعت میں گنا جاؤں سو تو میری مدد کیجیو اور میرے اوپر سے نوائب اور مصائب دور کیجیو اور اگر میں مر جاؤں تو میرے مال کا وارث ہے۔ تو دونوں شخصوں میں عقد موالات منعقد ہوگی یعنی بشرط قبول شخص ثانی (غایۃ الاوطار)

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ باب اس بیان میں کہ ولاء معتق کا حق ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْطَى الثَّمَنَ اَوْ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ۔

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے ارادہ کیا بریرہ کو خریدنے کا اور شرط کی ان کے مالکوں نے ولاء کی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء اسی کا حق ہے جو قیمت دیوے یا یہ فرمایا کہ جو ولی نعمت ہو یعنی متکفل ہو آزاد کرنے کا نعمت سے۔

ف۔ اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کے نزدیک۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ باب ولاء کی بیع اور ہبہ کی نہی میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر عبداللہ بن دینار کی روایت سے کہ وہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت

کرتے ہیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی یہ شعبہ اور سفیان ثوری اور مالک بن انس نے عبداللہ بن دینار سے۔ اور مروی ہے شعبہ سے کہ کہا انہوں نے کہ عبداللہ بن دینار جب یہ روایت بیان کرتے ہیں اگر مجھے اجازت دیں تو میں کھڑا ہو کر ان کا سر چوموں اور روایت کی یہ حدیث یحییٰ بن سلیم نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ وہم ہے وہم کیا اس میں یحییٰ بن سلیم نے اور صحیح یہ سند ہے عن عبید اللہ بن عمر عن عبداللہ بن دینار عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسی سند سے روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے عبیداللہ بن عمر سے اور متفرد ہوئے عبداللہ بن دینار اس حدیث کی روایت کے ساتھ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي مَنْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيهِ أَوِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيهِ

باب معتق اور باپ کے سوا اور کسی کو معتق اور باپ کہنے کی برائی میں۔

عَنْ إِبْرٰهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيٌّ فَقَالَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَءُهُ إِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيفَةَ صَحِيفَةٌ فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ فَقَدْ كَذَبَ وَقَالَ فِيهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلٰى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا وَمَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ تَوَلّٰى غَيْرَ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ۔

روایت ہے ابراہیم تیمی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا ان کے باپ نے خطبہ پڑھا ہم پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اور فرمایا جو دعویٰ کرے کہ ہمارے پاس کوئی چیز ہے کہ جسے پڑھتے ہیں ہم کتاب اللہ اور اس صحیفہ کے سوا کہ جس میں سن لکھے ہوئے ہیں اونٹوں کے اور کچھ حکم ہیں جراحتوں کے تو بیشک اس نے جھوٹ بولا یعنی کتاب اللہ اور اس صحیفہ کے سوا ہمارے پاس کوئی چیز نہیں اور اس صحیفہ میں یہ بھی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ حرم ہے عیر اور ثور کے درمیان پھر جس نے جگہ دی کسی نئے کام خلاف سنت کو یا جگہ دی کسی نئے کام کرنے والے بدعتی کو اس پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں اور تمام آدمیوں کی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کے دن کوئی فرض نہ نفل اور جس نے اپنے کو منسوب کیا اپنے باپ کے سوا اور کسی کی طرف یا مولیٰ بنایا اپنے آزاد کرنے والے کے سوا اور کسی کو تو اس پر لعنت ہے اللہ کی اور تمام فرشتوں اور تمام آدمیوں کی نہ قبول کرے گا اللہ تعالیٰ اس سے کوئی فرض اور نہ نفل اور پناہ دینا مسلمانوں کا ایک ہے کہ چلتا ہے اس کے ساتھ ادنیٰ ان کا یعنی ادنیٰ مسلمان بھی کسی کو پناہ دے تو اس کی رعایت سب کو لازم ہے۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی بعضوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی سے مانند اس کے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں سے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرَّجُلِ يَنْتَفِي مِنْ وَلَدِهٖ

باب لڑکے کی نفی کے بیان میں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ مِنْ فَزَارَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ امْرَاَتِيْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيْهَا اَوْرَقُ قَالَ نَعَمْ اِنَّ فِيْهَا لَوُرْقًا قَالَ اَنّٰى اَتَاهَا ذٰلِكَ قَالَ لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهَا قَالَ فَهٰذَا لَعَلَّ عِرْقًا نَزَعَهٗ۔

روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہ آیا ایک مرد بنی فزارہ کے قبیلہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیوی نے جنا ہے ایک لڑکا کالا تو فرمایا اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا ہیں تیرے پاس کچھ اونٹ عرض کی اس نے کہ ہاں فرمایا آپ نے کیا رنگ ہیں ان کے اس نے کہا سرخ۔ فرمایا کیا ہے اس میں کوئی کالا بھی اس نے کہا ہاں ان میں کالے بھی ہیں فرمایا پھر کالا ان میں کہاں سے آیا اس نے کہا کہ شاید آگئی ہو گی اس میں کوئی رگ یعنی ان ان اونٹوں کے باپ دادوں میں کوئی کالا ہو گا اس کی رگ سے سرخ اونٹوں میں کچھ کالے پیدا ہو گئے آپ نے فرمایا شائد تیرے لڑکے میں بھی کوئی رگ آگئی ہو گی اس کے باپ دادوں کی۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقَافَةِ

باب قیافہ شناس کے بیان میں۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُوْرًا تَبْرُقُ اَسَارِيْرُ وَجْهِهٖ فَقَالَ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ اٰنِفًا اِلٰى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ هٰذِهِ الْاَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آئے ان کے پاس خوشی خوشی کہ چمک رہی تھیں جھریاں ان کی پیشانی کی اور فرمایا آپ نے تم نے دیکھا کہ مجزز نے دیکھا اس وقت زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کو پھر کہا یہ پیر بعض اُن کے بعض سے ہیں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی سفیان بن عیینہ نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور زیادہ کیے اس میں یہ لفظ الم تران مجززا مر علی زید بن حارثۃ و اسامۃ بن زید وقد غطیا رؤسھما و بدت اقدامھما فقال ان ھذہ الاقدام بعضھا من بعض یعنی فرمایا آپ نے حضرت عائشہ رضی سے کہ مجزز گذرا زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید پہ سے اور وہ دونوں ڈھانکے ہوئے تھے اپنے سروں کو اور کھلے تھے ان کے پیر سو کہا مجزز نے کہ یہ اقدام بعض ان کے بعض سے ہیں انتہٰی اسی طرح روایت کی ہم سے سعید بن عبدالرحمٰن اور کئی لوگوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے زہری سے اور استدلال کیا ہے بعض اہل علم نے اس حدیث سے امر قیافہ کے معتبر ہونے میں۔

مترجم۔ اہل جاہلیت قدح کرتے تھے نسب میں اسامہ بن زید کے اس لیے کہ اسامہ کالے تھے اور باپ ان کے زید گورے تھے جب قیافہ شناس کہ نام ان کا مجزز تھا اس نے کہا دونوں کے پیر دیکھ کر کہ ان دونوں میں ابوت اور بنوت ثابت ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے کہ قادحین کی تکذیب اور ان کے نسب کی تصدیق ہوئی۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي حَثِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهَدِيَّةِ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ترغیب دلانے میں ہدیہ پر۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَهَادُوْا فَاِنَّ الْهَدِيَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقَّ فِرْسِنِ شَاةٍ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آپس میں ہدیہ بھیجو اس لیے کہ ہدیہ لے جاتا ہے دل کی خفگی اور حقیر نہ سمجھے کوئی عورت اپنی ہمسایہ کی عورت کو اگرچہ ایک ٹکڑا ہو بکری کے کھر کا یعنی ہدیہ دینے میں شرما دے نہیں اگرچہ ادنیٰ چیز ہو۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور ابو معشر کا نام نجیح ہے اور وہ مولیٰ ہیں بنی ہاشم کے اور بعض اہل علم نے ان میں کلام کیا ہے بسبب حافظہ ان کے۔

بَابُ مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّجُوْعِ فِي الْهِبَةِ۔

باب ہدیہ یا ہبہ دے کر پھیر لینے کی کراہت میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَالْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فَرَجَعَ فِيْ قَيْئِهِ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثال اس شخص کی کہ دیتا ہے کوئی چیز پھر پھیر لیتا ہے۔ مانند اس کتے کے ہے کہ کھایا اس نے یہاں تک کہ خوب آسودہ ہو گیا اور قے کی پھر لوٹا اور رجوع کیا اپنی قے کی طرف یعنی کھالی۔

ف۔ اس باب میں ابن عباس اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعَانِ الْحَدِيْثَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ يُعْطِيَ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدُ فِيْمَا يُعْطِيْ وَلَدَهُ وَمَثَلُ الَّذِيْ يُعْطِي الْعَطِيَّةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِيْ قَيْئِهِ۔

روایت ہے ابن عمرؓ اور ابن عباسؓ سے دونوں مرفوع کرتے ہیں اس حدیث کو کہ فرمایا آپ نے حلال نہیں کسی مرد کو کہ دیوے کوئی چیز پھر پھیرے اس کو مگر والد کو درست ہے پھیر لینا اس چیز کا کہ دیوے اپنے ولد کو مثال اس شخص کی کہ دے کر پھیر لیوے مانند کتے کے ہے کہ کھا کر جب آسودہ ہو قے کرے اور پھر اپنی قے کو کھا جاوے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا امام شافعیؒ نے حلال نہیں کسی کو ہبہ کا لوٹا لینا مگر باپ کو حلال ہے جو بیٹے کو دیا ہو اس کا لوٹا لینا اور استدلال کیا شافعی نے اسی حدیث سے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْقَدَرِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں قدر کے جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مترجم۔ قدر بحرکت دال قضا و حکم اور نہایہ میں ہے کہ قدر وہ ہے جو حکم کیا باری تعالیٰ شانہ نے اور سکون دال سے بھی آیا

ہے اور لیلۃ القدر وہ رات ہے کہ جس میں حکم فرمایا اور اندازہ کیا اللہ تعالیٰ نے کاموں کا اور بندوں کے رزق وعمر اور خیر و شر کا اور صراح میں ہے کہ قدر اندازہ کیا ہوا اللہ تعالیٰ کا بندہ کے اوپر حکم ہے اور اس عبارت سے ظاہر ہوا کہ قضا و قدر دونوں کے ایک ہی معنی ہیں اور کبھی دونوں میں فرق کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قضا حکم ازلی ہے اور تقدیر وقوع اس کا اور اس معنی سے قضا سابق ہوئی قدر پر جیسا کہ فرمایا يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهٗٓ اُمُّ الْكِتَابِ ۔ محو و اثبات عبارت ہے قدر سے اور عندہ ام الکتاب میں اشارہ ہے طرف قضا کی اور اس کے برعکس بھی اطلاق ہوتا ہے ایمان قدر پر لانے سے یہ مراد ہے کہ یقین کریں ہم کہ جو کچھ عالم میں واقع ہوتا ہے خیر و شر سے یا افعال سے بندوں کے اور سوا اس کے اور چیزوں سے سب تقدیر الٰہی سے ہے اور پروردگار تعالیٰ شانہ نے کائنات کو ازل میں اندازہ کر رکھا تھا اور کوئی ذرّہ اس کی تقدیر اور اندازہ سے باہر نہیں اور باوجود اس کے بندوں کو اپنے کام میں اختیار بھی ہے کہ ثواب وعقاب اسی پر مرتب ہوتا ہے اور تقدیر اور اختیار کے جمع ہونے میں جو اشکال ہے وہ کتب کلامیہ میں مذکور ہے اور جس کا جاننا یہاں ضرور ہے وہ اتنا ہے کہ آدمی میں ایک صفت ہے کہ اسے اختیار رکھتے ہیں کہ دیدہ ودانستہ ایک فعل کو اس کے ترک پر اختیار کرتا ہے اور کبھی اس کے ترک کو فعل پر ترجیح دیتا ہے۔ بخلاف حرکت مرتعش کے کہ اصلاً اس میں اختیار نہیں ہے پس مذہب جبریہ کا کہ کہتے ہیں حرکات آدمی کے مثل حرکات جماد کے ہے باطل ہے اور یہ خود مشاہدہ سے بھی معلوم ہوا اور کتاب وسنت کی گواہی سے بھی ثابت ہوا کہ ہر چیز کا ازل میں اندازہ ہوا ہے اور ہر چیز ارادہ اور مشیت الٰہی سے ظہور میں آئی ہے اور اس سے مذہب قدریوں کا کہ کہتے ہیں آدمی اپنے افعال کا آپ خالق ہے باطل ہو گیا پس حقیقت میں حال درمیان قدر و جبر کے ہے جیسا کہ امام عارفین ابو عبد اللہ جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لاجبر ولاقدر ولکن امر بین امرین اور حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے خلق و ایجاد اشیاء میں اسباب و شرائط بطریق جریان عادت کے پیدا کیے ہیں جیسے کہ آگ جلانے کو اور پانی بجھانے کو اور کھانا کھانے کو اور تلوار سر اڑانے کو یہ سب اس کی خلق و ایجاد سے ہے۔ ولیکن اس میں اسباب کو بھی دخل ہے پھر جب چاہے بغیر اسباب کے بھی جسے چاہے پیدا کرے اور چاہے تو باوجود جمعیت اسباب کے ایجاد نہ کرے آدمی اور قصد اور اختیار اس کا سبب ہے اللہ تعالیٰ کے افعال پیدا کرنے کا اور پیدا کرنے والا وہی ہے ہر چیز کا اور وجود اسباب و مسببات اور شرائط اور مشروطات کا سب اس کے حیطۂ قضا و قدر میں داخل ہے اور اس کے قضا و قدر سے منافات نہیں رکھتا اور امر و نہی کا ملنا ربوبیت وعبودیت پر ہے اور ثواب وعقاب تصرف اس کا ہے اپنے ملک میں مَنْ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ وَلَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ ہے انتہی ماذکرہ الشیخ فی شرح مشکوٰۃ)

بَابُ مَا جَآءَ مِنَ التَّشْدِيْدِ فِي الْخَوْضِ فِي الْقَدَرِ

باب تقدیر میں خوض کرنے کی برائی میں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِي الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهٗ حَتّٰى كَاَنَّمَا فُقِئَ فِيْ وَجْنَتَيْهِ الرُّمَّانُ فَقَالَ اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَيْكُمْ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حِيْنَ تَنَازَعُوْا فِيْ هٰذَا الْاَمْرِ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ اَلَّا

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا نکلے ہمارے اوپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم بحث کر رہے تھے قدر میں سو غصے ہو گئے۔ آنحضرتؐ یہاں تک کہ سرخ ہو گیا آپؐ کا منہ ایسا کہ گویا توڑا ہے آپؐ کے گالوں پر انار کے دانوں کو پھر فرمایا آپؐ نے کیا اس کا حکم کیے گئے ہو تم یا میں اس واسطے بھیجا گیا ہوں تمہاری طرف سوا اس کے نہیں ہے کہ ہلاک ہوئیں ہیں تم سے اگلی قومیں جبکہ بحث کی انہوں نے اس امر میں قسم

تَنَازَعُوا فِيهِ ۔ دیتا ہوں میں تم کو کہ مت بحث و تکرار کرو تم اس میں ۔

ف ۔ اس باب میں عمرؓ اور عائشہؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے صالح مری کی روایت سے اور صالح مری کے بہت غرائب ہیں کہ وہ متفرد ہیں ان کے ساتھ ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ احْتَجَّ اٰدَمُ وَ مُوْسٰى فَقَالَ مُوْسٰى يَا اٰدَمُ اَنْتَ الَّذِیْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهٖ وَ نَفَخَ فِيْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ اَغْوَيْتَ النَّاسَ وَاَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسَى الَّذِیْ اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِكَلَامِهٖ اَتَلُوْمُنِیْ عَلٰى عَمَلٍ عَمِلْتُهٗ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَالَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰى ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تقریر کی آدمؑ و موسیٰؑ نے سو کہا موسیٰ علیہ السلام نے اے آدمؑ آپ ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آپؑ کو اپنے ہاتھ سے اور پھونکی اپنی روح آپ میں پھر گمراہ کیا آپ نے لوگوں کو اور نکالا ان کو جنت سے فرمایا آپ نے پھر جواب دیا حضرت آدم علیہ السلام نے کہ تم موسیٰ ہو کہ خاص کیا تم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے واسطے کیا ملامت کرتے ہو مجھے اس عمل پر کہ کیا میں نے اس کو لکھ رکھا تھا اسے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر آسمان و زمین کی پیدائش کے قبل فرمایا حضرت نے پھر جیت گئے آدم علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام سے تقریر میں ۔

ف ۔ اس باب میں عمرؓ اور جندب سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے یعنی سلیمان تیمی کی روایت سے جو مروی ہے اعمش سے اور روایت کی بعض اصحاب اعمش نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور بعضوں نے سند میں یوں کہا ہے عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔

مترجم ۔ مسلم کی روایت میں ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے حضرت آدمؑ کی تعریف میں یہ بھی کہا کہ تم کو سجدہ کیا فرشتوں نے اور لبسایا اللہ تعالیٰ نے تم کو جنت میں اور آدم علیہ السلام نے موسیٰؑ کی تعریف میں یہ بھی کہا کہ تم وہ موسیٰؑ ہو کہ دی تم کو الواح کہ اس میں بیان ہے ہر چیز کا اور قریب کیا تم کو پروردگار نے کان میں باتیں کرنے کو پھر تم نے توراۃ میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسے میری پیدائش کے کتنے سال آگے لکھا کہا موسیٰ علیہ السلام نے چالیس برس پھر فرمایا آدم علیہ السلام نے بھلا تم نے یہ بھی پڑھا اس میں وَعَصٰى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى انہوں نے کہا ہاں باقی گفتگو وہی ہے جو اوپر مذکور ہوئی انتہیٰ مگر اس حدیث میں ایک اشکال ہے تقریر اشکال یہ ہے کہ ہر فاسق و فاجر اسی طرح تقدیر کے ساتھ متمسک ہو کر کہہ سکتا ہے کہ مجھے ملامت مت کرو جو کچھ اللہ تعالیٰ نے میرے واسطے لکھا تھا وہ مجھ سے صادر ہوا اور جواب اس کا یہ ہے کہ یہ کہنے والا دار التکلیف میں ہے کہ جاری ہیں وہاں احکام تکلیفیہ شرعیہ عقوبت زجر و توبیخ سے اور اس لوم و عقوبت میں ایک فائدہ ہے اور وہ یہ ہے کہ اس میں روکنا ہے اس عاصی کو عصیان سے اور وہ محتاج ہے زجر کا جب تک کہ مرا نہیں جیسے محتاج ہے تریاق کا زہر کھانے کے بعد جب تک کہ مرا نہیں بخلاف آدم علیہ السلام کے کہ ان سے جب یہ گفتگو ہوئی وہ خارج تھے دار تکلیف سے اور محتاج نہ تھے زجر و توبیخ کی بلکہ مغفور و مرحوم تھے اور کفارہ ہو چکا تھا ان کے خطا کا اب زجر کرنا ان کی خطا پر بے فائدہ ہے کہ بجز ان کے خجل اور شرمندہ کرنے کے اور کچھ حاصل نہیں اور ظاہر ہے کہ جب وہ بھی دار تکلیف میں تھے اس وقت متمسک اس قول کے ساتھ نہ ہوئے بلکہ عاجزانہ ربنا ظلمنا انفسنا کے سوا زبان پر کچھ نہ لائے اور ابو الحسن قابسی نے کہا ہے کہ ارواح دونوں کی آسمان میں

جمع ہوئیں اور وہاں یہ تقریر ہوئی۔ قاضی عیاض نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی اشخاص کو مجتمع کر دیا ہو اور ثابت ہے کہ لیلۃ الاسراء میں مجتمع ہوئے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام آسمانوں میں اور بیت المقدس میں اور حضرت نے امامت کی ان کی نمازوں میں اور احتمال ہے کہ موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوں دار التکلیف میں اور آدم علیہ السلام عالم ارواح میں اور یہ توجیہ فقیر کے نزدیک بہت پسند ہے اس لیے کہ اس صورت میں حضرت موسیٰؑ نے مواخذہ خطا پر جو کیا یہ حق ہے دار التکلیف کا اور حضرت آدمؑ نے جو اپنے تئیں معذور کیا یہ حق ہے بندہ مغفور کا اور مناسب ہے دار السرور کے (خلاصۃ مافی النووی)

بَابُ مَا جَآءَ فِي الشَّقَآءِ وَالسَّعَادَةِ

باب شقاوت اور سعادت کے بیان میں۔

عَنْ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ مَا نَعْمَلُ فِيْهِ أَمْرٌ مُبْتَدَعٌ أَوْ مُبْتَدَأٌ أَوْ فِيْمَا فُرِغَ مِنْهُ قَالَ فِيْمَا قَدْ فُرِغَ مِنْهُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ وَكُلٌّ مُيَسَّرٌ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلسَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَآءِ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلشَّقَآءِ۔

روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر دیجئے ہم کو کہ ہم جو عمل کرتے ہیں یہ ایک امر ہے نیا نکلا ہوا یا کہا نیا شروع ہوا یا ایک امر ہے کہ فراغت ہو چکی ہے اس سے فرمایا آپؐ نے ایک امر ہے کہ فراغت ہو چکی ہے اس سے اے ابن خطاب ہر ایک پر آسان کی گئی ہے وہ چیز کہ پیدا کیا گیا ہے وہ اس کے لیے سو جو اہل سعادت سے ہے وہ عمل کرتا ہے واسطے سعادت کے اور جو اہل شقاوت سے ہے وہ عمل کرتا ہے واسطے شقاوت کے۔

ف: اس باب میں علی اور حذیفہ بن اسید اور انس اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ إِذْ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا قَدْ عُلِمَ قَالَ وَكِيْعٌ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ وَمَقْعَدُهُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالُوْا أَفَلَا نَتَّكِلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ اعْمَلُوْا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ لِمَا خُلِقَ لَهُ

روایت ہے حضرت علی سے کہا ایک دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپؐ زمین میں کرید رہے تھے کہ یک بارگی آپؐ نے سر اٹھایا آسمان کی طرف پھر فرمایا کوئی تم سے ایسا نہیں کہ جس کا حال معلوم نہ ہو چکا ہو یعنی مقرر ہو چکا ہے کہ وہ دوزخی ہے یا جنتی کہا وکیع نے کوئی ایسا نہیں ہے مگر کہ لکھی ہے جگہ اس کی دوزخ سے یا جگہ اس کی جنت سے کہا صحابہ نے پھر کیا بھروسہ کریں ہم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اپنی قسمت کے لکھے پر فرمایا آپؐ نے نہیں عمل کرو کہ ہر ایک آسان کیا گیا ہے اس کام کے لیے کہ جس کے لیے وہ پیدا ہوا ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم۔ اول روایت میں حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ یہ عمل جو ہم کرتے ہیں یہ ایک امر ہے نیا الخ یعنی ہمارے اعمال پہلے سے مقدر اور مکتوب ہو چکے ہیں کہ اس کے موافق ظہور میں آتے ہیں یا اول کچھ تحریر و تقدیر نہ تھی تو حضرت نے جواب دیا کہ نہیں پہلے سے مکتوب تھی اور اس کی کتابت و اندازہ اور ہر صاحب عمل کا انجام و خمیازہ مقرر ہو چکا ہے اور دوسری روایت میں قولہ آپؐ زمین کرید رہے تھے یعنی جیسے کوئی تفکر کی حالت میں لکڑی وغیرہ سے زمین پر کچھ نقش بناتا ہے قولہ ہر ایک آسان کیا گیا ہے الخ یعنی سعید کو اعمال صالحہ کی توفیق ہوتی ہے اور شقی کو اعمال سیئہ کی۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْاَعْمَالَ بِالْخَوَاتِيْمِ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ اَنَّ اَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهٗ فِىْ بَطْنِ اُمِّهٖ فِىْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ يَكُوْنُ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَكُوْنُ مُضْغَةً مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ يُرْسِلُ اللّٰهُ اِلَيْهِ الْمَلَكَ فَيَنْفُخُ فِيْهِ الرُّوْحَ وَيُؤْمَرُ بِاَرْبَعٍ يَكْتُبُ رِزْقَهٗ وَاَجَلَهٗ وَعَمَلَهٗ وَشَقِىٌّ اَوْ سَعِيْدٌ فَوَالَّذِىْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ اِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ حَتّٰى مَا يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ ثُمَّ يَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا وَاِنَّ اَحَدَكُمْ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ حَتّٰى مَا يَكُوْنَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهَا اِلَّا ذِرَاعٌ ثُمَّ يَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا۔

باب خاتمہ کے بیان میں۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا روایت کی ہم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ سچے ہیں اور سچے کہے گئے یا سچی بات کہی گئی ان سے اور مراد اس سے وحی ہے کہ جمع کیا جاتا ہے نطفہ ایک تم میں کا ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک پھر ہو جاتا ہے وہ علقہ مثل اس کے پھر ہو جاتا ہے وہ مضغہ مثل اس کے یعنے چالیس روز کے بعد یہ حالتیں اس کی بدلتی رہتی ہیں پھر بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی طرف ایک فرشتہ سو وہ پھونکتا ہے اس میں رُوح اور حکم کیا جاتا ہے اس کو چار چیزوں کا یعنی لکھتا ہے وہ رزق اس کا اور موت اس کی اور عمل اس کا اور یہ کہ وہ شقی ہے یا سعید سو قسم ہے اس پروردگار کی کہ کوئی معبود نہیں سوا اس کے کہ ایک تم میں کا کرتا ہے کام جنت والوں کے یہاں تک کہ رہ جاتا ہے اس کے اور جنت کے بیچ میں ایک ہاتھ کا فاصلہ پھر آگے بڑھتی ہے اس کی تقدیر جو لکھی تھی سو خاتمہ کیا جاتا ہے اس کا دوزخیوں کے کام پر پھر داخل ہوتا ہے وہ اس میں اور ایک تم میں کا عمل کرتا ہے دوزخ والوں کے یہاں تک کہ رہ جاتا ہے اس کے اور دوزخ کے بیچ میں ایک ہاتھ پھر آگے بڑھتی ہے اس کی تقدیر جو لکھی تھی سو خاتمہ کیا جاتا ہے اس کا جنت والوں کے کام پر اور داخل ہوتا ہے وہ جنت میں۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے کہا بیان فرمایا ہم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ذکر کی حدیث مثل اس کے اس باب میں ابی ہریرہؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے سنا میں نے احمد بن حسن سے کہا سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہتے تھے نہیں دیکھا میں نے اپنی دونوں آنکھوں سے یحییٰ بن سعید قطان کی مثل یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ شعبہ نے اور ثوری نے اعمش سے مانند اس کے روایت کی ہم سے محمد بن علاء نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے زید سے مانند اس کے۔

بَابُ مَا جَاءَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ يُوْلَدُ عَلَى الْمِلَّةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ وَيُنَصِّرَانِهٖ وَيُشَرِّكَانِهٖ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ هَلَكَ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ

باب اس بیان میں کہ ہر مولود پیدا ہوتا ہے فطرت پر

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مولود پیدا ہوتا ہے اور پر ملت اسلام کے سو ماں باپ اس کے یہودی کر دیتے ہیں اس کو اور نصرانی کر دیتے ہیں اس کو اور مشرک کر دیتے ہیں اس کو عرض کیا یا رسول اللہ جو ہلاک ہو گیا اس سے پہلے یعنے

اَعْلَمُ بِمَا کَانُوْا عَامِلِیْنَ بِہٖ۔ قبل بلوغ کے اور یہودی نصرانی ہونے سے پہلے فرمایا آپ نے کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے اگر وہ بڑے ہوتے تو کیا عمل کرتے۔

ف۔ روایت کی ہم سے ابوکریب اور حسین بن حریث نے دونوں نے وکیع سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی معنوں میں اور اس میں ملت کی جگہ فطرت کہا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے شعبہ وغیرہ نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے یولد علی الفطرۃ۔

مترجم۔ ہر مولود پیدا ہوتا ہے ملت اسلام پر یا فطرت پر اور فطرت اور فطر لغت میں چیرنا ہے اور نو پیدا کرنا اور پیدا کرنا اور معنی فطرت کے یہاں وہ خلقت و ہیئت انسانی ہے کہ جس پر مخلوق ہوا ہے انسان اور مستعد اور آمادہ ہے بسبب اس ہیئت کے معرفت حق اور قبول احکام اور اختیار دین اسلام کے لیے اور طیار ہے تمیز کرنے کو حق اور باطل میں اس لیے کہ ودلیعت رکھی ہے اس میں صفت عقل کی اور مرکب کیا ہے اس کو اس کے جوہر ذات میں کہ اس کی وجہ سے مستعد رہتا ہے قبول حق پر اگر نظر صحیح اور فکر و غور کرے اور عوارض و موانع نہ آویں اور انہی موانع کا بیان ہے فابواہ یہودانہ سے آخر تک قولہ کہ اگر وہ بڑے ہوتے کیا عمل کرتے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دوزخ و بہشت میں جانا منوط بعمل ہے اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ایک گروہ کو جنت کے لیے اور وہ اصلاب آباء میں ہیں اور پیدا کیا ایک گروہ کو دوزخ کے لیے اور وہ اصلاب آباء میں ہیں اور اجماع اہل دین کا اس پر منعقد ہوا ہے کہ اطفال مسلمانوں کے بہشت میں ہیں اور کفار کے اطفال میں تین قول ہیں اول جانا دوزخ میں دوسرے توقف تیسرے جانا بہشت میں اور یہی قول صحیح تر ہے اس لیے کہ ضرورۃً معلوم ہے کہ اللہ تعالےٰ بے گناہ کسی کو عذاب نہ کرے گا اور اس حدیث میں آپ نے تفویض کیا اُن کے حال کو باری تعالیٰ کے علم پر پس صواب یہ ہے کہ صدور اس قول کا حضرت نبوت سے قبل اس کے تھا کہ اللہ تعالیٰ وحی کرے آپ کی طرف کہ اطفال مشرکین بھی جنت میں جاویں گے اور بعد اس کے وحی آئی کہ وہ جنتی ہیں اور ماں باپ ان کے اگر مسلمان ہیں تو وہ ان کے شفیع ہیں (کذا ذکرہ الشیخ فی شرح مشکوٰۃ)۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَآءُ

باب اس بیان میں کہ قدر کو رد نہیں کرتی مگر دعا۔

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَضَآءَ إِلَّا الدُّعَآءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ۔

روایت ہے سلمان سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں رد کرتی ہے قضا کو کوئی چیز مگر دعا اور نہیں بڑھاتی ہے عمر کو مگر نیکی۔

ف اس باب میں ابی اسید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر یحییٰ بن ضریس کی روایت سے اور ابومودود دو ہیں ایک کو ان میں سے فضہ کہتے ہیں اور دوسرے کو عبدالعزیز بن سلیمان اور ایک

۱؎ اور مؤید اس قول کا جو مروی ہے بخاری میں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو شب معراج میں جنت میں اور گرداں کے اولاد ناس سے بہت کچھ بچے پوچھا صحابہ نے کہ یا رسول اللہ وہ اولاد تھی مشرکین کی کہا ہاں اولاد مشرکین کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔ یعنی ہم عذاب کرنے والے نہیں جب تک نہ بھیجیں رسول اور ظاہر ہے کہ تکلیف شرعی نہیں ہوتی قبل بلوغ کے جیسے نہیں ہوتی قبل مجیئ رسول کے ۱۲۔

ان میں سے بصری ہیں اور دوسرے مدینی اور دونوں ایک زمانہ نہیں تھے۔ اور ابومودود جنہوں نے یہ روایت کی وہ فضہ بصری ہیں مترجم۔ اس حدیث میں مبالغہ ہے تاثیر دعا کا اور دفع بلا کا گویا مراد یہ ہے کہ اگر ممکن ہوتا قضا کا کسی چیز سے لوٹ جانا تو سوا دعا کے کوئی ایسی چیز نہ تھی اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد رد قضا سے آسان اور سہل ہو جانا ہے مرد کثیر الدعا پر کہ گویا قضا نازل ہی نہیں ہوئی اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد قضا سے بلا ہے کہ اس کے مکروہ ہونے اور اس سے ایذا اٹھانے سے آدمی ڈرتا ہے اور پرہیز کرتا ہے مگر یہ سب تکلف ہے معنی حقیقی یہ ہیں کہ مراد قضا سے قضائے معلق ہے اور وہ قضا ہے کہ جس کا رد ہو جانا بسبب دعا کے علم الٰہی میں مقرر ہو چکا ہے اس لیے کہ قضا منافات نہیں رکھتی ترتب مسببات سے اسباب پر اور یہ سب قضا ہے اور قضا میں ہو چکا ہے کہ یہ بلا اس دعا سے رد ہو جاوے گی اگر کہیں پھر اس کلام سے کیا فائدہ ہوا آخر جو قضا میں ہے وہی وقوع میں آیا تو جواب اس کا یہ ہے کہ شاید مبالغہ اثر دعا میں منظور ہو جیسا کہ اوپر بیان ہوا انتہی۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ اِصْبَعَيِ الرَّحْمٰنِ

باب اس بیان میں کہ قلوب رحمان کی دو انگلیوں میں ہیں۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَّقُوْلَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهٖ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ شَاءَ۔

روایت ہے انس رض سے کہا کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اکثر فرماتے تھے اے مقلب القلوب ثابت رکھ میرے دل کو اپنے دین پر سو کہا میں نے اے نبی اللہ کے ایمان لائے ہم آپ پر اور اس چیز پر کہ آپ لائے پھر آپ ڈرتے ہیں ہم پر فرمایا آپ نے ہاں دل دو انگلیوں میں ہیں اللہ کی انگلیوں میں سے پھیرتا ہے انہیں جیسا چاہتا ہے۔

ف۔ اس باب میں نواس بن سمعان اور ام سلمہ رض اور عائشہ رض اور ابی ذر رض سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسے ہی روایت کی کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے انس سے اور روایت کی بعضوں نے اعمش سے انہوں نے ابی سفیان سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی سفیان کی انس سے صحیح تر ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا لِاَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ

باب دوزخیوں اور جنتیوں کی کتابوں کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهٖ كِتَابَانِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَانِ الْكِتَابَانِ فَقُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ لِلَّذِيْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا نکلے ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ہاتھ میں دو کتابیں تھیں پھر فرمایا تم جانتے ہو کیا ہیں یہ دونوں کتابیں کہا ہم نے نہیں یا رسول اللہ مگر آپ خبر دیویں ہم کو سو فرمایا آپ نے اس کتاب کو جو ان کے داہنے ہاتھ میں تھی یہ کتاب ہے رب العالمین کی طرف سے اس میں نام ہیں جنت والوں کے اور نام ہیں ان کے باپ دادوں کے اور

وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا ثُمَّ قَالَ لِلَّذِي فِي شِمَالِهِ هٰذَا كِتَابٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِينَ فِيهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ النَّارِ وَ اَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا فَقَالَ اَصْحَابُهُ فَفِيمَ الْعَمَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ سَدِّدُوا وَ قَارِبُوا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ وَ اِنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ۔

ان کے قبیلوں کے پھر میزان لگا دی گئی ہے اس کے اخیر میں پھر نہ بڑھیں گے ان میں اور نہ گھٹیں گے اُن سے ہرگز پھر فرمایا اس کو جو اُن کے بائیں ہاتھ میں تھی یہ کتاب ہے رب العالمین کی طرف سے اس میں نام ہیں دوزخ والوں کے اور نام ہیں ان کے باپ دادوں کے اور ان کے قبیلوں کے پھر میزان لگادی گئی ہے اس کے آخر میں سو نہ بڑھیں گے اُن میں اور نہ گھٹیں گے ان سے ہرگز سو کہا اصحاب نے پھر کیا فائدہ ہے عمل سے یا رسول اللہ بیشک یہ تو ایک ایسا امر ہے کہ فراغت ہو چکی اس سے یعنی دوزخی جنتی جب مقرر ہو چکے پھر عمل سے کیا حاصل فرمایا آپؐ نے متوسط چال چلو سیدھے رہو اور صواب کے قریب ہوتے جاؤ اس لیے کہ جنت والا ختم کیا جاوے گا عمل پر جنت والوں کے اور اگرچہ عمل کرے قبل خاتمہ کے کیسا ہی عمل اور دوزخ والا ختم کیا جاوے گا دوزخ کے عمل پر اگرچہ عمل کرے قبل خاتمہ کیسا ہی عمل پھر اشارہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پھینک دیا ان دونوں کتابوں کو پھر فرمایا فارغ ہو چکا تمہارا رب بندوں سے ایک فرقہ جنت میں ہے اور ایک فرقہ دوزخ میں۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا اِسْتَعْمَلَهُ فَقِيلَ كَيْفَ يَسْتَعْمِلُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ يُوَفِّقُهُ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ۔

روایت ہے انسؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ جب چاہتا ہے کسی بندے کی بھلائی عمل میں لگاتا ہے اس کو پوچھا کیسے عمل میں لگاتا ہے یا رسول اللہ فرمایا توفیق دیتا ہے اس کو عمل نیک کی قبل موت کے۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم۔ یہ دو کتابوں کا ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں یا تو تشبیہ و تمثیل ہے کہ ایک امر معنوی کو آپؐ نے تشبیہ دی امر محسوس سے تاکہ ذہن سامع میں مضمون اس کا بخوبی آجاوے اور کشاکش وہم سے مفہوم سخن کو نجات ہووے اور اہل مشاہدہ کہتے ہیں کہ یہ دونوں کتابیں خارج میں موجود و محسوس تھیں بلکہ صحابہ کرامؓ نے بھی دیکھیں مگر مضمون پر اطلاع بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے حاصل نہ ہوئی واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

بَابُ مَا جَاءَ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَلَا هَامَةَ

باب عدوی اور صفر اور ہامہ کی نفی میں۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يُعْدِي شَيْءٌ شَيْئًا فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

روایت ہے ابن مسعود سے کہا کہ کھڑے ہوئے ہمارے درمیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا نہیں لگ جاتی ہے کسی کی بیماری کسی کو سو کہا ایک اعرابی نے

الْبَعِيْرُ أَجْرَبُ الْحَشْفَةِ يُدْنِيْهِ فَيُجْرِبُ الْإِبِلَ كُلَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ أَجْرَبَ الْأَوَّلَ لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ خَلَقَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ فَكَتَبَ حَيَاتَهَا وَرِزْقَهَا وَمَصَائِبَهَا۔

یارسول اللہ ایک اونٹ جس کی فرج میں کھجلی ہو جب حظیرہ میں آتا ہے کھجلی والا کر دیتا ہے سب اونٹوں کو سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پھر کس کی کھجلی لگی پہلے اونٹ کو ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگتی اور نہ صفر ہے پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ہر جان کو اور لکھی اس کی زندگی اور رزق اور مصیبتیں۔

ف۔ اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے اور سنا میں نے علی بن مدینی سے کہتے تھے اگر مجھے قسم دلائی جاوے رکن اور مقام کے بیچ میں تو میں قسم کھاؤں کہ میں نے نہ دیکھا کسی کو علم میں زیادہ عبدالرحمٰن بن مہدی سے۔

مترجم۔ تحقیق عدوی اور صفر کی اور ہامہ اور غول اور انواء کی کتاب الطب کے آخر میں گزری اور تطبیق حدیث عدوی کے ساتھ حدیث فرّ من المجذوم کی بھی کتاب الاطعمہ میں گزری فلا نطیل باعادتہا۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي الْإِيْمَانِ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ

باب تقدیر پر ایمان رکھنے کے بیان میں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ وَحَتّٰى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهٗ، وَأَنَّ مَا أَخْطَأَهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَهٗ۔

روایت ہے جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں مومن ہوتا ہے کوئی بندہ یہاں تک کہ ایمان لاوے ساتھ تقدیر کے کہ خیر و شر سب تقدیر سے ہے اور یہاں تک کہ یقین کرے کہ جو کچھ پہنچا اُس کو اُس سے خطا کرنے والا نہ تھا اور جس نے خطا کی اس سے وہ ہرگز اس کو پہنچنے والا نہ تھا۔

ف۔ اس باب میں عبادہ اور جابر اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے جابر کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبداللہ بن میمون کی اسناد سے اور عبداللہ بن میمون منکر الحدیث ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعٍ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ۔

روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں مومن ہوتا کوئی شخص جب تک ایمان نہ لاوے چار چیزوں پر اوّل گواہی دیوے کہ کوئی معبود بحق نہیں سوائے اللہ عزوجل کے اور میں رسول ہوں اللہ تعالےٰ کا بھیجا اُس نے مجھے حق کے ساتھ دوسرے ایمان لاوے موت پر یعنی تیاری کرے اس کی عقائد صحیحہ اور اعمال صالحہ سے تیسرے ایمان لاوے موت کے بعد زندہ ہونے پر اور حشر و نشر پر چوتھے ایمان لاوے تقدیر پر کہ خیر و شر سب تقدیر سے ہے۔

ف۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے شعبہ سے مانند اس کے لیکن کہا ربعی نے روایت ہے ایک مرد سے وہ روایت کرتے ہیں علی سے اور حدیث ابی داؤد کی جو شعبہ سے مروی ہے میرے نزدیک صحیح تر ہے نضر کی حدیث سے اور اسی طرح روایت کی ہے کئی لوگوں نے منصور سے انہوں نے ربعی سے انہوں نے علی سے روایت کی ہم سے جارود نے کہا سنا میں نے وکیع سے کہ کہتے تھے خبر پہنچی ہے مجھے کہ ربعی بن خراش نے کبھی جھوٹ نہ بولا اسلام میں ایک بار بھی۔

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ النَّفْسَ تَمُوْتُ حَيْثُ مَا كُتِبَ لَهَا۔

باب اس بیان میں کہ ہر شخص کی موت وہیں آتی ہے جہاں لکھی تھی۔

عَنْ مَطَرِ بْنِ عُكَامِسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَضَى اللّٰهُ لِعَبْدٍ اَنْ يَّمُوْتَ بِاَرْضٍ جَعَلَ لَهٗ اِلَيْهَا حَاجَةً۔

روایت ہے مطر بن عکامس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کہ حکم فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندہ کے لیے موت کا کسی زمین میں مقرر کر دیتا ہے اس کے لیے وہاں کوئی حاجت یعنی وہ اس حاجت کے لیے وہاں جاتا ہے اور مر جاتا ہے۔

ف اس باب میں ابی عزۃ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مطر بن عکامس کی کوئی حدیث ہم نہیں جانتے سوا اس حدیث کے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے مومل اور ابی داؤد حضری سے انہوں نے سفیان سے مانند اس کی۔ روایت کی ہم سے احمد بن منیع اور علی بن حجر نے اور معنی دونوں کی روایتوں کے ایک ہی ہیں دونوں نے کہا روایت کی ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیمؒ نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابی الملیح سے انہوں نے ابی العزۃ سے انہوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تقدیر کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی بندے کے لیے مرنا کسی زمین میں مقرر کرتا ہے اس کے لیے کوئی حاجت طرف اس کی الیھا حاجۃ کی جگہ بھا حاجۃ کہا یہ شک راوی ہے یہ حدیث صحیح ہے اور ابو عزۃ کو صحبت ہے یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نام اس کا لیسار بن عبد ہے اور ابو الملیح ابن اسامہ کا نام عامر بن اسامہ ہے اور اسامہ بیٹے ہیں عمیر ہذلی کے۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا تَرُدُّ الرُّقٰى وَالدَّوَآءُ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا۔

باب اس بیان میں کہ رقیہ اور دوا اللہ کی تقدیر کو نہیں لوٹاتے۔

عَنْ اَبِیْ خِزَامَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَاَيْتَ رُقًى نَسْتَرْقِيْهَا وَدَوَآءً نَتَدَاوٰى بِهٖ وَتُقَاةً نَتَّقِيْهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ شَيْئًا قَالَ هِيَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ۔

روایت ہے ابی خزامہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ایک مرد آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی بھلا خبر دیجیے ہم کو کہ یہ رقیہ جن سے جھاڑ پھونک کرتے ہیں ہم اور دوائیں جن سے علاج کرتے ہیں ہم اور وہ بچاؤ کی چیزیں جن سے بچاؤ اپنا کرتے ہیں ہم یعنی مثل زرہ اور سپر کیا لوٹا دیتے ہیں یہ اللہ کی تقدیر میں سے کچھ فرمایا آپؐ نے یہ خود اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہیں۔

ف ۔ یہ حدیث ایسی ہے کہ نہیں جانتے اسے ہم مگر زہری کی روایت سے روایت کی کئی شخصوں نے یہ حدیث سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابی خزامہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور یہ صحیح تر ہے اسی طرح روایت کی کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے ابی خزامہ سے انہوں نے اپنے باپ سے۔ مترجم۔ یعنی یہ سب چیزیں اللہ کی تقدیر سے بنی ہیں اور ان میں اور ان کی مقاصد و اغراض میں علاقہ سبب اور مسبب کا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو سبب ٹھہرایا ہے پھر وہ مسبب الاسباب ان کے بعد مسبب کو ظاہر فرماتا ہے اور جہاں چاہتا ہے باوجود سبب کے مسبب کا ظہور نہیں کرتا اور جب چاہتا ہے بغیر سبب کے مسبب کو ظاہر فرماتا ہے یَفْعَلُ مَا يَشَآءُ وَيَحْكُمُ مَا يُرِيْدُ اسی کی شان ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقَدَرِيَّةِ
باب قدریوں اور مرجیوں کی مذمت میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَيْسَ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ نَصِيبٌ الْمُرْجِئَةُ وَالْقَدَرِيَّةُ۔

روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو گروہ ہیں میری امت سے ان کو حصہ نہیں اسلام میں سے کچھ ایک مرجیہ دوسرے قدریہ۔

ف اس باب میں عمرؓ اور ابن عمرؓ اور رافع بن خدیجؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت کی ہم سے محمد بن رافع نے انہوں نے محمد بن بشر سے انہوں نے سلام بن ابی عمرہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا محمد بن رافع نے اور روایت کی ہم سے محمد بن بشر نے انہوں نے علی سے انہوں نے نزار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے۔ مترجم۔ مرجیہ ایک فرقہ ہے فرق ضالہ میں سے کہ اعتقاد رکھتا ہے کہ افعال سب اللہ کی تقدیر سے ہیں اور بندے کو کسی طرح کا مطلق اختیار نہیں بلکہ جمادات کی طرح اپنے افعال میں مجبور محض ہے اور کہتے ہیں کہ ایمان کے ساتھ کوئی معصیت ضرر نہیں کرتی جیسے کفر کے ساتھ کوئی طاعات نفع نہیں دیتی (لمعات)، اور قدریہ منکران تقدیر ہیں کہتے ہیں کہ افعال عباد مخلوق عباد ہیں کہ بقدرت اُن کے مخلوق ہوتے ہیں نہ بقدرت و ارادۂ الٰہی اور ان کو قدریہ اس لیے کہتے ہیں کہ انہوں نے عقیدۂ تقدیر میں افراط کی جیسے مرجیوں نے تفریط کی اور مرجیہ کو مرجیہ اس لیے کہتے ہیں کہ انہوں نے رجا میں افراط کی یعنی کہا مومن کو کوئی گناہ نقصان ہی نہیں کرتا ہے اور عقیدۂ اہل سنت کا بین الافراط والتفریط اور بین الغالی والجافی چنانچہ کچھ تفصیل اس کی ابتدائے باب میں گزری۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُثِّلَ ابْنُ آدَمَ وَإِلَى جَنْبِهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ مَنِيَّةً إِنْ أَخْطَأَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ حَتَّى يَمُوتَ۔

روایت ہے عبداللہ بن الشخیر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تصویر بنائی گئی ابن آدم کی اس طرح پر کہ اس کے بازو میں ننانوے موت ہیں اگر بچا وہ ان موتوں سے تو گرفتار ہوا بڑھاپے میں یہاں تک کہ مرے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اور ابو العوام کا نام عمران قطان ہے۔ مترجم۔ منیہ یعنی موت اور مراد اس سے بلیات نہ آفات مہلکہ ہیں کہ ہر ایک میں ہلاکت اور فنا متصور ہے اگر ان سب بلیات و آفات سے بچا تو بڑھاپے نے لیا۔ مصرعہ پیری و صد عیب چنیں گفتہ اند۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرم یعنی بڑھاپے سے اپنی ادعیات میں پناہ مانگی ہے اور اللہ تعالیٰ نے۔ لِكَيْلَا يَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَيْئًا۔ بوڑھوں کی شان میں ارشاد کیا ہے شاید یہ مثل یہیں سے لوگوں نے نکالی ہے کہ بوڑھا بالا برابر ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الرِّضَاءِ بِالْقَضَاءِ
باب رضا بالقضاء کے بیان میں۔

عَنْ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهُ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ تَرْكُهُ

روایت ہے سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سعادت سے ابن آدم کے ہے راضی رہنا اس کا اللہ کی تقدیر پر اور شقاوت سے آدم کے ہے اللہ تعالیٰ سے طلب خیر نہ کرنا اور

اسْتِخَارَةُ اللّٰهِ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ اٰدَمَ سَخَطُهٗ بِمَا قَضَى اللّٰهُ لَهٗ۔

شقاوت سے ابن آدمؑ کے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ناراض ہونا۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مگر محمد بن ابی حمید کی روایت سے اور ان کو حماد بن ابی حمید بھی کہتے ہیں اور وہ ابو ابراہیم مدینی ہیں اور وہ اہل حدیث کے نزدیک قوی نہیں۔

باب قدریوں پر سلام نہ کرنے کے بیان میں۔

عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ جَاءَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّ فُلَانًا يُقْرِءُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقَالَ اِنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّهٗ قَدْ اَحْدَثَ فَاِنْ كَانَ قَدْ اَحْدَثَ فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوْ فِيْ اُمَّتِيْ الشَّكُّ مِنْهُ خَسْفٌ اَوْ مَسْخٌ اَوْ قَذْفٌ فِيْ اَهْلِ الْقَدَرِ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ آئے ان کے پاس ایک شخص اور کہا کہ فلانا تم کو سلام کہتا ہے سو کہا ابن عمرؓ نے کہ مجھے خبر پہنچی ہے کہ اس نے نیا عقیدہ نکالا ہے دین میں پھر اگر اس نے نیا عقیدہ نکالا ہو دین میں تو میرا سلام ان کو نہ کہنا اس لیئے کہ میں نے سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اس امت میں یا میری امت میں راوی کو شک ہے خسف ہو گا یا مسخ یا قذف منکران قدر میں۔

ف۔ یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اور ابو صخر کا نام حمید بن زیاد ہے۔

عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّ اَهْلَ الْبَصْرَةِ يَقُوْلُوْنَ فِي الْقَدَرِ قَالَ يَا بُنَيَّ اَتَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاقْرَءِ الزُّخْرُفَ قَالَ فَقَرَاْتُ حٰمٓ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ اِنَّا جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ وَاِنَّهٗ فِيْ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَيْنَا لَعَلِيٌّ حَكِيْمٌ قَالَ اَتَدْرِيْ مَا اُمُّ الْكِتَابِ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ كِتَابٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمَاءَ وَقَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ الْاَرْضَ فِيْهِ اِنَّ فِرْعَوْنَ مِنَ النَّارِ وَفِيْهِ تَبَّتْ يَدَا اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ قَالَ عَطَاءٌ فَلَقِيْتُ الْوَلِيْدَ ابْنَ عُبَادَةَ ابْنِ صَامِتٍ صَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلْتُهٗ مَا كَانَتْ وَصِيَّةُ اَبِيْكَ عِنْدَ الْمَوْتِ قَالَ دَعَانِيْ فَقَالَ يَا بُنَيَّ اتَّقِ اللّٰهَ وَ

روایت ہے عبدالواحد بن سلیم سے کہا انہوں نے کہ آیا میں مکہ میں اور ملاقات کی میں نے عطاء بن ابی رباح سے اور کہا میں نے ان سے اے ابو محمد اہل بصرہ کچھ گفتگو کرتے ہیں تقدیر میں یعنی بر سبیل انکار کچھ کہتے ہیں کہا انہوں نے اے بیٹے میرے کیا تو قرآن پڑھتا ہے کہا میں نے کہ ہاں فرمایا پڑھ تو سورۂ زخرف پھر پڑھی میں نے حٰمٓ سے عَلِیٌّ حَکِیْمٌ تک تو فرمایا انہوں نے کیا جانتا ہے تو کیا ہے ام الکتاب کہا میں نے اللہ اور رسول خوب جانتا ہے فرمایا وہ ایک کتاب ہے کہ لکھی اللہ نے آسمان پیدا کرنے سے بیشتر زمین پیدا کرنے سے پیشتر اس میں لکھا ہے کہ فرعون دوزخیوں میں سے ہے اور اس میں لکھا ہے کہ ٹوٹ گئے دونوں ہاتھ ابی لہب کے اور ٹوٹ گیا وہ آپ کہا عطاء نے پھر ملا میں ولید بن عبادہ بن صامت سے جو صحابی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھر پوچھا میں نے ان سے کیا تھی وصیت تمہارے والد کی موت کے وقت کہا انہوں نے بلایا مجھ کو اور کہا میرے بیٹے ڈر اللہ سے اور جان رکھ کہ تو نہ ڈرے گا اللہ سے یہاں تک کہ ایمان لاوے تو اس پر اور

أَعْلَمُ أَنَّكَ لَا تَتَّقِي اللّٰهَ حَتّٰى تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ كُلِّهِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ فَإِنْ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا دَخَلْتَ النَّارَ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَقَالَ اكْتُبْ قَالَ مَا أَكْتُبُ قَالَ اكْتُبِ الْقَدَرَ مَا كَانَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى الْأَبَدِ ۔

ایمان لاوے تقدیر پر کہ خیر و شر سب اسی سے ہے سو اگر مرا تو اس کے سوا اور عقیدہ پہ داخل ہوا تو دوزخ میں بے شک میں نے سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ پہلے جو پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے قلم ہے پھر فرمایا اس کو لکھ عرض کیا اس نے کیا لکھوں فرمایا لکھ اندازہ ہر چیز کا جو ہوئی اور ہونے والی ہے ابد تک یعنی قیامت تک۔

مترجم۔ان آیتوں کے معنے یہ ہیں قسم ہے کتاب مبین کی ہم نے کیا ہے اس کتاب کو قرآن عربی تاکہ تم سمجھو اور بیشک وہ ام الکتاب میں ہمارے نزدیک بلند قدر حکمت بھرا ہے اور ام الکتاب سے مراد لوح محفوظ ہے ام الکتاب اس کو اس لیے کہا کہ گویا وہ اصل ہے سب کتابوں کی جیسی ماں اصل ہوتی ہے اولاد کی ابن عباس سے مروی ہے کہ صدر میں اس لوح کے مرقوم ہے کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ تعالیٰ کے اکیلا ہے دین اس کا اسلام ہے اور محمدؐ بندہ اس کا ہے اور رسولؐ اس کا جو ایمان لایا اللہ عزوجل پر اور سچا جانا اس کے وعدے کو اور اطاعت کی اس کے رسولوں کی داخل ہوا جنت میں اور کہا ابن عباس نے لوح محفوظ ایک تختہ ہے موتی کا سفید طول اس کا ہے برابر آسمان زمین کے اور چوڑان اس کی مشرق سے مغرب تک کنارے اس کے در و یاقوت کے ہیں اور دونوں دفتی اس کے یاقوت سرخ سے ہے اور قلم اس کا نور ہے اور کلام اس کا قدیم ہے اور ہر شئی اس پر لکھی ہوئی ہے اور بعضوں نے کہا ہے اعلیٰ اس کا عرش میں لٹکا ہوا ہے اور اصل اس کی ایک فرشتہ کی گود میں ہے اور مقاتل نے کہا ہے لوح محفوظ عرش کے داہنی طرف ہے (بغوی) اور ابد سے مراد قیامت ہے نہ وہ زمانہ کہ جس کی انتہا نہ ہو اس لیے کہ انحصار بے انتہا چیز کا فی الحال محال ہے چنانچہ درمنثور میں اس کی تصریح وارد ہوئی ہے کہ مروی ہے ابی ہریرہؓ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے پہلے جو چیز بنائی اللہ تعالیٰ نے قلم ہے پھر نون یعنی دوات پھر فرمایا قلم سے لکھ اس نے کہا کیا لکھوں فرمایا لکھ ما کان وما ھو کائن الی یوم القیمۃ یعنی جو ہوا اور ہونے والا ہے قیامت کے دن تک (مرقاۃ)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ قَدَّرَ اللّٰهُ الْمَقَادِيْرَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِيْنَ بِخَمْسِيْنَ أَلْفَ سَنَةٍ ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمروؓ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اندازہ کیا اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کا آسمان اور زمینیں پیدا کرنے کے پچاس ہزار برس پیشتر۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مُشْرِكُوْا قُرَيْشٍ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَاصِمُوْنَ فِي الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ إِنَّا

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا کہ آئے مشرکین قریش کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑتے ہوئے تقدیر میں سو اتری یہ آیت یوم یسحبون سے اخیر تک یعنی جس دن گھسیٹے جاویں گے آگ میں اپنے مونہوں پر اور کہیں گے ان سے فرشتے

كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ۔ چکھو مزہ دوزخ کا ہم نے جو پیدا کیا سو تقدیر کے ساتھ۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم۔ اس آیت کریمہ میں تصریح ہے اثبات تقدیر کی اور تصریح ہے اس کی کہ تقدیر عام ہے اور سب کچھ اندازہ کیا ہوا ہے اللہ تعالیٰ کا اور معلوم ہے اس کو اور کوئی مخلوق اس کے اندازہ سے باہر نہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

أَبْوَابُ الْفِتَنِ — یہ باب ہیں فتنوں کے جو وارد ہیں

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ — رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مترجم۔ فتن جمع ہے فتنہ کی جیسے محن جمع ہے محنت کی بمعنی آزمائش اور خوش رکھنا کسی شئی کا اور فریفتہ ہونا اس پر اور گمراہ ہونا اور گمراہ کرنا اور گناہ اور کفر اور فضیحت اور عذاب اور پگھلانا سونا چاندی کا اور جنون اور محنت اور مال اور اولاد اور اختلاف آدمیوں کی رائے میں اور فعل اس کا باب نصر ینصر سے آتا ہے اور فتن بفتح فاء وسکون تاحال وگونہ اسی سے ہے قول عرب کا اَلْعَيْشُ فَتْنَانِ یعنی عیش دو قسم ہے شیریں اور تلخ اور تفتین فتنہ میں ڈالنا کسی کو اور یہی معنی ہیں افتتان کے (منتہی) اور پناہ مانگی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنۂ دنیا اور فتنۂ قبر اور فتنۂ دجال اور فتنۂ غنی وفقر اور فتنۂ محیا وممات اور فتنۂ نار وغیرہ سے اور فتنۂ دنیا یہ ہے کہ محبت میں اس کی اللہ کو بھول جانا اور حرام وحلال میں پرہیز نہ کرنا اور اس کی زینت اور لذات و شہوات میں مشغول ہو کر لذت ذکر ومناجات سے محروم رہنا اور تدبیر آخرت سے غافل ہو جانا اور اس کو اپنا گھر اور وطن ٹھہرانا اور سرائے فانی نہ جاننا اور بازار آخرت نہ سمجھنا اور معبر نہ جاننا اور فتنۂ قبر سوال ہے منکر ونکیر کا اور عذاب ہے عرض نار کا غدوًا وعشیًا اور حسرت ہے ذہاب عمر اور دولت ومال وجاہ وحشم پر اور رغم ہے عزیز واقارب کے فراق اور جدائی کا الی غیر ذلک من التکالیف والشدائد اور فتنۂ دجال بچلنا ہے دین سے اور پھسلنا ہے صراط مستقیم سے اور سستی وتہاون ہے اولئے فرائض وواجبات میں اور گھس جانا ہے عقائد فاسدہ اور اعمال کاسدہ کا قلوب عوام وخواص میں اور غافل ہو جانا ہے اکثر ناس کا کتاب وسنت سے بلکہ طعن کرنا اس کے متمسکین اور عاملین پر اور مشغول ہونا ایک جم غفیر کا معازف ومزامیر میں اور غنا اور لبس حریر میں اور کثرت زنا کی اور قلت علم وحیا کی اور رفع امانت قلوب سے اور کثرت شرب خمر کی اور وفور مسکرات کا اور ہجوم مغنیات کا اور نفرت زوجات صالحات سے اور رغبت زانیات سے الی غیر ذلک من الفتن ما ظہر منہا وما بطن اور فتنۂ غنی رکھنا ہے مال پر اور عجب کرنا ہے اپنے حال پر اور حقیر جاننا فقیر کا اور مداہنت فی الدین کرنا امیر سے اور مجالست امراء کی اور مجانبت غرباء سے اور غفلت وبطر آخرت سے اور قلت فرصت عبادت کے لیے الی غیر ذلک من الآفات والبلیات اور فتنۂ فقر راضی نہ رہنا تقدیر پر اور معترض ہونا تقسیم رب قدیر پر اور پریشانی قلت کی اور کثرت خیالات فاسدہ اور انکار کاسدہ کی یہاں تک کہ خوف ہے اس میں کفر کا معاذ اللہ من ذلک اور فتنۂ محیا جو کچھ مذکور ہوا سوائے فتنۂ قبر کے اور فتنۂ ممات شدت سکرات کی اور سوء خاتمت اور ظلم فی الوصیت وغیر ذلک اور فتنۂ نار احراق اور عذاب اس کا اور تبدیل جلود محرقہ مکرر سہ کرر آناً فاناً اعاذنا اللہ من ذلک کلہا۔

بَابُ مَا جَآءَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ — باب حرمت میں خون مسلم کے۔

عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ زِنًى بَعْدَ اِحْصَانٍ اَوِ ارْتِدَادٍ بَعْدَ اِسْلَامٍ اَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهٖ فَوَاللّٰهِ مَا زَنَيْتُ فِیْ جَاهِلِيَّةٍ وَلَا فِیْ اِسْلَامٍ وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ فَبِمَ تَقْتُلُوْنِیْ۔

روایت ہے ابی امامہ سے کہ عثمان بن عفان چڑھے کوٹھے پر ان دنوں میں کہ وہ بیٹھ رہے تھے اپنے گھر میں بخوف اہل فتنہ اور فرمایا قسم دیتا ہوں میں تم کو اللہ تعالیٰ کی کیا تم نہیں جانتے ہو کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہیں خون کسی مرد مسلمان کا مگر تین باتوں کے عوض اول زنا ہے احصان کے بعد دوسرے مرتد ہونا ہے اسلام کے بعد تیسرے مار ڈالنا کسی کا ناحق پس قتل کیا جاتا ہے۔ وہ شخص اس کے بدلے سو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہیں زنا کیا میں نے جاہلیت میں اور نہ اسلام میں اور نہ مرتد ہوا۔ میں جب سے کہ بیعت کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ قتل کیا میں نے کسی نفس کو کہ حرام کیا ہو اللہ نے قتل اس کا سو تم کس کی عوض میں مجھے قتل کرتے ہو۔

ف۔ اس باب میں ابن مسعودؓ اور عائشہؓ اور ابن عباسؓ سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یحییٰ بن سعید سے یہ حدیث اور مرفوع کیا اور روایت کی یحییٰ بن سعید قطان اور کئی لوگوں نے یحییٰ بن سعید سے یہ حدیث سو موقوف کیا انہوں نے اور مرفوع نہیں کیا اس روایت کو اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے عثمان رضی اللہ عنہ سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مترجم۔ خلاصہ قصہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے محبوس و مقتول ہونے کا یوں مروی ہے ابی سعید سے کہ سنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہ وفد اہل مصر آئے ہیں اور ان کے استقبال کو آپ مدینہ سے باہر تشریف لے گئے اور جب ان سے ملے انہوں نے کہا قرآن منگاؤ اور سورۂ یونس میں یہ آیت نکالی۔ قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ ۝ اور کہا یہ جو آپ نے رمنہ مقرر کیے ہیں کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم کیا ہے یا آپ جھوٹ باندھتے ہیں اللہ تعالیٰ پر فرمایا حضرت عثمان ذی النورین نے کہ یہ آیت فلاں باب میں اتری ہے اور رمنہ مقرر کیا ہے حضرت عمرؓ نے اور میں نے صدقہ کے اونٹوں کی کثرت کے سبب سے اور بڑھا دیا غرض اسی طرح جو انہوں نے اعتراض کیا آپ نے معقول جواب دیا اور کچھ شرط بھی انہوں نے چاہی آپ نے وہ بھی ان کو لکھ دی پھر انہوں نے فرمائش کی کہ اموال غنیمت میں سے کسی کو کچھ نہ جاوے بلکہ وہ سب کا سب مقاتلین کا حق سمجھا جاوے اور شیوخ اصحاب کا آپ نے اس کا بھی خطبہ پڑھ دیا۔ اور لوگوں کو حکم کیا کہ تجارت وغیرہ کریں اور اس مال سے کچھ نہ لیں جب ان سب امور سے وہ وفد فارغ ہو کر مصر کو لوٹے راہ میں ایک شخص کو پایا اور اس کو تہمت لگائی کہ تیرے پاس کوئی خط ہے غرض کہ اس کے پاس سے ایک خط نکالا۔ کہ اس پر مہر تھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اور وہ خط حاکم مصر کے نام تھا اور مضمون اس کا یہ تھا کہ یہ گروہ وفود جب تمہارے

پاس پہنچیں تو ان کو قتل کرنا یا ہاتھ پیر کاٹنا غرض جب ان لوگوں نے یہ خط پایا لوٹے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہ خط آپ نے لکھا انہوں نے انکار فرمایا اور فرمایا کہ دو امر ہیں اثبات کے اوّل یہ کہ تم دو گواہ اس پر لاؤ کہ میں نے یہ خط بھیجا ہے دوسرے یہ کہ مجھ سے قسم لو اور یہ بھی قرینہ فرمایا اگر میرا خط ہوتا تو میری لسان میں ہوتا اور نقش خاتم کا خاتمہ کتاب میں ہوتا۔ اور یہ دونوں باتیں اس میں نہ تھیں پس ان نالائقوں کا فریب ثابت ہوا مگر انہوں نے آپ کو گھیرا اور ایک مدت محاصرہ کیا آپ اس عرصہ میں کوٹھے پر چڑھتے تھے اور اپنی برات کی احادیث اور فضائل کی روایات ارشاد کرتے تھے چنانچہ وہ روایت جو اوپر مذکور ہوئی ہے وہ بھی اسی قبیل سے ہے۔ مگر لوگوں کا یہ حال تھا کہ پہلے پہل ان کو نصیحت اثر کرتی تھی اور پھر دوبارہ جب آپ نصیحت فرماتے تھے اثر نہ کرتی تھی آپ نے دروازہ کھول دیا اور قرآن شریف لے کر گھر میں بیٹھے کہ اتنے میں محمد بن ابی بکر آئے اور آپ کی ریش مبارک پکڑی اور چھاتی پر چڑھے حضرت ذی النورین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم ایسے جگہ بیٹھے ہو کہ تمہارے باپ ابوبکر رضی اللہ عنہ کبھی ایسی جگہ نہ بیٹھے تھے غرض یہ کہ وہ میرا احترام فرماتے تھے اور تم اس طرح پیش آتے ہو اس پر وہ لوٹ گئے اور حضرت کو چھوڑ دیا اور دوسرا شخص گھر میں گھسا کہ اس کا نام موت الاسود تھا اس بے ادب نے آپ کا گلا گھونٹا اور باہر نکل کر لوگوں سے کہنے لگا میں نے ایسی نرم چیز کوئی نہ پائی جیسا گلا تھا عثمان رضی اللہ عنہ کا اور میں نے اس کا گلا یہاں تک گھونٹا کہ جان ان کی سانپ کی طرح بدن میں تڑپنے لگی پھر تیسرا شخص گھسا اور آپ نے اس سے فرمایا کہ میرے اور تیرے درمیان قرآن عظیم الشان ہے اس مردود نے تلوار نکال کر آپ پر حملہ کیا اور آپ نے ہاتھ سے روکا اور دست مبارک اس سے کٹ کر جدا ہوا یا زخمی ہوا راوی کو شک ہے۔ پس آپ نے فرمایا یہ پہلا ہاتھ ہے جس نے مفصل[1] قرآن کو لکھا ہے اور ایک روایت میں وارد ہوا ہے کہ ایک شخص کنانہ بن بشر گھسا اور اس نے مشقص سے آپ کو شہید کیا اور مشقص ایک تیر ہوتا ہے چوڑی پھال کا اور خون مبارک آپ کا اس آیت پر گرا فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اور اس کا ایک داغ مدور مصحف مطہر میں ہو گیا اور آپ کی زوجہ پاک بنت الفرافصہ نے آپ کو گود میں لے لیا تھا قبل قتل کے اور بعد قتل کے ان میں سے بعض لوگ کہنے لگے اللہ کی مار اس پر کیا بڑے سرین ہیں اس کے راوی کہتا ہے سب مجھے یقین ہوا کہ نہ مارا انہوں نے اس خلیفہ رسول کو مگر دنیائے دنی کے واسطے معاذ اللہ من ذلک انا للہ وانا الیہ راجعون رضی اللہ عنہ و خذل اللہ اعداءہ (ازالۃ الخفا)

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْرِيمِ الدِّمَاءِ وَالْأَمْوَالِ

باب جان و مال کی حرمت میں۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلنَّاسِ أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوا يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ أَلَا لَا يَجْنِي

روایت ہے عمرو بن احوص سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے حجۃ الوداع میں آدمیوں سے کونسا دن ہے یہ بولے حج اکبر کا فرمایا آپ نے سو بے شک خون تمہارے اور مال تمہارے اور عزتیں تمہاری ایک دوسرے پر حرام ہیں اور حرمت ان کی ایسی ہے جیسی حرمت تمہاری اس دن کی اس تمہارے شہر میں آگاہ ہو کر جنایت کرنے

[1] سورہ حجرات سے آخر تک کو مفصل کہتے ہیں ۱۲۔

وَاِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يُّعْبَدَ فِيْ بِلَادِكُمْ هٰذِهٖ اَبَدًا وَلٰكِنْ سَتَكُوْنُ لَهٗ طَاعَةٌ فِيْمَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضٰى بِهٖ۔

والا جنایت نہیں کرتا مگر اپنے نفس پر یعنی اس کا وبال و سزا اسی پر ہوتے ہیں آگاہ ہو کہ کوئی جنایت کرنے والا جنایت نہیں کرتا ہے اپنے لڑکے پر نہ لڑکا اپنے والد پر آگاہ ہو کہ شیطان مایوس ہو گیا ہے اس سے کہ عبادت کی جاوے اس کی تمہارے ان شہروں میں کبھی و لیکن کچھ اطاعت اس کی ہو گی ان عملوں میں کہ جنہیں تم حقیر سمجھتے ہو اور اس پر وہ راضی ہو گا۔

ف۔ اس باب میں ابی بکرہ اور ابن عباسؓ اور جابرؓ اور خذیم بن عمرو السعدی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زائدہ نے شبیب بن غرقدہ کی سند سے۔

مترجم۔ جنایت یعنی زخمی کرنا یا قتل وغیرہ اور عرب قدیم الایام سے یوم عرفہ اور بلدۂ مکہ کی تعظیم و توقیر کرتے تھے اس لیے حرمت دماء وغیرہ کو اس کے ساتھ تشبیہ دی کہ سامعین کے خوب ذہن نشین ہو جاوے اور شیطان مایوس ہو گیا الخ یعنی جیسے زمان جاہلیت بت پرستی پھیلی تھی اور شعائر ملت حنیفیہ کے یک قلم منہدم ہو گئے تھے ایسا کبھی نہ ہو گا اگرچہ بعض افراد میں محقرات ذنوب مصغرات عیوب کا ارتکاب پایا جاوے۔

بَابُ مَاجَاءَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُّرَوِّعَ مُسْلِمًا

باب مسلمان کو ڈرانے کی حرمت میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَاْخُذْ اَحَدُكُمْ عَصَا اَخِيْهِ لَاعِبًا جَادًّا فَمَنْ اَخَذَ عَصَا اَخِيْهِ فَلْيَرُدَّهَا اِلَيْهِ۔

روایت ہے عبداللہ بن السائب سے آخر سند تک کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ لیوے کوئی شخص لاٹھی اپنے بھائی کی دل لگی سے اس کے ستانے کے لیے اور جس نے لی ہو لاٹھی اپنے بھائی کی تو چاہیے کہ پھیر دے اس کو۔

ف۔ اس باب میں ابن عمر اور سلیمان بن صرد اور جعدہ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور نہیں جانتے اسے ہم مگر ابن ابی ذئب کی روایت سے اور سائب بن یزید کو صحبت ہے اور سنا ہے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وفات ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب سائب سات برس کے تھے اور ابو یزید بن سائب وہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہیں اور روایت کی ہیں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث۔

بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اِشَارَةِ الرَّجُلِ عَلٰى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ

باب ہتھیار سے اشارہ منع ہونے کے بیان میں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَشَارَ عَلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ لَعَنَتْهُ الْمَلٰئِكَةُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اشارہ کیا اپنے بھائی پر لوہے سے یعنی چھری تلوار وغیرہ سے لعنت کرتے ہیں اس پر فرشتے۔

ف۔ اس باب میں ابی بکرہ اور عائشہؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور غریب سمجھی جاتی ہے خالد حذاء کی روایت سے اور روایت کی گئی محمد بن سیرین سے انہوں نے ابی ہریرہؓ سے مانند اس کی اور

مرفوع نہ کیا اس کو اور زیادہ کیے اس میں یہ لفظ وَإِنْ كَانَ أَخَاهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ یعنی ہتھیار سے اشارہ کرنے میں فرشتے لعنت کرتے ہیں اگرچہ حقیقی بھائی پر اشارہ کرے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سے یہی حدیث۔

مترجم۔ اور حقیقی بھائی کی قید اس لیے فرمائی کہ مستبعد ہے ان میں عداوت اور خواہ مخواہ ان میں ڈرانا علی سبیل الاستہزاء ہوگا۔ مگر اسے بھی احتیاطاً موجب لعن فرمایا پھر کسی اور پر اشارہ بدرجہ اولیٰ منع ہوا اور جب استہزاء میں یہ لعن ہو تو پھر عداوت کی راہ سے اگر اس کا مرتکب ہوگا تو کیا عذاب ہوگا معاذ اللہ من ذلک۔

بَابُ النَّهْيِ عَنْ تَعَاطِي السَّيْفِ مَسْلُولًا

باب ننگی تلوار لینے دینے کے بیان میں۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُولًا۔

روایت ہے جابرؓ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار کے ننگا لینے اور دینے سے بغیر میان کے۔

ف۔ اور اس باب میں ابی بکرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے حماد بن سلمہ کی روایت سے اور روایت کی ابن لہیعہ نے یہ حدیث ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے بنۃ الجہنی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث حماد بن سلمہ کی میرے نزدیک صحیح ہے۔ مترجم۔ تلوار ننگی لینے دینے کی نہی سے یا تو مجازاً قتل و جمع مراد ہے کہ آپس میں ایک دوسرے کو نہ ماریں اور یا حقیقۃً بغیر قتال کے بھی تلوار کسی کو نہ دینا چاہیے بلکہ ضرور ہے کہ میان میں کر دے کہ اس میں اندیشہ ہے کہ پھسل جاوے تو زخمی کرے یا لینے والا عدو ہو اور بے محابا مار بیٹھے۔

بَابُ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

باب اس بیان میں کہ جس نے نماز صبح پڑھی امان الٰہی میں آیا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللَّهِ فَلَا يَتْبَعَنَّكُمُ اللَّهُ بِشَيْءٍ مِنْ ذِمَّتِهِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نماز پڑھی صبح کی وہ اللہ کی پناہ میں ہے پھر دیکھو درپے نہ ہووے اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کا اس کی پناہ توڑنے کے سبب سے۔

ف اس باب میں جندب اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

بَابُ فِي لُزُومِ الْجَمَاعَةِ۔

باب لزوم جماعت میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قُمْتُ فِيكُمْ كَمَقَامِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا فَقَالَ أُوصِيكُمْ بِأَصْحَابِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتَّى يَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدَ الشَّاهِدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ أَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ مَنْ سَرَّهُ

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہا خطبہ پڑھا ہم پر حضرت عمرؓ نے جابیہ میں پھر کہا اے لوگو! میں تمہارے بیچ میں کھڑا ہوں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تھے اور فرمایا آنحضرتؐ نے وصیت کرتا ہوں میں اپنے اصحاب کے اطاعت پھر ان کی جو ان سے ملے ہوں یعنی تابعین کی پھر ان کی جو ان سے ملے ہوں یعنی تبع تابعین کی پھر ان قرنوں کے بعد مروج ہو جائے گا کذب یہاں تک کہ قسم کھانے لگے گا آدمی بے قسم کھلائے اور گواہی دینے کو موجود ہوگا بے بلائے خبردار ہو تنہا

حَسَنَتُہٗ وَسَآءَتْہُ سَیِّئَتُہٗ فَذٰلِکَ الْمُؤْمِنُ۔ نہیں ہوتا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ مگر یہ کہ ہوتا ہے تیسرا ان کا شیطان لازم پکڑو تم جماعت مذکور کو جس کو خوش لگے اس کی نیکی اور بری لگے اس کی برائی وہی مومن ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی یہ ابن مبارک نے محمد بن سوقہ سے مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَجْمَعُ اُمَّتِیْ اَوْقَالَ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ عَلَی الضَّلَالَۃِ وَیَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمع نہیں کرتا اللہ تعالیٰ میری امت کو یا فرمایا امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ضلالت پر اور اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے جماعت پر اور جو جدا ہوا جماعت سے گرا آگ میں۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور میرے نزدیک سلیمان مدنی سلیمان بن سفیان ہیں اور اس باب میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدُ اللّٰہِ مَعَ الْجَمَاعَۃِ۔

آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت سے مگر اسی سند سے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ نُزُوْلِ الْعَذَابِ لَمْ یُغَیِّرِ الْمُنْکَرَ۔

باب نزول عذاب میں جب تغیر منکر نہ ہو۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرِنِ الصِّدِّیْقِ اَنَّہٗ قَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنَّکُمْ تَقْرَءُوْنَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اھْتَدَیْتُمْ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ یَاْخُذُوْا عَلٰی یَدَیْہِ اَوْشَکَ اَنْ یَّعُمَّھُمُ اللّٰہُ بِعِقَابٍ مِنْہُ۔

روایت ہے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ انہوں نے فرمایا اے آدمیو! تم پڑھتے ہو یہ آیت اے ایمان والو لازم پکڑو اور فکر کرو اپنی جانوں کی نہیں ضرر کرے گا تم کو جو گمراہ ہوا جبکہ تم نے ہدایت پائی اور خیال کرتے ہو منطوق آیہ مذکورہ کے کہ امر معروف ضرور نہیں حالانکہ میں نے سنا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے لوگ جبکہ دیکھیں ظلم یعنی فسق و فجور اور نہ روک لیں ہاتھ اس کے مرتکب کے قریب ہے کہ عام کرے اللہ تعالیٰ ان پہ عذاب کو یعنی عذاب عام بھیجے کہ ظالم و غیر ظالم سب ہلاک ہوں۔

ف۔ روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے اسمٰعیل بن خالد سے یہی حدیث مانند اس کے اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہا اور نعمان بن بشیر اور عبداللہ بن عمر اور حذیفہ سے بھی روایت ہے اور اسی طرح روایت کی کئی لوگوں نے اسمٰعیل سے یزید کی روایت کی مانند اور مرفوع کیا اس کو بعضوں نے اسمٰعیل سے اور موقوف کیا اس کو بعضوں نے۔

مترجم - ظاہر آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ امر معروف اور نہی منکر ضرور نہیں ہے بلکہ جب آدمی خود ہدایت پا چکا پھر سارا عالم اگر گمراہ رہے تو اسے کچھ نقصان نہیں مگر علماء نے اس آیت میں کئی تاویلیں ذکر کیں ہیں اوّل تو ابو بکر صدیق کی حدیث میں مذکور ہوئیں گویا انہوں نے اشارہ کیا کہ یہ آیت منسوخ ہے اور نسخ کتاب کا حدیث سے جائز ہے اور بعضوں نے کہا کہ نسخ کچھ ضرور نہیں بلکہ آیت سے مراد افعال ہیں ذمیوں کے اور شرک ان کا انکار اس پر ضرور نہیں اس لیے کہ صلح کی ہے مسلمانوں نے اُن سے اسی پہ باقی رہے فسق فجور اہل اسلام کے وہ اس آیت میں داخل نہیں پس کچھ منافات نہ رہی آیت و حدیث میں اور یہ قول ہے ابو عبیدہ کا اور مجاہد اور سعید بن جبیر نے کہا ہے کہ مراد اس سے یہود و نصارٰی ہیں گویا ارشاد ہوتا ہے کہ جب تم مسلمان ہو گئے تو ان کا یہودیت نصرانیت پر قائم رہنا تم کو مضر نہیں ان سے جزیہ لو اور ان کے حال پر چھوڑ دو اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا امر معروف اور نہی منکر کرو جب تک امید ہو قبول کی اور جب مایوسی ہو جاوے قبول سے اور رد کیا جاوے قول تمہارا تم پر تو لازم پکڑو اپنی جانوں کو پس گویا مراد آیت کی وقت مایوسی ہے۔ اور مراد حدیث کی وقت قبول ہونے کا امر معروف اور نہی منکر کے جب بھی منافات نہ رہی پھر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قرآن کی آیات کئی قسم ہیں۔ اوّل وہ آیات ہیں کہ تاویل ان کی گزر گئی قبل نزول کے دوسرے وہ کہ تاویل اُن کی واقع ہوئی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں تیسرے وہ کہ واقع ہوئی تاویل ان کی بعد زمانہ مبارک کے چوتھے وہ ہیں کہ واقع ہو گی تاویل ان کی آخر زمانہ میں اور پانچویں وہ ہیں کہ واقع ہوں گی تاویل ان کی قیامت کے دن جیسے وہ آئتیں جن میں حساب و کتاب و جنت و نار کا مذکور ہے پھر جب تک کہ قلوب اور خواہشیں تمہاری ایک رہیں اور پھوٹ نہ ہو تمہارے درمیان اور لڑائی نہ ہو ایک دوسرے سے جب تک معروف کرو اور نہی منکر اور جب ... مختلف ہو جاویں دل اور جدا ہو جاویں خواہشیں اور لڑائی پڑے آپس میں پس لازم کرے ہر شخص فکر اپنی جان کی اور جان لو کہ اس وقت آئی تاویل اس آیت کی اور ابوامیہ شعبانی سے روایت ہے کہ آیا میں ابو ثعلبہ خشنی کے پاس اور کہا میں نے اے ابو ثعلبہ کیا کہتے ہو تم اس آیت میں پوچھا انہوں نے کون سی آیت کہا میں نے قول اللہ عزوجل کا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ الآیۃ سو کہا انہوں نے آگاہ ہو کہ میں نے پوچھی یہ آیت خبیر سے انہوں نے کہا میں نے پوچھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپ نے امر معروف کر اور نہی منکر یہاں تک کہ جب دیکھو تم بخیلی ایسی کہ اطاعت کی جاتی ہے اور ہوائے نفسانی ایسی کہ اتباع کیا جاتا ہے اس کا اور دنیا مقدم سمجھی جاتی ہے آخرت پر اور مقاصد دنیہ پر اور معجب ہے ہر شخص اپنی رائے پر اور دیکھے تو ایسا کام کہ لابد ہے وہ پس لازم پکڑ لے تو اپنے نفس کی تہذیب کو اور چھوڑ دے خیال عوام کا اس لیے کہ بعد تمہارے دن ہیں صبر کے پھر جس نے کہ صبر کیا ان دنوں میں یعنی باوجود کثرت منکرات کے حق پر ثابت رہا ہو گا۔ مانند اس شخص کے کہ لیئے ہو آگ اپنی مٹھی میں عامل سنت کو اُن دنوں میں ثواب ہے پچاس آدمیوں کے برابر جو اس کے مانند عمل کرتے ہوں۔ کہا ابن مبارک نے اور زیادہ بیان کیا مجھ سے عتبہ کے سوا اور راوی نے یہ عبارت بھی کہ پوچھا صحابہ رضی اللہ عنہم نے یا رسول اللہ ؐ پچاس آدمیوں کا اس زمانہ کے لوگوں میں سے یعنی جو ثابت قدم رہے گا آخر زمانہ میں دین پر اس کو پچاس صحابی کے برابر اجر ہو گا اور بعضے لوگوں نے کہا مراد آیت کی یہ ہے کہ ضرر نہیں کریں گے تم کو

اہل ہوا یعنی اصحاب فرق باطلہ چنانچہ ابوجعفر سے مروی ہے کہ داخل ہوا صفوان بن محرز پر ایک جوان اہل اہوا سے اور اس نے ذکر کیا کچھ اپنے ہوائے باطل کا پس پڑھی صفوان نے یہی آیت اور فرمایا خاص کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے دوستوں کو اسی آیت میں یعنی ان کو اہل اہوا سے کچھ ضرر نہیں (البغوی) اور صاحب مدارک نے کہا ہے اہل اسلام کفار کے حال پر افسوس وغم کرتے تھے اور حسرت کھاتے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کی تسکین اس آیت میں فرمائی کہ تم کو ان کی گمراہی کچھ مضر نہیں ہے اور مراد آیت یہ نہیں ہے کہ ترک امر معروف کرے بلکہ باوجود قدرت کے ترک اس کا جائز نہیں انتہی اور ابن مسعود سے پوچھا اس آیت کو تو فرمایا انہوں نے کہ یہ زمانہ نہیں ہے اس آیت کا ابھی مقبول ہوتا ہے امر معروف اور نہی منکر زمانہ اس کا بعد چندے آئے گا کہ امر بالمعروف کے ساتھ ایسا ایسا کیا جائے گا اور ابی سعید خدری سے مروی ہے کہ پڑھی میں نے یہ آیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے تو فرمایا ابھی تاویل اس کی آئی نہیں ہے نہ آوے گی تاویل اس کی جب تک کہ قریب نہ ہو نزول عیسیٰ بن مریم کا یعنی نہ آجاوے زمانہ فتن کا جیسا کہ اب ہے اور ابن مبارک سے مروی ہے کہ جس قدر تاکید امر معروف کی اس آیت سے ثابت ہوتی ہے ایسی تو کسی سے ثابت نہیں ہوتی اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ یعنی فکر کرو اور تدبیر کرو تم سب اہل اسلام کی جانوں کی۔ تو ہر ایک کو ضرور ہوا ہر مسلمان کی فکر کرنا اور نصیحت اور خیر خواہی اس کی لازم سمجھنا اور ہر ایک کو رغبت دلانا خیر کی اور نفرت دلانا شر سے اور روکنا قبائح اور منکرات سے اور باز رکھنا زمائم اور سیئات سے (فتح البیان)، اور احادیث امر معروف میں بہت ہیں اور اس قدر نقل سے تطبیق ان احادیث میں اور آیہ مبارکہ میں معلوم ہوگئی الحمد للہ علی ذلک۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ

باب امر معروف اور نہی منکر کے بیان میں۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَتَأْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْهُ ثُمَّ تَدْعُوْنَهٗ فَلَا يَسْتَجِيْبُ لَكُمْ۔

روایت ہے حذیفہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے امر کرو ساتھ اچھی بات کے اور منع کرتے رہو بری بات سے ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ بھیجے گا تم پر عذاب بہت بڑا اپنی درگاہ سے پھر تم اس سے دعا کرو گے اور وہ قبول نہ کرے گا تمہاری دعا کو۔

ف ۔ روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسمٰعیل بن جعفر سے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے اسی اسناد سے مانند اس کی یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَقْتُلُوْا اِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوْا بِاَسْيَافِكُمْ وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ۔

روایت ہے حذیفہ بن الیمان سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری بقائے روح اُس کے مبارک ہاتھ میں ہے نہ قائم ہوگی قیامت جب تک نہ قتل کرو گے تم امام اپنے کو اور آپس میں ایک دوسرے کو نہ مارو گے اپنی تلواروں سے اور وارث نہ ہوں گے جب تک تمہاری دنیا کے تم میں سے بدتر لوگ یعنی حکومت اور امارت فساق کو ہو گی۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ذَكَرَ الْجَيْشَ الَّذِي يُخْسَفُ بِهِمْ فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ لَعَلَّ فِيهِمُ الْمُكْرَهَ قَالَ اِنَّهُمْ يُبْعَثُونَ عَلَى نِيَّاتِهِمْ۔

روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا ایک لشکر کا کہ وہ دھنس جائے گا۔ یعنی بسبب اپنے ذنوب کے عذاب عام سے ہلاک ہوگا تو عرض کی ام سلمہ نے کہ شائد اس میں بعضے لوگ مجبور ہوں اور گناہ سے اپنے ساتھیوں کے ناراض ہوں فرمایا آپ نے اٹھائے جائیں گے وہ اپنی نیتوں پر۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی گئی یہ حدیث نافع سے انہوں نے روایت کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ مترجم۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو قوم امر معروف اور نہی منکر ترک کرنے سے یا اپنے گناہ اور شامت اعمال سے عذاب عام میں ہلاک ہوتے ہیں اور اس میں کچھ لوگ صالحین ان کے ذنوب اور عیوب سے بدل ناراض ہوتے ہیں اگرچہ وہ بھی اس وقت عذاب میں گرفتار ہوجاتے ہیں مگر آخرت میں ان کی نیتوں کے موافق ان کا حشر ہوگا اور اپنی نیک نیتی سے نجات پائیں گے الحمد اللہ علی ذلک۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَغْيِيرِ الْمُنْكَرِ بِالْيَدِ اَوْ بِاللِّسَانِ اَوْ بِالْقَلْبِ

باب تغیر منکر کے درجات میں۔

عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ اَوَّلُ مَنْ قَدَّمَ الْخُطْبَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ مَرْوَانُ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لِمَرْوَانَ خَالَفْتَ السُّنَّةَ فَقَالَ يَا فُلَانُ تُرِكَ مَا هُنَالِكَ فَقَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضٰى مَا عَلَيْهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَاٰى مُنْكَرًا فَلْيُنْكِرْهُ بِيَدِهٖ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ۔

روایت ہے طارق بن شہاب سے کہا پہلے جس نے خطبہ پڑھا نماز سے پیشتر مروان تھا سو کھڑا ہوا ایک مرد اور کہا اس نے مروان سے خلاف کیا تو نے سنت کا۔ تو کہا مروان نے اے فلانے چھوڑ دی گئی یعنی وہ سنت جسے تو ڈھونڈتا ہے سو کہا ابی سعید نے آگاہ ہو کہ اس شخص نے پورا کر دیا جو اس کے ذمہ تھا۔ یعنی حق امر معروف کا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو کوئی منکر دیکھے تو چاہیئے کہ بدل دیوے اس کو اپنے ہاتھ سے اور جو نہ ہو سکے تو اپنی زبان سے یعنی اس کی برائی بیان کردے اور جو نہ ہو سکے تو اپنے دل سے اُسے برا جانے اور یہ سب سے کم درجہ ہے ایمان کا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

بَابٌ مِنْهُ

باب دوسرا اسی بیان میں۔

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰى حُدُوْدِ اللهِ وَالْمُدْهِنِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا عَلٰى

روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مثال اس کی جو قائم ہے حدود الٰہی پر اور جو سستی کرتا ہے اس میں اس قوم کی مانند ہے کہ قرعہ ڈال کر دریا میں ایک

سَفِينَةٍ فِي الْبَحْرِ فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَ أَصَابَ بَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا فَكَانَ الَّذِينَ فِي الْبَحْرِ أَسْفَلَهَا يَصْعَدُونَ فَيَسْتَقُونَ الْمَاءَ فَيَصُبُّونَ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا فَقَالَ الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا لَا نَدَعُكُمْ تَصْعَدُونَ فَتُؤْذُونَنَا فَقَالَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِنَّا نَنْقُبُهَا فِي أَسْفَلِهَا فَنَسْتَقِي فَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ فَمَنَعُوا نَجَوْا جَمِيعًا وَ إِنْ تَرَكُوهُمْ غَرِقُوا جَمِيعًا۔

کشتی پر سوار ہوئے سو ملی بعضوں کو جگہ اوپر کی اور بعضوں کو نیچے کی۔ پھر نیچے والے چڑھ کر پانی لینے کو اوپر آتے تھے اور گر جاتا تھا پانی اوپر والوں پر سو اوپر والوں نے کہا ہم تمہیں نہ چھوڑیں گے کہ تم چڑھ کر ہمیں تکلیف دو سو نیچے والوں نے کہا ہم ایک سوراخ کر لیں کشتی کے نیچے اور اس میں سے پانی لے لیں پھر اگر سب کشتی والے ان کا ہاتھ پکڑ لیں اور روکیں نجات پاویں سب کے سب اور اگر چھوڑ دیویں ان کو ڈوبیں سب کے سب۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم۔ امر معروف اور نہی منکر واجب ہے باجماع امت اور کتاب وسنت اس کے ساتھ ناطق ہے اور مراتب اس کے تین ہیں جیسا حدیث میں مذکور ہے یعنی بالید واللسان والقلب اور جس نے ادائے واجب کیا اور مخاطب نے قبول نہ کیا واجب اس کے ذمہ سے ساقط ہو گیا اور علماء نے کہا ہے کہ فرضیت اس کی بطریق کفایت ہے چنانچہ آیت ولتکن منکم امۃ بھی اس پر دال ہے اور جو باوجود قدرت ترک کرے آثم ہے اور کبھی فرض عین بھی ہو جاتا ہے جیسے ایک زمین میں کوئی شخص ہو اور اس کے سوا کوئی اس مسئلہ سے واقف نہ ہو پس اسی کے ذمہ فرض ہے نہ غیر کے اوپر اور وجوب امر معروف میں یہ شرط نہیں کہ آمر خود بھی عامل ہو بغیر عمل بھی امر معروف درست ہے۔ اس لیے کہ امر کرنا اپنے نفس کو ایک واجب ہے اور امر کرنا دوسرے شخص کو دوسرا واجب ہے پس اگر اول فوت ہو تو ضرور نہیں کہ ثانی کو بھی چھوڑ دے اور جو کہ مذکور ہے اس آیہ مبارکہ میں لم تقولون ما لا تفعلون اگر تسلیم بھی کیا جاوے کہ ورود اس کا امر معروف اور نہی منکر میں ہے تو مراد اس سے زجر کرنا ہے ترک عمل پر نہ منع کرنا قول حق کہنے سے اور یہ ظاہر ہے کہ خود عمل کر کے دوسرے کو امر کرنا نہایت مستحسن ہے اس لیے کہ امر اس شخص کا جو خود عامل نہیں چنداں اثر نہیں رکھتا اور امر معروف اور نہی منکر حکام کے ساتھ مخصوص نہیں ادنی مسلمان بھی کر سکتا ہے لیکن مار پیٹ کے لیے امر والی ضرور ہے اور امر نہی ضرور ہے کہ امور متفق علیہ میں ہو نہ مختلف میں علی الخصوص اس کے نزدیک جو کہتا ہے ہر مجتہد مصیب ہے اور ضرور ہے کہ رفق وملائمت سے ہو اور خدا کے لیے نہ طلب جاہ ومال اور جلب عز ومنال کے لیے کہ ثواب اس پر مرتب ہو اور کہا ہے کہ نصیحت ملاء میں فضیحت ہے۔ (شرح مشکوۃ)

بَابُ أَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ

باب اس بیان میں کہ کلمہ خیر سلطان ظالم سے کہہ دینا افضل جہاد ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْجِهَادِ كَلِمَةَ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا جہاد کلمہ عدل کہنا ہے سلطان ظالم کے سامنے۔

ف۔ اس باب میں ابی امامہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے مترجم سلطان ظالم

بدمزاج متکبر مغرور کے آگے کلمہ حق کہنا اور اس پر خلاف شرع میں انکار کرنا ایک کمال جرأت اور بہادری اور تصلب فی الدین کی بات ہے اور چونکہ اس میں اتلاف جان و مال کا اور عزت و جاہ کا بالیقین ہے اس لیے افضل جہاد ہے۔ اللھم وفقنا بہ۔

بَابُ سُؤَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا فِي أُمَّتِهٖ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوالات ثلثہ کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً فَأَطَالَهَا فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْتَ صَلٰوةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيْهَا قَالَ أَجَلْ إِنَّهَا صَلٰوةُ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ إِنِّيْ سَأَلْتُ اللّٰهَ فِيْهَا ثَلَاثًا فَأَعْطَانِيْ اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِيْ وَاحِدَةً سَأَلْتُهٗ أَنْ لَّا يُهْلِكَ أُمَّتِيْ بِسَنَةٍ فَأَعْطَانِيْهَا وَسَأَلْتُهٗ أَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ غَيْرِهِمْ فَأَعْطَانِيْهَا وَسَأَلْتُهٗ أَنْ لَّا يُذِيْقَ بَعْضَهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِيْهَا۔

روایت ہے خباب بن ارت سے کہ ایک نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دراز کیا اس کو سو عرض کی صحابہؓ نے یا رسول اللہ آج آپؐ نے ایسی نماز پڑھی کہ روز نہ پڑھتے تھے فرمایا آپؐ نے ہاں بیشک یہ نماز تھی امید و خوف کی میں نے مانگیں اللہ سے اس میں تین چیزیں سو عنایت کیں مجھے دو اور باز رکھی مجھ سے ایک سو سنو کہ مانگا میں نے اس سے یہ کہ ہلاک نہ ہو میری ساری امت قحط میں سو عنایت کیا مجھے۔ اور مانگا میں نے یہ کہ مسلط نہ ہو ان پر کوئی دشمن ان کے غیر میں کا سو عنایت کیا مجھ کو اور مانگا میں نے کہ نہ چکھا اُن کے بعض کو مزہ بعض کی لڑائی کا سو نہ دیا مجھے یہ۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے اور اس باب میں سعد اور ابن عمر سے بھی روایت ہے۔

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَإِنَّ أُمَّتِيْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِيْ مِنْهَا وَأُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ وَإِنِّيْ سَأَلْتُ رَبِّيْ لِأُمَّتِيْ أَنْ لَّا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَأَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَإِنَّ رَبِّيْ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنِّيْ إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهٗ لَا يُرَدُّ وَإِنِّيْ أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَّا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَلَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ

روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ نے لپیٹ دی میرے لیے زمین اور میں نے دیکھا اس کے مشرق اور مغرب کو اور میری امت کی سلطنت پہنچے گی جہاں تک کہ لپیٹی گئی ہے۔ میرے لیے زمین اور دیئے گئے۔ مجھے دو خزانے ایک سرخ اور ایک سفید اور میں نے مانگا اپنے پروردگار سے کہ ہلاک نہ کرے میری امت کو قحط عام میں اور نہ مسلط ہو اُن پر کوئی دشمن سوا اُن کے لوگوں کے کہ توڑ ڈالے بیضہ اُن کا اور تحقیق کہ میرے رب نے کہا اے محمد جب مقرر کر چکا میں کوئی حکم تو پھر وہ لوٹتا نہیں اور میں نے عنایت کی تیری امت کو کہ ہلاک نہ کروں گا میں ان کو قحط عام سے۔ اور مسلط نہ کروں گا ان پر کوئی دشمن ان کے غیر میں سے کہ توڑ ڈالے بیضہ ان کا یعنی ہلاک کر دے ان کی ساری جماعت کو اگرچہ

عَلَيْهِمْ مِنْ اَقْطَارِهَا اَوْ قَالَ مِنْ بَيْنَ اَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔

جمع ہو جاویں زمین کے کناروں کے لوگ یا یہ فرمایا کہ جو لوگ ہیں زمین کے کناروں میں یہاں تک کہ انہیں کے لوگ بعض ہلاک کریں گے بعض کو اور قید کریں گے بعض کو یعنی باہر کا دشمن ان پر مسلط نہ ہوگا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم۔ لپیٹ دی میرے لیے زمین اس میں استدلال ہے اہل مکاشفہ کو اور آپ کو بوحی معلوم ہوا کہ جہاں تک زمین دیکھی ہے وہاں تک سلطنت آپ کی امت کی ہوگی ازمنہ مختلفہ میں اور دیئے گئے مجھے دو خزانے یعنی روپیہ اور اشرفی یا چاندی سونے کی کہ برکات اس کی ظاہر ہوئی امت پر اور وہ خزانہ عالم مثال میں آپ کو عنایت ہوئے تھے اور حقیقت اسکی بعد میں ظاہر ہوئی اور ایسا قحط آپ کی امت میں نہ ہوا ہے نہ ہوگا کہ جس سے ساری امت ہلاک ہو جاوے اور کوئی دشمن ان پر مسلط نہ ہوا گرچہ ان کے بعض افراد پر کفار وغیرہ حاکم ہوئے ہیں مگر کسی زمانہ میں تمام امت پر حکومت کسی کافر کی نہ ہوئی اور نہ ہوگی یا مسلط ہونے سے ارادہ ہلاک مراد ہے کسی کافر صاحب شوکت کا یہ ارادہ نہیں کہ تمام امت کو ہلاک کرے اور اگر ہو بھی تو بھی وہ قادر نہ ہوگا۔ قولہ توڑ ڈالے بیضہ ان کا۔ مراد اس سے ساری جماعت کا ہلاک ہونا ہے۔ فائدہ ہے کہ جب جانور کے انڈے تلک توڑ ڈالے جاویں تو ان کی نسل منقطع ہو جاتی ہے اور بیخ و بنیاد باقی نہیں رہتی۔ پس انڈے کا توڑنا کنایہ ہے ساری جماعت کے ہلاک کرنے سے قولہ۔ یہاں تک کہ ہلاک کریں گے بعض ان کے بعض کو یعنی آپس میں جنگ و جدال رہے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا بلکہ کفار کے ہاتھ سے صالحین امت کو اتنی ایذا نہیں پہنچی ہے جتنی کلمہ گویوں سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَكُوْنُ فِي الْفِتْنَةِ

باب فتنہ کے بیان میں۔

عَنْ اُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيْهَا قَالَ رَجُلٌ فِيْ مَاشِيَتِهٖ يُؤَدِّيْ حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهٗ وَرَجُلٌ اٰخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهٖ يُخِيْفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُوْنَهٗ

روایت ہے ام مالک سے کہ ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کا اور بہت قریب فرمایا اس کا ظاہر ہونا۔ کہا راویہ نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ کون شخص بہتر ہوگا سب لوگوں میں اس [illegible] آپ نے ایک تو وہ شخص کہ اپنے جانوروں میں ہو ادا کرتا ہو حق [illegible] ہو اور عبادت کرتا ہو اپنے رب کی اور دوسرا وہ کہ پکڑے ہو سر اپنے گھوڑے کا ڈراتا ہو دشمن کو یعنی کافروں کو اور ڈراتے ہوں وہ اس کو۔

ف۔ اس باب میں ام مبشر اور ابی سعید خدری اور ابن عباس سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور روایت کی لیث بن ابی سلیم نے طاؤس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ الْفِتْنَةُ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيْهَا اَشَدُّ مِنَ السَّيْفِ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ ایسا ہوگا کہ گھیرے گا عرب کو مقتول اس کے دوزخی ہیں زبان کھولنا اس میں تلوار مارنے سے زیادہ ہے۔

ف: یہ حدیث غریب ہے سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے فرماتے تھے نہیں جانتے ہم زیاد بن سیمین گوش کی کوئی حدیث سوا اس حدیث کے لیث سے اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یہ حدیث لیث سے اور مرفوع کیا اس کو اور روایت کی حماد بن زید نے لیث سے اور موقوف کیا۔ مترجم۔ مراد اس فتنہ سے وہ حروب ہیں جو سلاطین وحکام میں فقط بغرض دنیا واقع ہوئے نہ بہ نیت اعلائے کلمۃ اللہ اور زبان تلوار سے زیادہ ہے یعنی کلمہ حق کہنا اس وقت جہاد فی سبیل اللہ سے بڑھ کر ہے یا وہ لوگ ایسے بدمزاج و مغرور و متکبر ہیں کہ اپنے طاعن کو مار ڈالتے ہیں جیسے کوئی اپنے اوپر تلوار کھینچنے والے کو مارے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ رَفْعِ الْاَمَانَةِ

باب رفع امانت کے بیان میں۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْاٰخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ فِيْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ فَعَلِمُوْا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَعَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الْاَمَانَةِ فَقَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهٖ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ نَوْمَةً فَتُقْبَضُ الْاَمَانَةُ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَتْ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيْهِ شَيْءٌ ثُمَّ أَخَذَ حَصَاةً فَدَحْرَجَهَا عَلٰى رِجْلِهٖ قَالَ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُوْنَ لَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْاَمَانَةَ حَتّٰى يُقَالَ إِنَّ فِيْ بَنِيْ فُلَانٍ رَجُلًا أَمِيْنًا وَحَتّٰى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا أَجْلَدَهٗ وَأَظْرَفَهٗ وَأَعْقَلَهٗ وَمَا فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ وَلَقَدْ أَتٰى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أُبَالِيْ أَيُّكُمْ بَايَعْتُ فِيْهِ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهٗ عَلَيَّ دِيْنُهٗ وَلَئِنْ كَانَ يَهُوْدِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا لَيَرُدَّنَّهٗ عَلَيَّ سَاعِيْهِ فَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ مِنْكُمْ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا۔

روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا انہوں نے کہ بیان فرمائیں ہم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں کہ دیکھ لی ہیں میں نے ان میں سے حقیقت ایک کی اور منتظر ہوں میں دوسری کا۔ پہلی حدیث ان میں کی یہ کہ فرمایا آپ نے اتری ہے مردوں کے دلوں میں امانت پھر اترا قرآن اور پہچانا انہوں نے حق امانت کا قرآن سے اور پہچانا سنت سے یعنی دونوں میں تاکید ہے۔ ادائے امانت کی دوسری حدیث اُن میں کی یہ ہے ذکر کیا ہم سے رفع امانت کا۔ اور فرمایا سوئے گا آدمی ایک بار بس چھین لی جاوے گی امانت اس کے دل سے سو رہ جاوے گا اثر اس کا مثل دھبہ کے پھر سوئے گا ایک بار اور چھین لی جاوے گی امانت اور رہ جاوے گا اثر اس کا مثل گھٹے کی جیسے کہ گھما دے اور پھیرے تو اپنے پیر پر چنگاری اور چھالا پڑ جاوے اس سے پھر دیکھے تو اسے اٹھا ہوا اور اس میں کچھ نہیں ہے۔ پھر لی آپ نے ایک کنکری اور پھیرا اس کو اپنے پیر پر اور فرمایا پھر صبح کریں گے لوگ خرید و فروخت کرتے ہوں گے کوئی ایسا معلوم نہ ہو گا کہ ادا کرے امانت کو یہاں تک کہ کہا جاوے گا تحقیق فلانے قبیلہ میں ایک شخص امین ہے۔ اور کہا جاوے گا مرد کو یعنی اس کی تعریف میں کیا چست و چالاک آدمی ہے یعنی کاروبار دنیا میں اور کیا ہوشیار و خوش تقریر ہے اور کیا عقلمند اور دانا ہے اور اس کے دل میں ایک رائی کے دانہ برابر ایمان نہیں اور بیشک آ چکا مجھ پر ایک زمانہ کہ میں پرواہ نہ رکھتا تھا کسی سے معاملہ کروں کہ اگر وہ مسلمان ہوتا تو تقاضا دلواتا تھا حق میرا تدین اس کا اور اگر وہ یہودی یا نصرانی ہوتا تھا

تو دلواتا تھا مجھ کو حق میرا سردار اس کا مگر آج کے دن میں معاملہ کرنے والا نہیں ہوں کسی سے مگر فلاں فلاں سے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم۔ قولہ دیکھ لی میں نے الخ یعنی جیسے حضرت نے خبر دی تھی ویسا ہی وقوع میں آیا۔ قولہ اتری ہے مردوں کے دل میں امانت الخ مراد امانت سے ایمان ہے جیسا کہ اشارہ کیا اس کی طرف آخر حدیث میں کہ فرمایا وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةِ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ قولہ سورہ جائے گا اثر اس کا مثل دھبہ کے الخ یہ مثال فرمائی آپ نے امانت کے دل سے نکل جانے کی کہ جیسے آگ کا اثر اور چھالا بدن پر رہ جاتا ہے اور اونچا معلوم ہوتا ہے۔ ایسا ہی آدمی بلند رتبہ معلوم ہوگا۔ مگر اس میں امانت کا نام نہ ہوگا۔ قولہ اور بے شک آچکا مجھ پر زمانہ الخ یعنی وہ زمانہ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اس میں بلا خوف و خطر ہر ایک سے معاملہ کرتا تھا اور اگر میرا حق کسی مسلمان پر ہوتا تو وہ اپنی دینداری اور امانت کی وجہ سے میرا حق تلف نہ کرتا اور اگر یہودی یا نصرانی پر ہوتا تو سردار اس کے دلواتے تھے۔ اور اب کوئی لائق اطمینان نہیں مگر فلاں فلاں۔

بَابُ لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ۔

باب امم سابقہ کے عادات اس امت میں منتشر ہونے کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَرَجَ إِلَى حُنَيْنٍ مَرَّ بِشَجَرَةٍ لِلْمُشْرِكِينَ يُقَالُ لَهَا ذَاتُ أَنْوَاطٍ يُعَلِّقُونَ عَلَيْهَا أَسْلِحَتَهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ أَنْوَاطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللهِ هٰذَا كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى اجْعَلْ لَنَا إِلٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتَرْكَبُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ۔

روایت ہے ابی واقد لیثی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلے حنین کو گزرے ایک درخت پر مشرکوں کے کہ اس کو ذات انواط کہتے تھے لٹکاتے تھے۔ اس میں مشرک لوگ ہتھیار اپنے پس عرض کی صحابہؓ نے یا رسول اللہ مقرر کر دیجئے ہمارے لیے بھی ایک ذات انواط جیسا کہ مشرکوں کا ایک ذات انواط ہے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تو ویسی بات ہوئی جیسے موسیٰ کی قوم نے کہا اجعل لنا الٰھا یعنی بنا دے ہمارے لیے ایک معبود قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اس کے ہاتھ میں ہے۔ تم مرتکب ہو گے اپنے اگلوں کے افعال کے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے اس باب میں ابی سعید اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ مترجم۔ ذات انواط ایک درخت تھا جہاد کا اور حضرتؐ کو برا معلوم ہوا سوال صحابہؓ کا ایسی چیز کے لیے جس میں مشابہت ہو مشرکین کی اور فرمایا کہ مرتکب ہو گے تم افعال امم سابقہ کے اور تبع ہو گے ان کی عادات کے ویسا ہی ہوا کہ اس جزو زمان میں محافل علماء سوء کے مثل محافل یہود کے ہیں اور محافل مشائخان مبتدعین کے مثل محافل نصاریٰ کے اور عقائد اور اعمال ان کے طابق النعل بالنعل مثل اہل کتاب کے ہو گئے ہیں اور شادی اور بیاہ میں اور موت و غمی میں ہزاروں رسمیں یہود و نصاریٰ کی مسلمان نے اختیار کر لیں ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون اور تفصیل اس کی دراز ہے کہ یہ ترجمہ مختصر محل اس کا نہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَلَامِ السِّبَاعِ۔

باب درندوں کے کلام کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْإِنْسَ وَحَتّٰى يُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهِ وَشِرَاكُ نَعْلِهِ وَتُخْبِرُهُ فَخِذُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری بقائے روح جس کے قبضہ میں ہے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ بات نہ کریں درندے آدمیوں سے اور جب تک کہ کلام نہ کرے مرد سے پھندنا اس کے کوڑے کا اور تسمہ اس کی نعل کا اور خبر دے گی ران اس کی اس نئے کام سے کہ کیا اس کی بیوی نے اس کے بعد یعنی اس کی غیبت میں۔

ف۔ اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر قاسم بن فضل کی روایت سے اور قاسم بن فضل ثقہ ہیں مامون ہیں اہل حدیث کے نزدیک اور ثقہ کہا ان کو یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمٰن بن مہدی نے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي انْشِقَاقِ الْقَمَرِ

باب چاند کے شق ہونے کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ انْفَلَقَ الْقَمَرُ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْهَدُوا

روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے پھٹ گیا چاند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہ رہو۔

ف۔ اس باب میں ابن مسعود اور انس اور جبیر بن مطعم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ چاند کا پھٹنا قیامت کی نشانی بھی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ بھی تفصیل اس کی یہ ہے کہ انس بن مالک سے مروی ہے کہ اہل مکہ نے سوال کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہم کو کوئی معجزہ دکھاؤ پس دکھایا آپؐ نے ان کو پھٹنا چاند کا یہاں تک کہ دیکھا انہوں نے حرا کو اس کے بیچ میں اور قتادہ سے مروی ہے کہ دکھایا ان کو شق القمر دو بار اور ابن مسعود سے مروی ہے کہ پھٹا چاند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں اور دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا نظر آتا تھا جبل پر اور ایک ٹکڑا اس کے نیچے پھر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہ رہو۔ عبداللہ سے مروی ہے کہ یہ معاملہ مکہ میں ہوا اور مروی ہے کہ قریش نے پوچھا مسافروں سے اس گمان پر کہ شاید محمدؐ نے ہم پر جادو کر دیا ہو۔ پھر مسافروں نے کہا ہم نے بھی چاند پھٹتے دیکھا پھر یہ آیت اتری۔ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ۔ پس پھٹنا چاند کا مقدمہ ہے قیامت کا کہ اس سے ثابت ہوا کہ خرق والتیام اجرام علویہ میں جائز ہے۔ اس نظر سے یہ نشانی قیامت کی ہے اور چونکہ کفار نے فرمائش کی تھی معجزہ کی اور اس کے بعد اس کا ظہور ہوا۔ اور آپؐ نے فرمایا بھی کہ گواہ رہو اس نظر سے معجزہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ہزاروں درجہ یہ معجزہ بڑھ کر ہوا دریائے نیل کے شق ہونے سے اس لیے کہ اول تو دریا کا پھٹنا چنداں خلاف عادت نہیں ہے دوسرے خرق والتیام اجزائے ارضیہ چنداں مستبعد نہیں بخلاف اجرام علویہ کے وذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

بَابُ فِي الْخَسْفِ

باب خسف کے بیان میں۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ أَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غُرْفَةٍ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ السَّاعَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

روایت ہے حذیفہ بن اسید سے کہا جھانکا ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے غرفہ سے اور ہم آپس میں چرچہ کر رہے تھے قیامت کا سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَرَوْا عَشْرَ اٰیَاتٍ طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِھَا وَیَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ وَالدَّابَّۃَ وَثَلَاثَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدْنٍ تَسُوْقُ النَّاسَ اَوْ تَحْشُرُ النَّاسَ فَتَبِیْتُ مَعَھُمْ حَیْثُ بَاتُوْا وَتَقِیْلُ مَعَھُمْ حَیْثُ قَالُوْا۔

وسلم نے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک نہ دیکھو گے تم اس سے پیشتر دس نشانیاں اوّل نکلنا آفتاب کا مغرب سے دوسرے یاجوج ماجوج تیسرے نکلنا دابۃ الارض کا اور تین جگہ زمین کا دھنسنا ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں تیسرا جزیرہ عرب میں اور یہ چھ نشانیاں ہوئیں ساتویں نکلنا ایک آگ کا عدن کی جڑ سے کہ ہانکے گی آدمیوں کو یا فرمایا جمع کرے گی لوگوں کو یعنی ملک شام میں شب کو ٹھہرے گی۔ ان کے ساتھ جب وہ ٹھہریں گے اور دوپہر کو ٹھہرے گی ان کے ساتھ جب وہ قیلولہ کریں گے۔

ف۔ روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے مانند اس کے اور بڑھائی اس میں آٹھویں چیز دخان یعنی دھواں روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے فرات قزاز سے جیسے حدیث وکیع کی ہے انہوں نے سفیان سے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان سے انہوں نے ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے شعبہ سے اور مسعودی سے دونوں نے سنا فرات قزاز سے مثل حدیث عبدالرحمٰن کے جو مروی ہے سفیان سے انہوں نے روایت کی ہے فرات سے اور زیادہ کی اس میں نویں نشانی دجال کا ظاہر ہونا اور ذکر کیا دخان کا بھی روایت کی ہم سے ابوموسیٰ نے انہوں نے ابوالنعمان سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے فرات سے ابوداؤد کی روایت کے مانند جو مروی ہے شعبہ سے اور زیادہ کی اس میں دسویں چیز ہوا کہ اڑا کر پھینک دے گی ان کو دریا میں یا اترنا عیسےٰ بن مریم کا فقط اس باب میں علیؓ اور ابی ہریرہؓ اور ام سلمہؓ اور صفیہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ صَفِیَّۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَنْتَھِی النَّاسُ عَنْ غَزْوِ ھٰذَا الْبَیْتِ حَتّٰی یَغْزُوَ جَیْشٌ حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِالْبَیْدَآءِ اَوْ بِبَیْدَآءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِاَوَّلِھِمْ وَاٰخِرِھِمْ وَلَمْ یَنْجُ اَوْسَطُھُمْ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ فَمَنْ کَرِہَ مِنْھُمْ قَالَ یَبْعَثُھُمُ اللّٰہُ عَلٰی مَا فِیْ اَنْفُسِھِمْ۔

روایت ہے صفیہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے باز نہ رہیں گے لوگ لڑنے سے اس گھر میں یہاں تک کہ آوے گا ایک لشکر اور جب پہنچے گا بیدا میں یا فرمایا کہ پہنچے زمین بیدا میں دھنس جاوے گا اس کا اوّل اور آخر اور نہ بچے گا اس کا بیچ یعنی سب ہلاک ہوویں گے عرض کی میں نے یا رسول اللہ جو برا جانتا ہے ان میں سے ان کے فعلوں کو فرمایا آپؐ نے اٹھاوے گا اللہ تعالیٰ انکو اس حال پر جو ان کے دلوں میں ہے یعنی وہاں نیک و بد ممتاز ہوویں گے مگر یہاں سب ہلاک ہوویں گے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوگا آخر میں اس امت کے زمین میں دھنسنا

خَسْفٌ وَّ مَسْخٌ وَّ قَذْفٌ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنَهْلِكُ وَ فِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ إِذَا ظَهَرَ الْخُبْثُ ۔ اور صورت کا بدلنا اور پتھروں کا آسمان سے برسنا کہا انہوں نے عرض کی ہم نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم ہلاک ہو جاویں گے باوجود اس کے کہ ہم میں صالحین ہوں فرمایا آپ نے ہاں جب کہ غالب ہو جاوے خباثت یعنی فسق و فجور۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے حضرت عائشہ رض کی روایت سے نہیں جانتے ہم اُسے مگر اسی سند سے اور عبداللہ بن عمر میں کلام کیا ہے یحییٰ بن سعید نے ان کے حافظہ کی طرف سے۔

مترجم۔ ابن مردویہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ہمیشہ جاری رہے گا آفتاب کا نکلنا مطلع سے اور جانا مغرب کو یہاں تک کہ وہ وقت آوے جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کیا ہے اپنے بندوں کی توبہ کے لیے پس اجازت چاہے گا آفتاب کہ کہاں سے طلوع کرے اور اسی طرح چاند اذن مانگے گا کہ کہاں سے نکلے سو اذن نہ ملے گا ان میں سے کسی کو اور محبوس رکھے گا۔ آفتاب تین شب اور چاند دو شب اور نہ پہچانیں گے مقدار حبس کو مگر تھوڑے لوگ بقیۃ الارض حاملان قرآن کہ پڑھ لے گا ہر شخص ورد اپنا پھر دیکھے گا کہ رات اپنے اپنے حال پر ہے اور نہ معلوم ہوگا مقدار رات کا مگر حاملان قرآن عظیم الشان کو اور پکارے گا بعض ان کا بعض کو اور جمع ہو جاویں گے مسجدوں میں اور کاٹیں گے بقیہ شب آہ و زاری و تضرع و بکا میں بعد اس کے بھیجے گا اللہ جل جلالہ جبرئیل کو سورج اور چاند کی طرف اور کہیں گے وہ کہ امر فرماتا ہے تم کو باری تعالیٰ شانہٗ کہ تم دونوں لوٹ جاؤ اپنے مغارب کی طرف اور طلوع کرو وہاں سے اور نہیں ہے آج تمہارے لیے ہماری درگاہ میں نور اور نہ چمک دمک سو رونے لگیں سورج اور چاند قیامت کے خوف سے اور اپنی موت کے ڈر سے اور لوٹ کر طلوع کریں گے دونوں مغرب سے سو اسی حال میں کہ لوگ تضرع و زاری کر رہے ہوں گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور غافل اپنے نشۂ غفلت میں مست ہوں گے کہ یکبارگی آواز آوے گی باری تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے کہ آگاہ ہو دروازہ توبہ کا بند ہو گیا اور مہر و ماہ نے مغرب سے طلوع کیا سو لوگ دیکھیں گے ان دونوں کو کہ وہ دونوں علم کی مانند ہیں کہ نہ ان میں روشنی ہے اور نہ آب و تاب اسی کی خبر دیتا ہے اللہ تعالیٰ اپنے قول مبارک میں وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ یعنی اکٹھا کیے گئے مہر و ماہ اور علم خرچی ہے اونٹ پر لادیں گے یا گٹھری کپڑوں کی سو بلند ہوں گے یہ دونوں مانند دو اونٹوں کے کہ نزاع کرتا ہے ہر ایک دوسرے سے اور چاہتا ہے ہر ایک کہ میں آگے بڑھ جاؤں اس وقت فریاد کرنے لگیں گے دنیا کے لوگ اور غافل ہو جائیں گی مائیں اپنی اولاد سے اور گر پڑیں گے حمل اور صالحوں اور ابرار کو نفع دے گا رونا اور لکھی جاوے گی ان کی عبادت مگر ظالموں اور فاجروں کے رونے سے کچھ فائدہ نہ ہوگا اور لکھی جاوے گی ان پر حسرت و ندامت اور جب یہ دونوں مہر و ماہ ناف آسمان میں پہنچیں گے جبرائیل آ کر ان دونوں کے قرون پکڑ کر مغرب کی طرف لوٹا دیں گے اور مشرق کو جانے نہ دیں گے بلکہ مغرب ہی میں لوٹ کر ڈوب جاویں گے جہاں دروازہ ہے توبہ کا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ دروازہ توبہ کا کیا ہے۔ فرمایا آپ نے اے عمر رض پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ایک دروازہ توبہ کے لیے مغرب کے پیچھے اور وہ جنت کے دروازوں میں سے ہے۔ اس کے دو پٹ ہیں سونے کے مکلل جواہرات سے اُن دونوں پٹوں میں مسافت

ہے چالیس برس کی راہ کی سوار تیز رو کے لیے اور یہ دروازہ کھلا ہوا ہے جب سے کہ خداوند تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا ہے اور کھلا رہے گا اس شب کی صبح تک کہ شمس و قمر مغرب سے طلوع کریں اور توبہ نہ کی کسی بندے نے خدا کے بندوں میں سے توبہ نصوح آدم علیہ السلام کے زمانہ سے اس دن تلک مگر یہ کہ توبہ آتی ہے اسی دروازہ سے اور اوپر چڑھ جاتی ہے باری تعالےٰ شانہ کی طرف پوچھا معاذ بن جبل رضؓ نے اے رسولؐ اللہ کے ۔کیا ہے توبہ نصوح فرمایا نادم ہوتا ہے بندہ اپنے گناہوں پر اور بھاگتا ہے اس سے اللہ تعالیٰ کی طرف اور پھر نہیں لوٹتا گناہوں کی طرف جیسے دودھ پستان سے نکل کر پھر عود نہیں کرتا اس کی طرف پس ڈوبا دیں گے جبرئیل ان دونوں کو اس دروازہ میں پھر بند کر دیئے جاویں گے وہ دونوں پٹ اور مل جاویں گے وہ دونوں ایسے کہ گویا کبھی ان میں شگاف و دراڑ نہ تھی اور جب دروازہ توبہ کا بند ہو گا قبول نہ ہو گی کسی بندے کی توبہ اس کے بعد اور فائدہ نہ دے گا اسے کوئی حسنہ مگر وہ حسنہ کہ اس سے پہلے کیا ہے کہ وہ جاری رہے گا ان کے لیے بعد اس کے جیسا کہ جاری تھا قبل اس کے اور اسی طرف اشارہ ہے اللہ تعالےٰ کے اس قول میں۔ يَوْمَ يَاتِي بَعْضُ اٰيَاتِ رَبِّكَ الاٰية پھر عرض کی ابی بن کعب نے اے رسولؐ اللہ تعالےٰ کے میرے ماں باپ فدا ہوں آپؐ پر کیا معاملہ ہو گا اس کے بعد سورج اور چاند سے اور کیا حال ہو گا آدمیوں کا اور دنیا کا اس کے بعد فرمایا آپؐ نے اے ابی پہنایا جاوے گا شمس و قمر کو اس کے بعد جامۂ نور و ضیا اور پھر طلوع کریں گے آدمیوں پر اور ظاہر ہوں گے جیسا کہ اس سے پیشتر تھے لیکن لوگ جب اس آیۂ کبریٰ کو دیکھ لیں گے اور عظمت اس کی مشاہدہ کر لیں گے پھر مشغول ہوں گے دنیا میں اور آباد کریں گے اُس کو اور جاری کریں گے اس میں نہریں اور لگائیں گے اس میں درخت اور بنا دیں گے اس میں لیکن عمر دنیا کی ایسی ہو گی بعد طلوع شمس کے مغرب سے کہ اگر جنے گی کسی کی گھوڑی تو وہ بچہ سواری کے لائق نہ ہو گا کہ صور پھونکا جاوے گا۔ انتہیٰ اور ابن ابی شیبہ نے ابن عمرؓ سے روایت کیا ہے کہ اشرار بعد اخیار کے ایک سو بیس سال تک ہیں یعنی بعد طلوع آفتاب کے مغرب سے کہ وہ زمانہ اشرار کا ہے ایک سو بیس سال تک عمر دنیا ہے۔ اور روایت اس باب میں مختلف ہیں وجہ تطبیق یہ ہے کہ باعتبار بقائے مومنین مدت قلیل ہے اور باعتبار بقائے کفار و اشرار یک صد و بست سال اور دابۃ الارض ایک مخلوق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوقات عجیبہ سے کہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے وصف کیا اس کا اس طرح پر کہ سر اس کا گائے کا سا ہے اور چشم خوک کی سی اور کان فیل کے اور سینگ بز کوہی کے اور گردن شتر مرغ کی اور سینہ شیر کا اور رنگ پلنگ کا اور کمر بلی کی اور دُم بکری کی اور پیر اونٹ کے اور ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ گردن اسکی دراز ہے کہ دیکھے گا اس کو جو مشرق میں ہے جیسا کہ دیکھتا ہے اسے جو کہ مغرب میں ہے اور اس کا منہ ہے مثل انسان کے منہ کے اور چونچ ہے مثل طائر کے پر و ریش ہے یعنی پشم و پر رکھتا ہے اور ہر رنگ میں موجود ہے اور اس کے چار پیر ہیں اور حذیفہ نے کہا لَنْ يدركها طالب ولا يفوتها هارب یعنی نہ پاوے گا اسے ڈھونڈنے والا یعنی بسبب تیز روی کے اور نہ بھاگ سکے گا اس سے کوئی بھاگنے والا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے کہا کہ لوگوں کو گمان ہے کہ دابۃ الارض آپ ہی ہیں انہوں نے فرمایا کہ واللہ دابہ کو پر و موئے کوچک زرد ہوں گے اور مجھے پر و زغب نہیں اور اُسے سم ہو گا مجھے سم نہیں اور وہ نکلے گا اسپ تیز رو کے مانند تین

بلاد اور ابھی دو ثلث بھی اس کے باہر نہ آئے ہوں گے۔ اور عمر بن عاص سے مروی ہے کہ سر اس کا آسمان میں لگے گا۔ اور باہر نہ آئے ہوں گے پیر اس کے زمین سے اور ابن عمر نے کہا وہ نکلے گا دوڑتے گھوڑے کی مانند تین دن تلک اور ابھی اس کا ایک ثلث بھی نہ نکلا ہوگا یعنی تین دن کے عرصہ میں اور ابوہریرہ رضہ نے کہا ما بین قرنیھا فرسخ للراکب المجد یعنی درمیان دونوں شاخ اس کے کے فاصلہ ہے ایک فرسخ کا سوار تیز رو کے لیے اور یہ سب قدرت ہے مصور حقیقی کی کیونکہ تصویر کی اس کی اور نقش طرازی اور عجوبہ کاری ہے اس باری تعالےٰ شانہ کی کہ کیونکہ تقدیر کی اس کی فتبارک اللہ احسن الخالقین اور نکلنا اس کا سو وارد ہوا ہے کہ خروج اس کا عالم میں تین بار ہوگا ایک بار اقصائے بادیہ میں اور ایک روایت میں ملتہائے یمن میں اور داخل نہ ہوگا ذکر اس کا قریہ میں یعنی مکہ میں پھر چھپا رہے گا زمانہ دراز تک پھر دوبارہ نکلے گا اول سے کمتر اور پہنچے گا ذکر اس کا اہل بادیہ میں اور آوے گی خبر اس کی مکہ میں پھر تیسری بار نکلے گا ایسے وقت میں کہ لوگ مجتمع ہوں گے افضل مساجد میں اور مراد اس سے مسجد الحرام ہے۔ اور نہ ڈراوے گا ان کو مگر یہ کہ وہ چرتا ہوگا رکن و مقام میں اور جھاڑتا ہوگا اپنے سر پہ خاک اور جدا ہو جاویں گے اس سے ایسا ہی مروی ہوا ہے ابن عباس رض اور حذیفہ رض سے اور حذیفہ رض کی روایت کے بعض طرق صحیح میں اور ابن عباس رض نے کہا کہ باہر آوے گا دابہ بعض اودیہ تہامہ سے اور ابن عمر رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ فرمایا آپ نے میں دیکھتا ہوں اس جگہ کو کہ نکلے گا جہاں سے دابہ اور وہ جگہ شگاف ہے صفا کا اور ابن عمر رض نے کہا کہ خروج اس کا صفا سے ہوگا منیٰ کی شب میں اور صبح کریں گے لوگ اس کے سر اور دم کے بیچ میں اور نہ پھسلے گا کوئی پھسلنے والا اور نہ باہر آوے گا اس سے کوئی باہر آنے والا یہاں تک کہ فارغ ہوگا اس کام سے کہ حکم فرمایا ہے اس کا احکم الحاکمین نے پھر ہلاک ہوگا ہلاک ہونے والا اور نجات پاوے گا نجات پانے والا اور اول قدم جو رکھے گا وہ انطاکیہ میں رکھے گا اور رسالہ حشریہ میں ہے کہ طلوع شمس مغرب سے جب ہوگا اسی دن کوہ صفا زلزلہ سے پھٹ جائے گا اور دابۃ الارض نکلے گا۔ اور ایک ہاتھ میں اس کے عصائے موسیٰ اور دوسرے میں خاتم سلیمان ہوگی سیر کرے گا تمام شہروں میں کمال سرعت سے اور نشان کرے گا عصائے موسیٰ علیہ السلام سے مومن کی پیشانی پہ اور ایک خط نورانی کھینچ دے گا کہ تمام چہرہ اس کا نورانی ہو جائے گا اور کافر کے ناک پہ یا گردن پہ مہر کر دے گا سلیمان علیہ السلام کی کہ سارا چہرہ اس کا ظلماتی اور مکدر ہو جاوے گا انتہیٰ اور دخان کی تفصیل یہ ہے کہ ایک دھواں آسمان سے ظاہر ہوگا اور زمین پر اترے گا اور مومنوں کو اس سے زکام ہو جاوے گا۔ اور تشنگی دماغ اور کدورت حواس کی لاحق ہوگی۔ اور منافقوں اور کافروں کو بیہوشی آجاوے گی اور بعضے ایک روز اور بعضے دو روز اور بعضے تین روز میں افاقہ پائیں گے اور وہ دھواں چالیس روز تک رہے گا۔ بعد اس کے آسمان صاف ہو جاوے گا۔ ہکذا فی الرسالۃ الحشریہ اور احمد اور مسلم نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ بھیجے گا اللہ تعالےٰ عیسیٰ علیہ السلام کی موت کے بعد ایک ہوائے سرد شام کی طرف سے روئے زمین پر کہ جس کے دل میں ایک ذرہ بھی ایمان ہوگا اس کی روح قبض ہو جاوے گی یہاں تک کہ اگر کوئی پہاڑ کے جگر میں گھس جاوے گا۔ وہاں بھی وہ ہوا پہنچے گی۔ اور اس کی روح قبض کرے گی۔ اور باقی رہ جاویں گے لوگ بدترین خلق کے چڑیوں اور

درندوں کی عقل والے نہ نیکی کو پہچانیں گے نہ برائی سے انکار کریں گے اور متمثل ہوں گے اُن کے آگے شیطان اور کہیں گے تم قبول نہیں کرتے وہ کہیں گے کیا حکم کرتے ہو تم پس سکھا دیں گے وہ انہیں عبادت بتوں کی اور بت پرستی کریں گے اور رزق دیا جاوے گا انہیں اس حال میں بھی بہت اور عیش خوش کہ ناگاہ صور پھونکے گا۔ انتہیٰ۔

اور روایت حذیفہ بن اسید کی جو ابتدائے باب میں مذکور ہے اصحاب ستہ نے روایت کی سوا بخاری کے صاحب اشاعہ نے کہا ہے کہ یہ تینوں خسف واقع ہو چکے چنانچہ سلیمان بن عبدالملک کے عہد میں ابن ہبیرہ نے انہیں لکھا کہ بخارا میں صبح کے وقت ایک آواز عظیم آسمان سے آئی اور ایک صوت مہیب مثل رعد کے مسموع ہوئی کہ اس سے حاملہ عورتوں کے حمل گر گئے جب نظر کی تو آسمان میں ایک شگاف عظیم تھا اور اس میں بڑے بڑے قد و قامت کے لوگ اترے کہ سر اُن کے آسمان میں تھے اور پیر زمین میں۔ اور ان میں ایک کہنے والا کہتا تھا اے اہل زمین عبرت پکڑو اور اے اہل آسمان ڈرو کہ یہ صفوائیل فرشتہ ہے کہ نافرمانی کی اُس نے خداوند تعالیٰ کی اور معذب ہوا جب روز روشن ہوا لوگ اس جگہ جمع ہوئے کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں ایک خسف عظیم ہے کہ اس کو قرار نہیں ہے اور اس سے سیاہ دھواں نکل رہا ہے۔ قاضی بخارا نے اس واقعہ کو چالیس شخصوں کی گواہی سے پایہ ثبوت کو پہنچایا صاحب اشاعہ نے کہا ہے کہ اس قصہ میں نظر ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَا يَعْصُونَ اللّٰهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ۔ مگر ہو سکتا ہے کہ جس طرح مستثنیٰ ہیں ان سے ہاروت و ماروت اسی طرح جائز ہے کہ یہ بھی ہو اور اللہ تعالیٰ ہر شئے پر قادر ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قول اللہ تعالیٰ کا باعتبار غالب و اکثر ملائکہ کے ہو نہ باعتبار ہر ہر فرد کے ملائکہ سے واللہ اعلم۔

اور ۲۰۸ھ دو سو آٹھ ہجری میں تیرہ دیہہ خسف ہو گئے مغرب میں اور ۳۳۳ھ تین سو تینتیس میں ماہ شعبان میں غرناطہ میں زلزلہ واقع ہوا کہ اس سے اماکن اور بہت جگہ خسف ہو گئیں اور بعض قلاع منہدم ہوئے اور ۳۴۶ھ ہجری میں بلدہ رے اور اس کے نواحی میں زلزلہ عظیم واقع ہوا کہ ڈیڑھ سو قریہ اس سے خسف ہو گئے اور نقصان اس کا حلوان تک پہنچا اور اکثر لوگ حلوان کے بھی خسف ہو گئے۔ اور زمین نے مردوں کی ہڈیاں باہر پھینک دیں اور مقام خسف سے چشمے پانی کے جاری ہوئے اور بلدہ طالقان تمام خسف ہو گیا قریب تیس آدمیوں کے اس سے نجات پائی اور پھٹ گیا رے میں ایک پہاڑ اور معلق ہوا ایک قریہ آسمان و زمین میں مع اہل قریہ دو پہر کے وقت اور پھر خسف ہو گیا اور زمین پھٹ گئی۔ اور اس سے پانی بہنے لگا۔ بدبودار دھواں نکلنے لگا۔ بہت کذا نقلہ السیوطی عن ابن الجوزی اور ۵۹۷ھ پانسو ستانوے ہجری میں ایک قریہ نواحی بصرہ سے خسف ہوا اور ۵۳۳ھ پانسو تینتیس میں بلدہ بحیر اخسف ہوا اور اس جگہ کالا پانی ہو گیا۔ صاحب اشاعہ نے کہا کہ اس کے بعد ہمارے زمانہ میں نواحی آذربیجان کے دیہات خسف ہوئے جو دیار عجم سے تھے۔ انتہیٰ۔ اور نار کی تفصیل یہ ہے کہ نکلے گی وہ نار قریہ عدن میں سے چنانچہ ایک روایت میں من قعر عدن ابین وارد ہوا ہے اور ابین بروزن اَحمرؔ نام ہے اس بادشاہ کا جس نے اسے آباد کیا ہے اور کھینچ لے جاوے گی لوگوں کو محشر میں مراد محشر سے زمین شام ہے کہ اسے ارض مقدس بھی کہتے ہیں اور مراد اس سے وہ زمین ہے جو درمیان فرات اور بحر قلزم کے واقع ہوئی ہے طول میں اور ساحل بحر عمان سے بحر اسود تک عرض میں اور کیفیت اس کے ہانکنے کی لوگوں کو خود حدیث میں مذکور رہے ہے

اور دجال اور یاجوج وماجوج کا حال آگے مذکور ہے (رجع الکرامۃ)

بَابُ مَا جَاءَ فِي طُلُوعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا۔

باب مغرب سے آفتاب طلوع ہونے کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ أَتَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا تَذْهَبُ لِتَسْتَأْذِنَ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا اطْلُعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَأَ ذَلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَهَا وَقَالَ ذَلِكَ قِرَاءَةُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ۔

روایت ہے ابی ذرؓ سے کہا داخل ہوا میں مسجد میں جب ڈوب گیا آفتاب اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے پھر فرمایا آپؐ نے اے ابا ذرؓ آیا جانتا ہے تو کہ کہاں گیا یہ آفتاب کہا راوی نے عرض کی میں نے کہ اللہ اور رسولؐ خوب جانتا ہے۔ فرمایا آپؐ نے وہ جاتا ہے تا کہ اجازت مانگے سجدہ کی سو اجازت ملتی ہے اس کو اور گویا اس کو حکم ہوتا ہے پھر طلوع کر جہاں سے آیا تو پس طلوع کرے گا۔ وہ مغرب سے کہا راوی نے پھر پڑھی آپؐ نے یہ آیت وَذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا اور کہا راوی نے یہی ہے قرأت عبداللہ بن مسعودؓ کی۔

ف۔ اس باب میں صفوان بن عسال اور حذیفہ بن اسید اور انس اور ابی موسٰے سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم۔ تفصیل اس کی اوپر خوب مذکور ہوئی۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ

باب یاجوج وماجوج کے بیان میں۔

عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَوْمٍ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ وَهُوَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يُرَدِّدُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَعَقَدَ عَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْخُبْثُ۔

روایت ہے زینب بنت جحش سے کہا جاگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خواب سے کہ سرخ تھا چہرہ مبارک آپؐ کا اور فرماتے تھے آپؐ تین بار لا الٰہ الا اللہ خرابی ہے عرب کی اس شر سے جو قریب ہو گیا ہے اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ کھل گیا آج کے دن ایک سوراخ یاجوج اور ماجوج کی دیوار میں مثل اس کے اور عقد کیا آپؐ نے دس کا یعنی دائرہ بنایا کلمہ شہادت کی انگلی اور انگوٹھے سے کہا زینب نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے اور ہمارے درمیان صالحین ہوں گے آپؐ نے فرمایا ہاں جب زیادہ ہو جائے گی خباثت یعنی فسق و فجور۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے جید کہا سفیان نے اس حدیث کو اور کہا حمیدی نے کہ کہا سفیان نے یاد کیا میں نے اس اسناد میں زہری سے چار عورتوں کو زینب بنت ابی سلمہ کو کہ وہ راویہ ہیں حبیبہ سے اور یہ دونوں ربیبہ ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور روایت کرتی ہیں حبیبہ ام حبیبہ سے وہ زینب بنت جحش سے کہ دونوں بیبیاں ہیں نبی صلی

اللہ علیہ وسلم کی اور روایت کی معمر نے یہی حدیث زہری سے اور نہیں ذکر کیا حبیبہ کا۔

مترجم۔ یاجوج وماجوج اولاد سے ہیں حضرت نوح علیہ السّلام کی بقول صحیح چنانچہ ابوہریرہؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ بیٹے نوح علیہ السّلام کے تین تھے سام اور حام اور یافث پس اولاد سام کی عرب اور فارس اور روم اور اولاد حام کی قبط اور بربر اور سوڈان اور اولاد یافث بن نوح کی یاجوج وماجوج وترک وصقالبہ رسالہ حشریہ میں ہے کہ ملک ان کا انقصائے بلاد شمالیہ میں ہے ہفت اقلیم سے باہر اور جانب شمال ان کے دریائے شور ہے کہ پانی اس کا بسبب شدت برد کے ایسا غلیظ ہے کہ گزارہ کشتی کا دشوار ہے اور جانب میں شرق وغرب کے دو کوہ عظیم ایسے واقع ہیں کہ چڑھنا اترنا بھی اُن پر ممکن نہیں اور جڑیں ان کی پانی میں ہیں۔ اور جنوب کی طرف وہ دونوں پہاڑ آہستہ آہستہ قریب ہوتے جاتے ہیں کہ درمیان ان کے فاصلہ قلیل رہ گیا ہے اسکندر ذوالقرنین نے اسی فاصلہ پر دیوار آہنی بنائی ہے جو بہ سدّ سکندری معروف ہے بلندی اس کی قلہ کوہ کے برابر ہے اور عرض اس کا ساٹھ گز ہے۔ اور وہ خبیث ہمیشہ اُسے کودتے ہیں مگر باری تعالیٰ شب کو پھر درست فرما دیتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دو انگشت کے حلقہ کے برابر سوراخ ہو گیا تھا جیسا کہ اوپر گزرا اور وہ تین قسم ہیں ایک قسم مانند درخت صنوبر کے بلند بالا۔ دوسرے چار بالشت طول وعرض میں۔ تیسرے اپنا ایک کان بچھاتے ایک اوڑھتے ہیں اور قتادہؓ سے مروی ہے کہ یاجوج وماجوج بائیس قبیلہ ہیں۔ ذوالقرنین نے اکیس ۲۱ پر سدّ بنائی ہے اور ایک قبیلہ کہ غائب تھا اور جہاد کو گیا تھا وہ باہر رہ گیا اور وہی ترک ہیں روایت کیا اس کو ابن ابی حاتم نے اور کثیر الاولاد ایسے کہ کوئی نہیں مرتا ان میں سے جب تک کہ نہیں دیکھ لیتا اپنے ہزار فرزند صلبی اور نہایت کثیر الجماع ہیں چنانچہ ابن مردویہ اور ابن ابی حاتم نے روایت کیا کہ یاجوج وماجوج کی عورتیں ہیں وہ جماع کرتے ہیں جب چاہتے ہیں بلکہ وہ مانند درخت کے ہیں کہ پھل لاتے ہیں جب چاہتے ہیں اور جتنا چاہتے ہیں انتہیٰ۔

اور ابن ابی حاتم نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ کہا انہوں نے الجن والانس عشرۃ اجزاء فتسعۃ اجزاء یاجوج وماجوج وجزء سائر الناس یعنی جن وانس سب دس حصے ہیں نو حصے ان میں سے یاجوج وماجوج ہیں اور ایک حصہ اور سب لوگ اور جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا نکلنا اُن کا کہے گا حاکم ان کا شام کو کہ چھوڑ دو جو باقی ہے سدّ سے انشاءاللہ تعالیٰ ہم کل پوری کھود لیں گے پس انشاءاللہ تعالیٰ کی برکت سے وہ درست نہ ہوگی اور ویسی ہی رہے گی کہ دوسرے روز جب وہ آدیں گے بخوبی کھود کر اپنی راہ بناویں گے۔ چنانچہ کیفیت ان کے خروج کی جو بہ روایت نواس بن سمعان مروی ہے ایک حدیث طویل میں مفصّل آگے مذکور ہے۔ ابن عربی نے کہا ہے کہ حدیث استثناء سے تین آیات الٰہی معلوم ہوتی ہیں۔ ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو باوصف اس قوت کے اس پر قادر نہ کیا کہ روز وشب برابر سدّ کو کھودیں اور نکل آویں دوسرے یہ بھی قدرت نہ دی کہ وہ نردبان وغیرہ سے اوپر چڑھ کر ادھر اتر آویں۔ اور بندگان الٰہی کو ضرر پہنچاویں تیسرے یہ کہ قدرت نہ دی ان کو انشاءاللہ کہنے کی جب تک کہ وقت معہود نہ پہنچے۔ حافظ ابن حجرؒ نے کہا ہے کہ اس روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ اہل صناعات اور اہل ولایت وسلطنت ورعیت ہیں۔ اور ان میں سے ایسے بھی لوگ ہیں کہ خداوند تعالیٰ کو پہچانتے ہیں اور اقرار اُس کی قدرت ومشیت کا رکھتے ہیں۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ کلمہ انشاء اللہ ان کی زبان سے بے ساختہ نکل جاوے اگرچہ اس کے معنی و مطلب سے واقف نہ ہوں اور برکت اس کلمہ مطہرہ کی باوجود جہالت کے بھی اپنا کام کر جاوے اور اختلاف ہے اسباب میں کہ اشتقاق یاجوج و ماجوج کا کس مادہ سے ہے بعضوں نے کہا ہے اجیج نار سے مشتق ہے اور اجیج التہاب اور شعلہ مارنا ہے آگ کا اور بعضوں نے کہا اجۃ سے کہ بمعنی اختلاط اور شدتِ گرما کی ہے اور بعضوں نے کہا امج سے کہ تیز دوڑنے کے معنی ہیں۔ اور بعضوں نے کہا اجاجہ سے کہ بمعنی آب شور کے ہے اور بہر تقدیر دونوں یفعول اور مفعول کے وزن پر ہیں اور بعضوں نے کہا وزن ان کا فاعول ہے یج اور مج سے اور بعضوں نے کہا وزن ان کا فاعول ہے اماج سے بمعنی اضطراب کے فقط اور پوچھنا زینب کا کہ کیا ہم ہلاک ہو جائیں گے اور ہمارے درمیان صالحین ہوں گے تعجب سے ہے کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ باوصف صالحین نزولِ عذاب ہم پر ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعتبار کثرت کا ہے جب صالحین کی کثرت ہوتی ہے طالحین ان کے ذیل میں عذاب سے محفوظ رہتے ہیں۔ اسی طرح جب طالحین کی کثرت ہوتی ہے صالحین ان کے ساتھ معذب ہو جاتے ہیں۔ اور آفات دنیا مثل قحط و وبا و خسف و مسخ میں گرفتار ہو جاتے ہیں پھر آخرت میں اپنے بواطن کے موافق محشور ہوتے ہیں۔ عادت الٰہی یوں ہی جاری ہے اور یہ جو فرمایا خرابی ہے عرب کی الخ بنظر مزید عنایت ہے۔ ورنہ فساد خروج یاجوج کا ساری دنیا میں منتشر ہو جائے گا۔ اور ظاہر ہے کہ اس وقت اسلام عرب ہی میں تھا آپ کو بھی انہیں کی فکر تھی (مترجم)

بَابُ مَا جَاءَ فِي فِرْقَةِ الْمَارِقَةِ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ اَحْدَاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَقُوْلُوْنَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ۔

باب فرقہ خوارج کے بیان میں۔

روایت ہے عبداللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلے گی آخر زمانہ میں ایک قوم ہوں گے لوگ ان کے جوان جوان ہلکی عقلوں والے پڑھیں گے قرآن نیچے نہ اترے گا ان کے گلوں سے کہیں گے۔ بات خیر البریۃ کی نکل جاویں گے دین سے جیسا کہ نکل جاتا ہے تیر شکار سے۔

ف ۔ اس باب میں علی اور ابی سعید اور ابی ذر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اس کے سوا اور حدیثوں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وصف اس قوم کا کہ وہ پڑھتے ہیں قرآن نہیں تجاوز کرتا ان کے چنبر گردن سے نکل جاتے ہیں دین سے جیسا کہ نکل جاتا ہے تیر شکار سے اور حقیقت میں وہ خوارج حروریہ ہیں یا اور خوارج ان کے سوا۔

مترجم۔ فرقہ خارجیہ کو فرقہ مارقہ اس لیے کہتے ہیں کہ حدیث میں ان کی صفت یمرقون من الدین آئی ہے کیفیت ان کے ظہور کی اور حقیقت ان کے خروج کی اسطرح ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کرم اللہ وجہہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جنگ صفین میں ابو موسیٰ اور عمرو بن العاص کو حکم کیا اور بعد اس کے حضرت علی رضی اللہ عنہ کوفہ کو اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ شام کو لوٹ گئے اور لڑائی موقوف ہو گئی اسی درمیان میں ایک جماعت قاریان قرآن کی اس حکم کرنے سے ناراض ہوئی اور معاذ اللہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

دونوں کی تکفیر کرنے لگے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی رفاقت سے منہ موڑ کر رشتہ بیعت توڑ کر حروراء چلے گئے کہ نام ہے ایک موضع کا اور خوارج کو حروریہ کہنے کا سبب بھی یہی ہے کہ اوّل اقامت ان کی وہاں ہوئی اور وہ جماعت دس ہزار سے کچھ زیادہ تھی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اُن کی طرف آدمی بھیجا اور پیغام بھیجا کہ تم لوٹ آؤ اور خلیفہ برحق سے نقض بیعت نہ کرو انہوں نے نہ مانا اور کہا کہ ہم ڈرتے ہیں فتنہ سے آخرالامر کچھ لوگ حضرت علیؓ کی اطاعت میں آگئے اور اس ضلالت سے تائب ہوئے اور باقیوں نے بغاوت پر کمر باندھی اور کہنے لگے کہ اگر حضرت علیؓ اور معاویہؓ قضیہ تحکیم کو قبول کریں گے ہم دونوں سے لڑیں گے غرضیکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اگر تم ان سے لڑو گے تو دس شخص بھی تم میں سے مارے نہ جاویں گے اور اُن میں کے دس بھی نجات نہ پاویں گے۔ اور بعونہ تعالیٰ ویسا ہی ہوا کہ عندالمقابلہ فتح و فیروزی نصیب اصحاب علی کرم اللہ وجہہ ہوئی اور وہ سب مقتول ہوئے پھر بعد فتح آپ نے فرمایا ڈھونڈو اس شخص کو جس کی صفت بیان کی تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور دو بار ڈھونڈھا تیسری بار میں وہ ملا۔ اور خبر دی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرقہ مارقہ کی علامت یہ ہے کہ ہوگا ان میں ایک مرد کہ شانہ پر اس کے ہاتھ نہیں بلکہ مثل پستان ہے اور اس پر کچھ بال ہیں سفید اور حسن سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ سے پوچھا آیا یہ کفار ہیں اے امیرالمومنین فرمایا آپ نے نہیں یہ تو کفر سے بھاگے ہیں پوچھا منافق ہیں۔ فرمایا آپ نے منافق ذکر نہیں کرتے خدا کا مگر تھوڑا۔ اور یہ تو خدا کو بہت یاد کرتے ہیں۔ یعنی منافق بھی نہیں پھر پوچھا کون ہیں فرمایا حضرت علیؓ نے ایک لوگ ہیں کہ پہنچا ان کو فتنہ اور یہ کوڑا کرکٹ ہو گئے۔ اشاعہ میں ہے کہ بقایائے حروریہ میں سے ہیں قرامطہ اور باطنیہ اور اسمٰعیلیہ اور فتنہ ان کا مشہور ہے ہلاک کیا انہوں نے عباد کو تباہ کیا بلاد کو۔ (حجج الکرامتہ)

اور خوارج کو خوارج اس لیے کہا کہ خروج کیا انہوں نے امام برحق یعنی حضرت علیؓ پر اور محکمیہ بھی انہیں کہتے ہیں۔ اس لیے کہ انہوں نے انکار کیا حکم ہونے پر ابوموسیٰ اور عمرو بن العاص کے اور کہا کہ لَا حُكْمَ إِلَّا لِلّٰهِ اور شُراۃ بھی انہیں کہتے ہیں اس لیے کہ انہوں نے کہا شَرَيْنَا أَنْفُسَنَا فِي اللّٰهِ۔ یعنی بیچ ڈالا ہم نے اپنی جانوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور مارقہ اور حروریہ کی وجہ تسمیہ اوپر گزری اور انہوں نے مفارقت کی ملت کی چھوڑ دیا جماعت کو خروج کیا سلطان پر نکالی تلوار اپنی ائمہ پر اور حلال کیا اُن کے دماء و اموال کو اور کافر کہا اپنے مخالف کو اور تبرّا کیا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اُن کے اصہار پر اور نسبت کی اُن کی طرف کفر کی معاذاللہ من ذلک اور قائل نہیں وہ عذاب قبر کے اور نہ حوض کے اور نہ شفاعت کے اور قائل نہیں اس بات کے کہ کوئی دوزخ میں سے جاکر پھر نکلے گا اور کہتے ہیں کہ جس نے جھوٹ بولا ایک بار یا مرتکب ہوا کسی صغیرہ یا کبیرہ کا گناہوں میں سے اور بغیر توبہ کے مرگیا ہے وہ کافر ہے اور ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔ اور نماز جماعت کو جائز نہیں جانتے مگر اپنے امام کے پیچھے اور جائز جانتے ہیں تاخیر کرنا نماز کا اُس کے وقت سے اور روا جانتے ہیں تقدیم صوم رمضان کی رؤیت ہلال پر اور فطر کے بھی اسی طرح اور روا جانتے ہیں نظر اور نکاح بغیر ولی کے اور حلال جانتے ہیں متعہ کو اور بیع درہم کو بعوض درہمین کے اور جائز نہیں کہتے موزے پہن کر نماز پڑھنے کو اور نہ مسح موزے کو اور نہ طاعت سلطان کو اور نہ خلافت قریش کو اور اکثر خوارج جزیرۂ عمان اور موصل اور حضرموت اور نواحی عرب میں ہیں۔ اور صاحبان کتاب اُن میں عبداللہ بن زید اور محمد بن حرب اور یحییٰ بن کامل اور سعید بن ہارون ہیں۔ اور وہ پندرہ گروہ

ہیں نجدات کہ منسوب ہیں نجدہ بن عامر کی طرف اور وہ اصحاب ہیں عبداللہ بن ناصر کے عقیدہ ان کا یہ ہے کہ جس نے ایک جھوٹ بولا یا ایک صغیرہ کا مرتکب ہوا وہ مشرک ہے اگر اس پر اصرار کیا اور اگر زنا اور چوری اور شرب خمر کا مرتکب ہو لغیر اصرار کے تو وہ مسلم ہے اور کہتے ہیں کہ حاجت نہیں کسی امام کی فقط علم کتاب اللہ کافی ہے اور ازارقہ کہ اصحاب ہیں نافع بن ازرق کے مذہب ان کا یہ ہے کہ ہر کبیرہ کفر ہے اور تمام دنیا دار کفر ہے اور معاذ اللہ ابوموسیٰ اور عمرو بن العاص نے کفر کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ جب تحکیم کی انہوں نے حضرت علیؓ اور معاویہؓ کے بیچ میں اور جائز جانتے ہیں قتل اولاد مشرکین کا اور حرام جانتے ہیں رجم کو اور قاذف محصن کو حد نہیں مارتے بخلاف قاذف محصنات کے کہ اُسے حد مارتے ہیں۔

اور فونکیہ کہ منسوب ہیں ابن فرنک کی طرف اور عطویہ کہ منسوب ہیں عطیہ بن اسود کی طرف اور عجاردہ کہ منسوب ہیں عبدالرحمٰن بن عجرد کی طرف اور یہ بہت فرقے ہیں اور مواقف میں کہا ہے کہ دس۱۰ گروہ ہیں اور میمونیہ کہ اصحاب ہیں میمون بن عمر کے یہ سب حلال جانتے ہیں پوتیوں کے ساتھ نکاح کرنے کو اور نواسیوں اور بھتیجیوں اور بھانجیوں کے ساتھ اور کہتے ہیں کہ سورۂ یوسف قرآن میں داخل نہیں اور حازمیہ کہ اصحاب حازم بن عاصم کے منفرد ہوئے اس کے ساتھ کہ ولایت اور عداوت دو ذاتی صفتیں ہیں باری تعالیٰ شانہ کی اور منشعب ہوئے حازمیہ سے معلومیہ وہ کہتے ہیں کہ جو اللہ تعالیٰ کو بجمیع اسمائہ نہ جانے وہ جاہل ہے اور کہا انہوں نے کہ افعال عباد مخلوق الٰہی نہیں۔ اور کہتے ہیں کہ قدرت اور توانائی فعل کے مقارن نہیں بلکہ اس پر مقدم ہیں اور مجہولیہ کہتے ہیں کہ جس نے بعض اسماء الٰہیہ کو جانا وہ عالم بخدا ہے نہ جاہل اور صلتیہ کہ منسوب ہے عثمان بن صلت کی طرف انہوں نے دعویٰ کیا کہ جس نے ہمارے مذہب کو مانا اس کے اطفال صغار کو اسلام نہیں جب تک کہ بالغ نہ ہوں اور ہماری دعوتِ مذہب کو قبول نہ کریں اور اخنسیہ کہ منسوب ہیں ایک شخص کی طرف کہ اخنس اس کا نام تھا۔ ان کا مذہب ہے کہ سید لے لیوے زکوٰۃ اپنے غلام کی اور دیوے اس کو اپنی زکوٰۃ اگر محتاج ہو اور ظفریہ کو حفصیہ بھی ایک طائفہ انہیں میں سے ہے۔ کہتے ہیں کہ جس نے اللہ تعالیٰ کو پہچانا اگرچہ منکر ہوا اس کے سوا اور چیزوں کا۔ مثلاً رسالت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور جنت اور نار کا۔ اور مرتکب ہوا تمامی جنایات کا۔ مثل قتل نفس اور استحلال زنا وغیرہ کے پس وہ شرک سے بری ہے۔ اور مشرک وہی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کو نہ جانے اور انکار کرے اس کا فقط اور عقیدہ رکھتے ہیں وہ کہ حیران جو قرآن میں اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے کالذی استھوتہ الشیاطین فی الارض لہٗ اصحاب یدعونہ الی الھدی الایۃ مراد اس سے حضرت علیؓ اور حزب و اصحاب ان کے ہیں اور یدعون الی الھدی سے اہل نہروان ہیں اور اباضیہ کہ اصحاب عبداللہ بن اباض کے ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرض کیا ہے اپنے بندوں پر وہ ایمان ہے اور ہر کبیرہ کفر نعمت ہے نہ کفر و شرک اور بیہسیہ کہ منسوب ہے ابی بیہس بن جابر خارجی کی طرف منفرد ہوئے ہیں وہ اس میں کہ آدمی مسلمان نہیں ہوتا ہے جب تک کہ جمیع حلال و حرام سے واقف نہ ہو جو اس کے نفس پر ہیں۔ اور بعضے بیہسیہ قائل ہیں کہ جو مرتکب ہو احرام کا کافر نہیں جب تک کہ نہ لے جاویں سلطان کی طرف۔ پھر جب سلطان کی طرف لے گئے۔ اور اس پر حد قائم کی حکم کیا جاوے گا۔ اُس پر

کفر کا اور شمس اخیہ منسوب ہیں عبداللہ بن شمراخ کی طرف وہ کہتے ہیں کہ قتل ابوین حلال ہے اور جب اس کا دعویٰ کیا اس نے دار التقیہ میں خوارج اس سے بیزار ہو گئے اور ایک گروہ خوارج کا بدعیہ ہیں کہ قول ان کا ازارقہ کے قول کے مانند ہے مگر متفرد ہوئے ہیں وہ اس کے ساتھ کہ نماز دو رکعت ہے صبح اور شام اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اقم الصلوٰة طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ الآية اور متفق ہوئے وہ ازارقہ سے قید زنان کفار کے جواز میں اور قتل اطفال کفار میں لقولہ تعالیٰ لا تذر علی الارض من الکافرین دیّارا اور متفق ہوئے ہیں جمیع خوارج کفر پر علی رضی اللہ عنہ کے بوجہ تحکیم کے اور تکفیر پر مرتکب کبیرہ کے مگر نجدات کہ وہ ان سے موافق نہیں اس میں یہ عقائد ان کے ہیں مفصلاً در غنیۃ الطالبین، فقیر کہتا ہے منشا ان کی گمراہی کا اعراض کرنا ہے حدیث رسول معصوم سے اور نہ لینا قرآن کو اور نہ سمجھنا اس کو حسب تفہیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اکتفا کرنا اپنی فہم پر اور بہتر جاننا اس کو اصحاب کرام کے فہم بلکہ نبی علیہ السلام کے فہم سے معاذ اللہ من ذلک کلھا اور دیکھیے تو ہر گمراہ کو ان مرضوں میں سے ایک نہ ایک میں گرفتار ہو گا۔ اللھم اعصمنا مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاَثَرَةِ

باب اثرہ کے بیان میں۔

عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا وَلَمْ تَسْتَعْمِلْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ۔

روایت ہے اسید بن حضیر سے کہ ایک مرد نے انصار میں سے عرض کی کہ یا رسول اللہ عامل کر دیا آپ نے فلانے شخص کو اور مجھ کو عامل نہ کیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک تم دیکھو گے بعد میرے اثرہ پس صبر کرو تم یہاں تک کہ ملاقات کرو مجھ سے حوض کوثر پر۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً وَّ اُمُوْرًا تُنْكِرُوْنَهَا قَالُوْا فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ اَدُّوْا اِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَسَلُوا اللّٰهَ الَّذِيْ لَكُمْ

روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاشک تم دیکھو گے بعد میرے اثرہ اور بہت سے کام کہ جنہیں تم برا جانو گے پوچھا صحابہؓ نے پھر کیا حکم فرماتے ہیں آپؐ ہم کو اس وقت میں فرمایا آپؐ نے دو تم حق ان کا یعنی حاکموں کا ان کے تئیں اور مانگو اپنا حق اللہ تعالیٰ سے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم۔ اثرہ لغت میں مقدم کرنا ہے کسی کو کسی پر اور یہاں یہ مراد ہے کہ میرے بعد امراء و حاکم تمہارے اوپر غیروں کو مقدم کریں گے مال غنیمت اور فئی میں اور جو میں تم کو دیتا ہوں وہ اوروں کو دیں گے حالانکہ تم زیادہ تر مستحق ہو گے قولہ فرمایا دو تم حق ان کا یعنی حکام کا جو حق ہے کہ ان پر خروج نہ کرنا اور اطاعت ان کی بجا لانا جب تک کہ وہ خلاف شرع حکم نہ کریں یہ تم ادا کرو اور بیت المال وغیرہ میں جو تمہارا حق ہے وہ اگر نہ دیں تو صبر کرو اور اللہ سے اس کی جزا چاہو فقط۔

بَابُ مَا اَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابَهُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلٰوةَ الْعَصْرِ بِنَهَارٍ ثُمَّ قَامَ خَطِيْبًا فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يَكُوْنُ اِلٰى يَوْمِ السَّاعَةِ اِلَّا اَخْبَرَنَا بِهٖ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ فَكَانَ فِيْمَا قَالَ اِنَّ الدُّنْيَا خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيْهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ اَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ وَكَانَ فِيْمَا قَالَ اَلَا لَا تَمْنَعَنَّ رَجُلًا هَيْبَةُ النَّاسِ اَنْ يَّقُوْلَ بِحَقٍّ اِذَا عَلِمَهٗ قَالَ فَبَكٰى اَبُوْ سَعِيْدٍ فَقَالَ قَدْ وَاللّٰهِ رَاَيْنَا اَشْيَاءَ فَهِبْنَا وَكَانَ فِيْمَا قَالَ اَلَا اِنَّهٗ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهٖ وَلَا غَدْرَةَ اَعْظَمُ مِنْ غَدْرَةِ اِمَامِ عَامَّةٍ يُرْكَزُ لِوَاؤُهٗ عِنْدَ اِسْتِهٖ وَكَانَ فِيْمَا حَفِظْنَا يَوْمَئِذٍ اَلَا اِنَّ بَنِيْ اٰدَمَ خُلِقُوْا عَلٰى طَبَقَاتٍ شَتّٰى فَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَيَمُوْتُ مُؤْمِنًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ كَافِرًا وَيَحْيٰى كَافِرًا وَيَمُوْتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَيَمُوْتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُّوْلَدُ كَافِرًا وَيَحْيٰى كَافِرًا وَيَمُوْتُ مُؤْمِنًا اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمُ الْبَطِيْءَ الْغَضَبِ سَرِيْعَ الْفَيْءِ وَمِنْهُمْ سَرِيْعُ الْغَضَبِ سَرِيْعُ الْفَيْءِ فَتِلْكَ بِتِلْكَ اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمْ سَرِيْعَ الْغَضَبِ بَطِيْءَ الْفَيْءِ اَلَا وَخَيْرُهُمْ بَطِيْءُ الْغَضَبِ سَرِيْعُ الْفَيْءِ وَشَرُّهُمْ سَرِيْعُ الْغَضَبِ بَطِيْءُ الْفَيْءِ اَلَا

باب قیامت تلک کی اخبار میں۔

روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا نماز پڑھی ہمارے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن عصر کی پھر کھڑے ہوئے ہمارے درمیان خطبہ پڑھنے کو اور نہ چھوڑی کوئی چیز قیام ساعت تک مگر خبر دی ہم کو اس کی یاد رکھا جس نے یاد رکھا۔ اور بھول گیا جو بھول گیا سو اسی میں سے یہ بھی ہے کہ فرمایا بے شک دنیا ہری ہری ہے میٹھی میٹھی اور اللہ تعالیٰ تم کو اگلوں کا خلیفہ کرنے والا ہے دنیا میں پھر دیکھے گا کہ تم کیا عمل کرتے ہو آگاہ ہو بچو دنیا سے اور بچو عورتوں سے اور اسی میں سے یہ بھی ہے کہ فرمایا کہ خبردار نہ باز رکھے کسی شخص کو ہیبت لوگوں کی حق کہنے سے جبکہ وہ جان لے حق کو کہا راوی نے کہ رو لئے ابو سعید جب روایت کرنے لگے۔ یہ بات اور کہا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی ہم بہت چیزوں کو دیکھ کر ڈر گئے۔ اور تھا ان مقولوں میں سے جو حضرت نے فرمایا کہ آگاہ ہو بیشک ہر عہد شکن کے لیے ایک جھنڈا ہے قیامت کے دن اس کی عہد شکنی کے موافق اور کوئی عہد شکنی نہیں امام عام کی عہد شکنی سے بڑھ کر کھونس دیا جاوے گا وہ جھنڈا اس عہد شکن کے سرین کے پاس اور تھی ان حدیثوں میں جو ہم نے یاد کر لی اس دن کہ فرمایا آپ نے آگاہ ہو بیشک بنی آدم کا پیدا ہوئے ہیں کئی درجوں پر پھر بعضا ان میں سے پیدا ہوتا ہے مومن۔ اور جیتا ہے مومن اور مرتا ہے مومن (اور یہ سب سے کامل تر ہے ایمان میں) اور بعضا ان میں پیدا ہوتا ہے کافر اور جیتا ہے کافر اور مرتا ہے کافر اور یہ سب سے زیادہ ہے کفر میں) اور اس میں بعضا پیدا ہوتا ہے مومن زندہ رہتا ہے مومن اور مرتا ہے کافر اور یہ سب سے زیادہ عذاب میں ہے اور ان میں سے بعضا پیدا ہوتا ہے کافر اور جیتا

وَاِنَّ مِنْهُمْ حَسَنَ الْقَضَاءِ حَسَنَ الطَّلَبِ وَمِنْهُمْ سَيِّئُ الْقَضَاءِ حَسَنَ الطَّلَبِ وَمِنْهُمْ حَسَنَ الْقَضَاءِ سَيِّئَ الطَّلَبِ فَتِلْكَ بِتِلْكَ اَلَا وَاِنَّ مِنْهُمُ السَّيِّئَ الْقَضَاءِ السَّيِّئَ الطَّلَبِ اَلَا وَخَيْرُهُمْ حَسَنُ الْقَضَاءِ الْحَسَنُ الطَّلَبِ اَلَا وَشَرُّهُمْ سَيِّئُ الْقَضَاءِ سَيِّئُ الطَّلَبِ اَلَا وَاِنَّ الْغَضَبَ جَمْرَةٌ فِي قَلْبِ ابْنِ آدَمَ اَمَا رَاَيْتُمْ اِلٰى حُمْرَةِ عَيْنَيْهِ وَانْتِفَاخِ اَوْدَاجِهٖ فَمَنْ اَحَسَّ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَلْصَقْ بِالْاَرْضِ قَالَ وَجَعَلْنَا نَلْتَفِتُ اِلَى الشَّمْسِ هَلْ بَقِيَ مِنْهَا شَيْءٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّهٗ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهَا اِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْمَا مَضٰى مِنْهُ۔

ہے کافر اور مرتا ہے مومن (اور وہ مغفور مرحوم ہے) آگاہ ہو اُن میں سے بعضا شخص دیر میں غصہ کرتا ہے جلدی مل جاتا ہے اور بعضا جلدی غصہ کرتا ہے جلدی مل جاتا ہے سو یہ برابر برابر ہے اور بعضا ان میں جلدی غصہ کرتا ہے دیر میں ملتا ہے آگاہ ہو بہتر ان میں وہ ہے جو دیر میں غصہ کرے جلد ملے۔ اور بدتر ان میں وہ ہے جو جلدی غصہ کرے دیر میں ملے (مترجم۔ باقی رہی ایک صورت یعنی دیر میں غصہ کرے اور دیر میں ملے سو وہ برابر برابر ہے انتہی) اور فرمایا کہ ان میں سے بعضا قرض جلد ادا کرتا ہے اور تقاضا سہولت اور خوبی سے ادا کرتا ہے اور بعضا بری طرح ادا کرتا ہے۔ اور سہولت سے تقاضا کرتا ہے اور بعضا اچھی طرح ادا کرتا ہے۔ شدت سے تقاضا کرتا ہے سو وہ برابر برابر ہے۔ اور آگاہ ہو بعض ان میں بری طرح ادا کرنے والا ہے۔ اور بری طرح تقاضا کرنے والا ہے اور یہ سب سے بدتر ہے۔ کہ اپنا حق لے لے اور پرایا نہ دے اور آگاہ ہو بہتر ان میں اچھی طرح ادا کرنے والا اور سہولت سے تقاضا کرنے والا اور آگاہ ہو کہ بدتر ان میں بری طرح ادا کرنے والا بری طرح شدت سے تقاضا کرنے والا آگاہ ہو کہ غضب ایک چنگاری ہے آگ کی ابن آدم کے دل میں کیا تم دیکھتے نہیں اُسی کی آنکھوں کی سُرخی اور اس کی رگہائے گردن کے پھُولنے کو پھر جس کو کچھ بھی اُس کا اثر معلوم ہو۔ تو چاہیے زمین سے لپٹ جاوے تاکہ یقین ہو کہ میں خاکی ہوں نہ ناری کہا راوی نے اور ہم کنکھیوں سے دیکھتے تھے آفتاب کو کہ کچھ باقی ہے یا نہیں سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو باقی نہ رہا دنیا سے بہ نسبت اس کی جو گزر چکا مگر اتنا کہ جتنا باقی ہے تمہارے دن سے بہ نسبت اس کی جو گزر چکا اُس میں سے۔

ف اس باب میں مغیرہ بن شعبہ اور ابی زید بن اخطب اور حذیفہ اور ابی مریم سے بھی روایت ہے اور ذکر کیا ہے ان راویوں نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ان کو اس چیز کی کہ ہونے والی تھی قیامت تک۔

مترجم۔ اس حدیث میں بڑے بڑے فوائد ہیں اوّل مسنون ہونا خطبہ کا فیاً ما دوسرے جائز ہونا نسیان کا انسان کے لیے حتیٰ کہ صحابہؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بھی تیسرے مذمت دنیا کی چوتھے اخبار سابقہ خلافت اور حکومت امت کے کہ ویسا ہی واقع ہوا پانچویں یہ کہ حکومت میں آزمائش ہے بندے کی چھٹے تخویف دنیا اور عورتوں کے شر وفساد و مکر و عنا دسے ساتویں نہ ڈرنا خلق سے اظہار حق میں اور مامور ہونا ہر انسان کا اس کے ساتھ آٹھویں مذمت نقض عہد کی۔ نویں درجات مردم کفر و ایمان میں اور تفاوت فیما بینہم دسویں تفاوت درجات غضب وفیٔ میں گیارہویں تفاوت درجات ادائے دین اور تقاضا میں بارہویں مذمت غضب کی تیرہویں دوا اس کی چودھویں استدلال جائز ہونا حالت قلبی پر آثار سے

چہرہ کے پندرھویں قلت عمر باقیہ دنیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَهْلِ الشَّامِ

باب اہل شام کی فضیلت میں۔

عَنْ قُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْصُورِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ.

روایت ہے قرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بگڑ جاویں شام کے لوگ پھر خیر نہیں تم میں ہمیشہ رہے گا ایک فرقہ میری امت سے مدد کیا گیا نہ ضرر کرے گا جو ان کی مدد چھوڑ دے یہاں تک کہ قائم ہو گی قیامت کہا محمد بن اسمٰعیل نے کہا علی بن مدینی نے وہ فرقہ اصحاب حدیث ہیں۔

ف۔ اس باب میں عبداللہ بن حوالہ اور ابن عمر اور زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَيْنَ تَأْمُرُنِي قَالَ هٰهُنَا وَنَحَا بِيَدِهِ نَحْوَ الشَّامِ.

بسند مذکور کے دادا سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کی یارسول اللہؐ کہاں حکم فرماتے ہیں آپ مجھ کو یعنی ہجرت کا یا قیام کا فرمایا آپ نے اس طرف اور اشارہ کیا آپ نے مبارک ہاتھ سے شام کی طرف۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔مترجم۔طول و عرض ملک شام کا باب الخسف کے آخر میں گزرا اور فضیلت میں اس کی بہت سی احادیث وارد ہوئیں ہیں اللہ تعالیٰ اس کی شان میں فرماتا ہے وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوطًا إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا لِلْعٰلَمِينَ یعنی نجات دی ہم نے ابراہیم اور لوط علیہما السلام کو اس زمین کی طرف کہ برکت رکھی ہے ہم نے اس میں تمام جہان والوں کے لیے۔

ف۔ برکت رکھی ہے اللہ تعالیٰ نے ساتھ ارزانی غلہ کے اور کثرت اشجار و ثمار کے اور جریان عیون و انہار کے اور مبعوث ہوئے اکثر انبیاء وہیں سے اور ابی بن کعب نے کہا اللہ تعالیٰ نے اس کو مبارک اس لیے فرمایا کہ کوئی میٹھا پانی دنیا میں نہیں مگر جڑ اس کی پھوٹی ہے صخرہ بیت المقدس کے نیچے سے حضرت عمر سے مروی ہے کہ انہوں نے کعب احبار سے فرمایا کہ تم سکونت کیوں نہیں اختیار کرتے مدینہ مبارک کی کہ مہجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور مدفن مطہر آپؐ کا انہوں نے جواب دیا کہ اے امیر المومنین میں نے کتاب منزل من اللہ یعنی توارت میں پایا ہے کہ ارض شام کنز ہے۔اللہ تعالیٰ کا زمین میں اور اس میں ایک خزانہ ہے اللہ کے بندوں کا یعنی عمدہ عمدہ بندگان خدا کی بود و باش ہے اور عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے قریب ہے کہ ہوگی ہجرت پر ہجرت سو بہترین مہاجرین وہ ہیں کہ ملک شام کو ہجرت کریں جو مہجر ہے ابراہیم علیہ السلام کا (البغوی) یہ فقیر بفضل رب قدیر حرم محترم میں پہنچا اور یہاں کی برکات سے فیضیاب ہوا۔اب آرزو ہے کہ اللہ تعالیٰ مہجر ابراہیم کو بھی دکھلا دے کہ اس کی زیارت سے

آنکھیں اس مسکین کی روشن اور نورانی ہوں آمین یا رب العالمین۔

بَابُ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

باب مقاتلہ بین المسلمین کی نہی میں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ

روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ہو جانا تم بعد میرے کافر کہ مارنے لگو گردن ایک دوسرے کی۔

ف۔ اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور جریر اور ابن عمر اور کرز بن علقمہ اور واثلہ بن اسقع اور صنابحی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم۔ حضرت نے مقاتلین فیما بینہم کو کافر تنبیہاً اور تشدیداً فرمایا ہے مراد ہے مستحل اس قتال کا

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ تَكُوْنُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ۔

باب اس فتنہ کے بیان میں کہ قاعد اس میں بہتر ہے قائم سے۔

عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ عِنْدَ فِتْنَةِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَشْهَدُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيْهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيْ قَالَ أَفَرَأَيْتَ إِنْ دَخَلَ عَلَيَّ بَيْتِيْ وَبَسَطَ يَدَهُ إِلَيَّ لِيَقْتُلَنِيْ قَالَ كُنْ كَابْنِ آدَمَ۔

روایت ہے بسر بن سعید سے کہ سعد بن ابی وقاص نے کہا اس فتنہ کے وقت میں جو واقع ہوا تھا حضرت عثمان ذی النورین کے عہد مبارک میں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ ایک فتنہ ایسا ہوگا کہ اس میں بیٹھ رہنے والا بہتر ہوگا کھڑے رہنے والے سے اور کھڑا رہنے والا بہتر ہوگا چلنے والے سے۔ اور چلنے والا بہتر ہوگا دوڑنے والے سے۔ کہا راوی نے عرض کی میں نے خبر دیجئے مجھ کو کہ اگر گھس آوے کوئی میرے گھر میں اور چلادے مجھ پر اپنا ہاتھ کہ قتل کرے مجھے تو میں کیا کروں فرمایا آپ نے ہو جا تو مانند ابن آدم کے یعنی مثل ہابیل کے کہ مقتول ہو گیا اور اپنے بھائی پر ہاتھ نہ اٹھایا۔

ف۔ اس باب میں ابی ہریرہؓ اور خباب بن ارت اور ابی بکرہ اور ابن مسعود اور ابی واقد اور ابی موسیٰ اور خرشہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث لیث بن سعد سے اور زیادہ کیا اس اسناد میں ایک مرد اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطے سعد کے کئی سندوں سے سوا اس سند کے مترجم۔ قصہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مقتول اور شہید ہونے کا اوپر مذکور ہو چکا۔

بَابُ مَا جَاءَ سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ۔

باب اس فتنہ کے بیان میں کہ مشابہ ہے شب تاریک کے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوْا بِالْأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے۔ کر لو اعمال صالحہ ان فتنوں سے پہلے

اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَ يُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ أَحَدُهُمْ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا۔

کہ شب تاریک کے ٹکڑوں کی مانند ہیں صبح کو ہوتا ہے مرد مومن اور شام کو ہوتا ہے کافر اور شام کو ہوتا ہے مومن اور صبح کو ہوتا ہے کافر بیچے گا ایک ان میں کا اپنا دین سامان دنیا کے بدلے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَيْقَظَ لَيْلَةً فَقَالَ سُبْحَانَ اللهِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ يَا رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٍ فِي الْآخِرَةِ۔

روایت ہے ام سلمہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جاگے ایک رات اور فرمایا سبحان اللہ کتنے اترے ہیں آج کی رات فتنہ کتنے اترے ہیں خزانہ کون ہے کہ جگادے حجروں کی عورتوں کو یعنی امہات المومنین کو کہ بہت سی اوڑھنی پہننے والیاں ہیں دنیا میں کہ ننگی ہوں گی آخرت میں۔

ف۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم۔ بہت سی اوڑھنی والیاں الخ مراد اس سے وہ عورتیں ہیں جو باریک کپڑے پہنتی ہیں کہ بدن نظر آتا ہے یا مال حرام سے لباس بناتی ہیں کہ آخرت میں لباس تقویٰ سے محروم رہیں گی یا بہت سے کپڑے پہنتی ہیں زینت کے لیے ولیکن اپنے اعضاء نہیں ڈھانپتی ہیں جیسے اکثر اس زمانہ کی عورتیں ہیں۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكُونُ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنٌ كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا يَبِيعُ أَقْوَامٌ دِينَهُمْ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا۔

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوں گے قیامت کے قبل بہت سے فتنے شب تاریک کے ٹکڑوں کی مانند صبح کو ہوگا مرد اس میں مومن اور شام کو کافر اور شام کو ہوگا مومن اور صبح کو کافر بیچیں گی بہت سی قومیں اپنے دین مال دنیا کی عوض میں۔

ف۔ اس باب میں ابی ہریرہؓ اور جندب اور نعمان بن بشیر اور ابی موسیٰ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے۔

عَنِ الْحَسَنِ قَالَ كَانَ يَقُولُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَ يُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا قَالَ يُصْبِحُ مُحَرِّمًا لِدَمِ أَخِيهِ وَعِرْضِهِ وَمَالِهِ وَيُمْسِي مُسْتَحِلًّا لَهُ وَيُمْسِي مُحَرِّمًا لِدَمِ أَخِيهِ وَعِرْضِهِ وَمَالِهِ وَيُصْبِحُ مُسْتَحِلًّا لَهُ۔

روایت ہے حسن سے کہ وہ کہتے تھے یہ جو حضرت صلعم نے فرمایا کہ صبح کو ہوگا مرد مومن اور شام کو کافر اور شام کو مومن اور صبح کو کافر مطلب اس کا یہ ہے کہ صبح کو حرام سمجھے گا خون اپنے بھائی کا اور عزت اور مال اس کا اور شام کو حلال سمجھے گا ان تینوں کو اور شام کو ہوگا حرام سمجھنے والا اپنے بھائی کے خون اور عزت اور مال کو اور صبح کو ہوگا حلال سمجھنے والا ان تینوں کو۔

مترجم۔ خلاصہ حسن کے قول کا یہ ہے کہ استحلال محرمات کا کفر ہے۔ انتہیٰ۔

عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ

روایت ہے وائل بن حجرؓ سے کہ کہا انہوں نے سنا

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجُلٌ يَسْأَلُهُ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَيْنَا أُمَرَاءُ يَمْنَعُونَا حَقَّنَا وَ يَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَا حُمِّلْتُمْ۔

میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ایک مرد آپؐ سے پوچھتا تھا پھر کہا اس سائل نے خبر دیجئے مجھے اگر ہوویں ہم پر ایسے حاکم کہ نہ دیویں ہمارا حق اور طلب کریں ہم سے اپنا حق تو میں کیا کروں فرمایا آپؐ نے سنو تم ان کی بات اور کہا مانو ان کا کہ اُن پر ہے جو کچھ انہوں نے اٹھایا یعنی جو عمل کیا اور تم پر ہے جو تم نے اٹھایا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم۔ غرض یہ کہ اگر وہ تمہارا حق نہ دلویں اموال غنیمت وغیرہ میں سے جب بھی تم ان کی اطاعت کرو اور اُن پر خروج مت کرو اور تمہارا حق آخرت میں ملے گا جیسے ان کو ان کے ظلم کی سزا ملے گی۔

بَابٌ فِي الْهَرْجِ

باب قتل کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ۔

روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے بعد ایک زمانہ ہے کہ اٹھا لیا جاوے گا اس میں علم اور زیادہ ہوگا اس میں ہرج عرض کی صحابہؓ نے یا رسول اللہ کیا ہے ہرج فرمایا آپؐ نے قتل۔

ف۔ اس باب میں ابی ہریرہؓ اور خالد بن ولید اور معقل بن یسار سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَدَّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ۔

روایت ہے معقل بن یسار سے پہنچائی انہوں نے یہ حدیث رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپؐ نے عبادت ایام قتل میں ایسی ہے جیسے ہجرت کرنا میری طرف۔

مترجم۔ ایام قتل سے ایام فتنہ مراد ہیں۔

ف۔ یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے جانتے ہیں ہم اسے فقط معلی بن زیاد کی روایت سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اتِّخَاذِ السَّيْفِ مِنْ خَشَبٍ

باب لکڑی کی تلوار بنانے کے حکم میں۔

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکھی جاوے گی تلوار میری امت میں نہ اٹھائی جاوے گی ان کے درمیان سے قیامت تک۔

ف۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ عُدَيْسَةَ بِنْتِ أُهْبَانَ بْنِ صَيْفِيٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَتْ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِلَى أَبِي فَدَعَاهُ إِلَى الْخُرُوجِ مَعَهُ فَقَالَ لَهُ أَبِي إِنَّ خَلِيلِي وَابْنَ عَمِّكَ

روایت ہے عدیسہ سے کہا انہوں نے کہ آئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ میرے باپ کے پاس اور بلایا ان کو کہ نکلیں وہ ان کے ساتھ یعنی لڑائی میں تو کہا اُن سے میرے باپ نے

عَهِدَ اِلَیَّ اِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ اَنْ اَتَّخِذَ سَیْفًا مِنْ خَشَبٍ فَقَدِ اتَّخَذْتُهٗ فَاِنْ شِئْتَ خَرَجْتُ مَعَكَ قَالَتْ فَتَرَكَهٗ۔

کہ میرے دوست اور تمہارے ابن عم یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد لیا مجھ سے کہ جب اختلاف پڑے لوگوں میں تو بناؤں میں تلوار لکڑی کی پھر اگر آپ چاہیں تو میں نکلوں آپ کے ساتھ کہا راویہ نے پھر چھوڑ دیا ان کو حضرت علیؓ نے۔

ف۔ اس باب میں محمد بن مسلمہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبداللہ بن علید کی روایت سے۔

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ فِی الْفِتْنَةِ كَسِّرُوْا فِیْهَا قِسِیَّكُمْ وَقَطِّعُوْا فِیْهَا اَوْتَارَكُمْ وَالْزَمُوْا فِیْهَا اَجْوَافَ بُیُوْتِكُمْ وَكُوْنُوْا كَابْنِ اٰدَمَ۔

روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتنہ کے زمانہ میں توڑ ڈالو اپنی کمانیں اور کاٹ ڈالو ان کی زہیں اور لازم پکڑو گوشہ مکان کو اور ہو جاؤ ابن آدم کی مانند یعنی ہابیل کی مثل کہ مقتول ہونے پر صبر کیا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور عبدالرحمٰن بن ثروان ابو قیس اودی کا نام ہے۔

مترجم۔ لکڑی کی تلوار بنانا کنایہ ہے ترک قتال سے اور زمانہ فتن میں خلوت بہتر ہے جلوت سے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ — باب علامات قیامت کے بیان میں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ قَالَ اُحَدِّثُكُمْ حَدِیْثًا سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُحَدِّثُكُمْ اَحَدٌ بَعْدِیْ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ یُّرْفَعَ الْعِلْمُ وَیَظْهَرَ الْجَهْلُ وَیَفْشُوَ الزِّنَا وَیُشْرَبَ الْخَمْرُ وَیَكْثُرَ النِّسَاءُ وَیَقِلَّ الرِّجَالُ حَتّٰی یَكُوْنَ لِخَمْسِیْنَ امْرَاَةً قَیِّمٌ وَاحِدٌ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہا کہ بیان کروں میں ایک حدیث کہ سنی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ بیان کرے گا کوئی تم سے بعد میرے تحقیق کہ سنی میں نے وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی نشانیوں سے ہے علم کا اٹھ جانا اور جہل کا پھیل جانا اور زنا کا فاش ہو جانا اور شراب بہت پیا جانا۔ اور کثرت نساء کی۔ اور قلت رجال کی یہاں تک کہ ہوگا پچاس عورتوں پہ حاکم ایک مرد۔

ف۔ اس باب میں ابی موسیٰ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ الزُّبَیْرِ بْنِ عَدِیٍّ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَشَكَوْنَا اِلَیْهِ مَا نَلْقٰی مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ مَا مِنْ عَامٍ اِلَّا وَالَّذِیْ بَعْدَهٗ شَرٌّ مِّنْهُ حَتّٰی تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ نَّبِیِّكُمْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے زبیر بن عدی سے کہا داخل ہوا میں انس بن مالک کے پاس اور شکایت کی ہم نے ان امور کی جو پہنچی ہم کو حجاج سے سو کہا انس نے کوئی سال ایسا نہیں ہے کہ بعد اس کے اس سے بدتر نہ ہو۔ یہاں تک کہ ملاقات کرو گے تم اپنے رب سے سنا میں نے یہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی لَا یُقَالَ فِی الْاَرْضِ اَللّٰہُ اَللّٰہُ۔

روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک زمین ایسی جہل سے بھر نہ جاوے کہ کہا جاوے گا۔ اس میں اللہ اللہ[1]

ف۔ یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے محمد بن مثنٰی نے انہوں نے خالد بن حارث سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے مانند اس کی اور مرفوع نہیں کیا اور یہ زیادہ صحیح ہے اول سے۔

عَنْ حُذَیْفَۃَ بْنِ الْیَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰی یَکُوْنَ اَسْعَدُ النَّاسِ بِالدُّنْیَا لُکَعَ بْنَ لُکَعٍ۔

روایت ہے حذیفہ بن الیمان سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ بڑا نصیبہ ور دنیا میں لکع ابن لکع ہووے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے اور نہیں جانتے ہم اسے مگر عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے۔ مترجم لکع بضم لام۔ و فتح کاف لئیم اور غلام اور احمق و بیوقوف کو کہتے ہیں مراد یہ ہے کہ حمقاء کو امارت اور تونگری ہوگی جن کی پشت با پشت سے بے وقوفی اور حماقت وراثۃً چلی آتی ہو۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَقِیْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ کَبِدِھَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانِ مِنَ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ قَالَ فَیَجِیْءُ السَّارِقُ فَیَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا قُطِعَتْ یَدِیْ وَیَجِیْءُ الْقَاتِلُ فَیَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا قَتَلْتُ وَیَجِیْءُ الْقَاطِعُ فَیَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِیْ ثُمَّ یَدَعُوْنَہٗ فَلَا یَاْخُذُوْنَ مِنْہُ شَیْئًا۔

روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کر دیوے گی زمین اپنے جگر گوشوں کو مثل کھنبوں کے سونے اور چاندی سے فرمایا آپ نے پھر آوے گا چور اور کہے گا اسی کے لیے کاٹا گیا میرا ہاتھ اور آوے گا قاتل اور کہے گا اسی کے لیے میں نے خون کیا اور آوے گا قاطع رحم اور کہے گا اسی لیے میں نے قطع رحم کیا پھر چھوڑ دیں گے یہ سب لوگ اور کچھ نہ لیں گے اُس میں سے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِیْ خَمْسَ عَشْرَۃَ خَصْلَۃً حَلَّ بِھَا الْبَلَاءُ قِیْلَ وَمَا ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِذَا کَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا وَالْاَمَانَۃُ مَغْنَمًا وَالزَّکٰوۃُ مَغْرَمًا وَاَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَہٗ وَعَقَّ اُمَّہٗ وَبَرَّ

روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کرنے لگے میری امت پندرہ کام اتریں گی اس پر بلائیں پوچھا اصحاب نے کون سے کام ہیں وہ یا رسول اللہ فرمایا آپ نے جب ہو جاوے مال غنیمت دولت اور ہو جاوے امانت غنیمت اور زکوٰۃ چٹی اور کہا مانے آدمی اپنی بیوی کا اور نا راض کرے اپنی ماں کو

[1] اس حدیث سے ذاکرین کی کمال فضیلت معلوم ہوئی گویا عالم انہی کے لیے ہے اور سب طفیلی ہیں ۱۲۔

صَدِيْقَهٗ وَجَفَا اَبَاهُ وَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ وَاتُّخِذَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَازِفُ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَآءَ اَوْ خَسْفًا اَوْ مَسْخًا۔

اور احسان کرے اپنے دوست سے اور ظلم کرے اپنے باپ پر اور بلند ہوں آوازیں مسجدوں میں اور چودھری قوم کا رذالہ ہو اور تعظیم کی جاوے آدمی کی اس کے شر کے خوف سے اور پیئے جاویں شراب اور پہنے جاویں ریشمی کپڑے اور رکھی جاویں گانے والی لونڈیاں اور باجے اور لعنت کرے آخر امت اوّل کو پس منتظر رہو اس وقت سرخ ہوا کے یا خسف و مسخ کے۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور نہیں جانتے ہم کہ کسی نے روایت کی ہو یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے سوا فرج بن فضالہ کے اور کلام کیا ہے ان میں بعض اہل حدیث نے اور ضعیف کہا بسبب حافظہ ان کے اور روایت کی ان سے وکیع اور کئی اماموں نے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اتُّخِذَ الْفَيْءُ دُوَلًا وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ وَاَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ وَاَدْنٰى صَدِيْقَهٗ وَاَقْصٰى اَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِي الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَآءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَاٰيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهٗ فَتَتَابَعَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ٹھہرایا جاوے مال غنیمت دولت اور امانت غنیمت اور زکوٰۃ چٹی اور علم سیکھا جاوے غیر دین کے لیے اور کہا مانے مرد اپنی بیوی کا، اور نافرمانی کرے ماں کی اور ملے دوستوں سے اور دُور بھاگے باپ سے اور بلند ہوں آوازیں مسجدوں میں اور سردار ہو قبیلہ کا فاسق انکا اور چودھری ہوں قوم کا رذالہ ان میں کا اور تعظیم کی جاوے آدمی کی اس کے شر کے خوف سے۔ اور پھیل پڑیں گانے والیاں اور باجے اور پی جاوے شراب اور لعنت کرے آخر امت اوّل کو۔ پس منتظر رہو اس وقت سرخ ہوا اور زلزلہ اور خسف اور مسخ اور آسمان سے پتھر برسنے کے۔ اور ظہور آیات کے کہ پے در پے ظاہر ہوں گویا کہ ٹوٹ گیا پرانا تاگا کسی لڑی کا۔ سو پے در پے گرنے لگے دانے یعنی ایسا جلد ہی جلدی آثار قیامت کا ظہور ہو گا۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ

روایت ہے عمران بن حصین سے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس امت میں خسف و مسخ و قذف ہے سو عرض کی ایک مرد نے مسلمانوں میں سے

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَتٰى ذٰلِكَ قَالَ اِذَا ظَهَرَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ۔

یارسول اللہ کب ہوگا یہ فرمایا جب کہ پھیل پڑیں گانے والیاں اور باجے اور پی جاوے شراب۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی یہ اعمش سے انہوں نے روایت کی عبدالرحمن بن سابط سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ

باب بعثت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور قیامت کے قرب میں۔

عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِيِّ رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثْتُ اَنَا فِيْ نَفَسِ السَّاعَةِ فَسَبَقْتُهَا كَمَا سَبَقَتْ هٰذِهٖ هٰذِهٖ لِاِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى۔

روایت ہے مستورد بن شداد سے روایت کی انہوں نے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بھیجا گیا ہوں میں نفس قیامت میں پھر آگے بڑھ گیا میں اس سے جیسا کہ آگے بڑھ گئی یہ انگلی اس انگلی سے اور اشارہ کیا آپ نے شہادت اور بیچ کی انگلی کی طرف۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے مستورد بن شداد کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

مترجم۔ نفس قیامت سے مراد ہے وقت قیام وقرب اس کا اور بعضوں نے کہا کہ مجازاً آپ نے قیامت کو ذی نفس ٹھہرایا مثل انسان کے یعنی قرب سے گزرنے والا اپنے نزدیک والے کے دم سے آگاہ ہوتا ہے ویسا ہی میں قیامت کے دم سے آگاہ ہوا بسبب قرب کے اور مبعوث ہوا میں اس کے ظہور اشراط کے وقت میں اور بعض روایتوں میں نسم الساعۃ بھی وارد ہوا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَاَشَارَ اَبُوْ دَاوٗدَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى فَمَا فَضْلُ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى۔

روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا گیا میں اور قیامت مانند اس کے اور اشارہ کیا ابوداؤد نے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی سے پھر کیا ہے زیادتی ایک کی دوسرے پر یعنی بہت تھوڑی ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم۔ اس حدیث میں اشارہ ہے قرب قیامت کی طرف مجازاً اور اگر ساری دنیا کی عمر کو زمان آدم سے قیامت تک مثل ایک انسان کے فرض کریں تو جو فرق اس کی انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی میں نکلے گا اتنا ہی زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے قیامت تک ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ قِتَالِ التُّرْكِ

باب ترک سے قتال کے بیان میں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تُقَاتِلُوْا قَوْمًا

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ ہوگی یہاں تک کہ تم لڑوگے ایک قوم سے کہ نعلین ان کی بالوں کی ہیں اور قیامت قائم نہ

كَاَنَّ وُجُوْهَهُمُ الْمِجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔

ہو گی یہاں تک کہ لڑو تم ایک قوم سے کہ منہ ان کے مثل ڈھالوں تہ بر تہ کے ہیں۔

ف۔ اس باب میں ابی بکر صدیقؓ اور بریدہ اور ابی سعید اور عمرو بن تغلب اور معاویہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم۔ اس حدیث میں خطاب ہے عرب کو اور کئی روایتوں میں عرب اور تُرک کے مقاتلہ کی خبر آئی ہے اور بخاری میں مروی ہے کہ قائم نہ ہو گی قیامت یہاں تک کہ لڑو گے تم خوز و کرمان سے کہ ایک قوم ہے اعاجم سے سرخ رُو اور ایک لفظ میں چوڑے منہ چھوٹی ناک خورد چشم آیا ہے۔ گویا کہ منہ ان کے ڈھالیں ہیں تہ بر تہ اور اشاعہ میں کہا ہے کہ نعلین ان کی جلود موئدار سے ہے۔ جو غیر مدبوغ ہو اور احتمال ہے کہ کثرت بالوں کی مراد ہو کہ بال ان کے پامال ہوتے ہیں۔ جیسے کہ نعل پامال ہوتی ہے انتہیٰ مگر یہ احتمال خلاف ظاہر حدیث سے بعید معلوم ہوتا ہے۔ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ ترک کرو ترک کو جب تک کہ ترک کریں وہ تم کو اور ایک روایت میں آیا ہے۔ کہ وہ اصحاب باس شدید ہیں۔ اور صاحبان غنائم قلیلہ اور چھٹی صدی میں خروج کیا چنگیز خاں نے اور فتنہ اس کا تمامی قریٰ و امصار میں پہنچا اور اس کے قبل بھی عرب اور ترک کے درمیان کئی مقابلے ہوئے۔ اور تاج الدین سبکی نے طبقات میں کہا ہے کہ نہیں ہوا کوئی فتنہ مثل فتنہ تتار کے جب سے پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے دنیا کو اس لیے کہ ویران کیا انہوں نے مساجد کو خراب کیا معابد کو بے چراغ کیا امصار کو برباد کیا دیار کو۔ جلایا مصاحف کو اور کتب کو قتل کیا مردوں کو قید کیا عورتوں کو پیٹ پھاڑ ڈالے مستورات کے اور نکالا اولاد کو اُن کے بطنوں سے انتہیٰ (رنج)۔

بَابُ مَا جَاءَ اِذَا ذَهَبَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ

باب کسریٰ کے بیان میں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَاِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوْزُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہلاک ہو جاوے گا کسریٰ تو کسریٰ نہیں اس کے بعد اور جب ہلاک ہو جاوے گا قیصر تو پھر کوئی قیصر اس کے بعد نہیں اور قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری بقائے روح اس کے قبضہ قدرت میں ہے بیشک تم خرچ کرو گے خزانے کسریٰ و قیصر کے اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم۔ کسریٰ لقب ہے شاہ فارس کا اور قیصر لقب ہے سلطان روم کا اور زمانہ میں حضرت عمرؓ اور عثمان ذوالنورینؓ کے اکثر ممالک روم و فارس فتح ہوئے بعض صلحاً بعض عنوۃً کہ تفصیل اس کی کتب تواریخ میں مذکور ہے۔

بَابُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَخْرُجَ نَارٌ مِّنْ قِبَلِ الْحِجَازِ

باب نارِ حجاز کے بیان میں۔

عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ

روایت ہے سالم بن عبداللہ سے وہ روایت

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَتَخْرُجُ نَارٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ اَوْ مِنْ نَحْوِ بَحْرِ حَضْرَمَوْتَ قَبْلَ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ تَحْشُرُ النَّاسَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَمَا تَاْمُرُنَا فَقَالَ عَلَیْکُمْ بِالشَّامِ۔

کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ نکلے گی ایک آگ حضرموت سے یا یہ فرمایا کہ نکلے گی حضرموت کے دریا کی طرف سے روزِ قیامت کے پہلے کہ جمع کر دے گی لوگوں کو عرض کیا صحابہؓ نے پھر آپؐ کیا حکم فرماتے ہیں ہم کو فرمایا آپؐ نے لازم پکڑو تم سکونت شام کی۔

ف اس باب میں حذیفہ بن اسیدؓ اور انسؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابی ذرؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔ ابن عمر کی روایت سے۔

بَابُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَخْرُجَ کَذَّابُوْنَ

باب خروج کذابین کے بیان میں۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی یَنْبَعِثَ کَذَّابُوْنَ دَجَّالُوْنَ قَرِیْبٌ مِنْ ثَلَاثِیْنَ کُلُّھُمْ یَزْعُمُ اَنَّہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ نہ اٹھیں کذابون دجالون قریب تیس۳۰ شخصوں کے کہ ہر ایک ان میں سے دعویٰ کرتا ہوگا کہ وہ رسول ہے اللہ تعالیٰ کا۔

ف۔ اس باب میں جابر بن سمرہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ انہیں میں سے ہے اسودؔ عنسی صاحب صنعا اور مسیلمہؔ کذاب صاحب یمامہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا کہ آپؐ کے ہاتھ میں دو کنگن ہیں سونے کے پھر برے لگے وہ آپؐ کو تو حکم ہوا کہ پھونک دو اُس کو پھر پھونک دیا آپؐ نے اور وہ اڑ گئے سو تاویل کی آپؐ نے کہ یہ دونوں کنگن سے مراد کذابان مذکور ہیں پس اسود عنسی ایک مرد شعبدہ باز تھا اور دو شیطان اس کے مسخر تھے کہ احوال مردم سے خبر دیتے تھے ایک شفیق دوسرا سحیق نامی اور ایک خر معلم اس کے ساتھ تھا کہ جب اسے کہتے کہ اپنے رب کو سجدہ کر اسے سجدہ کرتا تھا اس لیے اسے ذوالحمار کہتے تھے اہل نجران مرتد ہو کر اس کے مطیع ہوئے اور وہ اس میں سے چھ۶ سو آدمی لے کر صنعا میں اترا اور فیروز کے ہاتھ سے مارا گیا نام اس کا عبہلہ بن کعب تھا دوسرا مسیلمہ کذاب کہ وحشی قاتل حمزہ کے ہاتھ سے مقتول ہوا اور جہنم میں پہنچا اور وہ ملعون سجع ہائے ناموزون گھڑتا تھا اور بمقابلہ قرآن کا قصد کرتا تھا چنانچہ یہ عبارت کفر اشارت اسی کی ہے اَلْفِیْلُ مَا الْفِیْلُ لَہٗ خُرْطُوْمٌ طَوِیْلٌ اِنَّ ذٰلِکَ مِنْ خَلْقِ رَبِّنَا الْجَلِیْلِ۔

تیسرا۳ اُن میں ابن صیاد ہے مگر اسے دجال کبیر نہ کہیں اور حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں ترجیح بھی اسی کو دی ہے کہ وہ دجال کبیر نہیں چنانچہ روایت تمیم داری کی بھی اسی پر دال ہے چوتھا۴ طلیحہ بن خویلد اسدی کہ بنی اسد میں ظاہر ہوا کہ نواحی خیبر میں ہے اور غطفان نے اس کی مدد کی اور بعد دعویٰ نبوت کے تائب ہوا اور رجوع کیا اسلام کی طرف زمان ابوبکرؓ میں پانچویں۵ سجاح بنت سوید عورت نے دعویٰ نبوت کیا تمام قبیلہ تمیم اس کی نصرت پر مجتمع ہو گئے وہ مسیلمہ کذاب کے نکاح میں آئی اور اپنی نبوت باطلہ اپنے خصم کو بخش دی اور اپنے مہر میں نماز عصر اپنی امت ملعونہ پر معاف کر دی رشاطی نے کہا بنو تمیم اب تک نماز عصر نہیں پڑھتے اور کہتے ہیں کہ یہ مہر ہے ہماری کریمہ کا اس کو ہم ہاتھ سے نہ دیں گے پھر سجاح زمان معاویہؓ میں مشرف باسلام ہوئی چھٹا۶ مختار ثقفی کہ ابن زبیرؓ کے زمانہ میں ظاہر ہوا

اس کا دعویٰ تھا کہ مجھ پر وحی آتی ہے اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مختار رسول چنانچہ اسماءؓ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکلیں گے ثقیف سے تین شخص کذّاب و زیال و مبیر روایت کیا اس کو ابو نعیم بن حماد نے اور ایک روایت میں ہے کہ نکلے گا ثقیف سے کذاب و مبیر کہا گیا ہے کہ مراد کذاب سے مختار بن عبید ثقفی ہے اور مراد مبیر سے حجاج بن یوسف۔ ساتواںؒ متنبّی شاعر مشہور کہ بعد نبوت تائب ہوا۔ آٹھواںؒ بہبود کہ معتمد باللہ کے زمانہ میں ظاہر ہوا اس کا دعویٰ تھا کہ مجھے خلق کی طرف بھیجا ہے مگر رسالت کو رد کیا اور دعویٰ کرتا تھا کہ مجھے مغیبات پر اطلاع حاصل ہے نواںؒ یحییٰ رکرویہ قرمطی کہ مکتفی باللہ کی خلافت میں ظاہر ہوا۔ دسواںؒ بعد اس کے بھائی اس کا ظاہر ہوا حسین اس کے بعد ابن عم اس کا عیسیٰؒ بن مہرویہ کہ اس نے گمان کیا کہ آیۃ یاایھا المدثر میں لفظ مدثر خطاب اسی کو ہے اور غلام مطوق کو اپنے نور کے ساتھ مسمّی کر کے ملک شام پر غالب ہوا۔ اور بہت تباہی اور خرابی کی اور لوگوں نے اس کے لیے منابر پر بددعا کی کہ وہ مارا گیا لعنۃ اللہ علیہ اور زمانہ مقتدر میں ابو طاہرؒ قرمطی ظاہر ہوا کہ حجر اسود کو کعبہ سے کھود کر لے گیا اور زمانہ راضی باللہ میں محمد بن علی شلمغانیؒ ظاہر ہوا کہ اسے ابن ابی العراق کہتے تھے اور اس نے مشہور کیا کہ مدعی الوہیت ہے اور زندہ کرتا ہے مردہ کو پس ایک جماعت کے ساتھ مقتول و مصلوب ہوا اور خلافت مطیع باللہ میں ایک قوم ظاہر ہوئی قائل تناسخ اور اس میں ایک جوانؒ تھا کہ گمان کرتا تھا کہ روح حضرت علیؓ کی نے اس میں انتقال کی ہے اور اس کی بیوی حضرت فاطمہ کے انتقال روح کی مدعی تھی اپنے میں اور اس نے یہ بھی گمان کیا تھا کہ میں جبرئیل ہوں اور پھر بعد زد و کوب کے اس نے اپنے کو سیدوں میں منسوب کیا اور بحکم معز الدولہ رہا ہوا اور خلافت مستظہر میں ایک شخصؒ ظاہر ہوا نواحی نہاوند میں اور دعویٰ نبوت کیا اور ایک جماعت اس کے ساتھ ہو گئی پھر وہ بعد گرفتاری مقتول ہوا اور ایک جماعت مردوں عورتوں کی نے مغرب میں ظہور کیا ان میں ایک مرد تھا موسومؒ بہ لا اور مدعی تھا کہ حدیث میں جو وارد ہوا ہے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ اس لا سے میں ہی مراد ہوں یعنی میرے باسم لا نبی ہے اور انہی میں ہے خازریؒ ساحر کہ ابو جعفر کے ہاتھ سے مقتول ہوا اور انہی میں ایک عورتؒ ہے کہ مدعیہ نبوت تھی جب اس سے کہتے کہ حضرت نے فرمایا ہے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وہ کہتے کہ حضرت نے نفی کی ہے نبی کی نہ نبیہ کی اور میں تو نبیہ ہوں۔

بیت المقدس میں ایک یہودیؒ نے دعویٰ کیا کہ وہ مسیح بن مریم علیہما السلام ہے مرد خوش بیان شیریں زبان تھا جب اسے گرفتار کرنا چاہا وہ بھاگ گیا بعد گرفتاری مسلمان ہوا۔ ایک اورؒ مرد نے دعویٰ مہدی ہونے کا کیا اور مقتول ہوا اور ہندوستان میں سنہ ایک ہزار ہجری میں اکبرؒ بادشاہ ظاہر ہوا دعویٰ نبوت بلکہ خدائی کا کیا اور علماء و مشائخان دیندار پر ظلم و جفا کیا اور ایک نیا دین نکال کر دین الٰہی کے ساتھ موسوم کیا اور فتنہ عظیم اور غوغائے فخیم اس سے ظاہر ہوا ابو الفضل اور فیضی دونوں اس کے خوشامد خوروں میں سے تھے اور لوگوں کو اس کے باطل کی طرف دعوت کرتے تھے۔ چنانچہ کسی شاعر نے کہا ہے بلیت

خدا پناہ دہد از جلیس بد مذہب   خراب کرد ابو الفضل شاہ اکبر را۔

اور از انجملہ رتنؒ ہندی ہے کہ اس نے دعویٰ صحابیت کیا حالانکہ ظہور اس کا قرن سادس میں ہوا اور بہت سی خرافات لوگوں نے اس کے باب میں کہیں اور وہ ایک جھوٹا خبیث تھا اور منجملہ مدعیان نبوت اسحاق اخرس کہ آخر میں خلافت سفاح کے ظاہر ہوا اور دعویٰ نبوت کیا اور خلق کثیر اس کے تابع ہوئی اور بصرہ اور عمان وغیرہ میں غالب ہوا۔ آخر مقتول ہوا

اور فارس بن یحییٰ ساباطی خلافت معز میں بلدۂ تینس میں مدعی نبوت ہوا اور بذریعہ شعبدہ احیاء اموات و ابراء ص وغیرہ کو اپنا معجزہ قرار دیا اور ایک مرد راعی نے ایک عصا بنایا اور مسلک موسوی اختیار کیا اور عصا نظر خلائق میں اژدہا ہو جاتا تھا اور نظارگی مسحور ہو جاتی تھی اور مامون کے زمانہ میں عبداللہ بن میمون نے دعوی نبوت کیا مامون نے اس کو قید کیا یہاں تک کہ قید ہی میں دارالبوار کو واصل ہوا انتہیٰ۔

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰى يَعْبُدُوا الْاَوْثَانَ وَاِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ ثَلَاثُوْنَ كَذَّابُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ۔

روایت ہے ثوبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ملحق ہو جائیں گے کئی قبیلہ میری امت کے مشرکوں سے اور یہاں تک کہ پوجیں اوثان کو اور قریب ہے کہ ہوں گے میری امت میں تیس جھوٹے کہ ہر ایک دعویٰ کرتا ہوگا کہ وہ نبی ہے اور فرمایا میں خاتم النبیین ہوں، کوئی نبی نہیں میرے بعد۔

ف: یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم۔ اوثان جمع ہے وثن کی جیسے اوطان جمع ہے وطن کی اور وثن وہ ہے کہ جس کو جثہ ہے بنایا گیا جواہر ارض سے یا خشب و حجارہ سے مثل صورت آدمی کی اور صنم تصویر ہے بغیر جثہ کے کاغذ یا دیوار پر کھچی ہو یا کسی اور چیز پر اور بعضوں نے کہا ہے کہ دونوں برابر ہیں اور کبھی وثن کو غیر صورت کے لیے استعمال کرتے ہیں اس صورت میں عام ہوگا معنے اوّل سے اور اسی قبیل سے ہے حدیث عدی کی کہ کہا انہوں نے حاضر ہوا میں خدمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور میرے گلے میں صلیب تھی سونے کی سو فرمایا آپ نے اَلْقِ هٰذَا الْوَثَنَ عَنْكَ یعنی دور کر اس وثن کو اپنے سے اور بعضوں نے کہا ہے ہر معبود باطل اگر جسم و صورت رکھتا ہے صنم ہے ورنہ وثن ہے اور جمع اس کی اوثان بھی آتی ہے چنانچہ ابن عباس نے اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اُنُثًا۔ پڑھا ہے کہ اصل میں وُثنًا تھا واؤ ہمزہ سے بدل گیا اور قرارت مشہور اناثاً ہے اور داخل ہیں اس خبر میں بے جثہ پرست ستارہ پرست گور پرست۔ پیر پرست۔ شجر پرست۔ حجر پرست۔ چلہ پرست۔ جھنڈا پرست۔ چھڑی پرست۔ غرضیکہ جو غیر خدا کے ساتھ افعال عبادت بجالاتے ہیں مثل سجدہ و رکوع وغیرہ کے جو مخصوص ہیں باری تعالیٰ کے ساتھ سب ملحق بالمشرکین ہیں نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْهُمْ وَمِنْ اَفْعَالِهِمْ۔ اور تفصیل کذابوں کی اوپر گزری۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَّمُبِيْرٌ

باب بنی ثقیف کے کذاب و مبیر کے بیان میں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابٌ وَّمُبِيْرٌ۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی ثقیف کے قبیلہ میں ایک کذاب ہوگا اور دوسرا ہلاک کرنے والا۔

ف: اس باب میں اسماء بنت ابی بکر سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے عبدالرحمن بن واقد نے انہوں نے شریک سے مانند اس کے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عمر کی روایت سے نہیں جانتے ہم اس کو مگر شریک کی روایت سے اور شریک کہتے تھے راوی کا نام عبدالرحمن بن عصم اور اسرائیل کہتے تھے عبداللہ بن عصمہ اور کہا گیا ہے کہ کذاب سے مراد مختار بن ابی عبید ثقفی ہے اور مبیر سے مراد حجاج بن یوسف ثقفی۔ روایت کی ہم سے ابو داؤد سلیمان بن سلم بلخی نے انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے ہشام بن حسان سے کہ کہا ہشام نے شمار کیا مقتولان حجاج کو جن کو اس نے باندھ کر مارا تھا تو پہنچی گنتی ان کی ایک لاکھ بیس ہزار تک۔ معاذ اللہ من ہذا الظلم۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقَرْنِ الثَّالِثِ

باب قرن ثالث کے بیان میں ۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ يَتَسَمَّنُوْنَ وَيُحِبُّوْنَ السِّمَنَ يُعْطُوْنَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ أَنْ يُسْئَلُوْهَا ۔

روایت ہے عمران بن حصین سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے بہتر سب لوگوں میں میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر جو ان کے بعد ہوں پھر جو ان کے بعد ہوں پھر آویں گے بعد ان کے ایک لوگ کہ فربہی چاہیں گے اور دوست رکھیں گے فربہی کو گواہی دیں گے قبل طلب کے ۔

ف ۔ ایسی ہی روایت کی محمد بن فضیل نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے علی بن مدرک سے انہوں نے ہلال بن یساف سے اور روایت کی کئی لوگوں نے حفاظ سے اعمش سے انہوں نے ہلال بن یساف سے اور نہیں ذکر کیا اس میں علی بن مدرک کا روایت کی ہم سے حسین بن حریث نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ذکر کی حدیث مانند اس کے اور یہ میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے محمد بن فضیل کی حدیث سے اور تحقیق کر روایت کی گئی یہ حدیث کئی سندوں سے عمران بن حصین سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ أُمَّتِي الْقَرْنُ الَّذِي بُعِثْتُ فِيْهِمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ وَلَا أَعْلَمُ أَذَكَرَ الثَّالِثَ أَمْ لَا ثُمَّ يَنْشَؤُ أَقْوَامٌ يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَفْشُوْ فِيْهِمُ السِّمَنُ ۔

روایت ہے عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت کے لوگوں میں بہتر اس زمانہ کے لوگ ہیں جس میں میں مبعوث ہوا ہوں پھر جو اُن کے بعد ہیں کہا راوی نے نہیں جانتا میں کہ ذکر کیا تیسرے زمانہ کا بھی یا نہیں یعنی ثم الذین یلونہم ایک بار فرمایا یا دو بار پھر فرمایا پیدا ہوں گے اس کے بعد قوم ایں کہ گواہی دیں گی اور کوئی طلب نہ کرے گا ان سے گواہی اور خیانت کریں گے اور امین نہ ہوں گے اور ظاہر ہوگی اُن میں فربہی ۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ۔ مترجم یَتَسَمَّنُوْنَ فربہی چاہیں گے یا دعویٰ کریں گے اُن بزرگیوں کا کہ ان میں نہ ہوں گی اور بعضوں نے کہا جمع کریں گے مال کو اور بعضوں نے کہا کہ بہت ہوتے جاویں گے یا دوست رکھیں گے توسع کو ماکل و مشارب میں کہ موجب فربہی ہے ۔

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْخُلَفَاءِ

باب خلفاء کے بیان میں ۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُوْنُ مِنْ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ أَمِيْرًا قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمَ بِشَيْءٍ لَمْ أَفْهَمْهُ فَسَأَلْتُ الَّذِي يَلِيْنِي فَقَالَ قَالَ

روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوں گے میرے بعد بارہ امیر کہا راوی نے پھر کلام کیا حضرت نے کہ میں نہ سمجھا سو پوچھا میں نے اپنے پاس والے سے تو کہا اس نے کہ فرمایا آپ نے وہ بارہ امیر

كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ۔

سب کے سب قریش میں سے ہیں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہم سے ابوکریب نے انہوں نے عمرو بن عبید سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی بکر بن ابی موسیٰ سے انہوں نے جابرؓ بن سمرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس حدیث کے یہ حدیث غریب ہے غریب سمجھی جاتی ہے جابرؓ کی روایت سے بواسطہ ابی بکر بن ابی موسیٰ کے اور اس باب میں ابن مسعود اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔

عَنْ زِيَادِ بْنِ كُسَيْبٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ أَبِي بَكْرَةَ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ وَهُوَ يَخْطُبُ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَقَالَ أَبُو بِلَالٍ انْظُرُوا إِلَى أَمِيرِنَا يَلْبَسُ ثِيَابَ الْفُسَّاقِ فَقَالَ أَبُو بَكْرَةَ اسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَهَانَ سُلْطَانَ اللهِ فِي الْأَرْضِ أَهَانَهُ اللهُ۔

روایت ہے زیاد بن کسیب عدوی سے کہا کہ تھا میں ساتھ ابی بکرہ کے ابن عامر کے منبر کے نیچے اور وہ خطبہ پڑھتا تھا اور اس کے بدن پر باریک کپڑے تھے۔ سو کہا ابوبلالؓ نے دیکھو ہمارے امیر کو پہنتا ہے کپڑے فاسقوں کے سو کہا ابوبکرہ نے چپ رہ کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ اہانت کرے اللہ کے بنائے ہوئے بادشاہ کی زمین میں ذلیل کرے گا اس کو اللہ تعالیٰ۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخِلَافَةِ

باب خلافت کے بیان میں۔

عَنْ سَفِينَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخِلَافَةُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ سَنَةً ثُمَّ مُلْكٌ بَعْدَ ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ لِي سَفِينَةُ أَمْسِكْ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ وَخِلَافَةَ عُمَرَ وَخِلَافَةَ عُثْمَانَ ثُمَّ قَالَ أَمْسِكْ خِلَافَةَ عَلِيٍّ فَوَجَدْنَاهَا ثَلَاثِينَ سَنَةً قَالَ سَعِيدٌ فَقُلْتُ لَهُ إِنَّ بَنِي أُمَيَّةَ يَزْعُمُونَ أَنَّ الْخِلَافَةَ فِيهِمْ قَالَ كَذَبُوا بَنُو الزَّرْقَاءِ بَلْ هُمْ مُلُوكٌ مِنْ شَرِّ الْمُلُوكِ۔

روایت ہے سفینہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت راشدہ میری امت میں تیس برس تک ہے پھر ہو جاوے گی سلطنت بعد اس کے پھر کہا مجھ سے سفینہ نے گن لے تو خلافت ابی بکرؓ کو پھر خلافت عمرؓ اور عثمانؓ کو پھر گن لے خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سو گنا ہم نے اور پایا اسے تیس سال کہا سعید نے پھر کہا میں نے سفینہ سے کہ بنی امیہ دعوے کرتے ہیں کہ خلافت ان میں ہے کہا سفینہ نے جھوٹے ہیں بنی الزرقاء بلکہ وہ بادشاہ ہیں بدترین بادشاہوں میں سے۔

ف۔ اس باب میں عمر اور علی سے بھی روایت ہے اور کہا ان دونوں نے کہ ولی عہد مقرر نہیں کیا کسی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت کے واسطے یہ حدیث حسن ہے روایت کی اس کو کئی لوگوں نے سعید بن جمہان سے اور نہیں جانتے ہم اس کو مگر انہیں کی روایت سے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قِیْلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَوِاسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِنْ اَسْتَخْلِفْ فَقَدِ اسْتَخْلَفَ اَبُوْبَکْرٍ وَاِنْ لَمْ اَسْتَخْلِفْ لَمْ یَسْتَخْلِفْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّۃٌ طَوِیْلَۃٌ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ کہا گیا حضرت عمرؓ سے کاش کہ خلیفہ کر دیتے آپ کسی کو تو فرمایا انہوں نے اگر میں خلیفہ کروں تو خلیفہ کیا ہے ابو بکرؓ نے یعنی ان کی اقتدا ہوگی اور اگر نہ خلیفہ کروں تو خلیفہ نہیں کیا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی ان کی سنت ہوگی اور اس حدیث میں ایک قصہ طویل ہے۔

ف۔ یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کی گئی کئی سندوں سے ابن عمر سے۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْخُلَفَاءَ مِنْ قُرَیْشٍ اِلٰی اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَۃُ

باب خلافت قریش میں ہونے کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِی الْھُذَیْلِ یَقُوْلُ کَانَ نَاسٌ مِنْ رَبِیْعَۃَ عِنْدَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَکْرِ بْنِ وَائِلٍ لَتَنْتَھِیَنَّ قُرَیْشٌ اَوْ لَیَجْعَلَنَّ اللّٰہُ فِیْ ھٰذَا الْاَمْرِ فِیْ جُمْھُوْرٍ مِنَ الْعَرَبِ غَیْرِھِمْ فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ کَذَبْتَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قُرَیْشٌ وُلَاۃُ النَّاسِ فِی الْخَیْرِ وَالشَّرِّ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔

روایت ہے عبداللہ بن ابی الہذیل سے کہتے تھے کہ کچھ لوگ ربیعہ کے عمرو بن العاص کے پاس بیٹھے تھے پھر کہا ایک مرد نے بکر بن وائل سے چاہیے کہ باز رہیں قریش نہیں تو کر دے گا اللہ تعالیٰ اس امر خلافت کو جمہور عرب میں سوا ان کے سو کہا عمرو بن العاص نے جھوٹ کہا تو نے سنا ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے قریش حاکم ہیں آدمیوں کے خیر و شر میں قیامت کے دن تک یعنی مستحق حکومت ہیں۔

ف۔ اس باب میں ابن عمر اور ابن مسعود اور جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَکَمِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ھُرَیْرَۃَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَذْھَبُ اللَّیْلُ وَالنَّھَارُ حَتّٰی یَمْلِکَ رَجُلٌ مِنَ الْمَوَالِیْ یُقَالُ لَہٗ جَھْجَاہٌ۔

روایت ہے عمرو بن حکم سے کہا کہ سنا میں نے ابو ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جاویں گے رات اور دن یہاں تک کہ سلطنت کرے گا ایک مرد موالی میں سے کہ کہتے ہوں گے اسے جہجاہ۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔ مترجم۔ طبرانی میں علیاء سلمی سے بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا قائم نہ ہوگی قیامت یہاں تک کہ مالک ہووے آدمیوں کا غلاموں سے جہجاہ نامی شیخین سے مروی ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ نکلے ایک مرد بنی قحطان سے کہ ہانکتا ہو لوگوں کو اپنے عصا سے اور طبرانی نے کبیر میں اور ابن مندہ اور ابو نعیم اور ابن عساکر نے قیس بن جابر سے انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہوں گے میرے بعد خلیفہ اور ان کے بعد امیر اور ان کے بعد ملوک جبارین پھر نکلے گا میرے اہل بیت سے ایک مرد کہ بھر دے گا زمین کو عدل

سے جیسا کہ بھر گئی ہوگی ظلم سے پھر امیر ہوگا قحطانی سو قسم ہے اس پروردگار کی جس نے مجھے بھیجا ہے ساتھ حق کے کہ وہ کچھ مہدی سے کم نہیں۔ یعنی حسن سیرت میں پس ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جہجاہ قبیلہ بنی قحطان سے ہے اور ملک اس کا بعد امام مہدی کے ہے اور وہ سلاطین صالحین میں سے ہے (حجج الکرامۃ)۔

بَابُ مَاجَاءَ فِی الْاَئِمَّۃِ الْمُضِلِّیْنَ

باب حکام مضلّین کے بیان میں

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰی اُمَّتِیْ اَئِمَّۃً مُضِلِّیْنَ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِنْ اُمَّتِیْ عَلَی الْحَقِّ ظَاھِرِیْنَ لَا یَضُرُّھُمْ مَنْ خَذَلَھُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰہِ۔

روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بے شک میں ڈرتا ہوں اپنی امت پر گمراہ حاکموں سے کہا راوی نے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ رہے گا۔ ایک گروہ میری امت سے حق پر غالب اپنے اعداء پر ضرر نہ کرے گا ان کو جو کہ ان کی مدد چھوڑ دے یہاں تک کہ آوے حکم اللہ تعالیٰ کا یعنی قیامت۔

ف۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم۔ ائمہ مضلّین میں داخل ہے وہ حاکم جو قرآن کے خلاف حکم دے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۔ اور قانون عقلی پر چلے اور انفصال مقدمات میں قواعد عقلیہ کو ضوابط نقلیہ پر مقدم رکھے اور ترویج بدعات اور تشنیر سیئات اور احداث فی الدین اور تاویہ مبتدعین اور اعزاز فاسقین کا مرتکب ہو اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ کرے اور اپنی رعایا اور توابع و برایا کو کتاب وسنت کے موافق نہ کھینچے معاذ اللہ من ذلک۔

بَابُ مَاجَاءَ فِی الْمَھْدِیِّ

باب مہدی کے بیان میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَذْھَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَمْلِکَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ اَھْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِئُ اسْمُہٗ اِسْمِیْ۔

روایت ہے عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں جاوے گی دنیا یعنی ملک عدم میں یہاں تک کہ حاکم ہوگا ایک مرد میرے اہل بیت سے کہ موافق ہوگا اس کا نام میرے نام کے۔

ف۔ اس باب میں علیؓ اور ابی سعیدؓ اور ام سلمہؓ اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَلِیْ رَجُلٌ مِنْ اَھْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِئُ اسْمُہٗ اِسْمِیْ۔

روایت ہے عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا والی ہوگا ایک مرد یعنی دنیا کا میرے اہل بیت سے کہ موافق ہوگا اس کا نام میرے نام کے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ لَوْ لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا یَوْمٌ لَطَوَّلَ اللّٰہُ ذٰلِکَ الْیَوْمَ حَتّٰی یَلِیَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا اگر باقی نہ رہی دنیا میں سے مگر ایک دن تو دراز کرے گا اللہ تعالیٰ اس دن کو

تا کہ حکومت کر لیوے وہ شخص یعنی مہدی۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَشِينَا أَنْ يَكُونَ بَعْدَ نَبِيِّنَا حَدَثٌ فَسَأَلْنَا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ فِي أُمَّتِي الْمَهْدِيَّ يَخْرُجُ يَعِيشُ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا أَوْ تِسْعًا زَيْدٌ الشَّاكُّ قَالَ قُلْنَا وَمَا ذَاكَ قَالَ سِنِينَ قَالَ فَيَجِيءُ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَيَقُولُ يَا مَهْدِيُّ أَعْطِنِي أَعْطِنِي قَالَ فَيَحْثِي لَهُ فِي ثَوْبِهِ مَا اسْتَطَاعَ أَنْ يَحْمِلَهُ۔

روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ڈرے ہم اس سے کہ ہو وے ہمارے نبیؐ کے بعد کوئی نئی بات سو پوچھا ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپؐ نے میری امت میں مہدی نکلے گا۔ زندہ رہے گا پانچ یا سات یا نو زید جو راوی حدیث ہے وہی شک کرنے والا ہے اس عدد میں۔ کہا راوی نے وہ گنتی کس کی ہے کہا برسوں کی فرمایا آپؐ نے پھر آوے گا آدمی ان کے پاس اور کہے گا یا مہدی دو مجھے دو مجھے فرمایا آپؐ نے پھر لپ بھر دے گا وہ اس کے کپڑے میں یعنی دینار و درہم جہاں تک کہ وہ اٹھا نہ سکے گا۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی گئی ہے کئی سندوں سے ابی سعید سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابوالصدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے اور ان کو بکر بن قیس بھی کہتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي نُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ

باب نزول عیسیٰ بن مریم کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ۔

روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان جس کے ہاتھ میں ہے کہ اترے گا تمہارے درمیان ابن مریم حاکم عادل اور توڑے گا صلیب کو اور مارے گا خنزیر کو اور موقوف کر دے گا جزیہ کو اور یہاں تک کثرت سے دے گا لوگوں کو مال کہ قبول نہ کرے گا کوئی۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم۔ حلیہ حضرت عیسیٰ بن مریم کا جو احادیث متفرقہ میں وارد ہوا ہے خلاصہ اس کا یہ ہے کہ وہ ایک مرد سرخ رنگ ہیں مرغول موئے پہنا سینہ خوبصورت ترین مردم بال سر کے لٹکے ہوئے اور کنگھی کیے ہوئے۔ گویا پانی ان سے ٹپک رہا ہے۔ اور ابن عباس سے مرفوعاً مروی ہے کہ آپؐ نے فرمایا دیکھا میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو میانہ قد سرخ و سفید رنگ لٹکے ہوئے موئے سر۔ اور ابوہریرہؓ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ گویا نکلے ہیں حمام سے اور سیرت پاکیزہ ان کی یہ ہے کہ صلیب کو توڑیں گے خوک کو ماریں گے اور لوزینہ کو اور موقوف کر دیں گے جزیہ کو اور قبول نہ کریں گے مگر اسلام کو اور ایک ہو جاوے گا۔ ان کے وقت میں دین اور عبادت نہ ہو گی کسی کی سوا خدا کے اور نہ دی جاوے گی زکوٰۃ اس لیے کہ کوئی زکوٰۃ لینے والا نہ ہوگا۔ اور ظاہر ہو جاویں گے کنوز و خزائن ان کے زمانہ میں اور رغبت

نہ کرے گا کوئی جمع اموال میں بسبب قرب قیامت کے اور جاتا رہے گا لوگوں کے دل سے بغض و کینہ و عداوت و حسد بسبب فقدان اسباب ان کے اور جاتی رہے کی سمیت ہر ذی سم کی یہاں تک کہ اطفال حیات و عقارب سے کھیلیں گے اور اور گرگ و گوسفند ایک جگہ پر چریں گے اور بھر جاوے گی زمین صلح سے اور منعدم ہو جاوے گا جنگ و جدال اور اگا دے گی زمین اپنی روئیدگی آدم علیہ السلام کے زمانہ کی مانند یہاں تک کہ لوگ جمع ہوں گے ایک خوشۂ انگور پر اور سیر کرے گا وہ ان کو۔ آسودہ ہو گی ایک انار سے جماعت اور ارزاں ہوں گے گھوڑے بسبب عدم قتال کے اور گراں ہوں گے بیل بسبب حرث کے کہ ساری زمین محروث ہو گی۔ اور مدت حکومت ان کی اس میں روایات مختلف ہیں چنانچہ طبرانی اور ابن عساکر کے نزدیک ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اتریں گے عیسٰے بن مریم اور ٹھہریں گے زمین میں چالیس سال۔ اور ابن ابی شیبہ اور احمد اور ابی داؤد اور ابن جریر اور ابن حبان نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ چالیس برس تک رہیں گے وہ زمین میں پھر وفات پائیں گے اور نماز پڑھیں گے ان پر مسلمان اور دفن کریں گے ان کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرت عائشہؓ سے بھی چالیس ہی برس مذکور ہے اور ایک روایت میں پینتالیس برس آئے ہیں اور قلیل منافی کثیر نہیں ہے اور شاید کہ چالیس کا ذکر کسر کو محذوف کر کے فرمایا ہو۔ اور ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ آدیں گے حضرت عیسٰی علیہ السلام موضع روحا میں اور وہاں سے عمرہ لاویں گے یا حج کریں گے یا دونوں کو جمع فرماویں گے۔ اور روحا ایک مقام کا نام ہے۔ مابین مدینہ طیبہ اور وادی صفرا کے راہ میں مکہ کے ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا اے میرے بھتیجو! اگر دیکھو تم حضرت عیسٰی علیہ السلام کو تو کہو کہ ابو ہریرہؓ نے تم کو سلام کہا ہے۔ اور حاکم نے انس سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پاوے تم میں سے عیسٰے بن مریمؑ کو تو میرا اسلام کہے ملا علی قاریؒ نے مشرب وردی میں کہا ہے ان روایات سے ثابت ہوا کہ تمنا رویت انبیاءؑ کی اور صلحا کی ہر آدمی کو ضرور ہے۔ اور اس میں بڑے فوائد اخروی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الدَّجَّالِ

باب دجال کے بیان میں۔

عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوحٍ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ الدَّجَّالَ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمُوهُ فَوَصَفَهُ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّهُ سَيُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَآنِي أَوْ سَمِعَ كَلَامِي قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ فَكَيْفَ قُلُوبُنَا يَوْمَئِذٍ فَقَالَ مِثْلُهَا يَعْنِي الْيَوْمَ أَوْ خَيْرٌ۔

روایت ہے ابو عبیدہ بن جراح سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی نبی نہیں ہوا بعد نوح علیہ السلام کے مگر ڈرایا اس نے اپنی قوم کو دجال لعین سے اور میں بھی تم کو ڈراتا ہوں اس سے پھر بیان کیا حال اس کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے اور فرمایا شاید کہ پاوے اس کو ہمارے دیکھنے والوں میں سے کوئی یا ہماری بات سننے والوں میں سے کوئی پھر پوچھا صحابہؓ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیسا ہو گا اس دن ہمارا دل سو فرمایا حضرتؐ نے مثل اس کے یعنی جیسا کہ آج ہے یا اس سے بہتر۔

ف: اس باب میں عبد اللہ بن بسر اور عبد اللہ بن مغفل اور ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب

ہے ابوعبیدہ بن جراح کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر خالد حذاء کی سند سے اور ابوعبیدہ بن عامر کا نام عامر بن عبداللہ ہے اور وہ بیٹے ہیں جراح کے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ وَلَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوحٌ قَوْمَهُ وَلَكِنْ سَأَقُولُ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَإِنَّ اللهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ لِلنَّاسِ وَهُوَ يُحَذِّرُهُمْ فِتْنَتَهُ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ لَنْ يَرَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رَبَّهُ حَتَّى يَمُوتَ وَإِنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَأُهُ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهُ۔

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہا انہوں نے کھڑے ہوئے ہمارے درمیان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی خطبہ پڑھنے کو اور تعریف کی اللہ تعالیٰ کی جیسے اس کے لائق ہے پھر ذکر کیا دجال کا اور فرمایا کہ میں تم کو ڈراتا ہوں اس سے اور کوئی نبی نہیں جس نے ڈرایا نہ ہو اپنی قوم کو اس سے اور ڈرایا نوحؑ نے اپنی قوم کو اس سے ولیکن میں اس کے باب میں ایک ایسی بات کہتا ہوں کہ نہیں کہی کسی نبی نے اپنی قوم سے اور وہ یہ ہے کہ تم بخوبی جانتے ہو کہ وہ کانا ہے اور اللہ کانا نہیں یعنی پس دعوی الوہیت اس کا باطل ہے۔ کہا زہری نے اور خبر دی مجھ کو عمر بن ثابت نے کہ ان کو خبر دی بعض اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آپؐ نے فرمایا اسی دن ایسے حال میں کہ وہ ڈرار ہے تھے اس کے فتنے سے کہ تم لوگ بخوبی جانتے ہو کہ نہ دیکھے گا کوئی شخص اپنے پروردگار حقیقی کو یہاں تک کہ مرے یعنی اس نظر سے بھی اس کا دعوی باطل ہے کہ وہ حیاۃ دنیا میں نظر آوے گا اور اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں لکھا ہوا ہے۔ لفظ کافر کا پڑھ لے گا اس کو جو برا جانے گا اس کے کرتوت کو یعنی وہی لوگ اس کے کفر سے آگاہ ہوں گے جو اس کے عمل سے بیزار ہوں گے۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُودُ فَتُسَلَّطُونَ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا الْيَهُودِيُّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑیں گے تم سے یہود اور مسلط ہو جاؤ گے تم ان پر یہاں تک کہ کہے گا پتھر اے مسلم یہ یہودی ہے میرے پیچھے سو قتل کر تو اس کو۔

بَابُ مَا جَاءَ مِنْ أَيْنَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ

باب اس بیان میں کہ دجال کہاں سے نکلے گا

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ يَتْبَعُهُ

روایت ہے ابوبکر صدیقؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دجال نکلے گا مشرق کی ایک زمین سے کہ اسے خراسان کہتے ہیں ساتھ ہوں گی اس کے قومیں گویا کہ منہ

أَقْوَامٌ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ۔

ان کے ڈھالیں ہیں تہ برتہ۔

ف۔ اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہؓ سے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی یہ عبداللہ بن شوذب نے انہوں نے ابو التیاح سے اور معلوم نہیں ہوتی یہ روایت مگر ابو التیاح سے۔

مترجم۔ مجان جمع ہے مجن کی بمعنی ڈھال اور مطرقہ بضم میم و فتح را مخففہ طارقت النعل سے مشتق ہے عرب کہتا ہے طارقت النعل یعنی ایک چمڑے پر دوسرا چمڑہ جوڑا ہیں نے مراد اس سے یہ ہے کہ منہ ان کے چوڑے چوڑے ہوں گے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَلَامَاتِ خُرُوجِ الدَّجَّالِ۔

باب علامات خروج دجال میں۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلْحَمَةُ الْعُظْمَى وَ فَتْحُ الْقُسْطُنْطِينِيَّةِ وَخُرُوجُ الدَّجَّالِ فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ۔

روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملحمہ عظمی اور فتح قسطنطنیہ اور خروج دجال سات مہینے میں ہیں۔

ف۔ اس باب میں صعب بن جثامہ اور عبداللہ بن بسر اور عبداللہ بن مسعودؓ اور ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے۔

عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ فَتْحُ الْقُسْطُنْطِينِيَّةِ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ۔

انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ فتح قسطنطنیہ قیام ساعت کے قریب ہے۔

ف۔ کہا محمود نے یہ حدیث غریب ہے اور قسطنطنیہ وہ مدینہ روم ہے فتح ہوگا نزدیک خروج دجال کے اور قسطنطنیہ فتح ہوچکا ہے بعض اصحاب کے زمانہ میں۔ مترجم۔ یعنی ایک بار مسلمانوں کے قبضہ میں قسطنطنیہ اصحاب کے وقت سے آچکا ہے اور فی الحال اہل اسلام ہی کے ہاتھ میں ہے مگر امام مہدی کے وقت میں نصاریٰ کے قبضہ میں ہوگا تب قسطنطنیہ پر چڑھائی کریں گے اور اس کے فتح کے بعد دجال خروج کرے گا۔ چنانچہ احادیث باب میں یہی فتح مراد ہے نہ فتح اول۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

باب فتنہ دجال کے بیان میں۔

عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ قَالَ فَانْصَرَفْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رُحْنَا إِلَيْهِ فَعَرَفَ ذَلِكَ فِينَا فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ الْغَدَاةَ

روایت ہے نواس بن سمعان کلابی سے کہا انہوں نے کہ ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ایک دن پس ذلت اور حقارت بیان کی اس کی اور بڑائی کی اس کے فتنہ اور خوارق عادات کی یہاں تک کہ یقین کیا ہم نے کہ وہ کھجوروں کے آڑ میں ہے کہا راوی نے پھر ہے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے پھر گئے ہم آپ کے پاس اور پہچانا آپ نے ہم میں اثر خوف دجال کا سو فرمایا آپ نے کیا حال

فَخَفَّضَ وَرَفَّعَ حَتّٰى ظَنَنَّاهُ فِيْ طَائِفَةِ النَّخْلِ
قَالَ غَيْرُ الدَّجَّالِ اَخْوَفُ لِيْ عَلَيْكُمْ
اِنْ يَّخْرُجْ وَاَنَا فِيْكُمْ فَاَنَا حَجِيْجُهٗ
دُوْنَكُمْ وَاِنْ يَّخْرُجْ وَلَسْتُ فِيْكُمْ
فَامْرُءٌ حَجِيْجُ نَفْسِهٖ وَاللّٰهُ خَلِيْفَتِيْ
عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ اِنَّهٗ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهٗ قَائِمَةٌ
شَبِيْهٌ بِعَبْدِ الْعُزّٰى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ رَاٰى
مِنْكُمْ فَلْيَقْرَاْ فَوَاتِحَ سُوْرَةِ اَصْحَابِ الْكَهْفِ
قَالَ يَخْرُجُ مَا بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ
يَمِيْنًا وَّشِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ اثْبُتُوْا قُلْنَا
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا لُبْثُهٗ فِي الْاَرْضِ قَالَ
اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ
كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ اَيَّامِهٖ كَاَيَّامِكُمْ قَالَ قُلْنَا يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ الْيَوْمَ الَّذِيْ كَالسَّنَةِ
اَتَكْفِيْنَا فِيْهِ صَلٰوةُ يَوْمٍ قَالَ لَا وَلٰكِنِ اقْدُرُوْا
لَهٗ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا سُرْعَتُهٗ فِي
الْاَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيْحُ
فَيَاْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيُكَذِّبُوْنَهٗ وَ
يَرُدُّوْنَ عَلَيْهِ قَوْلَهٗ فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ
فَتَتْبَعُهٗ اَمْوَالُهُمْ فَيُصْبِحُوْنَ لَيْسَ بِاَيْدِيْهِمْ
شَيْءٌ ثُمَّ يَاْتِي الْقَوْمَ فَيَدْعُوْهُمْ فَيَسْتَجِيْبُوْنَ
لَهٗ وَيُصَدِّقُوْنَهٗ فَيَاْمُرُ السَّمَاءَ اَنْ تُمْطِرَ
فَتُمْطِرُ وَيَاْمُرُ الْاَرْضَ اَنْ تُنْبِتَ فَتُنْبِتُ
فَتَرُوْحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ كَاَطْوَلِ مَا كَانَتْ
ذُرًى وَّاَمَدِّهٖ خَوَاصِرَ وَاَدَرِّهٖ ضُرُوْعًا ثُمَّ يَاْتِي
الْخَرِبَةَ فَيَقُوْلُ لَهَا اَخْرِجِيْ كُنُوْزَكِ
فَيَنْصَرِفُ مِنْهَا فَتَتْبَعُهٗ كَيَعَاسِيْبِ النَّحْلِ

ہے تمہارا کہا راوی نے عرض کی ہم نے یا رسول اللہ ﷺ ذکر کیا آپ ﷺ
نے دجال کا کل اور اہانت بیان کی اس کی اور بڑائی کی اس کے
فتنہ کی، یہاں تک کہ گمان کیا کہ وہ کھجوروں کی آڑ میں ہے
یعنی یہاں تک اس کے آنے کا یقین ہو گیا فرمایا
آپ ﷺ نے دجال کے سوا اور چیزوں کا خوف تم پر اس
سے زیادہ ہے۔ اور وہ تو اگر نکلا اور میں تمہارے درمیان
ہوا تو میں حجت کرنے والا ہوں اس سے تمہارے
سوا، اور اگر وہ نکلا اور میں نہ ہوا تو ہر شخص اپنے نفس کی طرف
سے حجت کرنے والا ہے اس سے اور اللہ تعالیٰ میرا خلیفہ ہے ہر
مسلمان کے نزدیک تحقیق کہ وہ جوان ہے گھونگرالے بالوں
والا ایک آنکھ اس کی قائم ہے یعنی باقی ہے۔ اچھے
حدقہ میں ہمشکل ہے عبد العزیٰ بن قطن کے پھر جو دیکھ
پاوے اسے تم میں سے ضرور ہے کہ پڑھ دیوے شروع
سورۂ کہف کا اس پر پھر فرمایا کہ نکلے گا شام و عراق
کے درمیان سے پھر خراب کر دے گا داہنے
اور بائیں۔ اے بندو اللہ کے ثابت رہو۔ یعنی دین حق
پر عرض کی ہم نے کہ یا رسول اللہ ﷺ کتنی مدت ٹھہرنا اس
کا ہے زمین میں فرمایا آپ ﷺ نے چالیس دن ایک دن
ایک سال کے برابر اور ایک دن ایک مہینے کے برابر اور
ایک دن ایک ہفتہ کے برابر اور باقی دن تمہارے سب
دنوں کے برابر کہا راوی نے پھر عرض کی ہم نے یا رسول اللہ
بھلا خبر دیجیے ہم کو کہ وہ دن جو سال کے برابر ہو گا کیا
کافی ہو گی ہم کو نماز ایک دن کی فرمایا آپ ﷺ نے نہیں۔ ولیکن
اندازہ کر لینا تم اوقات نماز کا غرضیکہ پورے سال کی
نماز پڑھنا۔ عرض کی ہم نے یا رسول اللہ کیسی ہے
چال اس کی زمین میں فرمایا مانند مینہ کے ہے کہ پیچھے رہ
جاتی ہے اس سے ہوا یعنی ایسا تیز رو ہو گا اور آوے گا

ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا شَابًّا مُمْتَلِئًا شَبَابًا فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جَزْلَتَيْنِ ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ يَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ يَضْحَكُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ هَبَطَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ بِشَرْقِيِّ دِمَشْقَ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ بَيْنَ مَهْرُودَتَيْنِ وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ قَالَ وَلَا يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ يَعْنِي أَحَدٌ إِلَّا مَاتَ وَرِيحُ نَفَسِهِ مُنْتَهَى بَصَرِهِ قَالَ فَيَطْلُبُهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ فَيَقْتُلُهُ قَالَ فَيَلْبَثُ كَذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَ ثُمَّ يُوحِي اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ حَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ فَإِنِّي قَدْ أَنْزَلْتُ عِبَادًا لِي لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ قَالَ وَيَبْعَثُ اللَّهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَهُمْ كَمَا قَالَ اللَّهُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ قَالَ وَيَمُرُّ أَوَّلُهُمْ بِبُحَيْرَةِ الطَّبَرِيَّةِ فَيَشْرَبُ مَا فِيهَا ثُمَّ يَمُرُّ بِهَا آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيرُونَ حَتَّى يَنْتَهُوا إِلَى جَبَلِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُولُونَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْأَرْضِ فَهَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُونَ بِنُشَّابِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللَّهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مُحْمَرًّا دَمًا وَيُحَاصَرُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ يَوْمَئِذٍ خَيْرًا لَهُمْ مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ قَالَ فَيَرْغَبُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ إِلَى اللَّهِ وَأَصْحَابُهُ قَالَ فَيُرْسِلُ

ایک قوم کے پاس اور دعوت کرے گا ان کو اپنی خرافات کی طرف۔ سو وہ جھٹلا دیں گے اس کو اور رد کر دیں گے اس کی بات کو پس پھرے گا وہ اُن کے پاس سے سو اس کے ساتھ ہو جاویں گے اموال اس قوم کے پھر صبح کو وہ دیکھیں گے کہ ان کے ہاتھ میں کچھ نہیں پھر آوے گا دوسری قوم کے پاس پھر دعوت دے گا ان کو اور قبول کر لیں گے اس کی بات کو اور تصدیق کریں گے اس کی سو وہ حکم کرے گا۔ آسمان کو کہ برسا وے ان پر پھر وہ برسا دے گا۔ اور حکم کرے گا زمین کو کہ اگا وے پھر وہ اُگا دے گی پھر پھریں گے ان پر جانور ان کے یعنی چراگاہ سے بہت لمبے کوہان والے اور کوکھیں پھلائی ہوئے اور دودھ بھرے تھن والے پھر آوے گا ویرانہ پر اور کہے گا کہ نکال تو اپنا خزانہ پھر وہ پھرے گا وہاں سے اور خزانے اس کے ساتھ ہوں گے۔ یعاسیب نحل کی مانند۔ پھر بلا دے گا ایک مرد جوان کو کہ بھرا ہو گا جوانی سے پھر مارے گا اسے تلوار سے اور دو ٹکڑے کر ڈالے گا پھر پکارے گا اُسے اور وہ زندہ ہو کر سامنے آ جاوے گا کہ چمکتا ہو گا منہ اس کا اور ہنستا ہو گا۔ پھر وہ اسی حال میں ہو گا۔ کہ اتریں گے عیسیٰ بن مریم جانب شرقی میں دمشق کے سفید منارہ کے نزدیک دو کپڑوں زرد میں ہاتھ رکھے ہوئے بازؤوں پر دو فرشتوں کے جب جھکا دیں گے سر عرق ٹپکے گا اور جب سر اٹھا دیں گے اترے گا ان سے مثل جمان کے کہ چمک ان کی مانند موتی کے ہو گی کہا نہ پاوے گا۔ ہوا ان کے دم کی یعنی کوئی شخص کافروں میں سے مگر مر جائے گا۔ اور پہنچتی ہے ہوا ان کے دم کی جہاں تک پہنچتی ہے نظر ان کی فرمایا سو وہ ڈھونڈھیں گے دجّال کو اور پاویں گے اس کو باب لدّ پر اور قتل کریں گے اس کو فرمایا پھر رہیں گے وہ زمین پر اسی حال میں جب تک چاہے گا اللہ فرمایا پھر وحی کرے گا اللہ تعالیٰ ان کی طرف کہ جمع کر لے جاؤ میرے بندوں کو طور کی طرف

اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى مَوْتٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ قَالَ وَيَهْبِطُ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ فَلَا يَجِدُ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا وَقَدْ مَلَاَتْهُ زَهَمَتُهُمْ وَنَتَنُهُمْ وَدِمَاؤُهُمْ قَالَ فَيَرْغَبُ عِيْسٰى اِلَى اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ قَالَ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ بِالْمَهْبِلِ وَيَسْتَوْقِدُ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ قِسِيِّهِمْ وَنُشَّابِهِمْ وَجِعَابِهِمْ سَبْعَ سِنِيْنَ وَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مَطَرًا لَا يُكَنُّ مِنْهُ بَيْتُ وَبَرٍ وَلَا مَدَرٍ قَالَ فَيَغْسِلُ الْاَرْضَ فَيَتْرُكُهَا كَالزَّلَفَةِ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ لِلْاَرْضِ اَخْرِجِيْ ثَمَرَتَكِ وَرُدِّيْ بَرَكَتَكِ فَيَوْمَئِذٍ يَاْكُلُ الْعِصَابَةُ الرُّمَّانَةَ وَيَسْتَظِلُّوْنَ بِقِحْفِهَا وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ حَتّٰى اِنَّ الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ لَيَكْتَفُوْنَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْاِبِلِ وَاِنَّ الْقَبِيْلَةَ لَيَكْتَفُوْنَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْبَقَرِ وَاِنَّ الْفَخِذَ لَيَكْتَفُوْنَ بِاللِّقْحَةِ مِنَ الْغَنَمِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ بَعَثَ اللّٰهُ رِيْحًا فَقَبَضَتْ رُوْحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَيَبْقٰى سَائِرُ النَّاسِ يَتَهَارَجُوْنَ كَمَا يَتَهَارَجُ الْحُمُرُ فَعَلَيْهِمْ تَقُوْمُ السَّاعَةُ۔

اس لیے کہ میں نے اتارے ہیں اپنے کچھ ایسے بندے کہ نہیں تاب ہے ان سے کسی کو لڑنے کی فرمایا آپؐ نے پھر بھیجے گا اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج اور وہ اس طرح چلے آویں گے جیسا کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ یعنی وہ ہر بلندی سے پھیل پڑیں گے۔ فرمایا اور گزرے گا پہلا فرقہ ان کا بحیرہ طبریہ پر اور پی جاوے گا جو کچھ اس میں ہے پانی پھر گزرے گا اس پر سے دوسرا گروہ اُن کا اور وہ کہیں گے کہ کبھی تھا اس مقام میں پانی پھر چلیں گے وہ یہاں تک کہ پہنچیں گے بیت المقدس کے ایک پہاڑ پر اور کہیں گے بیشک قتل کیا ہم نے تمام زمین والوں کو سوآؤ قتل کریں ہم آسمان والوں کو پھر پھینکیں گے اپنے تیر آسمان کی طرف اور لوٹا دے گا اللہ تعالیٰ ان کے تیروں کو سُرخ کر کے خون سے اور گھرے رہیں گے عیسٰی بن مریم اور اصحاب ان کے یعنی کوہ طور پر یہاں تک کہ ہووے گی ایک سری گائے کی بہتر اس دن سو دینار سے فرمایا پھر متوجہ ہوں گے عیسٰی بن مریمؑ اللہ تعالیٰ کی طرف اور اصحاب ان کے فرمایا پھر بھیجے گا اللہ تعالیٰ ان پر نَغَفْ کہ نکلے گا ان کی گردنوں میں سو صبح کو ہو جاویں گے وہ سب مقتول مردگو یا ایک آدمی تھا کہ مر گیا فرمایا پھر اتریں گے عیسٰیؑ اور اصحاب ان کے پھر نہ پاویں گے ایک بالشت بھر جگہ کہ بھری نہ ہو گی ان کی چربیوں سے اور بدبوؤں سے اور خونوں سے فرمایا آپؐ نے پھر التجا کریں گے عیسٰی علیہ السلام اور اصحاب ان کے پھر بھیجے گا اللہ تعالیٰ ان پر چڑیاں کہ ہوں گی گردنیں ان کی جیسے گردنیں اونٹوں کی۔ پھر اٹھا دیں گے وہ ان کی لاشوں کو اور پھینک دیں گے انہیں مہبل میں اور ایندھن جلاویں گے مسلمان ان کی کمانوں اور تیروں اور ترکشوں سے سات برس اور بھیجے گا اللہ تعالیٰ ایک مینہ ایسا کہ نہ روک سکے گا اس کو گھر پشم کا یعنی خیمہ اور نہ گھر مٹی کا فرمایا پھر دھو جاوے گی زمین اور صاف کر دے گا مینہ اسے مانند آئینہ کے فرمایا پھر حکم ہو گا زمین کو کہ نکال تو پھل اپنا اور پھیر لا اپنی برکت کو یعنی جو بذنوب عباد کم ہو گئی تھی۔ پھر اس دن کھاوے گا ایک گروہ ایک انار سے اور سایہ کریں گے اس کے چھلکے کا اور برکت دی جاوے گی دودھ میں یہاں تک کہ ایک جماعت آدمیوں کی سیر ہو جاوے گی۔ ایک اونٹنی کے دودھ

یمن اور ایک قبیلہ کو کفایت کرے گا دودھ ایک گائے کا اور ایک فخذ کو کفایت کرے گا دودھ ایک بکری کا پھر وہ لوگ اسی خیر و برکت میں ہوں گے کہ بھیجے گا اللہ تعالیٰ ایک ہوا پس قبض ہو جاوے گی روح ہر مومن کی اور باقی رہ جاویں گے ایسے لوگ کہ جماع کریں گے۔ راہوں میں جیسا کہ جماع کرتے ہیں گدھے پھر انہیں پر قائم ہو گی قیامت۔

ف : یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم۔ قولہ اللہ تعالیٰ میرا خلیفہ ہے الخ یعنی وہ اس کے شر سے محفوظ رکھنے والا ہے اور اس کے شبہات کا جواب تفصیل سے ہر مسلم کو الہاماً تعلیم کرنے والا ہے قَطَطٌ لغت میں ان بالوں کو کہتے ہیں جو انبوہ کے ساتھ ہو بہت گھونگر والے اور قَطٌ بھی آیا ہے عَيْنُهُ قَائِمَةٌ یعنی آنکھ اس کی عدقہ چشم میں باقی ہے مگر بے نور ہے اور عبد العزیٰ ایک شخص تھا خزاعہ سے کہ بادشاہ تھا عہد جاہلیت میں اور بعضوں نے کہا کہ نام ہے ایک یہودی کا اور مضمون نام سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرک تھا اور فاتحہ سورۂ کہف کا مشتمل ہے اوپر توحید الٰہی کے اور اثبات رسالت کے اور انزال قرآن کے اور عقیدہ ان تینوں کا پاش پاش کر دیتا ہے جمیع فتنوں کو کہ واقع ہوں دین میں اور ایک روایت میں آیا ہے فَإِنَّهَا جَوَارٌ مِنْ فِتْنَتِهِ یعنی ان آیتوں کا پڑھنا پناہ ہے اس کے فتنہ سے جیسا کہ اصحاب کہف کو فتنہ دقیانوس منحوس سے پناہ ہوئی قولہ وہ نکلے گا شام و عراق کے درمیان سے اور ایک روایت میں آیا ہے خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ یعنی وہ نکلنے والا ہے اس راہ سے کہ جو درمیان ہے شام و عراق کے۔ اور خلۃ بفتح خاء اور تشدید لام وہ راہ ہے کہ درمیان ریگستان کے ہو فقط قولہ فَعَاثَ يَمِينًا وَشِمَالًا بعضے لوگوں نے اس کو بصیغہ ماضی پڑھا ہے اور بعضوں نے بصیغہ اسم فاعل یعنی فساد کرنے والا ہے وہ داہنی اور بائیں اور اس میں عموم فساد اس کا بیان کرنا مقصود ہے کہ فساد اس کا ایسا نہیں کہ فقط اس کے عمر پر اثر کرے بلکہ یمیناً و شمالاً خلق اس سے متضرر ہو رہی ہے۔ قولہ ایک دن ایک سال کے برابر طول ایام کا سبب یہ ہو گا کہ وہ ملعون باستدراج اپنے آفتاب کو کبد سماء میں روک دے گا۔ اور یہ قدرت اللہ تعالیٰ نے اسے اس لیے دی ہو گی کہ بندوں کا امتحان ہو جیسے عرب کہتا ہے وَعِنْدَ الْاِمْتِحَانِ يُعَزُّ الرَّجُلُ اَوْ يُهَانُ پھر جو اس امتحان میں صراط مستقیم پر قائم رہا نعمت ابدی کا مستحق ہوا اور جو بچلا ہاویہ جحیم میں گرا قولہ یعاسیب نحل کے یعاسیب جمع ہے یعسوب کے اور نحل شہد کی مکھی اور یعسوب نام ہے ان مکھیوں کے سردار کا قاعدہ ہے کہ یعسوب جہاں کہیں جاتا ہے سب مکھیاں اس کے ساتھ ہوتی ہیں آپؐ نے تشبیہ دی کہ خزانے دجال کے ساتھ بھی ایسے ہی پھریں گے چنانچہ حضرت علی رضؓ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا میں یعسوب ہوں مومنوں کا اور مال یعسوب ہے کافروں کا کہ کفار در پے مال ہیں اور مومن میری صحبت میں خوشحال قولہ جب جھکاویں گے سر عرق ٹپکے گا الخ جمان بروزن غراب دانے چاندی کے کہ مثل موتی کے بناویں اور بعضوں نے بہ تشدید میم چھوٹے موتی کو کہتے ہیں اور یہاں معنی اول مراد ہیں یعنی جب وہ سر جھکا دیں گے تو ان کے موئے سر سے قطرات نورانی ٹپکتے ہیں اور جب سر اونچا کرتے ہیں تو نیچے اتر آتے ہیں وہ قطرات اور یہ کنایہ ہے نہایت نورانیت اور نضارت اور طراوت سے ان کے جمال باکمال کے قولہ باب لد پر اور لد نام ہے ایک قریہ کا بیت المقدس کے قریب سے اور قاموس میں کہا ہے کہ ایک قریہ ہے فلسطین میں کہ ماریں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو اسی جگہ قولہ پھینک دیں گے انہیں مہبل میں الخ قاموس میں باب اللام اور فصل المیم میں ہے بروزن منزل گرنا سر کوہ سے اور بعضوں نے بنون مفتوحہ اور بسکون ہا اور بفتح با ء کہا ہے کہ ایک موضع

ہے بیت المقدس میں اور بعضوں نے کہا نام ہے اس جگہ کا جہاں سے آفتاب نکلتا ہے۔ مگر صحیح بمیم ہے۔ اور نون سے تصحیف ہے کاتبوں کی کذا قال الشیخ فی شرح المشکوٰۃ قولہ فیتنز کہا کا زلفہ زلفہ کے کئی معنی ہیں کہ یہاں مناسب ہیں اول وہ جگہ ہے کہ جہاں پانی ٹھہرے اور اسے پاک کر دے۔ دوسرے کاسۂ سبز اور خم سبز رنگ کہ جب اس میں پانی بھرو سبز معلوم ہوتا ہے اس تشبیہ سے بھی صفائی زمین کی مراد ہے تیسرے صدف و سنگ ہموار اور زمین چھائی ہوئی قولہ تاکل العصابۃ الی مائۃ۔ یعنی کھائے گا ایک گروہ ایک انار سے عصابہ وہ جماعت ہے کہ عدد اس کے دس سے چالیس تک ہوں قولہ اور ایک فخذ کو کفایت کرے گا الخ فخذ بفتح فاء و سکون خاء چھوٹی جماعت بطن سے اور بطن چھوٹا ہے قبیلہ سے اور فخذ جو بمعنی ران کے ہے۔ وہ بکسر خاء ہے الخوئی نے کہا ہے کہ احادیث باب میں کئی فوائد ہیں۔

اول یہ کہ ہر نبی نے امت کو فتنۂ دجال سے ڈرایا ہے اس میں بہت تحذیر ہے قلوب کے فتن سے۔ دوسرے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی براہ زیادت تحذیر اس سے خوف دلایا کہ اگر فتنۂ دجال قریب نہ بھی ہو تو اتباع ائمہ مضلین اس کے فتنہ سے کیا کم ہے۔ تیسرے یہ کہ جب اصحاب نے یہ بات سنی پوچھا کہ ہمارا اول اس دن کیسا ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ آج کے جیسا یا اس سے بہتر یہ روایت ساقط الاعتبار ہے۔ اور کیوں کر نہ ہو کہ دجال اس کے مستور الحال ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ قلوب مفارقت کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ویسے نہیں رہے تھے۔ نہ کہ بعد موت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وقت ظہور فتن کے بلکہ انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نہیں جھاڑے ہم نے ہاتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تربت مبارک سے یعنی بعد دفن کے مگر فرق پایا ہم نے اپنے دلوں میں یعنی وہ انوار و برکات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تھے نہ رہے۔ چوتھے یہ کہ وہ دجال اعور ہے پس وہ درست نہیں کر سکتا اپنی صورت و خلقت کو تو پھر دعویٰ کیا کرے گا الوہیت کا مگر بات اتنی ہے کہ استدراج اس کا امتحان ہے بندوں کا۔ پانچویں یہ کہ بعض روایات میں وارد ہوا ہے کہ داہنی آنکھ اس کی کانی ہے اور مسلم میں بائیں آنکھ مذکور ہے اور ابوداؤد میں بھی بائیں آنکھ کا ذکر ہے تطبیق اس میں یوں ہے کہ یہ عیوب مختلف ہوتے رہیں گے اس پر باختلاف اوقات تاکہ جن کی چشم بصیرت وا ہو دیکھ لیں کہ یہ اپنے نقصان کو درست نہیں کر سکتا اور کیا کر سکے گا۔ چھٹے یہ کہ فرمایا کہ نہ دیکھے گا کوئی تم میں سے اپنے رب کو جب تک نہ مرے اس میں کئی فائدے ہیں۔

اول ابطال اس کی الوہیت کا۔ دوسرے اثبات خدا تعالیٰ کی رویت کا آخرت میں بچشم سر جیسا مذہب ہے اہل سنت کا۔

تیسرے ابطال مبثتان رویت الٰہی کا دنیا میں جیسا مذہب ہے جہلہ صوفیا کا۔

ساتویں یہ جو فرمایا کہ تم اندازہ کر لینا اوقات نماز کا اس سے معلوم ہوا کہ اشکال کے وقت تحری اور تقدیر اوقات صلوٰۃ میں جائز ہے۔ انتہی بتغییر یسیر۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الدَّجَّالِ

باب صفت میں دجال کے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الدَّجَّالِ فَقَالَ أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ أَلَا وَإِنَّهُ أَعْوَرُ عَيْنُهُ الْيُمْنَى

روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کسی نے حال دجال کا سو فرمایا آپ نے آگاہ ہو کہ رب تمہارا کانا نہیں اور بیشک اس کی تو داہنی آنکھ کانی ہے

كَاَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ۔ گویا کہ وہ ایک انگور ہے پھولا ہوا۔

ف۔ اس باب میں سعد اور حذیفہؓ اور ابی ہریرہؓ اور جابر بن عبداللہؓ اور ابو بکرہؓ اور عائشہؓ اور انسؓ اور ابن عباسؓ اور فلتان بن عاصم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبداللہ بن عمر کی روایت سے۔

بَابُ مَاجَآءَ فِي اَنَّ الدَّجَّالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِيْنَةَ

باب اس بیان میں کہ دجال مدینہ طیبہ میں داخل نہ ہو سکے گا۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِي الدَّجَّالُ الْمَدِيْنَةَ فَيَجِدُ الْمَلٰئِكَةَ يَحْرُسُوْنَهَا فَلَا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ۔

روایت ہے انسؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آوے گا دجال قریب مدینہ کے سو پاوے گا فرشتوں کو کہ حفاظت کر رہے ہیں اس کی پس داخل نہ ہوگا مدینہ میں طاعون اور نہ دجال اگر چاہا اللہ تعالیٰ نے۔

ف۔ اس باب میں ابی ہریرہؓ اور فاطمہ بنت قیس اور محجن اور اسامہ بن زید اور سمرہ بن جندب سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْكُفْرُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ وَالسَّكِيْنَةُ لِاَهْلِ الْغَنَمِ وَالْفَخْرُ وَالرِّيَاءُ فِي الْفَدَّادِيْنَ اَهْلِ الْخَيْلِ وَاَهْلِ الْوَبَرِ يَاْتِي الْمَسِيْحُ اِذَا جَآءَ دُبُرَ اُحُدٍ صَرَفَتِ الْمَلٰئِكَةُ وَجْهَهٗ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان یمن کی طرف سے نکلا ہے اور کفر مشرق کی طرف سے اور تسکین بکری والوں میں ہے اور فخر دریاء فدادین میں ہے گھوڑے والے ہوں یا اونٹوں والے آوے گا مسیح دجال جب پیچھے احد کے پھیر دیویں گے فرشتے منہ اس کا شام کی طرف اور وہیں ہلاک ہوگا۔

ف۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم۔ فدادون جمع ہے فداد کی معنی شتربان اور چوپان اور جو کہ ہمیشہ اونٹوں میں رہے اور جو کہ آواز بلند درشت رکھے کھیتوں میں اور اپنے بیلوں میں اور ایک روایت میں یہ لفظ آئے ہیں اِنَّ الْجَفَآءَ وَالْقَسْوَةَ فِي الْفَدَّادِيْنَ یعنی جفا اور سختی دل کی فدادین میں ہے اور تخفیف دال بھی مروی ہے۔ معنے اس کے اہل بقر ہیں کہ حراثت کرتے ہیں اور وہ جمع ہے فدان کی کہ نام ہے ہل وغیرہ کا کہ بیل جس سے حراثت کرتے ہیں اور وبر اونٹ کے بالوں کو کہتے ہیں۔ اہل وبر سے مراد اونٹ والے۔ خلاصہ یہ ہے کہ بکری والوں میں عجز ہے اور گھوڑے اور اونٹ والوں میں تکبر اور غرور۔

لطیفہ۔ جانور کی صحبت میں یہ اثر ہے افسوس ہے کہ آدمی کی صحبت میں کچھ اثر نہ ہو۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ قَتْلِ عِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ الدَّجَّالَ

باب قتل دجال میں۔

عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِیَةَ الْاَنْصَارِیِّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْتُلُ ابْنُ مَرْیَمَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدٍّ۔

روایت ہے مجمع بن جاریہ سے کہا انہوں نے سُنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے قتل کریں گے۔ ابن مریم دجّال کو باب لُد میں اور تحقیق باب لُد کی اوپر گزری۔

ف اس باب میں عمران بن حصین اور نافع بن عتبہ اور ابی برزہ اور حذیفہ بن اسید اور ابی ہریرہؓ اور کیسان اور عثمان بن ابی العاص اور جابر اور ابی امامہ اور ابن مسعود اور عبداللہ بن عمر اور سمرہ بن جندب اور نواس بن سمعان اور عمرو بن عوف اور حذیفہ بن الیمان سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ قَتَادَۃَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَہُ الْاَعْوَرَ الْکَذَّابَ اَلَا اِنَّہُ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّکُمْ لَیْسَ بِاَعْوَرَ مَکْتُوْبٌ بَیْنَ عَیْنَیْہِ کَافِرٌ۔

روایت ہے قتادہ سے بواسطہ انسؓ کے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی نبی مگر ڈرایا اس نے اپنی امت کو اعور کذاب سے آگاہ ہو وہ یعنی دجّال کانا ہے اور بیشک رب تمہارا کانا نہیں لکھا ہوا ہے دجال کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں یعنی پیشانی پر کافر۔

ف یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ ذِکْرِ ابْنِ صَیَّادٍ

باب ابن صیاد کے ذکر میں۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ صَحِبَنِی ابْنُ صَیَّادٍ اِمَّا حُجَّاجًا وَاِمَّا مُعْتَمِرِیْنَ فَانْطَلَقَ النَّاسُ وَتُرِکْتُ اَنَا وَھُوَ فَلَمَّا خَلَصْتُ بِہٖ اقْشَعْرَرْتُ مِنْہُ وَاسْتَوْحَشْتُ مِنْہُ مِمَّا یَقُوْلُ النَّاسُ فِیْہِ فَلَمَّا نَزَلْتُ قُلْتُ لَہٗ ضَعْ مَتَاعَکَ حَیْثُ تِلْکَ الشَّجَرَۃِ قَالَ فَاَبْصَرَ غَنَمًا فَاَخَذَ الْقَدَحَ فَانْطَلَقَ فَاسْتَحْلَبَ ثُمَّ اَتَانِیْ بِلَبَنٍ فَقَالَ لِیْ یَا اَبَا سَعِیْدٍ اشْرَبْ فَکَرِھْتُ اَنْ اَشْرَبَ عَنْ یَدِہٖ شَیْئًا بِمَا یَقُوْلُ النَّاسُ فِیْہِ فَقُلْتُ لَہٗ ھٰذَا الْیَوْمُ صَائِفٌ وَاِنِّیْ اَکْرَہُ فِیْہِ اللَّبَنَ فَقَالَ یَا اَبَا سَعِیْدٍ لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اٰخُذَ حَبْلًا فَاُوْثِقَہٗ اِلَی الشَّجَرَۃِ ثُمَّ اَخْتَنِقَ

روایت ہے ابی سعید سے کہا کہ ساتھ رہا میرے ابن صیاد حج میں یا عمرہ میں اور آگے بڑھ گئے لوگ اور میں اور وہ پیچھے رہ گئے پھر جب میں اکیلا رہ گیا اس کے ساتھ رُوئیں کھڑی ہوگئی میری اور متوحش ہوا میں اس سے بسبب اس چیز کے کہ لوگ کہتے تھے اس کے حق میں یعنی یہ کہتے تھے کہ دجال وہی ہے۔ پھر جب میں اترا کہا میں نے رکھ دے اپنا اسباب یعنی تو بھی ٹھہر اس درخت کے پاس کہا ابو سعید نے پھر دیکھا اس نے کچھ بکریوں کو پس اٹھا لیا ایک پیالہ اور گیا اور دودھ دوہا اور لایا وہ دودھ میرے پاس اور کہا مجھ سے اے ابو سعید پیو سو برا معلوم ہوا مجھے کہ میں اس کے ہاتھ سے کچھ پیوں۔ اس خیال سے کہ لوگ اس کے حق میں کہتے تھے۔ یعنی اُسے دجال جانتے تھے سو کہا میں نے کہ آج کا دن گرمی

لِمَا يَقُولُ النَّاسُ لِي وَفِيَّ أَرَأَيْتَ مَنْ خَفِيَ عَلَيْهِ حَدِيثِي فَلَنْ يَخْفَى عَلَيْكُمْ أَنْتُمْ أَعْلَمُ النَّاسِ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الأَنْصَارِ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ كَافِرٌ وَأَنَا مُسْلِمٌ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ عَقِيمٌ لاَ يُولَدُ لَهُ وَقَدْ خَلَّفْتُ وَلَدِي بِالْمَدِينَةِ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ تَحِلُّ لَهُ مَكَّةُ أَلَسْتُ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ ذَا أَنْطَلِقُ مَعَكَ إِلَى مَكَّةَ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا زَالَ يَجِيءُ بِهَذَا حَتَّى قُلْتُ فَلَعَلَّهُ مَكْذُوبٌ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ وَاللَّهِ لأُخْبِرَنَّكَ خَبَرًا حَقًّا وَاللَّهِ إِنِّي لأَعْرِفُهُ وَأَعْرِفُ وَالِدَهُ وَأَيْنَ هُوَ السَّاعَةَ مِنَ الأَرْضِ فَقُلْتُ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ۔

کا دن ہے اور میں بہتر نہیں جانتا آج دودھ پینے کو سو کہا اس نے اے ابو سعید میں نے قصد کیا کہ لوں میں ایک رسی اور باندھوں اُسے درخت میں اور گلا گھونٹ کر مر جاؤں میں اس خیال سے کہ جو بدگمانی کرتے ہیں لوگ میرے لیے اور کہتے ہیں وہ میرے حق میں بھلا دیکھو تو میری بات کسی پر پوشیدہ رہی تو رہی مگر تم پر پوشیدہ نہ رہے گی۔ اس لیے کہ تم خوب جانتے ہو حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اے گروہ انصار کے کیا نہیں کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دجال کافر ہے اور میں تو مسلمان ہوں۔ اور کیا نہیں کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ بجو نتا ہے کہ اس کی اولاد نہ ہوگی۔ اور میں نے چھوڑی ہے اپنی اولاد مدینہ میں اور کیا نہیں کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ اتارے گا اس کو مکّہ یعنی اس میں داخل نہ ہو سکے گا اور میں تو اہل مدینہ سے ہوں اور میں تو تمہارے ساتھ چلا جاتا ہوں مکہ تک کہا ابو سعید نے پھر قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ وہ ایسی ہی دلیلیں لاتا رہا کہ میں نے کہا شاید لوگ اس پر جھوٹی باتیں باندھتے ہیں پھر کہا اس نے اے ابا سعید قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں تم کو خبر دوں سچی قسم اللہ تعالیٰ کی میں پہچانتا ہوں دجال کو اور اس کے باپ کو اور جانتا ہوں یہ بھی کہ وہ اس گھڑی کس زمین میں ہے جب اس نے یہ کہا تب میرا وہ حسن خیال بالکل جاتا رہا اور میں نے کہا خرابی ہو تیری سارے دن یعنی اخیر میں تو نے ایک بات کہہ دی کہ پھر مجھے تجھ سے بدگمانی ہو گئی۔

ف: یہ حدیث حسن ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَهُوَ غُلاَمٌ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ أَتَشْهَدُ أَنِّي

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے ابن صیاد پر اور آپؐ کے ساتھ چند اصحاب تھے کہ تھے ان میں عمر بن خطاب بھی اور ابن صیاد کھیل رہا تھا لڑکوں کے ساتھ بنی مغالہ کے قلعے کے پاس اور وہ لڑکا تھا سو اس کو خبر نہ ہوئی آنحضرتؐ کے آنے کی یہاں تک کہ مارا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس کی پیٹھ پر اور فرمایا تو گواہی دیتا ہے کہ میں رسولؐ ہوں اللہ تعالیٰ کا

رَسُوْلُ اللّٰہِ فَنَظَرَ اِلَیْہِ ابْنُ صَیَّادٍ فَقَالَ اَشْھَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّیِّیْنَ قَالَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَیَّادٍ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَشْھَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَاْتِیْكَ قَالَ ابْنُ صَیَّادٍ یَاْتِیْنِیْ صَادِقٌ وَکَاذِبٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُلِطَ عَلَیْكَ الْاَمْرُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ قَدْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِیْئًا وَخَبَاَ لَہٗ یَوْمَ تَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ فَقَالَ ابْنُ صَیَّادٍ ھُوَ الدُّخُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اخْسَاْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ائْذَنْ لِّیْ فَاَضْرِبَ عُنُقَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ یَّكُ حَقًّا فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَیْہِ وَاِنْ لَّمْ یَكُ فَلَا خَیْرَ لَكَ فِیْ قَتْلِہٖ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ یَعْنِی الدَّجَّالَ۔

پس نظر کی آپؐ کی طرف ابن صیاد نے اور کہا گواہی دیتا ہوں میں کہ تم رسول ہو امیتوں کے کہا راوی نے پھر کہا ابن صیاد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ گواہی دیتے ہیں کہ میں رسول ہوں اللہ کا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کے رسولوں پر پھر پوچھا اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسے آتی ہیں تجھ پر خبریں کہا ابن صیاد نے، آتی ہیں میرے پاس جھوٹی بھی سچی بھی۔ سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلط ہوگیا تیرا کام۔ پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں نے کچھ دل میں بات لی ہے شیر سے لیے اور آپؐ نے اپنے دل میں اس آیت کا خیال کیا یَوْمَ یَاْتِی السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ پس کہا ابن صیاد نے وہ درخ ہے۔ پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پھٹکار ہی ہے تجھ کو تیری قدر کچھ زیادہ نہ ہوگی۔ عرض کی عمرؓ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت دیجئے مجھ کو کہ گردن ماردوں میں اس کی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر حقیقت میں یہ وہی ہے تو تم اس پر قادر نہ ہوسکو گے۔ اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو اس کے مارنے میں تمہارے کچھ خیر نہیں کہا عبدالرزاق نے مراد لیا آپؐ نے اس شخص سے دجال کو۔

مترجم۔ ابن صیاد ایک ایسا شخص تھا کہ جن اس کو جھوٹی سچی خبریں جیسے کاہنوں کو دیتے ہیں دیا کرتے تھے اور حضرتؐ نے آیہ مذکور اپنے دل میں چھپائی اور اس سے فرمایا کہ بتاؤ میرے دل میں کیا ہے تو گمان ہے کہ آپؐ نے یا آپؐ کے اصحاب نے کسی نے اس کے ساتھ تکلم کیا تھا شیطان نے اس پر مطلع ہوکر اسے خبر کردی مگر خبر کامل اس کو نہ پہنچی یا وہ قرأت آیت پر بسبب شامت نفس کے قادر نہ ہوسکا۔ مگر اس ناقص بے معنی لفظ دخ پر کہ جزء ہے دخان کا

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ لَقِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ابْنَ صَیَّادٍ فِیْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِیْنَۃِ فَاحْتَبَسَہٗ وَھُوَ غُلَامٌ یَّھُوْدِیٌّ وَلَہٗ ذُؤَابَۃٌ وَمَعَہٗ اَبُوْ بَكْرٍ

روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہ ملے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابن صیاد کو بعض راہوں میں مدینہ کے سو روکا اس کو اور وہ ایک لڑکا تھا یہودی اور اس کے سر پہ چوٹی تھی اور حضرتؐ کے ساتھ تھے ابوبکرؓ و عمرؓ پس فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ

وَعُمَرُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرٰى قَالَ اَرٰى عَرْشًا فَوْقَ الْمَاءِ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرٰى عَرْشَ اِبْلِيْسَ فَوْقَ الْبَحْرِ قَالَ مَا تَرٰى قَالَ اَرٰى صَادِقًا وَكَاذِبَيْنِ اَوْ صَادِقَيْنِ وَكَاذِبًا قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُبِسَ عَلَيْهِ فَدَعَوْهُ۔

وسلم نے کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں رسول ہوں اللہ تعالیٰ کا تو کہا اس نے آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں رسول ہوں اللہ تعالیٰ کا۔ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کی کتابوں اور رسولوں پر اور آخرت کے دن پر پھر فرمایا اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دیکھتا ہے تو یعنی مغیبات سے کہا اس نے دیکھتا ہوں میں ایک تخت پانی پر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھتا ہے وہ تخت ابلیس لعین کا دریا پر پھر فرمایا اور بھی کچھ دیکھتا ہے یعنی اخبار مغیبات سے کہا اس نے دیکھتا ہوں۔ ایک سچ اور دو جھوٹ یا دو سچ اور ایک جھوٹ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مشتبہ ہو گیا ہے اس کا کام پھر چھوڑ دیا اس کو۔

ف۔ اس باب میں عمر اور حسین بن علی اور ابن عمر اور ابی ذر اور ابن مسعود اور جابر اور حفصہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے مترجم۔ صحابہ و من بعدہم نے اختلاف کیا ہے اس باب میں کہ ابن صیاد وہی موعود ہے یا دوسرا سوا اس کے فتح الباری نے دونوں قول میں تطبیق دی ہے خلاصہ اس کا یہ ہے کہ جابر سے مروی ہے کہ وہ قسم کھاتے کہ ابن صیاد وہی دجال موعود ہے اور کہتے تھے کہ میں نے سنا حضرت عمرؓ کو کہ وہ بھی اس بات پر قسم کھاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اور آپ ساکت تھے اور ابو سعید سے جو کیفیت سفر میں ابن صیاد کی گزری اوپر مذکور ہوئی ہے۔ اور ایک روایت میں اسی کی اخیر میں وارد ہوا ہے کہ ابن صیاد نے کہا کہ اگر مجھ پر عرض کریں کہ میں دجال ہوں تو میں مکروہ نہ رکھوں بلکہ قبول کر لوں۔ حافظ ابن حجر نے کہا کہ یہ سب احادیث نص صریح نہیں ہیں اس کے دجال ہونے پر اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں ایک شبہ کی بات فرمادی کہ اِنْ يَّكُنْ هُوَ چنانچہ یہ لفظ حضرت عمرؓ کے جواب میں ابھی اوپر گزرا اور یہ سب اس وقت کی حدیثیں ہیں کہ جب آپ نے اول اول مدینہ میں قدم رنجہ فرمایا تھا۔ اور امر دجال میں متردد تھے پھر جب تمیم داری نے آپ کو دجال محبوس کی خبر دی آپ نے جزم کیا کہ دجال وہی ہے اور حلف عمرؓ کی بنا پر غلبہ ظن تھی اور سکوت حضرت کا مبنی بر تردد اور حلف جابرؓ کی مبنی بر حلف عمرؓ اور غایت حدیث ابو سعید یہ ہے کہ ابن صیاد ایک دجاجلہ کذابین سے ہو یا اتباع دجال کبیر سے اور یہ بھی احتمال ہے کہ ابو سعید نے حدیث تمیم داری کی نہ سنی ہو اور اسی طرح جو لوگ ابن صیاد کے دجال ہونے کی طرف گئے ہیں ان کو یہ حدیث نہ پہنچی ہو اور حافظ نے کہا کہ بعضوں نے گمان کیا ہے کہ تمیم داری کی حدیث کے ساتھ منفرد ہوئی ہیں فاطمہ بنت قیس حالانکہ ایسا نہیں ہے اس لیے کہ فاطمہ کے ساتھ ہیں ابو ہریرہؓ اور عائشہؓ اور جابرؓ کہ ان سب نے بھی اسے روایت کیا ہے۔ اور وہ روایت مفصل آگے آتی ہے۔ غرض خلاصہ مقصود اور حاصل کلام ابن حجر کا یہ ہے کہ دجال غیر ابن صیاد ہے اور بقیہ تحریر ابن حجر تمیم داری کی روایت کے بعد مذکور ہو گی انشاء اللہ تعالیٰ (مترجم)۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْکُثُ اَبُوالدَّجَّالِ وَ اُمُّہٗ ثَلَاثِیْنَ عَامًا لَا یُوْلَدُ لَھُمَا وَلَدٌ ثُمَّ یُوْلَدُ لَھُمَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضَرُّ شَیْءٍ وَ اَقَلُّہٗ مَنْفَعَۃً تَنَامُ عَیْنَاہُ وَلَا یَنَامُ قَلْبُہٗ ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَوَیْہِ فَقَالَ اَبُوْہُ طُوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ کَاَنَّ اَنْفَہٗ مِنْقَارٌ وَ اُمُّہٗ امْرَاَۃٌ فِرْضَاخِیَّۃٌ طَوِیْلَۃُ الثَّدْیَیْنِ قَالَ اَبُوْ بَکْرَۃَ فَسَمِعْتُ بِمَوْلُوْدٍ فِی الْیَھُوْدِ بِالْمَدِیْنَۃِ فَذَھَبْتُ اَنَا وَ الزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی اَبَوَیْہِ فَاِذَا نَعْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْھِمَا قُلْتُ ھَلْ لَکُمَا وَلَدٌ فَقَالَا مَکَثْنَا ثَلَاثِیْنَ عَامًا لَا یُوْلَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضَرُّ شَیْءٍ وَ اَقَلُّہٗ مَنْفَعَۃً تَنَامُ عَیْنَاہُ وَلَا یَنَامُ قَلْبُہٗ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِھِمَا فَاِذَا ھُوَ مُنْجَدِلٌ فِی الشَّمْسِ فِیْ قَطِیْفَۃٍ وَلَہٗ ھَمْھَمَۃٌ فَکَشَفَ عَنْ رَاْسِہٖ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا قُلْنَا وَ ھَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَیْنَایَ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ ۔

روایت ہے ابی بکرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رہیں گے ماں باپ دجّال کے تیس برس اس طرح کہ نہ ہوگا ان کو لڑکا پھر ہووے گا ان کو ایک لڑکا کانا کہ جس میں ضرر زیادہ ہوگا اور منفعت کم سوویں گی آنکھیں اس کی اور نہ سووے گا دل اس کا پھر حال وحلیہ بیان کیا ہم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ماں باپ کا اور فرمایا باپ اس کا بہت دراز قد ہے دُبلا پتلا یعنی بدن میں گوشت کم ہے ناک اس کی گویا مُرغ کی چونچ ہے اور ماں اس کی ایک عورت ہے لمبی چوڑی دراز پستان اور مشکوٰۃ کے بعض نسخوں میں طویل الیدین ہے یعنی لمبے ہاتھوں والی کہا ابوبکرہ نے پھر سنا ہم نے ایک لڑکے کا حال یہود مدینہ میں سو گیا میں اور زبیر بن عوام یہاں تک کہ داخل ہوئے ہم دونوں اس کے ماں باپ پر پس ناگہاں وہ تو ویسے ہی تھے جیسی تعریف کی تھی۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کی پھر پوچھا ہم نے ان سے کہ تمہارے کوئی لڑکا ہے۔ انہوں نے کہا تیس برس تک تو ہمارے کوئی لڑکا نہ ہوا اب ایک لڑکا ہوا ہے کانا جس میں ضرر زیادہ ہے منفعت کم سوتی ہیں... دونوں آنکھیں اس کی اور نہیں سوتا دل اس کا کہا راوی نے پھر نکلے ہم ان کے پاس سے تو یکایک وہ پڑا ہوا تھا دھوپ میں ایک موٹی روئیں دار چادر میں اور وہ کچھ گنگناتا تھا سو اس نے اپنا سر کھولا اور پوچھا کہ کیا کہا تم نے ہم نے کہا کہ تو نے سن لیا جو ہم نے کہا اس نے کہا ہاں سوتی ہیں آنکھیں میری اور نہیں سوتا دل میرا۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے۔

مترجم ۔ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دجّال یہی مولود ہے اور تمیم داری کی روایت باعلیٰ صوت پکارتی ہے کہ وہ محبوس ہے جزائر میں پس جواب اس روایت کا بیہقی نے یوں دیا ہے کہ منفرد ہوا ہے اس کے ساتھ علی بن زید بن جدعان اور وہ قوی نہیں ہے پس یہ روایت قابل احتجاج نہیں۔ اور حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا ہے کہ ایک وجہ اس روایت کے ضعف کی یہ بھی ہے کہ اسلام ابوبکرہ کا طائف سے نزول کے وقت میں ہے جب محاصرہ ہوا اس کا سنہ آٹھ ہجری میں اور صحیحین میں

مروی ہے کہ جب مجتمع ہوئے اس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نخلستان بیں تو وہ محتلم تھا یعنی قریب البلوغ اور ایک روایت میں آیا ہے کہ قَدْ قَارَبَ الْحُلُمَ پس ابوبکرہ نے زمان مولد اس کا کہاں سے پایا حالانکہ وہ مدینہ میں ساکن نہیں ہوئے مگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے دو برس پیشتر پس کیونکہ زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محتلم ہوگا پس جو کچھ صحیحین میں ہے وہ معتبر ہے انتہی ما قال حافظ ابن حجر کذا فی ارج۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوْسَةٍ يَعْنِي الْيَوْمَ يَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ۔

روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نفس منفوسہ نہیں ہے۔ یعنی آج کے دن کہ گزرے اس پر یعنی سو برس تک سب ہلاک ہو جاویں گے۔

ف اس باب میں ابی عمر اور ابی سعید اور بریدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فِي اٰخِرِ حَيَاتِهٖ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ اَرَاَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هٰذِهٖ عَلٰى رَاْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَهَلَ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ فِيْمَا يَتَحَدَّثُوْنَ بِهٰذِهِ الْاَحَادِيْثِ نَحْوَ مِائَةِ سَنَةٍ وَاِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقٰى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ اَحَدٌ يُرِيْدُ بِذٰلِكَ اَنْ يَنْخَرِمَ ذٰلِكَ الْقَرْنُ۔

روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا نماز پڑھی ہمارے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات عشاء کی اپنے آخر حیات میں پھر جب سلام پھیرا کھڑے ہوئے یعنی خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا بھلا دیکھو تو تم اس رات کو اپنی کہ اس کے سو برس کے بعد کوئی باقی نہ رہے گا پشت زمین پر ان میں سے جو اس پر اب موجود ہیں کہا ابن عمر نے پھر غلطی کی لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرنے میں سو برس کی اور یہ جو فرمایا حضرت نے کہ باقی نہ رہے گا زمین کی پیٹھ پر کوئی شخص مراد اس سے یہ تھی کہ تمام ہو جاویں گے اس قرن کے لوگ۔

مترجم۔ غرض یہ کہ لوگوں نے سمجھا کہ سو برس کے بعد قیامت ہوگی حالانکہ ان کی غلطی تھی حضرت کا مطلب یہ تھا کہ سو برس کے بعد اس قرن کے لوگ نہ رہیں گے بلکہ سب مر جائیں گے۔

ف یہ حدیث صحیح ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الرِّيَاحِ

باب ہوا کو برا کہنے کی نہی میں۔

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الرِّيْحَ فَاِذَا رَاَيْتُمْ مَا تَكْرَهُوْنَ فَقُوْلُوا اللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ

روایت ہے ابی بن کعب سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے برا مت کہو ہوا کو پھر جب دیکھو تم اس سے کچھ مکروہ تو کہو اللّٰھم سے آخر تک اور معنی اس کے یہ ہیں یا اللہ ہم مانگتے ہیں بہتری اس ہوا کی اور جو بہتری کہ اس میں ہے

هٰذِهِ الرِّيْحِ وَشَرِّ مَا أُمِرَتْ بِهَا

اور بہتری اس چیز کی جس کی وہ مامور ہے اور پناہ مانگتے ہیں ہم ساتھ تیرے برائی سے اس ہوا کی اور جو برائی کہ اس میں ہے اور برائی اس چیز کی جس کا اسے حکم ہوا ہے۔

ف اس باب میں عائشہؓ اور ابی ہریرہؓ اور عثمان بن العاصؓ اور انسؓ اور ابن عباسؓ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ الْمِنْبَرَ فَضَحِكَ فَقَالَ اِنَّ تَمِيْمًا الدَّارِيَّ حَدَّثَنِيْ بِحَدِيْثٍ فَفَرِحْتُ فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُحَدِّثَكُمْ اَنَّ نَاسًا مِنْ اَهْلِ فِلَسْطِيْنَ رَكِبُوْا سَفِيْنَةً فِي الْبَحْرِ فَجَالَتْ بِهِمْ حَتّٰى قَذَفَتْهُمْ فِيْ جَزِيْرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ فَاِذَا هُمْ بِدَابَّةٍ لَبَّاسَةٍ نَاشِرَةٍ شَعْرَهَا فَقَالُوْا مَا اَنْتِ قَالَتْ اَنَا الْجَسَّاسَةُ قَالُوْا فَاَخْبِرِيْنَا قَالَتْ لَا اُخْبِرُكُمْ وَلَا اَسْتَخْبِرُكُمْ وَلٰكِنِ ائْتُوْا اَقْصَى الْقَرْيَةِ فَاِنَّ ثَمَّ مَنْ يُخْبِرُكُمْ وَيَسْتَخْبِرُكُمْ فَاَتَيْنَا اَقْصَى الْقَرْيَةِ فَاِذَا رَجُلٌ مُوْثَقٌ بِسِلْسِلَةٍ فَقَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ عَيْنِ زُغَرَ قُلْنَا مَلْاٰى تَدْفِقُ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنِ الْبُحَيْرَةِ قُلْنَا مَلْاٰى تَدْفِقُ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ الَّذِيْ بَيْنَ الْاُرْدُنِّ وَفِلَسْطِيْنَ هَلْ اَطْعَمَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ عَنِ النَّبِيِّ هَلْ بُعِثَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَخْبِرُوْنِيْ كَيْفَ النَّاسُ اِلَيْهِ قُلْنَا سِرَاعٌ فَنَزٰى نَزْوَةً حَتّٰى كَادَ قُلْنَا فَمَا اَنْتَ قَالَ اَنَا الدَّجَّالُ

روایت ہے فاطمہ بنت قیس کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چڑھے منبر پر اور ہنسے اور فرمایا کہ تمیم داری نے بیان کی مجھ سے ایک حدیث اور میں اس سے خوش ہوا۔ پس آرزو کی میں نے کہ تم سے کہوں اور وہ یہ ہے کہ کچھ لوگ فلسطین کے سوار ہوئے کشتی میں دریائے شور میں پس وہ طوفان میں آگئے۔ یہاں تک کہ ڈال دیا ان کو دریا نے ایک جزیرہ میں جزائر بحر سے پھر انہوں نے دیکھا ایک چلنے والی فریبی عورت کو لمبے لمبے تھے بال اس کے پھر لوگوں نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے اس نے کہا میں جساسہ ہوں اور جساسہ شاید اسی لئے کہا گیا ہے کہ وہ جاسوسی کرتی ہے اور لے جاتی ہے خبریں دجال کے پاس کہا انہوں نے پھر تو ہم کو خبر دے اس نے کہا نہ میں تم کو کچھ خبر دوں گی۔ اور نہ تم سے خبر پوچھوں گی ولیکن تم آؤ کنارہ پر قریہ کے کہ وہاں ایک شخص ہے کہ تم کو خبر دے گا اور خبر تم سے پوچھے گا بھی پھر گئے ہم کنارہ پر قریہ کے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک مرد ہے زنجیر میں بندھا ہوا سو اس نے پوچھا خبر دو مجھے چشمۂ زغر سے کہا ہم نے وہ بھرا ہوا ہے چھلک رہا ہے کہا اس نے خبر دو مجھ کو بحیرہ سے کہا ہم نے وہ بھرا چھلک رہا ہے کہا اس نے خبر دو مجھ کو بیسان کی کھجوروں سے جو کہ اردن اور فلسطین کے درمیان ہیں کہ وہ میوہ لاتی ہیں یا نہیں کہا ہم نے ہاں کہا خبر دو ہم کو نبی[1] سے کہ مبعوث ہوئے یا نہیں کہا ہم نے ہاں مبعوث ہوئے کہا خبر دو مجھ کو کہ لوگ ان کی طرف کیسے آتے ہیں کہا ہم نے

[1] یعنی نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲۔

وَاِنَّهُ يُوْشِكُ اَنْ يُؤْذَنَ لِيْ فِي الْخُرُوْجِ ... دوڑتے ہوئے کہا تمیم نے پھر جنبش کی اس نے بہت بڑی یہاں تک کہ قریب ہوا یعنی قید سے نکل جانے کے پھر پوچھا ہم نے کہ تو کون ہے کہا اس نے کہ میں دجال ہوں اور وہ یعنی میں داخل ہوگا سب شہروں میں مگر طیبہ میں اور طیبہ سے مراد مدینہ ہے۔

ف: یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے قتادہ کی روایت سے کہ وہ شعبی سے روایت کرتے ہیں۔ اور روایت کی کئی لوگوں نے شعبی سے انہوں نے فاطمہ بنت قیس سے۔

مترجم: تمیم داری کی روایت صحیح مسلم میں بھی ہے اور ابوداؤد میں بھی اور مسلم کی روایت میں ہے کہ ملاقات کی ان سے دابۃ اہلب نے یعنی ایک حیوان نے کہ بہت بال تھے اس کے بدن پر اور نہایت غلیظ اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ ناگاہ ملی ان کو ایک عورت کہ کھینچی تھی وہ بالوں اپنے کو اور جساسہ بفتح جیم اور تشدید سین اول مشتق ہے تجسس سے ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ دابۃ الارض جو آخر زمانہ میں نکلے گا وہی ہے اور مروی ہے کہ جب پہنچی کشتی دجال کے پاس دیکھا اسے کہ ایک مرد ہے عظیم الجثہ دونوں ہاتھ اس کے گردن میں بندھے ہوئے ہیں۔ اور دونوں گھٹنوں سے ٹخنوں تک زنجیر میں کسا ہے اور پوچھا اس نے چشمہ زغر سے زغر بضم زا و غین معجمہ بروزن صُرد ایک بلدہ معروف ہے جانب شرقی میں دمشق کے اور اس میں ایک چشمہ آب ہے کہ اہل بلد اس سے زراعت کرتے ہیں پھر پوچھا اس نے حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نازل ہونے کا یثرب میں اور بہتر کہا عرب کے حق میں اطاعت رسولؐ کو اور آخر میں اس روایت کے ہے کہ کہا اس نے میں مسیح ہوں اور نزدیک ہے کہ اذن دیا جاوے مجھے نکلنے کا اور باہر نکلوں میں اور سیر کروں زمین میں اور نہ چھوڑوں میں کوئی قریہ کہ نہ اتروں وہاں چالیس شب میں سوا مکہ اور طیبہ کے اور میں چاہوں گا۔ کہ داخل ہوں ان میں مگر انقاب پر ان کے ملائکہ ہیں کہ حفاظت کرتے ہیں ان کی پھر اشارہ کیا اور کونچا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چوبدستی کو جو ہاتھ میں تھی تین بار اور فرمایا یہی ہے طیبہ پھر فرمایا آپؐ نے آگاہ رہو تم کہ میں نے بیان کر دیا تم سے حال اس کا کہا لوگوں نے ہاں پھر فرمایا وہ بحر شام میں ہے یا بحر یمن میں نہیں بلکہ جانب مشرق میں ہے پھر اشارہ کیا آپؐ نے مشرق کی طرف اپنے دست مبارک سے اور بعض طرق میں بیہقی کے وارد ہوا ہے کہ یہ بھی فرمایا آپؐ نے کہ وہ کہنہ سال ہے۔ اور سند اس کی صحیح ہے اور بیہقی نے کہا اس میں تصریح ہے۔ کہ دجال اکبر جو آخر زمانہ میں خروج کرے گا۔ وہ غیر ابن صیاد ہے اور ابن صیاد دجالین کذابین میں سے ہے نہ دجال اکبر۔ اور جن لوگوں نے اسے دجال اکبر کہا ہے گویا تمیم کی روایت ان کے گوش مبارک میں نہیں پہنچی ورنہ جمع دونوں روایت میں بہت دشوار رہے اس واسطے کیونکر ہو سکتی ہے یہ بات کہ اثنائی حیات میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ قریب الاحتلام ہو جیسا کہ حال میں ابن صیاد کے مروی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے ملاقات بھی کی ہو مدینہ میں پھر آپؐ کے آخر حیات میں وہ شیخ کبیر السن مسجون ہو جزیرہ عرب میں جزائر بحر سے اور موثوق بحدید ہو اور پھر لوگوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حال پوچھتا ہو کہ آیا ان کا ظہور ہوا یا نہیں پس اولیٰ یہی ہے۔ کہ وہ غیر ابن صیاد ہو۔ الیٰ آخر ما قال البیہقی (دجج)۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يُّذِلَّ نَفْسَهٗ قَالُوْا وَكَيْفَ يُذِلُّ نَفْسَهٗ قَالَ يَتَعَرَّضُ مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَا يُطِيْقُ۔

روایت ہے حذیفہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لائق نہیں مومن کو کہ ذلیل کرے اپنے نفس کو پوچھا لوگوں نے کہ کیونکر ذلیل کرے اپنے نفس کو فرمایا ذلیل کرنا اپنے نفس کا یہ ہے کہ اپنے کو معرض بلا میں ڈال دے کہ جس کے اٹھانے کی طاقت نہ رکھتا ہو

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ انْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَصَرْتُهٗ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ اَنْصُرُ ظَالِمًا قَالَ تَكُفُّهٗ عَنِ الظُّلْمِ فَذَاكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ۔

روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدد کر تو اپنے بھائی کی خواہ وہ ظالم ہو خواہ مظلوم پوچھا کسی نے یا رسول اللہ مدد کی میں نے اس کے مظلوم ہونے کے وقت پھر کیونکر مدد کروں میں اس کے ظالم ہونے کے وقت فرمایا روک تو اس کو ظلم سے پس یہی اس کا مدد کرنا ہے۔

ف۔ اس باب میں عائشہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ اَتَى اَبْوَابَ السُّلْطَانِ افْتُتِنَ۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سکونت اختیار کی جنگل کی سخت خو اور بدخلق ہو گیا اس لیے کہ لوگوں سے ملنے کا اتفاق نہ ہوا اور جس نے پیچھا کیا شکار کا غافل ہو گیا اور جو گیا دروازوں پر سلاطین کے فتنہ میں پڑا یعنی مداہنت میں گرفتار رہا۔

ف۔ اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عباسؓ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر ثوری کے اسناد سے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَمُصِيْبُوْنَ وَمَفْتُوْحٌ لَكُمْ فَمَنْ اَدْرَكَ ذَالِكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَمَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔

روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تم کو مدد دی جاوے گی یعنی تمہارے دشمنوں پر اور تم کو ملنے والے ہیں۔ یعنی اموال کثیرہ اور تمہارے لیے کھولے جاویں گے۔ یعنی حصون مستحصنہ وبلاد متعددہ پھر جو شخص پاوے تم میں سے مال وامارت وغیرہ کو تو چاہیئے کہ ڈرے اللہ تعالیٰ سے اور حکم کرے اچھے کام کا اور منع کرے برے کام سے اور جو جھوٹ باندھے گا مجھ پر وہ اپنی جگہ ڈھونڈ لے دوزخ میں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم۔ اس حدیث میں پیشین گوئی ہے امت مبارک کے لیے کہ تم کو بڑی بڑی فتحیں حاصل ہوں گی اور غنائم اور فئی میں اموال کثیرہ ہاتھ آویں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اب اس زمانہ میں زمین پر کوئی

حاکم نہیں سوائے امت محمدیہ کے یا نصارٰی کے اور جمیع اقوام اور اہل مذاہب سے حکومت مسلوب ہے اور نصارٰی بھی تھوڑے عرصہ سے اہل اسلام کے شریک حکومت ہوئے ہیں ورنہ ایک مدت تک اس امت نے بلا شرکت غیر زمین پر حکومت کی اور ظہور مہدی کے وقت سے پھر آخر دنیا تک یہی زمین پر حاکم رہے گی مگر افسوس ہے کہ باوجود اس حکومت طویلہ کے آمران بالمعروف و ناہیان عن المنکر بہت کم ہوئے اور تھوڑوں نے اس وصیت پر حضرت کے عمل کیا اور جھوٹ باندھنا حضرت پر اعادیث موضوعہ بیان کرنا ہے یا اس پر عمل کرنا اور تحریص و ترغیب کرنا عوام کو۔

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ مَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ أَنَا قَالَ حُذَيْفَةُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ عُمَرُ لَسْتُ عَنْ هٰذَا أَسْأَلُكَ وَلٰكِنْ عَنِ الْفِتْنَةِ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ عُمَرُ أَيُفْتَحُ أَمْ يُكْسَرُ قَالَ بَلْ يُكْسَرُ قَالَ إِذَنْ لَا يُغْلَقُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو وَائِلٍ فِي حَدِيثِ حَمَّادٍ فَقُلْتُ لِمَسْرُوقٍ سَلْ حُذَيْفَةَ عَنِ الْبَابِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ عُمَرُ۔

روایت ہے حذیفہؓ سے کہ کہا حضرت عمرؓ نے کون شخص یاد رکھتا ہے حضرتؐ کے قول کو جو فتنہ کے باب میں ہے۔ کہا حذیفہؓ نے میں پھر بیان کیا حذیفہؓ نے فتنہ مرد کا اس کے اہل و مال میں اور ولد و ہمسایہ میں کہ کفارہ ہو جاتے ہیں۔ ان کے فتنوں کے نماز و روزہ و صدقہ اور امر معروف اور نہی عن المنکر کہا عمرؓ نے میں اس کو نہیں پوچھتا میں تو اس فتنہ کو پوچھتا ہوں جو موج مارے گا مثل دریا کے موج کے کہا حذیفہ نے اے امیر المومنین تمہارے اور اس فتنۂ عظیم الشان کے بیچ میں ایک دروازہ ہے قفل دیا ہوا پوچھا عمرؓ نے کہ وہ دروازہ کھولا جاوے گا یا توڑا جائے گا حذیفہؓ نے کہا کہ توڑا جاوے گا۔ فرمایا عمرؓ نے پھر بند نہ ہوگا قیامت کے دن تک کہا ابو وائل نے حماد کی روایت میں کہا میں نے مسروق سے پوچھو حذیفہ سے کہ وہ دروازہ کون ہے سو پوچھا انہوں نے اور کہا حذیفہؓ نے کہ وہ دروازہ حضرت عمرؓ کی ذات مقدس ہے رضی اللہ عنہما۔

ف۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم۔ قولہ فتنہ مرد کا اس کے اہل و عیال و مال میں الخ یعنی آدمی گرفتار اور مبتلا ہے۔ ان کے ادائے حقوق میں اور واقع ہوتی ہے اس میں تقصیریں اور مرتکب ہوتا ہے ان کے سبب سے منہیات کا اور محنت و تعب کھینچتا ہے ان کی پرورش میں قولہ جو موج مارے گا مثل دریا کے الخ مراد اس فتنہ سے محاربہ و مقاتلہ ہے۔ کہ واقع ہو درمیان امت کے اور رکھی گئی تلوار ان کے بیچ میں کہ نہ اٹھی قیامت تک اور پھیل گیا اس کا شر اور محنت سائر امت میں قولہ اے امیر المومنین تمہارے اور اس فتنہ کے بیچ میں ایک دروازہ ہے الخ یعنی وجود یا وجود تمہارا جب تک درمیان ہے۔ اس فتنہ عظیم الشان سے امن و امان ہے اور جب آپ دنیا سے تشریف لے گئے وہ فتنہ اٹھے گا اور دنیا میں پھیل پڑے گا۔ قولہ وہ دروازہ کھولا جاوے گا۔ یہ پوچھا حضرت عمرؓ نے اس لیے کہ دروازہ جب کھولا جاوے تو پھر بند ہو سکتا ہے اور اگر توڑ دیا جائے۔ تو امید بند ہونے کی نہیں ہوتی مراد اس سے یہ کہ حضرت عمرؓ نے کنایہ کیا فتح باب سے طرف اپنی موت کے

اور کسر باب سے طرف اپنے قتل کے اور گویا یہ پوچھا کہ میں اپنی موت سے مروں گا یا مقتول ہوں گا کہا حذیفہؓ نے آپ مقتول ہوں گے اور صحیحین کی روایت میں یہ بھی ہے۔ کہ حذیفہؓ سے پوچھا کہ حضرت عمرؓ پہچانتے تھے اس دروازہ کو انہوں نے کہا کہ ہاں ایسا پہچانتے تھے جیسا جانتے تھے کہ فردا سے پہلے رات ہے۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ "خَمْسَةٌ" وَ "أَرْبَعَةٌ" أَحَدُ الْعَدَدَيْنِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْآخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ اسْمَعُوا هَلْ سَمِعْتُمْ أَنَّهُ سَيَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ فَمَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَ أَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَ لَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَ أَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ۔

روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہا نکلے ہماری طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم نو آدمی تھے پانچ اور چار اور ایک گنتی والے[1] اس میں سے عربی تھے اور دوسرے عجمی سو فرمایا آپؐ نے آیا سنا تم نے کہ ہوویں گے بعد میرے حاکم پھر جو داخل ہوا ان پر اور تصدیق کی ان کی جھوٹی باتوں کی اور اعانت کی ان کے ظلم میں پس وہ مجھ سے نہیں اور نہ میں اس سے ہوں اور نہ وہ میرے حوض پر آنے والا ہے یعنی کوثر پر اور جو نہ داخل ہوا ان پر اور نہ اعانت کی ان کے ظلم پر اور نہ تصدیق کی ان کے جھوٹ کی پس وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ آنے والا ہے میرے حوض پر۔

ف۔ یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اس کو مسعر کی روایت سے مگر اسی سند سے اور کہا ہارون نے حدیث بیان کی مجھ سے محمد بن عبدالوہاب نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی حصین سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عاصم عدوی سے انہوں نے کعب بن عجرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے کہا ہارون نے اور روایت کی مجھ سے محمد نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زبید سے انہوں نے ابراہیم سے اور وہ ابراہیم نخعی نہیں ہیں یعنی کوئی اور ابراہیم ہیں انہوں نے کعب بن عجرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث مسعر کے مانند اور اس باب میں حذیفہؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيهِمْ عَلَى دِينِهِ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ۔

روایت ہے انس بن مالکؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آوے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ صابر اس وقت اپنے دین پر ایسا مصیبت میں ہوگا۔ جیسے چنگاری کا ہاتھ میں لینے والا۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور عمر بن شاکر سے روایت کی ہے کئی لوگوں نے اہل علم سے اور وہ شیخ بصری ہیں۔

---

[1] یعنی راوی کو شک ہے کہ چار عجمی تھے پانچ عربی یا اس کے برعکس ۱۲۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰی نَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِکُمْ مِنْ شَرِّکُمْ قَالَ فَسَکَتُوْا فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنَا بِخَیْرِنَا مِنْ شَرِّنَا قَالَ خَیْرُکُمْ مَنْ یُرْجٰی خَیْرُهٗ وَیُؤْمَنُ شَرُّهٗ وَشَرُّکُمْ مَنْ لَا یُرْجٰی خَیْرُهٗ وَلَا یُؤْمَنُ شَرُّهٗ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے چند آدمیوں کے پاس جو بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر فرمایا کیا خبر نہ دوں میں تم کو تمہارے اچھوں کی بروں سے یعنی کون اچھا ہے کون برا ہے کہا راوی نے پس چپ ہو رہے سب لوگ پھر فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو تین بار تب عرض کی ایک مرد نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر دیجئے ہم کو کہ کون ہم میں نیک ہے کون بد ہے فرمایا آپؐ نے نیک تم میں وہ ہے جس کی نیکی کی امید رکھی جاوے اور اس کے شر سے لوگ بے خوف ہوں اور بد وہ ہے کہ جس کی نیکی کی امید نہ رکھی جائے اور لوگ اس کے شر سے بے خوف نہ ہوں۔

ف۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشَتْ اُمَّتِیْ الْمُطَیْطَاءَ وَخَدَمَهَا اَبْنَاءُ الْمُلُوْكِ اَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّوْمِ سُلِّطَ شِرَارُهَا عَلٰی خِیَارِهَا۔

روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ چلے امت میری اکڑ اکڑ کر اور خدمت کریں ان کی بادشاہوں کی اولاد یعنی بادشاہان فارس وروم کی اولاد تب مسلط کردیئے جاویں گے بدترین لوگ اس امت کے نیکوں پر۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ ابو معاویہ نے یحیٰی بن سعید انصاری سے روایت کی ہم سے یہ محمد بن اسمٰعیل نے انہوں نے ابو معاویہ سے انہوں نے یحیٰی بن سعید سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی اور نہیں معلوم ہوتی ہے ابی معاویہ کی حدیث کے لیے جو مروی ہے یحیٰی بن سعید سے انہوں نے روایت کی ہے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر سے کچھ اصل یعنی معتبر نہیں اور مشہور حدیث موسیٰ بن عبیدہ کی ہے اور روایت کی مالک بن انس نے یہ حدیث یحیٰی بن سعید سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اس کی سند میں عبداللہ بن دینار کا کہ وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر سے۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ عَصَمَنِیَ اللّٰهُ بِشَیْءٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا هَلَكَ کِسْرٰی قَالَ مَنِ اسْتَخْلَفُوْا قَالُوْا ابْنَتَهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَنْ یُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمْ امْرَاَةً قَالَ فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَةُ یَعْنِیْ الْبَصْرَةَ ذَکَرْتُ

روایت ہے ابی بکرہ سے کہا کہ بچایا مجھ کو اللہ تعالیٰ نے اس چیز کی برکت سے جو سنی تھی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک فتنہ سے اور وہ چیز یہ ہے کہ جب ہلاک ہوا کسریٰ یعنی بادشاہ فارس کا فرمایا آپؐ نے کس کو خلیفہ کیا لوگوں نے کہا اس کی بیٹی کو تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی مراد کو نہ پہنچے گی وہ قوم جس کے کام

قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ ۔ کی متولی ہو عورت کہا ابی بکرہ نے جب آئیں عائشہ رضی اللہ عنہا بصرہ میں یاد کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو پس اللہ نے بچایا مجھ کو ان کی معیت سے اس قول کی برکت سے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم۔ اس حدیث میں اشارہ ہے قصہ جمل کی طرف اور مختصر کیفیت اس کی یہ ہے کہ جب حضرت عثمان شہید ہوئے اور حضرت علیؓ اپنے گھر سے نکلے اشتر نے اور چند لوگوں نے آپؓ سے بازار میں بیعت کی بعد اس کے آپ نے کسی کو طلحہؓ اور زبیرؓ کی طرف بھیجا انہوں نے بھی آپؓ سے بیعت کی اور پھر یہ دونوں بیعت علیؓ سے اور خذلان عثمانؓ سے نادم ہو کر طالب قتل قاتلان عثمان ہوئے اور حضرت علیؓ منتظر تھے کہ لوگ اس کی فریاد کریں تو دریافت عمل میں آوے اس میں طلحہؓ اور زبیرؓ دونوں نے اجازت چاہی حضرت امیر سے عمرہ کی آپ نے ان سے اقرار واثق لے کر اجازت دی۔ اور یہ دونوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متفق ہو کر حضرت عثمانؓ کے قصاص کے طالب ہوئے اور یعلی بن امیہ کہ آدمی متمول تھا۔ اور حضرت عثمانؓ کی طرف سے عامل تھا صنعاء پر وہ حج کے لیے آیا ہوا تھا اس نے ان کی تائید کی اس طرح پر کہ چار لاکھ اور ستر مرد کو سواری دی قریش سے اور حضرت عائشہؓ کے واسطے ایک اونٹ خریدا کہ اسے عسکر کہتے تھے پس یہ سب متوجہ ہوئے بصرہ کی طرف اور اترے ایک پانی پر ابن عامر کے اور وہاں آواز کرنے لگے کتّے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ اس مقام کا کیا نام ہے۔ لوگوں نے کہا حَوْاَبْ بروزن کوکب صاحب قاموس نے کہا ہے کہ ایک موضع ہے بصرہ میں اور دمیری نے کہا ایک نہر ہے قریب بصرہ کے غرض حضرت عائشہؓ نے یہ سن کر فرمایا کہ یقین ہے کہ میں لوٹ جاؤں اور اس لڑائی میں شریک نہ ہوں اس لیے کہ سنا ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کیا حال ہوگا تم میں سے ایک بی بی کا۔ جب کہ آواز کریں گے اس کے پاس کتّے حَوْاَبْ کے روایت کیا اس کو احمد اور یعلی بزار اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے قیس سے پھر جب بصرہ میں داخل ہوئے آدمی بصرہ کے تعجب کرنے لگے۔ اور پوچھنے لگے ان سے وجہ آنے کی انہوں نے کہا کہ ہم حضرت عثمان کے قصاص لینے کو غضبناک ہوئے ہیں۔ اور ابن الاحنف جو حضرت علیؓ کی طرف سے حاکم بصرہ تھے ان کو قید کر لیا۔ اس طرف حضرت علی کرم اللہ وجہہ نو سو سوار سے نہضب فرما ہوئے۔ اور امام حسن اور عمار کو کوفہ کی طرف بھیجا کہ وہاں سے مدد لاویں۔ امام حسن کوفہ میں داخل ہو کر منبر پر چڑھے اور عمار نیچے کھڑے رہے پھر امام حسن نے فرمایا کہ امیر المومنین نے ہم کو تمہاری طرف بھیجا ہے مدد کے واسطے اس لیے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وعن محبہا بصرہ کی طرف تشریف لے گئے ہیں اور ہم معتقد ہیں کہ وہ بی بی ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا اور آخرت میں ولیکن خدائے تعالیٰ ہم کو آزماتا ہے کہ ہم اطاعت کرتے ہیں ان کی یا اطاعت کرتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور فرمایا ہے حضرت علیؓ نے تم میری طرف نکلو اگر میں مظلوم ہوں تو میری مدد کرو اگر ظالم ہوں تو مجھ سے انتقام لو اور طلحہ اور زبیر نے اوّل مجھ سے بیعت کی اور پھر نقض بیعت کیا حالانکہ میں نے نہیں لیا کسی مال کو اور نہیں بدلا کسی حکم کو

پس آئے حضرت علیؓ کی طرف کوفہ سے بارہ ۱۲ ہزار آدمی جنگی پھر انہوں نے بعد ملاقات حضرت علیؓ کی حال پوچھا طلحہ اور زبیر کا۔ حضرت امیر نے فرمایا ان دونوں نے بیعت کی میری مدینہ میں پھر خلع کیا مجھ سے بصرہ میں پھر دعوت کی ان کی تین روز جب تیسرا روز ہوا قاتلان عثمانؓ کے دونوں لشکروں میں تھے۔ ڈرے اس امر سے کہ یہ دونوں لشکر اتفاق نہ کر لیویں ہمارے قتل پر۔ پس لڑائی شروع کروا دی انہوں نے اور حضرت علیؓ نے فرمایا اپنے ساتھیوں سے کہ اگر لڑو تم تو پیچھا نہ کرو بھاگنے والے کا۔ اور حملہ نہ کرو زخمی پر اور نہ لو ان کے اموال سے کچھ مگر جو پاؤ مقتل میں باقی سب ان کے وارثوں کا ہے۔ پھر حضرت علیؓ نے حضرت زبیر کو بلایا اور فرمایا کہ آؤ تم کو امان ہے۔ جب وہ آئے آپ نے فرمایا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی تمہیں یاد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ لڑو گے تم علیؓ سے اور تم ظالم ہو گے۔ پھر مدد کی جاوے گی علیؓ کی پس زبیرؓ نے کہا یاد دلائی تم نے مجھے وہ بات کہ میں بھول گیا تھا پس پھرے وہ لڑائی سے اور ان کے صاحبزادہ نے کہا نہیں آئے تھے تم لڑائی کو بلکہ آئے تھے صلح کو اب ایک غلام آزاد کرو اور لوٹ جاؤ پس انہوں نے اپنا غلام آزاد کیا اور لوٹ گئے اور جب دیکھا کہ ہنگامہ جنگ گرم تھا اور صلح سے ناامید ہوئے دونوں لشکروں سے جدا ہو گئے اور اصحاب امیر المومنین غالب آئے طلحہؓ پر اور تیرہ ۱۳ ہزار آدمی ہمراہیان طلحہؓ سے مقتول ہوئے حاکم نے ثور بن مجزاۃ سے روایت کی ہے کہ جب طلحہ مجروح ہوئے میں ان کے پاس گیا حالانکہ آخر رمق ان میں باقی تھا مجھ سے پوچھا کہ تم کس کے ہمراہیوں میں سے ہو میں نے کہا امیر المومنین علیؓ کے انہوں نے کہا اپنا ہاتھ بڑھاؤ کہ میں بیعت کر لوں پھر بیعت کی اور انتقال فرمایا پس خبر دی میں نے اس امر کی علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا انہوں نے اللہ اکبر صدق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کو پسند نہ ہوا کہ طلحہ جنت میں جاوے بغیر اس کے کہ بیعت میری اس کے گلے میں ہو پھر جمع کیا حضرت علیؓ نے باقی لوگوں کو اور بیعت لی ان سے اور گئے عبد اللہ بن بدیل بن ورقاء خزاعی حضرت ام المومنین کے پاس اور کہا میں حاضر ہوا تھا آپ کے پاس جب کہ مقتول ہوئے تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور پوچھا تھا آپ سے کہ میں کس کے ساتھ رہوں تو آپ نے وصیت فرمائی تھی حضرت علی کی رفاقت کی پس ام المومنین چپ ہو گئیں پس کونچیں کاٹ دیں اونٹ کی اور بٹھا لیا اس کو اور ابوبکر ان کے بھائی اور ایک اور مرد اترے اور ہودج مبارک ان کا لا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے روبرو رکھ دیا اور آپ نے باکرام تمام اور تعظیم تام مدینہ طیبہ میں ام المومنین کو روانہ فرمایا اور کسی طرح کی سرزنش اور توبیخ نہ کی اور جب زبیر دونوں لشکروں سے باہر گئے عمر بن جرموزان کے پیچھے گیا اور ان کو قتل کیا پھر جب حضرت علیؓ کے پاس آن کر ظاہر کیا آپ نے فرمایا کہ تو نے ابن صفیہ کو قتل کیا اور فخر کرتا ہے لی اپنی جگہ دوزخ میں عروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہؓ سے میں نے عرض کیا کہ کیا سبب تھا آپ کے خروج کرنے کا حضرت علیؓ پر فرمایا کہ کیا سبب تھا جو تیری ماں کو بیوہ بنایا تیرے باپ نے انہوں نے عرض کی تقدیر الٰہی آپ نے فرمایا یہ بھی تقدیر الٰہی تھے ابوبکرہ نے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے خروج کرے گی ایک قوم ہلاک ہونے والی کہ نجات نہ پاوے گی قائد ان کی ایک عورت ہو گی اور قائد جنتی ہے مراد اس سے حضرت ام المومنین ہیں اور پوچھا حضرت علیؓ سے حال اہل جمل کا فرمایا آپ نے نہ وہ کافر ہیں نہ منافق بلکہ ہمارے بھائی ہیں ولیکن ہم پر بغاوت کی انہوں نے اِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا ۔ یہ تھا اصل قصہ جس کی طرف

اشارہ ہوا ابی بکرہ کی روایت میں نقل کیا ہم نے اس کو حجج الکرامہ سے یا ختصار و تلخیص۔

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِ أُمَرَائِكُمْ وَشِرَارِهِمْ خِيَارُهُمُ الَّذِينَ تُحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَتَدْعُونَ لَهُمْ وَيَدْعُونَ لَكُمْ وَشِرَارُ أُمَرَائِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ۔

روایت ہے عمر بن خطابؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تم کو تمہارے نیک حاکموں کی اور بد کی نیک حاکم تمہارے وہ ہیں کہ دوست رکھتے ہو تم ان کو اور دوست رکھتے ہیں وہ تم کو اور دعائے خیر کرتے ہو تم ان کے واسطے اور وہ تمہارے واسطے اور بد حاکم تمہارے وہ ہیں کہ دشمن رکھتے ہو تم ان کو اور دشمن رکھتے ہیں وہ تم کو اور لعنت کرتے ہو تم ان پر اور لعنت کرتے ہیں وہ تم پر۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر محمد بن حمید کی روایت سے اور محمد بن حمید ضعیف ہیں۔ حافظہ کی طرف سے

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ سَيَكُونُ عَلَيْكُمْ أَئِمَّةٌ تَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا۔

روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ ہوں گے تم پر کچھ حاکم کہ اچھا جانو گے تم ان کو یعنی بسبب بعض افعال کے اور برا جانو گے تم ان کو یعنی بسبب بعض دوسرے فعلوں کے پھر جس نے کہ برا جانا ان کے منکرات کو پس وہ پاک ہوا اور جس نے برا جانا ان کے سیّات کو وہ بچا ان کی آفتوں سے یا ان کی شراکت کے گناہ سے ولیکن جو راضی ہو گیا اور ان کے ساتھ ہو گیا یعنی پس وہ ہلاک ہو گیا پھر پوچھا کسی نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا نہ لڑیں ہم ان سے فرمایا نہ لڑو ان سے جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَتْ أُمَرَاؤُكُمْ خِيَارَكُمْ وَأَغْنِيَاؤُكُمْ سُمَحَاءَكُمْ وَأُمُورُكُمْ شُورٰى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْأَرْضِ خَيْرٌ مِنْ بَطْنِهَا وَإِذَا كَانَتْ أُمَرَاؤُكُمْ شِرَارَكُمْ وَأَغْنِيَاؤُكُمْ بُخَلَاءَكُمْ وَأُمُورُكُمْ إِلَى نِسَائِكُمْ فَبَطْنُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوویں حاکم تمہارے نیک لوگ تم میں کے اور غنی تمہارے سخی تر تم میں کے اور کام تمہارے آپس کے شوریٰ سے تو زمین کی پیٹھ بہتر ہے تمہارے لیے اس کے پیٹ سے یعنی زندگی اولیٰ ہے موت سے اور جب ہو جاویں حاکم تمہارے بدتر لوگ تم میں کے اور امیر تمہارے بخیل تم میں کے اور کام تمہارے سپرد ہوں عورتوں کے تو پیٹ زمین کا بہتر ہے تمہارے لیے اس کی پیٹھ سے یعنی موت بہتر ہے زندگی سے۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر صالح مری کی روایت سے اور صالح مری کی روایتوں میں ایسی غریب روایتیں ہیں کہ ان کو کسی اور نے روایت نہیں کیا اور وہ مرد صالح نیک ہیں۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّکُمْ فِیْ زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْکُمْ عُشْرَ مَا اُمِرَ بِهٖ هَلَكَ ثُمَّ یَاْتِیْ زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعُشْرِ مَا اُمِرَ بِهٖ نَجَا۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایسے زمانہ میں ہو کہ جو شخص چھوڑ دیوے دسواں حصہ اس چیز کا جس کا حکم کیا گیا ہے ہلاک ہو جاوے پھر آوے گا ایک زمانہ کہ جو عمل کرے گا دسویں حصہ پر اس کے جس کا حکم ہوا ہے نجات پاویگا۔

ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم مگر نعیم بن حماد کی روایت سے کہ انہوں نے سفیان بن عیینہ سے روایت کی ہے اس باب میں ابی ذرؓ اور ابی سعیدؓ سے بھی روایت ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ هٰهُنَا اَرْضُ الْفِتَنِ وَاَشَارَ اِلَی الْمَشْرِقِ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ اَوْ قَالَ قَرْنُ الشَّمْسِ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر یعنی خطبہ پڑھنے کو اور فرمایا اس طرف ہے زمین فتنوں کی اور اشارہ کیا مشرق کی طرف جہاں سے نکلتا ہے سینگ شیطان کا یا کہا جہاں سے نکلتا ہے سینگ آفتاب کا۔

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ مِنْ خُرَاسَانَ رَایَاتٌ سُوْدٌ فَلَا یَرُدُّهَا شَیْءٌ حَتّٰی تُنْصَبَ بِاِیْلِیَاءَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلیں گے خراسان سے سیاہ جھنڈے[1] پس نہ دور کرے گی ان کو کوئی چیز یہاں تک کہ نصب ہوویں گے بیت المقدس[2] میں۔

ف یہ حدیث غریب ہے حسن ہے۔ مترجم: چونکہ قیامت نہایت قریب ہے اور اشراط متوسطہ ساعت نے بدرجۂ کمال رواج پایا ہے کہ کوئی قریہ اور مصر و بلد خالی نہیں جہاں اشراط مشتہر نہ ہو چکے ہوں اور مردمان زماں سے فقیر و امیر و صغیر و کبیر کوئی ایسا نہیں رہا جس میں یہ اثر نہ کر چکے ہوں لہٰذا کچھ تفصیل اشراط متوسطہ کی بغایت اختصار بیان کی جاتی ہے کہ اہل بصیرت کو عبرت ہو اور اہل ادراک کو خبرت منجملہ ان اشراط کے ہے کثرت[1] عباد جہال کی اور قاریان[2] فاسق کی اور فخر و مباہات[3] لوگوں کا ساتھ مساجد کے اور فحش[4] و تفحش و قطیعت[5] رحم و خیانت[6] امین اور امین[7] ہونا خائن کا اور انتفاخ[8] اہلہ اور کثرت[9] باران اور قلت نبات اور کثرت[10] قرا یعنی عباد و قلت فقہا و کثرت[11] امراء و قلت امنا اور[12] باقی رہنا ان لوگوں کا جو مانند سبوس جو کے ہیں یا تمر کے اور زہد[13] کا روایت[14] ہو جانا اور ورع[15] کا تصنع ہو جانا اور ہونا[16] فرزند کا غیظ اور[17] باران کا قیض اور[18] ہونا کاذب کا صادق اور صادق کا کاذب یعنی لوگ صادق کو کاذب جانیں و برعکس اور پیوند[19] کریں اباعد و اجانب سے اور قطع کریں[20] عزیز و اقارب سے اور سردار[21] ہوں ہر قبیلہ کے منافق اور ہر بازار[22] کے فاجر و فاسق اور مومن[23] قبیلہ میں ذلیل ہو نقد[24] سے اور تزئین[25] محاریب و تخریب

---

[1] یہ رایات سود امام مہدی کے وقت نکلیں گے اور صاحب رایات ان کے مددگاروں میں ہوں گے جب وہ سنیں گے کہ امام نے مکہ میں ظہور کیا وہ لوگوں کو جمع کر کے شام میں آ کر حضرت سے مل جائیں گے [2] یعنی پہلی رات کا چاند معلوم ہو کہ دوسری یا تیسری شب کا

[3] یعنی فقط زبانی جمع خرچ رہ جائے یا حکایتیں اس کی زبانوں پر ہوں۔

[4] یعنی فرزند فقط والدین کے غصہ دلانے کا سبب ہو اور کسی کام کا نہ ہو۔

قلوب اور مشغول ہونا مردوں کا مردوں سے اور عورتوں کا عورتوں سے اور آبادی ویرانہ اور ویرانی آبادی اور ظہور معازف و شراب خمور اور کثرت شرطا اور ہمازون اور غمازون اور لمازون اور کثرت اولاد زنا کی اور فشو تجارت اور فشو قلم یعنی کثرت کاتباں اور ظہور شہادت زور اور کتمان شہادت حق اور تحلیل شراب بہ تسمیہ بہ نبیذ و تحلیل ربا بہ تسمیہ بہ بیع و تحلیل سحت بہ تسمیہ بہ ہدیہ اور تجارت کرنا مال زکوٰۃ میں اور مال غنیمت کا دولت ہونا اور امانت کا غنیمت ہونا۔ اور زکوٰۃ کا تاوان ہونا اور علم سیکھنے جانا غیر دین کے لیے اور اطاعت زوجات اور عقوق امہات اور نزدیک کرنا یار ورفیق کا۔ اور دور کرنا پدر شفیق کا اور رفع اصوات مساجد میں اور اعزاز و اکرام یاروں کا اور توہین اور تذلیل ماں باپ کی اور کثرت کلام دنیا کی مساجد میں اور زعیم قوم ہونا ارازل کا اور سردار ہونا فاسق کا اور باہر پھرنا عورتوں کا ساتھ زینت اور زیور کے اور لعنت کرنا آخر امت کا اوّل امت کو۔ اور کثرت لبس طیلسان کے اور کثرت تاجراں اور کثرت مال اور تعظیم کیے جانا لوگوں کی بسبب مال کے اور امارت لڑکوں کی۔ اور کثرت عورتوں کی اور جور بادشاہ کا اور کمی مکیال اور میزان کی اور متمثل ہونا شیطان کا بصورت آدمی اور آنا کلام کرنا اور پھر جب متفرق ہو جاویں لوگ کہیں ہم نے سنا ہے ایسے شخص سے کہ پہچانتے ہیں ہم اس کی صورت اور نہیں جانتے نام اس کا روا مسلم اور نکلنا ان شیاطین کا لوگوں پر جن کو بند کیا ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے دریا میں اور پڑھنا ان کا قرآن کا لوگوں پر رواہ مسلم۔ اور تقارب زمان اور بہتر ہونا بچہ سگ کی پرورش کا اپنی اولاد کی پرورش سے اور توقیر نہ ہونا کبیر کی۔ اور رحم نہ کیے جانا صغیر پر۔ اور زنا کرنا لوگوں کا شاہراہوں میں اور پہننا چمڑوں کا اور ہونا دلوں کا مانند گرگوں کے۔ اور افضل ہونا ان لوگوں کا جو مداہن ہوں دین میں اخرجہ الحاکم والطبرانی عن ابی ذر۔ اور ہونا فواحش کا کبار میں اور ملک کا صغار میں۔ اور علم کا رذال میں اور مداہنت کا خیار میں (احمد) اور تنقیہ کرنا موت کا خیار امت کو جیسے چنتا ہے ایک تم بلیں کا خیار رطب کو طبق سے۔ اور تطاول مردم بنیان میں۔ اور تفاخر کرنا ننگے پیر برہنہ تن چرواہوں کا بنیاد و مکان میں اور تفویض امور بہ نااہل و بے شعور اور تدافع اہل مساجد کا امامت کے لیے یہاں تک کہ نہ پاویں کسی کو نماز پڑھاوے ان کو۔ اور لوٹنا اہل اسلام کا قبروں پر اور آرزو کرنا کہ کاش میں اندر ہوتا۔ اور نہ ہونا دین کا سوا بلا کے۔ اور قتال کرنا امت کا اپنے امام سے اور وارث دنیا ہونا بدوں کا اور قتل کرنا بھائی کو۔ اور کثرت وعاظ کی منابر پر اور میلان علماء کا والیان ملک پر۔ اور تحلیل محرمات کی ان کے لیے اور برعکس اور دینا فتووں کا موافق خواہش ان کی کے۔ اور سیکھنا علم کا طلب دراہم و دنانیر کے لیے۔ اور بنا لینا قرآن کو آلہ تجارت۔ اور پڑھنا قرآن کا اجرت پر اور مقبوض ہونا علم کا۔ اور کثرت سقاروں کی اور نکاح کرنا کمینہ عورتوں سے۔ بطمع مال اور ترک کرنا بنت عم کو اور قطع ارحام اور اخذ مال بوجہ ناجائز اور وفور قتل ناحق اور جریان شکایات مابین اہل قرابات اور گردش سائل کے اور نہ ہاتھ آنا کسی شئے کا رواہ ابن ابی شیبہ عن عبداللہ اور کتاب اللہ کا عار ہو جانا اور اسلام کا غریب ہو جانا۔ اور ظہور عداوت مردم میں اور کم ہونا عمروں کا اور قلت اولاد کی اور ثمرات کی۔ اور امین ہونا اہل تہمت کا اور متہم ہونا امین کا۔ اور کثرت غرف اور مکانات کی اور غمگین ہونا زنان صاحبان اولاد کا۔ یعنی

۱ؔ وہ لوگ ہیں کہ تحیت ان کی ملاقات کے وقت آپس میں لعنت کرنا ہے اشاعہ میں کہا ہے کہ یہ فلاجین نعالین سفلوں میں بہت سے اور اس زمانہ میں تو شرفا میں بھی اس کثرت سے ہے کہ جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں بجائے سلام سب و شتم کرتے ہیں۔

بسبب عقوق اولاد کے اور[118] شاد ہونا زنان عقیمہ کا اور[119] کثرت بغی اور[120] حمیت اور بخل اور[121] ہلاک اور[122] قلت محقق کی اور کثرت[123] دروغ کی اور[125] اتباع ہوا کا اور[126] حکم کرنا گمان پر اور کثرت[127] باران اور قلت بار اور کم[128] ہونا علم کا اور زیادہ[129] ہونا جہل کا۔ اور جہر بالفحشاء اور قیام خطباء کا ساتھ کذب کے اور تسافذ جماع مردم مانند بہایم اوپر شوارع عام کے چنانچہ حاکم نے ابو ہریرہ رضی سے روایت کیا ہے کہ قائم نہ ہوگی قیامت جب تک کہ عورتوں سے دن کو جماع نہ کیا جائے راستوں کے بیچ میں اور انکار نہ کرے اس پر کوئی شخص افضل ان میں کا وہ ہوگا کہ کہے گا کاش کہ راہ سے ذرا الگ ہو جاتے پس یہ شخص ان میں ایسا ہوگا جیسے تم میں ابو بکر رضی و عمر رضی انتہی دیلمی نے حذیفہ سے روایت کی کہ قائم نہ ہوگی قیامت جب تک کہ تین چیز کمیاب نہ ہو جاویں درہم حلال کا اور علم مفید اور دوستی اللہ کے واسطے اور گراں و کم ہونا صدقات کا اور خراب ہونا عمر اناث کا اور بازی کرنا مرد کا امانات سے یا دین سے جیسا کہ اونٹ بازی کرتا ہے شجر سے اور حیف ایمہ اور تصدیق نجوم اور تکذیب قدر کی اور ازانجملہ ... یہ ہے کہ نہ جاویں گے مردم جب تک کہ نہ کہیں کہ قرآن مخلوق ہے نہ خالق ولیکن کلام خدا ہے کہ اسی سے ظاہر ہوا اور اسی کی طرف عود کرے گا رواہ اللالکائی والاصبہانی عن علی کرم اللہ وجہہ اور یہ امام احمد بن حنبل کے وقت واقع ہوا اور فتنہ عظیم اس امر پر برپا ہوا اور بہت لوگ مقتول و محبوس و مسجون ہوئے اور ازانجملہ یہ ہے کہ جمع ہوں گے بیس شخص یا ان سے زیادہ اور ایک ان میں ایسا نہ ہوگا کہ جو خدا سے ڈرا ہو۔

اور ازانجملہ یہ ہے کہ گزرے گا مرد مسجد میں اور ادا نہ کرے گا وہاں دو رکعت اور جماع کرنا بی بی یا لونڈی سے اس کے دبر میں اور مشورہ کرنا لونڈیوں سے اور حکومت عورتوں کی اور امارت نادانوں کی اور منحصر ہونا سلام کا موقت پر اور راستہ ٹھہرانا مسجدوں کو اور سجدہ نہ ہونا ان میں خالص اللہ کے واسطے اور بھیجنا لڑکوں کا بڈھوں کو بطور قاصد کے درمیان دونوں افق کے اور پھرنا سوداگر کا دونوں افق میں اور نہ پانا فائدہ کا اور قائم ہونا خیار عراق کا شام میں اور شرار شام کا عراق میں اور سلامتی نہ ہونا دین کی مگر اس میں کہ بھاگے آدمی شاہق بشاہق اور سوراخ بسوراخ مانند روباہ کے کہ اپنے بچوں کو لے کر بھاگتی ہے اور ہووے ہلاک مردم کا ماں باپ کے ہاتھ سے اگر اس کے ماں باپ ہوں ورنہ بیوی کے ہاتھ سے ورنہ عزیز و اقارب اور ہمسایوں کے ہاتھ سے اور عار دیں اس کو یہ لوگ تنگی معاش پر اور تکلیف دیں مالایطاق کی یہاں تک کہ جان اپنی ہلاکت میں ڈالے۔

ازانجملہ چھپتے پھرنا مومن کا جیسے پھرتے تھے زمان سابق میں منافق رواہ ابن السنی۔ ازانجملہ یہ کہ آوے گا آدمیوں پر ایک زمانہ کہ ہوگی ہمت ان کی شکم پروری اور خواہش ان کی متاع دنیا اور قبلہ ان کا عورتیں اور دین ان کا دراہم و دینار اور وہ بدترین خلق ہیں نہیں بہرہ ان کا خدا سے رواہ السلمی عن علی رضی اور ازانجملہ یہ کہ آوے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ قتل کیے جاویں گے علماء جیسے قتل کیے جاتے ہیں کتے سو کاش کہ علماء اس وقت تحامق کریں رواہ الدیلمی و ابن عساکر عن علی رضی اور آوے گا لوگوں پر ایک زمانہ کہ علماء کو موت عزیز ہوگی زر سرخ سے زیادہ رواہ ابو ہریرۃ رضی عن نعیم عن ابی ہریرۃ اور بجاوے رات اور دن یہاں تک کہ پرانا ہو جاوے لوگوں کے سینوں میں جیسا کہ پرانا ہو جاتا ہے کپڑا اور ماسوائے قرآن اعجب ہوگا ان کی طرف اور بالکل طمع ہوگی ان کے دلوں میں کہ نہ ملے گا اس سے خوف اگرچہ حقوق الٰہیہ میں کمی

کرتے ہوں اور منتہای نفس ان کا آرزوئیں ہوں اگرچہ متجاوز ہو جاویں وہ منہیاتِ الٰہی تک اور کہیں گے کہ امید رکھتے ہیں ہم اللہ سے کہ درگزر کرے گا وہ ہم کو پہنیں گے پوست گوسفندوں کے گرگوں کے دلوں پر افضل ان کا وہ ہوگا کہ مداہن ہو نہ امر معروف کرے اور نہ نہی عن المنکر رواہ ابونعیم عن معقل بن یسار اور آوے گا لوگوں پر ایک وقت کہ پیروی نہ کیا جاوے گا علیم اور شرم نہ کیا جاوے گا حلیم اور توقیر نہ ہو کبیر کی اور رحم نہ ہو صغیر پر ماریں بعض ان کے بعض کو دل ان کے عجمی اور زبان عربی نہ پہچانیں معروف کو اور نہ انکار کریں منکر کا صالحین ان کے پوشیدہ ہیں وہ بدترین خلق خدا ہیں نظر نہ کرے گا خداوند تعالیٰ ان کی طرف قیامت کے دن رواہ الدیلمی عن علی رضی اللہ عنہ اور جب کہ مزخرف کرو تم مسجدوں کو اور محلّی کرو مصحفوں کو ہلاکی ہے تمہاری رواہ الحکیم عن ابی الدرداء اور نماز پڑھیں گے پچاس آدمی اور قبول نہ ہوگی کسی کی ایک بھی نماز رواہ ابوالشیخ عن ابن مسعود اور قیامت قائم نہ ہووے جب تک کہ تقسیم نہ ہووے میراث اور خوشی نہ ہو ساتھ غنیمت کے رواہ مسلم۔

اور تقارب[۱] اسواق اور افشای غیبت اور ظہور اہل منکر اور سور جوار اور تعطیل سیف جہاد ہے اور اختیار دنیا بعوض دین اور سور خلق و موت بدار ناگہان[۲] اور ہونا عورتوں کا کاسیات عاریات کا سر ان کے مانند کوہان شتر بختی کے ہیں۔ لعنت کرو ان کو کہ وہ ملعونات ہیں اخرجہ احمد اور نکلیں گے اس امت میں وہ کہ ان کے ساتھ تازیانہ ہیں مانند دم گاو[۲] کے صبح کرتے ہیں وہ خدا کے سخط میں اور شام کرتے ہیں اس کے غضب میں اخرجہ احمد اور باقی نہ رہنا اسلام سے سوا نام کے اور قرآن کے سوا نقش کے اور تحلیہ مصحف بزر اور زر بھی ذکور امت اور خطبہ پڑھنا لڑکوں کا تیروں پر اور کثرت صفوف[۳] کی دلہائے متباغضہ اور السنۂ مختلفہ اور ہوا ہائے متکاثرہ کے ساتھ حذیفہ بن الیمان سے مروی ہے کہ اقتراب ساعت سے ہیں بہتّر خصلتیں جب دیکھو تم لوگوں کو کہ مارتے ہیں نماز کو ضائع کرتے ہیں امانت کو کھاتے ہیں ربوا اور کہتے ہیں دروغ کو سبک جانتے ہیں خونریزی کو مشغول ہیں ساتھ بنا تعمیر کے بیچتے ہیں دین کو ساتھ دنیا کے اور قطع کرتے ہیں رحم کو اور ہوا حکم ضعف اور کذب صدق اور حریر لباس اور ظاہر ہوا جور اور بہت ہوئی طلاق اور بہت ہوا قذف اور بہت ہوئے لئام اور کم ہوئے کرام اور امیر ہوئے فاجر اور وزیر کاذب اور عرفا ظلمہ اور قرار فسقہ اور ظاہر ہووے اشرفی اور مطلوب ہووے بیضا روپیہ اور دراز ہوویں منار اور خراب ہوویں قلوب اور مشروب ہو شراب اور معطل ہوں حدود اور جنے لونڈی اپنے مالک کو اور پیادہ پا برہنہ تن سلطان ہوں اور شریک ہو عورت مرد کی تجارت میں اور تشبہ کریں مرد عورتوں سے اور عورتیں مردوں سے اور قسمیں کھاویں غیر خدا کی اور گواہی دیں بدون طلب اور تفقہ کریں برائے غیر خدا اور طلب کی جائے دنیا عمل آخرت سے اور لے جاویں مغنیات اور معازف اور ظلم پر فخر کریں اور حکم بیچا جاوے[۴] اور

---

[۱] مراد اس سے یہ ہے کہ ایک دوسرے سے شکایت کریں گے قلت نفع کی ۱۲ [۲] مراد اس سے چوبدار ہیں کہ امراء اور حکام اور ملوک و قضات و نواب کے دروازوں پر مقرر ہیں کہ فریادیوں اور مظلوموں کو ہانکتے ہیں اور کسی کو ان کے پاس جانے نہیں دیتے کہ اپنا عرض حال کرے ۱۲

[۳] مراد اس سے صفوں کا تمام نہ کرنا ہے اور قبل اتمام صفوف مقدمہ صف متاخر کا قائم کرتا ہے ۱۲۔

[۴] مسئلہ نہ بتاویں جب تک کہ کچھ روپیہ نہ لے لیویں یا حاکم فیصلہ نہ کرے جب تک رشوت نہ لے ۱۲

قرآن کو مزامیر ٹھہرا دیں پس انتظار کرو بادِ سرخ اور مسخ و قذف کا الحدیث وفیہ آیات کثیرۃ حذفتہا للتکرار اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ اور اظہار علم اور تصنع عمل اور دوستی بزبان اور دشمنی بدل رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب العلم اور حضرت علیؓ سے مروی ہے علامات اقتراب ساعت میں استحلال[۱۱۹] کبائر کا اور اکل[۱۲۰] ربوا اور اکل[۱۲۱] رشا اور تشیید[۱۲۲] بنیان اور تہاون بطلاق[۱۲۳] و استحلال[۱۲۴] معازف و نقض[۱۲۵] شہور و نقض[۱۲۶] مواثیق اور صعود[۱۲۷] جہال کا منابر پر اور پہننا مردوں کا ٹوپیوں[۱۲۸] کو یعنی بغیر عمامہ کے اور تضییق[۱۲۹] طرقات اور رکون[۱۳۰] علماء بسوی ولاۃ اور لعب[۱۳۱] ساتھ بیسر کے ۔ اور بجانا[۱۳۲] طبل و ساز و مزامیر کا ۔ اور اختلاف اہواء کا اور سوا اس کے اور بہت علامات ہیں کہ اگر جمع کیے جاویں ایک بحر طویل درکار ہو عاقل بصیر کو اتنا کافی ہے اور عالم خبیر کو اس قدر وافی غرض بہر حال ظہور منکرات و رواج سیئات و نشر بدعات اور فشو سیئات اور احداث محدثات روز بروز ترقی پاتا جاتا ہے اور بہت کم لوگ ہیں جو ان امراض سے آگاہ ہوں اور ان سے بھی کم وہ ہیں جو ان سے نفور ہوں ۔ اور ان سے بھی کم وہ ہیں جو ان امراض سے دور ہوں غرض صلحاء اقل قلیل ہیں اور بنظر خلائق میں اذل ذلیل ہم لوگ انہی فتنوں کے ذیل میں بازار دنیا میں آلے ہیں دیکھئے آگے اللہ تعالیٰ کو کیا منظور ہے ۔ حتی المقدور بندوں کو خوف خدا ضرور ہے ۔ اور عزلت عن الخلق موجب فرح و سرور دیکھئے و خالق کون و مکان پردہ غیب سے اس امت مظلومہ کی استمالت کب فرماتا ہے ۔ اور بظہور مہدی مقدس اور بہ نزول عیسیٰ علیہ السلام غربت اسلام کا علاج کب کرتا ہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ رُفَقَاءِ الْمَھْدِیِّ وَاجْعَلْنَا مِنْ خُدَّامِ الْعِیْسٰی اَللّٰھُمَّ اَحْیِنَا مَعَھُمْ وَاَمِتْنَا مَعَھُمْ وَاحْشُرْنَا فِی الْاٰخِرَۃِ مَعَھُمْ وَاَدْخِلْنَا فِی الْجَنَّۃِ مَعَھُمْ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَ یَا مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْخَلَائِقِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔

اَبْوَابُ الرُّؤْیَا باب ہیں خوابوں کے بیان میں ۔

عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔

مترجم ۔ رؤیا اصل میں مصدر ہے بمعنی رویت کے مگر مستعمل ہو گیا ہے اس چیز کے لیے کہ دیکھی جاوے خواب میں صورتوں سے قاموس میں ہے الرؤیا ما رأیتہ فی منامک یعنی رویا وہ ہے جو کہ دیکھے تو خواب میں اور رؤیا مقصور و مہموز ہے اور کبھی ہمزہ کو واو سے بدل کر دیتے ہیں تخفیف کے لیے اور رؤیا میں اختلاف ہے عقلاء کا بسبب ایک اشکال وارد کے اور وہ اشکال یہ ہے کہ نوم ضد ادراک ہے پس جو کوئی مرئی ہوتا ہے وہ کیا ہے ۔ اکثر متکلمین اشاعرہ سے اور معتزلہ اس طرف گئے ہیں کہ وہ خیال باطل ہے نہ حقیقت ادراک لیکن معتزلہ کہتے ہیں کہ دیکھنے کے شرائط ہیں مثلاً مقابلہ رائی اور مرئی میں اور خروج شعاع باصرہ سے اور توسط ہوائے شفاف کا مانند اس کی اور یہ سب مفقود ہیں منام میں پس سوائے خیالات فاسدہ اور اوہام باطلہ کے اور کچھ نہیں اور اشاعرہ کہتے ہیں چونکہ نوم ضد ادراک ہے اور جاری نہیں ہوئی عادت الٰہی ساتھ خلق ادراک کے نائم میں پس جو مدرک ہوتا ہے حقیقت ادراک

نہیں ہے بلکہ خیال باطل اور وہم عاطل ہے اور یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ مراد بطلان سے ان کے نزدیک اتنا ہے کہ رؤیا حقیقت ادراک نہیں ہے بلکہ ایک چیز ہے مشابہ ادراک اور یہ مراد نہیں کہ رؤیا صحیح نہیں یا اعتبار اس کا کچھ نہیں اس لیے کہ صحت پر رؤیا صالحہ کے اور حقیقت پر اس کے اجماع اہل حق منعقد ہے پس گویا وہ کہتے ہیں کہ رؤیا حقیقت ادراک نہیں ہے ولیکن باوجود اس کے ثبوت رکھتا ہے اور اس کی تعبیر ہے اور اولی یہ ہے کہ لفظ باطل رؤیا کی حق میں نہ کہیں بلکہ بجائے اس کے محض یا صرف کا استعمال کریں تو اولی ہے اور ابواسحٰق اسفرائنی نے کہا ہے کہ رؤیا ادراک ہے حقیقۃً بے شبہ اس لیے کہ کچھ فرق نہیں اس چیز میں جو پاتا ہے نائم نوم میں اور مستیقظ یقظہ میں۔۔۔۔ ادراکات سے پس تشکیک ادراک نائم میں مستلزم ہے وقوع شک کو ادراک مستیقظ میں اور یہ مستلزم ہے انکار بدیہی کو اور استاد مذکور بھی قائل ہے کہ نوم ضد ادراک ہے مگر کہتا ہے کہ نوم قائم ہے بعض اجزائے انسان سے اور ادراک قائم ہے بعض دوسرے کے ساتھ اس کے اجزا سے اس لیے اجتماع ضدین مقام واحد میں لازم نہ آیا کذافی المواقف وشرحہ اور طیبی نے کہا ہے حقیقت رویا کی پیدا کرنا ہے حق تعالیٰ کا دل نائم میں علوم و ادراکات کو جیسا کہ پیدا کرتا ہے اس کا دل یقظان میں اور وہ تعالیٰ خالق ہے علوم و ادراکات کا نہ یقظہ موجب اس کا نہ نوم مانع اس کا خلق ان ادراکات کا نائم میں علامت اس کی دوسرے امور میں کہ عارض ہوتے ہیں ثانی الحال میں جیسے کہ تعبیر اس کی ہے اور خواب مانند ابر کے ہے کہ دلیل ہے باران کی اور اس قول کی رو سے رویا حقیقت ادراک ہے اور نوم اور ادراک میں ضدیت نہیں اور فقیر یعنی مترجم کے نزدیک یہی قول کتاب وسنت سے قریب تر معلوم ہوتا ہے شرح مشکوٰۃ۔

بَابُ اَنَّ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ

باب اس بیان میں کہ خواب مومن کا چھیالیسواں حصہ ہے نبوت کا۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَكَدْ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَاَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُهُمْ حَدِيْثًا وَرُؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ وَالرُّؤْيَا ثَلَاثٌ فَالرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ بُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ وَالرُّؤْيَا مِنْ تَحْزِيْنِ الشَّيْطَانِ وَالرُّؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ بِهَا الرَّجُلُ نَفْسَهٗ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ وَلْيَتْفُلْ وَلَا يُحَدِّثْ بِهِ النَّاسَ قَالَ وَاُحِبُّ الْقَيْدَ فِي النَّوْمِ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قریب ہو جاوے زمانہ نہ ہووے گا خواب مومن کا جھوٹ اور سچا خواب اس کا ہے جس کی بات سچی ہے یعنی جو صادق ہے اور خواب مسلمان کا چھیالیسواں حصہ ہے نبوت کا اور خواب تین قسم ہے ایک خواب نیک کہ بشارت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور دوسرا وہ خواب کہ غمگین کرتا ہے اس میں شیطان کی طرف سے اور ایک خواب حدیث نفس ہے مرد کی یعنی خیالات ہیں کہ متصور ہوتے ہیں پھر جب دیکھے کوئی خواب میں وہ چیز کہ مکروہ رکھے تو کھڑا ہو جاوے اور تھوکے اور نہ بیان کرے لوگوں سے اور فرمایا دوست رکھتا ہوں میں زنجیر کو دیکھنا خواب میں اور مکروہ جانتا ہوں طوق کو دیکھنا یعنی گلے میں اور زنجیر کی تعبیر دین پر ثابت رہنا ہے۔

ف ۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ۔

عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مومن کا ایک ٹکڑا ہے چھیالیس ٹکڑوں میں سے نبوت کے۔

ف ۔ اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابی رزین عقیلی اور انسؓ اور ابی سعیدؓ اور عبداللہ بن عمروؓ اور عوف بن مالکؓ اور ابن عمرؓ سے بھی روایت ہے حدیث عبادہ کی صحیح ہے۔

مترجم ۔ قولہ جب قریب ہوجاوے زمانہ اس میں تین قول ہیں بعضوں نے کہا مراد قرب ساعت ہے کہ جب قیامت قریب ہوگی خواب صحیح بہت کثرت سے ہوں گی اور یہ پہلا قول ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ مراد اقتراب زمان سے برابر ہونا دن اور رات کا ہے چنانچہ معبّرین کا قول ہے اصدق الازمان للعبارۃ وقت انفتاق الانوار وادراک الثمار وحینئذ یستوے اللیل والنھار۔ تیسرا قول یہ ہے کہ مراد اس سے زمانہ کا چھوٹا ہوتا ہے قریب قیامت کے ہوگا کہ سال برابر ہوگا ماہ کے اور ماہ برابر ہفتہ کے اور ہفتہ برابر ایک دن کے اور دن برابر ایک گھڑی کے۔ قولہ اور سچا خواب اس کا جس کی بات سچی الخ یعنی جو شخص عادت کرے صدق کی اور بچے کذب سے اور حاصل کرے عقائد صحیحہ اور اعتقادات صادقہ اور صدق احوال وافعال واقوال کا اس کا خواب روز بروز سچا ہوتا جاتا ہے اور بشارات غیبیہ سے اس کی تائید ہوتی جاتی ہے۔ اور بڑے بڑے عمدہ علوم اور پسندیدہ فہوم بذریعہ رؤیا اسے تعلیم ہوتے ہیں اور لقاء انبیاء وصلحاء اور فیوض ارواح شہداء اور طرح طرح کی نعماء غیبیہ اور آلاء ربانیہ اسے حاصل ہوتے ہیں کہ ابنائے زمان اس کے سننے سے متحیر اور اخوان دوران اس کے استماع سے ششدر ہوں۔ قولہ اور خواب مسلمان کا چھیالیسواں حصہ ہے اس میں روایات مختلف ہیں چنانچہ مسلم کی روایت میں پینتالیسویں حصہ کا ذکر ہے اور ایک روایت میں جزء من سبعین جزءًا من النبوۃ مذکور ہے اربعین جزءًا بھی وارد ہوا ہے اور تسعۃ واربعین بھی اور حضرت عباسؓ سے ایک روایت میں خمسین بھی آیا ہے اور ابن عمرؓ کی روایت میں ستۃ وعشرین اور عبادہؓ کی روایت میں اربعۃ واربعین قاضی عیاض سے مروی کہ طبریؒ نے کہا ہے کہ یہ اختلاف ہوتا ہے بسبب اختلاف رائی کے کہ مومن صالح کا رؤیا چھیالیسواں جزء ہے اور مومن فاسق کا ستر اجزا کا ایک جزء اور بعضوں نے کہا ہے کہ جس کی تعبیر خفی ہو وہ ستر اجزاء کا ایک جزء ہے اور جس کی تعبیر جلی ہو وہ چھیالیسواں جزء ہے خطابی نے کہا ہے کہ بعضے علماء نے فرمایا کہ ایام وحی کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر تیئیس برس ہیں دس برس مدینہ میں اور تیرہ برس مکہ میں اور اس سے قبل چھ مہینے خواب صالح میں آپ کو وحی ہوتی تھی اور چھ مہینے چھیالیسواں حصہ ہیں تیئیس برس کا پس اس حدیث میں اشارہ اس کی طرف ہے اور بعضوں نے اس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ مدت رؤیا صالح کی نقل سے ثابت نہیں اور بصورت ثبوت بھی بعد اس کے بہت سے خواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھے ہیں پھر ان خوابوں کی مدت اگر ملائی جاوے تو چھ مہینے سے زیادہ ہوں گے اور نسبت متغیر ہوجاوے گی مگر مازریؒ نے اس کا جواب دیا ہے کہ یہ اعتراض باطل ہے اس لیے کہ بعد وحی کے خواب چونکہ بازرسال ملک ہوئے ہیں وہ وحی میں داخل ہیں اور بعضوں نے کہا چونکہ خواب میں اکثر

اخبار بالغیب بھی ہوتا ہے اس لیے آپ نے اسے جزو نبوت فرمایا ہے خطابی نے کہا یہ حدیث موکد ہے امر رؤیا کی۔ اور محقق ہے اس کی منزلت کی اور کہا جزء نبوت ہونا رؤیا کا انبیاء کے حق میں ہے یعنی انہیں کے خواب جزو نبوت ہیں نہ ان کے غیر کے اس لیے کہ انبیاء پر وحی بھیجی جاتی ہے خواب میں جیسا کہ جاگتے میں اور خطابی نے کہا بعض علماء کا قول ہے کہ مراد حدیث سے یہ ہے کہ رؤیا آتے ہیں موافقت پر نبوت کے اس لیے کہ وہ ایک جزو باقی ہے نبوت کا یعنی قیامت تک اور مترجم کے نزدیک یہی قول صحیح تر ہے اور موید ہیں اس کی بہت حدیثیں یعنی تخصیص رؤیا انبیاء کی جزء نبوت ہونے میں خوب نہیں (واللہ اعلم نووی)۔ قولہ جب دیکھے خواب میں کوئی چیز مکروہ الخ نووی نے کہا ہے کہ مناسب ہے کہ جمع کرے سب روایتوں کو یعنی جب کچھ مکروہ دیکھے تو تھوکے بائیں طرف تین بار اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ومن شرھا پڑھتا جاوے اور کروٹ بدل لیوے اور اٹھ کر دو رکعت پڑھ لے پھر جس نے ایسا کیا اس نے سب روایتوں پر عمل کیا جو اس باب میں وارد ہوئی ہیں۔ اور اگر اقتصار کیا بعض پر تو بھی دفع ضرر کو کافی ہے جیسا کہ مصرح ہے حدیثوں میں انتہی۔ قولہ اور نہ بیان کرے لوگوں سے اسلیے کہ شاید اگر تعبیر دی اس کی کسی دشمن نے خراب تو واقع ہوگی اس لیے کہ کہا گیا ہے کہ رؤیا بمنزلہ طائر کے ہے جب تعبیر دی گئی اس کی اتر آیا اور اگر تعبیر نہ دی گئی اڑ گیا۔ قولہ دوست رکھتا ہوں میں زنجیر کو الخ اس لیے کہ زنجیر یں پیروں میں ہوتی ہیں اور اشارہ ہے اس میں معاصی اور شرور اور انواع باطل سے باز رہنے کا اور طوق کا محل گردن ہے اور وہ زیور ہے اہل نار کا چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اِنَّا جَعَلْنَا فِىٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا اور فرمایا اِذِ الْاَغْلٰلُ فِىٓ اَعْنَاقِهِمْ۔ اور اہل تعبیر نے اس میں ایک تفصیل کی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب دیکھے کوئی شخص زنجیر اپنے میں اور وہ مسجد میں ہے یا کسی مشہد خیر میں یا کسی اور اچھی حالت میں پس وہ دلیل ہے اثبات کی اس کی حالت مذکورہ پر اور اسی طرح اگر دیکھے اُسے صاحب ولائت تو وہ دلیل ہے اس کے اثبات ولائت پر اور اگر دیکھے مریض و مسجون و مسافر و مکروب وغیرہ تو دلیل ہے اس کے ثبات پر ان حالتوں میں اور کہا ہے کہ اگر ملحق ہو جاوے اس کے ساتھ کوئی اور مکروہ بھی مثلاً زنجیر کے ساتھ طوق بھی دیکھا تو تعبیر ہے زیادہ مکروہ کی اس لیے کہ وہ صفت ہے معذبین کی اور طوق اگر گردن میں ہے مذموم ہے اور اگر ہاتھ میں ہے تعبیر اس کی کف عن الشر ہے اور کبھی دلالت اس کے بخل پر بھی ہے اور کبھی منع پر ان فعلوں کے جس کی نیت کی ہے (نووی) فقیر کہتا ہے دونوں ہاتھوں کو اپنے مغلول دیکھنا گردن میں اشارہ ہے بخل کی طرف چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ الآیۃ اشارہ ہے ذہاب خیر و برکت کی طرف چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ اور اگر کسی ظالم کو خواب میں مغلول دیکھے اشارہ ہے مواخذہ الٰہی کی طرف چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ۔

بَابُ ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَبَقِيَتِ الْمُبَشِّرَاتُ

باب ذہاب نبوت اور بقائے مبشرات کے بیان میں۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّسَالَةَ وَالنُّبُوَّةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِيْ وَلَا نَبِيَّ قَالَ فَشَقَّ

روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رسالت اور نبوت تمام ہو گئی پس اب کوئی رسول نہیں میرے بعد اور نہ کوئی نبی کہا راوی نے پس گراں ہوئی

ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ لٰكِنَّ الْمُبَشِّرَاتُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ رُؤْيَا الْمُسْلِمِ وَهِيَ جُزْءٌ مِّنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ۔

لوگوں پر یہ بات تب فرمایا آپؐ ولیکن مبشرات باقی ہیں عرض کی لوگوں نے یا رسول اللہ مبشرات کیا چیز ہے فرمایا آپؐ نے خواب مسلمان کا اور یہ ایک ٹکڑا ہے نبوّت کے ٹکڑوں سے۔

ف۔ اس باب میں ابوہریرہؓ حذیفہ بن اسیدؓ اور ابن عباسؓ اور ام کرزؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اس سند سے یعنی مختار بن فُلفُل کی روایت سے۔

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ مِصْرَ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فَقَالَ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ مُنْذُ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهَا اَحَدٌ غَيْرُكَ مُنْذُ اُنْزِلَتْ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰى لَهٗ۔

روایت ہے عطاء بن یسار سے وہ روایت کرتے ہیں ایک مرد سے اہل مصر کے کہا اس مرد نے پوچھا میں نے ابوالدرداء سے معنی اس قول اللہ تعالیٰ عزوجل کے لَهُمُ الْبُشْرٰى الایہ سو فرمایا ابوالدرداء نے نہیں پوچھا مجھ سے کسی نے سوا تیرے مگر ایک شخص نے جب سے کہ پوچھ رکھا ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آپؐ نے نہیں پوچھا مجھ سے کسی نے جب سے اتری یہ آیت سوا تیرے مراد البشریٰ سے اس آیت میں خواب نیک ہے کہ دیکھتا ہے اس کو مسلمان یا فرمایا دکھایا جاتا ہے اس کو یعنی من جانب اللہ۔

ف۔ اس باب میں عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے۔ مترجم۔ بُشریٰ قرآن عظیم الشان میں پندرہ جگہ آیا ہے اور منجملہ اس کے یہ آیت ہے کہ گیارھویں سپارے کے بارھویں رکوع میں واقع ہے۔ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ اور اختلاف کیا ہے مفسرین نے بشریٰ میں کہ مراد اس سے کیا ہے پس ایک قول تو وہی ہے جو اوپر گزرا اور عبادہ بن صامت سے بھی یہی مروی ہے یعنی وہ خواب صالح ہے اور ابوہریرہؓ سے بھی ایک روایت میں آیا ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ مراد اس سے ثنا حسن ہے دنیا میں اور جنت ہے آخرت میں چنانچہ ابوذرؓ سے منقول ہے کہ پوچھا انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آدمی عمل کرتا ہے اپنے نفس کے لیے اور لوگ دوست رکھتے ہیں اس کو فرمایا آپ نے تلك عاجل بشرى المومنين یعنی یہ دنیا میں بشریٰ ہے مومن کا اور زہری اور قتادہ سے مروی ہے کہ مراد اس سے نزول ملائکہ ہے ساتھ بشارت کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے موت کے قریب چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ اور عطاء نے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے کہ بشریٰ دنیوی سے مراد ہے آنا فرشتوں کا قریب قرب موت کے بشارت کے ساتھ اور آخرت میں بعد خروج نفس مومن کے کہ لے چڑھتے ہیں اسے اللہ تعالیٰ کی طرف اور بشارت دیتے ہیں اسے رضوان الٰہی کی غرض یہ تیسرا قول ہے اور چوتھا حسن بصریؒ سے منقول ہے کہ مراد اس سے وہ بشارتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لیے اپنی کتاب کریم میں فرمائی ہیں ثواب عظیم سے اور انواع نعیم سے جیسا ان آیتوں میں وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَبْشِرُوْا

بِالْجَنَّةِ اِلٰی غَیْرِھَا مِنَ الْاٰیَاتِ (لغوی) فقیر کہتا ہے قولین اوّلین مؤید بالحدیث ہیں پس وہی اولیٰ ہیں قبول کے لیے اگرچہ قولین آخرین میں بھی استدلال کتاب اللہ سے موجود ہے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَصْدَقُ الرُّؤْیَا بِالْاَسْحَارِ۔

روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ سچی وہ خواب ہیں جو سحر کے وقت دیکھے جاویں۔

مترجم۔ سحر چھٹا حصہ اخیر ہے رات کا اور وہ وقت ہے نزول برکات کا اور قبول ادعیات اور رہتا ہے اس وقت باری تعالیٰ شانہ آسمان اوّل پر اور رجوع ہے تمام عالم قدس اور عالم ملکوت عالم شہادت کی طرف اور نورانی ہوتے ہیں اس وقت دل اور نکلتی ہیں اس وقت دعائیں صالحین کی اور مشغول بعبادت ہوتے ہیں اس وقت مخلصین بے ریا صاحبان اخلاص بندگان باوفا پس ایسی تاثیر ہے اس وقت میں کہ اثر کر جاتی ہے نائمین میں یعنی وہ صداقت ہے خوابوں کی پس جو فائدہ حاصل ہوگا اس وقت میں بیداروں کو وہ کب تحریر میں آسکتا ہے۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا قَالَ ھِیَ الرُّؤْیَا الصَّالِحَةُ یَرَاھَا الْمُؤْمِنُ اَوْ تُرٰی لَہٗ

روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ پوچھی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد آیہ لھم البشریٰ کی فرمایا آپ نے وہ خواب صالح ہے کہ دیکھتا ہے اسے مومن یا دکھایا جاتا ہے اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

ف۔ حرب نے اپنی روایت میں حدثنا یحییٰ کہا یعنی بجائے عن یحییٰ کے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ

باب رؤیت النبی صلے اللہ علیہ وسلم میں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَتَمَثَّلُ بِیْ۔

روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مجھ کو دیکھا خواب میں سو بیشک مجھی کو دیکھا اس لیے کہ شیطان متمثل نہیں ہوتا میری صورت کے ساتھ۔

ف۔ اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابی قتادہؓ اور ابن عباسؓ اور ابی سعیدؓ اور جابرؓ اور انسؓ اور ابی مالک اشجعی سے روایت ہے۔ کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور ابی بکرہ اور ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ الفاظ اس حدیث کے کئی طرح مروی ہیں چنانچہ ایک روایت میں مَنْ رَاٰنِیْ فِی الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِیْ اور ایک روایت میں لَا یَنْبَغِیْ لِلشَّیْطَانِ اَنْ یَتَمَثَّلَ فِیْ صُوْرَتِیْ ہے اور من راٰنی فقد رای الحق اور من راٰنی فی المنام فسیرانی فی الیقظة او کانما راٰنی فی الیقظة ۔ اور اختلاف کیا ہے علماء نے کہ فقد راٰنی سے کیا مراد ہے بعضوں نے کہا مراد اس سے یہ ہے کہ جس نے مجھے دیکھا اس نے سچ دیکھا اور وہ خواب اس کا اضغاث احلام سے نہیں اور نہ تشبیہات شیطانیہ سے اور مؤید ہے اس معنی کی روایت فقد رای الحق کہ مراد اس سے رؤیت صحیحہ ہے اور کبھی دیکھتا ہے دیکھنے والا ان کی صفت کے خلاف اور حلیہ مبارک کے مخالف اور نہ اس میں کچھ اشکال

نہیں اس لیے کہ ذاتِ مقدس ان کی مرئی ہے اور صفات متخیلہ غیر مرئی اور کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کہ بعض صور متخیلہ کو گمان کرتا ہے کہ میں نے دیکھا ہے حالانکہ اس نے دیکھا نہیں ہوتا اور اسی طرح کچھ اشکال نہیں اس میں کہ وقت واحد میں دیکھا دو شخصوں نے اپنی جگہوں میں اور ایک مشرق میں ہے دوسرا مغرب میں اس لیے کہ خواب فقط ادراک ہے اور شرط نہیں اس میں تصدیق ابصار کی اور نہ قرب مسافت کا اور نہ مدفون ہونا مرئی کا زمین میں اور نہ ظہر زمین پہ ہونا فقط کافی ہے ادراک صحیح واقعی کے لیے وجود جسم مبارک کا اور موجود ہونا جسم مبارک کا اور فنا سے محفوظ ہونا اس کا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور اگر دیکھا کسی نے کہ آپ نے حکم کیا کسی کے قتل کا کہ حرام ہے اس کا قتل پس دیکھنا اس کا ذات مقدس کو صحیح ہے اور وہ فرمان تخیّل اس کا ہے اور قصور ہے رائی کا نہ مرئی کا اور قاضی نے کہا احتمال ہے کہ فقد رانی اور فقد رای الحق سے یہ مراد ہو کہ شیطان متمثل نہیں ہوتا میری صورت میں یعنی جب کہ دیکھا آپ کو اس صفت پر جو معروف تھی آپ کی حیوۃ مبارک میں پھر اگر اس کے خلاف دیکھا تو رؤیا تاویل ہوا۔ نہ رؤیا حقیقی مگر یہ قول قاضی کا ضعیف ہے۔ صحیح یہی ہے کہ رویت آپ کی بہر حال حقیقی ہے خواہ صفت معروفہ پر دیکھیں یا اور طرح پر جیسا کہ ذکر کیا مازری نے کہا قاضی نے کہ قول ہے بعض علماء کا کہ خاص کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس فضیلت سے کہ رویت آپؐ کی صحیح اور صدق ہے۔ اور روکا شیطان کو کہ متصور ہو آپؐ کی صورت میں تاکہ جھوٹ نہ باندھ سکے آپؐ پر خواب میں بھی جیسے کہ خرق عادت ہے انبیاء کے واسطے معجزہ کے لیے اور جیسے کہ محال کیا متصور ہونا شیطان کا ان کی صورت میں بیداری میں اور اگر واقع ہوتا یہ امر تو مشتبہ ہوتا حق ساتھ باطل کے اور وثوق نہ ہوتا انبیاء کے فرمودوں کا پس روک دیا اللہ تعالیٰ نے نزغ شیطان کو اور وسوسہ اور القاء اور کید اس کے کو اور کہا قاضی نے اتفاق کیا ہے علماء نے جواز رویت الٰہی پر اور صحت پر اس کے خواب میں اگرچہ بندہ دیکھے اس صفت پر کہ جو اس کے حال کے لائق نہیں صفات اجسام سے اس لیے کہ یہ مرئی غیر ذات الٰہی ہے اور جائز نہیں اس تعالیٰ پر تجسیم غرض جو کچھ کہ مرئی ہے وہ تجلیات الٰہیہ ہے نہ ذات الٰہیہ اور وہ قادر ہے کہ جس طرح پر چاہے تجلی فرما دے اور جس صورت میں چاہے متجلی ہو ابن باقلانی نے کہا ہے کہ رویت الٰہی خواب میں خواطر قلبیہ ہیں یا دلالات ہیں رائی کو امور ما کان او یکون کی طرف مانند سائر مرئیات کی انتہیٰ اور قول آنحضرتؐ کا من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظة اس میں تین قول ہیں۔

اوّل یہ کہ مراد اس سے حضرت کے ہم عصر لوگ ہیں گویا آپؐ نے فرمایا کہ جس نے میری طرف ہجرت نہ کی اور مجھے خواب میں دیکھا عنقریب وہ موافق ہجرت کے ہوگا اور عالم بیداری میں مجھے دیکھے گا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ تصدیق اس خواب کی آخرت میں ہووے گی کہ وہاں سب لوگ آپ کو دیکھیں گے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ جس نے آپ کو یہاں خواب میں دیکھا اس کو آخرت میں ایک رویت خاص ہوگی اور قرب و اختصاص بہ نسبت سائر ناس کے زیادہ ہوگا اور دولت شفاعت سے بھی فیض یاب ہوگا (نووی)

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا رَأَى فِي الْمَنَامِ مَا يَكْرَهُ مَا يَصْنَعُ ۔

باب بدخوابی کے علاج میں ۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَسَارِهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ وَلْيَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهَا فَإِنَّهَا لَا يَضُرُّهُ ۔

روایت ہے ابو قتادہؓ سے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے پھر جب دیکھے کوئی تم میں کا کسی ایسی چیز کو کہ بُری لگے اس کو تو تھوکے اپنی بائیں طرف تین بار اور پناہ مانگے اللہ تعالیٰ سے اس خواب کے شر سے پس وہ ضرر نہیں کرے گا اس کو۔

ف اس باب میں عبداللہ بن عمرؓ اور ابی سعیدؓ اور جابرؓ اور انسؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ کچھ بیان اس کا ابھی اوپر گزرا اور خاص کیا آپ نے بائیں طرف کو کہ جانب ہے شیطان کے آنے کی اور نجاسات کی اور منسوب کیا خواب بد کو شیطان کی طرف منسوب کرنا مسببات کا اسباب کی طرف اور منسوب کیا خواب نیک کو باری تعالیٰ کی طرف تادباً حالانکہ خلق ادراک کا دونوں قسم کے خوابوں میں باری تعالےٰ شانہ کی طرف سے ہے بلاشرکت غیرے وہو الحق الصریح۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْبِيرِ الرُّؤْيَا

باب تعبیر خواب میں ۔

عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ أَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَهِيَ عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا فَإِذَا تَحَدَّثَ بِهَا سَقَطَتْ قَالَ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَا تُحَدِّثْ بِهَا إِلَّا لَبِيبًا أَوْ حَبِيبًا ۔

روایت ہے ابی رزین سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مومن کا ایک ٹکڑا ہے چالیس ٹکڑوں میں سے نبوت کے اور یہ مرد پر ایسا ہے جیسے کہ کسی کے سر پر چڑیا ہو جب تک کہ بیان نہیں کیا اس کو پھر جب بیان کر دیا اس کو گر پڑی کہا راوی نے اور گمان کرتا ہوں میں کہ یہ بھی فرمایا آپ نے کہ مت بیان کر خواب کو مگر کسی عقلمند سے یا کسی دوست سے

عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّؤْيَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ وَهِيَ عَلَى رِجْلِ طَائِرٍ مَا لَمْ يُحَدِّثْ بِهَا وَإِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ ۔

روایت ہے ابی رزین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خواب مسلمان کا ایک ٹکڑا ہے چھیالیس ٹکڑوں میں سے نبوت کے اور وہ مرد پر بمنزلہ ایک پرندہ کی ہے جب تک کہ بیان نہ کرے اور جب کہ بیان کیا وہ گر پڑا یعنی واقع ہوئی جو تعبیر اس کی ہے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو رزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یعلیٰ بن عطاء سے اور کہا روایت ہے وکیع بن حدس سے اور کہا شعبہ اور ابوعوانہ اور ہشیم نے یعلیٰ بن عطاء سے انہوں نے

وکیع بن عدس سے اور یہ صحیح تر ہے۔

مترجم۔ خواب بمنزلہ ایک پرندہ کے ہے یہ کنایہ ہے عدم استقرار سے یعنی ساقط ہے اور قرار پانے والا نہیں جب تک کہ دل میں پوشیدہ ہے اور زبان پر نہیں آیا اس کا اعتبار نہیں اور وقوع نہیں پاتا جب اسے زبان پر لایا اور غیر سے ذکر کیا اور اس نے تعبیر دی واقع ہوا پس اسے کسی سے کہنا نہ چاہیے اور یہ اس خواب کا حکم ہے کہ جس کے وقوع سے آدمی ڈرتا ہے۔ اور متضمن ہے وہ کسی شر کا اور باقی رہا خواب نیک اس کو بھی دشمن اور بدخواہ اور سفیہ اور بے شعور سے نہ کہنا چاہیئے کہ وہ الٹی تعبیر دے گا کہ موجب حزن ہوگا بلکہ اپنے خیر خواہ ذی علم فہمیدہ آدمی سے ذکر کرنا چاہیے کہ وہ تعبیر نیک دے اور طبیعت اس سے محظوظ ہو۔

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا ثَلٰثٌ فَرُؤْيَا حَقٌّ وَرُؤْيَا يُحَدِّثُ الرَّجُلُ بِهَا نَفْسَهُ وَرُؤْيَا تَحْزِيْنٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَمَنْ رَاٰى مَا يَكْرَهُ فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ وَكَانَ يَقُوْلُ يُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ الْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ وَكَانَ يَقُوْلُ مَنْ رَاٰنِي فَاِنِّي اَنَا هُوَ فَاِنَّهُ لَيْسَ لِلشَّيْطَانِ اَنْ يَتَمَثَّلَ بِي وَكَانَ يَقُوْلُ لَا تُقَصُّ الرُّؤْيَا اِلَّا عَلٰى عَالِمٍ اَوْ نَاصِحٍ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب تین ہیں ایک سچا خواب ایک وہ کہ خیال کرتا ہے آدمی اپنے دل میں اور ایک غم دلانا ہے شیطان کا پھر جس نے دیکھا ایسا خواب کہ برا جانتا ہے اسے تو اٹھے اور نماز پڑھے اور فرماتے تھے پسند آتا ہے مجھے زنجیر کا خواب میں دیکھنا اور برا لگتا ہے مجھے طوق کا دیکھنا اس لیے کہ زنجیر کی تعبیر ثبات فی الدین ہے اور فرماتے تھے جس نے مجھ کو دیکھا پس میں ہی ہوں وہ اس لیے کہ شیطان کی یہ مجال نہیں کہ میری صورت بنے اور فرماتے تھے مت بیان کر خواب کو مگر عالم سے یا ناصح سے۔

ف۔ اس باب میں انسؓ اور ابی بکرہ اور ام علاء اور ابن عمرؓ اور عائشہؓ اور ابی سعیدؓ اور جابرؓ اور ابی موسیٰ اور ابن عباسؓ اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہؓ کی حسن ہے صحیح ہے۔

مترجم۔ تفصیل ان سب کی اوپر گزری۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الَّذِي يَكْذِبُ فِي حُلُمِهٖ

باب جھوٹا خواب بیان کرنے کی مذمت میں۔

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اُرَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَبَ فِي حُلُمِهٖ كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَقْدَ شَعِيْرَةٍ

روایت ہے علی سے کہا راوی نے گمان کرتا ہوں میں کہ روایت کی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپؐ نے کہ جس نے جھوٹ باندھا اپنی خواب کا مضمون حکم دیا جاوے گا اس کو قیامت کے دن کہ دو جو میں گرہ لگا دے۔

ف۔ روایت کی قتیبہ نے انہوں نے ابو عوانہ سے انہوں نے عبدالاعلیٰ سے انہوں نے ابی عبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کی اس باب میں ابن عباسؓ اور ابی ہریرہؓ اور ابی شریح اور واثلہ بن اسقع

سے بھی روایت ہے اور یہ صحیح تر ہے پہلی حدیث سے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَحَلَّمَ كَاذِبًا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ وَلَنْ يَعْقِدَ بَيْنَهُمَا۔

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جھوٹا خواب بیان کیا حکم کیا جاوے گا قیامت کے دن کہ گرہ لگاوے دو جَو میں اور گرہ نہ لگا سکے گا کبھی وہ ان میں۔

ف۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم۔ چونکہ خواب محل ہے اخبار غیبیہ کا اور خصوصاً خواب صالح ایک شعبہ ہے نبوت کا پس جھوٹ باندھنا اس میں گویا شعبہ ہے دعوٰی کاذبہ نبوّت کا یہی سبب ہے اس میں وعید وارد ہونے کا۔ انتہی۔ اور بعضوں نے کہا سبب وعید شدید کا یہ ہے کہ رؤیا کاذبہ میں جھوٹ باندھنا ہے اللہ تعالیٰ پر اور تخصیص شعیر کے گرہ لگانے کے لیے اس واسطے کہ مادہ اس کا اور شعور کا قریب قریب ہے گویا اشارہ ہے کہ یہ تیری بے شعوری کی سزا ہے کہ عقد شعیر گلے پڑا۔

باب

باب دودھ خواب میں دیکھنے کے بیان میں

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اِذْ اُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ ثُمَّ اَعْطَيْتُ فَضْلِيْ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا فَمَا اَوَّلْتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمُ۔

روایت ہے ابن عمرؓ سے۔ کہا انہوں نے سنا ہے میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اس حال میں کہ میں سوتا تھا کہ لایا گیا میرے پاس ایک پیالہ دودھ کا سو پیا میں نے پھر دیا بچا ہوا اپنا عمر بن خطابؓ کو لوگوں نے پوچھا کہ کیا تعبیر فرمائی آپؐ نے اس کی یا رسول اللہؐ آپؐ نے فرمایا تعبیر کی اس کی میں نے علم۔

ف۔ اس باب میں ابی ہریرہؓ اور ابی بکرہ اور ابن عباسؓ اور عبداللہ بن سلام اور خزیمہ اور طفیل بن سنجرہ اور سمرہ اور ابی امامہ اور جابرؓ سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابن عمر کی صحیح ہے۔

مترجم۔ اس حدیث میں معلوم ہوا کہ دودھ کی تعبیر علم ہے اور اسی طرح داخل ہے اس میں ہر خیر و برکت و نیکی و صلاح اور خوبی دنیا و آخرت اور ترقی دین اور بہبودی دارین اور اہل تعبیر نے کہا ہے کہ لبن بقر کی تعبیر مال و خصب دھنا ہے اگر اسے پیتے ہوئے دیکھے اور اگر دیکھے کہ دودھ دوہا اور پیا تو مرد فقیر امیر ہوگا اور مطلق لبن فطرہ اسلام ہے۔ اور سنت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مال حلال اور رزق حسن اور دہی کا دیکھنا ہم و غم ہے اور ضرر و حزن۔

باب

قمیص کی تعبیر میں۔

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا اَنَا

روایت ہے ابی امامہ سے وہ روایت کرتے ہیں بعض اصحاب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس درمیان میں کہ میں سو رہا تھا دیکھا میں نے آدمیوں کو کہ پیش

نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهٗ قَالُوْا فَمَا أَوَّلْتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنُ

کیے جاتے ہیں مجھ پر ان پر کرتے ہیں سو بعضے ان میں سے پہنچتے ہیں چھاتی تک اور بعضے اس سے نیچے یعنی ناف یا گھٹنے تک فرمایا آپ نے پھر جب پیش کیے گیے مجھ پر حضرت عمر تو ان پر ایک کرتہ تھا کہ کھینچتے تھے وہ اس کو یعنی زمین پر لٹکتا تھا لوگوں نے پوچھا کیا تعبیر سوچی آپ نے فرمایا تعبیر اس کی دین ہے

ف۔ روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابی امامہ سے انہوں نے ابی سعید خدری سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم معنی اس کے اور یہ صحیح تر ہے پہلی روایت سے۔

مترجم۔ قمیص میں جیسا فرق تھا حضرت عمر کے اور لوگوں کے وہی فرق تھا ان کے دین میں اور اور لوگوں کے دین میں یعنی تدین میں آپ اور لوگوں سے ایسے زیادہ تھے کہ جیسا لٹکتا ہوا قمیص اور قمیصوں سے زیادہ تھا اور اس سے لازم نہیں آتی فضیلت آپ کی ابوبکر صدیق پر اس لیے کہ حدیث میں تصریح نہیں اس کی اور فضیلت ابوبکر صدیق کی اور حدیثوں سے معلوم ہو چکی تھی اس لیے یہاں سکوت فرمایا اس سے اور اگر کوئی کہے کہ کیا مناسبت ہے قمیص کو دین سے تو کہیں گے۔ کہ جیسا قمیص ساتر عورت ہے ویسا ہی دین ساتر عیوب و ذنوب ہے اور دین اور تقویٰ قریب سے قریب ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلِبَاسُ التَّقْوٰى ذٰلِكَ خَيْرٌ۔ پس تقویٰ لباس فرمایا دال ہے اس پر کہ قمیص اور دین میں مناسبت ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمِيْزَانِ وَالدَّلْوِ

باب میزان اور دلو کے بیان میں۔

عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ رُؤْيَا فَقَالَ رَجُلٌ أَنَا رَأَيْتُ كَأَنَّ مِيْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فَوُزِنْتَ أَنْتَ وَأَبُوْ بَكْرٍ فَرَجَحْتَ أَنْتَ بِأَبِيْ بَكْرٍ وَوُزِنَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَرَجَحَ أَبُوْ بَكْرٍ وَوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ رُفِعَ الْمِيْزَانُ فَرَأَيْنَا الْكَرَاهِيَةَ فِيْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

روایت ہے ابی بکرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دن کس نے دیکھا ہے تم میں سے کوئی خواب تو کہا ایک مرد نے میں نے دیکھا خواب کہ گویا ایک ترازو اترا ہے آسمان سے اور تولے گئے اس میں آپ اور ابوبکرؓ سو بھاری نکلے آپ اور پھر تولے گئے اس میں ابوبکرؓ اور عمرؓ اور بھاری نکلے ابوبکرؓ اور تولے گئے اس میں عمرؓ اور عثمانؓ پس بھاری نکلے عمرؓ پھر اٹھالی گئی میزان پھر دیکھی ہم نے کراہت چہرے میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی اس خواب کے سننے سے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔ مترجم۔ شاید کراہیت کی وجہ یہ ہوئی کہ آپ نے سمجھا خلافت حضرت عثمانؓ ہی تک ہوگی اور یہ سمجھنا بھی آپ کا موافق واقع کے ہوا یعنی وہ خلافت کہ جو باتفاق اصحاب ہو اور مومنوں میں اختلاف نہ ہو حضرت عثمان ہی کے زمانہ تک ہوئی حضرت علیؓ کی خلافت میں اختلاف اصحاب رہا اگرچہ شروط خلافت راشدہ باجمعہا ذات مقدس میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مجتمع تھے۔ اور جس نے خلاف کیا آپ سے اس کی خطا اجتہادی تھی اور یہی دلالت کرتا ہے

یہ خواب مراتب اصحاب اور فضیلت ان کی علی ترتیب الخلافت یعنی اول سب سے ابو بکر ہیں بعد ان کے عمر بعد ان کے عثمان اور یہی ہے عقیدہ اہل سنت کا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ وَرَقَةَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيْجَةُ اَنَّهُ كَانَ صَدَّقَكَ وَاِنَّهُ مَاتَ قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيْتُهُ فِي الْمَنَامِ وَعَلَيْهِ ثِيَابٌ بَيَاضٌ وَلَوْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَكَانَ عَلَيْهِ لِبَاسٌ غَيْرُ ذٰلِكَ۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا پوچھا کسی نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ورقہ بن نوفل کا سو عرض کی خدیجہ نے کہ انہوں نے تصدیق کی تھی آپ کی رسالت کی اور انتقال کر چکے وہ قبل اس کے کہ ظاہر کریں آپ رسالت اپنی سو فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھائے گئے مجھے وہ خواب میں اور ان کے بدن پر کپڑے سفید تھے اور اگر ہوتے وہ اہل نار سے تو ہوتے ان پر اور طرح کے کپڑے سوا اس کے یعنی سیاہ وغیرہ۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے اور عثمان بن عبدالرحمٰن اہل حدیث کے نزدیک قوی نہیں۔

مترجم۔ ورقہ بن نوفل چچیرے بھائی تھے ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے اور تصدیق کی تھی انہوں نے حضرت کی رسالت کی آپ کا حال سن کر اور کہا تھا کہ وہ فرشتہ جو تم پاس آتا ہے وہ ناموس اکبر ہے اور افسوس کیا تھا انہوں نے اپنے بڑھاپے پر اور آرزو کی تھی کہ میں اس وقت جوان ہوتا جب کہ قوم آپ کی آپ کو نکالے گی تو آپ کی مدد کرتا چنانچہ تفصیل اس کی ابتدائے بخاری میں مذکور ہے اور قبل اشتہار رسالت کے انتقال فرمایا پھر حضرت نے فرمایا کہ وہ اہل نار سے نہیں اس لیے کہ ان کے بدن پر میں نے سفید کپڑے دیکھے خواب میں اس حدیث میں تصریح ہے کہ سفید کپڑوں میں کسی میت کو دیکھنا دلالت رکھتا ہے اس کے حسن خاتمہ پر اور نکوئی عاقبت پر اور رنگوں میں پسندیدہ تر سفید رنگ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ رَاَيْتُ النَّاسَ اجْتَمَعُوْا فَنَزَعَ اَبُوْ بَكْرٍ ذَنُوْبًا اَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْهِ ضُعْفٌ وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ قَامَ عُمَرُ فَنَزَعَ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ اَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِيْ فَرِيَّهُ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِالْعَطَنِ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے روایت کیا انہوں نے خواب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جس میں دیکھا تھا آپ نے ابی بکرؓ و عمرؓ کو سو فرمایا حضرت نے کہ دیکھا میں نے لوگوں کو کہ مجتمع ہوئے ہیں یعنی ایک کنوئیں پر پھر پانی کھینچا ابو بکرؓ نے ایک یا دو ڈول اور ان کے کھینچنے میں ضعف ہے اور اللہ تعالیٰ بخشے گا ان کو پھر کھڑے ہوئے عمر اور کھینچا انہوں نے اور وہ ڈول بہت بڑا ہو گیا پھر نہ دیکھا میں نے کسی پہلوان کو کہ کام کرے مثل اس کے کام کرنے کو یہاں تک کہ جگہ پکڑی لوگوں نے اپنی آرام گاہوں میں۔ یعنی بخوبی سیراب ہو گئے۔

ف اس باب میں ابی ہریرہؓ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے ابن عمر کی روایت سے

مترجم۔ اس حدیث میں اشارہ ہے خلافت کی طرف خلفائے راشدین یعنی شیخین کے قولہ کھینچا ابو بکرؓ نے ایک یا دو ڈول یعنی خلافت ان کی ایک یا دو سال ہے چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا کہ خلافت ان کی دو سال اور تین ماہ تھی قولہ اور ان کے کھینچنے میں

ضعف ہے اشارہ ہے کہ ان کے ایام میں اضطراب اور ارتداد واقع ہوگا یا اشارہ ہے لین اور مدارات اور قلت سیاست کی طرف یا اجراء کرنا امور سلطنت کا تامل و تانی کے ساتھ قولہ اور اللہ تعالیٰ بخشنے گا یعنی ارتداد امت وغیرہ ان کے منصب عالی میں کچھ نقصان نہ پہنچائے گی اور امر خلافت میں خلل نہ ہوں گے بلکہ عنایت الٰہی تائیدات غیبیہ سے اس کی مکافات کردے گی اور غرب بڑا ڈول ہے اونٹوں کے پانی پلانے کا فاستحالت غربا یعنی مستحیل ہوگیا اور بدل گیا چھوٹا ڈول بڑے سے قولہ نہ دیکھا میں نے کسی پہلوان کو الخ اس میں اشارہ ہے تعظیم دین کا اور اعلائے کلمۃ اللہ کا اور کثرت فتوحات اور فتح کنوز و خزائن اور جمع رجال اور نصب قتال کا جو حضرت عمر کے زمان فیض توامان میں منصہ شہود پر آیا کہ اثر آپ کی حسن سعی اور خوبی عزم اور صحت نیت اور جہد کثیر کا مشارق الارض سے مغارب تک پہنچا اور عبقری کا معنی رجل قوی شدید القوۃ قولہ ضرب الناس بعطن۔ عطن اونٹوں کے بٹھانے کی جگہ مراد اس کلمہ سے یہ ہے کہ لوگ یہاں تک سیر ہوئے اور اپنے اونٹوں کو آسودہ کیا کہ کسی کو حاجت نہیں رہی پانی کی اور بٹھا دیا اونٹوں کو ان کے مقاموں میں اور کھول دیا اپنے رحال کو بسبب فراغت حال اور بشاشت بال کے اور مقصود اس سے کمال سیرابی ہے الغرض اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کو خواب میں پانی پلاتے دیکھے تو تعبیر اس کی فیضان علوم ہے اور ایصال منافع دینیہ اور انتشار سنن نبویہ اور ترویج حسنات اور تنشیط عبادات اور اجرائی احکام اور اقامت حدود وغیر ذلک من الامور التی ظہرت فی زمان الخلافۃ علی ایدی الخلفاء الراشدین رضی اللہ عنہم اجمعین۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رُؤْيَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ حَتّٰى قَامَتْ بِمَهْيَعَةَ وَهِيَ الْجُحْفَةُ فَأَوَّلْتُهَا وَبَاءَ الْمَدِينَةِ يُنْقَلُ إِلَى الْجُحْفَةِ۔

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ روایت کرنے لگے وہ خواب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا میں نے ایک عورت سیاہ فام کو بکھرے ہوئے بال سر کے نکلی مدینہ سے یہاں تک کہ ٹھہر گئی مہیعہ میں اور نام ہے جحفہ کا کہ وہ بستی ہے سو تعبیر کی میں نے اس کی کہ وہ وبا ہے مدینہ کی کہ چلی جاوے گی جحفہ میں۔

ف یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت سیاہ فام کی تعبیر وبا ہے یا اور کوئی بلائے عام کہ جس سے اکثر خلائق متضرر ہو جیسے ظلم حکام کا جفا قضاۃ کی جور کسی قوم کا چنانچہ حدیث میں آیا ہے .... اَلظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ پس ظلم بصورت زن سیاہ فام ظاہر ہوتا ہے خواب میں یا وہ کثرت ہے ذنوب کی اور جفا ہے اپنے نفوس پر غرض تاریکی اور سیاہی مشعر ہے ذنوب و عیوب سے اور معبر ہے جور و جفا سے جیسے کہ انوار و بیاض معبر بہ طاعت و سعادت سے و معبر باقبال و دولت اور نور معبر ہے بعلم و فہم و صفائی ذہن و صفائی باطن اور ظلمت و سیاہی معبر ہے بکدورت طبع و قساوت قلب جہل و حمق و عقائد خبیثہ و ارتکاب بدع وغیر ذلک۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں جھوٹ نہ ہوگا رؤیا مومن کا یعنی جو دیکھے گا

لَا تَكَادُ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ تَكْذِبُ وَاَصْدَقُهُمْ رُؤْيَا اَصْدَقُهُمْ حَدِيْثًا وَالرُّؤْيَا ثَلٰثٌ اَلْحَسَنَةُ بُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ وَالرُّؤْيَا يُحَدِّثُ الرَّجُلُ بِهَا نَفْسَهُ وَالرُّؤْيَا تَحْزِيْنٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ رُؤْيَا يَكْرَهُهَا فَلَا يُحَدِّثْ بِهَا اَحَدًا وَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يُعْجِبُنِي الْقَيْدُ وَاَكْرَهُ الْغُلَّ اَلْقَيْدُ ثَبَاتٌ فِي الدِّيْنِ قَالَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِنَ النُّبُوَّةِ۔

وہی وقوع میں آوے گا اور سب سے سچا خواب اس کا ہے جس کی بات سچی ہے اور خواب تین ہیں ایک اچھا خواب کہ بشارت ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور ایک خواب وہ ہے کہ خیال کرتا ہے آدمی اپنے دل میں اور ایک خواب غم میں ڈالتا ہے شیطان کا پھر جب دیکھے کوئی تم میں سے ایسے خواب کو کہ مکروہ رکھے اس کو پس نہ بیان کرے اس کو کسی سے اور چاہیئے کہ اُٹھ کر نماز پڑھے کہا ابوہریرہؓ نے پسند آتا ہے مجھے زنجیر کا دیکھنا اور برا لگتا ہے طوق کا دیکھنا اس لیے کہ زنجیر کا دیکھنا تعبیر اس کی ثابت رہنا دین میں۔ کہا راوی نے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مومن کا ایک ٹکڑا ہے چھیالیس ٹکڑوں کا نبوت کے۔

ف ۔اور روایت کی عبدالوہاب ثقفی نے یہ حدیث ایوب سے مرفوعاً اور روایت کی حماد بن زید نے ایوب سے موقوفاً۔ مترجم۔ تفصیل اس کی اوپر گزری۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَاَنَّ فِيْ يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَهَمَّنِيْ شَاْنُهُمَا فَاُوْحِيَ اِلَيَّ اَنِ انْفُخْهُمَا فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا فَاَوَّلْتُهُمَا كَاذِبَيْنِ يَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِيْ يُقَالُ لِاَحَدِهِمَا مُسَيْلِمَةُ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ وَالْعَنْسِيُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ۔

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب میں دیکھا میں نے کہ میرے دونوں ہاتھوں میں دو کنگن ہیں سونے کے پس فکر میں ڈال دیا۔ مجھ کو ان کے حال نے سو وحی بھیجی گئی مجھ پر یعنی خواب ہی میں کہ پھونک دو ان دونوں کو سو پھونک دیا میں نے ان کو سو وہ دونوں اُڑ گئے پھر تعبیر دی میں نے ان دونوں کی سا تھ دو جھوٹوں کے کہ نکلیں گے بعد میرے کہ ایک کو ان میں سے مسیلمہ کہتے ہیں وہ نکلے گا یمامہ سے اور دوسرا عنسی کہ ہے خروج اس کا صنعا میں۔

ف ۔ یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے۔ مترجم۔ اس حدیث میں دلالت ہے اس پر کہ دیکھنا زیور کا جو ممنوع ہے مرد کو اپنے بدن پر تعبیر اس کی کسی کا تہمت باندھنا اور جھوٹ لگانا اور طوفان باندھنا ہے اور دور ہونا اس کا یا اتارنا اس تہمت سے بچنا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ اللَّيْلَةَ ظُلَّةً يَنْطِفُ مِنْهَا السَّمْنُ

روایت ہے ابن عباسؓ سے کہ ابوہریرہؓ بیان کرتے تھے کہ ایک مرد آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میں نے دیکھا آج کی رات ایک چھپا کہ ٹپکتا ہے اس سے گھی اور شہد اور

وَالْعَسَلُ وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَسْتَقُوْنَ بِأَيْدِيْهِمْ فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ وَرَأَيْتُ سَبَبًا وَاصِلًا مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَأَرَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ بَعْدَكَ فَعَلَا ثُمَّ أَخَذَهُ رَجُلٌ بَعْدَهُ فَعَلَا ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ فَقُطِعَ بِهِ ثُمَّ وُصِلَ لَهُ فَعَلَا بِهِ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ وَاللّٰهِ لَتَدَعَنِّيْ أَعْبُرُهَا فَقَالَ اعْبُرْهَا فَقَالَ أَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْإِسْلَامِ وَأَمَّا مَا يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَهُوَ الْقُرْآنُ لِيْنُهُ وَحَلَاوَتُهُ وَأَمَّا الْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ فَهُوَ الْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ مِنْهُ وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَهُوَ الْحَقُّ الَّذِيْ أَنْتَ عَلَيْهِ فَأَخَذْتَ بِهِ فَيُعْلِيْكَ اللّٰهُ ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ بَعْدَكَ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُوْ بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ بَعْدَهُ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُوْ بِهِ ثُمَّ يَأْخُذُ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ ثُمَّ يُوْصَلُ فَيَعْلُوْ بِهِ أَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُحَدِّثَنِّيْ أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا قَالَ أَقْسَمْتُ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُخْبِرَنِّيْ مَا الَّذِيْ أَخْطَأْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْسِمْ۔

دیکھا میں نے لوگوں کو کہ وہ پیتے ہیں اپنے ہاتھوں میں لے کر پھر ان میں بہت پینے والے بھی ہیں اور تھوڑے پینے والے بھی اور دیکھی میں نے ایک رسی لٹکتی ہوئی آسمان سے زمین تک سو دیکھا میں نے آپ کو یا رسول اللہ کہ پکڑا آپ نے اس کو اور چڑھ گئے آپ پھر پکڑا آپ کے بعد ایک اور آدمی نے اور وہ بھی چڑھ گیا پھر اس کے بعد ایک اور آدمی نے پکڑا اس رسی کو اور وہ بھی چڑھ گیا پھر پکڑا اس کو ایک اور مرد نے پس ٹوٹ گئی وہ اور پھر جوڑی گئی اس کے لیے پھر وہ بھی چڑھ گیا سو عرض کی ابوبکرؓ نے اے رسول اللہ کے میرے ماں باپ فدا ہیں آپ پر قسم ہے اللہ کی آپ مجھے رخصت دیں کہ میں تعبیر کہوں اس کی سو فرمایا آپ نے اچھا تعبیر کہو اس کی سو کہا ابوبکرؓ نے وہ چھتا تو اسلام ہے اور گھی اور شہد جو ٹپکتا ہے وہ قرآن ہے کہ نرمی اور شیرینی اس کی گھی اور شہد سے مناسبت رکھتی ہے اور بہت پینے والے اور تھوڑے پینے والے سے مراد قرآن کے بہت سیکھنے والے اور کم سیکھنے والے ہیں اور وہ رسی جو آسمان سے زمین تک لٹک رہی ہے پس وہ حق ہے کہ جس پر آپ ہیں اور پکڑا اس حق کو آپ نے اور چڑھا دے گا آپ کو اللہ تعالیٰ یعنی آپ مقبول ہوں گے حالانکہ ثابت ہوں گے اسی حق پہ پھر لے گا اور تمسک کرے گا یعنی خلیفہ ہوگا آپ کے بعد اسی حق پر ایک مرد دوسرا اور چڑھ جاوے گا وہ بھی اعلیٰ علیین کو پھر لے گا ایک مرد دوسرا اور چڑھ جاوے گا وہ پھر لے گا اس حق کو ایک مرد تیسرا اور ٹوٹ جاویگا وہ یعنی اس کی خلافت میں کچھ رخنہ واقع ہوگا پھر جوڑ دیا جاویگا اس کے لیے یعنی مکافات اس رخنہ کی ہو جاوے گی پھر چڑھ جاوے گا وہ بھی اور تعبیر تمام ہوئی پھر عرض کی ابوبکرؓ نے اے رسول اللہ کے خبر دیجیے مجھ کو کہ ٹھیک کہی میں نے یہ تعبیر خواب کی یا خطا کی میں نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ٹھیک کہا تم نے کچھ اور خطا کی تم نے کچھ عرض کی ابوبکرؓ نے قسم دیتا ہوں میں آپ کو فدا ہیں آپ پر میرے ماں باپ اے رسول اللہ کے خبر دیجیے مجھے کہ کیا خطا کی میں فرمایا آپ نے مت قسم دو۔

ف۔ یہ حدیث صحیح ہے۔ مترجم قولہ ایک چھتا سا یہ بدلی کے اور لغت میں ظلہ اس چیز کے تئیں کہتے ہیں کہ جو تجھے ڈھانپے اور جس کے سایہ میں آدمی ہو جاوے بعضے اہل شروح نے اس کا ترجمہ بدلی کیا ہے یعنی ایک ٹکڑا بدلی کا دیکھا کہ اس میں سے شہد

وغیرہ ٹپکتا ہے قولہ ٹھیک کہی تم نے کچھ اور خطا کی تم نے کچھ اس میں اختلاف ہے علماء کا کہ مراد اس خطا سے کیا ہے۔ سو ابن قتیبہ اور بعضوں نے کہا کہ مراد اس سے یہ ہے کہ ٹھیک کہی تم نے تعبیر خواب کی مگر بغیر میری اجازت کے جو کہی یہ خطا ہوئی اور اس معنی کو بعضوں نے فاسد کہا ہے اس لیے کہ حضرت نے ان کو اجازت دی تھی اور فرمایا تھا اعبرھا بلکہ مراد اس سے یہ ہے کہ ترک کی تم نے تعبیر بعض چیز کی چنانچہ خواب دیکھنے والے نے دیکھا تھا کہ ٹپکتا ہے اس میں سے گھی اور شہد اور تعبیر دی تم نے فقط قرآن سے حالانکہ ضرور تھا کہ قرآن و حدیث کہتے کہ تعبیر دونوں کی آجاتی گھی اور شہد سے اور رسی طرف اشارہ کیا طحاوی نے اور بعضوں نے کہا کہ فرمائش کرنا حضرت صدیق کا یا قسم دینا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہی خطا تھی انتہی ما فی النووی۔

فقیر کہتا ہے غلطی یا تنی تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کی تعبیر تفویض نہ کی اور خود اس کے متکفل ہوئے حالانکہ اگر زبان فیض ترجمان سے اس کی تعبیر بیان ہوتی علم اس کا یقینی ہوتا نہ ظنی و اجتہادی اور جو بشارت خلافت آپ کے بیان سے حاصل ہوتی وہ زیادہ موجب اثبات فضیلت اور سبب اطمینان امت ہوتی فقط اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ابرار قسم کا جب ہی ضرور ہے کہ اس کے ابرار میں کچھ مفسدہ نہ ہو اور درصورتیکہ اس میں کچھ مفسدہ متصور ہو ابرار اس کا کچھ ضرور نہیں۔ جیسے کہ ابرار نہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکرؓ کی قسم کا۔ اور شاید کہ مفسدہ وہی تھا جو کہ جانا اس کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رسی کے ٹوٹنے سے کہ ظہور اس کا حضرت عثمانؓ کے واسطے ہوا اس حدیث سے معلوم ہوا جواز تعبیر کا اور یہ عابر مصیب اور مخطی ہوتا ہے اور قاضی عیاض نے کہا بعض نے اتنا کہا کہ قسم کھاتا ہوں میں اس پر کفارہ نہیں جیسا کہ ابوبکرؓ نے کہا مگر قاضی عیاض نے جو یہ کہا ہے، عجب ہے اس لیے کہ صحیح مسلم کے جمیع نسخوں میں وارد ہوا ہے کہ ابوبکرؓ نے کہا واللہ یا رسول اللہ لتحدثنی اور یہ صریح یمین ہے انتہی۔

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى بِنَا الصُّبْحَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ وَقَالَ هَلْ رَاٰى أَحَدٌ مِّنْكُمْ رُؤْيَا اللَّيْلَةَ۔

روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے ہمارے ساتھ صبح کی متوجہ ہوتے آدمیوں پر اور فرماتے آیا دیکھا ہے کسی نے تم میں سے کوئی خواب آج کی رات۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے عوف اور جریر بن حازم سے انہوں نے روایت کی ابی رجاء سے انہوں نے سمرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک قصہ طویلہ کے ساتھ اور ایسی ہی روایت کی ہے بندار نے یہ حدیث وہب بن جریر سے مختصراً۔

مترجم۔ آپؐ کا پوچھنا خواب کو تعبیر دینے کے واسطے تھا پھر جب کوئی صحابی کوئی خواب بیان کرتا آپؐ اس کی تعبیر ارشاد فرماتے اور قصہ اس حدیث کا مفصلاً بخاری میں مذکور ہے یہاں بخوف طویل ذکر نہ کیا معلوم کرنا چاہیے کہ تعبیر رؤیا کی کبھی قرآن سے ہوتی ہے کبھی حدیث سے اور کبھی ان امثلہ سے جو زبان زد خلائق ہیں قرآن سے مثلاً تعبیر بیض یعنی انڈے کی عورتوں سے بدلیل قولہ تعالیٰ كَاَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ۔ اور تعبیر پتھر کی قسوت قلوب سے جیسے قول اللہ تعالیٰ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ الآیۃ اور تعبیر لحم کی غیبت سے جیسے قول اللہ تعالیٰ کا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ

ثُمَّ اَجِیْءَ مِنْہَا فَکَیِ مَتْلُوَّۃً الآیۃ اور تعبیر مفاتیح کی خزانوں سے جیسے قول اللہ تعالیٰ کا وَاٰتَیْنٰہُ مِنَ الْکُنُوْزِ مَآ اِنَّ مَفَاتِحَہٗ لَتَنُوْٓءُ بِالْعُصْبَۃِ اُولِی الْقُوَّۃِ۔ اور تعبیر سفینہ کی نجات سے جیسے قول اللہ تعالیٰ کا فَاَنْجَیْنٰہُ وَاَصْحٰبَ السَّفِیْنَۃِ اور فَاَنْجَیْنٰہُ وَمَنْ مَّعَہٗ فِی الْفُلْکِ اور تعبیر دخول ملک کے دار یا بلدہ یا محلہ میں ساتھ فساد اور خرابی اور بربادی اس دار و بلد کے جیسے قول اللہ تعالیٰ کا اِنَّ الْمُلُوْکَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَۃً اَفْسَدُوْھَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّۃَ اَھْلِھَآ اَذِلَّۃً اور تعبیر لباس کی ساتھ عورتوں کے اگر نائم مرد ہو اور ساتھ مردوں کے اگر نائم عورت ہو جیسے قول اللہ تعالیٰ کا ھُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّھُنَّ اور مروی ہے ابن سیرینؒ سے کہ آیا ان کے پاس ایک مرد اور اس نے کہا میں نے خواب میں دیکھا کہ مجھے کوئی پکارتا ہے پس دیکھا اس کی طرف ابن سیرینؒ نے اور کہا کہ تیرا ہاتھ کاٹا جائے گا۔ پھر آیا دوسرا شخص اور اس نے بھی یہی خواب کہا آپ نے اس کی طرف دیکھ کر کہا کہ تجھے حج نصیب ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ پھر پوچھی لوگوں نے علت اس کی فرمایا انہوں نے دیکھی میں نے پہلے شخص کے چہرے میں علامت فسق کی پس یاد کیا میں نے قرآن کی ندا اس کو فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَیَّتُھَا الْعِیْرُ اِنَّکُمْ لَسٰرِقُوْنَ ۝ اور دیکھی میں نے دوسرے میں سیما صالحین کی پس یاد کی میں نے ندا قرآن کی وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ پس ویسا ہی واقع ہوا جیسے تعبیر دی تھی اسی طرح تعبیر اکل نار کی ساتھ اکل مال یتیم کے بقولہ تعالیٰ اِنَّمَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِھِمْ نَارًا اور تعبیر رعد مع الریح کے ساتھ سلطان جائر قوی کے اور برق کی ساتھ خوف کے مسافر کے لیے اور ساتھ طمع کے مقیم کے لیے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَھُوَ الَّذِیْ یُرِیْکُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا اور تعبیر حدیث سے جیسے غراب کے رجل فاسق سے کہ حدیث میں اس کو حضرت نے فاسق فرمایا ہے اور فارہ کی زن فاسقہ ہے اور ضلع کی عورت سے کہ حدیث میں آیا ہے کہ عورت پسلی سے پیدا ہوئی ہے اور آستانِ در کے ساتھ بیوی کی چنانچہ مروی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ بدل دو آستان در اپنا اور مراد اس سے بیوی کا بدلنا تھا اور امثلہ متعارفہ سے جیسے لمبے ہاتھ والا مرد سخی ہے اور لمبے ہاتھ والی عورت سخیہ ہے اس لیے کہ عرب کہتا ہے ھٰذَا اَطْوَلُ مِنْکَ بَاعًا اَوْ یَدًا پھر امثلہ میں جس ملک کا خواب دیکھنے والا ہو اُس ملک کے امثلہ کا اعتبار ہے اور تعبیر عین جاریہ کی عمل صالح سے اور ذبح بقر کی کثرت مقتولین سے اور امرأۃ سوداء کی وبا سے اور انقطاع صدر سیف کی مومنوں کے مقتول ہونے سے احادیث صحیحہ سے بروایت بخاری ثابت ہے اور علم تعبیر رؤیا علوم انبیاءؑ سے ہے وَھٰذَا اٰخِرُ مَا اَرَدْنَا اِیْرَادَہٗ فِیْ ھٰذَا الْمَقَامِ وَاللّٰہُ الْمَلِکُ الْعَلَّامُ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ الشَّھَادَاتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں شہادات کے جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

مترجم: شہادات جمع ہے شہادت کی اور شہادت اور شہود اور مشاہدات اصل میں بمعنی حضور و ادراک بصر کے ہیں اور کبھی اطلاق ہوتا ہے اس کا اوپر علم یقینی کے جو حاصل ہو ساتھ بصیرت کے اور کبھی آتا ہے بمعنی خبر قاطع

کے کہ صادر ہو ساتھ مواقفت قلب کے اور شریعت میں خبر دینا ساتھ حق غیر کے جو ہو اوپر دوسرے کے بسا کہ اقرار اخبار ہے ساتھ حق غیر کے اوپر اپنے اور دعوٰی اخبار ہے ساتھ حق اپنے کے اوپر غیر کے اور بعضوں نے شہادت کی تعریف میں کہا ہے ھِیَ الاخبار عند الحاکم بما یعتقد الانسان اور گواہ کو شاہد کہتے ہیں اور شاہد ایک نام ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں ہائے مبارک سے اور شہود اور شہداء اس کی جمع آتی ہے اور اشہاد بھی اور شاہد بمعنی زبان اور فرشتہ اور روز جمعہ اور ثریا بھی وارد ہے اور شہود ناقہ آثار ولادت اس کے خون وغیرہ سے اور صلوۃ شاہد نماز مغرب شاہدہ زمین ہے اور احکام اس کے ضمن احادیث میں مذکور ہوں گے۔ اور وجوب شہادت کا سبب درخواست ہی ہے صاحب حق کی یا خوف ہے صاحب حق کے حق فوت ہونے کا اور شرائط شہادت بالاستیعاب اکیس[21] ہیں جن میں سے پانچ وجوب قبول کی ہیں یعنی بلوغ[1] اور حریت[2] اور بصارت[3] اور نطق[4] اور عدالت[5] اور شاہد کا محدود[6] فی القذف نہ ہونا اور اپنی ذات[7] کے واسطے جر[8] منفعت نہ کرنا اور رد[9] دفع تاوان اپنی ذات سے نہ کرنا۔ اور شاہد[10] کا خصم وعدو نہ ہونا پس شہادت وصی کی یتیم کے واسطے اور وکیل کی موکل کے واسطے درست نہیں اور یاد[11] ہونا مشہود بہ کا اور اگر شاہد متعدد ہوں تو دونوں کا اتفاق ہونا اور یہ شروط عام ہیں جمیع انواع شہادت میں اور جو بعض انواع سے مخصوص ہیں ان میں سے اسلام[12] ہے اگر مشہود علیہ مسلم ہو اور ذکورت[13] حدود وقصاص میں اور تقدیم دعوٰی حقوق عباد میں اور موافقت[15] شہادت کی دعوٰی سے جس میں توافق شرط ہے اور قیام رائحہ شرب خمر کی شہادت میں مگر بعد مسافت سے اور اصالۃ[17] ادائے شہادت کرنا حدود وقصاص کی شہادت میں اور حضور اصل کا متعذر ہونا شہادت علی الشہادت میں سو یہ ادائے شہادت کے مشروط شرطیں ہیں اور مکان شہادت یعنی مجلس قضا اور عقل و بصارت[19] یہ دونوں تو تحمل اور ادا دونوں میں شرط ہے اور معائنہ مشہود بہ فقط تحمل کی شرط ہے نہ ادا کی تو یہ سب بیس[20] شرطیں ہوئیں کذا فی الطحاوی۔ اور امتیاز کرنا سماعت سے جو بہ تسامع ثابت ہوتی ہے اکیسویں[21] شرط ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِيْ يَأْتِيْ بِشَهَادَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُّسْأَلَهَا۔

روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا خبر دوں میں تم کو بہترین گواہوں میں وہ ہے جو گواہی دیوے قبل سوال کے۔

ف۔ روایت کی ہم سے احمد بن حسن نے انہوں نے عبداللہ بن مسلمہ سے انہوں نے مالک سے یہ حدیث اور کہا ابن ابی عمرہ نے یہ حدیث حسن ہے اور اکثر آدمیوں نے کہا ہے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ اور اختلاف کیا مالک پر اس حدیث کے روایت کرنے میں۔ سو روایت کی بعضوں نے ابی عمرہ سے اور بعضوں نے ابن ابی عمرہ سے اور وہ عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ انصاری ہیں اور یہ صحیح ہے نزدیک ہمارے

اس واسطے کہ ایسا ہی مروی ہوا ہے مالک کی روایت کے سوا اور روایتوں میں بھی یعنی روایت ہے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ انصاری سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن خالد سے اور مروی ہوا ہے ابی عمرہ سے کہ وہ روایت کرتے ہیں زید بن خالد سے اس حدیث کے سوا اور وہ بھی صحیح ہے اور ابو عمرہ مولےٰ ہیں زید بن خالد جہنی کے اور ان کی ایک حدیث ہے کہ جس میں ذکر ہے غلول کا۔ اور مروی ہے وہ ابی عمرہ سے۔

مترجم۔ قولہ بہترین گواہوں کے وہ ہیں کہ گواہی دیوے قبل سوال کے مراد اس سے وہ شخص ہے کہ صاحب حق نہ جانتا ہو کہ یہ میرے اثبات حق کا گواہ ہے پس اس صورت میں صاحب حق اس کو طلب نہ کر سکے گا تو اس کو بغیر طلب کے گواہی دینا موجب ثواب ہے کہ اس کا حق تلف نہ ہو پس کچھ منافات نہ رہی حدیث مذکور میں۔ اور حدیث یاتی قوم یشہدون ولا یستشہدون میں۔ اور بعضوں نے کہا مراد اس حدیث سے گواہان کاذب ہیں اور بعضوں نے کہا حدیث باب سے مراد ہے امانت اور ودیعت کی گواہی کہ اسے کوئی نہ جانتا ہو سوا اس گواہ کے۔ اور بعضوں نے کہا حدیث باب خاص ہیں۔ اور حدیث یاتی قوم عام ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ الشُّهَدَاءِ مَنْ أَدَّى شَهَادَتَهُ قَبْلَ أَنْ يُسْأَلَهَا۔

روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین گواہوں میں وہ ہے۔ جو گواہی دیوے قبل سوال کے۔

ف۔ یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَجْلُوْدٍ حَدًّا أَوْ لَا مَجْلُوْدَةٍ وَلَا ذِيْ غِمْرٍ لِأَخِيْهِ وَلَا مُجَرَّبِ شَهَادَةٍ وَلَا الْقَانِعِ أَهْلَ الْبَيْتِ لَهُمْ وَلَا ظَنِيْنٍ فِيْ وَلَاءٍ وَلَا قَرَابَةٍ قَالَ الْفَزَارِيُّ الْقَانِعُ التَّابِعُ۔

روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جائز نہیں اور مقبول نہیں شہادت خائن مرد کی اور نہ عورت کی جو خیانت کرنے والی ہو اور نہ اس کی جس کو پڑ چکی ہو حد خواہ مرد ہو یا عورت اور نہ عداوت رکھنے والا اپنے بھائی سے یعنی دشمن کی گواہی دشمن پر اور نہ اس کی گواہی کہ جس کی ایک گواہی جھوٹی آزما چکے ہیں اور نہ گھر کے قانع کی اور نہ تہمت زدہ کی جو جھوٹ کے ساتھ مشہور ہو چکا ہے۔ ولاء[1] میں یا قرابت میں فزاری نے کہا قانع اہل بیت

[1] یعنی جس کا قریب نہ تھا اس سے قرابت ظاہر کی اور جس کا آزاد کیا ہوا نہ تھا اس کو اپنا معتق کہا اور اس جھوٹ کے ساتھ مشہور ہو چکا ہے اس کی گواہی قبول نہیں اس لیے کہ وہ عادل نہیں ۱۲

سے مراد ہے تابع کسی کے گھر کا۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر یزید بن زیاد دمشقی کی روایت سے اور یزید ضعیف ہیں حدیث میں اور یہ حدیث معلوم نہیں ہوتی کسی کی روایت سے کہ اس نے زہری سے روایت کی ہو سوا ان کے اور اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور نہیں جانتے ہم مراد اس حدیث کی، اور ہمارے نزدیک یہ قبیل اسناد سے بھی صحیح نہیں۔ اور عمل اہل علم کے نزدیک یوں ہے کہ شہادت قریب کی جائز ہے قریب کے واسطے اور اختلاف ہے اہل علم کا شہادت میں والد کی ولد کے لیے۔ اور شہادت میں ولد کی والد کے لیے۔ سو اکثر اہل علم نے کہا جائز نہیں شہادت اولاد کی والد کے لیے۔ اور نہ شہادت والد کی اولاد کے لیے اور بعض اہل علم نے کہا کہ جائز ہے شہادت والد کی ولد کو اور اسی طرح شہادت ولد کی والد کو اگر عدل ہوں۔ اور جائز ہے شہادت بھائی کی بھائی کے واسطے اس میں کچھ اختلاف نہیں۔ اور اسی طرح اور قرابت والوں کی آپس میں۔ اور شافعیؒ نے کہا کسی کی شہادت کسی پر جائز نہیں جب ان دونوں میں عداوت ہو اگرچہ شاہد عدل بھی ہو اور گئے ہیں وہ عبدالرحمٰن کی روایت کی طرف کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً مروی ہے کہ فرمایا آپؐ نے لَا یَجُوْزُ شَهَادَةُ حِنَةٍ یعنی جائز نہیں گواہی سے صاحب عداوت کی اور یہی مراد ہے اس حدیث کی جس کا متن اوپر مذکور ہوا کہ فرمایا اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جائز نہیں ہے شہادت ذی غمر یعنی صاحب عداوت کی۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ اَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُهَا حَتّٰی قُلْنَا لَیْتَهٗ سَکَتَ۔

روایت ہے ابی بکرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو بڑے سے بڑے گناہ کی۔ بولے ہم ہاں یا رسول اللہ کہا شریک کرنا ساتھ اللہ کے اور ناراض کرنا والدین کا۔ اور گواہی جھوٹی یا بات جھوٹی کہا راوی نے پھر فرماتے رہے حضرت یعنی شہادت زور کو بار بار یہاں تک کہ کہا ہم نے کاش کہ آپؐ چپ ہوتے۔

ف۔ یہ حدیث صحیح ہے۔

عَنْ اَیْمَنَ بْنِ خُرَیْمٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خَطِیْبًا فَقَالَ اَیُّهَا النَّاسُ عُدِلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ اِشْرَاکًا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ۔

روایت ہے ایمن بن خریم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے خطبہ پڑھنے کو سو کہا اے آدمیو! برابر کی گئی ہے جھوٹی گواہی اشراک باللہ کے ساتھ پھر پڑھی یہ آیت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فاجتنبوا الرجس الآیۃ یعنی بچو تم پلیدی سے اوثان کی۔ اور بچو تم جھوٹی بات سے۔

ف۔ اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر سفیان بن زیاد کی روایت سے۔ اور اختلاف کیا ہے اس حدیث کی روایت کرنے ہیں۔ سفیان بن زیاد سے۔ اور ایمن بن خریم کو ہم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سماع ہووے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثَلَاثًا ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ مِنْ بَعْدِهِمْ يَتَسَمَّنُوْنَ وَيُحِبُّوْنَ السِّمَنَ يُعْطُوْنَ الشَّهَادَةَ قَبْلَ اَنْ يُسْأَلُوْهَا۔

روایت ہے عمران سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے بہتر سب زمانوں کے لوگوں سے میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر جو ان کے بعد ہوں پھر جو ان کے بعد ہوں پھر جو ان کے بعد ہوں۔ یہ فرمایا آپ نے تین بار پھر آوے گی ایک قوم ان کے بعد کہ موٹا ہونا چاہیں گے اور دوست رکھیں گے موٹا ہونے کو ادائے شہادت کو موجود ہوں گے قبل درخواست کے۔

ف۔ یہ حدیث غریب ہے بروایت اعمش عن علی بن مدرک اور اصحاب اعمش نے اس سند سے روایت کی ہے عن الاعمش عن ہلال بن یساف عن عمران بن حصین چنانچہ روایت کی ہم سے ابوعمار نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس کے اور یہ صحیح تر ہے محمد بن فضیل کی حدیث سے اور اس حدیث سے بعض اہل علم کے نزدیک وہ شاہد مراد ہیں کہ بغیر سوال کے جھوٹی گواہی دیں۔ چنانچہ محدثین نے کہا ہے کہ یہ لفظ جو حضرت سے مروی ہیں شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُسْتَشْهَدَ۔ بیان اس کا عمر بن خطاب کی حدیث میں ہے۔ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب زمانوں سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں پھر جو ان کے بعد ہوں پھر جو ان کے بعد ہوں۔ پھر ظاہر ہو جاوے گا جھوٹ یہاں تک کہ گواہی دے گا آدمی اور گواہی طلب نہ کی جاوے گی اس سے اور قسم کھانے لگے گا۔ آدمی قبل اس کے کہ قسم لی جاوے اس سے اور یہ جو حضرت نے فرمایا ہے کہ بہتر ین شہدا وہ ہیں کہ قبل درخواست کے گواہی دلویں مراد اس سے یہی ہے کہ جب درخواست کرے صاحب حق فوراً گواہی دینے کو حاضر ہوں اور حیلہ وحوالہ نہ کریں۔ یہ نہیں کہ بغیر بلائے دوڑیں۔ یہ تطبیق ہے ان حدیثوں میں نزدیک بعض اہل علم کے۔

مترجم: مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے ایک وجہ تطبیق یہ بھی بیان فرمائی ان حدیثوں میں اور وجوہ تطبیق

تَمَّتْ بِالْخَيْرِ

صحیح مسلم شریف مترجم عربی اُردو مع شرح نووی

۷۴۲۲ ۔ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا رُوح پرور ذخیرہ کتاب اللہ اور صحیح بخاری شریف کے بعد رُوئے زمین پر سب سے زیادہ مستند و صحیح ترین کتاب صحیح مسلم شریف تسلیم کی گئی ہے جس کو امام مسلم بن الحجاج نے کئی لاکھ احادیث نبوی کے مجموعے سے انتخاب فرما کر مرتب فرمائی ہے ہم نے اس ایمان افروز خزانہ کو ایک کالم میں عربی مع اعراب اور اس کے مقابل کالم میں سلیس اُردو ترجمہ نیچے اس کے مفصل شرح امام نووی اُردو میں دی ہے۔

صفحات   اعلیٰ کاغذ بہترین طباعت

خوبصورت جلدیں قیمت

ترمذی شریف مترجم عربی اُردو

اُردو ترجمہ اور عربی متن اعراب صحاح ستہ کی تیسری قدیم اور مستند کتاب ہے۔ دو جلدوں میں شائع کی گئی ہے پانچ ہزار احادیث کا مجموعہ ہے جسے حضرت امام ابو عیسےٰ ترمذیؒ نے تیسری صدی ہجری کے وسط میں مرتب کیا تھا۔ احادیث پر نمبر ڈالے گئے ہیں، متن پر اعراب اور شروع میں امام ترمذی کے مفصل دو جلدوں میں مکمل حالات دیئے گئے ہیں۔

صفحات   اعلیٰ کاغذ بہتر طباعت خوبصورت جلدیں ۔ قیمت

ملنے کا پتہ:۔ نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اُردو بازار ۔ لاہور نمبر ۲